فسانۂ آزاد

جلد دوم

از خامۂ دُرِ سخن بسفی ہی نامۂ شیرین بیان رتن ناتھ

اس اُردو ناول سے ناظرین کو مُہذّب ظرافت کے پیرایہ مین
عُمدہ عُمدہ اخلاقی نتیجے حاصل ہوتے ہین

حسب الایماے مُنشی نولکشور صاحب سی آئی ای مالکِ مطبعِ اودھ اخبار
سخن سنج ظریف طبع پنڈت رتن ناتھ صاحب در کاشمیری لکھنوی نے تصنیف فرمایا
یہ فسانہ دلچسپ اودھ اخبار مین من ابتداے دسمبر ۱۸۷۸ع لغایت دسمبر ۱۸۷۹ع شائع ہُوا تھا
بعد نظرِ ثانی مُصنّفِ موصوف

الصّدر

مطبع نامی مُنشی نولکشور کانپور مین چھپا

ماہ مارچ ۱۸۹۴ع

Kashmir Research Institute
Brein Srinagar Kashmir-191121

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

فہرست مضامین فسانۂ آزاد جلد دوم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تمت بالخیر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri



فسانۂ آزاد

جلد دوم

منم آن سحر بیان کز مدد طبع سلیم
منم آن بحر لبالب ز معانی کہ بود
فوج فوج است معانی بدلم در پرواز
غنچہ از نسبت سحبان سخن عار کنند
آن خردمند حکیمم کہ بسا بہ عقل
گر بیاد سخنم عود بر آتش مانند

نہرو ناطقہ نام سخنم سب بے تعظیم
قطرۂ آب بشرم سخنم دُرِ یتیم
ہمچو مرغان اولی اجنحہ در باغ نعیم
گر کنم طرز سخن باد صبا را تعلیم
گیرم اندر رحم جوہر کل نبض سقیم
حشر اموات شود ہر طرف از نشر شمیم

طمع گوشہ چشم ست ز ارباب خرد
ورنہ مستغنیم از مال و منال و زر و سیم

بحر ذخار ناپیداکنار مین ایک جہاز مثل محبوبان طناز اٹکھیلیان کرتا چلا آتا ہی باد خنک طرب انگیز کا جھونکا جگر تنگ کو سردی پہونچاتا ہی سوا ے لاجوردی آسمان اور نیلی چادر آب کے کالے کوسون تک کچھ اور نظر ہی نہین آتا ہی۔ کاروان سالار عشاق زار و سر قافلۂ دلباختگان حسن و جمال خوبان فرخار میان آزاد عالی نژاد کو کبھی یاد ... ز فروش۔ کبھی خیال وصال بت سنگین دل و ستم کوش گولا کھ ... بار اس رو کا مگر آنسو چشم خونچکان سے نکل ہی آتے۔ کف افسوس مل کر ... بہتر جگہ سے بار بار شعر زبان پر لائے ؎

ہر بے پروا اتر سے از خویش دادم		... وا کسے بود م کہ خود را

اور بھی مست ہو ... کا سہانا سمان۔ اختر و انجم نور افشان۔ ضیاے قمر آرائش جسکے مقابل مین ... سے سہانک صفا پرور۔ باد مسرت انگیز مھوشون کے کیفیت تھی۔

... کے طفیل مین غالیہ ریز تھی۔ عنبر بیز نخلخہ آمیز تھی۔ جولپٹ ... نہ رضوان کی خبر لاتی تھی حیرت تھی کہ یا الٰہی جہاز پر ... وتا تار بسا یا ہی۔ یا خدا نے اپنی قدرت کا ملہ سے سمندر ... مایا ہی۔ یا باد صبا کی کار گزاری ہی۔ یا کسی مرغول مو ... رین کی مشکباری ہی۔ یہ زلف جلیپا ہی یا عود قماری ہی ... ے ہی ماتم مین نیلی پوش ہی۔ بحر کف برلب کا بھی ... کے غم مین یہ جوش و خروش ہی۔ ہاے یہ عشق خرد ... رو رہی ہی۔ کشتی دل لبریز آب ہی۔ سفینۂ حباب ہی

کشیدہ ام ز جنون ساغری کہ ہو ...
معشوق مثل نرگس جبر ...
بس یہ نقشہ تھا کہ۔

گر جنون آید بسر ...
در خرد بر سد شر ...

پھر ایک صاف و شفاف روشن ...
ص۔ اسوقت دو چاند ہا ...
م۔ (تالیان بجا کر) ہائین ...

بلبل شاخسار معجز طرازی عندلیب گلزار نکتہ پردازی حف ...
شیخ جلال الدین عرفی شیرازی طاب ثراہ و جعل الجنتہ مثواہ ...
فصاحت و ندرت التیام اگر میرے حسب دل ہوتا تو میا ...
گوہر مقصود سے مالامال ہوتا۔ مگر افسوس ؎

جہان بگشتم و درد اہیچ شہر و دیار		نیافتم کہ فروشند بخت ...

خیر ؎	حافظ از مشرب قسمت گلہ ناانصافی ...
	طبع چون آب و غزلہای روان ما ...

آغاز داستان

یہ تو اپنی ہیچمدانی کا ایک مجنونانہ ...
آغاز داستان ہی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تمت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

فسانۂ آزاد

جلد دوم

منم آن سحر بیان کز مددِ طبع سلیم
منم آن بحر لبالب ز معانی کہ بود
موج موج است معانی بدلم در پروا
غنچہ از نسبتِ سحبانِ سخن ہا کنند
آن خردمند حکیمم کہ لبابہ عقل
گر ببادِ سخنم عود بر آتش مانند

نہر و ناطقہ نام سخنم بے تعظیم
قطرۂ آب بحرم سخنم دُرِ یتیم
ہمچو مرغان اولی اجنحہ در باغِ نعیم
گر کنم طرزِ سخن بادِ صبا را تعلیم
گیرم اندر ہم جوہر کل نفسِ سقیم
حشر اموات شود ہر طرف از نفحۂ شمیم

طبع گو فتنہ چشم ست زار باب سرد
ورنہ مستغنیم از مال و منال و زر و سیم

بلبل شاخسار معجز طرازی عندلیب گلزار نکتہ پردازی حضرت
شیخ جلال الدین عرفی شیرازی طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ [illegible]
فصاحت و ندرت الفاظ اگر میرے حصہ میں ہوتا تو میرا [illegible]
گوہر مقصود سے مالا مال ہوتا۔ مگر افسوس ہے

جہان بگشتم و دردا بہیچ شہر و دیار		نیافتم ز [illegible] بخت

خیرہ	حافظ از مشرب قسمت گلہ بے انصافی است [illegible] طبع چون آب و غزلہای روان ما [illegible]

آغاز داستان

یہ تو اپنی ہیچمدانی کا ایک مجنونانہ [illegible]
آغاز داستان ہے ۔

بحر ذخار ناپیداکنار مین ایک جہاز مثل محبوبان طناز اٹکھیلیان کرتا چلا آتا ہے باد خنک طرب انگیز کا جھونکا جگر تک کو سردی پہونچاتا ہے سوائے لاجوردی آسمان اور نیلی چادر آب کے کالے کوسون تک کچھ اور نظر ہی نہین آتا ہے۔ کاروان سالار عشاق زار و سر قافلۂ دلدادگان حسن و جمال خوبان فرخار میان آزاد عالی نژاد کو کبھی یاد صنم ناز فروش۔ کبھی خیال وصال بتِ سنگین دل و ستمگر کوش کو لا کھ ضبط کیا مگر آنسو چشم خونچکان سے نکل ہی آئے کف افسوس مل کر یہ حسرت بار شعر زبان پر لائے ؎

چہ بے پروا کسے بودم کہ خود را		بہ بے پروا ترے از خویش دادم

شب کا سہانا سمان۔ اختر و انجم نور افشان۔ ضیائے قمر آرائش نور نظر سمک سے سماتک صفا پرور۔ باد مسرت انگیز معشوقون کے طرۂ تابدار کے طفیل مین غالیہ ریز تھی۔ عنبر بیز تھی لخلخہ آمیز تھی۔ جو لپٹ آتی تھی روضۂ رضوان کی خبر لاتی تھی حیرت تھی کہ یا الٰہی جہاز پر ناخدا نے ختن و تاتار بسایا ہے۔ یا خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے سمندر مین عطر لنڈھایا ہے۔ یا باد صبا کی کار گزاری ہے۔ یا کسی مہر خوار مہو کے گیسوے عنبرین کی مشکباری ہے۔ یہ زلف چلیپا ہے یا عود قماری ہے آسمان بھی میرے ہی ماتم مین نیلی پوش ہے۔ بحر کف بر لب کا بھی مجھی شور بخت کے غم مین یہ جوش و خروش ہے۔ ہائے یہ عشق خرد سوز ہے۔ یا تیر جگر دوز ہے کشتی دل لبریز آب ہے۔ سفینۂ حباب ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چار موجۂ طوفان الم ہی اور دل ہی۔ بحر غم سے عبور مشکل ہی۔ ناخدا کی عقل عاری ہی۔ باد مخالف کی گرم بازاری ہی ؎

کشتی شکستگانیم ای باد شرطہ برخیز ۔ باشد کہ باز بینیم آن یار آشنا را

پیاری حسن آرا اسوقت فرش گل پر خواب ناز مین ہونگی مگر ؎

بُتِ من سخت بیمہرسم کہ از اہل جفا باشی ۔ اگر بسیار می‌ہانی مبادا بیوفا باشی

ہائے گھر بار چھوڑا دلبر دلدار چھوڑا۔ آرام تن چھوڑا۔ پیارا وطن چھوڑا۔ مگر ؎

بر نگیں منع دست آموز این وحشی دل خود را ۔ بصحرا میگذارم باز در کوئے تو مے آید

طاقت گویائی نہ یارائے تقریر ہی۔ طائر دل تیر محن کا نخچیر ہی۔ ہائے آہ بھی بے تاثیر ہی ؎

نالہ خواہم کہ بطرز دگر ایجاد کنم ۔ دست دل گیر بم در کوئے تو فریاد کنم

دل دردمند ہی۔ بوئے کباب جگر بلند ہی ؎

گلہ آہ اثر تو دارم کہ چہ کردۂ تو با من ۔ بفلک ترا رساندم کہ اثر کنی نہ کردی

عین حالت جنون مین دیوانہ وار گھومتے تھے کہ ایک بت زرّین کمر پری پیکر نازک بدن غنچہ دہن نے آہ سرد بھر کر جو نظر ڈالی۔ کنکھیون سے دیکھا دیدہ و دانستہ بات ٹالی۔ یہ یورپین لیڈی صاحب حسن و جمال تھی۔ زہرہ تمثال مشتری خصال تھی۔ از سر تا پا سیاہ ریشمی لباس زیب تن اور وہ جوبن وہ پھبن کہ خدا کی قدرت مجسّم نظر آتی تھی۔ صباحت و وجاہت صدقے ہوئی جاتی تھی۔

میان آزاد با دل ناشاد جہاز پر اپنی پیاری حسن آرا کی یاد مین سر دھنتے تھے چپکے چپکے ٹھنڈی سانسین بھرتے تھے کسی سے کچھ کہتے تھے نہ سُنتے تھے۔ مگر اس بت جادو جمال نے جو کنکھیون سے اُنپر نظر ڈالی تو دیکھا کہ رنگ رو باختہ ہین بھانپ گئی کہ حضرت عشق کے ساختہ و پرداختہ ہین۔ تھوڑی دیر تک انکی کیفیت بنور دیکھا کی بعد ازان اپنے شوہر سے یون ہمکلام ہوئی۔

مِسّس۔ م (یعنے مسّس وینیشیا) چارلی پیارے دیکھو وہ ہندوستانی جنٹلمین جو سامنے ٹہل رہا ہی دیکھا؟ وہ وہ وہ۔

صاحب۔ ص (یعنے لفٹنٹ اپلیٹن صاحب۔ ہان ہان دیکھا۔ پھر؟

م۔ اِسکے بشرے سے کیا پایا جاتا ہی غور کر کے دیکھو۔

ص۔ (عینک صاف کر کے) ٹھہر جاؤ (تھوڑی دیر کے بعد) ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ کسی کی جدائی کا اِسکو اسقدر رنج ہے کہ دیوانہ ہو رہا ہی جبمین انگلستان سے تمکو چھوڑ کر جہاز پر جاتا تھا تو میرا ابھی یہی حال تھا۔ وہ وقت مجھے نہین بھولتا پہلے دن سے دوسرے روز میری بیقراری کو چوگنی ترقی ہوئی اور تیسرے روز دوسرے دن سے بھی زیادہ۔

جسقدر دور جاتا تھا اسیقدر رنج و ملال بھی ترقی پاتا تھا۔

م۔ (آہ سرد بھر کر) اسکا باعث مین سمجھ گئی میری بھی [illegible] کیفیت تھی

[illegible] راوی۔ ان دن کی شادی ہندوستان مین ہوئی تھی مگر [illegible] انگلستان [illegible] ہو چکا تھا بے تکلّف مہینون یہ دونون ساتھ [illegible] دی کیے ہوا کیے بھی ساتھ جاتے تھے شکار کو جائین یا سیر گلزار [illegible] کو جائین تو نہ چھوٹتا۔ ایکدن شب ماہ مین دونون عاشق و معشوق [illegible] شہر کے ایک نامی باغ مین بیٹھے تھے درخت بھرے بھرے [illegible] پھلے پھولے سر سبز و شاداب چمن عدیم السہیم و لاجواب [illegible] کہ یہ باغبان کی خیابان پردازی ہی۔ یا کسی ساحر کی [illegible] درازی ہی۔ گل بوٹون پر جوبن تھا۔ نور کا ہر گلبن [illegible] گل خشاخاس رعنائی بھی اپنے سر و بلند اقبال یعنی [illegible] خصال کے ساتھ ایک روش مین

دلربایانہ چھپک رہی تھی۔ پھولون کی بوباس سے ہوا زلف
مہوشان فرخار کیطرح مہک رہی تھی۔ دونون عاشق و معشوق
مست تھے اُسوقت جنون کے بندے عشق پرست تھے اور
کیونکر نہوتے شباب کی اُمنگ تھی۔ جوانی کی ترنگ تھی۔ باغ
پُر فضا بہار روح افزا۔ چوطرفہ ہو کا عالم۔ جانور نہ آدم۔ گل
اپنے اپنے جوبن پر۔ بوے گل صبا کے توسن پر۔ اور طرّہ یہ کہ
چاندنی نے کھیت کیا۔ آتش مستی کو اور بھی بھڑکا دیا۔ ٹہلتے
ٹہلتے دونون ایک روش مین کرسیون پر بیٹھے میٹھی باتین
کرنے لگے۔

م۔ اہاہا کیا سُہانا سمان ہی۔

ص۔ دل کی کلی کھلی جاتی ہی۔

م۔ ہمارا دماغ اِسوقت عرش پر ہی۔

ص۔ خصوصاً ہمارا۔

م۔ یہ خصوصیت کیسی۔

ص۔ ہمارا دماغ اِسوجہ سے عرش پر ہی کہ ہم اِسوقت
ایک سروِ سیمین بر کے ساتھ باغ مین بہار کے مزے
اُٹھا رہے ہین۔

م۔ (مسکراتین اور شرماتین)۔

ص۔ کون سروِ سیمین بر جو مصروف خرام ناز ہی۔

م۔ تمنے اور نیز (مشرقی) زبانون کی کتابین اِس
کثرت سے پڑھین کہ اکثر جملے اُنھین کے خیالات کی طرح
بولتے ہو۔ اِسوقت ہوا خوب ٹھنڈی ہی۔ شاید کہین
مینھ برسا ہی۔

ص۔ اب بات نہ ٹالو۔

م۔ اسکی ٹھیک ٹھیک وجہ کیا ہی کہ ستارے سب کے سب
گول ہین۔

ص۔ مین ہاتھ جوڑتا ہون۔ بات نہ ٹالو۔ واسطے خدا کے
ایسی گفتگو کرو کہ ہمین اپنا مافی الضمیر کہنے کی جرأت ہو۔ ستارونکے
مُدوّر ہونے کا سبب کسی پروفیسر سے پوچھو۔

م۔ (ہنسکر) اچھا۔

ص۔ چلو اُس کُنج مین ٹہلین۔

م۔ کس اعتبار پر۔

ص۔ اپنے دونون کی محبت کے اعتبار پر۔ ہماری عزت
اور بات کے اعتبار پر اور کس اعتبار پر۔

م۔ اچھا چلو۔

دونون عاشق و معشوق ہاتھ مین ہاتھ دیے ہوئے اور
ایک دوسرے کو ساتھ لیے ہوئے آہستہ آہستہ چلے۔ سایہ تک
کا بار اس روکش خوبان فرخار کی کمر نازک کو گران گذرتا تھا۔
کمر ہر ہر جگہ سے بل کھاتی تھی قدم قدم پر لچکی جاتی تھی۔ دونون
اور بھی مست ہوے۔ چاندنی رات اور حور دراز قصور ساتھ
جسکے مقابل مین پرستان کی پریان مات مستی کیا جنون کی
کیفیت تھی۔ ع

کشیدہ ام ز جنون ساغری کہ ہوش نماند	دگر معاملہ با پیر می فروش نماند

معشوق مثل نرگس حیران۔ عاشق گل کیطرح چاک گریبان
بس یہ نقشہ تھا کہ۔ ع

گر جنون آید بسویم رہ بدہ بیگانہ نیست
در خرد پُرسد سُراغ من بگو در خانہ نیست

پھر ایک صاف و شفاف روش مین بنچ پر جا بیٹھے۔

ص۔ اِسوقت دو چاند ہین۔

م۔ (تالیان بجاکر) ہا ہین۔ ایک ایک کے دو دو۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سوبجھنے لگے اَب -

ص - ہان جنون اور عشق نے تو ایسا ہی چوندھیا دیا ہی -

م - پھر وہی !!! -

ص - ایک چاند آسمان پر ہی وہ (انگلی کے اشارے سے قمر کو بتا کر) اور دوسرا چاند یہ ہے -

م - لجا کر گوری گوری گردن دوسرے رُخ پھیر لی -

ص - کیون مزاج کیسا ہی اس وقت -

م - اِسوقت مزاج کا حال کیا پوچھتے ہو - بیمار بھی ہو تو اچھا ہو جائے -

ص - ہمکو بھی ایک مرض ہی ہم تو اتنی دیر بیٹھے رہے مگر اچھے نہوئے -

م - کیا مرض ہے -

ص - مرض عشق -

راوی - ؎ ہر مرض کی دوا مقرر ہے مرضِ عشق لا دوا دیکھا -

م - خیر کوئی مرض ہو ڈاکٹر کے پاس جاؤ -

ص - اِس مرض کی ڈاکٹر تم ہو -

م - کتنے دن کی رخصت لیکر ہندوستانسے آئے ہو -

ص - اٹھارہ مہینے کی -

م - کتنے دن باقی ہین -

ص - (مسکرا کر) جتنے دن مین ایک لڑکا پیدا ہوتا ہی -

م - (شرما کر) نو مہینے ؟ (کھلکھلا کر ہنس پڑین) -

ص - ہان نو مہینے -

م - فوج مین بھی لفٹننٹ ہو اور سول مین بھی کا کرتے ہو -

ص - فوج مین لفٹنٹ ہون اور سول مین اسسٹنٹ کمشنر -

م ہندوستان کیسا ملک ہی -

ص - واہ کیا پوچھنا - اول تو ارزانی - بہت خرچ نہین ہوتا دوسرے کوٹھیان اور بنگلے سستے کرایہ پر ملتے ہین تیسرے نوکر چاکر چار چار پانچ پانچ روپیہ ماہواری کے جتنے چاہو نوکر رکھ لو - پھر حکومت اِن سب پر طرّہ ہی - وہان ہم لوگ شاہی کرتے ہین - جس گلی کوچے مین نکل گئے سب ڈرتے ہین -

م - اِنکا ڈر بُرا -

ص - اور کیا ہم ڈرین -

م - اِسطرح پر رہو کہ وہ تم سے ڈرین نہین بلکہ تمکو دیکھ کر خوش ہون ڈرنا کیا معنے -

ص - ڈرین نہین تو ہمارا رُعب کیونکر جمے بھلا -

م - واہ ڈرانے سے کہین رُعب جمتا ہی - تم اُنکو مثل اپنے وطن والون کے سمجھو - پھر دیکھو کس طور پر پیش آتے ہین - روزنڈ (پادری) کرسٹوفر ہندوستان مین بیس برس رہ آئے ہین - وہ پپا (ابا) سے بیان کرتے تھے کہ وہان عموماً انگلشین ہندوستانیون کو نگرز کہتے ہین - یہ بڑی بُری بات ہے -

ص - غلط ہے - کہتے ہین - مگر سب نہین -

م - ہم اگر ہندوستان مین ہون تو سب سے ہل مل کے رہین بھلے مانسون اور امیرون کی لیڈیون مین اِس مُلک کی لیڈیان آنے جانے پاتی ہین ؟ -

ص - ہان جا سکتی ہین - مگر رواج نہین اور وہانکی عورتین یہانکی لیڈیون سے ملین تو کہین کیا - وہ تو بالکل اَن پڑھ ہوتی ہین اور اُنکا طرز معاشرت بھی مختلف ہی -

م - ہم اگر وہان ہون تو ہندوستان کی لیڈیون سے ملا کرین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ص - (مسکراکر) یہ تم گھڑی گھڑی کیا کہتی ہو کہ ہم ہندوستان مین ہون - ہم ہندوستان مین ہون - ہندوستان تو تمکو چلنا ہی پڑیگا ہمارے ساتھ -

مِس کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا سفیدی سرخی اور سرخی سفیدی سے کئی بار مبدل ہوئی - اور کسیقدر تیکھی ہو کر پوچھا کہ کیا کہا آخر مین یہ کون لفظ کہا -

ص - اَب تو کہا سو کہا - پیاری کہا -

م - خاموش -

ص - (گلے مین ہاتھ ڈال کر) پیاری -

م - (چھوڑکر) ہائین ! -

ص - (قدمون پر ٹوپی رکھ کر) پیاری وینیشیا مین تمھارا عاشق ہون

اُس پری نے ایک ادائے ہوش رُبا سے اُنپر نظر ڈالی اور بیٹھ گئی اتنی شہ جو پائی تو عاشق زار کے تنِ پژمردہ مین از سرِ نو جان آئی - اور اُنھون نے آہستہ سے رخسار تابان کا بوسہ لیا اِسکے جواب مین معشوق حور وش نے اِنکے لبون کو چوس لیا مگر آنکھین نیچی کرکے اور گردن نہوڑا کر کہا کہ پیارے تمنے میرے دل پر فتح پائی اور کچھ اِسی وقت فتح نہین پائی برسون سے مگر مین نے عہد کر لیا تھا کہ جب تک تمھاری خُو بُو چال ڈھال وضع قطع سے اچھی طرح واقف نہو لونگی ہرگز شادی نہ کرون گی اَب مین نے ٹھان لی ہو کہ اگر اب شادی ہوگی تو تمھارے ہی ساتھ ہوگی - عاشق صادق نے فرطِ طرب سے پیشانی نورانی اور رُخِ زیبا اور بناگوش صفا کوش کے کئی بار بے جھجک بوسے لیے اور کبھی کبھی بوسون کا جواب بھی پایا -

مِس کے رخسار گلگون سے اشک ڈھلکتے ہوئے وصل کی خبر لانے لگے عاشق صادق نے اپنے معشوق گلفام و نازک اندام کو زور سے گلے لگایا اور دونون ملکر خوب روئے اِسکے بعد تالاب پر جاکر مُنھ اور ہاتھ دھوئے اور پھر بدستور ٹہلنے لگے -

م - میری زندگی مین آج کا مُبارک دن سب سے زیادہ قابلِ یادگار رہے -

ص - میری نہ کہو ہماری کہو -

م - ہان دونون کی زندگی مین - بیشک -

ص - چلو ہندوستان کی بھی ہوا کھاؤ -

م - وہان ولیم سے ملونگی اور کپتن ٹوفر سے ملاقات ہوگی - کرنل گرگ سے ملا کرینگے -

ص - کرنل گرگ تو ہین سیتاپور مین - بنگال پریسیڈنسی اودھ نیپال کی ترائی کے پاس - اور کپتن ٹوفر ہین مدراس سے دو منزل اور ولیم کراچی مین ہین - سمجھین - پھر بھلا سب سے ملنے کی کون صورت ہی -

م - ایک آدھ دفعہ تو مل سکینگے -

ص - ہان یہ مانا -

م - جہان تم ہو وہ مقام کیسا ہی -

ص - بہت اچھا شکار خوب کھیلنے مین آتا ہی -

م - چلو اَب گھر چلین -

ص - (بوسہ لیکر) اچھا ایک بوسہ لو تو پھر چلین -

نگار مرغوب اور دلدار مطلوب نے عاشق شاد و بامراد کی گردن سیمین مین دست رنگین ڈال کر چاہا کہ عین مستی اور غایت جوشِ حسن پرستی مین رخسار جانان کو چوم لے لیکن ہنوز روے تابان تک لب بھی نہ جانے پائے تھے کہ تیز رو گھوڑے کی ٹاپون کی آواز آئی مِس وینیشیا کے دل پر ایک قسم کی ہیبت چھائی وہ آواز رفتہ رفتہ قریب اور بلند ہوئی وحشت دہ چند ہوئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دونون حیران وششدر کہ یا الٰہی یہ کیا اسرار ہے۔ اس گھوڑے
پر کون سوار ہے۔ شدہ شدہ اسپ تیز گام باغ کی طرف آیا
اور عین پھاٹک پر ٹھہر کر ہنہنایا۔ معلوم ہوا کہ ایک سوار اسپر سے
اُترا اور اُتر کر پھاٹک کو کھلوایا۔

سوار (س) یعنی کرنل میکفرسن صاحب) پھاٹک کھولو
پھاٹک کھولو۔

م۔ پیے ہوے ہے۔

ص۔ آواز ہی کہے دیتی ہے۔

م۔ یہ ہے کون ؟

ص۔ خدا جانے۔

م۔ یہ شرابی اسوقت کہان سے آگیا کمبخت مزہ
کرکرا کردیا۔

ص۔ آنے بھی دو۔

م۔ ناحق کچھ بکے و کے۔

ص۔ واہ! بکے تو تماشا بھی دکھادون۔

م۔ تم کچھ پیے ہوے تھوڑا ہی ہو۔

ص۔ واہ یہان ہر دم چڑھی رہتی ہے۔

م۔ ناحق لڑائی وڑائی ہو۔

ص۔ اسکی یہان کچھ پروا نہین وہ ڈگ لگائے ہون کہ یاد کرے۔

م۔ آؤ چھپ رہین۔

ص۔ اے ین! لفٹنٹ! فوجی افسر! جوان آدمی مین
چھپ رہون تو ہنسی نہو۔

م۔ مگر تم اکیلے تو اسوقت نہین ہو۔

ص۔ اُف۔ توبہ توبہ۔ تمھاری طرف اگر آنکھ اُٹھاکر بھی
دیکھے تو خون ہی پی لون اُسکا۔

یہ کہکر لفٹنٹ نہایت جوش مین آیا۔ اتنے مین پھاٹک کھلا
اور وہ ناخوش آیند مہمان گھوڑے پر سوار ہوکر باغ مین داخل۔
بیچون بیچ مین پہونچکر پوچھا کہ۔

Is Lt. Appleton here?

یعنی لفٹنٹ اپیلٹن یہان ہین۔

صاحب اور میم دونون کا رنگ فق ہوگیا۔ آدھی رات
کا وقت۔ شہر سے تین چار میل پر باغ۔ ہر سمت جنگل۔ کسی کو
کانون کان خبر بھی نہین کہ کہان گئے ہین چوطرفہ سناٹا یہ کون
اسوقت آیا۔ اسکو معلوم کہان سے ہوا کہ لفٹنٹ اپیلٹن یہان ہین۔

م۔ کسی مصیبت سے اسوقت دوچار ہونا ہے۔ صید بلا
وادبار ہونا ہے۔

ص۔ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ مگر گھبرانا بیکار ہے غور کرکے
دیکھو تو کہ اسپر کون سوار ہے۔

م۔ میرا کلیجا اس وقت دھڑ دھڑ کرتا ہے۔

ص۔ (آہستہ سے بوسہ لیکر) استقلال! استقلال!۔

س۔ Kissing going on here

(آہا! یہان تو بوسہ بازی ہو رہی ہے)

چُرٹ جلانے کے لیے دیا سلائی روشن کی اور کہا کہ عاشق
ومعشوق دونون سے معافی چاہتا ہون کہ میرے چُرٹ پینے سے
بدو ماغ نہون اسکے بعد سوار نے بہ آواز بلند کہا کہ۔

Is there any person here who
answers to the name of Lt. Appleton

یہان لفٹنٹ اپیلٹن کے نام کا کوئی آدمی ہے۔ اس سوال کا
کسی نے جواب ندیا بولنے کا نام تک نہ لیا۔ عاشق ومعشوق مثل بُت
خاموش، پنبہ در گوش۔ مگر از بس متحیر کہ اپیلٹن کا نام لیا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہی۔ سوار نے گھوڑا پھیرا اور دوسری روش مین جاکر پھر یہی سوال کیا۔ اِتنے مین اتفاق سے چرٹ گر پڑا اور سوار نے پکار کر کہا کہ اگر کسی انسان کے کان مین اسوقت میری آواز پہونچے تو وہ مہربانی کرکے مجھے یہ چرٹ اُٹھا دے اِس پر ایک خوش رو جوان بہت اکڑتا ہوا اُٹھا اور یون ہمکلام ہوا۔

جوان۔ (جو) مین اُٹھا دونگا۔

س۔ مشکور ہوا۔ مین اگر اسوقت گھوڑے پر سے اُترتا تو گھوڑا مجھے بہت دق کرتا۔ پھاٹک کے پاس مین ذرا اُتر پڑا تھا تو اُسنے نہایت پریشان کر دیا تھا۔ آپکا نام کیا ہی۔

جو۔ لفٹننٹ اپلیٹن مین ہی ہون۔

س۔ ! پیارے دوست تمھین کو تو مین ڈھونڈھتا تھا۔

جو۔ کیون !۔

س۔ بھائی مجھے افسوس ہی کہ میرا مشن (پیغام) تمکو اسوقت کہ اپنے معشوق زہرہ تمثال و جاد و جمال سے اِس باد خنک اور میدان وسیع فصحت آباد اور گلزار مینو سواد اور چاندنی رات اور تنہائی مین مصروف بوس و کنار تھے عیش و طرب سے وچاب تھے ہرگز پسند نہ آئیگا اور تمھارا بے اختیار جی چاہیگا کہ مجھے گولی مار دو۔ مگر مین مجبور ہون۔ اور بے قصور ہون۔

سوار یہ تقریر وحشت تخمیر کرکے چرٹ پینے لگا مگر لفٹنٹ اپلیٹن کی یہ کیفیت تھی کہ اگر بجلی بھی گرتی تو اِنکو خبر نہوتی۔ بالکل از خود رفتہ تھوڑی دیر تک سکتے کا عالم تھا آنکھون تلے اندھیرا چھا گیا۔ بلا مبالغہ اپنے آپے مین نہ تھے اگر کوئی اِنکے عضو عضو کو کُند چھُری سے ریتتا تو بھی خبر نہوتی۔ ور دکیسا مگر اسی حالت مین ایک ایسی آواز اِنکے کان مین آئی کہ وہ اِنکو ہوش مین لائی۔ وہ اِنکی معشوقۂ نازنین اور ناظورہ مہ جبین کی آواز تھی۔ اُس بُت رنگین ادا نے نہ اِنکو پکارا نہ غُل مچایا مگر سوار کی ناخوش آیند باتین سُنکر اِسکا دل بھر آیا اور ایک تاریک تاریک اور بھیانک نقشہ مجسّم نظر آیا۔ الغرض وا ہمے نے ایسا ڈرایا کہ بے اختیار رونے اور سسکیان بھرنے لگی۔ چُپکے چُپکے گریہ و زاری کرنے لگی بیشک اگر ائسی پنی توپ بھی دغتی تو اپلیٹن کے کان مین بھنک نہ پڑتی لیکن یہ وہ آواز تھی جسنے اپلیٹن کے زخم جگر پر نمک کا کام کیا۔ آواز سُنتے ہی سوار کو چھوڑ کر یہ اپنی پیاری ونیشیا کیطرف گئے اور جاتے ہی خوب محبت سے بغل مین لیکر اُنھون نے پیار سے گلے لگا لیا۔ وہ پری بھی بصد ناز دلبری اُنسے پیش آئی اور دونون کوئی دس منٹ تک خوب روئے سوار کے دل پر اِسکا بڑا اثر پہونچا فوراً گھوڑے سے اُترا اور بہزار خرابی ایک شجر رفیع کے تنے سے سمند دغا پسند کو باندھکر عاشق کیطرف چلا۔

س۔ اپلیٹن۔ میرا جی چاہتا ہی کہ اِسوقت زمین پھٹ جائے اور مین زمین کے اندر سما جاؤن۔ اُف ! تم دونون کے رونے سے اِسوقت کلیجا پاش پاش ہو گیا۔

ص۔ ہمارے قریب آنکر بیٹھیے ذرا۔

س۔ (بنچ پر انکے پاس بیٹھکر) پیاری لڑکی مین ایک بوڑھا آدمی ہون اور لڑکے بالے رکھتا ہون سچ کہتا ہون کہ اِسوقت میرے دل کا عجب حال ہی۔ گو مین نے تمھین کبھی پیشتر نہین دیکھا تھا اور نہ اسوقت اچھی طرح دیکھ سکتا ہون کیونکہ ساٹھ برس کا میرا سن ہی اور ضعف بصر ہی اور اسوقت مین نے برانڈی بھی بہت پی ہی تاہم تمھاری حالتِ زار پر جسکے عُشر عشیر سے بھی مین ابھی واقف نہین مجھے افسوس آتا ہی کہ اِس مشن کیون لایا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اِس فقرۂ ہوش رُبا اور جان گزا نے وینیشیا بچاری کی آتش غم کو اور بھی بھڑکایا اور اپلیٹن کو انتہا سے زیادہ تڑپایا دونون اپنے اپنے دل مین سوچنے لگے کہ یا الٰہی کون ایسی بات ہے جسکو یہ خود ہماری تباہی کا باعث سمجھتا ہی۔ مگر اُن دونو مین سے ایک کو بھی جرأت نہوئی کہ اُس خبر وحشت اثر کو جسنے خرمن عیش و عشرت پر بجلی گرائی تھی دریافت کرین۔ یا اپنے ناخوش آیند بوڑھے مہمان سے پوچھین کہ وہ خبر ہمکو سُناؤ توقف عمل مین نہ لاؤ۔ جلد بتاؤ۔ پیر مرد نے لاکھ چاہا کہ اصل حال بتائے اور جو پیغام لایا ہی وہ کہ سُنائے مگر زبان گویا بالکل بند ہوگئی اور پریشانی و حیرانی دہ چند ہوگئی۔ ع

عجب دردے ست جانم را اگر گویم زبان سوزد
و گر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

س۔ دل کی لگی بُری ہوتی ہی۔

ص۔ کیسی کچھ۔ خدا دشمن کو بھی اپنے یار آشنا سے جُدا نہ کرے۔

س۔ ہم بھی یہ سب پاپڑ بیل چکے ہین۔ صدہا مصیبتین جھیل چکے ہین۔ ہاے میری امیری!! میری!!!۔

یہ کہکر سوار کی آنکھون سے بھی آنسو جاری ہوئے حضرت پیر مرد بے اختیار مصروف گریہ و زاری ہوے عاشق و معشوق متحیر کہ یا خدا یہ ہو کیا رہا ہی۔ معلوم ہوتا ہی اسنے بھی کوئی صدمۂ عظیم سہا ہی۔ پیر مرد یعنی سوار خاموش تھا۔ از خود رفتہ و بیہوش تھا۔

س۔ (زبان حال سے) ع

دلمین اک درد اُٹھا آنکھون مین آنسو بھر آے
بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانیے کیا یاد آیا

ص۔ (") ۔ ع

دم آغاز جنون طوق گلوگیر ہوا
غل مچانے بھی نہ پائے تھے کہ حداد آیا۔

م۔ (") ع آنکھ کھلنے بھی نہ پائی تھی کہ صیاد آیا۔

عاشق کی آنکھون کے نیچے تصویر غم پھر گئی۔ آرزو کا خون ہوگیا معشوق کو اسدرجہ صدمہ پہونچا کہ جنون ہوگیا تیر الم کلیجے کے وار پار ہوا۔ طائر دل شہباز محن کا شکار ہوا۔ ہاے ع

حوصلہ تنگ تر از کشش دل دیکھا
ہاتھ اُس بُت کی نہ گردن مین حائل دیکھا

س۔ (دوسرا چپرٹ جلاکر) ہاے اگر مین اسوقت پیک فرخندہ فال ہوتا تو دونون عاشق و معشوق کا دامن گوہر مقصود سے مالامال ہوتا ہاے اگر مین کوئی مژدہ طرب انگیز لاتا تو عاشق کا چہرہ بشاش ہوجاتا با فرط شادی سے معشوق گلبدن جامے مین پھولے نہ سماتا۔ مگر افسوس صد افسوس کہ میرا پیام باعث تفرقہ پردازی عاشق کے لیے وقت جانبازی ہی۔

ص۔

کنار دریا پہونچ کے پانی پیا نہین ایک بوند اس پر
چڑھی ہی موجون کی ہے یہ تیوری حباب آنکھین دکھا رہے ہین

وینیشیا کلیجے کو دونون ہاتھون سے تھام کر اور ایک آہ سرد بھر کر تین چار بار اُٹھی مگر اُٹھ اُٹھ کے بیٹھ بیٹھ گئی۔ سچ ہی کمبخت

پہلوے یار سے اُٹھنے کو تو اُٹھے لیکن
درد کیطرح اُٹھے گر پڑے آنسو کیطرح

اپلیٹن نے آہستہ سے اِس نگار رنگین ادا و مہ لقا کے پیارے پیارے ہاتھون کو چوم کر اور جنون کی حالت مین جھوم جھوم کر زبان حال سے یون کہا ع

نزع مین ہون مرے بالین سے نہ اُٹھیے للہ
آپ کس وقت مین بندے کو دغا دیتے ہین

س۔ اب استقلال کو کام مین لاؤ۔ واسطے خدا کے اسقدر نہ گھبراؤ۔ معشوق کم سن ہی اسے دلاسا دو۔ سمجھاؤ۔ نیک و بد کا خلاق زمانہ ہی۔ کبھی وصل کبھی مفارقت جانانہ ہی۔ دنیا کا یہی کارخانہ ہی۔

ص۔ (زبان حال سے) ع

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کون سنتا ہی تری جوش جنون مین ناصح | خضرؑ بھی آئین تو ہم راہ بتا دیتے ہین۔

ہاے ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ بزم طرب تھی اور معشوق زہرہ تمثال تھا اور حضرت صبا کا یہ شعر حسب حال تھا ؎

جناب یوسف اگر بزم بستان دیکھین | جو خواب مین بھی نہ دیکھا ہو وہ سمان دیکھین

عاشق و معشوق اپنے اپنے طالع فرخ پر اتراتے تھے۔ بوس و کنار سے لطف صحبت بڑھاتے تھے اور گویا کا یہ شعر زبان پر لاتے تھے ؎

وہ ہم نہین چمنستان کی جو خزان دیکھین | دکھائیگا ہمین کیا رنگ آسمان دیکھین

لیکن جہان گل ہی وہان خار ہی۔ جہان خزانہ ہی وہان مار ہی۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ بات بن گئی تھی شادی کی دلون مین ٹھن گئی تھی۔

نظم

بندے کے لیے جو آفتین ہین | ای عشق تری کرامتین ہین
وہ دن کی حیات پر فلک سے | کیا کیا شکوے شکایتین ہین
درد و غم و یاس و داغ حرمان | اک دل ہی ہزار آفتین ہین

س۔ پیاری لڑکی اسوقت آفت و پریشانی کا بازار گرم ہی لیکن کہنا مانو اس بات کو بھلا دو میرا دل گواہی دیتا ہے کہ تمھارا اپلیٹن تم سے جلد ملیگا۔

وینشیا دل ہی دل مین سوچنے لگی کہ اللہ اللہ اب اسوقت جدائی قضا ہو گئی کہ ٹالے نہ ٹلے گی۔ کیا اپلیٹن ہمکو چھوڑ کر اور ہماری محبت سے منھ موڑ کر چل دینگے۔ سوچی کہ یہ بات محال ہی۔ اپلیٹن کی جدائی خواب و خیال ہی۔ ہماری جدائی کا صدمہ اسکو ایک پل نہ بھائیگا۔ وینشیا کے بغیر دم بھر چین نہ آئیگا۔ مگر پھر خیال آیا کہ مصیبت سے ضرور دو چار ہونا ہی۔ اپلیٹن کے وصل سے جلد ہاتھ دھونا ہی۔ فراق یار مین عمر بھر رونا ہے۔ بیٹھے بٹھائے مفت مین دیدے کھونا ہی۔

س۔ اپلیٹن۔ اب صرف چھ گھنٹے باقی ہین۔

وینشیا نے زور سے ایک نعرہ (ہاے) بلند کیا اور غش کی حالت طاری ہوئی۔

س۔ سوچا کہ ہاے اس کمسن اور بھولی اور ناتجربہ کار مس کے ننھے سے کلیجے پر اسوقت کیا جانے کیا گذری ہوگی۔ اپلیٹن نے چاہا کہ اپنی پیاری وینشیا کو مدد دے لخلخہ سونگھائے ہوش مین لائے مگر وہ خود بیہوش دین و دنیا فراموش تھا۔ ع

خفتہ را خفتہ کی کند بیدار

جب سوار تجربہ کار نے یہ کیفیت معشوق و حالت عاشق زار کی دیکھی تو تالاب سے اپنی لمبی ٹوپی مین پانی بھر لایا اور وینشیا کے منھ اور سر پر آب سرد ٹپکایا۔ پھر دو تین بار گیا اور اسی طرح پانی لایا۔ اسکے بعد باغ کے دو تین درختون کی پتیون کو کہ بو باس مین عطر و گلاب سے بھی گوے سبقت لیگئی تھین توڑا اور خوب زور سے ہتھیلی پر نچوڑا اسی کا لخلخہ بنایا اور اس نوش لب کو سونگھایا تو تھوڑی دیر مین ہوش آیا آنکھین کھولتے ہی تین بار اپنے محبوب رعنا کا نام لیا۔ اپلیٹن۔ اپلیٹن۔ اپلیٹن۔ اپلیٹن نے اسکا جواب آنکھون ہی آنکھون مین دیا۔ بولنے کا نام ہی نہ لیا۔ گویا کے یہ اشعار حسب حال تھے۔ ؎

وہ دن گئے کہ جو ہم ہمکنار رہتے تھے | مدام اب تو ہی پہلو مین درد فرقت یار
جدھر کو جاؤن مجھے دیکھکر یہ کہتی ہی خلق | ہی آمد آمد غم اور وداع صبر و قرار

س۔ (وینشیا کے قدم پر ٹوپی رکھکر) ڈیر مس۔

م۔ پیر مرد مجھے اسوقت معاف کرنا تمھاری آواز میرے دل پر تیر اور میرے زخم جگر پر نمک اور میرے کلیجے پر نشتر کا کام کرتی ہے۔ مگر اتنا مین ضرور جانتی ہون کہ تم بے قصور ہو۔ تم مجبور ہو۔ ہاے بیکسی واے بیکسی ؎

پوچھتا ہی کیا ہمدم حال زندگانی کا | جب جدا ہوا جانان خاک زندگانی ہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

س- اپلیٹن- اب صرف پونے چھ گھنٹے باقی ہین- ڈیر مس
جو کچھ کہنا سننا ہو کہہ سن لو- ہنسنا بولنا ہو ہنس بول لو- ع

آخر تو کھڑا ہی سر پہ صیاد خزان	دل کھول کے خوب چہچہا لے بلبل

ص- جدائی کی گھڑی تو اب ٹل نہین سکتی- لیکن مین نے
اپنے دلکو خوب مضبوط کر لیا ہی- اب تم صاف صاف بتاؤ کہ ماجرا
کیا ہی پیاری مُوینشیا دل کو تم بھی مضبوط رکھو-
وینشیا نے کہا ہاے میرا دل خوگر راحت ہی- رنج آشنا
نہین غم کا قصۂ مشکل ہی کبھی سنا نہین- یہ کہکر وینشیا کا
دل ہاتھ سے جاتا رہا- ایسا صدمۂ ہوش ربا سنا کہ آنسوؤن کا
تار بندھ گیا- ع

دل پریشانی جاوید تمنا میکرد	باسر زلف پریشان تو سودا کردم

ص- (گلے مین ہاتھ ڈال کر) پیاری ذرا رونا
موقوف کرو-

م- (زبان حال سے)- ع

تھمتے تھمتے تھمینگے آنسو	رونا ہے یہ کچھ ہنسی نہین ہے
ساز رخصت آہ دہم گر دل شیدائی را	آتشے در زنم این گنبد مینائی را

س- اپلیٹن- اب صرف ساڑھے پانچ ہی گھنٹے رہ گئے-
م- (چیخ کر) ہاے

اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را	نمیکردم بدل روشن چراغ آشنائی را

ص- پیر مرد اب تمکو جو کچھ کہنا ہو کہہ چلو-
س- ہارس گارڈز مین آج مین پونا گیا تھا- برٹن کی ایک
نو آبادی سے بڑی سخت جنگ چھڑنے والی ہی- گو مین بھی
رخصت پر ہون- لیکن مجھے حکم ہوا ہی کہ فوراً اس نو آبادی کی
طرف کوچ کرون- نشے کے باعث سے مین نے تمھین اب تک
نہین پہچانا تھا اور حیرت و حسرت کے سبب سے تم مجھے نہ پہچان سکے-
لیکن اب مین تمکو بتاتا ہون کہ مین کرنل میکفرسن ہون تمھاری
رجمنٹ کا کرنل-
ص- اخاہ- کرنل میکفرسن! اب پہچانا-
س- مجھے حکم ہوا ہی کہ تمکو بھی ساتھ لیتا جاؤن-
ص- کب-
س- اسی دم-
ص- اُف ابھی ابھی؟
س- ہان اور کیا- صبح تڑکے گجر دم جہاز روانہ ہوگا-
اب کوئی ایک کا عمل ہی-
ص- واے ناکامی پانچ ہی گھنٹے باقی ہین-
س- انھین پانچ گھنٹے مین جو کچھ تیاری کرنی ہو کر لو-
ص- این! بس!! افسوس!!!-
م- ہاے کیا ناکامی و نامرادی ہی-
کرنل نے پھر کہا کہ اپلیٹن جو کچھ تیاری کرنی ہو انھین پانچ
گھنٹون مین کر لو مگر مردانہ وار کارروائی کرو- اپلیٹن کی
گردن مین وینشیا کا دست رنگین تھا- اور سینہ پاش پاش
نہایت ہی حزین تھا نہ جاے ماندن نہ پاے رفتن- آخر کار جی
کڑا کرکے اپلیٹن نے کہا کہ مین اسی دم مستعد ہون ابھی ابھی چلیے-
م- ہا- اُف- س- ہین- یہ چھو- کے-
راوی- حضرات ناظرین ستم کا سامنا ہی- وینشیا نے لاکھ کلیجے پر
پتھر رکھ لیا مگر اشکون کا دریا اُمنڈ اُمنڈ کر آتا تھا-
جب اسکے معشوق رعنا جوان بلند بالا نے کہا کہ مین مستعد ہون
ابھی چلیے تو وینشیا نے بڑی جرأت کرکے روتے روتے کچھ کہا جو
پیر مرد اور اپلیٹن دونون کی سمجھ مین خاک نہ آیا- وجہ یہ کہ
ہچکیان لیتی اور سسکیان بھرتی جاتی تھی- پوری بات منھ سے

نکلنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نہین نکلتی تھی - ہا - اُف - س - ہمین - یہ چھو - ڑکے -
اِتنا تو سُنائی دیا باقی غت ربود - مطلب وینشیا کا یہ تھا -
ہاے افسوس - ہمین یہین چھوڑ کے) یعنے تُم جو کہتے ہو کہ چلو
ہم چلنے کے لیے ابھی مستعد ہین - تو کیا ہمین یہین چھوڑ کے
چل دوگے ہاے ستم ؎

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو	جُدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہی

ص - (گلے لگا کر) ایسی باتین نہ کرو کہ ہماری سپہ گری مین
فرق آجائے - (بوسہ لیکر) پیاری وینشیا -
وینشیا نے فرط بیقراری اور گریہ وزاری کی حالت مین
اپنے محبوب سمن بر کے زانو پر سر رکھہ دیا اور خوب پھوٹ پھوٹ کر
ایسا زار زار روئی کہ آپلیٹن کی آستین تر کردی - ؎

فلک بہ گریہ در آید ز اشکباری من	زمین بہ لرزہ در آید ز بیقراری من

وینشیا نے معشوق زہرہ تمثال کے زانو سے سر ہٹایا اور
آنسوؤن کو رومال سے پونچھ کر جبین مبین کے آہستہ آہستہ
بوسے لیے - پیر مرد ایک درخت کے سایے مین چُرٹ پی رہے
تھے - اُنھون نے ایکی بہ آواز بلند کہا کہ اپلیٹن اب کوچ کا
وقت آگیا - بس جو کہنا سُننا ہو کہہ سُن لو - اور چلو - اپلیٹن نے
بُت رنگین ادا کو بدقت تمام ساتھ لیا اور چل کھڑا ہوا -
کرنل صاحب پیچھے پیچھے -
م - اَب خدا جانے مِلنا ہو یا نہو -
ص - خدا بڑا مسبّب الاسباب ہی -
م - ہی ہی تم جنگ پر جاتے ہو - یا ہمین قتل کیے جاتے ہو -
ص - (بوسہ لیکر) صبر - صبر - صبر -
م - ہاے صبر نہ کرتی تو اِس وقت چل بھی سکتی -
مگر ایک ایک قدم ایک ایک منزل ہی -
ص - آہ - آہ - آہ - اُف -
م - (رخسار تابان چوم کر) نہ جاؤ تو کیسا -
ص - ارے غضب ! انگلشمین نہین اگر نہ جاؤن -
م - ہان ہی تو ایسا ہی مگر مین اسوقت جو کہون میری خطا
معاف کرنا -
ص - اُف کیا غضب کی بات کہی - خطا ! (ٹھنڈی سانسین
بھر کے) خطا !!! -
م - دیکھو اپلیٹن ڈیر نوکری انسان اِسی لیے کرتا ہے کہ
بھوکون نہ مرے - اِسکی تمھین پروا نہین - تم خود امیر کے لڑکے
نہ سہی مگر میری دولت کسکے لیے ہی - تُم سے بڑھ کر کوئی ہے -
اور اگر تم کو ایسا ہی خیال ہو تو لائق فائق تربیت یافتہ
آدمی ہو اخبارون کے لیے مضمون لکھکر تنخواہ سے زیادہ
پا سکتے ہو پھر کیون جاؤ -
ص - نہین نہین قضا جاہے ٹل بھی جاے مگر جانا نہین ٹل سکتا
انگلشمین اور لفٹنٹ ہو کر جنگ کے نام سے بھاگون کیا مجال -
اور پیاری صیغۂ ملیٹری کے قواعد اور قوانین بھی تو سخت ہین
نہ جاؤن تو گرفتار ہو جاؤن - کورٹ مارشل ہو - جس اخبار
کو کھولو جس میگزین کو پڑھو میری بُزدلی اور جنبیت کا حال
ضرور دیکھو نامہ نگار مضمونون کا تار باندھ دین اور پھر مین
اِس لائق نہ رہون کہ کسی کو انگلستان مین صورت دکھاؤن -
م - اَب آس کی کمر بالکل ٹوٹ گئی - ؎

تمنّاے دلی نکلے کدھر سے	لگائے ٹکٹ کھڑی ہی نامرادی

جسوقت باغ سے باہر ہوے اندھیرا سا آنکھون کے تلے
چھا گیا - قدم قدم پر ہجوم یاس و نومیدی کو ساتھ پایا شاعر آ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

لیکن ۲۶ - اپریل کو باطوم مین ایسا نیچا دکھایا کہ یاد ہی تو کرتے ہونگے -

آزاد - قلعۂ باطوم سے قلعۂ ارطون کسقدر فاصلے پر ہی -

افسر - کوئی پینتالیس میل کے قریب -

آزاد - کس جانب ہی -

افسر - جنوب کی طرف اُسپر روسی قابض ہوگئے ہین -

آزاد - روسی افسر بہت جلد جلد بڑہ آئے -

افسر - مگر بُرا کیا - اُنکے حق مین مُضر ہوگا -

آزاد - یہ کیون - اِس سے ہمین اتفاق نہین ہی -

افسر - ایک وجہ ہی - ہین عرض کرون - اگر مع سامان رسد فوج آئے تو تو اچھا ہی لیکن یہ لوگ تو دو منزل طی کرکے آتے ہین - اِتنی دور بڑہ آئے ہین کہ اگر ایک شکست ہو تو ہوش اُڑ جاینَ - بڑی غلطی کی - احمد مختار پاشا تجربہ کار آدمی ہین - عجب نہین کہ عمدًا اور قصدًا بڑہنے دیا ہو کہ بڑھکر جائینگے کہان - دو ایک کالم کا مقابلہ مشکل نہین -

آزاد [illegible] خاص فوج سے تو روس کے بڑھتے ہوئے کالم [illegible] پر ہین -

افسر [illegible] تو یہی تو [illegible] ہار [illegible]

آزاد - ہان خط تو ختم کیجیے -

افسر - ہمنے کئی مقامون پر بندوبست کرلیا ہی کہ روسیون کے پاس رسد نہ جانے پائے اور نہ وہ اپنی فوج سے خط کتابت کرسکین احمد مختار پاشا ہمارے سپہ سالار کے مزاج مین حرارت نام کو نہین ہی - بڑے سنجیدہ آدمی ہین اور نماز گزار متشرع - روسیون کے جنرل کا نام سُنا ہی ہوگا - گرینڈ ڈیوک میکائیل جوان آدمی ہین - اور جری -

قسطنطنیہ کے کانفرس کی نسبت کہا کہ ٹرکی کی طرف سے صفوت پاشا اور ادہم پاشا مقرر ہوے - صفوت پاشا وزیر صیغۂ خارجہ ہین اور نپولین ثالث کے وقت مین سفیر فرانس مین تھے بڑے تجربہ کار آدمی ہین اور ادہم پاشا بھی یورپ کے پولیٹکل اُمور سے واقفیت رکھتے ہین -

آزاد - جرمنی کی طرف سے تو صرف ایک سفیر تھا -

افسر - ہان جرمنی اور اطالیہ اور روس کی طرف سے ایک ہی ایک سفیر تھا -

آزاد - اور انگلستان کیطرف سے -

افسر - دو انگلستان فرانس ٹرکی اور آسٹریا نے دو دو سفیر بھیجے تھے -

آزاد - اور پریسیڈنٹ کون تھا -

افسر - صفوت پاشا - ترکون نے اپنے صوبون کی بغاوت کی نسبت ایک کاغذ پڑھا -

آزاد - جنرل اگناٹیف بھی تھے -

افسر - انھین کے سبب سے تو دو مہینے کی مہلت دیگئی چار گھنٹے تک بحث رہی - سلطان نے لارڈ سالسبری سے کہا کہ ہم اُن شرائط کو قبول نہین کرسکتے جو ہماری رعایا کی مرضی کے خلاف ہون - ورنہ وہ لوگ ہمین کو قتل کرڈالینگے اور تھا بھی ایسا ہی -

آزاد - جوش کے سبب سے -

افسر - لارڈ سالسبری نے بلگیریا کے جبر و تعدّی کا ذکر کیا تو سلطان المعظم نے فرمایا کہ ٹرکون کا قصور نہین ہی - وہ خاص روسیون کا قصور ہی - انھین کے سبب سے یہ جبر و تعدّی ہوئی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وسخندان بے ہمتا رسالدار فقیر محمد خان گویا کی یہ غزل بالکل حسب حال ہے۔ لہذا حوالۂ قلم تردد مآل ہی ہ

ہر ایک گلشنِ عالم مین مو پریشان ہی — چمن مین سنبل تر زلف سوگواران ہی
ہر ایک شاخ اُٹھائے ہی ہاتھ ماتم مین — ہر ایک نخل پہ بُلبُل بھی مرثیہ خوان ہی
کلی جو چٹکی تو آواز آئی نالون کی — چمن تمام یہ لبریز سوز و افغان ہی
اُڑا رہی ہی صبا خاک صحن گلشن مین — گلونکا چاک گریبان ہی ٹکڑے امان ہی
چمن مین پہنے ہی سوسن بھی ماتمی پوشاک — برنگ دیدۂ تر نرگس آج گریان ہی

جسطرح جان تن سے نکلتی ہی اسی طرح یہ دونون چمن سے نکلے۔

ص - تمکو کوٹھی پر پہونچاتا ہون۔ اور مین اپنے گھر سے ابھی ابھی تیار ہو کر آتا ہون۔

س - اِتنی دیر۔

م - اتنے تھوڑے عرصے مین بھی تم مجھ سے جُدا ہونا چاہتے ہو۔

ص - گھر پہ آج کل کوئی نہین ہی سب دیہات گئے ہین یارون دوستون سے ملنے کا وقت نہین۔ بس اسباب لیا اور ابھی ابھی آیا اِسی دم۔

م - اُف کیا از غیب کا تھپیڑا آیا۔ کیسے ہنس بول رہے تھے کہان وہ تیاریان تھین کہان اَب جُدائی کی گھڑی ہے۔

راوی - ہ۔

دیروز بپای گلاب بیگر دیدم — فرخندہ گلے بر سرِ آتش دیدم
گفتم کہ چہ کردی کہ ترا می سوزند — گفتا کہ درین باغ دمے خندیدم

س - اُف اوہ اَب تو تڑکا ہو چلا۔

م - (آہستہ سے) اِس بڈھے نے تو اور بھی ہاتھ پانوٗن پھیلا دیے۔

س - اچھا پٹن۔ قدم تیز اُٹھاؤ۔

س - جہاز کس وقت روانہ ہوگا۔

س - تڑکے گجر دم۔

ص - اوہ تو ابھی عرصہ ہے۔ مین گھوڑے پر سوار ہوا اور چلا۔

عاشق خستہ حال وجگر فگار نے اپنی معشوقۂ طرحدار اور پیرمرد سلیقہ شعار کو مِس وینیشا کی کوٹھی سبز رنگ غیرت نگارخانۂ ارژنگ پر چھوڑا۔ رنج والم سے بمقتضائے مجبوری مصلحت تھوڑی دیر کے لیے منھ موڑا۔ طرارے بھرتا تیز قدم دھرتا گھر مین داخل ہو کر آدمی کو آواز دی۔ اندر سے خادمہ آئی۔ اُسکو حکم حاکم مرگ مفاجات کی خبر سُنائی۔ سُنتے ہی خادمہ باتمیز وہردل عزیز آنکھون مین آنسو بھر لائی۔ مگر آقا کے حکم سے طاقت انکار کجا۔ گنجائش اصرار کجا۔ آبدیدہ ہو کر خدمتگار کو جگایا۔ اسباب بندھوایا۔ فرسِ تندخو پر کاٹھی کس بیگ گلے مین ڈال آدمیون سے رخصت ہو کر اور رو رو کر روانہ ہوا۔ عازم کوئے جانانہ ہوا۔ اثنائے راہ مین رہوار صبا رفتار کو خبر کیا۔ عجلت کے سبب سے قدم قدم پر تیز کیا۔ کبھی مہمیز کا اشارہ بتایا۔ کبھی کوڑا جمایا۔ گھوڑا نازک مزاج تاب کہان کہ کوڑا کھائے۔ ع

تپا ہوا اور سپتے پہ آیا۔

جب دور سے ٹاپون کی آواز آئی تو پیرمرد یعنے کرنل میکفرسن نے بادیدۂ پُرنم کہا لو وینیشا افسوس جُدائی کی گھڑی نے مجسّم صورت دکھائی۔ وینیشا بیچاری فلک کی ستائی عین حالت آشفتگی و بینوائی مین پھاٹک پر سر دھُنتی تھی جنون کے مارے تنکے چُنتی تھی۔ تمام عالم اُسکی نظرون مین تیرہ وتار تھا۔ طائر دل صید تیر ادبار تھا۔ انشا

دل ستم زدہ ٹاپون نے لُوٹ لیا — ہمارے قبلہ کو وہ ٹاپون نے لوٹ لیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اپلیٹن کی جنگی وردی اِسوقت چاندنی رات مین جگمگا رہی تھی جرّات بلائین لیتی تھی۔ بسالت صدقے ہوئی جاتی تھی۔ سمند و غاپسند سے اُتر کر اُس بیکس و بےبس نے اپنی پیاری ونیشیا کو بیتابانہ گلے لگایا۔ اور دلاسا دے دے کر سمجھایا۔ اِدھر صبر و استقلال کی فہمائش تھی اُدھر حزن و ملال کی فزائش تھی۔ عاشق بحر حسرت مین غوطہ زن معشوق نخچیر تیر حزن و محن اِدھر چشم خونچکان۔ اُدھر سینہ بریان۔ اِدھر دیدۂ مطروح۔ اُدھر سینہ مجروح۔ صبا۔

ہمکو تو ملے گے حسینون سے بڑے رنج ہوئے
خوش رہا کرتے تھے پریون مین سلیمان کیونکر

ہائے اگر ایک گلبدن سے آنکھ نہ لڑتی تو مین سیرِ چمن
مین اوس کیون پڑتی۔

س۔ بھائی اپلیٹن یہ فقط تمھاری ناتجربہ کاری اور چھوٹا وہم و گمان ہی کہ جُدائی کے نام سے اِس درجہ خفقان ہی۔ اگر خواستہ خدا ہی تو گل و بلبل کا پھر وصال ہوگا عاشق و معشوق کا دامن گوہر آرزو سے پھر مالامال ہوگا۔ صبا۔

بہار آئے الٰہی وہی سمان پھر ہو پھر ایک جا گل و بلبل کو باغبان دیکھین

ص۔ میری جان سے زیادہ پیاری ونیشیا۔ خدارا اِسوقت لب لعل شکرخا سے ایک بوسہ تو لے لو۔ ونیشیا۔ اِسوقت دل پھٹا جاتا ہی۔ ونیشیا پیاری ونیشیا ہائے کلیجا مُنھ کو آتا ہی۔ خدا کیلیے رخصت کے وقت ذرا تو بولو۔ اُف جانِ جان۔ ونیشیا بیچاری بڑی وقّت سے کچھ کہنے کو تھی اتنے مین کرنل نے غل مچا کر کہا کہ۔ اپلیٹن۔ تم اپنی ڈیوٹی (فرض) کو ذرا عزیز نہین رکھتے۔ اور اگر اب تم نے چلنے مین دیر کیا تو تمھاری وہی سزا ہوگی جو مورچے سے بھاگ جانیوالے کو پیٹھ دکھانے والے سپاہی کی سزا ہوتی ہی۔ مین بحیثیت کرنل میکفرسن حکم دیتا ہون کہ گھوڑے کی پیٹھ پر آؤ اور بگٹٹ دوڑاؤ۔ اپلیٹن نے ونیشیا کو آخری مرتبہ پھر پیار کیا اور رو رو کر کہا کہ پیاری اگر ہنگام رخصت مجھپر احسان کرنا ہی تو ایک بوسہ لے لو۔ اُس خستہ و حزین ستم رسیدہ و غمگین نے بمجبوری بوسہ لیا۔ ہنوز رخسار عاشق زار پر معشوق جگر فگار کے لب شیرین کی تری بدستور تھی کہ اپلیٹن پھرتی کے ساتھ پُشت توسن آہو شکار پر اُچک گئے۔ اور (الوداع ونی) کی آواز ونیشیا کے کان مین آئی تھی کہ گلگون خوش خرام و تیز گام ہوا ہو گیا۔ اپلیٹن نے چلتے وقت غل مچا کر کہا کہ الوداع ونیشیا۔ مگر گھوڑا اِس چُستی و چالاکی سے بگٹٹ بھاگا کہ صرف (الوداع ونی) تو اِس غمزدہ و خستہ نے سُنا مگر اپنا پورا نام ونی شیا اپنے عاشق کی زبان سے نہ سُن سکی حسرت ہی رہ گئی کہ (ونی) کے بعد (شیا) کا لفظ بھی سُن لیتی۔ مگر دل کی دل ہی مین رہی جبتک گھوڑے کی ٹاپون کی آواز کان مین آئی تب تک وہ دل شکستہ خوب روئی اور چلّائی۔ مگر جب آواز غائب ہو گئی تو ونیشیا کو ہر سمت بھیانک بھیانک کالی کالی مہیب صورتین نظر آنے لگین اور واہمے نے وہ رنگ جمایا کہ وہ کل فرضی صورتین اِس کم سن اور ناتجربہ کار دلفگار کو ڈرانے لگین۔ کبھی واہمے نے بے سر اور بے دُم کا گھوڑا چلتا پھرتا دکھایا کبھی اِنسان کے دھڑ پر گدھے کا سر نظر آیا۔ ایکدفعہ دیکھا کہ ہاتھی درخت پر بیٹھا ہی۔ پنا کھڑ کا اور بندہ سرکا۔ یہ مثل حسب حال تھی زندگی وبال تھی۔ ایک تو یار آشنا کی مفارقت کا غم دوسرے سترہ اٹھارہ برس کا سن۔ تجربہ بھی کم۔ تیسرے تنہائی اور شب تیرہ و تار۔ چاندنی غائب۔ اندھیرا نمودار۔ امیر کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

صاحبزادی خوگر راحت و شادی ناز و نعم پروردہ صدہا آدمیوں
میں رہنے سننے کی عادی۔ عشق کی پہلی ہی منزل یہ ننھا سا
کلیجا۔ دل صید آفات مشکل۔ ے۔

الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا
کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

رنج جدائی اور خوف تنہائی اور شب دیجور اور قلق موفور سے
غشی کی حالت طاری ہوئی۔ بیخودی و از خود رفتگی کی گرم
بازاری ہوئی۔ مثل پیکر تصویر خاموش قوت سامعہ سے کچھ دیر
کے لیے بے بہرہ پنبہ در گوش۔ اتنے میں حسن اتفاق سے ایک
باورچی جو حسب ضرورت کسی گانوں کو گیا تھا کھٹ پٹ کرتا ایک
ٹٹو پر آتا تھا۔ احاطہ کوٹھی کے پاس آیا تو دیکھا کہ درخت کے
سایے میں کوئی کھڑا ہوا ہی عین پھاٹک پر ڈھیی دیے اڑا
ہوا ہی۔ پہلے شک ہوا کہ صرف مغالطہ نظر ہی۔ انسان نہیں
فقط واہمے کا اثر ہے۔ لیکن قریب آیا تو شک کافور اور مغالطہ
نظر کا احتمال دور ہو گیا۔ خوب غور کر کے دیکھا تو خوف نے
ٹیٹوا لیا۔ ڈرتے ڈرتے ایک مرتبہ چلا اٹھا کہ تو کون ہی۔ اس
آواز نے بیچاری وینیشیا کو چونکا دیا بھیانک بھیانک صورتیں
تو آنکھوں کے تلے پھر ہی رہی تھیں۔ سمجھی کہ کسی بھوت
پریت نے مجسم صورت دکھائی۔ غضب ہو گیا شامت آئی۔
زور سے چیخ کر گری تو بیہوش۔ دین و دنیا فراموش۔ چیخنے
کی آواز سے باورچی نے بھانپ لیا کہ مس وینیشیا ہی۔ اتنے میں
کوٹھی کے حوالی موالی نے باہم کہا کہ یہ عجب سانحہ ہوش ربا ہی
کہ پھاٹک کے قریب کسی نے اسوقت غل مچایا اور اس زور
سے چلایا کہ سامعین کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے
دس پانچ آدمی بتیاں روشن کر کے چلے کہ دیکھیں کیا ماجرا ہے۔

انسان ہی یا چھلاوا ہی باورچی نے آواز دی کہ جلد آؤ خدا کے لیے
دیر نہ لگاؤ ورنہ ناکامی ہوگی۔ اور صبح کو انتہا کی بدنامی ہوگی۔
لوگوں نے لمبے لمبے ڈگ بڑھائے اور قریب آئے تو دیکھا کہ ایک
لاش پڑی ہی اور سامنے ٹٹو ہی کھڑی ہی۔

باورچی۔ غور کر کے دیکھو کہ یہ کون ہی۔ آواز تو مس وینیشیا
کی سی تھی۔

ایک آدمی۔ (روشنی قریب لیجا کر) ارے۔

دوسرا آدمی۔ ایں! ارے یہ ماجرا کیا ہی۔ یہ تو ہماری
آقازادی مس وینیشیا ہی۔

تیسرا آدمی۔ دیکھتے کیا ہو اٹھاؤ غش میں ہی لخلخہ سونگھاؤ۔

چوتھا آدمی۔ (رو رو کر) کیسا غش اور کیسی بیہوشی میاں
یہاں کام ہی تمام ہی۔ اس خاندان کی بقا کا پیمانہ لبریز ہو گیا
مس وینیشیا آفتاب لب بام ہی۔ نبض چھوٹ گئی۔ ہماری آرزو
کی کمر ٹوٹ گئی۔

سب نے ملکر دیکھا تو ہاتھ پاؤں مثل یخ سرد تھے۔ سب
اعضا و جوارح آلودہ خاک و گرد تھے۔ سمجھے کہ سانحہ غمگین ہے
ہائے دم واپسیں ہی۔ نوکروں چاکروں نے ایسا کہرام مچایا ک
مس وینیشیا کی چچی کو خواب ناز سے جگایا۔ آنکھ کھلتے ہی
ماتم کی آواز جو کان میں آئی تو خود بھی بے سمجھے بوجھے خوب
روئی پیٹی۔ پیش خدمتوں نے روتے روتے کہا کہ حضور ادھر
تو آ [illegible] جلد جلد قدم اٹھائیں مس وینیشیا کو دم واپسیں چھاتی
[illegible] میں۔ اس فقرہ ہوش ربا کا سننا تھا کہ اس خاتون
[illegible] نعرہ بلند کیا۔ پیش خدمتوں نے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔
[illegible] (خانم یعنی مس وینیشیا کی چچی۔ ارے لوگو بتاؤ تو ما
[illegible] ہماری وینیشیا کس مصیبت میں مبتلا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پیشخدمت۔ حضور ابھی ابھی اِس مسہری پر سب نے بل کر لٹا یا ہے۔ جانے کیا از غیب کا تھپیڑا کھایا ہے۔ ہوش ہے نہ حواس ہے۔ بس اب تو ہجوم نومیدی و یاس ہے۔

خاتون۔ ثریا جاہ و خرد آگاہ نے بکمال استقلال و نیشیا کی پیشانی اور سینۂ نورانی اور نبض پر ہاتھ رکھکر کہا کہ گھبرانے کی بات نہیں صبر کو ہاتھ سے نہ دو نخلخہ سونگھاؤ اور معاً ڈاکٹر کو بُلاؤ۔

خُدّام باادب حکم پاتے ہی بِتّا ہوئے ڈاکٹر کو جگایا۔ سارا حال کہ سُنایا۔ تھوڑی دیر کے بعد کوٹھی کے احاطے مین ایک فٹن کھڑکھڑاتی آئی۔ لوگون نے غُل مچایا کہ لو ڈاکٹر کی وہ سواری آئی۔ خاتون بالغ خرد نے بکشادہ پیشانی ڈاکٹر سے ہاتھ ملایا۔ اور و نیشیا کے قریب لیجا کر بٹھایا۔ ڈاکٹر نے کُل کیفیت معائنہ کر کے کہا کہ مفصّل حال بتاؤ۔ اور رائحۂ روح افزا برابر سونگھاتے جاؤ۔

خا۔ (علٰحدہ لیجا کر) مفصّل کیفیت تو مجھے خود بھی نہین معلوم لیکن اسقدر جانتی ہون کہ لفٹننٹ اپلیٹن نامے ایک خوبرو اور عنبرین مُو جوان رعنا ہے۔ کشیدہ قامت قمر طلعت اور بلند بالا ہے۔ ام اے اور رنیگلر ہے۔ مجمع علم و ہنر ہے۔ شاعری اور نکتہ پردازی مین طاق۔ نثاری اور جادو طرازی مین شہرۂ آفاق۔ سائنس مین بھی پائگاہ حاصل ہے۔ عالم و فاضل اور مرد کامل ہے۔ و نیشیا کے پاس اکثر آیا جایا کرتا ہے اور قیاس سے کہتی ہون کہ اسکے عشق کا دم بھرتا ہے۔ اسکا بھی اُس پر دل آیا ہے اور کیون نہ آئے ایک جری اور ذی لیاقت جوان فوجی افسر پایا ہے۔ میری بھی خواہش ہے کہ و نیشیا کا اُسی کے ساتھ بیاہ ہو اور اُسکے والدین بھی تہِ دل سے چاہتے ہین کہ اِن دونون مین نکاح ہو۔ آج حسب معمول سر شام ہوا کھانے گئی مگر خلاف معمول دیر کر کے آئی مین سوتی تھی کہ لوگون نے جگایا اور و نیشیا کا حال بتایا۔ دیکھا تو ہاتھ پانون سرد اور آغشتۂ خاک و گرد ہین۔ خُدا جانے یہ کیا ماجرا ہے۔ مگر کوئی نیا گُل ضرور کھلا ہے۔ ڈاکٹر نے مِس و نیشیا کا سارا حال بغور سُنا۔ اور خاتون عفّت مآب سے کہا کہ آپکے استقلال سے مین خوش ہوا۔

ڈاکٹر۔ خدّام سے پوچھیے کہ کس حیثیت مین سب سے پہلے دیکھا تھا۔

خا۔ پھاٹک کے پاس چپ چاپ کھڑی تھی باورچی گنوار آدمی سمجھا کہ بھوت پریت ہے۔ غُل مچایا۔ تو و نیشیا زور سے چیخی اور بیہوش ہو گئی۔

ڈاکٹر۔ لفٹننٹ اپلیٹن کو بُلاؤ۔

خاتون ہمّم نے کہ از بس مستقل مزاج و زن پاک و پارسا تھی آدمیون کو حکم دیا کہ ڈاکٹر صاحب کی فٹن پر اپلیٹن کو بُلا لاؤ اور ابھی ابھی لاؤ۔ کہنا کہ گاڑی دروازے پر کھڑی ہے چلو تمھاری و نیشیا بیہوش پڑی ہے۔

فٹن واپس آئی تو اپلیٹن ندارد۔ ایک خادمہ اُتری اور جھک کر اِشارے سے آداب بجا لائی۔

خا۔ تمھارے آقا کہان ہین۔

خادمہ۔ میم صاحب وہ ابھی تھوڑی دیر ہوئی آئے تھے اور دم کے دم ٹھہر کر گھوڑے پر سوار ہوے اور کچھ اسباب لیکر چلے گئے۔ ہمسے کہہ گئے ہین کہ کہین جنگ ہونے والی ہے اُنکے نام حکم آیا تھا کہ معاً فوج مین شریک ہو کر میدان جنگ مین جائین جہاز اب تھوڑی دیر مین ———

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ڈاکٹر۔ بس وجہ معلوم ہو گئی۔ گھبرانے کا مقام نہین۔
ڈاکٹر نے خاتون عفت مآب کو دلاسا دیا اور ایک آدمی کو بھیجکر ڈاکٹر خانے سے دوا منگائی۔ وینیشیا کو پلائی اور کچھ پیشانی اور سر پر لگائی دس منٹ مین وینیشیا نے آنکھ کھولی تو چچی بولی کہ پیاری وینیشیا طبیعت کا کیا حال ہی۔ اُس نوعروس خستہ جگر نے بصد نزاکت چچی کا ہاتھ اپنے پیارے ہاتھون مین لیکر کہا کہ چچی جان انتہا کا حزن وملال ہی۔ حتّےٰ کہ جینے سے بیزار ہون زندگی وبال ہی۔ رنج وغم نے مجھے بھیانک بھیانک صورتین دکھائین۔ کبھی بریت سوجھے۔ کبھی چُڑیلین نظر آئین۔ ایک رنج تنہائی کا کیا کم تھا کہ اُسپر یہ اور طرّہ ہوا۔ ع

سانس دیکھی تنِ بسمل مین جو آتے جاتے	
اور چرکا دیا جلّاد نے جاتے جاتے	

قلب بے اختیار ہی۔ دل سخت مصیبت سے دوچار ہی۔ ع

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا	
پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی	

اِدھر کا قصّہ تو یہان چھوڑا۔ اب اپلیٹن کا حال سُنیے۔
معشوقۂ زرّین کمر اور دلدار دلیر کے لعل نوشین کا بوسہ پاکر اور شبدیز سُبک خیز کی باگ اُٹھا کر چلے تو ایک ایک قدم پر یہ تھے اور شور وشیون دل تھا اور رنج ومحن۔ کبھی سوچتے تھے کہ ہاے وقتِ رخصت اپنی کہی نہ اُسکی سُنی۔ پیاری وینیشیا نے ایسے ہجوم یاس وناامیدی کے وقت ہمارا کہنا مانا ہمارے التماس عجز اساس کو قبول فرمایا اور لبِ شکر خا سے بوسہ لیا اور ہمنے اسقدر طوطا چشمی کی کہ پُشتِ توسن پر بلا اجازت اُسکے اور گھوڑے کو کڑکڑا دیا۔
داہنی جانب کرنیل میکفرسن صاحب کا کُمیت خوش خرام وتیز گام طرارے بھرتا جاتا تھا۔ بائین طرف عاشق زار افسردہ دل وجگر فگار لفٹننٹ اپلیٹن کا شبدیز سُبک خیز اُٹھکھیلیان کرتا جاتا تھا۔ دونون تُند خو گھوڑون کی ٹاپون سے جنگل گونجنے لگا۔ اور آواز بازگشت نے گویا تازیانہ کا کام کیا۔ جس قدر ٹاپون کی آواز بلند ہوتی تھی اُسی قدر اُن کی سُرعت وتیزی دہ چند ہوتی تھی۔ کرنل برانڈی کے نشے مین چور سیہ مست ومخمور تھا۔ مگر اپلیٹن بیچارہ مصیبت کا مارا دلخور ورنجور تھا لیکن بندگی بیچارگی فوج کا لفٹنٹ اگر کسی زن جادو نگاہ غیرتِ مہر وماہ کے عشق کا اِس درجہ دم بھرے کہ مورچے پر جانے سے اِنکار کرے تو لوگ تالیان بجائین۔ وقائع نگار خاکہ اڑائین۔ ناچار قہر درویش بر جان درویش معشوق سے اجازت بھی نہ پائی مگر گھوڑے کی باگ اُٹھائی گو فرس آہو شکار پر سوار تھا۔ مگر دل معروف طرف کوے یار تھا۔ صبا۔ ع۔

آدم سے باغِ خلد چُھٹا ہمسے کوے یار	
وہ ابتداے رنج ہی یہ انتہاے رنج	

دو کوس تک دونون سوار چُپ چاپ گھوڑے کڑکڑائے جاتے تھے اور گلگون شیر طبیعت ہوا کو شرماتے تھے۔ اسکے بعد کرنل میکفرسن قدم قدم جانے لگے اور اپنے ساتھی سے یون اظہار ہمدردی فرمانے لگے۔
س۔ اپلیٹن۔ اب وقت پر پہونچ جائینگے۔
ص۔ ہان!
س۔ انگلستان کے ساتھ ہمدردی کا بھی موقع ہی جان ہے جان جائے مگر بات نہ جائے۔ عزت وعظمت مین ذرا فرق نہ آنے پائے۔ آتش۔ ع۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حاضر ہین ہم جو معرکۂ کارزار ہو — میرنج فیل مست کے اوپر سوار ہو

انگلستان کے اقبال کی یہی کافی دلیل ہی کہ ہم لوگ پیادے سے لیکر تا بہ جنرل جنگ پر جانا اور اپنے وطن کے نام پر سر کٹانا بڑی معراج سمجھتے ہین ۔جب تو ہمنے نپولین کو نیچا دکھایا اور جنگ بحری مین ہسپانیہ کے مشہور مشہور جنرلون نے اپنے ملک کا نام ڈبایا ؎

آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من
آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

انگلستان ! پیارا انگلستان !! ۔

ص ۔ صحیح ۔

س ۔ تم مورچے پر چلنے سے اِسوقت خوش ہو یا نہین ۔

ص ۔ ہان ۔

س ۔ تلوار کے منھ مرنے اور توپ کا گولا کھا کر جان دینے اور میدان کارزار مین زمین پر ٹھنڈے ہو جانے سے بڑھ کر سپاہی کو کوئی خوشی نہین ہی ۔

ص ۔ بجا ۔

س ۔ تم اِسوقت خوش نہین نظر آتے اِسکا کیا باعث ہی ۔ یہ تو وہ وقت ہی کہ سپاہی اور پیادہ اور کرنل اور جنرل سب کے سب خوش خوش مورچے پر جاتے ہین اور مناتے ہین کہ یا الٰہی فتح ہو ۔

ص ۔ اِسوقت میرا دل بھر آیا ۔ اور آنکھین پُرنم ہو گئین ۔

س ۔ سُنو ابھی تم صاحبزادے ہو ۔ اتفاقات کی اور بات ہی ورنہ تمھین ابھی نظاہر اسباب بہت دن جینا ہی ۔ اگر فوج مین عزت اور نام نیک چاہتے ہو تو اِن خیالات کو دل سے نکالو ۔ بات مانو ۔ اب جنگ کا خیال کرو ۔ عشق و حسن کا جھگڑا ابھی ختم ہو گیا

اور فوجی آدمیونکو تو غم اپنے قریب آنے ہی نہ دینا چاہیے ۔ ایک ذرا سی گولی مین وارا نیارا ہی ۔ آج مرے کل دوسرا دن ۔ گویا پیدا ہی نہین ہوئے تھے صرف میدان جنگ اور رَن کی زمین سے اُنھین سروکار رہے ۔

ص ۔ کرنل مجھے صرف یہ خیال ہی کہ مین نے مِس وِنیشیا کو چلتے وقت کیون مجبور کیا کہ بوسہ لے ۔ اُسنے تو ایسی حالت حُزن و ملال مین میرا کہنا مانا اور مین نے اِسدرجہ بے حمیتی کی کہ اجازت تک نہ لی اور روانہ ہو گیا اُف ۔ کرنل یہ خیال میرے دل کے ساتھ وہ کرتا ہی جو کفر ایمان کے ساتھ اور موت جان کے ساتھ ۔ ہاے اِس دل کو کون سمجھاوے ۔ صبا ؎

تو نہ ہوتا تو نہ دنیا مین کوئی غم ہوتا
کیون عدم سے تجھے ساتھ اے دل شیدا لائے

س ۔ اگر دل کو مضبوط نہ رکھو گے تو ہم سمجھینگے کہ تم فوج کے قابل نہین ہو یہان وِنیشیا کہان ۔ جہان تھی وہان تھی ۔ یہان تو ہر دم کانون مین گولے کی آواز آنی چاہیے اور زبان سے بزن بزن نکلنا چاہیے ۔

ص ۔ ہمین تو وِنیشیا کی صورت ہر برگ و بار اور در و دیوار سے نظر آتی ہی ۔ بقول شاعر ؎

اِتنی تو دید عشق کی تاثیر دیکھتے — جس سمت دیکھتے تری تصویر دیکھتے

س ۔ اِس کارزار کا خیال ضرور چاہیے ۔ اب ملال کیے سے کیا ہوتا ہی زندگی ہی تو مِس وِنیشیا مسٹر ایلیٹن ضرور کھلائینگے ۔

الغرض اِدھر وِنیشیا اُدھر عاشق شیدا کا عجب حال تھا جینا وبال تھا لفٹنٹ ایلیٹن میدان جنگ سے بخیر و عافیت واپس آئے تو سُنا مِس وِنیشیا اپنے باپ کے ساتھ ہندوستان گئی ہین غنچۂ دل نسیم طرب کے اہتزاز سے کھل گیا ۔ ایسے خوش ہوے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہ گویا قارون کا خزانہ ملگیا۔ عاشق کی آرزوے دلی بر آئی۔ معشوق نے منھ مانگی مراد پائی۔ ہندوستانین آئے تو خوشی کے شادیانے بجاتے۔ مس ونیشیا واقعی مسز اپلیٹن ہوئین۔ سے

جس طرح انھین ہم ملایا + بچھڑے ہوے سب ملین خدایا

راوی نے یہ روایت عمداً نذر ناظرین کی تاکہ مس ونیشیا کا حال سمجھ مین آئے اور اپلیٹن کے نام سے اجنبیت نہ پائی جائے۔ اُس بت شیرین حرکات مجموعۂ صفات کائنات یعنی مس ونیشیا نے جو میان آزاد کو ناکام و نامراد پایا۔ تو اپنے پیارے شوہر سے بصد ناز یون فرمایا۔

م۔ چارلی۔ پیارے اِس جنٹلمین سے کیونکر پوچھین کہ آہ سرد اور دل پُر درد کا سبب کیا ہی۔ بتاؤ۔

ص۔ پیاری تم ایسے ایسے آدمیونکو جنٹلمین کیون کہتی ہو۔ یہ تو (نگر، یعنے (کالا آدمی) ہی۔

م۔ دیکھو تمنے پھر وہی چھیڑ خانی کی۔

ص۔ تو پھر تم ہمارے چڑھانے کے لیے کالے آدمیون کو جنٹلمین کیون کہتی ہو۔

م۔ کالا آدمی تو ہم حبشی کو کہتے ہین یہ تو گورا چٹا خوبصورت آدمی ہی۔

ص۔ تو خوبصورت ہونے سے جنٹلمین بن جاتا ہی۔ واہ جنٹلمین کی اچھی تعریف کی۔ انگلستان کے سپاہی سب سرخ و سفید ہوتے ہین تو کیا اس سے وہ سب کے سب جنٹلمین ہو گئے۔

م۔ تم تو اپنی دلیل سے آپ قائل ہو گئے۔ تمھارے کلام سے یہی ثابت ہوا نہ کہ جنٹلمین گورے چمڑے سے انسان نہین ہوتا۔ پھر یہ کیا فرض ہی کہ تم سب تو جنٹلمین ہو اور اُس ملک کے باشندے نگر رہی کہلائین واہ اچھا انصاف ہی۔ نگر! نگر!! نگر کیا معنی۔

میان آزاد و نیشیا اور اپلیٹن کی ملاقات

اِتنے مین جہاز کے ایک کونے سے آواز آئی کہ (اوگیدی نموئی قرولی۔ نہوا تینچہ۔ ورنہ لاش پھڑکتی ہوتی اِسوقت) میان آزاد سمجھ گئے کہ حضرت خواجہ بدیع صاحب کو دور سے شیطان نے اُنگلی دکھائی۔ وحشت سر پر سوار ہوئی قرولی یاد آئی ڈرے کہ ایسا نہو کسی یورپین سے لڑ پڑین۔ افیم کی ترنگ مین بے وجہ جھگڑ پڑین۔ قریب جا کر پوچھا کہ کس پر بگڑے کیون چلّایا۔ کون یاد آیا۔ کس پر غُل مچایا۔

خوجی۔ (خو) یعنی خواجۂ بدیع الزمان بدیع۔ اجی جاؤ بھی یہان شکار ہاتھ سے جاتا رہا واللہ گرفتار ہی کر لیا تھا گیدی کو پاتا تو اتنی قرولیان لگاتا کہ چھٹی کا دودھ یاد آتا۔ مگر میرا پانون پھسل گیا اور وہ نکلگیا۔

آزاد۔ (مسکرا کر) یار ایک آنچ کی ہمیشہ کسر رہ جاتی ہی خیر ابکی چیر غٹو کرنا گیدی کو۔ یہ تھا کون۔

خو۔ تھا کون؟ تھا کون؟ ہوتا کون؟ وہی بہروپیا مردود اور کس کو پڑی تھی بھلا۔

آزاد۔ بہروپیا؟

خو۔ جی ہان بہروپیا بڑا تعجب ہوا آپ کو۔

آزاد۔ بھئی ہان تعجب کہین لینے جاتا ہی۔ کیا بہروپیا بھی جہاز پر سوار ہو لیا ہی۔ بڑا لاگو ہی بھئی۔

خو۔ سوار نہین ہوا تو آیا کہان سے۔ ٹھہر جا گیدی تو خواجۂ بدیع جو قرولیان ہی نہ بھونکی ہون (تو مونچھون پر تاؤ دیکر) انشاء اللہ۔

آزاد۔ کیا سوتے تھے خوجی یا پینک مین تھے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خو - خوجی کی ایسی تیسی مردود کی - پھر تمنے خوجی کہا ہم کو - کیون جی ؟ -

آزاد - معاف کرنا بھئی - قصور ہوا -

خو - واہ اچھا قصور ہوا - کسیکو دو جوتے لگا دے اور کہیے قصور ہوا - خواجہ بدیع صریح مجھ کمبخت کا نام تھا -

آزاد - نام تھا - کیا اب نہین ہی -

خو - جب دیکھو خوجی خوجی خوجی - خوجی کی ایسی تیسی مردک کی -

آزاد - جناب خواجہ بدیع صاحب یہ بہروپیا کمبخت کہان سے آگیا -

خو - ارے صاحب اب تو خواب مین بھی آنے لگا - ابھی ابھی مین سوتا تھا آپ موجود - میرے ہاتھ مین اُسوقت افیم کی ڈبیا تھی پھینک کے ڈبیا اور لیکے کٹارا جو پیچھے جھپٹا تو دو کوس نکلگیا اگر شامت اعمال سے ایک مقام پر ذرا سا پانی پڑا تھا - روح فنا ہوگئی پھلا تو ارارا دھون -

آزاد - کیا گر پڑے ؟ ارے توبہ ! -

خو - بس کچھ نہ پوچھیے - پھر آپ جانیے میرا گرنا معلوم ہوا جیسے ہاتھی پہاڑ پر سے گرا - دھڑام - ادھڑام -

آزاد - اسمین کیا شک ہی - آپکے ہاتھ پاؤن ہی کیسے دیتے ہین - وہ تو کہیے بڑی خیریت گذری -

خو - اور کیا - اللہ نے بچایا -

آزاد - تو یہ کہیے ہتھے پر سے اُکھڑ گیا -

خو - اوہ جاتا کہان ہی گیدی رگید رگید کے مارون قرولیان تو خواجہ بدیع - یہان کمیدانی کر چکے ہین -

لفٹنٹ اپلیٹن اور ونیشیا دونون میان آزاد اور خوجی کی تقریر سُنتے تھے - اپلیٹن تو اُردو خوب سمجھتے تھے مگر ونیشیا ناواقف تھین - اپلیٹن نے ترجمہ کرکے بتایا تو ونیشیا نے قہقہہ لگایا کہ معقول پہ ٹمخ - انچھ بھر کا آدمی - ایک ایک ماشے کے ہاتھ پاؤن اور اُسکے گرنے سے اِتنی بڑی آواز ہوئی کہ جیسے ہاتھی گرے -

ص - سڑی ہی کوئی -

م - پکّا سودائی معلوم ہوتا ہی -

ص - خدا جانے کیا واہی تباہی بکتا تھا قرولی بات بات پر بھونکتے تھے آپ -

م - اہاہاہا - تُم چپ رہو ہم اس جنٹلمین سے پوچھتے ہین کہ یہ کون پاگل ہی - بس انھین باتون باتون مین ہم اُسکا بھی حال پوچھ لینگے - ہی نہ -

ص - اچھا - مگر ہندوستانی بدتمیز ہوتے ہین - تم گفتگو نہ کرو اِس سے -

م - اب تو اِتنے دن ہم بھی ہندوستان مین رہ آئے ہین - ہمسے یہ باتین نکرو اچھا تمھین پوچھو -

ص - (اُنگلی کے اشارے سے میان آزاد کو بلایا -)

میان آزاد ایسی بھلا کب سُننے والے تھے - ٹک ٹک دیدم دم نکشیدم - اپلیٹن پلٹنی آدمی چہرہ مارے غصّے کے لال ہوا غیظ و غضب سے عجب حال ہوا خیال ہوا کہ ونیشیا قہقہے لگائیگی تالیان بجائیگی کہ ایک نگر تک مخاطب نہوا - بات کا جواب تک ندیا - ونیشیا نے جو یہ کیفیت دیکھی تو اٹھلاتی اور مسکراتی ہوئی میان آزاد کیطرف گئی - میان آزاد لیڈیون سے بولنے چالنے اور جنٹلمینو نمین رہنے کے عادی تو تھے ہی انھون نے ایک معزز اور خوبرو اور کمسن لیڈی کو جو مخاطب پایا تو بصد ادب ٹوپی اُتار لی اور تسلیم بجالائے مسکرائے اور پوچھا کہ آپ کہان تشریف لیجائینگی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

م - انگلستان -

آزاد - ہان - ہندوستان مین کسقدر عرصہ تک رہنے کا اتفاق ہوا -

م - بہت کم - یہی کوئی برس سوا برس -

آزاد - درست -

م - یہ پستہ قد آدمی کون ہی -

آزاد - جی ایک مسخرہ ہی -

م - خوب باتین کرتا ہے - ہنستے ہنستے اسوقت پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے -

آزاد - جی ہان بڑا مسخرہ ہے -

م - (اپنے شوہر کیطرف مخاطب ہوکر) چارلی - یہ جنٹلمین کہتے ہین کہ وہ بونا مسخرہ ہی (آزاد سے) یہ لفٹنٹ ایلٹین ہین میرے شوہر - آئیے آپ سے اِنکی ملاقات کرادون -

آزاد - (ہاتھ بڑھاکر) گڈ مارننگ سر -

ص - (مصافحہ کرکے) گڈ مارننگ - آپ کہان جائینگے -

آزاد - ٹرکی -

م - ہان! کیون؟ کوئی خاص کام ہی یا صرف بطریق سیر و سیاحت -

آزاد - ایک ضروری کام ہی -

ص - وہان تو آجکل جنگ چھڑی ہی -

آزاد - جی ہان مین بھی اسی لیے جاتا ہون -

ص - اوہ! جنگ کے واسطے -

آزاد - ہان ایک سبب حائل ہی -

م - آپ تو ٹرکی کا ہاتھ بٹائینگے -

آزاد - جی ہان اسمین کیا شک ہی -

ص - اگر آپ مجھے معاف کرین تو ایک بات دریافت کرون اِسوقت آپ آہ سرد کیون بھرتے تھے - آپ کی ٹھنڈی سانسون کیطرف میری بیوی نے مجھے متوجہ کیا اِسکا کوئی سبب خاص ضرور ہی -

آزاد - کیا عرض کرون کسی ایسے نے مجھے ٹرکی جانیکا حکم دیا ہی کہ اُسکی تصویر ہر وقت نظر کے سامنے رہتی ہی -

م - ہم پہلے ہی سمجھ گئے تھے - آپکی شادی ہوئی ہی -

آزاد - جی نہین مین ناکتخدا ہون - مگر ٹرکی سے سُرخرو واپس آنے پر میری شادی منحصر ہی -

م - مین سمجھ گئی -

ص - اخاہ میان آزاد تو آپ کا نام نہین ہی -

آزاد - (متحیر ہوکر) ہان ہی تو یہی نام - آپکو کیونکر معلوم ہوا -

ص - ایک اخبار مین ہمنے آپکا ذکر خیر دیکھا تھا آپ تو بڑے لائق فائق اور مشہور و معروف جنٹلمین ہین -

جنٹلمین کے لفظ پر ونیشیا نے بصد شوخی اپنے شوہر کو چپکے سے ایک ٹھوکا دیا -

م - خدا کرے میان آزاد سُرخرو آئین -

م - میان آزاد ٹھیک ٹھیک حال بتاؤ کہ کس زن ماہرو کی دلفریبیون نے ٹرکی جانے پر مجبور کر دیا -

آزاد - دل چوٹ کھا گیا اور کیا بتائین -

م - نام معشوق سمن بر کیا ہی -

آزاد - حسن آرا بیگم -

م - کیا پیارا نام ہی بھولے پن کے ساتھ جی چاہتا ہی اِسی نام کو چوم لون -

ص - (مسکراکر) این واہ! بہت بھلا معلوم ہوا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حضرت خواجہ بدیع صاحب بہت ہی جھلّائے اور خوب ہی گرمائے۔ اب آپ ہی آپ بے نقط سُنا رہے ہین۔

آزاد۔ بھائی خواجہ بدیع صاحب۔

خو۔ بس الگ رہیے گا۔ (آچھین)۔

آزاد۔ آخر یہ ہوا کیا۔ کچھ بتاؤ تو۔

خو۔ چلیے آپکو کیا وہ چاہے جو کچھ ہوا (آچھین)

آزاد۔ یار یہ اُسی بہروپیے کا سارا فساد ہی۔ آپ نے اچھے گھر بیعانہ دیا۔

خو۔ (دیکھیے تو کتنی (ہاچھین) قرولیان بھونکی ہون مردود کو کہ (ہاچھین) یاد ہی تو کرے۔ (چھین)۔

آزاد۔ مگر تم تو گر پڑتے ہو۔ میان ایک دفعہ جی کڑا کرکے گرفتار ہی کرلو۔

خو۔ ہونھ! کیا ہنسی ٹھٹھا ہی گرفتار کر لینا۔ (آچھین)

م۔ اسوقت اُسنے کیا کیا۔

خو۔ ناک مین مرچین ڈال دین گیدی نے۔

اسپر اور بھی قہقہہ پڑا اور قہقہے کی آواز نے میان خوجی کو اور بھی چوندھیا دیا پاتے تو سب کو کچّا ہی کھا جائے اور بہروپیے کی تو ہڈی تک نہ باقی رہتی۔ مگر خدا گنجے کو نہنے نہین دیتا۔

آزاد۔ ابکی آپ تاک مین بیٹھے رہیے۔ بس آتے ہی گرفتار کرلیجیے۔ مگر ہی بڑا شریر۔ سچ مچ ناک مین دم کر دیا۔

خو۔ اُف اوہ! اُچھ ٹھکانا ہی۔ یہ ناک مین مرچین جھونکنا کیا معنی یہ ناک کان کی دل لگی کیسی۔

آزاد۔ اور کیا صاحب یہ بڑی بیجا بات ہی۔

خو۔ بیجا اور بیجا کے بہروپے نہ رہیے گا۔ مین ایک آدھ دن ہاتھ پانون ڈھیلے کرکے دھر دونگا۔ کہان کیسے بڑے بڑے کرٹ نان ہین آپ کوئی نرما سمجھے ہو مجھے مین نے بھی کیدانی کی ہی۔

م۔ (میان آزاد سے) کیا کہتا ہی۔

آزاد۔ (ترجمہ کرکے) کہتا ہی کہ مین فوجمین کپتان رہ چکا ہون

م۔ ول۔ کپتان صاحب۔

خو۔ واہ واہ واہ۔

آزاد۔ اور کیون بندہ پرور یہ خاکسار نے کیا کیا تھا جو حضور نے لے ڈالا اسوقت کہ ہاتھ پانون ڈھیلے کر دونگا اور چنین وچنان۔

خو۔ (آنکھین کھول کر) ارے یہ آپ تھے۔

آزاد۔ اور نہین تو کیا آپکے باپ تھے۔

خو۔ بھائی معاف کرنا۔

آزاد۔ یار کوئی تدبیر ایسی کرو کہ بہروپیا پکڑ لیا جاے۔

خو۔ تم بولو نہین۔ بس دیکھتے جاؤ صبح شام مین گرفتار ہی کیا چاہتا ہون گیدی کو۔

آزاد۔ لیکن اب ذرا ہوشیار ہو بیٹےگا۔ بہروپیا گیا جہنم مین ایسا نہو کوئی حریف روپے دوپے غائب کرے۔ بیوقوف کہین کا ابے گدھے یہان بہروپیا کہان۔

خو۔ بس خردی بزرگی ہو چکی۔ ہین جو کہیگا سُننے گا ابھی بس رخصت (بوریا بدھنا اُٹھاکر) بندہ چلتا ہی۔ یارانہ ہو چکا۔ اور سُنیے ہم گدھے ہین۔ کیا جانے کتنے گدھے ہمنے بنا ڈالے۔

آزاد۔ چلیے گدھے نہین گدھے گرسی۔ لیکن جائیے گا کہان یہ بھی خشکی ہی کچھ معقول!

خو۔ او جہاز کے کپتان۔ اوناخدا۔ جہاز روک لے۔

آزاد۔ آہین!!! جہاز روک لے!!! کیا خوب!!!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

راوی - واللہ بھپر کا دیا - واہ میان خوجی - کیون نہو - اپنے حساب گویا چھکڑے پر لدے ہین - جب چاہا روک لیا -

م - (زور سے قہقہہ لگاکر) کیا جہاز کو روکنے کا حکم دیتا ہی -

ص - (ہنسکر) ہان - بہت بگڑے ہین -

خو - ارے جہاز روک لے - او ناخدا -

ص - وہ یون نہ سُنیگا دو چار ہاتھ قرولی کے لگائیے - تو پھر سُنے -

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ خدمتگار نے آکر صاحب سے کہا حضور (حاضری) چُنی گئی -

م - میان آزاد سے بھی کہو کہ ہمارے ہی ساتھ کھانا کھائین -

ص - مسٹر آزاد - میری بیوی کی خواہش ہی کہ اسوقت ہم اور آپ ساتھ کھانا کھائین - ہم اپنی کیبن مین کھاتے ہین -

آزاد - کیا مضائقہ -

م - ہم چاہتے ہین کہ آپ ہمارے ساتھ بیٹھیا اُٹھا کیجیے - دو گھڑی غم ہی غلط ہوگا -

آزاد - مین کمال مشکور ہوا -

م - مسٹر آزاد - ہم دونو نکو تمھارے ساتھ ایک قسم کی ہمدردی ہی -

آزاد - مین تہِ دل سے ممنون ہون - شکریہ ادا کرنا چاہتا ہون مگر اسقدر مشکور ہون کہ زبان سے ادا نہین ہوتا -

ص - جو اسوقت تمھاری کیفیت ہی وہی میری کیفیت تھی -

م - وہ وقت خدا دشمن کو بھی نہ دکھائے مین اور پیارے چارلی ایکدن باغ مین ٹہل رہے تھے - رات کا وقت ٹھنڈی ہوا - اودی گھٹا عجب سُہانا سمان تھا - چارلی اسوقت ایسے از خود رفتہ ہوے کہ میرے قدمون پر ٹوپی رکھکر اُنھون نے کہا

کہ ونیشیا مین تمھین پیار کرتا ہون - تمپر عاشق ہون - مین نے شرم کے مارے کچھ جواب نہ دیا مگر میری بھی آرزو تھی کہ انھین کے ساتھ شادی ہو - خیر بڑی دیر کے بعد مین نے اُنسے زبان ہاری - بس پھر ایک ایسا سانحہ ہوا کہ مہینون روئی -

ص - مزے مزے کی باتین ہو رہی تھین کہ ایک سوار گھوڑے کو کڑکڑاتا ہوا آیا اور اُسنے میرا نام لیکر کہا کہ لفٹنٹ ایلبٹن یہان ہی -

م - اُف جب مجھے وہ وقت یاد آتا ہی تو کانپ اُٹھتی ہون -

ص - بس - ع -

	کاٹو تو لہو نہین بدن مین -	

اُسنے پھر میرا نام لیا - آخر کار معلوم ہوا کہ میری رجمنٹ کا کرنل ہی - کہا کہ ہارس گارڈز سے مجھے حکم ہوا ہی کہ تمکو لیکر صبح کو جہاز پر سوار ہو جاؤن - انگلستان کی ایک نوآبادی سے جنگ عظیم کسی غنیم نے چھیڑی ہی -

آزاد - ارے غضب ! اوہ ستم ! ستم ! صبح کو جہاز پر جانا ہی اور شب کو شادی کی باتین ہو رہی ہین - ہائے اُسوقت کیا حال ہوا ہوگا - معاذ اللہ معاذ اللہ -

م - حال ! اپنے آپے مین کون تھا -

ص - پیاری ونیشیا کی یہ کیفیت کہ آنسو جاری اور بولا نہین جاتا فرطِ غم سے اظہار حال محال ہی - اب مین اِس پیاری کو سمجھاؤن یا اپنے دل کو سمجھاؤن یا ونیشیا کو سمجھاؤن - اُسکے گریہ زاری اور بیقراری ناگفتہ بہ - ادھر کرنل مجھسے بار بار کہے کہ ایلبٹن اب پانچ ہی گھنٹے باقی ہین ایلبٹن اب چار ہی گھنٹے باقی ہین - آخر کار مین مجبور ہو کر اُنسے رخصت ہوا - اُف - رونا آتا ہی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آزاد- کیا قیامت کا سامنا تھا-

ص- کرنل نے اِسقدر جلدی کی کہ اپنے اچھی طرح رخصت بھی نہو سکا- مگر جہاز پر جب کبھی وینیشیا یاد آتی تھی- غم کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھر جاتی تھی- وینیشیا کی بھولی بھولی تقریر ستم ڈھاتی تھی-

آزاد- ع

ہمین اِس قید الم سے تو رہائی ہوتی	شب ہجران کے عوض موت ہی آئی ہوتی
وعدہ دیدار کا ہی گل کھائی ہوتی	کل جو آنی تھی قیامت ابھی آئی ہوتی
دشت غربت مین جو وحشت مجھے لائی ہوتی	ہکسی ساتھ مرے دور تک آئی ہوتی
وصل کی رات یہ یون جلد نہ آئی ہوتی	اے سحر اور ذرا دیر لگائی ہوتی

م- اِنکے خطوں پر جو میدان جنگ سے میرے نام آتے تھے میری زندگی کا دارومدار تھا- دن رات رونے ہی سے سروکار تھا- اُف میری زندگی کے وہ دن بڑے سخت تھے-

ص- مگر خدا نے ہماری سُن لی-

م- کوئی دس گیارہ مہینے کے بعد بچھڑے ہوے باہم ملے- میاں آزاد آبدیدہ ہو گئے تو اُس سمن بر پری پیکر نے اپنے اودے ریشمی رومال دستی سے اِنکے آنسو پوچھے-

ص- مسٹر آزاد ہم بھی ایک وقت مین ایسے ہی مایوس تھے مگر خدا نے ہمکو ہماری پیاری وینیشیا سے ملایا- اسیطرح تم بھی مس حُسن آرا سے ملوگے ایک دن- خُدا کے لیے غم کو دور کرو-

م- آمین-

آزاد- ہمتِ مردان مددِ خدا-

م- مس حُسن آرا کو اپنی خیر و عافیت کے خطوط تو بھیجتے ہو نہ-

آزاد- برابر-

حاضری نوش جان کرکے وینیشیا اور اپیلٹن اور میان آزاد بے تکلفی کے ساتھ ہاتھ مین ہاتھ دیے ہوئے اِدھر اُدھر یہ دونون بیچ مین اُس صنم رعنا کو لیے ہوئے ٹہلنے لگے آزاد کو وینیشیا کی ایک ایک چھب بھاتی تھی اور وہ زن جمیلہ کبھی بصد شوخی اٹھلاتی تھی کبھی ناز و ادا کے ساتھ مسکراتی تھی- اوہ رے آزاد واللہ خوش قسمت ہو تو ایسا ہو- بلاتشبیہ اپنے وقت کے کنھیا تھے- جہان رہے منظور نظر گلرخان پری وش ہی رہے جس سے ایک مرتبہ بات کی وہ ہزار جان سے عاشق و شیدا ہو گئی- عجب جادو بیان آدمی تھا- ع

اثر لُبھانے کا پیارے ترے بیان مین ہے	کسی کی آنکھ مین جادو تری زبان مین ہے

آدمی خوبرو اور عنبرین موجوان رعنا بلند بالا تو تھے ہی- اور طرہ اُسپر یہ کہ بذلہ سنج و شیرین مقال خوش تقریر و نازک خیال وینیشیا کو بھی اِنسے ایک قسم کی پاک محبت ہو گئی- ہر دم اِنھین کے ساتھ رہتی تھی- ہنس ہنس کر چہل کرتی تھی اور اِنکی محبت کا دم بھرتی تھی- اعلی درجے کا عشق صادق تھا اگر جہاز پر وینیشیا کا ساتھ نہوتا تو میان آزاد بڑی مصیبت مین بسر کرتے- ایک تنہائی دوسرے درد جُدائی تیسرے سفر بصورت سقر- مگر خدا مسبب الاسباب ہے میان آزاد اِس صفائی اور شرافت سے پیش آئے کہ اپلیٹن کو وینیشیا کا اِنکے ساتھ رہنا- بیحجاب و بے تکلف اِنسے ہنسنا بولنا ذرا بھی شاق نہ گذرا- آزاد نے جو ایک جوان اور پری چہرہ معشوق کو اپنا ہمدرد پایا تو خدا کا شکر بجالایا کہ خیر دو گھڑی غم تو غلط ہوا- جہاز کا سفر دراز نہ کھلا-

خوجی- (لہرا لہرا کر) ع

گر تم نہین تو اور بُت مہ جبین سہی	ہمکو تو دل لگی سے غرض کچھ کہین سہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آزاد نے جو یہ شعر سنا تو کسی بہانے وینیشیا سے ذرا دیر کے
لیے رخصت ہو کر خوجی کو جا کر سمجھایا -

آزاد - ہائیں! ہائیں یہ کیا غضب کرتے ہو - اسکا شوہر
اشعار خوب سمجھ لیتا ہی - فارسی خوان ہی -

خو - وہ گیدی اس رمز و کنایہ کو کیا جانے -

آزاد - تم بڑے بد ہو - لاحول ولا -

خو - (ہنسکر) ہونہہ! کیا اڑان گھائیاں بناتے ہین اُستاد
شہدے مردون سے بھی دل لگی! کیون ؟ -

آزاد - خدا را ایسی باتین نہ کرو -

خو - واللہ ہی حسن آرا کے لگ بھگ ہین یا نہین سچ کہنا
اُستاد وہ بمبئی والی بیگم بھی ایسی ہی شوخ تھی -

اتنے مین میان خوجی کو بت رنگین ادا وینیشیا نے ایک
ادا سے دلربا کے ساتھ انگلی کے اشارے سے بلایا خواجہ
بدیع نے جو دیکھا کہ ایک غنچہ دہن گلبدن کی اینڈ دار پر چال
عنایت ہی تو ریشہ خطمی ہو گئے اور بہت اکڑتے اور اینڈتے
ہوئے چلے - اہو ہو ہو - ذرا حضرت کے قد و قامت کو
دیکھیے اور اس بوکھلاہٹ کو دیکھیے کہ بتاتے ہوئے جاتے
ہین اپنے نزدیک لندھور پہلوان کے بھی چچا ہین - شاباش
ہو واہ کیون نہو اسوقت ذرا پانون پھیلے تو دل لگی ہو مگر
مصیبت تو یہ ہی کہ اتنا بڑا اڈوہ کا ڈوہ جب گر گیا تو جہاز سطح
آب سے تو آب کی خبر لائیگا - اللہ رے تری پہلوانی! خیر گُندے
تولتے ہوے آپ میم صاحب کے پاس پہونچے -

آزاد - ٹوپی اُتار کر سلام کرو - ٹوپی اُتارو خوجی -

خوجی کا لفظ کُنا تھا کہ خواجہ بدیع صاحب کے غصے کے
تھرمامیٹر کا پارہ ایک سو بیس درجے پر پہونچا - بس پلٹ پڑے
اور پلٹتے ہی اُلٹے پانون بھاگنے لگے -

آزاد - او گیدی - (مسکرا کر) او گیدی - جولیٹ گیا نہ تو
اتنی قرولیان بھونکی ہونگی کہ چھٹی کا دودھ یاد آجائیگا -

م - (ہنسکر) کیا ہمسے خفا ہو گئے - حضور - ادہر آ کے پھر پلٹنا
کیا معنے - ادھر آئیے صاحب -

آزاد - (خوجی کو روک کر) کیون بھئی کیا شیطان نے پھر
انگلی دکھادی سیان خوجی -

خو - خوجی مردک پر خدا کی مار - خوجی گیدی پر شیطان کی
پھٹکار - ایک دفعہ خوجی کہا مین خون پی کے رہ گیا - اب پھر
دُہرایا خدا جانے کب کا دیا اس گاڑھے وقت آڑے آتا ہے
ورنہ واللہ بارے قرولیون کے بھُتا سا سر آزاد دیتا لاکھ کیا گذرا
ہون تو کیا ہوا - عمر بھر رسالداری اور کمیدانی ہی کیا کیے ہین
گھانس نہین کھودی ہی - جی ہان -

م - اخاہ یہ خوجی کی لفظ پر بگڑے - ہم سمجھے ہمسے روٹھ گئے -

خو - (ریشہ خطمی ہو کر) نہین میم صاحب ایسی بات آپ
فرماتی ہین -

آزاد - ذرا انسے انکی زوجہ مکرمہ کا حال پوچھیے -

م - کیا آپ کی بیوی سکے بھی آپ کے سے لمبے چوڑے ہاتھ
پانون ہین -

آزاد - انکی بیوی کا نام بوا زعفران ہی - دیونی ہی دیونی -

خوجی نے جو بوا زعفران کا نام سنا تو چہرہ زرد دل سرد
رنگ فق - کلیجا شق ہو گیا - اور یاد جو آیا کہ خوب بے بھاؤ کی
پڑی تھین تو سہم گئے ایکدفعہ ہی آنکھین بند کر لین - وینیشیا
سمجھین نہین کہ کیا اسرار ہی مگر میان آزاد تو واقف کار تھے
سمجھایا تو خوب کھکھلائین -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چوری

ایک ایوانِ سپہر توامان کے بام فلک احتشام پر چار کمسن نوخیز شوخ و تیز خاتونانِ معالی دودمان خواب ناز میں ہیں اور ایک عاشق زار و دلریش و سینہ فگار زبانِ حال و مقال سے کہہ رہا ہے کہ ؎

گر فتی پردہ گفتی قیمت خواب است — نہ خواب است این حریفان را جواب است

چاروں ہمجولیاں میٹھی نیند سوتی ہیں۔ ایک سرو سیمتن بر۔ دوسری ترک زرین کمر۔ تیسری افشان جبین نازنینی۔ چوتھی غیرت لعبتان چینی۔ یہی معلوم ہوتا تھا کہ مصور کمال فن مسلم الثبوت اُستاد رشک مانی غیرت بہزاد نے ناز و ادا اور شرم و حیا کی تصویر کھینچ دی ہے۔ بہار النسا بیگم کی زلف عنبر بار سے بہشت کی لپٹیں آتی تھیں روح افزا کے گھونگھر والے بال نوجوانوں کے مزاج کی طرح بل کھاتے تھے۔ سپہر آرا کا دست حنائی سینۂ صافی پر غضب لطف دکھاتا تھا اور خاتونوں کی اقا عروس شیرین ادا بی حسن آرا بیگم کے گورے گورے پیارے پیارے مکھڑے کے گرداگرد جعد مشکیں رنگ دیکھ کر دھوکا ہوتا تھا کہ مہ انور گہن کر چھوٹا ہے۔ ادھر یہ چاروں پریاں بےخبر آرام میں ہیں اُدھر نگاہ شوق اپنا کام کر رہی ہے یعنی خدام عالی مقام شہزادہ سلیمان قدر میرزا ہمایوں فر بہادر کے پاس اِن بتان ملائک نظر فریب عدوے صبر و شکیب کے بام پر سونے کی خبر لائے۔ اور خود بدولت سُنتے ہی مہتابی پر بےتابانہ دوڑے آئے سچ ہے ؎

کمند جلوۂ ناز تو چند پہ دارد — کہ ز آسمان بزمین آورد ستارا

جب لیلائے شب کی زلفِ چلیپا تا بہ کمر پہونچی تو چاندنی کا عمل اُٹھ گیا اور کالے کوسوں تک گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا۔

اب وہ چاروں پری پیکر رشک قمر نظر سے اوجھل ہوئیں تو شہزادۂ بلند ارادہ سے جو اس خمسہ بلا اجازت غفور ہو گئے اپنے معشوق شمع رو کو نہ پایا تو آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا۔ تاریکی میں بھلا کہیں چاند نظر آیا ہے ؎

ہے یہ وہ درد کہ جس درد کا چارہ ہی نہیں
واں لڑی آنکھ جہاں اپنا گذارہ ہی نہیں

پلنگ پر لیٹے مگر سونا کیسا معنی پلک کا جھپکنا تک محال تھا۔ جینا وبال تھا۔ کبھی حالت بیہوشی۔ کبھی خود فراموشی۔ افسوس ؎

غلط ست آنکہ گویند کہ بدل رہیست دل را
دل من زغصہ خون شد دل تو خبر ندارد

طرح طرح کے خیالات میرزا ہمایوں فر کے دل میں جاتے تھے اور دل کی دھڑکن کے مارے اور بھی گھبراتے تھے تھوڑی دیر کے بعد کیا سُنتے ہیں کہ کوئی دل جلا حقانی اشعار باواز بلند پڑھتا ہوا راہ جاتا ہے اور سامعین ذی ہوش بادۂ عرفان کے جرعہ نوش کو بے اختیار وجد میں لاتا ہے۔ ؎

ای دولت بیدار الوئی زمان آمدہ — یاد تو مرا عاشقان مونس جان آمدہ
صد ہزاران ہمچو وی مست در ہر گوشہ — رباب زنی گوشہ بردار جویان آمدہ

یہ پُر درد اور معرفت کی ڈوبی ہوئی غزل سُنکر شہزادہ ہمایوں فر کے دل کی عجب کیفیت ہوئی۔ ایسے مست ہوئے کہ آنکھ لگ گئی۔ ایک خدمتگار نے بصد ادب آہستہ سے جگایا۔ اور پاؤں دبا کر یوں بیان کیا۔

خادم۔ (خ) ۔حضور حضور۔
شہز۔ ہوں۔
خ۔ حضور میر تصدق حسین صاحب باندہ سے آ گئے ہیں۔
شہز۔ کون۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خ - حضور باندہ سے میر صاحب آتے ہین -
شہزہ - (ذرا سے ٹہ لینے لگے) -
میر صاحب - (میرا ابی حضور کو زینش غرض ہے - اُٹھیے لیٹھیے
بس اب یہ نخرے رہنے دیجیے دیکھیے تو کون آیا ہے -
شہزہ - (آنکھ کھول کر) کون صاحب ہین -
میر - پہچانیے -
شہزہ - (غور سے دیکھکر) اسم مبارک -
میر - میرزا ہمایون فر -
شہزہ - اخاہ یہ تصدق حسین ہین - اُٹھ کر بغلگیر ہوے) آؤ
یار - بھئی خوب آئے -
میر - کہیے کچھ اڑوسی پڑوسیون کا حال تو کہیے مہتابی پر وہ
دونون مہ پارہ نظر آتی ہین یا نہین -
شہزہ - ارے میان اب تو چوکڑی ہے - ایک سے ایک بڑھ
چڑھ کر سب مست ہین مگر چشم شرم آلود - پاس ناموس و ننگ -
حیا قدم قدم پر ساتھ - ادب کا ہر دم خیال بقول شاعر ؎

حیا بہ پیش رخت چشم بستہ می آید	ادب بہ بزم تو صد جا شکستہ می آید

میر - یہ کیسے گہرے ہین اُستاد -
شہزہ - ہان خوب یاد آیا - مین ابھی ابھی تو خواب دیکھ رہا تھا -
خواب مین مین نے دیکھا کہ ایک طرار اور نمکین مہری حسن آرا بیگم
کا خط لائی ہے - خط پڑھ ہی چکا تھا کہ آپ بلا کیطرح نازل ہوئے
جی چاہتا ہے کہ گولی مار دون -
میر - اور کیون صاحب یہ آپ نے توبہ جو کی تھی -
شہزہ - ؎

بعہد گل شدم از توبۂ شراب خجل
کہ کس مباد ز کردار نا صواب خجل

اور بھئی حق یون ہے کہ ؎

بعزم توبہ سحر گفتم استخارہ کنم	بہار توبہ شکن میرسد چہ چارہ کنم

میر - ناحق مفت مین ذلیل ہوئے گنہگار کا نیچا لگا دو گے -
خدا کے لیے پھر توبہ کرو -
شہزہ - ابھی ابھی اسی دم لیجیے ؎

توبہ ما چو زلف خوبان ست	چون شکستیم خوشنما تر شد

میر - آخر ان چارون چھوکریون مین سے آپ ریجھے کس پر
ہین - یا چارون پر دل آیا ہے -
شہزہ - چار نکاح جائز ہین یا ناجائز -
میر - ہان شرعاً تو جائز ہین مگر جب چارون کو ایک
نظر سے دیکھے -
شہزہ - یعنی کانا ہو جاے - ایک آنکھ بھوانی کی
بھینٹ کر دے ؟ -
میر - اُن چارون مین کوئی نہ کوئی کا فرا اور سب سے حسن و جمال
اور رعنائی و دلربائی مین بڑھ چڑھ کر ضرور ہوگی - اُسی پر آپ
سب سے زیادہ لٹو ہونگے وہی مطبوع طبع ہوگی - اُسی کا لقب خاص
محل ہوگا - پھر عدل کہان رہا - اور سالیون کے ساتھ شادی
کرنے کو آپ شرعاً جائز سمجھتے ہین ؟ معقول بولیے حضرت -
شہزہ - آپ بھی طرفہ معجون ہین - اب یہ سب سالیان اور سب جورو مین
سالی کی سالی جورو کی جورو چین ہی چین لکھتا ہے -
میر - تو واقع مین چارون پر دانت ہین -
شہزہ - نہین میان ہنستا ہون - دو ہی تو ناکتخدا ہین -
میر - اچھا تو پھر امیدوار ہم بھی ہین -
شہزہ - اب رنگ لائی گلہری -
یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ محلے مین دفعۃً غل ہوا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چور چور لینا جانے نہ پائے۔ گانس لو۔ پھانس لو۔ لینا۔
گانس لیا ہے۔ جیسے دیکھو چونک پڑتا ہے ہائین ہائین کہان ہے۔
کہان ہے۔ کوئی چراغ روشن کرتا ہے۔ کوئی بیوی کا زیور ٹٹولتا
ہے۔ چوطرفہ کھلبلی مچ گئی۔ محلّے والے باہم یون چہ میگوئیان
کرتے ہین۔

۱۔ پکڑا گیا۔ ؟۔ پکڑا گیا۔
۲۔ ہان ہان گرفتار ہو گیا۔
۳۔ ارے کہان کودا۔ پکڑا گیا چور کہ نہین پکڑا گیا۔
۴۔ ڈھیلے آج شام کو ہمارے ہان بھی آئے تھے۔
۵۔ بھیّا اندھیاری رات بڑی کٹھن ہے۔ اور ان سارن کی اندھیاری ہی مان چڑھ بنت ہے۔
۶۔ مین نے کئی بار غور سے دیکھا کہ کالا کالا آدمی مہتابی پر کھڑا ہے جب مین اُٹھا تو غائب ہو گیا۔
۷۔ ارے میان کسکے گھر مین چور آئے تھے۔
۸۔ اجی وہی سامنے والے محل مین۔
۹۔ سامنے والے محل مین؟ بیگم صاحب کے ہان؟۔
۱۰۔ ہان ہان۔ بارے بخیر گذشت۔

شہزر۔ ارے یار کچھ سُنا۔
میر۔ ہان چور کہین گھسا تھا۔
شہزر۔ کمبخت کہین نہین۔ وہین وہین۔
میر۔ وہین کہان؟۔
شہزر۔ تمھارے سر مین۔ اجی حسن آرا کے ہان اور کہان۔ کیون بھی موقع تو اچھا ہی چلتے ہو اسوقت چلو ہو آئین۔ اسی بہانے احسان جتائین صفت کرم داشتن۔
میر۔ سوچ لو۔ ایسا نہو پیچھے میرے ماتھے جائے۔ تم تو شہزادے بن کے چھوٹ جاؤ گے۔ اُلّو مین بنونگا۔
شہزر۔ (خدمتگار سے) پانی لا منھ دھوئین اور وارنش کا بوٹ لاؤ۔
میر۔ چل کر کیا کہوگے۔
شہزر۔ مبارکباد۔
میر۔ این! بخوبی انتظام کرتے چلتے ہو کہ گردن ہی ناپی جائے۔
شہزر۔ اجی کہینگے کیا۔ بس افسوس کرینگے۔
میر۔ تو افسوس کرنے جاتے ہین آپ۔ لاحول ولا قوۃ۔
شہزر۔ مطلب سعدی دیگرست۔ افسوس اظہار ہمدردی ہے شاید اسی پھیر مین نظر سے خوش گذرے کی ٹھہرے۔ اور نہین یہ سہی۔ آواز ہی سُن لین حالانکہ ع

قانع بہ تجلّی نشود طالبِ دیدار — پروانہ بہ مہتاب تجلّی نتوان کرد

مگر ع

چھیڑ خوبان سے چلی جائے اسد — گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی

دونون خوش گپیان کرتے ہوئے چلے۔

حسن آرا بیگم کا محل عشرت منزل کچھ کالے کوسون تو تھا ہی نہین کہ سواری پر جاتے۔ گھر سے دو قدم چلے اور دَن سے داخل۔

کیا دیکھتے ہین کہ چالیس پچاس آدمیون کے غول مین ایک شخص چور کو لیے کھڑا ہے۔ اور چوطرفہ سے بے بھاؤ کی پڑ رہی ہین۔ ایک نے تڑ سے چپت جمائی۔ دوسرے نے ٹیپ رسید کی اور بغلی ڈوب کر دہ ہو رہا۔ تیسرے نے آتے ہی تڑ تڑ سے دھپ دی۔ چوتھے نے علین کھوپڑی پر چٹاخ سے دھول لگائی۔ الغرض چور پر اتنی پڑین کہ بلبلا گیا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مگر قہر درویش بر جان درویش کرنا کیا۔ جاسے ماندن نہ پاسے رفتن۔ بھلا بھلا کر رو دیا تھا مگر اس کرائے پن کے صدمے تھے کہ اُن تک نہ کی چپت پڑے اور گھوڑے لگا دو ین ستم دل رقیق القلب آدمی تو البتہ بچاتے تھے اور لوگوں کو سمجھاتے تھے کہ بس اب کھوپڑی تو بلپلی کر دی باقی اور ٹرا ٹر چاتے جاتے تھے۔ ایک نے کہا خوب ہاتھ گرمائے۔ دوسرے نے کہا وہ زناٹے کی چپت رسید کی واللہ کہ چھٹی کا دودھ ہی تو میاں یاد کرتے ہونگے۔ تیسرے بولے مین بھی کڑی آمد کی آگیا چوتھا بولا ہم تو پوپلے ہاتھ سے لگاتے تھے جس مین چوٹ بہت کم آئے مگر آواز وہ ہو کہ چوتھے آسمان کی خبر لائے۔ پانچوان ارے یار ہاتھ درد کرنے لگا۔ مگر خدا جانے ربڑ کی کھوپڑی بنی ہے مردود کی یا اینٹ کی ہے۔ چھٹا۔ جی ہان جانو کھائی تو جائیگا۔ چھوڑ دون دونون۔

چور۔ چھوٹونگا تو چچا ہی بنا کر چھوڑونگا۔ بچہ دیکھو تو سہی۔

شہزر۔ بڑے شاہین چور معلوم ہوتے ہین حضرت۔

چور۔ حضور پرسون غلام در دولت پر بھی ہو آیا ہے۔

شہزر۔ مجھے کسی نے اطلاع نہ دی ورنہ مین آپکی شان کے موافق آپ کی خوب خدمت کر دیتا۔

مصاحب۔ اے حضور یہ گہباز ہے۔ دور دور کے چور اسکا نام سنین تو کان پکڑین۔

چور۔ ابے تیرا باپ بھی ہماری ہی ٹکڑی مین بیٹھتا تھا۔

مصاحب۔ چپ نہین دونگا ایک چپوٹا تبیسی ٹن ٹین ہو رہے گی۔

چور۔ چھٹ تو بوٹے اور بوٹے کا حال بتا دون۔ کیسا کرون بے بس ہون ورنہ تم سبکو چٹکی سے دھر دیتا۔ سُرمہ بنا ڈالتا۔ سُرمہ۔

نوابصاحب۔ (ن) (بہار النسا بیگم کے میان) اللہ ری زبان کیا طرار آدمی ہے۔

شہزر۔ ابھی حضرت اسکی پور پور مین پیچ ہین۔ واللہ اور آدمی شہ زور بھی ہے۔

میر۔ بجا ارشاد ہوا مگر تیل بدن مین ضرور ملے ہے۔

ن۔ جی ہان یہ اکثر چورون کا قاعدہ ہے۔

شہزر۔ (گستاخی معاف) چورون کے قاعدے سے حضور خوب واقف نکلے۔ سچ ہے (ولی را ولی می شناسد)۔

ن۔ بجا ہے۔ ولی را ولی می شناسد کی اچھی پھبتی کہی۔

میر حضرت۔ یہ آخر آیا کدھر سے اور پکڑا کیونکر گیا۔

ن۔ مین پھر پھرا کر کوئی دس بجے کے وقت شہر سے آیا تو پھاٹک کے پاس ٹھیر تک گھوڑے نے ٹھوکر لی۔ کوئی بیس منٹ تک مشعل روشن کرا کے مین نے گھوڑے کو دیکھا اور ایک آدھ گھنٹے تک باغ مین ٹہلا کیا۔ گیارہ بجے اندر گیا۔ دسترخوان بچھا کھانا کھایا۔ لوٹتے پوٹتے بارہ بج گئے۔ مگر ایک بجے پھر آنکھ کھل گئی ٹہلا کیا۔ دو کے عمل مین خوب میٹھی نیند آئی لیٹ بس ایکدفعہ ہی حضرت سلامت غل کی آواز سنی۔ تو چونک اٹھا۔ معلوم ہوا کہ چور آیا ہے۔ تلوار لیکر دوڑ پڑا۔ اب سنئے چور جو گھبرایا تو زینے پر چڑھنے لگا۔ مین تو اوپر سے آرہا ہون۔ اور وہ نیچے سے زینون پر چڑھتا ہے۔ بیچون بیچ مین مڈبھیڑ ہوئی۔ اُسنے چھری نکالی مگر مین نے ایک ہاتھ چھوڑا۔ ولایتی جھجھا تیغ ہوئی ٹیڑھی ذرا ہاتھ اوچھا نہ پڑے تو بھنڈارا اگل جائے۔ مگر اسکی بدی تو تھی ہی نہین بچ نکلا۔ پھر قبلہ تلوار کی جھمکت سے آگے کون ٹھہر سکتا ہے بھلا۔ ایسا سہما کہ ہوش بتیرا ہوا من نفر

الہو گئے بھاگتے راہ نہ ملی پانون کہین رکھتا ہی قدم کہین پڑتا ہی
زینہ اُترتے اُترتے دو بار ٹھوکر کھائی - اب چھت پر پہونچے
وہان مستورات کھڑی غل مچا ہی رہی تھین چھت کے جا با
کہ نیچے کود پڑے مگر جبتک مین چونچون ہونچون میری چھوٹی
سالی نے اِس پھُرتی سے رسی کا پھندا بنا کر پھینکا کہ اُلجھ کر
ارارا کے گرا - اُٹھ کر بھاگنے ہی کو تھا کہ بندۂ درگاہ گلے پر
تڑاق سے موجود - جاتے ہی چھاپ بیٹھا - عورتون نے دوہائی
دینا شروع کی اب ہزارون قسمین دے رہی ہین کہ نہ چھوڑے سے
تو ہمارا ہی مُردہ دیکھے - نہ چھوڑے تو ہماری ہی ہتھی کھائے -
نہ چھوڑے تو ہمین کور دے ہمین گو ہی دکرے - مگر مین کچھ سٹری
تو تھا ہی نہین کہ چھوڑ دیتا - چو طرفہ سے خوب گانسے رہا - اتنے
مین خدمتگار صاحب نوکر چاکر سب آن موجود ہوے - مشکین کسی
گئین حضرت کی اور کشان کشان لوگ انکو یہان لائے تب سے
یہ بھاؤ کی پڑ رہی ہین انچہ - مجکو دھمکاتا ہی مردک کہ جب چھوٹونگا
تو حلال ہی کر ڈالونگا - مگر یہان ان بھڑون مین کب آتے ہین -
شہزادہ - ابھی بکنے دیجیے نامعقول کو - ذرا کسی آدمی کو حکم دیجیے
کر دیکھیے بید کے نشان تو نہین ہین - ابھی تو سارا آٹے دال کا
بھاؤ معلوم ہو جائے -
ن - بہت خوب - حسین علی - دیکھ تو لو -
حسین علی - ارے صاحب مار کے بید ہی بید کے نشان ہین -
گردھاری کُرمی - ہمنے سنئے پارسال ہمارے کھیت مین
پیٹھا تھا - مولی چرائی - لکڑی چرائی - کدال چرائی - پکڑا گیا تو
پندرہ جرب (ضرب) بید کا حکم ہوا -
شہزادہ - ہان تو سزا یافتہ ہین حضور یہ کیسے -
میر - اگلی پھر بڑا گھر دیکھا میان نے -

چور - ہونہہ وہ تو نہال ہی -
میر - شاباش بھیا کے جیون لبوے -
ن - (شہزادے سے) یہ آپ نے اِسوقت کہان تکلیف فرمائی -
پڑوسیون پر اِس درجہ ہمدردی -
شہزادہ - حضرت ہمسایہ گھر کا جایہ - مین نے کہا چلکر دیکھون تو کیا
واردات خدانخواستہ ہوئی بارے شکر ہی کہ بخیر گذشت - آپ
اِسقدر قریب ہین مگر خدا آپکو توفیق ہی نہین دیتا کہ کبھی غریبخانہ
تک تشریف لا کے پیچ کرے - ع -

شاہان کہ بالتفات بحال گدا کنند

ن - پیر و مرشد کیا عرض کرون - بوجوہ چند در چند حاضر نہو سکا
معاف فرمائیے گا - ذرا دم کے دم تشریف رکھیے حقہ نوش جان
فرمائیے -
شہزادہ - بہت اچھا - حضرت ہم تو بے تکلف آدمی ہین -
ن - چلیے کوٹھی مین بیٹھین - یہان اوس مضر ہی -
شہزادہ - اے حضرت اسوقت جس مین تو کچھ نہین بیٹھنا اچھا
معلوم ہوتا ہی -
ن - کیا مضائقہ - کرسیان لاؤ جی - مونڈھے نکالو -
نوابصاحب اور شہزادہ میرزا ہمایون فر اور میر صاحب
کرسیون پر دروازے کے قریب متمکن ہوے - تو یون باہم
چہ میگوئیان ہونے لگین -
ن - اِن ذات شریف کو اب کوتوالی کا چبوترہ دکھاؤ -
شہزادہ - حضرت آپ کی سالی تو واللہ بڑی شیر دل نکلین
دوسری کم سن عورت ہو تو ڈر جائے - اے ہی بوٹی بوٹی
کانپنے لگے واللہ -
ن - جی ہان -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شہر - چھوٹی ہین نہ آپ کے گھر کے لوگون سے -

ن - جی ہان -

مکان کے اندر اُن سو نہال زہرہ تمثال اور گلرخان جادو جمال کے فرشتہ خان کو بھی خبر نہین کہ باہر میرزا ہمایون فر تشریف رکھتے ہین آپس مین ہنس ہنس کر یون باتین کررہی تھین - ع -

مچھلی کو کیا خبر تھی کہ پانی مین شست ہے

سپہر آرا - (سپہر) ہی ہی باجی مین نے جب اُس کالے کالے سنڈے کو دیکھا تو سن سے جان نکل گئی -

روح افزا - (روح) موا تمباکو کا پنڈا تھا موٹے موٹے ہاتھ پانون -

سپہر - جنازہ نکلے موذی کالے کا - علم بردار کا علم ٹوٹ پڑے -

حسن آرا - (حسن) وہ تو خیر گذری کہ صندوق ہاتھ سے گر پڑا نہین تو سب موس لیجاتا -

سپہر - بہار النسا بہن کی چڑچڑی ساس لاکھون ہی سُنائی کر میری بہو کا گہنا سب بیچ کھایا جانے کیا باندھنو باندھتین -

بہار النسا - (بہار) چور چور کی بھنک کان مین پڑی تو مین کلبلا کر چونک اُٹھی بھاگی تو چونڈا بھی کُھل گیا - اللہ جانتا ہے بڑی محنت سے باندھا تھا - چلو خیر -

روح - (قہقہہ لگاکر) بس ہماری باجی کو دن رات چوٹی کنگھی بناؤ چناؤ ہی کی فکر رہتی ہے - خواب مین بھی نکھرتی ہی ہونگی -

حسن - بھئی خاتون جنت کی قسم جتنا انکو اسباب کا خیال ہے اور جسقدر بنتی ٹھنتی رہتی ہین اُسقدر ہمارے خاندان بھر مین تو کسی کو نہین ہے جبھی تو دولھا بھائی انپر ریجھے ہوئے ہین گیہون مین -

بہار - چلو بیٹھی رہو - چھوٹا منھ بڑی بات -

سپہر - مگر گھنین بگڑا نہین جیسے کوئی انکی دھمکی مین آجائیگا -

روح - باجی ذرا انھین اپنے دل مین سوچو کہ کہان تو چہ - کی بات چیت ہو رہی تھی اور کہان تمنے اپنے جوڑے کا ذکر چھیڑ دیا - اور کہے سے چڑتی ہو -

حسن - اماجان روز کہا کرتی ہین کہ خورشید دولھا کو بہار النسا کے ساتھ عشق ہے -

بہار - ہان سُنا ہے - ہونہہ - عشق ہے - کالے سر کی ایک تو اُنسے بچنے نہین پاتی ہے - عشق ہے آئین دہانسے بڑی وہ بن سکے - عشق نہین وہ ہے -

سپہر - کیا دولھا بھائی سے کچھ اچھی ہین آپ -

بہار - جایئے برے ہی سہی - پھر آپکو کیا - ای ہان ٹرٹر لگائی ہے - ناحق بناحق - کون اچھا ہے - کون بُرا ہے - ہہہ -

اب لطیفہ سُنیے کہ میرزا ہمایون فر باہر بیٹھے چُپکے چُپکے ساری گفتگو سُن رہے تھے بعض بعض پیاری پیاری بھولی بھولی باتون پر ہنسی بڑی وقتون سے ضبط کرسکے - نواب بیچارے کٹ کٹ گئے مگر چپ - مجبور اندر جاکر سمجھائین تو بھی خلاف ادب ہے - چپکے بیٹھے رہین تو بھی رہا نہین جاتا - جان عذاب مین تھی - خدا کی شہزادہ بلند ارادہ نے کہا کہ سیری تو نہین ہوتی مگر اب تخفیف تصدیع - یار زندہ و صحبت باقی -

ن - تشریف لیجایئے گا - اسوقت آپ نے کمال ممنون فرمایا - ع

زقدر و شوکت سلطان نگشت چیزی کم
کلاه گوشهٔ دہقان بآفتاب رسید

زالتفات بمہمان سرائے دہقانے
کہ سایہ بر سرش انداخت چون تو سلطانے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شہزر - حضرت بندہ تو آپ سب صاحبون کا خاک پا ہی - ایک
ذرۂ بیمقدار - ناچیز آدمی شاہی اور شہزادگی اور سلطانی
اور خسروی کیسی -

ل - یہ آپکی بزرگی ہی جو اسدرجہ کسر نفسی مین دلیل کمال ہی -

میر - آپ ہمارے ملک کے شہزادے ہین -

ل - اسمین کیا شک ہی -

شہزر - اجی حضرت آپ نے سنا نہین - ع

کہ در بن راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

اب رخصت ہوتا ہون -

ل - فی امان اللہ -

ادھر شاہزادۂ والانژاد فرخ نہاد بادل شاد اپنے وتیخانۂ عظمت کاشانہ کیطرف بصد زیب و تجمل میر صاحب سے باتین کرتے اور فرط طرب سے مستانہ وار قدم دھرتے روانہ ہوئے ادھر نوابصاحب نے محلسرا مین تشریف ارزانی فرمائی اور یون باتین کرنے لگے -

ل - تم لوگون کی بھی عجب عادت ہی جب دیکھو گی کہ کوئی غیر آدمی آن کر بیٹھا ہی - بس تب ہی خواہ مخواہ غل مچاؤ گی اسوقت ایک بھلے مانس بیٹھے تھے اور یہان چہل ہو رہی تھی - ایک بولی دولھا بھائی انپر ریجھے ہین - دوسری بولین انکو سواے بناؤ چناؤ اور سنگار نکھار کے اور بھی کچھ آتا ہی - گھر بھر کا کچا چٹھا کہ سنایا اور مین دل ہی دل مین کٹ کٹ کے رہ گیا -

بہار - وہ بھلے مانس نگوڑا کون سٹری سودائی تھا جو اسوقت پنچایت کرنے آ بیٹھا -

روح - اے تو ابکوئی اپنے گھر مین بات نکرے - گھونٹ کر مار نہ ڈالیے - واہ یا تو دولھا بھائی اتنی انگریزیت برتتے ہین کہ ڈاکٹر کو منھ دکھاؤ یا اتنا پردہ کہ کوئی اپنی چار دیواری مین بھی نہ بولے -

حسن - ہم بھی تو سنین دولھا بھائی وہ بھلے مانس کون تھے ؟

ل - اجی بھی جو سامنے رہتے ہین شہزادے -

بہار - ہمایون فر -

ل - ہان ہان -

حسن - ارے تو آپ نے آن کر ہمسے کہ کیون نہ دیا -

روح - اے ہان پھر ہم کاہے کو بولتے -

بہار - ابھی خطا نہ کہین گے - دوسرے انکو مفت مفت للکارین گے -

ل - اسوقت وہانسے آنیکا موقع نہ تھا - حسن آرا تمھاری بڑی تعریف کرتے تھے -

حسن - (رنگ فق) -

سپہر - کلیجا دھک دھک کرنے لگا -

روح افزا نے حسن آرا کے چپکے سے چٹکی لی حسن آرا کا خون خشک ہو گیا کہ بارخدا کہین کسی موذی نے اپنی طرف سے نمک مرچ لگا کر تو نہین کچھ بٹی بڑھا دی ہی - بہار النسا تو راز دان تھی ہی بات ٹال دی -

بہار - اب وہ چور کہان بھیجا گیا -

ل - مجھسے ہمایون فر نے پوچھا کہ چور کو کسنے گرفتار کیا ہین سنے کہا میری چھوٹی سالی نے بہت ہی ہنسے اور کہنے لگے کہ بڑی عقلمند معلوم ہوتی ہین -

بہار - ارے ! ابھی تعریف کرتے تھے حسن آرا کی -

ل - ہان بہت خوش ہوے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ بات جو سُنی تو حُسن آرا کی جان مین جان آئی نواب باہر گئے کہ باغ مین مُسہری پر مزے سے آرام کرین۔ تو ان بہنون کو باہم مکالمہ کرنے کا اچھا موقع ملا بے تکلفی سے باتین کرنے لگین۔

حسُن۔ اُف۔ اللہ جانتا ہے مین تو دھک سے رہ گئی۔ ہی ہی تھر تھر کانپتی تھی کہ یا اللہ یہ کیا ہوتا ہے۔ میرا ماتھا ٹھنکا کہ انکا عورت کے بھیس مین یہان آنا اور بیٹھنا اور گلوریان کھانا اور بیدھڑک ہمکو بے حجاب دیکھ جانا اور پینگ ڈھانا اور خط بھجوانا۔ سارا کچا چٹھا کسی گھر کے بھیدی نے دولھا بھائی سے کہدیا۔

روح۔ اور مین کیا سمجھی؟ مین بھی یہی سمجھی تھی۔ جبھی تو مین نے چٹکی لی کہ ہے ہے غضب ہی ہو گیا۔

بہار۔ میری بُری گت تھی اُسوقت اسی سے مین نے بات کاٹ دی کہ کسی وقت اکیلے مین باتون باتون مین ٹوہ لونگی کہ آخر یہ ماجرا کیا ہے۔ کچھ سُنین تو سہی۔

سپہر۔ سچ کہون مین تو بھاگ جانے کو تھی۔ جی چاہتا تھا جا کے کنوئین مین کود پڑون۔

حسن۔ ہان صورت دکھانے کے لائق تو نہ رہتی بہن۔

سپہر۔ اور اُس موے کی بدذاتی اور ڈھٹائی تو دیکھو کہ چور کا نام سُنتے ہی آ ڈٹتا۔ بھلا کیا وجہ تھی اسکی ایسا کہانکا بڑا رستم تھا غاصہ بدذات ہے چھنٹا ہوا۔

حسُن۔ تین بجے ساڑھے تین بجے کے وقت آپ جو آئے تو کیون آئے۔

روح۔ مین بتاؤن۔ انکو یہ خبر نہوگی کہ دولھا بھائی گھر پر ہین۔ نہین تو نہ آتا۔ اور جو یہ نہوتے تو چوری کے بھیس مین

وہ تو گھر مین گھس پڑتا۔

بہار۔ نہین واہ۔ شہزادہ ہے۔ کوئی ایسا ویسا ہے۔

سپہر۔ کام تو شہدون کے سے ہین۔

اب ایک اور لطیفہ سُنیے۔ چور آیا۔ غُل غپاڑا ہوا۔ پکڑا گیا۔ زنانے بھر مین ہاڑ مچا۔ محلہ بھر جاگ اُٹھا۔ چور تھانے پر پہونچا۔ مگر بڑی بیگم صاحب ابھی تک خراٹے ہی لے رہی ہین جب بیدار ہوئین تو بی مغلانی کو آواز دی۔

بڑی بیگم۔ ربا مُغلانی۔ اے مغلانی۔ کیا مر گئی۔

مُغلانی۔ اجی کہیے۔

ب۔ کچھ غُل سا مچا تھا ابھی۔

راوی۔ سبحان اللہ۔ بہت جلد چیتین۔

مغلانی۔ ہان بیگم صاحب کچھ آواز تو آئی تھی۔

راوی۔ بمقول بڑی بی تو بڑی بی چھوٹی بی سبحان اللہ۔

ب۔ ذرا کسی سے پوچھو تو۔

مغلانی۔ اے بیوی پوچھنا کُسین کیا ہے۔ بھیڑیا دبڑ یا آیا ہوگا۔

ب۔ مین نے آج ہاتھی کو خواب مین دیکھا ہے اللہ بچائیے۔

پیاری کی مان۔ (پیا) بیگم صاحب۔ رات چور آیا تھا۔

ب۔ کیا؟ کس کے ہان۔

پیا۔ آپ کے ہان اور کسکے ہان۔

ب۔ اُف اللہ بچائیے۔ مغلانی جا کے پوچھو تو۔ دیکھو سب خیریت ہے نہ۔ بس تم اتنا پوچھنا روح افزا سے کہ بڑی بیگم صاحب پوچھتی ہین یہ غُل کیسا مچا تھا؟

حُسن آرا اور سپہر آرا اور روح افزا تینون کی تینون کھلکھلا کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہنس پڑین کوئی دس منٹ تک قہقہہ رہا۔ شاید ہمارے
ناظرین پوچھین کہ بہار النسا بیگم کہان تھین۔ بس ناگفتہ بہ۔
نواب صاحب جانین اور وہ جانین۔
حسن۔ اماں جان بہت جلد جاگین۔ بی مغلانی کیا تم بھی
گھوڑے بیچکر سوئی تھین۔ اللہ رے نیند۔
مغلانی۔ ذری آنکھ لگ گئی تھی۔ مگر کچھ غل کی آواز
ضرور آئی تھی۔
حسن۔ کچھ کچھ! محلہ بھر جاگ اٹھا تمھارے نزدیک کچھ ہی کچھ
غل تھا۔ ٹھیک۔
روح۔ دونون اچھی رہین۔ چور آیا۔ غل مچایا۔ کوٹھون
کوٹھون دوڑا۔ پکڑا گیا۔ تھانے بھیجا۔ اب جب سب کے
سب سونے لگے تو تم ان کی پوچھتی ہو کہ کیا غل مچا تھا۔
سپہر۔ ای کاہیکے واسطے بہکاتی ہو۔ بی مغلانی تم جاکے سو رہو۔
غل تھا نہ ول تھا کوئی سوتے سوتے بڑا اٹھا ہوگا۔ تم
جاؤ سو رہو۔
حسن۔ جاکے بڑی بیگم صاحب سے کہدو کہ چور آیا تھا۔ مگر
جاگ ہو گئی۔
مغلانی۔ ای خدا نہ کرے۔ بری فال منہ سے نہ نکالو۔
تینون بہنین مغلانی کی سادگی پر بے اختیار ہنس پڑین۔
حسن۔ اف بہن پیٹ مین بل پڑ گئے۔
روح۔ میرا تو برا حال ہے۔ مارے ہنسی کے۔ اف۔
سپہر۔ بی مغلانی تمنے تو دھوپ مین بال سفید کیے ہین۔
کہتے جاتے ہین کہ چور تھا نہ وور تھا۔ یہ دونون بہنین مل کے
تمکو بیوقوف بناتی ہین تم مانتی ہی نہین۔
مغلانی۔ ای گیا چولھے مین نگوڑا چور۔ ادھر آنیکا رخ کرے
تو آنکھین ہی پھوٹ جائین موے کی کیا ہنسی ٹھٹھا ہے اندر سے
باہر تک اللہ کی عنایت سے پچاس آدمی۔ چور موذی کاٹا
آئیگا کدھر سے۔
سپہر۔ دیکھو تو سہی بھلا۔ اور پھر بری فال منہ
سے نکالنا۔
مغلانی۔ ابھی بڑی بیگم سن لین تو غل مچائین۔
سپہر۔ اور نہین تو کیا انکو ایسی باتون سے بڑی چڑ ہے۔
بی مغلانی کو نیند کے جھونک مین اٹھنا بڑا اخار گذرا تھا
یہان آئین تو ان سب نے مل کے بنا ڈالا جھنجھلائی ہوئی گئین۔
اور بڑی بیگم سے یون کہنے لگین۔
مغلانی۔ ای حضور نہ کچھ ہے نہ وے۔ بیکار دیکار کو جگایا۔
ب۔ آخر کچھ کہو گی بھی یا بڑبڑایا کرو گی۔
مغلانی۔ ذلیٹ کر، کہون کیا ہوی۔
ب۔ آخر کہین گئی تھین کچھ پیغام کہا۔ غل کیسا تھا چور
آئے تھے۔ بھیڑیا تھا۔ کیا تھا۔
مغلانی۔ نہ بھیڑیا تھا نہ چور تھا نہ کہین غل تھا نہ شور تھا۔ کوئی
سوتے سوتے بڑا اٹھا تھا بس اور تھا کیا۔
ب۔ پیاری کی مان۔
پیا۔ آئی حضور آئی کہیے۔
ب۔ تم باہر جاکر آدمیون سے ابھی پوچھو کہ یہ غل کیسا تھا۔
پیا۔ بیوی مین ابھی گھڑی ڈیڑھ گھڑی ہوئی کہ باہر سے
آتی ہون۔ کوٹھے پر کل منھا آیا تھا۔ کوٹھری کا قلف و قفل
توڑ کر جمع جتھا ٹٹولتا تھا۔ مال دمگرہ صندوق جب اٹھایا تو بھرا کے
گر پڑا ہاتھ سے بس جاگ ہوگئی اتنے مین نواب صاحب کو منے
پر سے ننگی تلوار لیکر دوڑ آئے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

(پیاری کی ماں کھانسنے لگی)

ب - ہاں ہاں پھر - کھانسی بھی نگوڑی اسی وقت آتی ہے -

پیا - پھر چور کو پکڑ لیا بس بیچے بیگیا وہ سئیس پکڑ کے ہیں آ تو محلہ بھر جاگ اٹھا سب دوڑ آئے - بیوی ہین کیا کہوں - کئی گھونسے پڑے - دے گئی - کچومر نکال ڈالا -

ب - خورشید دولھا کے دشمنونکو تو کہیں چوٹ ووٹ نہیں آئی -

پیا - نا بیوی ایک پھانس تک تو چبھی نہیں -

ب - چور کچھ لے تو نہیں گیا -

پیا - ایک جھنجھی تک نہیں - بیچارا ضرور مل جاگ جو ہو گئی -

ب - چور اب ہے کہاں -

پیا - نواب صاحب نے اُسکو خادم حسین کے سپرد کر کے تھانے پر بھیجا ہے -

ب - گیا موا جیل خانے (جیلخانہ) -

مغلانی - اب چکی پیسنی پڑے گی -

ب - تو تو کہتی تھی کہ کوئی سوتے سوتے بر اٹھا تھا - جھوٹی زمانے بھر کی - ذرا صاف صاف نہ پوچھا گیا - چل جا ہٹ -

مغلانی - اے بیوی حسن آرا بیگم سے -

ب - بس چلو اب بہت باتیں نہ بناؤ - شرمائے نہ شرمانے دے -

روح - (حسن آرا سے) اب نہ سوؤ نہیں تو نماز قضا ہو جائے گی -

سپہر - اے نہیں ابھی کوئی چار کا عمل ہوگا -

حسن - چار بج گئے - ہماری بھی آنکھیں جھکی پڑتی ہیں - ابھی دو گھنٹے رات ہے -

بہار النسا بھی تشریف لائیں -

بہار - اب دو گھنٹے رات کہاں ہے چار بج گئے - ساڑھے پانچ بجے تڑکا ہوتا ہے -

حسن - ہاں جب ہی - ے

مرغان سحر چہک رہے ہین	گلہائے چمن مہک رہے ہین

بہار - چشم بددور ہماری بہن کیا جلد شعر کہہ لیتی ہیں - کسی روز اپنے دولھا بھائی کو شعر سناؤ -

حسن - واہ ہم کیا اور ہمارے شعر کیا - کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا -

بہار - اے تم سب نے ملکر قہقہہ لگایا تھا - نواب سمجھے کہ انکو تم کسی بات پر ہنس رہی ہو - ہمسے کہا کہ تمھاری بہنیں ہمکو ہنس رہی ہیں - چھیڑ خانی بری پھر ہم بھی چھیڑینگے - تو اپنی داؤں برا نہ لگے -

روح - اونہہ - اونہہ چھیڑینگے -

سپہر - کیسے شوق سے چھیڑیں -

حسن - بڑی بہن کے پیارے دولھا ہیں نہیں تو ہم سب مل کر انکو بنا لیتے -

خیر اس چہل پہل اور چہ میگوئی میں پو پھٹنے لگی - اب تھانے کا حال سنئے کہ کوئی ساڑھے تین بجے کے وقت نواب صاحب کے نوکر چور کو لیکر تھانہ پر پہونچے - تھانہ دار صاحب نداد جمعدار شراب پیے مست پڑے ہیں محرر جھونک کے کسی گھر سے بڑا ہین کانسٹبل اپنی اپنی ڈیوٹی پہ صرف ایک برق انداز تپائی پر بیٹھا اونگھ رہا ہے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خادم حسین - (خا) (ملازم نواب صاحب، صوبہ دار صاحب ہین -

کانسٹبل - اونگھ رہا ہے -

خا - ارے یہان کوئی ہے -

کانسٹبل - (پینک مین) -

خا - ارے یہان کوئی ہے یا سب کو سانپ سونگھ گیا -

خدمتگار - (خا) اچھا سنّاٹا ہے -

خا - (آگے بڑھ کر) ارے کوئی ہے - ؟

کانسٹبل - حکم در -

خا - ذرا سامنے آؤ -

کانسٹبل - کون ؟ -

خا - خادم حسین -

کانسٹبل - کہان سے آئے ہو -

خا - اب یہان تک آؤ گے بھی کہ وہین سے باتین بناؤ گے -

خد - کب سے حیران ہین کچھ ٹھکانا ہے -

کانسٹبل - (اُٹھ کر) کہانسے آئے ہو - کیا کوئی واردات ہوگئی -

خا - ہان انکو پہچانو - رات کو کوئی تین بجے چوری کرتے ہوے پکڑے گئے -

کانسٹبل - اُف - وہی جھگڑے کی شنائی - کتنے کی چوری ہوئی -

خا - چوری ہونے نہین پائی تھی کہ جاگ ہوگئی -

کانسٹبل - پھر ؟

خا - پھر پکڑے گئے مشکین کسی گئین ذلیل ہوئے -

کانسٹبل - محلہ کا کانسٹبل تو ساتھ آیا ہی نہین -

خا - کانسٹبل کسی حلوائی کی بھٹی مین سوتا ہوگا - برق انداز کا کہین پتا ہی نہ تھا -

خد - سارا محلہ بھر اُمنڈ آیا مگر سپاہی کا پتا نہ تھا -

کانسٹبل - جب مال کچھ چوری ہی نہین گیا تو اسکو پکڑ کیون لائے بیچارے کو -

چور - (مارے خوشامد کے) ہان صوبہ دار صاحب دیکھو تو بھلا -

کانسٹبل - بیکار جھگڑا بڑھایا -

خا - اب کچھ رپٹ وپٹ لکھو گے یا نہین -

کانسٹبل - اجی کیسی رپٹ - آئے وہانسے رپٹ لکھو - چھوڑ دو چور کو -

خا - واہ چھوڑ دینے کی ایک ہی کہی - لکھیم پور کے تھانے پر مین بھی چار مہینے محرر رہ چکا ہون - اور سنیے کہنے لگے چھوڑ دو - واہ وا واہ -

کانسٹبل - نہ چھوڑ دو گے تم -

خا - ہوش کی دوا کرو میان - کسی اور بھروسے نہ بھولنا - مین کسی ایسے ویسے کا نوکر نہین ہون - میان بڑے نامی وکیل ہین اور گھر کے رئیس - چھوڑ دینے کی ایک ہی کہی - اسکے ساتھ تمکو بھی پھنسواؤن تو سہی - محلّے کے برق انداز کی تو نوکری مین فرق آگیا سمجھو - وہ تو بچتا نہین نظر آتا -

کانسٹبل - (چور سے) ابے تجھے انھون نے کتنے گھنٹے اپنے ہان رکھا تھا -

چور - صاحب پکڑ کے بس یہان لے آئے -

کانسٹبل - دُت گوکھے - ابے تو کہتا کہ مین راہ راہ چلا جاتا تھا انسے مجھ سے لاگ ڈانٹ تھی انھون نے گھات پاکر مجھے پکڑ لیا اور خوب پیٹا اور چار گھنٹے تک اصطبل کی کوٹھری مین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بندر رکھا۔

چور۔ لاگ ڈانٹ کیا بتاؤن۔

کانسٹبل۔ کہدینا کہ اُس شخص کی جورو پر یہ بُری نگاہ ڈالتے تھے تو مین نے کئی دفعہ اِنکو ٹوکا۔ یہ زبردست مین غریب آدمی۔ بس لاگ ڈانٹ ہو گئی۔

چور۔ مگر میری جورو تو چار برس ہوئے ایک کے ساتھ نکل گئی۔

کانسٹبل۔ بس تو بات توبن گئی۔ کہدینا کہ انھین کی سازش سے نکلی تھی۔

چور۔ مین گانون پر تھا جب وہ ایک کُرمی کے ساتھ چل دی۔

کانسٹبل۔ اچھا تیرے گھر مین کوئی اور جوان ہی۔

چور۔ ہان بہن ہی۔

کانسٹبل۔ کیا سِن ہوگا۔

چور۔ لڑکوری ہی۔ کوئی بیس بائیس برس کی ہوگی۔

کانسٹبل۔ کیسی ہی؟

چور۔ آپ سے رنگ کُھلتا ہی۔

کانسٹبل۔ بس اُسی کا نام لینا۔ تو اِنپر دو جُرم قائم ہونگے۔ ایک یہ کہ جھوٹ موٹ تمکو پھانس لیا۔ دوسرے حبس بیجا۔

چور۔ اچھا۔

خد۔ اِسوقت کُچھ ہنسی آتی ہی اور کچھ غصّہ آتا ہی۔

کانسٹبل۔ جب بڑا گھر دیکھو گے تب ہنسی کا حال کُھل جائیگا۔

خد۔ ہمارے ہی گھر مین چوری ہو اور ہمین پھنسین۔

کانسٹبل۔ رات کو میٹھی نیند مین تم نے جگایا ہی۔ دیکھو تو ہوتا کیا ہی۔ چنڈا گلخیرو۔ چلو روزنامچہ لکھا دو۔

خا۔ تین بجے کے وقت کوٹھے کی کوٹھری مین دھماکے کی آواز آئی بیگم صاحبہ کی بڑی صاحبزادی جاگ اُٹھین تو دیکھا کہ کوٹھری مین روشنی ہی۔ روشنی دیکھتے ہی آنکھونکے تلے اندھیرا چھا گیا۔ تھوڑی دیر مارے ڈر کے نہ بولین۔ پھر جلدی سے اپنی بہنونکو جگایا۔ انھون نے خوب غل مچایا۔ نواب صاحب سہ منزلہ پر سو رہے تھے فوراً اُٹھے اور تلوار جو اُنکے سرھانے پر رکھی تھی لیکر جھپٹ پڑے۔

کانسٹبل۔ ذرا ٹھہرو تلوار کا لائسنس اُنکے پاس ہی۔ جو لائسنس نہو تو چودہ ہی برس کو بھیجون۔

خا۔ پورے بیس برس کو؟ بھائی کُچھ تو میعاد کم کر۔

کانسٹبل۔ دیکھو معلوم ہوگی۔

خا۔ ایک تلوار کا لائسنس! اُنکے ساتھ بیس تو سپاہی تلوار باندھے نکلتے ہین۔ یہ ایک ہی تلوار لیے پھرتے ہین۔ ہونہہ

کانسٹبل۔ اچھا خیر کہو کہو۔

خا۔ زینے پر دونون کی مُڈھ بھیڑ ہوئی۔ چور نے چھری نکالی اُنھون نے تلوار کا بھرپور ہاتھ چھوڑا تو چور گھبرا کر پیچھے ہٹا اور زینے پر سے نیچے بھاگا۔ اور ایسا گھبرایا کہ گر پڑا گرنا تھا کہ نواب صاحب چھاپ بیٹھے پھر ہم لوگ پہونچے پکڑا چور کو نیچے لائے۔ پھر تو صدہا آدمی جمع ہوگئے۔

کانسٹبل نے لکھنا شروع کیا مگر خیر سے لکھے پڑھے واجبی ہی واجبی تھے ذرا عبارت اور املا ملاحظہ فرمائیے۔

وہو ہذا

آیا چور وقت رات کے تین بجے۔ اور پر مکان کے

بلائے ناگہانی کے دفعیہ کا انسان ضعیف البنیان میں یارا نہیں مشیت ایزدی میں چارا نہیں - لوگ اس خبر وحشت اثر کو سنکر ازبس سراسیمہ و حیران ہوئے - انتہا کے سرگردان و پریشان ہوئے - جسکو دیکھیے جگر خون - جسپر نظر ڈالیے دلریش و محزون - ہوش و حواس نے ہوا بتائی - آنکھوں میں تاریکی چھائی سارا عالم تیرہ و تار نظر آتا تھا - اجل کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا تھا - کوئی مثل سنبل پریشان - کوئی مثل گل چاک گریبان - لبوں پر آہ شعلہ فشان - زبان پر الامان - ع

اگر ہے آنکھوں میں آنسو تو دل ہے غم سے بھرا
جگر میں درد ہے تو ہے زبان پہ واویلا

آسمان حق پرستوں کے دل کی طرح صاف - چاندنی خوب نکھری ہوئی - ماہ منیر مثل محبوب چاردہ سالہ جلوہ گنان - بحر و بر سے تجلی صبح اقبال عیان - اجرام نورانی فلک سے قدرت ربانی نمودار - انا زینا السماء الدنیا بزینۃ الکواکب کا مفہوم آشکار -

میان آزاد کا جہاز جسکا پیارا نام جنی ڈینس تھا معشوقان طناز کیطرح اٹکھیلیان کرتا جاتا تھا ناخدا نے پھر اطلاع دی کہ (طوفان آتا ہے) ٹیرومیٹر سے طوفان عظیم کی آمد آمد صاف ظاہر ہے - (لوگو خبردار ہوشیار) طرفۃ العین میں مصیبت سے دوچار ہونا ہے - زندگی سے ہاتھ دھونا ہے - بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے جان کے لالے پڑے حیرت تھی کہ یا الٰہی جائیں تو کہان جائیں - اس بحر ناپیدا کنار اور طوفان حسرت بار سے نجات کیونکر پائیں - دل بیقرار و بیتاب تھا - زہرہ آب آب تھا - دیکھا کہ کپتان کے بھی ہاتھ پانوں پھول گئے اور اسکے لفٹنٹ بھی سب سٹی پٹی بھول گئے -

مالک مکان بیگم ماشور (مشہور) بڑی بیگم تین بجے رات آیا اور دھم لکھا تو ساہب جا دین (صاحبزادی کی خرابی) بیگم کی ڈر کے اپنی بہنوں کو جگ آیا (جگایا) بہنوں کو جگ جگی تو غول (غل) مچا ئین - چور بھاگ کے جینے (زینے) پر اور نواب بھی تلوار لگائی - نہ لگی (لگی) چور بھاگا نواب نے پکڑ لیا جب چور گر پڑا تو نوکر لوگ آئے چور کو پکڑ لائے -

تباہی ! تباہی !! تباہی !!!

این نکتہ سر بستہ بیادم زحبابے ست
کاین عمر بیک چشم زدن نقش بر آب ست

وہ قطرہ بارش جدائی - وہ غرقہ بحر آشنائی یعنی آزاد فرخ نہاد بادل شاد خاتون پریزاد و ماہ سیما ڈینٹیا اور اسکے پیارے شوہر جوان رعنا تن تن لفٹنٹ اسپلیٹن سے گپین اڑاتا بذلہ سنج کی لطیفہ گوئی کے لطف اٹھاتا اپنے سچے ہمدردوں کی محبت کا دم بھرتا غم غلط کرتا سمندر کی طغیانی اور جہاز کی روانی دیکھتا طرح طرح سے اپنا دل بہلاتا تھا جسوقت ناظورہ جادو جمال پری تمثال کا چاہ زنخدان یاد آتا تھا جی ڈوبا جاتا تھا مگر دل کو سمجھاتا تھا کہ ع

یا ہاتھ توڑے جائینگے یا کھوینگے نقاب
سلطان عشق کی یہی فتح و شکست ہے

اکیر ورز جہاز کے ناخدا نے سبکو اطلاع دی کہ ایک گھنٹے میں بڑی سخت آندھی آنیوالی ہے مستعد ہو رہو - یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی سب کے ہوش و حواس غائب ہو گئے - جہاز کے ناخدا نے آلہ ٹیرومیٹر کے ذریعے سے جہاز والوں کو بصد حزن وملال آگاہ کر دیا کہ بہت جلد طوفان عظیم آنیوالا ہے اس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہیجوے یعنی ٹیڑھیون سے تختے پر آتے تھے اور گھبرا کر پھر اوپر چڑھ جاتے تھے - اِس سبب سے آتشِ غم اور بھی تیز ہوئی - ہر گوشے سے بلند صداے بریز بریز ہوئی - ناخدا نے لاکھ لاکھ سمجھایا - مگر کسیکو اُسکی فہمایش سے جان بچنے کا یقین نہ آیا - کھُپ گئی کہ اب ہم ہین اور گرداب بلا - ہم ہین اور چار موجہ فنا - ؏

کسی طرح سے سمجھتا نہین دلِ ناشاد
وُہی بکا ہے وُہی زاری اور وہی فریاد

اتنے مین ہوا نے وہ زور باندھا کہ الامان - الامان ناخدا نے صرف ایک مین سیل ...... تو بدستور رہنے دیا باقی اور سب اُتار لیے - اب جہاز راہِ خدا پر چھوڑ دیا گیا - موجون کی یہ کیفیت کہ آسمان سے باتین کرتی تھین - جہاز تھپیڑے کھا کر گنبد کی طرح اُدھر سے ادھر آتا تھا - اور ادھر سے اُدھر جاتا تھا - سمندر اس درجہ جوش و خروش پر تھا کہ الحذر الحذر - جہاز والے زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے جان و مال کو رو بیٹھے - سمندر کی ڈراونی صورت دیکھکر بدن کانپ اُٹھتا تھا - ہر مرد و زن یا علی مدد ہے - یا خدا بچائیو کا غل مچاتے تھے - بچے سہمکر اپنی ماؤن سے چمٹے جاتے تھے - کوئی عورت منھ ڈھانپ کے روتی تھی کہ ہاے عمر بھر کی کمائی اِس سمندر مین گنوائی - کوئی اپنے پیارے معصوم بچے کو چھاتی سے لگا کر کہتی کہ اماں کا کلیجا پھٹا جاتا ہے - بیٹا ہم تمسے اور تم ہمسے رخصت ہوتے ہو - وہ نادان مسکراتا تھا اور اِس بھولے پن سے اپنی مادرِ مہربان کے دل پر بجلیان گراتا تھا - ؏

مطلبے گر بود از ہستی ہمین آزار بود
ورنہ در کنجِ عدم آسودگی بسیار بود

کسی کو ہجومِ یاس و حرمان سے چپ لگ گئی تھی کسی بیچارے کے ہاتھ پاؤن مین کپکپی تھی - کوئی بمقتضاے اضطراب و اضطرار سمندر مین کود پڑنے کا ارادہ کر کرکے رہ رہ جاتا تھا - کوئی مارے ہول کے ناخدا اُن خلاصیون سے لپٹا جاتا تھا - کوئی مصروف مناجات تھا کسی کے لب پر یا دافع البلیات تھا - غرض فرد فرد خوف سے کیا بوڑھے کیا جوان کیا عقلمند کیا نادان سب کی عقل گم حواس باختہ ہو گئے تھے -

خاتون ماہ لقا و نیشا کے چہرے سے رنگ کافور ہو گیا - بدلہ سنج کے دل سے خیال لطیفہ گوئی منزلون دور ہو گیا - میان آزاد کا چہرہ زرد اپیلٹن کے لب پر نالۂ پُر درد - و نیشا کے دستِ نگین مین اپیلٹن کا ہاتھ ادھر آزاد اُدھر بدلہ سنج ساتھ تمام جہاز لبریز آہ و فغان تھا - رونگٹا رونگٹا مرثیہ خوان تھا - اِس طوفان نے جہاز کو ماتم کدہ کر دیا - رگہاے تن مین غم و الم کوٹ کوٹ کر بھر دیا - ؏

دل ستم زدہ و یاس و حسرت و حرمان
انیس تھے یہی دو تین چار پہلو مین

میان آزاد نامراد بادلِ ناشاد سوچنے لگے کہ بار خدایا یہ کس مصیبت سے دوچار کیا - معشوق زہرہ تمثال کی عوض صنمِ اجل سے ہمکنار کیا - جی لگانے کی خوب سزا پائی وصال محبوب کی دُھن مین جان ہی گنوائی - ہماری ہڈیان تک گل جائینگی - مگر حسن آرا بیگم اِس سانحہ جگر دوز کی خبر بھی نہ پائینگی - وہ بیچاری برسون ہماری خبر سے بیخبر رہیگی نصیب عدا انواع و اقسام کے صدمے سہے گی - اور وفورِ غم سے تڑپ تڑپ کر مرے گی - ؏

ای بادشہ خوبان داد از غم تنہائی
دل بے تو بجان آمد وقت است کہ باز آئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ای دوست توام درمان بستر ناکامی
وی یاد توام مونس در گوشۂ تنہائی
تنہائی و مہجوری و راز تو چنا کم کرد
کز دست بخواہد شد داماں شکیبائی

مین غریق لُجّۂ فنا اُس بحر صدق و صفا کو درد دل سے کیونکر آگاہ کرون ٹھان لی تھی کہ جا ہے اپنے کو برباد و تباہ کرون - مگر معشوق زرّین کمر کا حکم بجا لاؤن - ٹرکی جاؤن اور پھر جاؤن آہمین مرون یا زندہ آؤن لیکن - ع -

مچھلی کو کیا خبر تھی کہ پانی مین شست ہی

پیاری سپہر آرا بار بار فال دیکھینگی - کہ آزاد کب تک مجیدی تمغے لٹکائینگے - میدان کارزار سے سرخرو ہو کر واپس آئینگے منتین مانینگی کہ آزاد آئین تو ہم مسجد مین گھی کے چراغ جلائین - آزاد صورت دکھائین تو ہم گلگلے چڑھائین - مگر آزاد اب دو گھڑی کے مہمان آفتاب لب بام ہین - نامراد و ناکام ہین - آزاد کی کشتی زندگی بحر ہستی مین غوطے کھاتی ہی کوئی دم کے دم مین تہ کی خبر لاتی ہی - کوہ فنا سے ٹکرائی - یہ ڈگمگائی وہ ڈگمگائی -

کشتی شکستگانیم ای باد شرطہ برخیز
باشد کہ باز بینیم آن یار آشنا را

مگر دنیا بامید قائم ہی - دلکو اِس حالت مین بھی ڈھارس دیتے تھے کہ سائین کے سو کھیل ہین - ع -

روزے بر سی بوصل حافظ
گر طاقت انتظار دارے

اب سُنیے کہ جہاز بھر مین تو کہرام مچا تھا مگر خوجی ابھی لمبی تانے سو ہی رہے تھے - اِس نیند پر خدا کی مار - اِس پینک پر شیطان کی پھٹکار - میان آزاد نے جگایا کہ خواجہ صاحب اُٹھیے طوفان آیا ہی - حضرت نے لیٹے ہی لیٹے غنغنا کر فرمایا کہ جب گیدی ہمنے خواب مین بھروپیا پکڑ پایا ہی - تب تو میان آزاد جھلّائے اور کسکر ایک لات لگائی خوجی کلبلا کر اُٹھ بیٹھے تو تلاطم کا عالم دیکھا ہاتھ پانوں سرد ہو گئے - سمندر کی بھیانک صورت دیکھی تو کانپ اُٹھے - زن و مرد مبتلائے بلا ہی ہر سمت آہ و بُکا ہی - پانی بلیون اُچھلتا ہی - مفر کی کوئی صورت نہین دیوان حافظ اُٹھا لیا اور صدق دل سے فال دیکھی آزاد کو پڑھ کر غزل سُنائی - ع -

رفتم بباغ تا کہ بچینم سحر گلے
آمد بگوش ناگہم آواز بلبلے
مسکین چو من بعشق گلے گشتہ مبتلا
واندر چمن فگندہ زفریاد غلغلے
میگشتم اندران چمن و باغ دمبدم
میکردم اندران گل و بلبل تاملے
چون کرد در دلم اثر آواز عندلیب
گشتم چنانچہ ہیچ نماندم تحملے
بس گل شگفتہ میشود این باغ را و
کس بے جفائے خار نچیدہ ازو گلے

ناخدا خوب سمجھتا تھا کہ حالت ہر گھڑی نازک ہوتی جاتی ہی طوفان ہی کہ اُمنڈا چلا آتا ہی - موج کے تھپیڑے اسقدر بلند ہوتے تھے کہ کلیجہ بانسون اُچھلتا تھا لیکن آدمی آزمودہ کار تھا اسکی پھرتی اور استقلال سے لوگون کو کچھ یون ہی سی تشفّی ہوتی تھی کہ شاید جان بچ نکلے - اپنے اپنے مذہب اور عقیدے کے بموجب اہل جہاز جناب باری سے دعا مانگتے تھے - اب سُنیے کہ جس مقام پر جہاز غرق ہوتا تھا اُسکے سامنے ایک چھوٹا اور پُر فضا ٹاپو تھا - جزیرہ پیرم - یہ جزیرہ ساحل یمن سے چار میل کے فاصلے پر ہی طول ساڑھے چار میل عرض دو میل - سطح بحر سے ۲۳۰ میل بلند اسکے گوشۂ جنوب و مغرب مین ایک نہایت دلکش بندرگاہ ہی - دو چار آدمیون نے اِس جزیرہ کو بصد حسرت دیکھکر کہا کہ ہائے خدا جانے یہ کونسا ٹاپو ہی - آزاد خوب واقف تھے کہ یہ جزیرۂ پیرم ہی - انھون نے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کئی یوروپین سیاحون سے کہا تھا کہ اگر اس جزیرے مین کوئلے کا بندوبست ہو تو خوب بات ہی۔ مگر اکثرون نے جواب دیا کہ جزیرہ مذکور مین پانی کی عنقائیت ہی۔ یہ جزیرہ جہاز والون کو ترساتا تھا اور سب کے سب پست بدعا تھے کہ یا الٰہی کسی طرح اس ٹاپو تک جہاز مع الخیر پہونچ جائے۔ تیری بندہ نوازی کے صدقے ہین جزیرہ تک پہونچادے۔ ہاے اس ٹاپو کے پاس ہی آندھی آتی تو لٹتے بندگان خدا کی جان کیون جاتی مگر افسوس۔ ؎

قسمت تو دیکھنا کہ کہان ٹوٹی جا کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

اتنے مین ناخدا نے حکم دیا کہ—

اس جگر خراش نقرے سے جہاز مین کہرام مچ گیا۔ صدائے ماتم ہر گوشہ سے بلند ہوئی جہاز کے مسافرون کی پریشانی اور مایوسی دہ چند ہوئی۔ پانون خواب آلود ہو گئے۔ جسم شعلے کیطرح تھرانے لگا۔

ناخدا نے پھر پکار کر کہا۔

یعنی جتنے آدمی جہاز مین ہین سب معاً عرشے پر جائین۔ اہل جہاز نے شور الامان بلند کیا تو یہی معلوم ہوا کہ ادھر حاملان عرش اور ثور فلک اور ادھر خفتگان تہ خاک اور گاوزمین کانپ اٹھے۔ ہر فرد بشر کے چہرے پر بیکسی برستی تھی۔ ؎

فلک بگریہ در آمد ز اشکباری شان
زمین بلرزہ در آمد ز بیقراری شان

آزاد نے اس حالت نومیدی مین ہاتھ ملکر کہا۔

ہزار حیف کھلا اب کہ سب وہ دھوکا تھا
رواں ہر آنکھون سے دریا لگی ہے دل مین آگ
امید وصل نہین تا بزیست یا قسمت

وہ ربط اور وہ صحبت تھی مثل موج سراب
ہوا ہون مین تری فرقت مین جمع آتش و آب
دکھائے دیکھیے کیا کیا یہ ہجر خانہ خراب

مرنے کی تیاریان ہو رہی تھین مگر جب وحشت اور نومیدی اور انتہا کی پریشانی مین خیال آتا تھا کہ شاید بعد مرگ وصال ہو تو گویا جی اٹھتے تھے کبھی کان مین حسن آرا بیگم کی آواز آتی تھی کہ کیون آزاد داغ مفارقت دے چلے کبھی چونک پڑتے تھے کہ آئین! سپہر آرا کے رونے کی آواز کہان سے آئی۔ مگر حسن آرا اور سپہر آرا دونون کو انکے درد دل کی خبر نہ تھی۔ بس اتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ اسپلین اپنی چاہتی بیوی کا پیارا پیارا ہاتھ پکڑ کر بدحواسی کے ساتھ تختے پر کھڑے رو رہے ہین۔ اور بدلسنج کی آنکھین روتے روتے مثل خون کبوتر سرخ ہین۔ میان آزاد کو دیکھکر وینیشیا نے بصد حسرت کہا مسٹر آزاد۔ الاس! الاس!!

آزاد۔ رخصت۔

وینیشیا۔ دائمی۔

آزاد۔ جہاز اب گرداب تلاطم مین ہی۔

وینیشیا۔ چاہے جو ہو۔

آزاد۔ (رو کر) ہاے ستم واے ستم۔

مس۔ مسٹر آزاد۔

آزاد۔ اب کیا۔ صبر۔ اب کیا۔ صبر۔ اب کیا۔ صبر۔

مس۔ سمجھ گئی کہ غم اور الم نے اس بیچارے کو دیوانہ بنا دیا۔

بدلسنج۔ ارے! ہا ہا۔ لو اب بھنور مین جہاز آگیا۔

اسوقت عورتون نے اس زور شور سے آواز بجا بلند کی کہ کل جہاز والون کے کلیجے دہل گئے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مس۔ [illegible]

صں۔ بس اتنی ہی دُنیا تھی۔

آزاد۔ ہان اتنی ہی دُنیا تھی۔

خوجی۔ بھائی۔ پیارے۔ ہاے آزاد۔ خدا گواہ ہو کہ مین اِسوقت افیم کے نشے مین نہین۔ مگر حیف صد حیف کہ تمھاری جان جاتی ہو ہاے حُسن آرا سمجھین گی کہ آزاد نے دھوکا دیا۔ پردہ نشین بیگم۔ اس عصمت سمات کو کیا معلوم ہوگا کہ جہاز ڈوب گیا۔ اور آزاد کی جان گئی۔ ہاے افسوس واے افسوس۔ ے ے۔

ز جوش آتشِ غم شعلہ افشان شد چراغ من
خدایا بر دلم رحمے کہ خون گردید داغ من

ارے آزاد۔ ہاے تیری جوانی مفت گئی حُسن آرا کے عشق نے تجکو کہین کا نہ رکھا۔ حیف۔ صد حیف۔

جہاز پر جتنے مرد اور عورتین اور بچے تھے سب صید مصیبت تھے بچے اپنی اپنی ماتون سے چمٹے ہوے زار زار روتے تھے عورتون نے شور محشر بپا کیا تھا مرد گریہ کنان اور انتہا کے پریشان۔ جو لوگ تھوڑی ہی دیر ہوئی خوش وخُرّم تھے اُنکو اِسوقت نوحہ کنان پایا۔ خود اپنی قضا کا نوحہ خوان پایا۔

مدت شادی وغم نیست برابر بجہان
گریۂ شمع شبے خندۂ صبح ست دمے

جہاز تین بار گھوما اور ہواے تُند اُسکو کئی گز کے فاصلے پر لے گئی۔

میم۔ پیارے ڈارلنگ۔ اپلیٹن۔ رخصت۔

اپلیٹن۔ (صں) پیاری۔ رُخ۔

ہاے رخصت کہنے کو تھا۔ مگر رُخ کہتے ہی جہاز نے چوتھے بار جگر کھایا اور (صت) زبان سے نہ نکل سکا۔ وینشیا کی اسوقت عجیب کیفیت تھی۔

آزاد فرخ نہاد تو ایک جری اور دلیر آدمی تھے کوشش بلیغ کی کہ بنی نوع انسان کی جان بچائے۔ کپتان اور اُسکے لفٹنٹ اور اہل جہاز سب آزاد کے عاشق تھے۔ ایک قسم کی دلی محبت ہوگئی تھی۔ آزاد نے سعی مشکور کی کہ اہل جہاز ڈوبنے سے بچ جائین۔ مگر یہ خیال مُحال تھا۔ کپتان نے اُسوقت بڑی مایوسی سے کہا کہ کیا اِسوقت یہان کوئی آدمی بھی ایسا نہین جو میرے اسٹیشنونکو مدد دے اور بندگان خدا کی جان بچائے۔ مین تو جی کڑا کر کے جان بچانے مین کوشش موفور کر رہا ہون۔

اَلسَّعیُ مِنّی وَالاِتمامُ مِنَ اللّٰہِ تعالےٰ۔

پھر کپتان نے غُل مچا کر کہا کہ۔

واضح ہو کہ ہر جہاز کے ساتھ چند لائیف بوٹ رہتے ہین۔ رسّیون اور زنجیرون سے جکڑے ہوے۔ اب وہ وقت آگیا تھا کہ لائیف بوٹ سے مدد لیجائے۔ لائیف بوٹ جہاز کے غرقاب ہونے کے وقت کام آتے ہین ناخدا نے کہا کہ لائیف بوٹ جو اس جہاز کے ساتھ ہین۔ اُنکو بچاکر و آزاد نے اسمین بڑی مدد دی۔

اب جہاز ڈوبنے ہی کو تھا۔ دس فٹ سے زیادہ پانی جہاز کے ہولڈ مین آگیا تھا۔ آزاد نے کپتان سے کہا کہ پانی کو پمپ کے ذریعے سے نکالو ورنہ غضب ہی ہوجائیگا کپتان نے کہا کہ پمپ کے ذریعے سے پانی نکالنا بیکار ہی۔

آزاد۔ کیون؟

کپتان۔ پہلے تو آندھی کا ذرا بھی گمان نہ تھا۔ دفعۃً طوفان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جو آیا تو امواج بحر پہاڑ کی بلندی کے برابر اونچی ہونے لگیں
جو کشتی تختے پر ہی سب کو بہا لیگئیں۔

آزاد نے کپتان کی بڑی تعریف کی اور لائیف بوٹ کو نیچا کیا اسوقت آزاد کی پھرتی اور ہمدردی اور سچی شجاعت کے اہل جہاز تہِ دل سے مدّاح تھے اور ونیشیا اس جری نوجوان کو حسرت کی نظر سے دیکھتی تھی۔ آزاد نے بہت سے لڑکوں اور عورتوں کو لائیف بوٹ میں جگہ دی۔ اس کام مین جو اسکی سچی ہمدردی اور بسالت پر دال تھا اسکی جان خود معرض خطر مین تھی۔ مگر آزاد کی جرائت اور شجاعت اعلی درجے کی تھی۔

آزاد اُسوقت عورتوں اور بچوں کو مدد دے رہے تھے کہ جہاز سے لائیف بوٹ مین کود آوین۔ انھوں نے کسی کی ایک نہ سُنی پھر ونیشیا نے بعد حسرت انکو بآواز بلند پکارا۔

آزاد اور سبکو چھوڑ کر ونیشیا کی طرف آئے اور اُن کو گود مین اٹھا کر لائیف بوٹ کیطرف لیگئے۔ ونیشیا نے کہا پیارے آزاد میری جان سے زیادہ پیارے اپلیٹن کو تو لاؤ۔ اِتنے مین اپلیٹن بھی آیا ونیشیا اور اپلیٹن دونوں لائیف بوٹ مین کود سے اور آزاد نے فرط طرب سے تین بار کہا۔

[illegible]

آزاد کی بسالت اُسوقت قابل دید تھی۔ بلکہ دید تھی نہ شنید تھی۔ لوگوں کو شک کی جگہ یقین ہو گیا کہ یہ انسان نہیں فرشتہ آسمان سے آیا ہے کہ گنہگاروں کو غرق ہونے دے اور بیگناہوں کی جان بچائے دوسرے لائیف بوٹ مین بھی آزاد کی کوشش موفور سے کئی آدمی کود سے جہاز کے کپتان نے لائیف بوٹ کو وقت چھوڑا جب تین بار چکر کھا کر وہ غرقاب ہونے کو تھا ناخدا لائیف بوٹ مین کود تو میان آزاد نے بآواز بلند کہا۔

Hip Hip Hurrah

Hip Hip Hurrah

Hip Hip Hurrah

یعنی کمپاس اپنے ساتھ لیتے آؤ تاکہ اُس کے ذریعے سے لائیف بوٹ خشکی کی طرف جا سکیں۔ ناخدا نے کمپاس لیا۔ جزیرۂ پیرم سامنے نظر آتا تھا مگر فرط یاس سے کسی کو امید نہ تھی کہ وہاں تک پہونچ سکینگے۔

پیرم کے باشندے بمقتضائے ہمدردی انسانی نہایت حسرت اور غایت ملال کے ساتھ دیکھتے تھے کہ ایک جہاز ڈوب رہا ہے ان لوگوں نے جزیرے کے ساحل پر خوب تیز روشنی کی اور کئی من تیل برابر ڈالتے گئے تاکہ شعلے بلند ہوں اور اہل جہاز نے اگر یاس اور غم اور پریشانی کے سبب سے اس جزیرے کو نہ دیکھا ہو تو روشنی سے سمجھ جائیں کہ زمین قریب ہے۔ تین مختلف مقامات پر آگ جلائی گئی سدہا آدمی اس واقعہ ہوش رُبا کے دیکھنے کے لیے اپنے اپنے مکان چھوڑ کر ساحل بحر پر آن کھڑے ہوئے تھے اور غُل مچا رہے تھے اکثر رقیق القلب آدمی پھوٹ پھوٹ کر روتے تھے۔ اور تہِ دل سے آرزومند تھے کہ جہاز ڈوبنے سے بچ جائے۔ مگر بعض ذات شریف اس مصیبت کو دیکھ دیکھ کر کھلے جاتے تھے کہ سویرے مُنھ اندھیرے گھر مین خوب رقمیں چیرینگے یہ شقی القلب بدکردار ناہنجار ناخدا ترس مارے خوشی کے تالیان بجاتے تھے جامے مین پھولے نہیں سماتے تھے۔ اور باہم خوش خوش یوں گپیں اُڑاتے تھے۔

ایک ۔ بس اب جہاز کے ڈوبنے مین باقی کیا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دوسرا- اجی پَو بارہ ہین-

تیسرا- تڑکے ہی سے لیس ہو کر آڈٹونگا-

چوتھا- دس بارہ برس ہوئے کہ ایک فرانسیسی جہاز اسی مقام پر غرق ہوا تھا- کئی سو آدمیون کی جان گئی- مگر یارون کی ہنڈیا چڑھی- ایک صندوق بہتا ہوا ادھر آنکلا- اسمین جواہرات تھے ہم تینون بھائیون نے بڑی کشمش اور کوشش سے نکالا- مگر نصف تو چھن گیا- نصف ہمارے ہتھے چڑھا-

پانچوان- ارے! ہم جانتے ہین جہاز بچ جائیگا- افسوس-

چھٹا- کیا مجال- کیا طاقت- وہ دیکھو چپکر کھایا-

ساتوان- دھو چھون پر ناؤ دیکھا صبحکو قسمت آزمائی ہوگی-

آٹھوان- اجی ہمنے اسی طرح بہت کچھ پیدا کیا- مگر دعا مانگو کہ جہاز جلد ڈوب جائے-

نوان- خدا کرے یہ تو ابھی غرقاب ہو جائے- اور دس دن تک جتنے جہاز ادھر سے آئین بس غرق ہی ہوتے جائین-

یہ سنگدل کشتی رست بددعا تھے کہ جہاز فوراً ڈوب جائے تو صبحکو مال و اسباب انکے ہاتھ آئے- لیکن جزیرۂ پیرم مین ایسے رحمدل طیب النفس نیک مرد بھی تھے جو دل ہی دل مین دعا مانگتے تھے کہ بار خدایا اس جہاز کا تو ناخدا ہو جا عورتین پھوٹ پھوٹ کر روتی تھین کہ خدا جانے کون کون بدبخت اسوقت لقمۂ نہنگ اجل ہوگا کسی نوجوان وخوبرو کا پیارا شوہر ڈوبتا ہوگا- کسی کا معصوم بچہ اس سے ہمیشہ کے لیے جدا ہوگا- جزیرہ پیرم مین اسوقت ساحل بحر کے قریب جوار ازدحام عام تھا اسمین ایک زن خوبرو و آئینہ زانو اس سانحۂ نادیدنی اور درد انگیز اور واقعۂ ناشنیدنی وحسرت خیز سے تڑپ رہی تھی- اسکے پیارے شوہر نے جو ایک اوسط درجے کا تاجر تھا اسکو لکھا تھا کہ مین تین دن مین جنی ڈتینس جہاز پر بمبئی سے مصر جاؤنگا خوب جانتی تھی کہ اسی جہاز پر وہ بھی سوار ہوگا- تمام عالم اسکی نظرون مین تیرہ و تار تھا اور گو تین لائیف بوٹ پر آدمی آرہے تھے- مگر وفور غم سے اس درجہ اشکبار تھی کہ اسکو کوئی شی نظر ہی نہین آتی تھی- زن مذکورہ کی بیقراری اور اشکباری اور اضطراب و بیتابی کا حال ناگفتہ بہ ہے ڈاڑھین مار مار کر روتی جاتی تھی کہ اتنے مین ایک ملاح نے اسکے آنسو پوچھے اور یون تشفی کی- میری پیاری بیٹی- گو تو مجھکو نہین جانتی کہ مین کون ہون لیکن مین تجھکو خوب جانتا ہون- دس برس کے سن سے مین نے ملاحی کا کام کیا ہے اور اب مین پچاسی برس کا ہون پچیس روز سے مین نے جہاز رانی چھوڑ دی- اب مین بوڑھا ہوا مین نے سمندر کی جو جو کیفیتین دیکھین ہین وہ اس جزیرے مین کسی نے کم دیکھی ہونگی- یہ کچھ فرض نہین کہ جب جہاز ڈوبے تو سب کے سب غرق ہی ہو جائین- بحر پاسفک مین ایک جہاز طوفان عظیم کے سبب سے چٹکیون مین غرق ہو گیا- مگر صرف گیارہ ڈوبے باقی سب قدرت خدا سے بچ گئے- تین لائیف بوٹ سامنے آرہے ہین کیا عجب کہ انہین تیرا شوہر بھی ہو تھوڑی دیر تامل کر- قبل از مرگ واویلا جناب باری کی درگاہ سے مردود ہونا ہے- اس زن مضطرب حال کی آنکھون مین ایسا اندھیرا چھایا تھا کہ لائیف بوٹ اسنے ابتک نہین دیکھے تھے- پیرمرد نے جو لائیف بوٹ کا نام لیا تو اسکو ذرا یون ہی سی تشفی ہوئی کہ شاید اپنے پیارے شوہر کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

صورت دیکھ سکے آنسوؤں کو پونچھ کر بہت غور کے ساتھ سمندر
کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ واقعی تین لائیف بوٹ چلے آتے
ہین۔ لپک کر آگ کو خوب تیز روشن کیا تاکہ روشنی کی سمت
بوٹ آئین۔ ملّاح نے بھی اُس فلک ستائی کو بڑی مدد دی اور
برابر تسکین دیتا گیا۔

عورت۔ (ع) یہ روشنی وہ لوگ دیکھتے ہونگے۔

ملّاح۔ ضرور اس سے اُنکو بڑی تقویت ہوگی۔

ع۔ ہاے۔ کیا معلوم کس کس بیچارے کی جان پر بن آئیگی۔

ملّاح۔ افسوس۔

ع۔ بھلا۔ لائیف بوٹ تو نہ ڈوب جائینگے۔

ملّاح۔ ہلکی پھلکی کشتیان ہین۔

ع۔ طوفان تو اور بھی سخت ہوتا جاتا ہی۔

ملّاح۔ آگ روشن کرو۔ آگ روشن کرو۔

اس عورت بیچاری مصیبت کی ماری کو یقین واثق تھا
کہ اُسکا پیارا شوہر کسی نہ کسی لائیف بوٹ پر ضرور ہوگا۔ سچ
ہی دُنیا بامید قائم۔ یہ اچھی طرح معلوم ہی نہین کہ بمبئی سے
وہ روانہ ہوا یا نہین مگر کھڑی دعا مانگ رہی ہی کہ یا الٰہی
یہ لائیف بوٹ بچ جائین کہ پیارے شوہر سے ملون۔ ہوا نے
اب وہ زور باندھا تھا کہ الحذر۔ یہی معلوم ہوتا تھا کہ طوفان
کو گویا اُن بندگان خُدا سے جانی دشمنی ہی۔ جو جہاز پر
سوار ہین خوجی طوفان کو گالیان دیتے جاتے تھے کہ او
کمبخت۔ او بے ایمان طوفان اور بیرحم طوفان۔ او سنگدل
طوفان۔ او گیدی۔ کب کا بدلہ لیا۔ ہاے اسی سے تو مین
پانی کی صورت سے کانپتا تھا۔ اُس پانی کو آگ لگے۔
رہی ڈالا۔ میان آزاد کو اُسوقت مطلق خیال نہ رہا کہ
خواجہ بدیع صاحب بھی اُنکے ساتھ ہمدم وہمساز ہین اور لوگوں کو
لائیف بوٹ پر آنے مین مدد دی مگر انکو بالکل بھول ہی گئے۔
یہ اسوقت ایسے چوندھیا گئے کہ ایک مقام پر کھڑے ہوے
جہاز اور طوفان اور سمندر کو بے نقط سُنا رہے تھے۔

کپتان دو بار حکم دے چکا کہ توپ داغو۔
اتنے مین ایک توپ دغی۔ دھنننا۔

ع۔ اسکے کیا معنی۔

ملّاح۔ (ہاتھ ملکر) ہاے۔ ہاے۔

ع۔ یہ توپ کیون دغی۔

ملّاح۔ مصیبت کی علامت ہی۔

ہوا اور بھی تیز ہوئی۔ ملّاح نے کہا اتنی عمر مین مین نے
ایسا طوفان عظیم نہین دیکھا تھا۔ جہاز تو اب کھلونا ہوگیا
جیسے تنکا ویسے جہاز۔ لہرین تو دیکھو کتنی بلند ہوتی ہین۔
اُف۔ الامان۔ الامان۔ سمندر اسوقت گویا خونخوار
ہو رہا ہی۔ کچھ ٹھکانا ہی۔ اتنے مین چاندنی کافور ہوگئی۔
گھٹا ٹوپ اندھیرا کالے کوسون تک چھایا۔ مگر ہوا کی تیزی
کے سبب سے شعلے خوب بلند تھے اور جزیرہ پیرم کے چند خدا ترس
آدمی آگ کو اور بھی تیز کرتے جاتے تھے۔

ملّاح۔ آگ روشن کرو۔ آگ روشن کرو۔

ع۔ تیل۔ تیل۔ تیل۔

ملّاح۔ ان ڈوبنے والے بیچارون پر ذرا رحم کرو۔

ع۔ ہر ہر اسوقت تو کھڑا نہین رہا جاتا۔ پانون لاکھ جاتی
ہون جمتے ہی نہین۔

ملّاح۔ بیٹھ جاؤ۔ آگ سے دور شعلون سے الگ۔

پھر جہاز پر توپ دغی دھنننا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ملّاح۔ (بہ آواز بلند)۔

مرحبا۔ کپتان اسمتھ۔ (عورت ہے)۔ اِس طوفان عظیم مین ایسے چھوٹے جہاز کو اِتنے عرصے تک بچانا کپتان اسمتھ ہی کا کام ہی۔ ایسا ناخدا ابھی کم دیکھا۔

ع۔ یہ دوسری توپ کیون دغی۔

ملّاح۔ مصیبت کی علامت ہی۔ (دوربین لگا کر)۔ اُف او ہو۔ ارے رے رے۔

ایک لہر آئی۔ جہاز تہ و بالا ہونے لگا وہ گئی تو دوسری آئی۔ ہنوز جہاز سنبھلنے نہ پایا تھا کہ تیسری موج کے تھپیڑون نے آفت ڈھائی میان آزاد بکمال شجاعت و استقلال پھیر جہاز پر کودنے ہی کو تھے کہ ناخدا نے میان خوجی کو بھی انکے لائف بوٹ مین بہزار خرابی پہونچایا۔ گرتے ہی اُنھون نے غل مچایا کہ ارے یارو افیم کی ڈبیا تو وہین رہ گئی۔ میان کوئی بندۂ خدا ذری لپک کے ہماری ڈبیا لے آؤ۔ آزاد کو جو پایا تو چمٹ گئے۔ بھائی آزاد۔ جب اتنا بڑا جہاز نہ بچا تو یہ ننھی ننھی کشتیان بھلا کیونکر بچینگی۔ آزاد نے کہا۔ خدا مالک ہی۔ جب زور سے آندھی آتی ہی تو تناور درخت بھی پھٹ پڑتے ہین۔ کبھی کسی نے یہ دیکھا ہوگا کہ آندھی چلنے سے گھانس لوٹ گئی۔

جزیرہ پیرم مین اُس زن خوبرو نے جو بڑی دیر تک آگ روشن کی اور ایسے طوفان عظیم کے وقت اس لق و دق میدان مین کھڑی رہی تو تپ آگئی۔ مگر وہانسے جاتی کیونکر۔

اِدھر تو یہ باتین ہوتی تھین اُدھر جہاز کو ایک موج بلا خیز نے اس زور کا تھپیڑا دیا کہ اُچھل گیا۔ ناخدا لائف بوٹ مین آگیا تھا۔ دوسرا تھپیڑا دیا۔ تیسرا تھپیڑا دیا۔ ملّاح نے دور ہی سے دیکھ کر کہا ہے۔ ہاے۔ ہاے۔ سب ڈوب گئے۔ بیچارے۔ لائف بوٹون مین تو کوئی پچاس ساٹھ آدمیون سے زیادہ نہین آنے پائے۔ جہاز گھومنے لگا جس طرح پھرکی کو بچہ گھماتا ہی۔ اسی طرح امواج بلا خیز کے تھپیڑون سے جہاز نے چکر کھایا۔ اہل جہاز کا حال ناگفتہ بہ اُنکی بیکسی اور بے بسی اُنکی آشفتہ حالی اور پریشانی۔ اُنکی سراسیمگی اور حیرانی۔ عورتون کی گریہ و زاری۔ مرد و زن کی اشکباری۔ بچون کی بیقراری کی انتہا نہ تھی۔ اگر کوئی فوٹوگرافر اسوقت جہاز اور اہل جہاز کا فوٹو اُتارتا تو بڑے بڑے سنگدل اُسکو دیکھکر زار زار روتے۔ اجل جھپٹی جاتی ہی اجل کے پنجے مین مرغ حیات پھنسا مگر پھڑپھڑا رہا ہی کہ شاید تڑپ کے نکل سکے۔ اِدھر یہ مصیبت زدے جہاز پر دیوانہ وار پھرتے تھے کہ کسی طرف بھاگ جائین جان بچائین اور اُدھر اجل کھڑی ہنس رہی تھی کہ اس وحشت کے صدقے۔ کوئی انسے اتنا تو پوچھو کہ مجھسے بھاگ کے جائینگے کہان۔ جان بڑی پیاری چیز ہی۔ خوب جانتے تھے کہ ناخدا اندارد کمپاس کا پتا نہین۔ جہاز مین پانی برابر آرہا ہی۔ طوفان ستم پر ستم ڈھا رہا ہی۔ سمندر جوش و خروش پر ہی۔ لائف بوٹ دور نکل گئے۔ مگر پھر بھی کوشش کرتے جاتے تھے کہ شاید کسی طور پر بچ جائین۔ ہاے افسوس واے افسوس۔

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

دو اجل رسیدہ بہنین اس حالت مایوسی مین یون باتین کرنے لگین۔

بڑی بہن۔ (بڑی) کود پڑو پانی مین کود پڑو شاید بچ جائین۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چھوٹی بہن - (سر پیٹ کر) اب جو چاہے کرو - بچنا محال ہے -

بڑی - ہو ہو - اِس طوفان ظالم سے خدا سمجھے -

چھوٹی - ہائے اُماجب سُنینگی تو کیا کرینگی -

بڑی - اُف ہائے غضب - ارے یہ ہوا کیا -

چھوٹی - مین تو کودتی ہون -

بڑی بہن - (روکر) ہا ہین کیون جان دیتی ہو -

حضرات ناظرین کسقدر افسوس ناک معاملہ ہو جہاز اب ڈوبتا ہو ایک بہن مارے گھبراہٹ کے کہتی ہو کہ مین پانی مین کودی پڑتی ہون ہائے کوئی پوچھے کہ سمندر مین کودنے سے کیا بچ جائیگی مگر پوچھے تو اس سے جو ہوش مین ہو - دوسری بہن کہتی ہو کہ ہا ہین ہا ہین کودنا نہین - جان کیون دیتی ہو - اُف ہائے کیا غضب کا فقرہ ہو - دہشت گھبراہٹ از خود رفتگی - جوش خون - آشفتگی وفور غم والم - یہ سب اِس فقرے سے ظاہر ہین - جوش خون اور بہن کی محبت اسکی مقتضی نہوئی کہ بہن کو کودنے دے - گو خوب جانتی تھی کہ کودے گی تو اور نہ کودے گی تو جان ہر طرح جائیگی - مگر دُنیا بہ امید قائم -

ایک عورت نے جو اِس سانحۂ ہوش رُبا سے مجنون ہو گئی تھی اپنے پیارے بچے کو سمندر مین پھینکدیا اور کہا اے سمندر یہ لڑکا مین تیرے سپرد کرتی ہون یہ کہکر خود بھی کود پڑی اور لقمۂ نہنگ اجل ہوئی - تینون لائیف بوٹ موجون کے تھپیڑے کھاتے سختیان اُٹھاتے جزیرہ پیرم کے رُخ جانے لگے کُل ستر آدمی آسکے تھے تاریکی ایسی چھائی تھی اور لہرین اسقدر بلند ہو ہو جاتی تھین کہ جزیرۂ مذکور اچھی طرح نظر نہین آتا تھا - مگر روشنی نے انکو بڑی مدد دی - ورنہ کمپاس سے چندان مطلب برآری ممکن نہ تھی -

ملاح ساحل پر ان بوٹون کی آمد آمد کا منتظر کھڑا تھا - اور وہ زن خوبرو کبھی کبھی دوربین ملاح سے لیکر دیکھتی تھی - اسکے دل کی اُسوقت عجب کیفیت تھی - جہاز کے غرق ہونے اور صدہا بندگان خدا کی جان جانے کا از بس ملال تھا - مگر جب یہ سوچتی تھی کہ ایک لائیف بوٹ پر اُسکا شوہر بھی آتا ہوگا تو باچھین کھل جاتی تھین اور پھر جو خیال آتا تھا کہ مبادا بوٹ پر نہ کود سکا ہو تو اُداس ہو جاتی تھی -

اِتنے مین باد مخالف جو چلی تو دو لائیف بوٹون کا رُخ بدل دیا -

ملاح - ارے رے رے اُف - یہ بُرا ہوا -

ع - (چونک کر) کیا ہوا -

ملاح - بوٹون کو دیکھو -

ع - (ہاتھ ملکر) ارے یہ تو دوسرے رُخ جانے لگے - ہائے ہائے یہ کیا ستم ہو گیا -

ملاح - گھبراؤ نہین - گھبراؤ نہین - کمپاس اُنکے پاس ہو - کپتان اسمتھ بڑا لائق اور تجربہ کار ناخدا ہو اور اُسکے لفٹنٹ بھی آزمودہ کار جہاز ران ہین -

ع - مگر اس سے فائدہ کیا ہوگا - باد مخالف سے کچھ بس چلتا ہو -

ملاح نے دیکھا کہ ایک لائیف بوٹ بھنور مین پڑ گیا - اور چکر کھانے لگا - یہ بحر ہند کے مختلف مقامات سے خوب واقف تھا - اب سُنیئے کہ جس مقام پر یہ لائیف بوٹ تھا وہان دو تین پہاڑ بھی قریب تھے - جنکی چوٹیان ہمیشہ پانی مین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چھپی رہتی تھین۔ اِن پہاڑون سے جہاز ران کم واقف تھے کیونکہ جہاز کے اصلی راستے پر وہ واقع نہ تھے مگر پیرمرد چپّے چپّے کا حال جانتا تھا۔ سمجھ گیا کہ اگر ذرا ہوشیاری نہ کی تو کشتی کے ٹکڑے ٹکڑے اُڑ جائینگے۔ زن خوبرو سے اِس امر کا تذکرہ کرنا مناسب نہ سمجھا۔ وہ طرح طرح کے سوالات کرتی جاتی تھی مگر مَلّاح کی نظر اُسی طرف تھی۔

ع۔ کشتیان اَب کہان ہین۔

ملاح۔ خاموش۔

ع۔ (خوف زدہ ہوکر) اَب لائیف بوٹ کہان پر ہین۔

ملاح۔ (جواب ندارد)۔

ع۔ کیا بھنور مین پڑ گئین۔

ملاح۔ پہاڑون سے ضرور ٹکرائینگی۔

ع۔ اَب ہین کہان پر۔

ملاح۔ ٹھہر جاؤ۔ ٹھہر جاؤ۔ اسوقت باتین نہ کرو۔

تیس چالیس شقی اُس لائیف بوٹ کی حالت زار دیکھکر خوش ہو رہے تھے ایک بولا ڈوب ڈوب۔ دوسرے نے کہا۔ ارے بچگئی کشتی۔ تیسرے نے کہا بکرے کی مان کب تک خیر منائیگی۔ چوتھا بولا۔ وہ ڈوبی ارے پھر بچی ہاے بچ گئی۔ ملاح کا بس چلتا تو خود جاکے پتوار ہاتھ مین لیتا اور اُن اجل رسیدہ بیچارون کو بچاتا مگر یہ امر مُحال تھا۔ زن خوبرو اُن شقی القلب آدمیونکی گفتگو سُنکر اور بھی زار زار رونے لگی۔ کہ یہ کمبخت کھڑے ہوکر دعا مانگ رہے ہین کہ کشتی غرقاب ہوجاے۔

جنی ڈیس جہاز چکّر کھاکر غرقاب ہوگیا بچون اور عورتون اور مردون کے چیخنے چلّانے کی آواز سے لائیف بوٹ والون کے کلیجے دہل گئے۔ ایک تو خود گرداب بلا مین تھا۔ باقی دو نون کے بیٹھنے والون نے پیچھے پھر کر اس سانحہ ہوش رُبا کو نظر عبرت سے دیکھا اور اِسقدر روئے چلّائے کہ الامان الامان۔ دیکھتے ہی دیکھتے جہاز ڈوب گیا۔

ساحل جزیرۂ پیرم پر بھی شور مچا۔ گو اکثر سنگدل جہاز کے ڈوبنے کی دُعا مانگ رہے تھے۔ مگر جسوقت دیکھا کہ بچّے اور زن و مرد اِس بیکسی سے جان دیتے ہین بے اختیار آنسو نکل پڑے۔ شعلے ہوا کے سبب سے خوب تیز تھے لہذا شب کی تاریکی مانع مشاہدہ نہوئی زن خوبرو سکتے کے عالم مین تھی۔ ملاح نے پیشتر ہی کہدیا تھا کہ اتنے عرصے مین جہاز غرق ہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ کبھی زن خوبرو کشتیون کی طرف دیکھتی تھی کبھی سوچتی تھی کہ مبادا جہاز ہی مین رہ گیا ہو اور ڈوب گیا ہو۔

اَب سُنیے کہ جس لائیف بوٹ پر ناطورۂ ماہ لقا ونیشیا اور لفٹننٹ اہلیٹن تھے وہ باد مخالف کے زور سے جزیرۂ پیرم سے تھوڑے فاصلے پر بہتا چلا گیا اور پتوار ایک اناڑی کے ہاتھ مین۔ ملاح نو خُرّانٹ جہاز ران تھا بھانپ گیا کہ کسی نادان نوآموز کے ہاتھ مین پتوار ہے کشتی کا بچنا معلوم۔ با دیدۂ مطروح و سینۂ مجروح خدا کے آسرے پر بیٹھے سمندر کو دیکھ رہے تھے۔ اجل ہر سمت سے اپنی بھیانک صورت دکھاتی تھی۔ چو طرفہ مصیبت ہی مصیبت نظر آتی تھی۔ جہاز پر سے بوٹ مین آئے مگر یہان بھی مصیبت نے ساتھ نہ چھوڑا۔ ع

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی	رنجینا

مس۔ آزاد کس بوٹ پر ہین۔

ص۔ وہ سامنے جاتا ہے۔

مس - اَب ہمارا بوٹ بچ بھی سکتا ہی بھلا -
ص - خدا بڑا کارساز ہی -
مس - (آہِ سرد بھر کر) یا آلٰہی ہمین بچالے - (رو کر) ہم بیگناہ ہین -
ص - اُف - اسوقت جیسے کوئی کلیجا مسوس رہا ہے - توپ کا مقابلہ کرتے ذرا خوف نہین معلوم ہوتا مگر اسوقت روح تک لرز رہی ہی - خیر خدا حافظ ہی وِنیشیا گھبراو نہین خدا کی خدائی مین کسی کو دخل نہین ہی -
مس - یقین نہین آتا کہ بچین -
ص - صبر، صبر - استقلال - استقلال -
مس - صبر نہین تو اور یہان بس کیا چل سکتا ہی - آسمان کیطرف دیکھکر) یا خدا بچائیو -
ص - لو آزاد کی کشتی بھی اِدھر ہی آنے لگی -
مس - ہان آئی - مگر وہ بھی تو اِدھر ہی چلی آتی ہے - ماجرا کیا ہی یا خدا - یا خدا -
ص - اپنی خوشی سے تھوڑا ہی آتے ہین کچھ -
مس - کوئی بچیگا - ہاے اَب جان گئی - اپلیٹن - رخصت -
یہ کہکر وِنیشیا رُخِ انور ڈھانپ کے خوب زار زار روئی - یہانتک کہ ہچکی بندھ گئی - اپلیٹن بھی زندگی سے ہاتھ دھو چکا تھا - مگر وِنیشیا کو بکمال استقلال سمجھایا کہ پیاری وِنیشیا ذرا مستقل مزاج رہو - یہ وقت استقلال کا ہی - اگر استقلال نکروگی تو کروگی کیا - مگر تاہم مستقل رہنا چاہیے دیکھو اگر مستقل نرہتے تو جہاز سے یہان تک کیونکر آتے اور لوگون کی طرح ہم بھی نہ ڈوب جاتے -
مس - اَب تو بچنے کی کوئی صورت ہی نہین ہی - (سمندر کی طرف نظر کرکے) اُف - ہاے یہ ہمارا جانی دشمن ہی -
ص - آزاد کی کشتی کا رُخ بدل گیا - افسوس -
م - ہاے ہاے -
ص - ایسا طوفان تو ہمنے آجتک دیکھا ہی نہین - یا آلٰہی مدد دے یا خدا مدد دے -

سراسر ہمچو مہر و ماہ گردیدیم دنیا را
ندارد منزل آسائیشی دیدیم دنیا را

ایک لائیف بوٹ جسپر کپتان اسمتھ تھے وہ تو مع الخیر ساحل جزیرہ پیرم تک پہونچگیا - مگر دو لائیف بوٹ ابھی سمندر ہی مین ہین - رات اور بھی تیرہ و تار ہوتی گئی - مگر طوفان نے لطف عنایت کی - جب طوفان کسیقدر کم ہوا تو یہ دونون بوٹ بھی جزیرۂ مذکور کیطرف چلے - کپتان اسمتھ نے لائیف بوٹ پر سے اُترتے ہی لوگون سے پوچھا کہ پال نامے ایک ملّاح اس ٹاپو مین کہین ساحل ہی کے قریب رہتا ہی اُس سے مین ملنا چاہتا ہون - ملّاح تو وہان پر کھڑا ہی تھا آگے بڑھا کپتان اُسکو دیکھکر ازبس محظوظ ہوے ملّاح نے کہا کہ مین پہلے سمجھا تھا کہ کوئی اور جہاز ہی مگر پھر مجھے معلوم ہوا کہ ڈلی جنیس ہی - افسوس صد افسوس - کتنے ٹن کا جہاز تھا - کپتان صاحب نے کہا کہ ساڑھے تین سو ٹن کا تھا - تینون لائیف بوٹ مین کوئی ستّر بہتّر آدمی کود سے - باقی بیچارے اسی لیے پیدا ہوئے تھے کہ اس خونخوار سمندر مین جان گنوائین - افسوس - مین نے بڑی پھُرتی کی - اغلب ہی کہ دو بار توپ دغنے کی آواز یہان آئی ہو - بہت عرصے تک کوشش کرتا رہا کہ جہانتک ممکن ہو جہاز کو ڈوبنے سے بچاؤن مگر تم تو خود پُرانے تجربہ کار ہو - ساٹھ ستّر برس تک جہاز رانی کیا کیے تم نے دیکھا ہوگا کہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مین کتنی دیر تک جہاز پر رہا۔ ملاح نے کہا جی ہان مین دور مین سے بہت غور کے ساتھ کل کارروائی بصد حسرت دیکھ رہا تھا آپ نے سوائے اعلی مستول کے اور سب مستولونکو بند کر دیا ورنہ خدا جانے کیا ہوتا یہ ساٹھ ستر آدمی بھی نہ بچتے۔ وہ کون شخص ہی جو دو بار لائیف بوٹ سے جہاز پر آیا اور لوگون کو لے گیا یہ بڑا جری آدمی ہی۔ مین نے ایسے جیوٹ اور بہادر کم دیکھے ہین۔ جو اورون کے لیے اپنی جان پر کھیل جائین کپتان نے کہا وہ ایک ہندوستانی ہی میان آزاد۔ بڑا لائق آدمی ہی اس سے مجھے بڑی مدد ملی اُسکی بسالت اور شجاعت اور جوانمردی کا نقش میرے لوح دل پر منقوش ہوگیا۔ قابل داد کام کیا ہی۔ اہا ہا ہا ہا۔ کس بانکپن سے لوگونکو مدد دی ہی کہ سبحان اللہ مین اُسکی جوانمردی کی بڑی تعریف کرونگا اور مختلف اخبارون مین چھپوادونگا کپتان اُسی مقام پر بیٹھ گیا۔ ایک شخص نے کہا اگر مضائقہ نہو تو تھوڑی سی شراب پی لیجیے آپ اسوقت انتہا کے بدحواس ہین اور محنت بھی اس درجہ کی ہی کہ شاید تمام عمر نہ کی ہوگی۔ کپتان نے اُسکا شکر یہ ادا کیا اور بوتل لیکر دیکھا تو جمیکا رم ایک گلاس پانی مین ملا کر پیا پھر ایک گلاس لیا۔ تھوڑی ہی دیر مین چوتھائی بوتل شراب لنڈھائی۔ جب سرور گھٹے اور نشے جمے تو کھڑا ہوا اور سمندر کے اس مقام کو بحسرت و حیرت دیکھکر دردناک اور جگر دوز آواز سے یون گانے لگا۔

"Three times round went my gallant ship, and three times went, She three times went my gallant ship when she went to the bottom of the sea

میان آزاد اور خوجی ایک لائیف بوٹ پر تھے۔ ونیشیا اور اپلیٹن دوسرے پر اب دونون بوٹ ایک دوسرے سے تھوڑے ہی فاصلے پر جانے لگے کہ اتنے مین ایک موج نے یہ ستم ڈھایا کہ اپلیٹن والا بوٹ چکر کھاکر دوسرے رُخ بہتا چلا گیا اور یہان تک تہ و بالا ہونے لگا کہ تین آدمی سمندر مین گر پڑے اور حیف صد حیف کہ اُن تینون مین لفٹنٹ اپلیٹن بھی تھے ادھر یہ گرے اُدھر ونیشیا نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوگئی۔ آزاد فوراً بوٹ پر سے کود پڑا اور انتہا کی جرأت اور شجاعت سے اپلیٹن کی مدد کو چلا۔ ادھر اپلیٹن کا وفادار کتا بھی آقا کے گرتے ہی پانی مین کود پڑا اور سر کے بال دانتون سے پکڑ کر اپنے آقا کو اُسنے اُبھارا۔ میان آزاد بھی پیرتے ہوئے دُن سے جا پہونچے ایک ڈبکی جو دیتے ہین تو اپلیٹن بخوبی اُبھرے۔ بوٹ قریب آیا لوگون نے مدد دے کر اپلیٹن کو کھینچ لیا۔ اسوقت ایسے گھبرائے ہوئے تھے کہ روح تک گویا لرز رہی تھی ونیشیا کو غش کی حالت مین دیکھ قریب جا بیٹھے اور لب لعل شکر خا کا زور سے بوسہ لیا۔ منھ پر خوب چھینٹے دیے تھوڑی دیر مین ہوش آیا تو شوہر کو لائیف بوٹ مین دیکھکر فرط طرب سے آنکھین اشکبار ہوئین۔ ص۔ اس نیوفونڈلنڈ کے رفیق بے زبان اور میان آزاد جوانمرد نے مجھے اُسوقت بچا لیا۔ اِدھر مین گرا اُدھر کتا کودا اور بوٹ سے میان آزاد کود پڑے۔

میان آزاد کی مدد سے لفٹنٹ اپلیٹن تو بچ گئے مگر لائیف بوٹ اس پھرتی سے گئے کہ یہ بیچارے میان آزاد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سوار ہو سکے بدرجہ مجبوری اُنکو پیرتے ہوے جانا پڑا۔ جب لائیف بوٹ ساحل کے بالکل قریب پہونچا تب کہین لوگونکو میان آزاد نظر آئے۔ آزاد جزیرے کے رُخ بمقتضاے قہر درویش برجان درویش ڈوبتا ترتا جانے لگا۔ کپتان اسمتھ نے جو دوربین کے ذریعے سے دیکھا تو اور بھی حوصلہ بڑھایا اور ہمت دلائی۔ شاباش آزاد شاباش مرحبا۔ مرحبا۔

[illegible]

[illegible]

یعنی گویا اپنے وقت کے ہیرو ہو اور ہلیا نظین پر رہے ہو۔

[illegible]

[illegible]

یعنی آزاد۔ سب کی آنکھین تمھاری ہی طرف ہین۔

اور واقعی یہی حال تھا۔ عورت اور مرد اور لائیف بوٹ کے بیٹھنے والے سب اِس جوانمرد کو محبت کی نظر سے دیکھتے تھے اور دست بدعا تھے کہ یا الٰہی اِس جوان اشجع کو بچا۔ آزاد جزیرہ پیرم کے ساحل پر آئے اور آتے ہی مارے تھکاوٹ کے گر پڑے کپتان اسمتھ اور اپلیٹن اور اُس پیر مرد نے آزاد کی پیٹھ ٹھوکی۔

وینیشیا نے بصد اداے دلربا میان آزاد کا شکریہ ادا کیا اور کہا تمام عمر تمھاری مشکور ہون گی کہ تمنے میرے شوہر کی جان بچائی۔

عروس مہ لقا وینیشیا نے اپنے پیارے پیارے ہاتھون مین جام بادۂ ناب لیکر کہا او اُٹھو دوا پیو آزاد نے وینیشیا کی طرف دیکھا تو اُس سرمایہ ناز نینی غیرت لعبتان چینی نے پھر کسیقدر تیکھی ہو کر کہا کہ اُٹھو دوا پی لو آزاد اُٹھ بیٹھے اور شراب ناب راح روح کیمیاے فتوح کو دوا سمجھکر ہونٹھون سے لگایا مگر پیتے ہوئے جھجکے۔ وینیشیا نے زبردستی اپنے ہاتھ سے شراب پلادی۔ ملاح نے دیکھا کہ وہ زن خوبرو ایک جوان کے ساتھ کھڑی باتین کرتی ہی پوچھا کہو تمھارا شوہر آیا۔ عورت مسکرائی اور اشارے سے دکھایا کہ یہی ہی ملاح نے کہا بیچاری اِسوقت زار زار روتی تھی مگر مین نے اُسکی بہت کچھ تشفی کی۔ تم کس لائیف بوٹ مین تھے اُسنے کہا دوسرے لائیف بوٹ مین۔ جو کپتان اسمتھ کے لائیف بوٹ کے بعد داخل ہوا۔

کپتان میان آزاد وینیشیا اپلیٹن اور خوجی چارون اُس پیر مرد کے مدعو ہوے پیر مرد ساحل بحر کے قریب ایک گانون مین رہتا تھا اِسکا مکان چھوٹا سا تھا مگر احاطہ نہایت وسیع اور میدان کھلا ہوا اِس غریب آدمی کے پاس اسقدر سامان تو تھا نہین کہ وینیشیا اور اپلیٹن اور آزاد کی خاطر خواہ تواضع کرتا مگر جو کچھ حاضر تھا اُسمین دریغ نہ کیا۔ کچھ روٹیان اور تین مرغیون کا گوشت اور پانچ مچھلیان یہ سامان دعوت تھا۔

م۔ جسقدر ذائقہ آج کھانے مین حاصل ہوا عمر بھر نہین حاصل ہوا تھا۔

آزاد۔ اِسوقت جی چاہتا ہی اگر بس چلے تو اپنے میزبان کو اِس جزیرے کا بادشاہ کر دون۔

م۔ کیا عمدہ اور دلچسپ مقام ہی۔

ص۔ ایسی مچھلی بھی کبھی نہ کھائی ہوگی۔

ملاح۔ مین نے آج صبح کو دیکھا کہ دو ابابیلین پانی کی سطح کے بالکل قریب سمندر مین جارہی ہین۔ بس اُسی ماتھا ٹھنکا مین نے کہا خدا ہی خیر کرے کسی جہاز پر تباہی ضرور آئیگی۔ یہ تیسرا مرتبہ ہی کہ دو ابابیلون کے سطح آب کے قریب جانے سے طوفان آیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہین نے تین بار تجربہ کیا۔

کھانا کھانے کے بعد سب کے سب بڑی دیر تک بیٹھے رہے۔ خوب باتین ہوا کین ملاح الگ ہی دون کی لے رہا تھا کہ مین نے یہ کیا اور وہ کیا اور ایک مرتبہ جہاز پر سے کود کر ڈوبتے کو نکالا یون انعام پائے اور فلان فلان اخبار مین میری تعریف چھپی۔ کپتان الگ مشغلے مین آ کر گپ اڑا رہے تھے جسین ایک صحیح تو ننانوے لغو۔ آزاد اور وینشیا ٹہلنے لگے۔ اپلٹن اور خوجی یون باتین کرتے تھے۔

ص۔ بڑی بیش بہا اشیا کل یہان والونکے ہاتھ آئینگی۔

خ۔ اسمین کیا شک ہی۔ دیکھین ہماری افیم کی ڈبیا کس خوش نصیب کے ہاتھ لگتی ہی۔

اپلٹن نے جو یہ فقرہ سنا تو کھلکھلا کر ہنس پڑا اور وینشیا سے کہا ڈیر وینشیا خوجی کہتے ہین کہ کل ڈوبی چیزون مین سے اکثر اشیاء گرانمایہ جزیرے والونکے ہاتھ آئینگی خدا جانے ہماری افیم کی ڈبیا کس خوش قسمت کے ہاتھ لگے۔ آزاد اور وینشیا مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئے افیم کی ڈبیا کیا جواہرات کی ڈبیا تھی۔

تڑکے نور کے میان آزاد اور وہ خاتون پریزاد اور اپلٹن اور کپتان اسمتھ جزیرے کی سیر کو چلے اُنکے نیک نفس اور مہمان نواز میزبان نے کہا کہ یہ جزیرہ عدن سے کوئی ہنڈریڈ میل شمال و مغرب کیطرف واقع ہی آخری جنگ فارس مین سلطان زنجبار نے برٹش گورمنٹ کو یہ جزیرہ دیدیا تھا۔ میان آزاد نے کہا یہان توپخانہ کی ایک باڑی بھی تو ہی ملاح نے کہا ہان برٹش کیطرف سے توپخانہ یہان رہتا ہی تاکہ غلامی کی تجارت نہونے پائے۔ وینشیا کے سوا اور کسی کے پاس ٹکا بھی نہ تھا۔ اور وینشیا کے پاس بھی واجبی ہی واجبی رقم تھی میان آزاد نے بندگان خدا کی جان بچانے مین اسقدر شجاعت اور ہمدردی ظاہر کی تھی کہ جزیرہ پیریم کے باشندے ہزار جان سے اُس پر عاشق ہو گئے تھے۔ اِن لوگون نے باہم صلاح کر کے کسیقدر چندہ جمع کیا اور جو لوگ اپنی خوش قسمتی سے جیتے بچے تھے اُنکی اِس چندہ سے مدد کی روپیہ کا تقسیم کرنا میان آزاد کے سپرد کیا گیا حسن اتفاق سے ایک کشتی جو بمبئی سے لندن جاتی تھی جزیرہ پیریم کے بندرگاہ مین لنگر انداز ہوئی۔ اِس کشتی کے کمینڈر کپتان ولیمس نے سویز تک کا پاس اُنکو مفت دیا۔ باڑی کے افسرون نے لباس سے اِن لوگون کی مدد کی۔ کپتان اسمتھ تو میان آزاد کے دلی دوست ہو ہی گئے تھے ولیمس سے بھی انھون نے آزاد کی تعریف کی اور کہا اِس جری آدمی کے سبب سے تیس چالیس کی جان بچگئی۔ دوبارہ یہ جوانمرد جہاز مین کودا۔ ایکبار لائیف بوٹ سے کود کر مسٹر اپلٹن کو اُسنے بچایا۔ یہ کئی غوطے کھا چکے تھے۔ ملاح نے کہا مین تو سمجھا تھا کہ اب یہ نہ بچینگے مگر ساحل تک پیرتے ہوئے چلے ہی آئے۔ کپتان ولیمس نے میان آزاد کی پیٹھ ٹھوک کر کہا شاباش۔ ع۔

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

وینشیا نے میان آزاد سے کہا کہ ہم کل کسی وقت داخل سویز ہونگے۔ آپ کی مفارقت کا جسوقت خیال کرتی ہون بے اختیار دل بھر آتا ہی۔ آپکا احسان تمام عمر نہ بھولون گی کہ میرے پیارے شوہر کو آپ نے بچایا ورنہ اُسوقت مین بھی سمندر مین کود پڑتی اور مارے غم کے اپنی جان دے دیتی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تڑکے تڑکے نسیم سحری کے جھونکے جگر تک کو سردی بخشتے تھے اور سمندر کی موجین خوبان طناز کی طرح اٹھکھیلیون پر تھین اور میان آزاد فرخ نہاد بادل شاد جہاز پر خواب ناز مین تھے کہ دفعتہً مسٹر اپلیٹن نے انکو آواز دی۔ مسٹر آزاد۔ مسٹر آزاد۔ اُٹھیے سویرا ہے مالٹا پہونچ گئے۔ آزاد اُٹھے تو دیکھا کہ مالٹا کے گرجا اور مساجد کے سنہرے منار اور کنگرے آفتاب کی کرن سے چمک رہے ہین اور دور سے کُل شہر کے اونچے اونچے مکانات اور عمارات عجب لطافت کے ساتھ نظر آتے ہین میان آزاد اس کیفیت کو دیکھ کر ازبس محظوظ ہوئے اور تھوڑی ہی دیر کے بعد ان کا جہاز مالٹا مین لنگر انداز ہوا۔ لوگ خوشی خوشی اُترے۔ خوجی اور میان آزاد مسجد مین گئے۔ اور مسٹر اپلیٹن اور کپتان اسمتھ گرجا کی طرف روانہ ہوئے۔ سینٹ مائیکیل کے گرجا مین ڈیڑھ گھنٹے تک عبادت کی۔ اور وہان سے چلے تو میان آزاد کو مسجد سے ساتھ لیا۔

کپتان اسمتھ نے کہا کہ صبح کو پنسولا اینڈ اورنٹیل کمپنی کا اسٹیمر یعنی دودکش جہاز (ایدی آرٹا) لندن روانہ ہوگا۔ رات بھر سب کے سب ہل جل کر رہے۔ صبح کو جدائی کا وقت تھا۔ جسوقت وینیشیا اور اپلیٹن ایدی آرٹا پر سوار ہونے لگے میان آزاد ڈھاڑین مار مار کر رونے لگے وینیشیا تڑپتی تھی بے اختیار جی چاہتا تھا کہ آزاد کو بھی جہاز پر بٹھالے یا خود جانے کا نام نہ لے۔

اوّل تو میان آزاد کی لیاقت اور قابلیت اِس درجہ اعلی تھی کہ تربیت یافتہ لیڈیان اور جنٹلمین بڑی خوشی کے ساتھ اُن سے ملتے تھے اور اُن سے گفتگو کر کے خوش ہوتے تھے۔ دوسرے میان آزاد یورپین لیڈیون اور جنٹلمینون کی طرز معاشرت اور طریق گفتگو اور داب و آداب سے بھی خوب واقف تھے لہذا جب کسی لیڈی یا جنٹلمین سے ملتے تو مغائرت یا اجنبیت نہین پائی جاتی تھی وینیشیا کو آزاد سے پاک اور دلی محبت تھی۔ اور کیونکر نہوتی۔ اپلیٹن کی جان بچائی تھی۔ علاوہ برین جو سچی جوانمردی اور پکّی ہمدردی میان آزاد نے جہاز ڈوبتے کے وقت ظاہر کی تھی اُس کا نقش وینیشیا کے لوح دل پر بخوبی منقوش ہوگیا تھا۔ وینیشیا کا دل اس قدر بھر آیا کہ جہاز پر جانا اور میان آزاد کو مالٹا مین اکیلا چھوڑ دینا ازبس شاق گذرا اور اپلیٹن سے کہنے لگی اگر تمھاری راے ہو تو جب آزاد ہمارے سامنے روانہ ہوجائین تب ہم لندن جانے کا خیال دل مین لائین۔ مین کیا کرون مجبور ہون۔ دل کو لاکھ لاکھ سمجھاتی ہون سہلاتی ہون مگر دل نہین مانتا۔ کسی پہلو قرار نہین۔ میرا دل گواہی دیتا ہی کہ آزاد کی مفارقت مین میری جان جائیگی۔ حیرت ہے۔ کہ اب ہم کرین تو کیا کرین۔

اپلیٹن نے آزاد سے کہا کہ اب اسوقت مجھسے اور کچھ نہین کہا جاتا صرف اِسقدر کہتا ہون کہ ضرورت کے وقت جان جوکھم کے وقت مجکو ضرور یاد کرنا۔ اپلیٹن کو اب اپنا درم ناخریدہ غلام سمجھو۔

وینیشیا۔ آزاد جیسے بہن کو اپنے بھائی کی محبت ہوتی ہی ویسی ہی مجھکو تمھاری محبت ہی۔

آزاد۔ اب اسوقت کوئی اسقدر تشفی کو دے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہ مین تم کو اور تمھارے پیارے شوہر کو پھر بھی دیکھون گا تو مین جی اُٹھون - مین سوچتا ہون کہ دو تین دن تک مین یہان اکیلا کیونکر رہ سکون گا ایک ایک گھنٹا ایک ایک سال کے برابر گذریگا - طرح طرح کے خیالات دل مین جگہ پائینگے -

اسمتھ - بیشک - بیشک -

ص - آزاد -

آزاد - یار زندہ و صحبت باقی -

م - اب ہندوستان ہی مین ملینگے یا شاید یورپ مین ملاقات ہو -

آزاد - مسٹر ایپلٹن - مین ہندوستان مین رہون یا جہان رہون ملون کا ایک مرتبہ ضرور - مگر یہ دو دن کس طرح کٹین گے -

م - یہ اقرار کرو اور حتمی وعدہ کہ خط برابر بھیجے جاؤگے -

آزاد - برابر! اسمین کیا فرق ہی -

ص - ہمارے نام خط اس پتے سے بھیجنا -
سی ایپلٹن اسکوائر قریب کوٹھی مشہور کاکس اینڈ کمپنی آرمی ایجنٹس - پکاڈلی - لندن -

آزاد نے یہ پتہ ایک کاغذ پر لکھ لیا - اور حفاظت کے ساتھ جیب مین رکھا -

م - مسٹر ایپلٹن نے چودہ مہینے کی رخصت لی ہے - چودہ مہینے کے بعد وہ اپنی رجمنٹ مین ہون گے - خدا نے چاہا تو اس عرصے مین آپ بھی واپس آگئے ہونگے -

آزاد - دیکھیے -

م - خدا جانے لڑائی کب تک رہے -

آزاد - اور کیا کیا واقعے پیش آئین -

ص - جنگ طول کھینچے گی -

آزاد - اکثر افسرون کو امید ہی کہ برٹش گورنمنٹ ٹرکی کا جنبہ کرے گی -

ص - دل ہم نہین کہ سکتے - لیکن اگر ایسا ہو تو خدا کرے ہم بھی بھیجے جائین - پھر ہمارا آپ کا ساتھ ہو -

برٹش گورنمنٹ کی حکمت یہ ہی کہ کسی کا جنبہ نہ کرین - مگر اپنی چال سے بھی ہم غافل نہ رہین گے - ٹرکی کی حالت اچھی نہین ہی - انتظام بھی خراب ہے - اور زر دار نہین - جنرل اغناٹف نے ٹرکی کا نام مریض رکھا ہے اور ہم بھی اُن سے اتفاق کرتے ہین -

آزاد - مانا کہ انگلستان کی طرح یا فرانس اور جرمنی کی طرح وہان شایستہ طور پر حکومت نہوتی ہو گر وہان کی بدنظمی کو لوگ بہت مبالغے سے بیان کرتے ہین -

الغرض وینشیا اور ایپلٹن میان آزاد سے بحسرت تمام رخصت ہوے - وقت رخصت وینشیا کی آنکھین اس قدر اشکبار تھین کہ وہ بیچاری آزاد کی صورت بھی اچھی طرح نہ دیکھ سکی - ایپلٹن نے مصافحہ کیا - اور میان آزاد مالٹا مین اکیلے رہ گئے -

پریون کی چہل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خیر ادھر کا قصہ تو ادھر چھوڑا۔ اَب سُنیے کہ شام کے وقت جبکہ بادِ سرد و طرب انگیز سے جگر تک کو خنکی پہونچتی تھی اور پھولون کی بوباس سے مشام جان معنبر ہوا جاتا تھا۔ اور بادل ٹھٹھکیلیون پر تھے حسن آرا بیگم اپنی پیاری بہنون کو ساتھ لیے ہاتھ مین ہاتھ دیے معروف گلگشت چمن و تماشاے نسرین و نسترن تھین۔ اُدھر بادل کا جھومنا اور اِدھر اِن بُتان طنّاز کا جوانی کی ترنگ مین مستانہ وار باغ سراپا بہار مین جھک جھک کر گھومنا عجب لطف دکھاتا تھا۔ غنچۂ دل کھلا جاتا تھا روح افزا کے دھانی دوپٹے پر وہ عالم تھا کہ اُہو ہو ہو۔

حسن آرا کا ہلکا صندلی دوپٹا اور اودا پاجامہ بدلی مین عجب جوبن دکھاتا تھا مگر بہار النسا بیگم اُسوقت سفید سادہ باریک دوپٹا خلاف معمول اوڑھے تھین۔ ہان سپہر آرا البتہ متوالی تھی۔ وضع دنیا سے نرالی تھی۔ وہ بانکی سج دھج کہ زاہد صد سالہ بھی دیکھے تو گھنٹون گھورا ہی کرے۔ زلف پریشان شادان و فرحان مست و خندان اٹھلا اٹھلا کر روشون مین آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتی تھی اور گلہاے معنبر کی بھینی بھینی مہک سے اور بھی مست ہوئی جاتی تھی۔

باغ مین آج جو اُس گل کی سواری آئی
شور بُلبُل نے کیا بادِ بہاری آئی

روح افزا نے گلاب کا ایک پھول توڑا تو سپہر آرا بیگم مچل گئین کہ بہن یہ ہمکو دے ڈالو ہم اپنے جوڑے مین لگائینگے۔

روح۔ بس باغ بھر مین اَب یہی نگوڑا پھول رہ گیا ہے۔

سپہر۔ (بھولے پن کے ساتھ) اور تو سب چھوٹے چھوٹے ہین۔

روح۔ تمھین بڑی شوقین ہو۔

بہار۔ ہو نہ ہو اِتنی بڑی ہو کر چھوٹی بہن سے لڑتی ہین موا پھول بھی کوئی بڑی کائنات ہے جیسے۔

روح۔ اچھا آپ رہنے دین۔

حسن۔ سپہر آرا جانین روح افزا جانین۔ تُم بیچ مین کیون بولتی ہو بہن۔

روح۔ اِنکی عادت ہے۔ یہ اپنی عادت سے ناچار ہین بیچاری۔

بہار۔ ٹانگ کی برابر لڑکی اُس سے ذرا سے پھول پر لڑتی ہین

روح۔ پھر۔

سپہر۔ اچھی بہن دے ڈالو۔ ہم اپنے جوڑے مین لگائینگے (آبدیدہ ہو کر) اچھا نہ دو۔

روح۔ لو بس اِتنے ہی مین رو دین (سپہر آرا کو گلے لگاکر) ہم تو ہنستے تھے تم ہنسی ہنسی مین رو دین۔

سپہر آرا پھول لیکر مُسکرائی۔

سپہر۔ واہ کہین روئی نہون۔ روئین میرے دشمن۔ جو میری طرف دیکھ نہ سکین۔ مین نے جان بوجھ کر رُوانسا مُنھ بنایا تھا جسمین پھول دے دو۔

حسن۔ مہری ذری اِس کوّے کو تو مار کے ہکادے موا کب سے قاؤن قاؤن کر رہا ہے۔

بہار۔ ہان مجھے بھی اِسکی بولی سے نفرت ہے۔ جب دیکھو ٹاؤن ٹاؤن۔ ٹاؤن۔ ٹاؤن۔

سپہر۔ ٹاؤن ٹاؤن کہنا چاہیئے کہ قاؤن قاؤن۔ وہ بولین قاؤن قاؤن یہ بولین ٹاؤن ٹاؤن۔

روح۔ یہ خوب ہوئی۔ ایک ہی ہوئی۔ ٹاؤن ٹاؤن! یا قاؤن قاؤن جو کچھ ہو یہ کوّا بولتا ہے کہ حسن آرا اور بہار النسا۔

حسن۔ ہمنے تو قاؤن قاؤن ہی سُنا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بہار - اور ہمنے ٹاؤن ٹاؤن سُنا ہی -
حسُن - بدتی ہو کچھ کچھ - ؟
بہار - ہان بدتے ہین - آؤ - آؤ کیا کیا بدتی ہو -
حسُن - پانچ پانچ روپیے بدتے ہین آؤ ہاتھ مارو - ہاتھ پر ہاتھ مارو -
بہار - پانچ پانچ کوئی اور بدتے ہونگے ہم دو دو اشرفی بدتے ہین -
روح - ہم حسُن آرا کے ہاتھ پر بدتے ہین - ایک ایک اشرفی جسکا جی چاہے بدلے -
مہری - (ہنستی ہوئی) سرکار ہمارے پاس تو ایک اٹھنّی ہی ہمکو بڑے حضور نے انعام مین دی ہی - لونڈی تو اٹھنّی لگاتی ہی کوئی ہمارے برابر کی ہو تو ہم آٹھ آٹھ آنے بدلین - جوا تو ہی یا اِدھر یا اُدھر -
حسُن - اچھا تو دو اشرفیان ہوگئین - مکرنے کی سند نہین - جی ہان - کوئی ضامن دو - ہم یون نہ مانین گے - بڑے بڑے آدمی مکر جاتے ہین -
بہار - اچھا ہم سپہر آرا کے پاس رکھواتے ہین تم بھی دو اشرفیان بسا دو کسی کے پاس -
حسُن - کیا کچھ چورون سے بہار تھوڑا ہی ہی - بھلے مانس کی بات کافی ہی - قول جان کے ساتھ ہی -
دونون بہنون نے جاکے بڑی بیگم سے پوچھا اور جنھون نے شرط نہین بدی تھی وہ بھی ساتھ گئین - بڑی بیگم نے کہا ہمنے تو وہ سُنا ہی جو حسُن آرا کہتی ہین - قاؤن قاؤن سُنا ہی - بہار النسا بولی یہی تو ہم بھی کہتے ہین - قاؤن قاؤن - سب ہمجولیون نے مل کے ان سے لڑنا شروع کیا کہ واہ پانچ روپیے کے لیے جھوٹ بولتی ہو تمنے تو ٹاؤن ٹاؤن کہا تھا - حسن آرا بولی اِس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اب کوئی اِن کی بات کا اعتبار نہ کریگا یہ کہتی ہین - اور مکر جاتی ہین - آدمی کی بات جہان گئی بس گئی اور اعتبار ہی پر سارے زمانے کا دارمدار ہی - بہار النسا نے کہا ہم بدّ کے پاس نہین کھڑے ہوتے -
سپہر - بہن روپے دے دو - تین روپے تم دو - دو روپے ہم دین -
حسُن - ہان ہین تو ایسی خسیس کہ ٹانگ کی برابر لڑکی اور اُس سے لینے بیٹھین -
بہار - چلیے آپ کی بلا سے - اچھا آؤ دے بھی دین کہا نکی جھنجھٹ - آئے دن طعنے ہی دیا کرتی ہین -
بہار النسا نے بی مغلانی سے صندوقچہ منگوایا اور کھولکر پانچ روپے کا ایک نوٹ روح افزا کو دیا - روح افزا نے کہا بہن یہ کہان کا ہی جو بمبئی کا ہوا تو ہرگز نہ لینے کی - چونی بٹے کی کون دے -
بہار - ہم نہین جانتے تم اُنسے پڑھوا منگواؤ -
روح - بی مغلانی ذری یہ نوٹ خورشید دولھا سے پڑھوا منگوانا کہ کہان کا ہی -
مغلانی - نے باہر جاکر نواب صاحب سے کہا کہ حضور ذری اس نوٹ کو پڑھ دیجیے کہ اسکا نمبر کیا ہی نوابصاحب نے پڑھ کر کہا ۱۱۲۰۰ - گیارہ ہزار دو سو -
مغلانی - (اندر آکر) بیوی گیارہ ہزار دو سو -
حسُن - کیا اگیارہ ہزار دو سو کا بھی ایک نوٹ ہوا کہین -
مغلانی - نہین بیوی یہ نمبر ہی اُس نوٹ کا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

روح۔ جاؤ سٹرنا ہی رہین بس۔
سپہر۔ نمبر کس نے پڑھوانے کو گئے تھے تم سے۔ پوچھو کہ ہی کہان کا نوٹ۔
مغلانی۔ (نوٹ لیکر) ای ہین کیا جانون موا لوٹھ کیسا ہوتا ہی ہمارے وخت (وقت) مین لوٹھ وو ٹھرتا کہان یہ کاغذ کے گھوڑے۔ آج کل دوڑائے جاتے ہین۔ (باہر جاکر) حضور نمبر نہین پوچھتی ہین۔ آیا کہان سے ہے۔ وہ تو بہ ہی کہان کا۔
ن۔ دیکھون ناگپور کا ہی۔
حسن۔ نہ لینا۔ ای روح افزا بہن لینا نہین۔
روح۔ یہ ہم نہ لینگے۔ ہمین الہ آباد یا کلکتے کا دیجیے۔
بہار۔ یہ اسیٹھ یہان کسو کو بھاتی نہین۔ لاؤ لاؤ بدل دون لو یہ لو۔ اچھا جانے دو۔ تم نقد روپے لے لو۔ گنو ایک دو تین چار پانچ۔
سپہر۔ کہو پائے۔
روح۔ نہین پائے۔
سپہر۔ نہ پائین تو ہنامت نہ مچائین
حسن۔ بی مغلانی کسی سے کہو کہ پانچ روپیہ نقد کی مٹھائی لائے۔
بہار۔ بہن نقد کس مزے سے کہتی ہین۔
سپہر۔ تازی ہیچ میل مٹھائی ہو باسی نہ اٹھا لائے۔
بہار۔ بھلا ہمکو بھی ملیگی۔؟
حسن۔ ہان ملیگی۔
تھوڑی دیر مین باہر سے مٹھائی کی چنگیر آئی۔ صرف دو روپیہ کی مٹھائی۔

حسن۔ این یہ پانچ روپیہ کی مٹھائی ہی اتنی سی۔
لونڈی۔ نہین تو باہر نواب صاحب نے تین روپے لے لیے اور سپاہی سے کہا کہ دو ہی روپے کی لاؤ۔
بہار۔ یہ کیون ذری بلاؤ تو۔
حسن۔ واہ یہ اچھی ہوئی۔
ن۔ (اندر آکر) اب کیون بلایا۔ اخاہ مٹھائی کھلانے کے لیے بلایا ہوگا۔
بہار۔ ہان۔ (چپکے سے منھ دھو رکھیے۔ یہ تین روپے آپ نے کیون اڑائے۔
ن۔ این خواب دیکھتی ہو کیا۔
بہار۔ جی ہم علم غیب پڑھے ہین۔
ن۔ کچھ خیر ہی۔ بھلا دو روپے کی اتنی مٹھائی ملتی۔
بہار۔ شانِ خدا۔ ہمین آپ چٹکیو پر اڑاتے ہین لے اب یہ دھاندلی نہ کر رکھو۔ روپے لاؤ۔
ن۔ اب تمھین یقین کیونکر آئے اچھا دو روپیہ اور دو تو دیکھین اتنی مٹھائی آتی ہی یا کم آتی ہی۔
بہار۔ (تنک کر) لاؤ لاؤ۔
ن۔ یہ یہان آکر کسنے پرچہ جڑا۔ لو صاحب لو ہمنے کہا تھا دو کی آج آئے باقی کی پھر منگوائین گے۔
بہار النسا بیگم نے روپے لیکر رکھ لیے اور نواب صاحب باہر چلے گئے۔
حسن۔ ای واہ آسمان سے گرا کھجور مین اٹکا۔ انسے روپے ملے تو آپ نے صندوقچہ مین رکھ لیے۔
روح۔ اف ری بے ایمانی!۔
سپہر۔ کچھ ٹھکانا ہی۔

بہار۔ کچھ ٹھکانا ہی! کچھ ٹھکانا ہی! کتنے ہوئے شرم نہین آتی۔ انھین کی وجہ سے شرط بدی اور اب بھی ہمکو بناتی ہین (منھ چڑھاکر) کچھ ٹھکانا ہی! کچھ ٹھکانا ہی۔

سپہر۔ (قہقہہ لگاکر) ای لو ہمسے کیون خفا ہوتی ہو بہن ہمنے کیا کیا ہاتھ جوڑے تھے کہ تم ضرور ہی شرط بدو۔

بہار۔ (مسکراکر) چلو بس بس ہین چنگی ڈال جاؤ بھاگ کھڑی۔

خیر مٹھائی تقسیم ہوئی۔ بڑی بیگم کے پاس بھیجی۔ نوابصاحب کو دی لونڈیون باندیون نے چکھی اور چارون بہنین مِل کر کھانے لگین باہم بھولے پن کے ساتھ ہنسی دل لگی ہوتی جاتی تھی سپہر آرا چھین چھین کے کھاتی تھی۔ اِدھر تو ہمجولیون مین چہل ہوتی تھی اُدھر ایک نیا شگوفہ کھلا۔

دروازے پر ایک ڈولی آئی دو کہار ایک خدمتگار نیلا پردہ ایک مسن عورت ڈولی سے اُتری اور کہارون اور خدمتگار نے اُسکے اُترتے ہی کہا بسم اللہ اسّی برس کا سن۔ چہرے پر جھریان۔ مگر ابھی تک رخسار تابان پر سُرخی باقی ہی ازسرتاپا سیاہ پوش۔ کمر باوجود مُسن ہونے کے جُھکی نہ تھی۔ عمر بھر کبھی جریب ہاتھ مین نہ لی۔ عینک البتہ لگاتی تھین۔ آہستہ آہستہ قدم دھرتی ہوئی اندر داخل ہوئین۔

مغلانی۔ (بڑی بیگم سے) لیجیے وہ آئی ہین۔

بڑی بیگم۔ کون۔ اخّاہ۔ آیئے آیئے۔ آپ نے کاہے کو تکلیف کی مجھکو کیون نہ یاد کر لیا۔

ضعیفہ۔ (ض) ایک ہی بات ہی۔

ب۔ اچھی رہین۔

ض۔ شکر ہی۔ صاحبزادیان کہان ہین۔

ب۔ اُس طرف ہین اِمام باڑے مین۔ بلواؤن۔

ض۔ ابھی نہین۔

ب۔ ارے کوئی پنکھا جھلو۔

ض۔ نہین ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہی۔ کچھ تم سے تخلیے مین کہنا ہی۔

ب۔ خیریت تو ہی۔

ض۔ (دبے دانتون) ہان۔

ب۔ ہی ہی اللہ خیر کرے۔ جیسے پانُون تلے سے مٹی نکل گئی (نوکرون سے) تُم سب ذری ہٹ جانا۔ اَب کہیے۔

ض۔ اپنی لڑکیون کی ذرا خبرداری رکھو۔

ب۔ (متحیّر ہوکر خاموش)۔

ض۔ دیکھو کنواری لڑکیان اور پھر جوان اور اُسپر طُرّہ یہ کہ نام خدا حُسن کی کان ہین۔ اور امیرزادیان ہین۔ اِس سِن مین سب کی نظر پڑتی ہی اور لڑکیان اکثر بگڑ بھی جایا کرتی ہین۔

ب۔ (ٹھنڈی سانس بھر کر خاموش)

ض۔ بڑا نازک مقام ہی۔

ب۔ (گردن نیچے کرکے) ایک بات مجھ سے سچ سچ کہدو بولو۔ کہو گی سچ سچ۔

ض۔ اور جھوٹ مین کب بولی۔

ب۔ دیکھو تمکو مین اپنی مان اور اپنی بڑی بہن کی جگہ سمجھتی ہون لڑکیان جیسے میری ویسی تمھاری۔ ہی کہ نہین؟۔

ض۔ بیشک اِسمین کہنا کیا ہی۔

ب۔ تو پھر اِس مالے (معاملے) مین بھی راست براست بولنا۔

ض۔ بلا کم و کاست۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بڑی بیگم رونے لگین تو ضعیفہ نے سمجھایا کہ ہائین رونا کیا معنے۔

ب۔ بھلا بہن سچ کہو کوئی ایسی بات تو۔

(ایسی بات تو) یہانتک بڑی بیگم کہہ چکی تھین کہ آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔ اور پھر ضعیفہ نے تسلّی دی۔

ب۔ کوئی ایسی بات تو نہین سُنی جس سے مجھے سنکھیا کھاکے سو رہنا پڑے جو ٹھیک جواب نہ دیا تو حشر کے روز دامن پکڑونگی۔

ض۔ ایسی کوئی بات ابھی تک نہین ہوئی۔

ب۔ کیا خدانا کردہ ہونے کو ہے۔

ض۔ نہ۔ مگر لوگ تاک مین ہین۔

ب۔ اللہ کرے جنازہ نکلے موؤن کا جو میرے بچّون کو بُری نظر سے دیکھین۔

ض۔ بس اب ہوشیار رہو۔

ب۔ کیا ہوشیاری کرون۔ اندر سے باہر تک پچاسون آدمی نوکر چاکر لونڈیان مغلانیان ہین۔ پھر سچ کہون مجھکو تو دونون نیک معلوم ہوتی ہین۔

ض۔ کوئی مان کے پیٹ سے بد بھی پیدا ہوا ہے۔ یہ موے شُہدے خراب کر ڈالتے ہین بھلی مانس کو۔

ب۔ گھر بھر مین کوئی جوان عورت ہی نہین نوکر رکھی کہ کسی کے بہکانے سے لڑکیون کو ورغلائے کوئی ایک جوان ہے مگر معتبر۔

ض۔ مین سب کہونگی۔

ب۔ تو گلوریان بنی رکھی ہین کھاؤ۔

ض۔ تم تو بھول جاتی ہو۔

ب۔ بیگم۔ کیا؟

ض۔ مین پان کہان کھاتی ہون۔

ب۔ ہان ہان۔ سچ کہا۔ اب میرے حواس بھی تو ٹھکانے نہین ہان۔

ض۔ تم گھبراؤ نہین لڑکیان ماشاء اللہ سب نیک ہین۔

ب۔ ہان بدی تو کسی کے مزاج مین بھی نہین ہے۔

ض۔ دونون پڑھ لیتی ہین یا ایک۔

ب۔ دونون۔

ض۔ اچھا یہ مین لکھ لائی ہون۔ اُن سے کہنا کہ صبحکو روز پڑھ لیا کرین۔ سب بلاچٹ۔

یہ کہکر ایک کاغذ دیا جسمین یہ لکھا تھا۔

الٰہی یکتائی بے ہمتائی و قیوم توانائی و بہمہ چیز دانائی و بہمہ حال بینائی از عیب مصفائی و از شرک مبرائی۔ اصل ہر دوائی۔ شہنشاہ فرمانروائی۔ مسند نشین استغنائی۔ الٰہی محتاج جائی و نہ آرزو مند مکانی۔ پیداست کہ درمیان جانی بلکہ جان زندہ بچیزیست کہ تو آنی۔ الٰہی عذر ما بپذیر کہ تو غنی و ما فقیر۔ عیبہائے ما را مگیر کہ تو قوی و ما فقیر۔ الٰہی دلی دہ کہ در کار تو جان بازیم و جانے دہ کہ کار آن جہان سازیم الٰہی ہمنشینے دہ کہ از دنیا بیزار شویم و توفیقے دہ کہ استوار شویم۔ الٰہی نگہدار کہ پریشان نشویم و براہ آزنا سرگردان نشویم۔ الٰہی تو آن ساز کہ دیگران نسازند۔ تو آن نواز کہ دیگران ننوازند۔ الٰہی چون بہ تو نگرم بادشاہم تاج بر سر۔ چون بخود می نگرم خاکم از خاک کمتر۔

پیوستہ دلم دم از رضائے تو زند	جان در تن من نفس برائے تو زند
گر بر سر خاک من گیاہے روید	ہر برگ ازان بوئے وفائے تو زند

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حسن۔ اگر صبح کو اُٹھ کر اسکو پڑھ لے تو جو آرزو ہو سب پوری ہو جائے۔

ب۔ اچھا ضرور پڑھین گی۔

حسن۔ ذری صاحبزادیون کو تو بُلواؤ۔

ب۔ پیاری کی مان۔ او پیاری کی مان۔ ذری جا کے حُسن آرا سپہر آرا کو بُلاؤ۔ کہو چلیے اُستانی جی آئی ہین۔

حسن۔ ہان ذری جلدی بھیجنا بیٹا۔

پیاری کی مان اُٹھ گئین کہ حُسن آرا اور سپہر آرا کو بُلا ئین۔ اَب سُنیے کہ وہان چارون بہنین بیٹھین شطرنج کھیل رہی تھین۔ حُسن آرا اور روح افزا ایک طرف۔ سپہر آرا اور بہار النسا دوسری جانب حُسن آرا کی بازی مین رُخ۔ فرزین۔ ایک پیل اور چھ پیادے۔ اور دوسر بازی مین فرزین اور دو رُخ اور ایک پیادہ۔ مگر بہار النسا کی بازی دبی ہوئی تھی۔ یون باتین ہو رہی تھین۔

سپہر۔ بہار النسا بہن تو کہنا نہین مانتین۔ کہدیا کہ پیادہ نہ بڑھو پیادہ نہ بڑھو لے کیسے بڑھ دیا اسپ کا اسپ پٹ گیا اور بازی کی بازی دب گئی۔

بہار۔ اچھا پھر کیا کرتے۔ یہ

سپہر۔ آپ اِس گھر کیون نہ آئین۔

بہار۔ تمکو تو بس ایک چال سوجھتی ہے۔ اور یہان دس بیس چالین ذہن مین رہتی ہین۔ دیکھو تم اسپ اِس گھر مین آتین۔ وہ اپنے رُخ کو مار کے کشت دیتے تم کہان جاتین بتا چلو تو ابھی معقول کر دون۔

سپہر آرا۔ ہم اِکیون یہ گھر نہ تھا بادشاہ کو۔

بہار۔ اچھا۔ تو رُخ تو گیا جہنم مین یا نہین گیا۔ یہ لو۔

سپہر۔ ہان رُخ پٹ جاتا تھا۔

بہار۔ (پیار کر کے) رُخ ہی نہین کٹتا۔ بازی گئی گذری تھی بادشاہ کو تو ایک ہی گھر تھا۔ وہ پیل کی کشت دے کر وزیر کو بھی ٹھیک لیجاتے۔ بس یہ پھندے ہی تو تمھین نہین سوجھتے یہی تو ساری کرامات ہے۔ شطرنج مین اور ہے کیا۔

سپہر۔ اُف بازی ہی ستیاناس ہو گئی تھی۔ حُسن آرا بہن خوب کھیلتی ہین اور تم بھی اچھا کھیلتی ہو۔

روح۔ اور ہم؟ ہمارا نام ہی نہین۔

سپہر۔ بہن تم اِن دونون کو نہین پاتین۔ چاہے جو کہو ہم ایک نہ مانینگے۔

روح۔ اچھا اکیلے اکیلے کھلوا لو۔

حسن۔ مین تو رُخ اُٹھا کے اُنسے کھیلتی ہون۔

بہار۔ مین بھی ابھی ابھی سہی۔

روح۔ مگر کوئی بیچ مین بول نہ اُٹھے۔

بہار۔ کوئی نہین۔ بس ہم اور تم۔

یہ میٹھی میٹھی باتین چارون بہنون مین بھولے پن کے ساتھ ہو ہی رہی تھین کہ پیاری کی مان تشریف لائین۔ اِس بُڈھی عورت کی عادت تھی کہ جب کبھی بڑی بیگم کسیکو بُلواتین تو یہ ڈیوڑھی ہوئی جاتی اور خوب غُل مچاتی تھی کہ چلو ابھی ابھی چلو۔ یہان بھی حسب معمول ایسا ہی کیا۔ چلیے صاحب چلیے۔ جلدی سے اُٹھیے حکم ہو کہ ابھی ابھی لاؤ۔ سپہر آرا کو یہ تقریر بڑی بُری معلوم ہوئی۔ تنک کر بولین کہ جاؤ یہان سے کہدو نہین آتے۔ واہ بُوڑھی ہو گئی ابھی تک عقل نہ شعور آئی وہان سے چو دھراین بن کے سیدھی طرح بات نہین کیجاتی۔ پیاری کی مان بہت ہی خفیف [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اُستانی جی آئی ہین نا- آپ سب کے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہے اوری دم کے دم چلی چلیے- بازی بھی رہنے دیجیے- اُستانی جی کو آپ سب سے بڑی الفت ہی- حسن آرا اور سپہر آرا اور بہار النّسا اور روح افزا سب ملکر گئین- اور دوپٹے کو سنبھال سنبھال کر چارون تمیز کے ساتھ آداب بجالائین- اُستانی جی نے سپہر آرا کو گلے لگایا اور سب بہنون سے بزرگانہ گفتگو کرنا شروع کی-

اُستا- اِن دونون کو ہمنے آج پہلے ہی مرتبہ دیکھا- روح افزا اور بہار النسا کو) تمھارا کیا نام ہی بیٹی-

بہار- بہار النّسا-

اُستا- بہار النّسا بیگم واہ وا یہ تو خوب نام ہی- اور تمھارا ؟-

روح- روح افزا-

بی اُستانی جی نے اِنکو دعاے خیر دی کہ اللہ کرے یہ شاد اور بامراد رہین دودھون نہائین پوتون پھلین اور بڑی بیگم سے رخصت ہو کر ڈولی پر سوار ہوئین اور وعدہ کر گئین کہ اگلی جمعرات کو پھر آؤن گی-

رسیدہ بود بلائی ولی بخیر گذشت

میان آزاد فرخ نہاد نے جو ایک پری رُخ مہ پارہ تربیت یافتہ خاتون نیک سیرت کو اسقدر ہمدرد پایا تو وحشت دل کسیقدر دور ہوئی جب کبھی حسن آرا کا چاند سا مکھڑا اور بھولی بھولی پیاری پیاری باتین یاد آتی تھین تو دو گھڑی غم غلط کرنے کے لیے ونیشیا کے پاس جا بیٹھتے تھے- اِس شایستہ لیڈی کی قدرتی دلربا گھاتین اور سچّی ہمدردی کی باتین میان آزاد کے ساتھ وہ کرتی تھین جو کٹّے کے ساتھ

اور مار گزیدہ کے ساتھ تریاق اور عاشق زار کے ساتھ بوسہ لعل نگار گلعذار کرتا ہی- ایک روز شام کے وقت ونیشیا نکھر کر اٹھلا رہی تھی میان آزاد نے مسکرا کر کہا کہ آج ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے عجب لطف دکھاتے ہین- ونیشیا بولی کوئی ہمارے دل سے پوچھے کہ ہم کیسے بشاش ہین- یہ کہکر میان آزاد کے ہاتھ مین ہاتھ دے کر اور بھی ناز و ادا سے اٹھلانے لگین نیلگون فرانسیسی گون پر عالم تھا اور ایک نئے فشن کی پُر تیشین ٹوپی زیب سر تھی جس سے بانکپن بھی بانکپن کا سبق لیتا- نازک کمر اسپر طرہ تھی- اٹوڈی روز یعنے عطر گلاب خالص کی لباس اور زلف چلیپا سے وہ لپٹین آتی تھین کہ مست کیے دیتی تھین- اگر میان آزاد ایک ایک پیاری ادا کی قیمت ہفت اقلیم کی بادشاہی بھی لگاتے تو بھی کم تھی-

ہر دو عالم قیمتِ خود گفتۂ
نرخ بالا کُن کہ ارزانی ہنوز

جس طرح بہن کو بھائی کا پیار ہوتا ہی اِسی طرح یہ آزاد کو دل سے چاہتی تھین اور انکے میان بھی آزاد کو مثل اپنے حقیقی بھائی کے سمجھتے تھے اور چونکہ اسپلیٹن کی جان آزاد نے بچائی تھی اُس سبب سے دونون میان بی بی کو انسے ایک قسم کا عشق ہو گیا تھا- ونیشیا کا فرط محبت سے میان آزاد کے ہاتھ مین دست سیمین دیکر اٹھکھیلیان کرنا اور گیسوے عنبرین سے دماغ جان آزاد کو رشک خطا و ختن بنانا اور اُس گلبدن کا بار بار مسکرانا عجب کیفیت دکھاتا تھا- ع

ای خوشا صبح کہ عاشق ز شکر خواب وصال
دست در گردنِ معشوق حمائل برخاست

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اِتنے مین اُنکے کھانے کا وقت آیا۔ میان آزاد اور لفٹننٹ اسپلیٹن اور ونیشیا اور ایک بذلہ سنج بیٹھ کر ڈنر کھانے لگے۔

م۔ بس بنا لیا۔

بذ۔ اجی ایک دن بڑی دل لگی ہوئی۔ ہم ڈبلن سے کوئی دس میل کے فاصلے پر ایک دوست کے ہان فروکش ہوئے۔ شب کو دوست کے خدمتگار کی جورو دس انڈے آقا کی چوری سے چٹ کر گئی جب اُنکی بیوی نے پوچھا کہ یہ انڈے کہان گئے تو خدمتگار نے بگڑی ہوئی بات بنا کر کہا کہ بلّی کھا گئی خیر۔ مگر بندۂ درگاہ نے دیکھ لیا تھا کہ بڑی بی چکھ چکی ہین تھوڑی دیر کے بعد بلّی آئی تو جھلّا کر خدمتگار کی جورو نے اپنے میان سے کہا کہ خدا کے لیے اس بلّی کا کچھ علاج کرو شب تو ہم سے نہ رہا گیا۔ ہم نے بآواز بلند کہا کہ بڑی بی کہین ایسا نہ کرنا کہ بلّی کو مار ڈالو پھر انڈے ہضم نہونگے۔ افوہ۔ مصرع

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

عورت نے تو سانس تک نہ لی۔ مگر خدمتگار بے اختیار ہنس پڑا۔

آزاد۔ واللہ ہے تو یون ہی کوئی برتن ٹوٹ جائے بلّی کا نام بد۔

بذ۔ ایک مرتبہ ہمارے ایک لڑکے کے چیچک نکلی۔ دوسرا بھی مبتلا ہوا رفتہ رفتہ محلّے بھر کے بچے اسی مرض مین گرفتار ہوئے۔ خیر۔ ڈاکٹر صاحب نے جب بل بھیجا تو فیصدی بیس پونڈ کے حساب سے کم کر کے فیس بھیجدی۔ اُنھون نے بڑے شد و مد سے خط لکھا کہ فیس خلاف ضابطہ کم کیون بھیجی۔ مین نے جواب لکھا کہ کمیشن مجرا کر لیا۔ پوچھا کمیشن کیسا ہمنے کہا حضرت ابتدا چیچک کی ہمارے ہی گھر سے ہوئی۔ اگر ہمارے بچون کو چیچک نہ نکلتی تو اتنے لڑکے کیون مبتلائے مرض ہوتے لہٰذا ہمارا کمیشن واجبی ہے۔

ص۔ پرسون تمھاری سالگرہ ہے۔

بذ۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیون کو خواہش ہوتی ہے کہ سال مین بارہ مرتبہ سالگرہ ہو۔ مگر جب ذرا سیانی ہوئین پھر البتہ سالگرہ کے نام سے چڑ جاتی ہین تو وجہ کیا۔ بات یہ ہے کہ کم سن لڑکیون کو تمیز کہان کہ سن و سال اور جوبن کیا چیز ہے مگر جہان بیس بائیس کی ہوئین اور جوانی اور جوبن نے رنگ دکھایا بس پھر تو مناتی ہین کہ یا اللہ دس برس کے بعد سالگرہ آئے ایسا نہو کہ جوانی جواب دیکر چلدے۔

اتنے مین لفٹننٹ اسپلیٹن نے پوچھا کہ اس گلاس مین برانڈی لبالب بھری ہے نہ۔ تو حضرت بذلہ سنج کیا فرماتے ہین کہ ہان گلاس کے نیچے کے حصے مین تو لبالب بھری ہے مگر اوپر کے حصے مین نہین نظر آتی۔

آزاد۔ آپ شادی کیون نہین کرتے حضرت۔

بذ۔ بیوی چل بسین۔

آزاد۔ دوسری شادی کیجیے۔

بذ۔ بھئی پہلی شادی سے ہم سیکھ گئے کہ جورو کا ملنا تو آسان ہے مگر شادی کے بعد اسباب کا دستیاب ہونا البتہ ٹیڑھی کھیر ہے۔

آزاد۔ کیا خوب۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ ایک صاحب نخاس مین گھوڑا خریدنے گئے لوگون نے پوچھا حضرت گھوڑا کیا کیجیے گا۔ گھوڑا تو آپ کے پاس ہے ہی نہین۔ مسکرا کر فرمایا کہ بس ذرا سی بات تک نہ سمجھ مین آئی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اجی پہلے کوڑا سستا سا خرید لین پھر تو گھوڑے کی ضرورت ہوگی مُقدّم تو گھوڑا خریدنا ہی۔ گھوڑا تو رفتہ رفتہ مُل ہی جائیگا۔

بند۔ ہم ایک شرط کے ساتھ شادی کرینگے۔

آزاد۔ پھر نکاح کی شرطین تو سخت ہوا ہی کرتی ہین۔

م۔ وہ شرط کیا ہی۔

بند۔ بیوی بیوہ ہو۔ مگر دو شوہرون کو چٹ کر چکی ہو۔

آزاد۔ معقول!۔

بند۔ اور دس بچے ہون۔

م۔ اخوہ۔ یہ بچّون کی قید کیون کی۔

بند۔ این! یہ آپ نہین سمجھین۔ اگر جوان بیوی آئی تو وہ ہمکو ٹھیک بنائیگی نازبرداری کرتے کرتے ناک مین دم آجائیگا مُسن بیوی اسی کو غنیمت سمجھیگی کہ شادی تو ہوئی نخرے بھی کم کرے گی اور بچّے بڑے کام آئینگے۔

آزاد۔ وہ کیا۔

بند۔ قحط کے دنون مین کوڑے کرڈا لینگے۔

بند۔ دُنیا مین بعض اوقات اچھّی باتون کو بھی لوگ بُرا سمجھنے لگتے ہین لوگونکا قاعدہ ہی کہ اگر کسی جوان لیڈی کو ذکور سے کم ملتے جلتے دیکھا تو کہا کہ فلان لیڈی گو کمسِن ہی مگر مردون کی صورت سے اُسکی طبیعت نفور ہی۔ ہائے طبیعت جوان نہین بوڑھی عورتون کی سی باتین اور خو بو ہی۔ اگر نوجوان خاتون کفایت شعار ہوئی تو بھی یہ مشہور ہوگا کہ ابھی کمسِن ہوتی تو فضول خرچی کی طرف ضرور مائل ہوتی۔ یہ کنجوس ہی جیسے بوڑھی عورتین ہوا کرتی ہین اگر نوجوان لیڈی گرہستی کے کاروبار مین طاق ہو اور تدبیر منزل اور اُمور خانہ داری کا تہ دل سے خیال رکھنے لگے تو بھی مالک دیرینہ روز کی پھبتی حضرات اُسپر چسپت کرینگے اگر نوجوان لیڈی نے جانورون پر رحم ظاہر کیا اور اُن بے زبانون پر سختی نہ کی تو بھی ظاہر مین آدمی یہی راے اُسکی نسبت قائم کرینگے کہ وہ مُسن عورتون کی خو بو کی طرف زیادہ متوجہ ہے۔ جوانی کی اُمنگ جیسی چاہیے وہ بات نہین۔ لاحول ولا قوۃ۔ اَب فرمایئے۔ کفایت شعاری انتظام خانہ داری مردون سے کم ملنا جُلنا بےزبان جانورون پر رحم نہیں آنا اِسمین کیا گُناہ ہی۔ مگر واللہ کیسا بھیڑیا دھسان خلقت ہی۔

ص۔ مشہور تو ایسا ہی ہی جیسا آپ نے کہا۔

آزاد۔ ہان واقعی یہی حال ہی کہ کمسِن عورت کفایت شعار ہوئی اور نوجوانون کے زمرے سے گویا خارج کی گئی واہ اچھا انصاف ہی۔

بند۔ لیڈی کو اور چاہے جو کچھ کہو مگر ایک بات نہ کہو۔

آزاد۔ وہ کیا۔

ص۔ وہ کون بات ہی۔ بھئی ہم بھی سُنین بھلا۔

بند۔ دو برس گھٹا کر عمر بتاؤ۔ دو دن بڑھا کر عمر نہ بتاؤ۔ اگر پچیس برس کی عورت ہو تو اُسکو بائیس برس کی کہو۔ خوش ہو جاے اور جو پچاس برس کی ہو اور سوا پچاس کہو تین مہینے بڑھا کر تو معاذ اللہ اِس قدر بگڑے کہ توبہ ہی بھلی۔

م۔ ہان بس جتنے عیب ہین سَب عورتون ہی مین ہین۔ تم لوگ بالکل بے عیب ہو اور کفایت شعاری نوجوانون سے منزلون دور رہتی ہی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آزاد- آپ دن کے وقت پیدا ہوے تھے۔ یا شب کو۔

بذ- اناکہتی تھین کہ کچھ رات باقی تھی جب ہم دُنیا مین نازل ہوئے۔

م- کتنی رات باقی تھی۔

بذ- ایہی کوئی منٹ سوا منٹ رات ہوگی بس۔

ونیٹیا اور ایلیٹین منٹ بھر رات کا فقرہ سُنکر بے اختیار ہنس پڑے اور میان آزاد نے پیٹھہ ٹھوکی کہ اُستاد اس فن کے بانی کار ہو کوئی دو گھنٹے تک یہی دل لگی رہی۔

اتنے مین کیا دیکھتے ہین۔ کہ میان خوجی لڑھکتے ہوئے چلے آتے ہین ایک سوکھا کتارا ہاتھہ مین ہی بذلہ سنج نے کہا آیئے آیئے بس آپ ہی کی کسر تھی۔

خ- مجھے بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ کسی سے پوچھون تو یہ سمندر ہی کیا شی۔

م- ہان ضرور پوچھیے۔ (بذلہ سنج کیطرف دکھاکر) اِن سے پوچھیے یہ ایسے معاملات سے خوب واقف ہین۔

خ- کیون حضرت یہ سمندر کیا شی ہی اور کس فقیر کی دعا سے بنا۔

بذ- تاریخ الحمقا مین اسکا کُل حال درج ہی۔

خ- کچھ تو فرمایئے۔

بذ- اگلے وقتون مین جب لوگ کپڑون کی عوض کھال پہنتے تھے اور جانوران صحرائی کے کچے گوشت پر بسر کرتے تھے۔ ایک ملک تھا۔ گھامڑ نگر۔

خ- ذری ٹھر جایئے گا۔ وہان افیم بھی بکتی تھی۔

بذ- اُس ملک کے باشندے بڑے جری اور سپاہی آدمی تھے۔ مگر پستہ قد۔

خ- (موچھون پر تاؤ دیکر) ہون ہون۔ پستہ قد تو جری ہوتے ہی ہین۔

بذ- لیکن کوئی باشندہ بغیر قرولی باندھے گھر سے نہین نکلتا تھا۔ قرولی نہو قرابینچہ سہی۔

خ- (اکڑ کر) کیون میان آزاد۔ وہی بات آگے آئی نہ۔

بذ- ایک اُن لوگون مین سخت عیب تھا۔

خ- ارے! وہ کیا! بتاؤ تو جی۔

بذ- سب مرد و زن افیم پیتے تھے۔

خ- (تیور چڑھاکر) او گیدی۔

آزاد- ہائین ہائین! شریف یوروپین جنٹلمین سے یہ سخت کلامی!

خ- ہم تو سر سے پانون اور پانون سے سر تک پھنک گئے۔ آپ شریف لیے پھرتے ہین۔ نہوئی قرولی ورنہ ڈھیر کر دیتا۔ او گیدی۔

بذ- غرض کہ افیم کا کوئی شائق نہ تھا۔

خ- این! کیا! شائق نہ تھا۔

بذ- کوئی گھر ایسا نہ تھا کہ جہان افیمی نہو۔ دن رات افیم ہی گھلا کرتی تھی۔

خ- (ہنسکر) ہان- یہ مانا۔ واہ کون ملک تھا۔ ہائے ہم نہوئے۔

بذ- مرد تو وہانکے تھے پست قد مگر عورتین گران ڈیل۔

خ- یہ بُری سُنائی۔ زعفران دہن کی ہوگی۔

آزاد- (ہنسکر) ہان واللہ کیا کہی ہی۔

بذ- جہان میان ذرا بگڑے اور بیوی نے بغل مین داب کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دو تین جھٹکے دیے یا دبایا اور بازار بھر مین ہنڈ آیا۔

خ۔ (اُچک کر) اہا ہا ہا۔ یار سُنتے ہو۔ وہ بہروپیا وہین کا تھا۔ کیون تو اب تو اُس گیدی کا مکان بھی مل گیا۔ اچھا ٹھہر جاؤ چچا بنا چھوڑون تو سہی۔

بذ۔ وہان کے باشندے کمیدانیان کرتے تھے۔

خ۔ جھک مارتا تھا ہمارا باپ۔

آزاد۔ این! یا وحشت خیر ہے میان۔

خ۔ واللہ جھک مارتا تھا گیدی۔

آزاد۔ کون جھک مارتا تھا۔

خ۔ ہمارا باپ۔

آزاد۔ شاباش۔ خلف الرشید پیدا ہوئے۔ باپ کو بھی گالی سے نہ چھوڑا۔

خ۔ اجی وہ ہمارا باپ ہی نہ تھا۔ جھوٹا تھا گیدی۔

آزاد۔ آخر اب کیونکر جانین۔

خ۔ قرولیان بھونکنے کا مردک نے کام کیا۔ جھک مارتا تھا۔

م۔ (کھلکھلا کر ہنس پڑین) شاید سچ کہتا ہو۔

خ۔ قسم قرآن کی جھک مارتا تھا مردک۔

آزاد۔ معقول ایسے بگڑ گئے۔

خ۔ قسم امام حسین کی جھک مارتا تھا پاجی بلکہ اور ابجد۔ بیش باد۔ اِس بیش باد پر میان آزاد آدھ گھنٹے تک ہنسا کیے۔

خ۔ آزاد کے نمک کی قسم جھک مارتا تھا۔

آزاد۔ آپ کے والد بھی تو بہت قد تھے۔

خ۔ نہین وہ لمبا بیوقوف تھا۔ مگر امّان البتہ گران ڈیل تھین۔ چشم بد دور۔ وہ اُسی مُلک کی تھین جسکا یہ ذکر کر رہے ہین

آزاد۔ لیکن پھر شادی آپکے باپ کے ساتھ کیونکر ہوئی۔

خ۔ اجی بھگا لایا ہوگا بدمعاش۔ امّان سیدھی عورت تو چشم بد دور تھی ہین آگئین دم مین۔

آزاد۔ کیا زندہ ہین۔

خ۔ اُف۔ کوئی بیس برس ہوئے اُنھین دفنائے ہوئے کو۔

آزاد۔ پھر یہ چشم بد دور کیون بار بار کہتے ہو۔

خ۔ الفت کی وجہ سے۔

م۔ تو وہ کسکے ساتھ بھاگ آئی تھین۔

خ۔ اجی اُسی باپ کے ساتھ۔

م۔ اپنے باپ کے ساتھ یا آپکے باپ کے ساتھ۔

خ۔ میرا باپ کاہیکو ہوا۔ جھک مارتا ہے کہ ہمارا باپ بنتا ہے۔ ہم بھی اُسی مُلک کے ہین۔

آزاد۔ تو مصنوعی باپ تھا۔

خ۔ بیشک کیا مزے سے باپ بن بیٹھے گیدی۔ ایسی ہی باتون پر تو ہم قرولی بھونکتے ہین۔

بذ۔ آپ کسی امیر کی گود کیون نہین بیٹھ جاتے۔

خ۔ ہان۔ کیا مضائقہ ہے۔ مگر افیمی ہو ورنہ ہم اُسکو آدمی ہی نہین سمجھتے جو افیم نہ پیے۔

م۔ جیین ہین جاؤ۔

خ۔ ہان صاحب اُس ملک مین اور کیا کیا ہوتا تھا۔ بھلا اُس ملک کے آدمیون کی تصویرین بھی تمھارے پاس ہین۔

بذ۔ نھین تو مگر دے دین۔ بس بالکل تمھارے ہی سے ہاتھ پاؤن ٹھیک ... جوان مگر پاس قرولیان اور بونڈا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بہت کھاتے تھے۔

خ- اُہو ہو ہو وہ ہمارے آبا و اجداد تھے سب۔

م- مگر آپ کی والدہ شریفہ نے جُل دیا۔

خ- میان آزاد دیکھو بس انھین باتون مین تمسے ہمسے نہین بنتی۔ مرد خدا وہانسے تو لمبے چوڑے اقرار کر کے لائے تھے کہ قرولی ضرور لے دینگے اور میان صاف مُکر گئے۔ لے اب ہمین قرولی منگا دو تو خیریت ہے۔ ورنہ بگڑ ہی جائینگے واللہ کون گیدی دم بھر ٹھہرے میان۔

آزاد- اور یہانسے آپ جائینگے آخر کہان۔ جہنم۔ جائیے جائیے نہ بسم اللہ۔

م- انکے پاس کچھ روپیہ وو پیہ بھی ہے یا مفلس ہی ہین۔

آزاد- جی مین انکا خزانچی ہون۔ چاہے جسقدر روپیہ کی ضرورت ہو چٹکیون مین حاضر کرتا ہون۔

بند- اس خزانچی کے لفظ پر ہمین ایک لطیفہ یاد آیا۔

آزاد- آپکے پاس بھی تو لطائف و ظرائف کا خزانہ بھرا ہے۔ چشم بد دور۔ فرمائیے۔

بند- شادی کے قبل نوجوان و نوخیز لیڈیان اپنے مطبوع شوہر کو اپنا خزانہ کہتی اور سمجھتی ہین۔ شادی ہونیکے بعد خزانے سے خزانچی اُنکا نام بدل دیتی ہین۔ صبح۔ شام۔ فرمائشون کی گرم بازاری ہوا کرتی ہے۔ آج اخبار مین نئی فیشن کی لیس کا اشتہار پڑھا اسی پر لٹو ہو گئین۔ کل پڑھا کہ پیرس مین لیڈیون کی نازک نازک طلائی گھڑیان بکتی ہین۔ وہ فوراً منگوا لین میان کی تنخواہ مین چاہے ٹکا نہ بچے۔ انکو اس سے کچھ سروکار نہین خزانچی کے خزانچی میسان سکے میان۔

م- اچھا ہوا تمھاری بیوی بیچاری چل بسین ورنہ تم توانکو گھونٹ گھونٹ کے مار ڈالتے۔

بند- شادی کے بعد وہ ایسی رونی صورت بنائے رکھتی تھین کہ معلوم ہوتا تھا آج ہی باپ کے مرنے کی خبر آئی ہے۔ دو برس کے بعد بوجوہ چند در چند ہمسے چھ مہینے کے لیے جُدائی ہوئی۔ چھ مہینے کے بعد جو دیکھتا ہون تو اللہ ہی اللہ۔ بات بات پر مسکرانا اور بات بات پر قہقہے لگانا۔ بات ہوئی اور کھل گئین مین نے ایک دن پوچھا کہ کیا تم وہی ہو جو ناک بھون چڑھائے رہا کرتی تھین۔ مسکرا کر کہا ہان ہون تو وہی کیون؟ مین نے کہا شکر ہے کہ گا یا پلیٹ تو ہوئی یا تو بولتی ہی نہ تھین بات کا جواب دینا بھی گران گذرتا تھا اب بات بات پر قہقہے لگاتی ہو۔ اسکا کیا خوب جواب دیا ہے۔ ہنس کے بولین کہ واہ اسمین تعجب ہی کی کون بات ہے بھلا۔ ایک دن مجھے خیال آگیا بس تب سے اب ہر وقت ہنستی رہتی ہون۔ تب تو مین نے اپنا منھ پیٹ لیا۔ پوچھا منھ کیون پیٹتے ہو۔ مین نے رونی صورت بنا کر کہا کہ بیوی ہم تو خوش ہوئے تھے کہ تم ہنس مکھ خندہ پیشانی ہو گئین اب ہم سے تمسے خوب بنے گی۔ مگر معلوم ہو گیا کہ تمھارے ہنسنے اور رونے دونو کا اعتبار نہین۔ تمھین اسی طرح بیٹھے بیٹھے خیال آگیا کسی دن کہ رونا اچھا۔ اور رو دین۔ چاہو پھر رونا ہی شروع کر دو بس۔ بس معلوم ہو گیا۔ رُو دو تو رنج نہین ہنسو تو خوشی نہین۔

بند- مصیبت تو تب ہی ہوتی ہے کہ جب تیز طبع جوان عورت کی کسی افسردہ دل اور سبک مغز مرد کے ساتھ شادی ہو اور بقول طوطی را با زاغ در قفس کردند۔ بیوی کے نکھار سنگار چہل نکلے دل میان کا اسی برس کا سن۔ آج مرے کل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دوسرا دن۔ منھ مین دانت نہ پیٹ مین آنت۔ فرانسیس مین
ایک بڑی طباع اور خرد آگاہ لیڈی تھی جسکے دلکش اور دلچسپ
ناول مشہور دیار و امصار ہین اس بیچاری پر بھی ایسی ہی
مصیبت پڑی تھی۔ ایک ناول مین اس مصنفۂ نامی نے
اپنے کھوسٹ کا بیان بھی ایک پیرایے مین درج کیا ہے۔
سترہ برس کے سن مین جو مرادون کے دن تھے اور جوانی
پھٹی پڑتی تھی اور ہر عضو بدن کان حسن اور رجان حسن تھا۔
اتفاق سے ایک بوڑھے کے ساتھ اُس خاتون نوخیز کی
شادی ہوئی بوڑھے کھوسٹ کو دن رات سوا اِسکے اور
کوئی کام نہ تھا کہ بھیڑ۔ بکری اور بیل گائے بھینس خریدین
اور بیچین یہ عالی گوہر پاکیزہ مشرب چمن طبع شگفتہ جبین
تربیت یافتہ خاتون اور ابھی عنفوان شباب اور جوانی
کی ترنگ۔ شوہر ملے سرکھجین کھوسٹ۔ اپنے ناول مین
اپنے شوہر کا حال یون بیان کیا ہے۔ (موچھین سفید آنکھ قہرآلود)
جسکے دیکھنے سے ڈر معلوم ہو۔ بات بات پر زبان کٹتی تھی۔
نوکر چاکر اور پڑوسی گھوڑے کتے تک کی جان نکلتی تھی۔
دیکھا اور دم نکلا اور بیوی بھی تھراتی تھی چند سال تک
بیچاری نے طوعاً و کرہاً بسر کی ایک دن خبر مشہور ہوئی کہ
بیرن ڈیوڈونٹ کہین چل دین۔ اُنکا پتا ہی نہین ملتا۔
خدا جانے کہان چلی گئین۔ ربیرین ڈیوڈونٹ (اُس خاتون
جمیلہ کا نام تھا) بھاگ کر پیرس کے ایک محلے مین اس نے
بود و باش شروع کی اور ناول تصنیف کرکے بیچے یہ خاتون
حسینہ اپنے نادر ناولون کے سبب سے بہت مشہور تھی مگر میان
ایسا کمبخت ملا تھا کہ چھوڑتے ہی بن پڑی۔
آزاد۔ حضرت مجھے بھی ایک بات اِسوقت یاد آئی۔ ہمارے
محلے مین ایک خواجہ صاحب رہتے تھے۔ بڑے باوضع اور خوش
مذاق شریف زادے اُنکے ایک لڑکی تھی چودھوین برس لڑکی کا
نکاح ہوا وہ چھوکری اِس درجہ حسین تھی کہ واللہ کس بدبخت نے
ایسی کافر صورت آجتک دیکھی بھی ہو۔ اُمنڈا ہوا جوبن پھٹا
پڑتا تھا اور وہ سادگی کہ کرور بناؤ بھی گرد۔ نور کا عالم تھا چال
وہ مستانہ ادا وہ معشوقانہ کہ واہ جی واہ۔ عطر پر عاشق تھی اور نفیس
طبع اتنی بڑی کہ دن بھر مین تین بار پوشاک بدلتی تھی۔ تقریر کے
وقت بس یہی معلوم ہوتا تھا کہ منھ سے پھول جھڑتے ہین لعل
نگار ہین اور چشم سحر آگین پر وہ جوبن تھا کہ انسان پہرون گھورا
کرتا۔ شوخی ایک ایک رگ مین کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اُس
مالک فریب گنواری کو اُسکے بیوقوف اور بدبخت والدین نے
ایک گنوار جاہل بدشعور بدصورت کے ساتھ بیاہا جسکے چیچک
کے داغ اور کالا کوئلہ چہرہ اور چھوٹی چھوٹی دھنسی ہوئین
آنکھین دیکھکر آدمی کا جی چاہتا کہ اُس سے بات نہ کرے۔
اِن سب پر طرہ یہ کہ تپ دق کے مرض مہلک سے اُسی سال
نجات پائی تھی۔ مگر ڈاکٹر نے کہ دیا تھا کہ جان ابھی معرض خطر
مین ہے۔ خدا کی قسم اِس طرح کا رنج ہوا ہے کہ بیان سے باہر ہے
وہ عندلیب گلشن ناز و ادا اس زاغ راغ نفرت کے لائق
نہ تھی ہے ہے شاخ صندل پر مار سیہ نے قبضہ کر لیا۔ ہے ہے چاند کو
گہن لگ گیا۔ اُس مہ انور کے دل پر کیا گذرتی ہو گی۔ واللہ
جسوقت اپنے بدقطع و بدوضع بدشکل شوہر پر نظر ڈالتی ہو گی
ضرور رو دیتی ہو گی۔ کہ ہائے قسمت پھوٹ گئی کہین کی نرہی
مان باپ نے لے کے اندھے کنوئین مین ڈھکیل دیا۔
م۔ کیا بڑی حسین عورت ہے۔
آزاد۔ کیا کہون۔ بس قابل تعریف ہے۔ مین نے ایک دفعہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دور سے گوری گردن دیکھ لی تھی بس دل ہاتھ سے جاتا رہا۔ خدا گواہ ہی دو مہینے کامل تین تین گھنٹے اور چار چار گھنٹے کوٹھے پر کھڑا ہون کہ شاید ایک نظر بھر کر اس بت پندار کو دیکھ پاؤن تو تن مردہ مین از سر نو جان آجائے۔

ص۔ (یعنی اسپلیٹن) افسوس۔ کیا میان بالکل سیاہ فام اور چیچک رو ہی۔

آزاد۔ اجی صورت دیکھیے تو بات کرنے کو جی نہ چاہے۔

م۔ ہائے ستم۔ ایسی مہ جبین اور ایسے بدشکل کے ساتھ بیاہی جائے۔

آزاد۔ ہائے ستم وائے ستم۔ کمال افسوس کی بات ہی۔

خ۔ (پینک سے چونک کر) باپ بنے تھے۔ گیدی نامعقول کو کیا کہون۔

آزاد۔ پھر گرمائے بھئی واقعی تمھارا باپ پاگل تھا کہ تم ایسے پاگل لڑکے ہوئے۔

خ۔ اجی خدا خدا کیجیے باپ کسکا تھا۔ کسکا باپ تھا کسکا۔

ص۔ کوئی آپ کا باپ تھا یا کوئی تھا ہی نہین۔ یون ہی پیدا ہو گئے۔

خ۔ ہوگا کوئی۔ وہ تو نہ تھا۔ ہم بس اسی ملک کے ہین اور وہین کوئی ہمارا باپ بھی ہوگا۔

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ جہاز کے کپتان نے سب کو اطلاع دی کہ ایک گھنٹے مین بڑی سخت آندھی آنیوالی ہی مستعد ہو رہو۔ یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی سب کے ہوش و حواس غائب ہو گئے۔ اور جہاز پر کھلبلی مچ گئی۔

م۔ آندھی ہی کہان۔ ہمین تو آندھی واندھی کچھ بھی نظر نہین آتی۔

آزاد۔ ہماری سمجھ ہی مین نہین آیا کہ کہا کیا۔ خاصہ صاف مطلع ہی یہ انھون نے بیٹھے بٹھائے اچھا شگوفہ چھوڑ دیا۔ کہنے لگے آندھی آئی۔ مفت مین بیٹھے بٹھائے لوگون کو حیران کر دیا۔

آج تو اپریل کی پہلی تاریخ بھی نہین ہی کہ ہم سمجھین سب کو اپریل فول بنایا۔

ص۔ اسکی کچھ نہ کچھ اصلیت ضرور ہوگی۔ بیوجہ کبھی کپتان آندھی کا نام زبان پر نہ لاتا مگر بظاہر آندھی کے ذرا بھی آثار نہین پائے جاتے۔

اتنے مین چوطرفہ سے یاس و بیم کی صدائین آنے لگین۔ ایک پیر فرتوت جو طفلی سے صدہا بار جہاز پر سوار ہوئے تھے کف افسوس مل ملکر کہنے لگے کہ یہ آندھی نہین پیام اجل ہے شاید دس پانچ آدمی کسی طرح بچ نکلین ورنہ اب ڈوبے اور اب ڈوبے۔ ایک معمر لیڈی نے کہا کہ اب جہاز کی خیریت نظر نہین آتی۔ آندھی بہت ہی سخت آنے والی ہی۔ ایک نوجوان فرانسیسی نے جو قریب کھڑا ہوا تھا پوچھا کہ پھر آخر اب کیا تدبیر کیجائے مفر کسی طرح ممکن ہی یا نہین۔ لیڈی نے آہ سرد بھر کر کہا کہ بیٹا اب زیست سے ہاتھ دھو رکھو اور دنیا سے کوچ کرنے کی تیاریان کرو۔

یہ ہوش ربا فقرہ سنکر نوجوان نے بصد حسرت ایک نوخیز لیڈی کی طرف دیکھا اور دونون کی آنکھین پرنم ہو گئین۔ میان آزاد کے قریب دو بھائی کھڑے باہم باتین کرتے تھے۔ ایک نے کہا ہائے اب ہم اپنے بوڑھے باپ کو کیونکر دیکھین گے اور جب وہ ہمارے ڈوبنے کی خبر سنینگے تو انکا کیا حال ہوگا۔ چھوٹا بھائی آبدیدہ ہو کر بولا ہم ہی حاصل عمر ہین۔ اور دونون

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے دونون یہان اور دونون ڈوبینگے ساری خدائی مین
اور نہ کوئی رشتہ دار ہے نہ دوست ہے نہ یار ہے۔ اُنھین
تسکین دینے والا بھی تو کوئی نہین ہے۔ ہاے اُنکے دلپر کیسی
گذرے گی۔ اے کاش ہم دونون مین سے ایک ہی یہان ہوتا
دوسرا اُنکی دلجوئی کے لیے اُنھین کے پاس رہتا اَب وہ سر
ٹکرا ٹکرا کر جان دینگے روتے روتے اندھے ہو جائینگے مگر ہم
دونون مین سے ایک کو بھی نہ پائینگے۔ دیکھنے کو ترس جائینگے۔

اتنے مین کپتان نے پھر سبکو اطلاع دی کہ خبردار ہوشیار
آندھی آن پہونچی۔ جہاز کا خدا حافظ ہے۔ امید زیست منقطع
ہوگئی ہے۔ سب دست بدعا ہون کہ خدا اِس مصیبت سے بچالے یہ
فقرہ سُنکر ایک شخص بولا کہ دعا مانگنا محض فضول ہے۔ دعا سے
کہین آندھی کو کوئی روک سکتا ہے۔ اپلیٹن نے کہا ہان ہے تو
ایسا ہی مگر انسان کے دل کو ایک قسم کی تسکین تو ہوتی ہے
کہ شاید خدا ہماری اِس مصیبت کے وقت سُن لے۔

خ۔ (چونک کر) ہائین یہ غل کیسا ہے بھئی۔ کیا ٹرکی آن
پہونچے چلو سفر تو ختم ہوا۔ بھائی آزاد یہان اُترتے ہی
پوچھنا کہ افیم کہان بکتی ہے۔ یار اَب تین ہی چار دن کی
رہ گئی ہے۔

آزاد۔ افیم گئی جہنم مین کچھ بسنت کی بھی خبر ہے۔ اُنھین
افیم ہی کی پڑی ہے۔

خ۔ (آنکھین کھولکر) کیون کیون۔ یہ کیا بات۔ آخر یہ
سب کے سب چلّاتے کیون ہین۔

آزاد۔ ناخدا نے کہا کہ بہت بڑا طوفان آنے والا ہے۔
جہاز اَب کسی صورت بچ نہین سکتا۔ لوگونکے جی چھوٹ گئے
آپ کو افیم کی تلاش ہے۔

خ۔ بُری سُنائی کہتے تھے ٹرکی ورکی جانیکا قصد نکرو نمانا نمانا لو
اَب بھگتو۔ خیر خدا کرے جہاز تباہ ہو تو چین مین پہونچے کہ افیم تو ملے
بہت سی۔ اور حسن آرا بھی وہان سے قریب ہونگی۔

آزاد۔ ارے کمبخت پھر یاد دلائی۔ ہاے حسن آرا بیچاری جب ہمارے ڈوبنے کا
حال سنیگی تو کڑھ کڑھ کر مرے گی گھٹ گھٹ کے مرے گی۔

خ۔ صبر کرو بھائی آزاد صبر کرو۔ لیکن ہمین تو آسمان افیمیونکے دل
کی طرح صاف نظر آتا ہے۔ یہ آندھی کی خبر کس نے اُڑا دی۔

جہاز پر ایک عجب طرح کی کھلبلی مچی ہوئی ہے کہ اتنے مین ہوا کا زور کم
ہوگیا اور رُخ بھی بدل گیا۔ ناخدا نے اَب اِن سبکو یہ فقرہ سُنایا کہ اگر خدا نے چاہا تو
آندھی زیادہ نہ ستائیگی اور تھوڑی دیر مین فرو ہو جائیگی آدھ گھنٹے مین
وہ طوفان فرو ہوا۔ ناخدا نے خدا کا شکر ادا کیا اور کہا اِسطرح کی تیز ہوا
آنیوالی تھی کہ ہمین شک کی جگہ یقین ہوگیا تھا کہ کسیطرح جہاز نہ بچے گا
اور بہت ہی جلد ڈوب جائیگا مگر۔ ع

صدقے اِس بندہ نوازی کے تری ہم جائین
باپ مان ہوتے ہین کب ایسے شفیق و اشفق

دفعۃً ہوا از خود فرو ہوگئی اور وہ تیزی اور تندی سب جاتی رہی معلوم
ہوتا ہے کوئی اندیشہ ہی نتھا۔ یہ خدا کی شان ہے ورنہ ابتک خدا جانے جہاز
کہانکا کہان پہونچا ہوتا۔ بارے الحمد للہ کہ بخیر گذشت۔ سب کی جان مین
جان آئی مگر خوجی بیچارے البتہ پریشان تھے کہ اچھے گھر بیانہ نہین دیا۔
ایک نہ ایکدن غرقاب ضرور ہونگے۔ اُنکی راے ہے کہ چاہے پھونک پھونک کے
انسان مرے مگر پانی مین ڈوب کے نہ مرے۔

اُستانی جی کا آنا اور دل لگی دل لگی مین پند سودمند سُنانا

اُستانی جی حسب عدہ بڑی بیگم کے ہان گئین۔ ڈولی سے
اُترین بڑی بیگم سے ملین حسن آرا سپہر آرا روح افزا اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri.

بہار النسا بیگم کو کوٹھے پر سے بلوایا - یہ ادب کے ساتھ آئین اور سلام کرکے بیٹھین مزاج پرسی کی اِدھر اُدھر کی باتین ہونے لگین - شہر کی عورتون کا ذکر ہونے لگا تو اُستانی جی نے کہا بڑی بیگم ہمکو بیوہ ہوئے کوئی پچیس برسین ہوئین تب سے ہم برابر اسی ٹوہ مین رہتے ہین کہ کوئی بہو بیٹی بگڑنے نہ پائے - جہانتک ہمارے امکان مین ہی ہم کبھی اسبات مین دریغ نکرینگے - ہمنے آجتک کبھی نہین دیکھا کہ کوئی عورت ہمارے ہوکے پھلی پھولی ہو - چار دن کی چاندنی پھر وہی اجیلا پاکھ - اکثر آدمی آن آن کے میرے قدمونپر ٹوپی رکھتے ہین کہ فلان عورت ہمکو ملجائے حضور دعا دین کیونکہ یہ مشہور ہوگیا ہی کہ اُستانی جی کی دُعا مین بڑا اثر ہے - مین اُس سے سارا کچا چٹھا پوچھ کر اُس عورت کو اور اُسکے عزیزون اور رشتہ دارون کو اطلاع دیدیتی ہون - پھر وہ جانین اُنکا کام جانے - مجھ سے واسطہ نہین - مین کئی طرح سے جانچ لیتی ہون چودہ پندرہ برس کا میرا ایک عزیز ہے اُسکو مین زنانے کپڑے پنہا کر بٹھا دیتی ہون - جو آتا ہی پہلے اُس سے ملاقات ہوتی ہی اگر بد وضع ہوا تو اُسکو چھیڑتا ہی اور وہ عورت کے بھیس مین پھسلا پھسلا کر اُس سے کچا چٹھا شراب پلا کر پوچھ لیتا ہی یہ ترکیب مین نے نکالی ہے - ہی نہ اچھی ترکیب - اور بھلا مانس ہوا تو اُسکی طرف نظر بھی نہین کرتا بس وہ پھر مجھسے ملتا ہی اور اگر بھل منسی کا کوئی کام میرے ذریعے سے نکلتا ہی تو مین جان لڑا دیتی ہون - اور ہزار بات کی ایک بات یہ ہی کہ عورت اگر نیک ہی تو مرد کیا کر سکتا ہی - اور اگر بد ہی تو لاکھ پردے مین رکھو وہ اپنی ہی سی کرجائے گی - مگر شریف خاندانون کی بہو بیٹیان تو آگ مین جل جائین بھاڑ مین کود پڑین مگر اپنی آبرو ضرور بچائین - اور یہ ہی نہین تو آخر شش دنیا کیونکر قائم ہی - نہین تو دنیا تہ و بالا ہو جائے - پرسون ایک جوان آدمی گورا چٹا گھوڑے پر سوار دروازے پر آیا - تین بار حسب معمول دستک دی - لونڈی باہر گئی دیکھ آئی - اور اُنکو اندر بلا لائی - وہ لڑکا دُلھن بنا ہوا بیٹھا تھا - اُس سوار نے جو رئیس زادہ معلوم ہوتا تھا گھورنا شروع کیا سمجھا کہ چودہ پندرہ برس کی کوئی جوان عورت ہی اور نور حسن تو اُسکے چہرے سے برستا ہی شیدا اور دلدادہ اور از خود رفتہ ہوگیا - پہلے تو اُسنے ذرا رُکاوٹ کی پھر گھل گھل کے باتین کرنے لگا - حضرت تو مفتون ہو ہی چکے تھے لگے عشق کی باتین کرنے - جب خوب آزما لیا کہ شمع رُخ انور کا پروانہ اور عاشق دیوانہ ہی تو شراب ناب پلائی اور اُسنے بھی بلا عذر چسکی پر چسکی لگائی خوب سرور گٹھے اور نشے جمے تو پوچھا کہ یہان آنے کی صاف صاف غرض بتاؤ - القصہ شراب کی ترنگ مین صاف صاف راست براست بلا کم و کاست بک اُٹھا - تھوڑی دیر کے بعد لونڈی کو اشارہ کیا اُس نے زور سے دروازہ دھم دھمایا تو اُس طفل عروس نما نے کہا کہ بس اب خیر اسی مین ہی کہ دوسرے دروازے سے بھاگ جاؤ ورنہ یہ جو آیا ہی تمکو زندہ نہ چھوڑیگا - یہ سُنکر اُنکا نشہ ہرن ہوگیا اور بگٹٹ بھاگے تو ابتک آتے ہی ہین -

ب - تم بڑا ثواب کرتی ہو - کس کس گھر کی بہو بیٹیون کو تمنے بچایا -

اُستا - یہانسے سات کوس پر ایک گانون ہی - مانکپور اُسکے چودھری کی بہو پر ایک تھانہ دار عاشق ہوا مگر دال نہ گلی

تو میرے پاس آیا کہا کہ بس مین یہ چاہتا ہون کہ میری آرزو پوری ہو شراب کے نشے مین تھوڑی دیر کے بعد آپ ہی آپ سارا حال کہہ دیا۔ سانحہ یہ گذرا کہ وہ عورت ایکروز راستے مین ڈولی پر سے گر پڑی اتفاق سے اُسوقت تھانہ دار صاحب بھی سامنے سے گھوڑا کڑکڑاتے چلے آتے تھے اُنکی اور اُس نیک نوجوان بی بی کی جو چار آنکھین ہوئین تو عاشق ہو گئے عورت بہت جمیلہ و حسینہ ہی۔ تھانہ دار نے لاکھ لاکھ کوشش کی مگر ایک بھی نہ چل سکی آخر کار اُسکے خُسر پر زور ڈالا اور اس زن نیک و پارسا کے پاس پیغام بھیجا کہ ہمارا کہنا مانو گی تو ہم تمھارے خُسر کو قید کرا دینگے۔ اُسنے جواب دیا کہ موںڈی کاٹے سے کہدینا کہ کسی بھروسے پر بھولے نہین ایک سُسرا کیا گنبے بھر کو اگر تو قید کرا دیگا تو بھی تیرا مُنھ کالا ہی رہے۔ مین نے تھانہ دار کو ظاہر مین تشفی دی اور دوسرے دن اُس کانون مین جا کر اُسکے خُسر سے سب حال کہدیا اُسنے اُسی دم بہو سے پوچھا۔ جوان عورت اور پھر طرہ یہ کہ خوبرو شرمائی و لجائی مگر اصل کیفیت کہہ سُنائی کہ موے تھانہ دار نے خدا اسے غارت کرے مجھے فلان مقام پر اتفاق سے دیکھ لیا تھا اب سے گھر گھما ہی بیسون مرتبہ پیغام بھیج چکا ہی میرا ناک مین دم آگیا مگر مارے لحاظ کے کہہ نہ سکی اب حال کھل گیا تو صاف صاف بیان کر دیا۔

چودھری ناک پر مکھی نہین بیٹھنے دیتا تھا۔ گو اب بوڑھا ہو گیا ہی مگر بڑا تیکھا بوڑھا ہی۔ شاہی مین کئی خانہ جنگیان لڑا تھا اور کئی مرتبہ گڑھی فتح کر چکا ہی۔ اُسکی آنکھون سے خون ٹپکنے لگا ایک معتمد خدمتگار سے پوچھا کہ تھانہ دار کون قوم ہی۔ معلوم ہوا کہ پاسی ہی۔ افسوس کے ساتھ کہا کہ ایسے کمینے کے منھ کیا لگون مگر سزا ضرور دونگا۔ ایکدن شمشیر عُریان لیکر تھانہ دار کے مکان پر شب کے وقت گیا۔ سپاہی اُونگھ رہا تھا۔ تلوار ٹیک کر کھپریل پر ہو رہا۔ کھپریل کی دیوار بہت پست تھی نیچے کودا۔ دیکھا تھانہ دار سو رہا ہی۔ جاتے کے ساتھ ہی ایک کان کاٹ لیا اور تمنچہ لگا کر کہا کہ سُنا بے ہم وہی چودھری ہین جسکی بہو پر تو بُری نظر ڈالتا تھا اور بچہ یاد رکھو ہم سپاہی زادون کے اگر منھ چڑھوگے تو اور بھی بُرا ہوگا۔ خیر اسی مین ہی کہ یہانسے چلدو نہین تو اگر کسی روز جرار آیا تو جان لے لونگا۔ اب مین تمھارا کان لیے جاتا ہون۔ بولا اور مین نے پلٹ کر ایک تُلا ہوا ہاتھ دیا لاش ابھی ابھی پھڑک رہی ہوگی یہ کہکر چودھری صاحب نے طرارہ بھرا تو اُس پار تھے۔ پھر تو باد لے بھرتے ہوئے یہ گئے وہ گئے۔ تھانہ دار پر ایسا کچھ رُعب جم گیا کہ مِنکا تک نہین۔ صبح کو کان کا علاج ہونے لگا۔ اب جو کوئی پوچھتا ہی کہ آخر یہ ہوا کیا کوئی چور آیا تھا۔ یا کسی سے لاگ ڈانٹ تھی آخر ماجرا کیا ہی۔ تو دبے دانتون کہتے کیا ہین کہ نہ معلوم کیا ہوا۔ ایک کُتا تو شب کے وقت البتہ آیا تھا مین خواب مین تھا بارے درد کے آنکھ کھُل گئی اور دیکھا کہ کُتا پلنگ سے اُتر کر بھاگا مجھے غش آگیا۔ پھر نہ معلوم کیا ہوا۔ مجھے ہوش نتھا۔

چودھری وہ کان لیکر جھپٹ ہوا تو گھر مین دم لیا۔ بہو کے پاس آن کر کان بہو کی گود مین ڈالدیا اور کہا لو یہ اُسی شقی بدمعاش کا کان ہی چاہا تھا کہ وہین تہ تیغ کرون مگر ہاتھ جیسے کسی نے روک لیا۔ قتل نکیا گیا۔ پھر چاہا کہ ناک اُڑا دون مگر پھر ہاتھ نہ اُٹھا آخر کار مین نے کان صاف اُڑا لیا۔ مگر شاباش شرفا کی بہو بیٹیان ایسی ہی ہوتی ہین عصمت کو ہاتھ سے نہین دیتین زندہ باشش۔

بہو نے بکمال [illegible] خبر دی کہا کہ اب مجھکو میکے بھیجدو۔ ورنہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خوف ہو کہ مبادا وہ بد وضع انتقام لینے پر آمادہ ہو جائے اور
مجھ پر آنچ آجائے۔ چنانچہ راتون رات چالیس آدمیونکے ساتھ
وہ اپنے میکے بھیجی گئی —

مین نے ایسے ایسے کام کیے ہین۔ یہ ایک دفتر بے پایان ہے
کوئی کہانتک بیان کرے۔ ایک مرتبہ آدھی رات کے وقت ہمارے
مکان پر کسی نے تین دفعہ دستک دی حسب معمول دروازہ کھولا گیا
تو ایک ہندو سپید پوش مگر گھاگھ اور بدتمیز اندر آگیا۔ پوچھا گیا
کام ہے کہنے لگا کہ ایک فقیر میری جورو کو روز بہکاتا ہے اور عورت
کو فقیر سے ایک قسم کا دور دور کا لطف سا ہو گیا ہے۔ کوئی دُعا
ایسی دیجیے کہ عورت کا دل فقیر کی طرف سے پھر جائے اُسکی
درخواست کو مین نے قبول کیا۔ دوسرے دن مین کسی بہانے
سے اُس عورت کے پاس گئی اور باتون ہی باتون مین مین نے
اُس سے فقیر کا ذکر چھیڑا نام سنتے ہی کھل گئی۔ تب تو مین نے
کہا کہ وہ ایک ہی کائیان ہے اُسنے شہر بھر مین تمکو بدنام کر دیا ہے
کہ مجھسے الفت ہے اور لوگ تمھاری عقل پر ہنستے ہین کہ وہ تو فقیر ہے
صبح کو گدڑی بازار مین بیٹھا رہتا ہے شام کو بھیک مانگتا ہے —

عورت۔ (ع) ہان! بھیک مانگتا ہے!!! ای نہین —

اُستا۔ نہین سہی۔ دکھادون؟ تمکو تو کسی روز دکھادون —

ع۔ مین جانون بڑا سدھ سادھو ہے —

اُستا۔ واہ سدھ سادھو کہین ہو نہین —

ع۔ مجھے کیا معلوم تھا۔ یہ تو آج کھُلا —

اُستا۔ لے بہن اب آج سے تو اُس سے بات چیت نکرنا —
ہان اتنا اب خیال رہے۔ ناحق کیون بدنام ہو گی مفت مفت
مین گناہ بے لذت سے فائدہ —

ع۔ اور اُسکا پاجی پن تو اسی سے ظاہر ہے کہ مجھکو
جھوٹ موٹ بدنام کر دیا —

اُستا۔ ارے غضب کھڑا چنوا دے موئے کو —

ع۔ اور کیا —

اُستا۔ اور اوپر سے تیر اندازی کرے —

ع۔ ایسی جگہ مارے کمبخت کو جہان پانی نہ ملے —

اُستا۔ ہے ہے جو تمھارے میان سُن لین تو کیا جانے
کیا کرین اور تمکو تو مین جانون مار ہی ڈالین۔ صورت دیکھنے
کے روادار نہ رہین —

ع۔ ہے ہے کیا جانے کیا کر ڈالین —

اُستا۔ ایسے نگوڑے شہدو نکو کوئی بھلا مُنھ لگاتا ہے —
تُم بھلے مانسون کی بہو بیٹی سادھو اور فقیر سے تمھین کیا کام —
خبردار خبردار آج سے نہ جانا وہان۔ دیکھو بہن آبرو بڑی چیز ہے —

ع۔ ہان پھر جگ مین اور ہے کیا —

اُستا۔ تمھین رنج تو ہو گا مگر سچ کہتی ہون اور بغیر کہے رہا بھی
نہین جاتا کہ دو تین عورتین مجھسے تمھارا حال کہہ چکین —

ع۔ قسم لو جو مین نے کوئی بات کی ہو جس سے آبرو جائے —
تمھارے یہان مذہب مین خدا۔ ہم لوگ پرمیشر کہتے ہین
تُم انجان ہو مین اسوقت دیے (دیا) کے سامنے کہتی ہون
کہ جیسی پاک پیدا ہوئی ہون ویسی ہی اب بھی ہون اب
صاف صاف بتا دو کہ وہ عورتین کیا کہتی تھین —

اُستا۔ بات کا بتنگڑ تو بنتا ہی ہے۔ لوگونکا قاعدہ ہے جتنے
مُنھ اُتنی ہی باتین —

بڑی بیگم نے کہا بہن تمھین خدا ایسی توفیق نیک دے
اور اب تو کچھ نیل کا ماٹھ ہی بگڑا ہے —

اُستا۔ وہ وہ باتین ہمنے دیکھی ہین کہ کہنے اور یاد کرنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سے رونگٹے بدن کے کھڑے ہوتے ہین -

ب - یہ اس گناہ ہی کے سبب سے تو اتنا مہنگا سمان ہی جب دیکھو کال آتا ہی - سنا دور دور تک قحط نے لاکھون آدمی مار ڈالے گھر کے گھر خالی محلّے کے محلّے اُجاڑ پڑے ہین - گانؤن کے گانؤن ہین جیسے جھاڑو پھیر دی - یہ جو بھونچال آتا ہی - یہ کیا ہی - یہ بھی گناہ کے سبب سے - پرسون دو دفعہ بھونچال آیا - رات بھر مین قرآن ہی پڑھا کی - آگے سو سو برس کے ہو کر آدمی مرتے تھے اب جوان جوان جھٹ پٹ مرتے جاتے ہین - تو کاہے سے گناہ کے مارے جب دیکھو ہیضہ موجود - ہر فصل مین وبا - مینھ وقت پر برستا ہی نہین - گرمی پڑتی ہی تو جھلسا دیتی ہی - یہ بخار کیا جانے اسے کیا کہتے ہین وہی لال بخار جسمین بند بند ٹوٹتا ہی وہ پہلے کب آتا تھا - پانی کے مرنے کو تو دیکھو روز بروز کھاری ہوتا جاتا ہی - آگے گھر گھر میٹھے کنوئین تھے اب محلّے مین دو چار میٹھے کنوئین ہین باقی سب کھاری - کلّی تک نہ کیجائے - ہمارا کنوان ابھی تک ویسا ہی شیرین ہی اور باہر کی باؤلی بھی -

اُستا - یہ تمھاری نیک نیتی ہی -

ب - اجی وضع بنائے چلے آتے ہین - جبتک چل سکے کچھ اپنا بس تھوڑا ہی ہی اسمین -

اُستا - ہم تو چھٹپنے سے یہی باتین دیکھتے بھالتے آئے ہین ہم تو سمجھتے ہین کہ زیادہ پردہ بھی خراب ہی اور زیادہ آزادی بھی بُری بڑی بڑی پردے والیان جنکے میان ناک پر مکھی نہین بیٹھنے دیتے تھے اُنکی وہ گت دیکھی ہی کہ توبہ ہی بھلی - پردہ دل کا مقدم ہی سب سے بڑا بس یہی پردہ ہی - گھونگھٹ اور برقع سب کھانے ہی بھر کا ہی - بھلا کپڑے کے پردہ سے کہین دل صاف رہا کیا ہی - یہ واہیات خیال ہی -

ب - ہان یہ تو ٹھیک کہتی ہو -

اُستا - ابھی پانچ ہی چھ روز ہوئے کہ ایک عورت کوئی ساٹھ ستّر برس کی ہی وہ مکان کی طرف سے کوئی بارہ بجے رات کو روتی ہوئی جاتی تھی اور کہتی جاتی تھی کہ کل سے کھانا نہین کھایا - کوئی اللہ کا بندہ ایک ٹکڑا کھلوا دے پہلے مین سمجھی کہ جس طرح اور فقیر اور فقیرنین جھوٹ موٹ کہا کرتی ہین کہ ہمنے چار روز سے کھانا نہین کھایا بچّے بھوکون مرتے ہین م اسی طرح اُسنے بھی چلّانا شروع کیا - لیکن اسکی آواز ایسی بھیانک تھی اور ایسی رقت برستی تھی کہ مین نے دروازہ کھلوا کر اُسکو اندر بلوا لیا - یقین مانو چلنا دوبھر تھا مین نے ایک باسی روٹی اور ایک بوٹی دی بھر دال موٹھ کھلائی جب اُسنے کھا کر پانی پیا تو جان مین جان آئی اور اپنی بپتی کہ سنائی کہ مین ایک بھلے مانس کی لڑکی ہون - چودہ برس کی تھی جب میرا نکاح ہوا - نکاح ہوا تو مین میان کے ہان اپنی سسرال مین رہنے لگی مگر میان کو پردے کا مرض حد سے زیادہ - دن رات ڈنڈا لیے موجود کہ دروازہ کیون کھلا - کھڑکی سے کیون جھانکی - یہ کیون کیا - وہ کیون کیا - اُٹھتے جوتی بیٹھتے لات - ناک مین دم آگیا - مگر اشرفی کا لقمہ کھلاتے تھے - اچھا کپڑا پہناتے تھے - زیور سے مین گوندنی کی طرح لدی ہوئی تھی میری خاطرداری بہت کرتے تھے اور میرا دم بھرتے تھے مگر پردے کا جنون تھا - ایک روز مجھے کچھ ایسی سوجھی کہ بس مین تباہ ہو گئی - انکے پردے کے خیال نے کچھ نہ کیا اور مین - خیر - کچھ دن تو میان کے فرشتہ خان کو بھی خبر نہوئی - کچھ نہ سمجھے - مگر پاپ کہین چھپا کیا ہی - ای تو یہ خون کی طرح سر پر چڑھ کے بولے - کوئی لاکھ کُلھیا مین گڑ پھوڑے مگر پاپ نہ چھپیگا نہ چھپیگا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شدہ شدہ میان سے بھی گوئیندون نے باتون باتون مین کہنا شروع کیا۔ انکو یقین نہ آیا۔ مگر ٹوہ مین رہے۔ اتنے مین بندی اور بھی کھُل کھیلی۔ مگر میان گو ٹوہ مین تھے لیکن انکو پتا نہین ملتا تھا۔ ایک دن شدنی امر گھر کی لونڈی سے اور مجھسے جو تکرار ہوئی تو وہ تنک کر چلی گئی۔ مگر چلتے وقت اتنا کہہ گئی کہ بیوی نے میان کا نام ڈبو دیا۔ میان نے جو اتنا سنا بس آگ ہو گئے دو دن تک کھانا نہ کھایا اور مجھسے گھڑی گھڑی پوچھین کہ کل حال صاف صاف بتا آخر یہ کیا ماجرا ہی۔ یہ اسنے کہا کیا اب مین صاف کیا اپنا سر بتاؤن۔ مین نے پھوٹ پھوٹ کے رونا شروع کیا۔ وو دن تک گھر مین وہ بم چخ مچی کہ بس کچھ نہ پوچھو تین چار مرتبہ میان نے مجھکو مارا اور خوب للکارا۔ مار کھانے کا تو مین نے کام ہی کیا تھا بلکہ کام تو مین نے ایسا کیا تھا کہ قتل کیجاتی میری بوٹیان بوٹیان چیلون کو دیجاتین تو بھی سزاوار تھی۔ خیر تیسرے دن میان گئے باہر خربوزون کی کھانچی چکانے۔ بندی نے جو موقع پایا تو زیور لیکر نکل کھڑی ہوئی پہلے سے کہی بدی تو تھی ہی ساتھ ہو کر بھاگ گئی۔ کچھ دن تو خیر اچھی طرح رہی سہی مگر دوسرے ہی مہینے زیور لیکر چل دیا۔ مین صبح کو جو اُٹھی تو ندارد۔ ادھر دیکھا اُدھر دیکھا کہین پتا ہی نہین۔ زیور کو جو صندوق مین جا کے دیکھتی ہون تو غائب۔ ہی ہی سر پیٹنا شروع کیا ایک چھلا تک نہ رہا۔ رات کو مجھسے کہا تھا کہ آج کل چوری چکاری بہت ہوتی ہی گہنا رتی رتی اُتار رکھو۔ ایسا نہو رات کو چور آکے گلا گھونٹ کر سب لیجائے اور تم منھ ہی تکتی رہو۔ مین سادی کیا جانون کہ اُسکے پیٹ مین کیا ہے۔ گہنا مین نے سب اُتار کر صندوق مین رکھدیا سچ کو چھلا تک پاس نہ رہا۔ بس ہاتھ ملکے رہ گئی۔ کچھ دن اِدھر اُدھر آوارہ پھرا کی۔ اب برسون سے بھیک مانگتی ہون۔ ہاے جو مین راہ راہ چلتی تو گڑھے مین کیون گرتی۔ مگر میری تو یون ہی بدی ہوئی تھی۔ قسمت مین یہی لکھا تھا کہ ٹھوکرین کھاؤن تو پھر ٹلتی کیونکر۔ اگر میان کے کہنے پر چلتی تو آج خاصی بیگم بنی ہوتی ہاے میرے نصیب مجھے کیا سوجھی یہ کہکر وہ پھوٹ پھوٹ کے روئی۔ مین نے اُسکو دو روپے دیے اور رخصت کیا۔

ب۔ بُری چال کے یہ نتیجے ہین۔

اُستا۔ ہمنے تو آجتک نہین دیکھا کہ کوئی بھلے مانس کی بہو بیٹی بگڑ کے بنی ہو پھر۔ یا آوارہ ہو کر پھر نشین ہوئی ہو۔ ہمنے تو اُپلے ہی پاتے دیکھا۔

ب۔ بُرے کام کا بُرا ہی نتیجہ ہی۔

اُستا۔ ہونا ہی ایسا چاہیے۔

ب۔ مُغلانی گلوری تو بنا لاؤ۔ باتون مین تمھاری خاطر ہی کرنا بھول گئی۔

اُستا۔ ای آپ مین اسکا کیا خیال ہی۔

ب۔ ہی ہی جب مین اُس عورت کی باتین یاد کرتی ہون تو کانپ اُٹھتی ہون۔

اُستا۔ کِس عورت کی؟

ب۔ یہی جو تمنے بیان کی ابھی ابھی۔

اُستا۔ اور جو اُسکی زبان سے اُسوقت سنتین تو دیکھتین کہ قلب کی کیا حالت ہوتی ہی۔ سننے سے حیرت ہوتی تھی۔ رات بھر مجھے نیند آئی ہو تو قسم لو۔ مگر مین بڑی خوش ہون کہ تمھاری صاحبزادیان پڑھی لکھی ہین جو مین انکے کام آؤن تو ایسی خوش ہون کہ میرا اللہ ہی جانتا ہی اور مین تو غیرون غیرون کی لڑکیون کو تلقین و تعلیم دینے کو اپنا فخر او

اپنی سعادت اور اپنا ناز اور اہ سمجھتی ہون بھلا انسے جی چراؤنگی
انکو تو ایسا بتاؤن کہ جسکا حق ہی مگر بات یہ ہی کہ چھوٹی لڑکیان کچھ
اپنے برابر والیون ہی سے خوب کُھل کُھل کے باتین کرتی ہین ہنسنے
باتین کرنے مین اُنکو لطف نہ حاصل ہوگا۔

ب - اور اُنکے برابر والی ایسی کوئی ہی نہین جو اُنھین کچھ
سمجھائے یا آوارہ عورتونکا ذکر کرکے ایسا نتیجہ نکالے اور وہ
بات پیدا کرے کہ سُننے والے کے دل پر نقش ہو جائے اور ایسا
نقش ہو جائے کہ مٹائے نہ مٹے۔

اُستا - اُنکی صحبت مین کوئی اُنکی ہمجولی اور ہمجنس بیٹھتی ہی۔

ب - بیگم نے کہا بس آج کل تو یہی چار بہنین ہین اور ادھر اُدھر
محلے کی آس پروس کی بہو بیٹیان یا رشتے ناتے کی عورتین
آتی جاتی رہتی ہین۔ اُستانی جی نے کہا یہان ایک لڑکی ہی
جانی بیگم اُسکی صحبت مین نہ بیٹھنے پائین۔ بڑی بیگم بولین کون
جانی بیگم وہ تو یہان نہین آتی جاتی۔

اُستا - مین خبر پاچکی ہون کہ جانی بیگم بھی دس
بیس دفعہ آئی تھی۔

ب - ذری حُسن آرا کو تو بلالانا کوئی۔ کہنا کچھ پوچھنا
ہی آپ سے۔

اُستا - کیا حُسن آرا سے پوچھوگی۔

ب - ہان دریافت کرلون۔

اُستا - ہنستے ہنستے پوچھیے گا۔ ڈانٹ نہ بیٹھنا۔

ب - نہین۔

لونڈی نے جاکر حُسن آرا بیگم سے کہا کہ چلیے آپ کو بڑی
بیگم صاحب نے یاد فرمایا ہی حُسن آرا اُسوقت ایک پاجامہ کاڑھ
رہی تھی۔ پوچھا خیریت تو ہی لونڈی نے کہا ہان سب خدا کا فضل ہی۔
ذرا چلی چلیے۔ حُسن آرا نے گٹھری باندھی اور چلین۔

حسن - کیون امّا جان۔ کاہیکے واسطے یاد کیا۔

ب - یہان آؤ تو بتائین۔ پاس آؤ۔

حُسن - حاضر ہوئی فرمائیے۔

ب - ہمارے یہان کوئی وہ لڑکی آتی ہی۔ اجی دیکھو بھولی
جاتی ہون لڑکی سی ہی۔ ابھی کم سن بالکل۔

حسن - کون! کچھ پتہ بتائیے تو معلوم ہو۔

ب - اے وہ جانی بیگم کہلاتی ہی۔ چلبلی سی لڑکی۔

حسن - ہان دو چار دفعہ آئی تھی۔

ب - اَب نہ آنے پائے۔

حسن - کیون امّا جان کیون۔

ب - وہ بڑی چلبلی لڑکی ہی۔ انھون نے پہلے پوچھا تو ہم
سمجھے نہین اَب یاد آگئی۔

حُسن - ہان! اَب ہمین کیا معلوم تھا کہ گُن کیسے ہین اُنکے۔
دو گھڑی آکے ہنس بول لیتی تھی مگر ایک بات ہماری سمجھ مین
نہ آئی وہ یہ کہ زمانہ بھر اُسکو بدوضع کہتا ہی مگر وہ انتہا کی خوش
خلق اور وضعدار آدمی ہی۔ ہان بات چیت مین البتہ برق ہی۔
بات کو ٹال کر بڑی بیگم نے کہا اُستانی جی اَب کس روز آؤگی۔
اگلی جمعرات کو آؤ تو اچھی اچھی کہانیان لڑکیون کو سناؤ جسمین
انکا دل بہلے دو چار دن یہین آن کے رہو۔ اسنے کہا بیگم صاحب
فجر کو تو ہمکو ایک گانون جانا ہی شاید دو دن مین وہان سے
آنا ہو۔ دو دن بعد پھر جو پلٹین گے تو ایک دو دن یہان رہینگے
ہان اگر کہو تو بدھ کو ضرور آؤن۔ اُستانی جی رخصت ہوئین۔

خوجی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اخاہ - بعد مدت - مگر بسم اللہ ہی غلط ہوئی - یہ خوجی کیا معنی - خوجی ہی کون مردک - خوجی خوجی - خاصہ بھلا چنگا نام ہی خواجہ بدیع صاحب یہ کہنے لگے خوجی - واہ نہ ہوئی قرولی ورنہ اپنے آپ اپنے پیٹ مین خواجہ صاحب بھونک دیتے - خوجی - خوجی کی دُم مین نمدا مردک کی - جزیرۂ مالٹا مین مختلف ملکون کے آدمی ہین - آرمینین - عرب - انگریز - اسکاچ - آئرش - اہل ہسپانیہ - یونانی - وغیرہ وغیرہ - مگر دو دن سے اس جزیرے مین ایک بڑے گران ڈیل جوان کا گذر رہوا ہی - قد کوئی آدھ گز کا - ہاتھ پانوٗن دو دو ماشے کے - ہوا ذرا تیز چلے تو ہوا ہو جائین - کنّی لگانے کی ضرورت پڑے - مگر بات بات پر بگڑے ہوے جاتے ہین کسی نے ذرا ترچھی نظر سے دیکھا اور حضرت نے قرولی سیدھی کی - بھوک دو دن انکو کسی امر کا خیال نہ تھا - دُنیا کی فکر نہ دین کی - کچھ کسی سے واسطہ ہی نہین - بس افیم ہو اور چاہے کچھ ہو یا نہو - اس وحشت کے صدقے - کہ میان آزاد نے تو جہاز پر سے لائیف بوٹ مین بلوایا - آپ غُل مچاتے ہین کہ ارے یارو افیم کی ڈبیا لیک کے لے آنا - ای مسل علی - چہ خوش چرا نباشد - کوئی بگڑے دل ہوتے کہ ڈبیا لانے کے عوض حضرت ہی کو جہاز پر پھر اُچھال دیتے کہ لیجیے خواجہ بدیع صاحب اب افیم گھولیے - سمندر بھر پڑا ہی -

آزاد نے کہا بھئی تمھارا یہ فقرہ عمر بھر نہ بھولیگا کہ پرم کے باشندے اور اسباب بیش بہا تو پا وین ہی گے لیکن دیکھین ہماری افیم کی ڈبیا کس خوش نصیب کے ہاتھ لگتی ہی -

خ - پھر اسمین ہنسی کی کیا بات ہی - آخر ہنسے آپ کس بات پر ہماری تو جان پر بن آئی اور آپ کو دل لگی سوجھتی ہی یہان خدا جانے کیسی منتین مانین سب کہین خدا خدا کر کے افیم ہاتھ لگی - وہ افیم یہان تک ساتھ آئی - وہ وہان تک - وہان تک -

آزاد - این با وحشت -

خ - اُف - واللہ جہاز کے ڈوبنے کا کس مردک کو رنج ہو اپنے حساب - مرگ انبوہ جشنے دارد مگر افیم ہائے افیم - چینیا بیگم کے ڈوبنے کا البتہ کمال رنج ہی اُس دن سے جائیون پر جمائیان آتی ہین - وہ تو کہیے ملّاح بیچارے نے رحم کھا کر دو دن کا سہارا کر دیا اب اسوقت کیا کیا جاے -

آزاد - لاحول ولا قوۃ -

میان آزاد سے دو پیسے لیے اور ایک دوکان پر پہونچے -

خ - افیم دو - افیم -

دکاندار منھ تاکتا ہی کہ یہ یک کیا رہے ہین -

خ - ہم افیم مانگتے ہین - ارے میان افیون - افیون -

دکاندار نے ہاتھ سے دکھایا کہ ہم سمجھے نہین -

خ - عجب جانگلو ہی - ابے ہم افیم مانگتے ہین -

دکاندار ہنسنے لگا -

خ - کیا بھٹی جوتی کی طرح دانت نکالتا ہی - ابے گیدی - نہوئی قرولی ورنہ دھوان اُس پار ہوتا -

راوی - کیا خوب - قرولی ہوتی تو دھوان اُس پار ہوتا - ماشاء اللہ -

خ - لے بس اب دل لگی ہو چکی لاؤ افیم لاؤ -

بنیے حضرت مدو ساہی دکھاتے ہین - اتنے مین میان آزاد پہونچے -

آزاد - اہن خوجی -

خ - جھک مارتے ہین آپ - خوجی پر لعنت مردک پر -

آزاد - ارے غضب - لاحول ولا قوۃ - معاف فرمائیگا جناب خواجہ بدیع صاحب -

خ - ارے دو کرور مرتبہ سمجھا چکا کہ خوجی مجھ بدبخت کا نام نہین مین خواجہ صاحب الشہیر بہ خواجہ بدیع صاحب ہون - خوجی - خوجی - اور دو ہی کرور بار معاف بھی کرچکا -

آزاد - یہان کیا خریداری ہوتی ہی -

خ - اجی یہان تو سب جانگلو ہی جانگلو رہتے ہین - ایک گھنٹے بھر سے افیم مانگ رہا ہون سُنتا ہی نہین -

آزاد - پھر کہنے سے تو آپ بُرا مانتے ہین - بھلا یہ بارود بچتا ہی یا افیم - اور یہ مدوسا ہی پیسے کیا ہونگے - بالکل گوکھے ہی رہے - اب بتاؤ جانگلو تم ہو یا وہ ہی -

خ - بھئی یہان پر تو ہم بھی قائل ہو گئے -

اس فقرے پر میان آزاد بے اختیار ہنس پڑے اور خوجی بہت ہی خفیف ہوئے -

خ - لاحول ولا قوۃ -

آزاد - عقل سے تو تم کام ہی نہین لیتے -

خ - ہمنے تو خود ہی کہدیا نہ کہ یہانپر ہم بھی قائل ہو گئے -

آزاد - چلو ہم افیم دلوا دین - آؤ - اُٹھو -

خ - قربان - قربان - واللہ تنِ مردہ مین از سرِ نو جان آ گئی -

آزاد - پیسے باندھ رکھیے جب ٹرکی سے پلٹ کر جائیگا تو بیوی کو دیجیے گا -

خ - ہمارا تو دل یہی گواہی دیتا ہی کہ اسکندریہ تک بھی پہونچنا محال ہی جہاز کا حال تو ہم دیکھ چکے اور آپ نے ٹھیکا لیا ہی کہ دُنیا بھر کو ڈوبنے سے آپ بچاینگے - کوئی پانی مین گرا اور آپ جھم سے کود پڑے - ایک نہ ایک دن آپ کی جان ضرور جانی ہی - پوچھیے کوئی جیسے کوئی مرے آپ کو اِس سے کیا واسطہ مگر خبط -

میان آزاد نے کہا بھئی اب ہمارا کہا مانو ہمکو ٹرکی جانے دو اور تم چلے دو ہندوستان - خوجی نے اپنا مُنھ پیٹ لیا - واہ - واہ واہ - واللہ مین نہ مانونگا - ے -

ازمن جدا مشو کہ توام نورِ دیدہ — آرامِ جان و مونسِ قلبِ رمیدہ
از دامنِ تو دست ندارند عاشقان — پیراہنِ صبوریِ ایشان ندریدہ
پایم نمیرسد بزمین دیگر از نشاط — تا سوے من بلطف و عنایت تو دیدہ

اور آپ تنہا واپس کس سے جایا جائیگا - نا حضرت - بندے کو معاف کیجیے - آپ مین ساتھ چھوڑنے والا نہین ہون بھئی - افیم البتہ دلوا دو - اور مین چلا جاؤنگا تو تم لڑوگے کسکے برتے پر -

آزاد - چہ خوش - آپ ہی کے برتے پر تو مین لڑنے جاتا ہون نہ -

خ - کون قسم کھاکے کہتا ہون نہ جب سُنیے گا یہی سُنیے گا کہ خواجہ بدیع صاحب نے توپ مین کیل لگا دی -

آزاد - جی اسمین کیا شک ہی -

خ - شک وک کے بھروسے بھی نہ رہیے گا - اکیلی لکڑی چولھے مین بھی نہین جلتی دیکھیے جسوقت بدیع صاحب اسپ بادرفتار پر سوار ہوتے ہین اور اکڑ کر بیٹھتے ہین اوچی بجے ہوئے اُسوقت اچھے اچھے جنڈیل اور کنڈیل جھک جھک کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تعظیم کرنے لگتے ہین۔
آزاد نے مسکرا کر کہا بھئی واللہ جنڈیل اور کنڈیل کی تمنے ایک ہی کہی اگر واسطے خدا کے میدان جنگ مین میرے ساتھ نہ جائیے گا۔ بلّی بخشے چوہا بیچارہ لنڈورا ہی جی جائیگا۔
خوجی بہت ہی بگڑے اور اکڑ کر بولے۔ واللہ ایک گنڈاری سے لشکر کے لشکر اور پرے کے پرے صاف کر دیے ہون تو خواجہ بدیع نہین پھر موچھون کو تاؤ دیکر کہا انشاء اللہ دیکھتے تو جائیے۔ مگر یار جواب کی جہاز غرقاب ہو تو بس گئے ہی گذرے۔
یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک حبشی سامنے سے آنکلا ڈنڈیل جوان مچھلیان بھری ہوئین۔ سینہ چوڑا۔
میان خوجی نے جو دیکھا کہ ایک شخص اکڑتا برتا سامنے سے آرہا ہی تو حضرت بھی اینڈنے لگے۔ میان آزاد کو بے اختیار ہنسی آئی حبشی نے قریب آن کر شانے سے ذرا دھکا دیا تو میان خوجی نے بیس لڑھکنیان کھائین اور دھم سے منھ کے بھل گرے۔
آزاد نے قہقہہ لگا کر کہا دیکھیے سنبھلیے میان خواجہ بدیع صاحب خواجہ صاحب بیچارا تو جھاڑ پونچھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور حبشی کو للکار کر کہا او گیدی۔ نہوئی قرولی اسوقت ورنہ بدن کو چھلنی کر دیتا اتفاق سے ہین اپنے زعم مین آپ ہی آرہا نہین تو وہ پٹخنی دیتا کہ انجر پنجر ڈھیلے ہو جاتے۔ میان آزاد نے کہا افسوس تو یہی ہو کہ آپ اپنے ہی زعم مین ہمیشہ پٹخنی کھا جاتے ہین بھلا اس حبشی سے تم کیا تمھارا گانون بھر تو مقابلہ کرلے۔ خوجی چین بہ جبین ہو کر بولے اچھا لڑوا کر دیکھ لو نہ چھاتی پر نہ چڑھ بیٹھون تو خواجہ بدیع نام نہین۔ اور ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی۔ کہو تو للکارون جا کے۔ آزاد نے کہا بس جانے دیجیے آپ کیون ہاتھ پانؤن کے دشمن ہوئے ہو۔
میان آزاد اور خوجی دوسرے دن جہاز پر سوار ہوے اور اسکندریہ چلے۔ میان آزاد کو نہ سیر بحر بھاتی تھی نہ منظر ابیلٹین کی اسوقت یاد آتی تھی۔ اُنکی آرزوے دلی یہ تھی کہ جس طور پر ممکن ہو فوراً اُڑ کی پہونچون میدان کارزار مین تیغ جمیت کے جوہر دکھاؤن اور مہم مین سرخروئی حاصل کرکے ہندوستان واپس آؤن اور حسن آرا بیگم کو عقد نکاح مین لاؤن۔ محبوب مطلوب کا خندۂ تمکین یاد آتا تھا۔ تو انکے دل پہ بجلیان گراتا تھا۔ خیال کیا کہ قسطنطنیہ جانا اور روم کے افسران فوجی کی خدمت مین بار پانا اور رسوخ بڑھانا اور میدان جنگ مین قابلیت اور بسالت دکھانا آسان امر نہین ہو خدا جانے اہل روم ہمسے کس طرح پیش آئین۔ صیغۂ جنگی مین ہم عہدہ پائین یا نہ پائین۔ کیا افتاد پڑے۔ ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے۔ انکا دل اسقدر بھر آیا کہ بے اختیار آبدیدہ ہو گئے۔ میان خوجی نے سمجھایا کہ دیکھو بھئی آزاد ہماری تمھاری حالت اب ایک ہی تم معشوق صبیح ہم محبوب ملیح کی مفارقت مین سر دُھنتے ہین تم روتے ہو ہم دیوانون کی طرح تنکے چُنتے ہین تمھین حسن آرا بیگم ہمین خُنیا بیگم نے کہین کا نہ رکھا دونون کی کیفیت ایک ہی اسوقت ذرا دل بہلاؤ۔ دو گھونٹ پانی پیو کھانا کھاؤ۔ آزاد نے کہا سبحان اللہ غم غلط کرنے کی کیا خوب تدبیر بتائی ہی۔ ہماری تو جان پر بن آئی ہی فرماتے ہین کھانا کھاؤ۔ دل بہلاؤ۔ خوجی نے کہا بھئی دادی جان ایک مثل کہا کرتی تھین کہ ٹکڑے کھائے دل بہلائے پیٹ بھرا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تو گھر کو آتے۔ میاں چند روزہ زندگی کے لیے کون بھی رنج کرے۔ بجز غم حسین کوئی غم ہی نہ کیا۔ ؎

مجرئی لڑنے کو جب اکبر چلے	بولے سرور قتل ہمکو کر چلے
تشنگی بیٹے کی سنکر خلد سے	جام لیکر ساقی کوثر چلے
رو کے اکبر نے کہا ہنگام قتل	خشک لب تھے ہم بچشم تر چلے
کیا کہوں نعین وادی پرخار میں	کس طرح سے عابد مضطر چلے
پائے گلگوں جسکے نازک گل سے ہوں	پھر بھلا کانٹوں پہ وہ کیونکر چلے
بڑے میاں دیکھا جو اکبر کو طپان	شاہ گریاں مثل ابر تر چلے
دوست سید شاہ کے گویا ہوں شاد	تیر اور تلوار دشمن پر سے چلے

آزاد۔ حضرت خواجہ صاحب اس وقت دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے۔ کلیجا منھ کو آتا ہے۔ اپنے مرنے کا رنج نہیں۔ آج نہیں کل مرے۔ کل نہیں پرسوں مرے۔ یوں نہ مرے زخم کھا کر مرے۔ ؎

هر انکه زاد بناچار بایدش نوشید	ز جام دهر مئی کل من علیها فان

مگر افسوس تو یہ ہے کہ حسن آرا بیچاری کڑھے گی اور ہمارے حال زار سے انکو کوئی بھی مطلع نہ کریگا ستم تو یہ ہے۔ وہ اپنے دلمیں سوچینگی کہ آزاد دغا دے گئے۔ روم نہ جا سکے۔ عاشق صادق نہ تھے زمانہ ساز تھے کسی اور مہ وش پر دل آیا ہوگا کسی اور کو عقد نکاح میں لایا ہوگا۔ ؎

نشاید ہوس باختن با گلے
کہ ہر بامدادش شود بلبلے

اگر اتنی تشفی ہو جائے کہ آزاد کا حال حسن آرا بیگم کو معلوم ہو جائیگا تو دل کو بڑی تقویت ہو ورنہ خیر۔ ؎

اب تو چل ہی کھڑے ہوئے آزاد
پھر ملیں گے اگر خدا لایا

خ۔ بھائی چاہے ملاقات ہو چاہے خدانخواستہ نہو مگر یہ خیال دل سے دور کردو کہ حسن آرا تمھاری طرف سے بدگمان ہوں گی۔ یہ تمھاری بدگمانی ہے۔ حسن آرا اور یہ خیال ای لاحول کیا مجال۔

آزاد۔ ؎

دل میرود ز دستم صاحبدلان خدا را
دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا

خ۔ نیش کے بعد نوش ہے۔

آزاد۔ اور جو یہ معلوم ہو جائے کہ نیش کے بعد بھی نوش نہیں۔ فرہاد نے نیش کے بعد کیا پایا۔

خ۔ مشہور ہے کہ گو یہاں وصال نہوا۔ مگر وہاں ہوگا۔

آزاد۔ اس عشق کا برا ہو جس نے ہمیں دین کا رکھا نہ دنیا کا۔

خ۔ ہے تو ایسا ہی مگر۔

آزاد۔ اب تو چاہے جیسی سختی پڑے جھیلینگے ضرور۔ اگر ہم مر گئے تو تم حسن آرا کو ہماری وفات کی اطلاع دو گے یا نہیں۔

خ۔ تم مرو گے۔ کیا طاقت۔

آزاد۔ یہ بھی اختیاری امر ہے کچھ۔

خ۔ کیا مجال مرنا نہوا ہنسی ٹھٹھا ہوا۔ اور وہم کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہ تھی۔

آزاد۔ ایں۔ کیا خوب۔

خ۔ کیا خوب سمیت۔

آزاد۔ سن تو لو۔

خ۔ غیر ممکن بات کوئی اور سنتے ہونگے۔ دعوی بے دلیل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

محل ہوتا ہی ثبوت دو کہ تم مرجاؤ گے۔

آزاد۔ کیا کوئی مرنے سے انکار بھی کر سکتا ہی۔

خ۔ تو مرتے ہم ایسے ہین ہم ایسے دُبلے پتلے بوڑھے افیمی۔ نہ کہ تم ایسے ہٹے کٹے چاق چوبند۔

آزاد۔ اور شاید ہم ہی تمھارے پہلے مرجائین۔

خ۔ واہ اجی تم ہمکو مار کے مروگے۔

آزاد۔ خیر۔

خ۔ خیر کیا معنی۔ کچھ زبردستی ہی۔ ہم تمکو مرنے نہ دینگے۔ اِدھر تمکو نزع کی حالت مین دیکھا اور ہمنے زہر کھالیا۔ اب فرمایئے پہلے کون مرگیا۔

آزاد۔ اچھا اور جو ہم ڈوب گئے۔

خ۔ سنو میان ڈوبنے والے اور ہی ہوتے ہین۔ انکی ایسی صورت ہی نہین ہوتی۔ اِس تیرہ صدی مین معدودے چند ہی ڈوبنے والے ہین اور ڈوبنے والے سمندرونمین ڈوبنے نہین آیا کرتے ہین ایک چلو کافی ہی بس۔

آزاد۔ اگر بفرض محال (جیساکہ تم سمجھتے ہو) ہم مرگئے۔ تو حسن آرا بیگم کو ضرور اطلاع دینا۔

خ۔ کیا مجال۔

آزاد۔ نہ اطلاع دوگے۔

خ۔ ہرگز نہین۔

آزاد۔ آخر وجہ۔

خ۔ اگر ہم ڈوبتے ترتے لڑھکتے پڑھکتے وہانتک پہونچے تو جاکے کہینگے کہ ایک عورت کو میان آزاد عقد نکاح مین لائے اب مزے سے روم مین دندناتے ہین ہم یہ نہ کہینگے کہ آزاد جان بحق تسلیم ہوئے ہم صاف یہی کہینگے کہ میان آزاد وہان گلچھرے اُڑا رہے ہین۔ ایک حسین عورت کے ساتھ شادی کرلی۔ چین ہی چین لکھتا ہی۔ مین نے ایک دن تذکرہ کیا کہ حسن آرا بیگم بھی یاد ہین۔ بس نام سُنتے ہی ایک چپت جمائی تڑ سے۔ مین اُسوقت تو کچھ نہ بولا۔ مگر دوسرے روز بھاگ کے چلا آیا۔

آزاد۔ تسلیم خوب حق دوستی آپ ادا کرینگے۔

خ۔ یہ فعل بھی خالی از حکمت نہین ہی۔

آزاد۔ اور وہ حکمت کیا ہی ہم بھی سُنین۔

خ۔ اگر آپکا کوئی دوست بیوقوف احمق گھامڑ آپ کے مرنیکے بعد حسن آرا کو لکھ بھیجے کہ میان آزاد عالم جاودانی سے پدرود کر گئے۔

آزاد۔ کس سے۔ کس سے پدرود کر گئے۔

خ۔ عالم جاودانی سے۔

آزاد۔ بہت ہی خوب۔

خ۔ کیون۔ عالم جاودانی سے پدرود کرنا یعنی مرجانا۔

آزاد۔ درست۔ بجا۔ عالم جاودانی سے پدرود کرکے گئے کہان عالم فانی۔؟

خ۔ لاحول ولاقوۃ۔ مطلب یہ کہ عالم فانی سے پدرود کر گئے۔ خیر۔ اگر لکھ بھیجین کہ میان آزاد مرگئے یون ہی سہی۔ تو حسن آرا کی جان پر بن آئے یا نہین۔ اُس بیچاری کے دل پہ کیسی گذرے۔ ایہی۔ زندہ درگور۔ سرپٹک پٹک کر دم توڑے اور جو یہ سُنے کہ آزاد ہین تو جیتے جاگتے مگر عاشق صادق نہ تھے۔ جھوٹے اور بدمعاش نکلے۔ ایک عورت کے ساتھ شادی کرلی اور قول کا خیال نرکھا تو قسم خدا پاک کی تمھارے نام سے نفرت ہوجائے۔ اور رنج تو قریب پھٹکنے نہ پائے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اَب بولو، یہ اچھی ترکیب یا نہیں۔ نہ کہوگے۔

آزاد۔ ہان ہی تو اچھا۔

خ۔ (اکڑ کر) دیکھا۔ پیر شو بیا موز۔ بوڑھے آدمی ڈبیا
مین بند کر رکھنے کے قابل ہوتے ہین۔ سکندر اعظم جب
مقدونیہ سے چلے تو حکم دے دیا کہ فوج کے ساتھ سب
جوان ہی جوان چلین۔ اگر کوئی بوڑھا چلا تو قتل کیا
جائیگا۔ ایک سپاہی نے اپنے بوڑھے باپ کو چپکے سے پٹارے
مین بند کیا اور ساتھ لے چلا۔ بس حضرت سلامت ایک موقع
پر بوڑھے کی ضرورت ہوئی۔ پھر اچھے اچھے حکیمونکی عقل
دنگ تھی کہ یہان پر کیا کرین۔ آخر کار سپاہی اپنے بوڑھے
باپ کو لیگیا۔ اور کہا جہان پناہ سے جان بخشی کا مستدعی
ہون کہ خلاف حکم شاہنشاہی اس کو بمقتضاے محبت
فرزندی ساتھ لایا۔ سکندر نے اسکا قصور معاف کیا اور
پیر فرتوت نے میدان فکر مین جو عقل کے گھوڑے دوڑائے
تو وہ بات پیدا کی کہ حکیمون تک نے پسند کی۔ مشفق۔
تجربہ بڑی چیز ہے۔ تم لاکھ پڑھ جاؤ پھر لونڈے ہی ہو
ہمارے سامنے۔

آزاد۔ ع

کوئی ہمسا دیوانہ پیدا نہوگا	ہوا بھی تو پھر ایسا رسوا نہوگا

خ۔ بس اتنے ہی مین رو دیے۔ ع

عاشق بھی ہوئے تو میرزائی نہ گئی
بس ایک کڑی ولا اٹھائی نہ گئی

ہم تو کہتے تھے کہ ٹرکی جانے کا خیال دل مین نہ لاؤ۔ مزے
سے ہندوستان مین دندناؤ۔ تم نہ مانو تو کوئی کیا کرے
کہتے تھے کہ عشق کے جھگڑے مین نہ پڑنا۔ نہ مانا نہ مانا۔
اَب بھگتو۔

آزاد۔ ع

منع کرتا ہی مجھے یار کے گھر جانے کو
ناصحا آگ لگے اس ترے سمجھانے کو

خ۔ آگ لگنا کیا معنی یہان تو ڈوبنے کا ڈر ہی۔

آزاد۔ ع

جی مرا ان سے سفر کر ہی گیا	وہ تو گھر مین ہی یہان گھر ہی گیا
مین ہوا کون کریگا وان شور	آپکے کوچے سے اب سر ہی گیا
او مسیحا نہ خبر لی تونے	وہ جو بیمار تھا لے مر ہی گیا

میرے قاتل کا لڑکپن دیکھو
دیکھ کر خون کو مرے ڈر ہی گیا

خ۔ اَب سنیے۔ معاملے کی بات یہ ہی۔

آزاد۔ معاملہ گیا ایسی تیسی مین۔ یہان تو۔ ع

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہی فیصلہ دل کا

خ۔ ہمین آجتک یہی نہ معلوم ہوا کہ آپ کا دولتخانہ
کہان ہی وطن کہان ہی۔ اتنا تو بتا دو۔

آزاد۔ خانہ بدوش۔ وطن کا پتا ہی نہین ہی۔ ع

مین نے ہاتھون سے اٹھایا ہی مکان بالاے سر
ہون مین وہ بلبل ہی میرا آشیان بالاے سر

خ۔ یہ کہیے تو معلوم ہوا کہ کوئی رونے والا نہین ہے۔
چلو سستے چھوٹے۔ ایک حسن آرا انکو ہم سمجھا لینگے۔ بس
وہی ترکیب کہ تمھاری غیبت کرینگے۔ ہزارون تدبیرون کی
ایک تدبیر بس یہ ہی۔

خوجی نے کہا کہ بھائی دل بہلانے کے لیے تو مین اشعار
پڑھتا ہون ایسی حالت مین یہی لازم ہی کہ طبیعت کو اور طرف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مخاطب کرو۔ مین نے دیکھا کہ تم کو شعر و شاعری کا از بس شوق ہی لہذا اشعار پڑھنے شروع کیے حسن آرا کو تم چند روز کے لیے دل سے بالکل بھلا دو۔ ورنہ دل ہاتھ سے جاتا رہےگا اور سفر کی سختی تمکو خون رولائیگی۔ ہنسو بولو۔ سیر دیکھو۔ اِدھر اُدھر لوگون سے ملو۔ تم یہان اجنبی ہو۔ کُل آدمیون کی نظر تمھاری ہی طرف ہی۔ سب سے ملو بولو چالو ہنسو۔ غم غلط کرو۔ یہ کیا کہ ٹھنڈی سانسین بھر رہے ہین۔ ہاے ستم۔ ہاے غضب۔ ع۔

نام خدا ہو جوان کچھ تو کیا چاہیے

یا تو اس درجہ جوانمردی کی کہ ذرا سے اشارے کی دیر تھی۔ وہان سے جہاز پر سوار ہو گئے۔ وطن مالوف کو خیرباد کہکر روم چلے اور یا اب اسقدر پریشانی اور حیرانی اور سرگردانی ہی کہ بات کرنا تک دوبھر ہی۔ یہ کیا بات۔ دل کو خوب مضبوط رکھو۔ کوئی کتاب پڑھو۔ تم اِتنے لائق فائق آدمی ہو ہمنے دس بارہ دن سے تمکو پڑھتے نہین دیکھا اُن دنون مین دن رات مطالعہ کُتب کرتے تھے دل بہلتا تھا اب آج کل یکقلم پڑھنا القط کر دیا وحشت آن کے دبوچا۔ عشق نے ٹٹوا کیا۔

آزاد۔ ہان سچ کہتے ہو سٹری ہو تو کیا ہو اگر اسوقت ٹھکانے کی بات کہی۔

خ۔ کوئی کتاب پڑھو۔ مالٹا کی خوب سیر کرو۔ ارے یار اوّل تو ہمین اُمید ہی نہین کہ ہندوستان واپس جائین اور اگر خوش قسمتی سے زندہ بچے اور ہندوستان کی صورت دیکھی تو زمین پر قدم نہ رکھینگے۔

آزاد۔ (مسکرا کر) زمین پر تو آپ اب بھی قدم نہین رکھتے ہین۔

خ۔ ہم کہینگے تم لوگ کیا جانو مالٹا کہان ہی۔ بھلا بتاؤ جزیرۂ پریم کدھر ہے۔

آزاد۔ پریم نہین پیرم۔

خ۔ بس یہی تم مین سخت عیب ہی۔ وہ پریم کہا تو کیا اور پیرم کہا تو کیا۔

آزاد۔ ہان تو پھر خوجی کہا تو کیا اور خواجہ بدیع صاحب کہا تو کیا۔

خ۔ (مسکرا کر خاموش)۔

آزاد۔ ہنسے کچھی ہنسے۔ ہنسے خوجی۔ وہ توبہ توبہ۔ خواجہ صاحب جناب خواجہ بدیع صاحب۔

خ۔ اجی تمنے کمیدانی کی حالت مین ہمکو نہین دیکھا تھا۔ واللہ انگلیان اُٹھتی تھین۔ جدھر سے نکل گئے اُنگلیان اُٹھنے لگین۔

مرا ہم چنین چہرہ گلفام بود   بلورینم از خوبی اندام بود

آزاد نے کہا خواجہ صاحب اب آپ یہان شادی کر لیجیے اور مزے مزے رہیے۔ یہان عورتین بہت ہین اور حسین اور آپ ہی کی سی گران ڈیل کہو تو کوشش کیجاے کسی سے کہین سُنین۔ خوجی نے کہا اب روم سے واپس آئین تو پھر شادی کی فکر کرین۔ ابھی نہین مفت مین شادی کرکے اُلّو بنین۔ جورو الگ چپتیائے۔ ناک مین دم کر دے۔ یہ پردیس ٹکا پاس نہین۔ آپکو شادی کی دُھن سمائی ہے۔ واہ۔ واہ صاحب واہ۔ ہان ٹرکی سے واپس آئین۔ تو پھر بیاہ رچے۔ میان خواجہ بدیع بھی دولھا بنین۔ س

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آنچل ہو وہان نقاب عارض — سہرا ہو یہان حجاب عارض
وان گل سے بہار بوستان ہو — آرائش تخت گل یہان ہو
الماس کے وان بنین جھاڑ فانوس — یان جلوہ فروش تخت طاؤس
مہتاب سے چاندنی کا وان فرش — یان چرخی سے چرخ مین سر عرش

آزاد۔ اُہو ہو ہو۔ مزے مین آئے میان خوجی۔

خ۔ (مسکراکر) چھیڑ خانی سے آپ باز نہین آتے۔ پھر وہی خوجی۔ خوجی۔ بھائی خواجہ صاحب کیون نہین کہتے۔ خواجہ بدیع کہو نہ۔

میان آزاد خوجی کو لیکر ایک کوٹھی مین گئے اس کوٹھی مین قہوہ کی سوداگری ہوتی تھی۔ آزاد نے اپنے دوست کو وہان بٹھایا۔ اور ایک آدمی کے ہاتھ افیم منگوائی۔ افیم دیکھتے ہی میان خوجی کھل گئے سیکڑون ہی دعائین دین۔ بھائی آزاد واللہ اسدم تو مسیحائی کی۔ خدا گواہ ہی جلا لیا جلا لیا۔ مصرعہ۔

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

واہ بھئی واہ۔ خدا کرے کہ چار ہی پانچ مہینے مین حسن آرا سے ملو اور فائز بمرام ہو۔

افیم ہاتھ مین لیکر ایسے خوش ہوئے کہ جامے مین پھولے نہ سمائے۔ ایک چینی کی پیالی لیکر دُکان ہی مین افیم گھولی اور چسکی لگائی واہ آزاد کیون نہو۔ دوست صادق سچے یار۔ واللہ تمھین محسن ہو۔ شاباش۔ شاباش۔ کیون نہو واللہ یہ احسان عمر بھر نہ بھولونگا۔ بھئی افیم پینا بُرا ہی مگر لت کو کیا کرین مجبوری ہی۔ قسم خدا کی افیم کی ڈبیا جسوقت ہمسے جہاز پر چھٹ گئی۔ بس یہ معلوم ہوا کہ تیر نیم کش کلیجے کے پار ہو گیا۔ جیتے ہی مر مٹا۔ ڈوبنے کا اسقدر رنج نہوتا۔ دو تین بار چاہا کہ کود پڑون اور کود کے لاؤن مگر ہاتھ پاؤن پھول گئے۔ اسوقت ہم بھی اپنے وقت کے پادشاہ ہین۔ ع۔

نے غم دزد و نے غم کالا

لے اب آؤ مذاق کی باتین ہون۔ ع

فکر کونین کی رہتی نہین مے خوارون مین
غم غلط ہو گیا جب بیٹھ گئے یارون مین

اسی طرح افیون نوش بھی کونین کی فکر سے آزاد ہو جاتے ہین۔ ایک گنڈے کی افیم گھولی۔ گھولتے ہی گھولتے سرور جم گیا۔ پی تو لگی دور کی سوجھنے دنیا و مافیہا سے واسطہ ہی نہین۔ ع

ای نسیم سحری کیسو مرا عرض نیاز
گلشن یار مین گر ہووے رسائی تیری

آزاد۔ اب تو واقعی دور کی سوچنے لگے۔

میان خوجی اس دُکان مین حسب اجازت مالک مکان لیٹے۔ آزاد نے کھانا کھایا اور ادھر اُدھر ٹہلنے لگے۔ تو دیکھا کہ کئی کتابین ایک کونے مین چنی ہوئی ہین۔ ایک ایک کتاب کو دیکھنے لگے۔ کچھ یونانی تھین کچھ عربی مگر دیکھتے دیکھتے ایک انگریزی کتاب اُنکے ہاتھ آئی۔ کرسی پر بیٹھکر کتاب پڑھنے لگے۔ مالک دُکان نے دیکھا کہ ایک خوش رو جوان ہی چہرے سے شہزادگی کے آثار عیان ہین۔ پوچھا کہان کے قصد ہین۔ مالٹا ہی تک آئے ہو یا کہین اور جاؤگے۔ آزاد نے نہایت ادب کے ساتھ جواب دیا کہ جی نہین اسکندریہ جانے کا عزم ہی۔ کل جہاز پر سوار ہونگا اور وہانسے ٹرکی جاؤنگا۔ مالک دُکان نے کہا وہان ہماری بھی ایک کوٹھی ہی۔ آپ اُسی کوٹھی مین فروکش ہون اور اگر کبھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دوست کے پاس جاتے ہین تو خیر - آزاد بہت خوش ہوئے -
سوچے یہ خوب ملے - چلو بالفعل رہنے کا تو سہارا ہو گیا -
کہا آپ ایک خط لکھ دین تو کیا مضائقہ - مالک مکان نے کہا
خوشی ابھی ابھی لکھونگا آپ وہان بالطف و آرام بسر کیجیے -
بندہ زادہ آپ کو قسطنطنیہ کی سیر دکھا دیگا لیکن آج کل
تو وہان جنگ چھڑی ہی - آزاد آہ سرد کھینچکر خاموش ہو گئے
تھوڑی دیر کے بعد اخبار ٹائمز اُس کوٹھی کے مالک نے اِنکو
دیا اور یہ پڑھنے لگے -

آزاد - اہاہا - چھڑ گئی -

مالک کوٹھی - (مالک) ہان اور کیا -

آزاد - مگر جنگ عظیم ہوگی - لوہے سے لوہا لڑے گا -
دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی -

مالک - ہم کئی بار ٹرکی جا چکے ہین - دو دو تین تین
برس وہان رہے ہین - اسپین مین نوکری کی - جرمنی مین
برسون رہے - یورپ کا کوئی ملک ایسا نہین جو ہمنے نہ دیکھا
ہو - اسپین کی لیڈیان سب ملکون کی لیڈیون سے زیادہ
نیک ہین مگر مرد بڑے شورہ پُشت - خون کے مقدمے
کثرت سے ہوتے ہین - ٹرکی کے جتنے ماتحت صوبے ہین
سب اُسکے دشمن ہین سرویا اور مانٹی نیگرو اور البانیا
اور ہرزیگونیا اور بلگریا سب خلاف - در پردہ روس کی
مدد تھی اِس سبب سے وہ سب کے سب شیر تھے - سُنا کہ یونان
بھی ہتھیار اُٹھانے والا ہی - اگر انگلستان نے ٹرکی کا جنبہ
کیا تو جرمن اور اسٹریا روس کا ہاتھ بٹائیگا اور پھر شاید
فرانس اِنگلستان کیطرف ہو - مگر بڑی جنگ عظیم ہو جائے -
بس یورپ کی جنگ ہو لیکن ہمکو یقین نہین کہ انگلستان کسیکا
ساتھ دے -

آزاد - کیا انگلستان ٹرکی کی شکست سے خوش ہوگا -
یا ٹرکی کی فتح و شکست سے انگلستان کا نفع و نقصان برابر ہے
ہم جانتے ہین ٹرکی کا کچھ نہ کچھ جنبہ انگلستان ضرور کریگا اور
انگلستان پر فرض بھی ہی کیونکہ ہمارا قدیم دوست ہی -

مالک - اگر ایشیا مین روس نے فتح پائی تو برٹن کو
سخت ناگوار ہوگا - اور اگر یورپ مین فتح پائی تو کچھ
لے دے کر روس چل دیگا - مطلب یہ کہ ٹرکی مین عملداری
ترکون ہی کی رہیگی - روسی چاہین کہ وہ حکمرانی کرین
یہ محال ہی - ایسا نہین ہو سکتا -

آزاد - اچھا پھر اِتنے صوبے روم سے نکل گئے تو پھر
باقی کیا رہا -

مالک - پھر جنگ کا کچھ نہ کچھ نتیجہ ضرور ہی ہوتا ہے -
ٹرکی لڑینگے خوب - اور روس کے سپاہی بھی بڑے
جری ہین - لیکن روس کے پاس سامان بہت لیس ہے -
ٹرکی کے پاس کچھ بھی نہین ہی - ہان اگر افسر بسالت کے
ساتھ لڑین تو روس سے البتہ مقابلہ کر سکتے ہین - آپ تو
کبھی ٹرکی گئے نہین - مین بخوبی واقف ہون - وہان
باہمی ناچاقی انتہا سے زیادہ ہی - جتنے پادشاہ ہین سب
اپنا اپنا بھلا چاہتے ہین مگر ایک بات ہم ضرور کہینگے کہ
ٹرکی سپاہیون سے زیادہ جری اور شجاع شاید کوئی
قوم ہو -

آزاد - بیشک ہمارا دل گواہی دیتا ہی کہ ہم فتح حاصل
کرینگے - لیکن ہان خیال اسقدر البتہ ہی کہ جرمنی روس
کی کمک نہ کرے اور ہمارا سامان کم نہونے پائے اور ہمارے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جنرل ملک کے نام پر جان دین - باہمی شکر رنجی اور خود غرضی کو چھپر پر رکھین -

مالک - ہان یہ مشکل ہی -

آزاد - پھر مشکل ہی تو فتح بھی مشکل ہی - روس کے جنرل کوئی لونڈے تو ہین نہین کہ فاش غلطیان کرنے لگین جیسے جری ٹرکی کے سپاہی ہین ویسے ہی اگر افسر بھی ہون تو روس سے خوب مقابلہ ہو شکست اور فتح کا حال تو کوئی کہہ نہین سکتا - مگر افسرون نے اگر خود غرضی نہ کی تو مار لیا ہی - پھر کچھ خوف کا مقام نہین -

مالک - آپ بھی سُنّی ہین -

آزاد - جی ہان مگر مجھے تعصب مذہبی نہین ہی -

مالک - لیکن آپ یہ تو ضرور دعا مانگتے ہون گے کہ ٹرکی فتح پائے -

آزاد - مین ادعا بالضرور بالضرور - مین تو جاتا ہی اسلیے ہون کہ جان دون اور جان لون - شیعہ او سُنّی اسوقت مین سب ایک ہین -

مالک - شاباش -

آزاد - آپ مجھے ایک خط اپنے لڑکے کے نام لکھ دیجیے گا -

مالک - ضرور -

آزاد - وہان ہوٹل بھی ہی یا نہین - ہوٹل تو ضرور ہی ہونگے مگر مین چاہتا ہون کہ کسی سے ملاقات تو ہو - رہون چاہے جہان مگر آپ کے لڑکے کی ملاقات ہو جاے -

مالک کوٹھی ایک لائق اور معاملہ فہم تجربہ کار اور مسن آدمی تھا - میان آزاد سے جو گفتگو کی اور دیکھا کہ مُلکی معاملات کو خوب سمجھتے ہین تو خوش ہوا اور اُن کی بڑی خاطر کی

یہ ایک طرار آدمی - لائق - فائق - تربیت یافتہ پولیٹیکل امر سے واقف - علم مناظرہ مین طاق - شاعری نثاری مین شہرۂ آفاق - مالک کوٹھی کو اُنھون نے اپنی تقریر سحر تخمیر سے بہت خوش کیا مالک کوٹھی نے اُنکو انواع واقسام کی اشیاد دکھائین ایک چاقو دکھاکر کہا یہ رچارڈ میتھوز کے ہاتھ کا بنا ہی - انگلستان کے چاقو اسقدر خوشنما اور تیز اِسی شخص کی کوشش سے بننے لگے - ورنہ اِسکے قبل بھدّے بنتے تھے - یہ سولہ صدی مین تھا ۱۵۶۳ع سے اسنے چاقو بنانے شروع کیے آزاد نے اِس چاقو کو بغور دیکھا اور کہا اَب تو شفلیڈ کے چاقو اِس سے اچھّے بننے لگے - مالک کوٹھی نے جس کا نام رستم جی بھائی تھا میان آزاد کو ایک نہایت لذیذ نارنج دیا اور کہا نوش جان فرمائیے - یہ میرے باغ کا ہی - آزاد نے مشکر اکر شکریہ ادا کیا -

آزاد - ایک سال مین کسقدر پھل لگتے ہونگے -

رستم جی - (رُس) اِسکا تخمینہ ذرا مشکل ہی -

آزاد - فینیل ایک مقام ہی سُنا وہان سال بھر مین آٹھ آٹھ ہزار پھل اُترتے ہین -

رُس - آپکو خوب تحقیقات ہی - اِسقدر تو ہمکو بھی معلوم ہی کہ ۱۲۵۰ع مین بمقام سینٹ سے بنا واقع (روم اطالیہ) اِسکا ایک درخت تھا - اِس سے قبل شاید یورپ مین نارنج کا درخت نہ تھا - ایک سیّاح تھا اوس اُسنے لکھا ہی کہ ہندوستان مین پانچہزار برس کا ایک درخت اُسنے دیکھا تھا -

آزاد - اور لمبارڈی مین ایک درخت ہی جولیس سیزر کے وقت کا -

رُس - جولیس اسنر حضرت عیسیٰ کے کوئی چالیس بیالیس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

برس قبل کا۔
آزاد۔ اور کیا۔
رُس۔ ایک فرانسیسی مجھسے کہتا تھا کہ تسمانیا مین ایک پیڑ ہی۔ کوہ ولنگٹن۔ دو سو پچاس فیٹ اونچا۔
آزاد۔ اللہ اللہ۔ ڈھائی سو فیٹ کی بلندی۔ درخت کیا ابو الاشجار ہی ہزار ہزار اور سات سات سو اور آٹھ آٹھ سو برس کے تو اکثر درخت ہین مگر اسقدر ارفع نہین سُنا تھا آج تک۔ ڈھائی سو فیٹ۔ اُف فوہ۔ کچھ ٹھکانا ہی۔
خ۔ بھئی واللہ افیمی اور رِند اور بازی بیچارے ناحق ہی بدنام ہین۔ اس گپ سے قُربان کہنے لگے پانچہزار برس کا پیڑ ہی اور آسمان تک اُسکی شاخین پہونچ گئی ہین۔ معلوم ہوا فرشتے ہاتھ بڑھا کر اُسکے پھل توڑتے ہونگے۔ اُف رے کذب۔ اور کیسے معتبر آدمیون کے نام لیے۔ فلانا سیّاح آیا تھا۔ فلانا فرانسیس کہتا تھا جھوٹے پر۔ کھو بیش باد۔ ابھی ہم جو کوئی بات کہین تو کسی کو یقین ہی نہ آئے۔ لاحول ولا قوۃ۔ پانچہزار برس کا درخت!۔ اللہ ری گپ۔
آزاد۔ آپ بھی اُٹھے۔
خ۔ میان خدا کے لیے اسقدر جھوٹ تو نہ بولا کرو۔ کچھ خوفِ خدا بھی ہی یا نہین۔
آزاد۔ (رستم جی سے) آپ نے افریقہ کی بھی کبھی سیر کی ہی۔
رُس۔ مرتے مرتے بچا۔
خ۔ وہ تو ہم سمجھے ہی تھے۔ کیا زمانہ ہی۔ سچّے مرتے جاتے ہین۔ اور ایسے جھوٹے مرد کے بچ جاتے ہین۔
رُس۔ افریقہ اور یورپ تو زمانۂ پاستان مین باہم ملے ہوے تھے۔
آزاد۔ اجی ہان۔ سمندر حائل نہ تھا۔ علما کا قول ہی کہ رفتہ رفتہ سمندر کا وہ ٹکڑا جو ان دونون براعظم کے درمیان مین حائل ہی چوڑا ہوتا جائیگا۔ علمائے علم جیالوجی نے اسکی خوب کامل تحقیقات کی ہی۔ انگلستان اور فرانس بھی باہم ملے ہوے تھے۔
رُس۔ ہان مگر یہ شاید ابتدائے آفرینش کا ذکر ہی۔ کیونکہ مورخ صرف جیالوجی کے سبب سے ایسا سمجھتے ہین۔ یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس زمانے سے یہ دونون ملک باہم جُدا ہو گئے۔ سر چارلس لائیل کی رائے صحیح ہی کہ اسکا پتا نہ معلوم ہوگا۔
آزاد۔ بیشک۔
رُس۔ جیالوجی نے بہت کچھ سکھایا۔ نئی نئی باتین اس علم کی بدولت ظاہر ہوئین۔ اور طوفان نوح کو تو علمائے جیالوجی مانتے ہی نہین۔
آزاد۔ مگر ہمارے یہان تو ثابت ہی۔
رُس۔ اور بائبل (انجیل) کی رو سے بھی۔
آزاد۔ (خوجی سے) کچھ سمجھے یہ کیا کہتے ہین۔
خ۔ خدا جانے کیا گٹ پٹ کر رہے ہو۔ وہ تو اُردو مین جب گفتگو ہوتی تھی تب ہم بھی سمجھتے تھے۔ مگر ماشاء اللہ یہ جی جی بھی بڑے محقق ہین۔ اُردو بیچاری کا ناحق خون کرتے ہین۔
آزاد۔ یہ طوفان نوح ہی کے قائل نہین۔
خ۔ بجا۔
آزاد۔ واللہ نہین قائل ہین۔
خ۔ اجی جھک مارتے ہین۔ طوفان نوح کے قائل نہونا کیا معنی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رُس۔ ارسکو ایک عالم تھے۔ اُنکا مقولہ ہی کہ اگر کوئی شخص مجھسے پوچھے کہ کُرۂ شمس مین آبادی ہی یا نہین۔ تو مین جواب دون کہ مجھے اِسکا حال نہین معلوم۔ لیکن اگر کوئی مجھسے پوچھے کہ جسطرح ہمارے کرے کی مخلوق ہین اُسی طرح اُس کرے کے موافق بھی ذی روح ہونگے یا نہین تو مین کہون کہ ہان ہون گے۔

ہرشل کا مقولہ ہی کہ کرۂ شمس مین آبادی ضرور ہی۔

آزاد۔ ہم علماے اہل کی راے مین تو دخل نہین دے سکتے مگر اسقدر ضرور کہینگے کہ ہمارے ناقص علم و یقین مین کرۂ شمس ضرور بالضرور آباد ہی۔ ممکن نہین کہ اتنا بڑا کرہ جناب باری نے بیوجہ بنایا ہو۔ آبادی ضرور ہی۔ اور جو یہ کہا جاے کہ صرف کرۂ زمین کے فوائد کے لیے کرۂ شمس کی ضرورت لاحق ہوئی تو ہمارے نزدیک یہ کلمۂ کفر ہی۔ بھلا عقل سلیم کبھی تسلیم کرسکتی ہی کہ اتنا وسیع کرہ جناب باری نے صرف اسقدر ناچیز کرے کے فوائد کی غرض سے پیدا کیا ہو۔ ایک صاحب کی راے ہی کہ کرۂ قمر مین آبادی غیر ممکن ہی اور خیر سے اِسکا سبب کتنا عمدہ فرماتے ہین۔ اُن حضرات کا قول ہی کہ کرۂ قمر مین پانی نہین ہی اور پانی کے بغیر ذی روح کی زندگی محال ہی یہانتک کہ نباتات بغیر پانی کے نشو و نما نہین پا سکتے۔ مگر یہ دلیل بھونڈی ہے۔ مسلکت خصم نہین ہم کہتے ہین کیا فرض ہی۔ کہ کرۂ قمر کی مخلوق بھی پانی ہی کے ذریعے سے زندگی بسر کرین۔ ممکن ہی کہ وہ پانی ہی نہ پئین۔ علاوہ برین اکثر علما نے ثابت کیا ہی کہ کرۂ قمر مین بھی پانی ہی۔

رُس۔ انہین سے اکثر باتین فرضی ہین۔ بالکل خیالی۔ پوچ۔ پا در ہوا۔ ایک حضرت فرماتے ہین کہ دوربین کے ذریعے سے اُنھون نے دس منٹ مین ڈیڑھ ہزار ستارے گن لیے

آزاد۔ (قہقہہ لگاکر) واہیات۔

رُس۔ اور کیا۔ کسٹری مین البتہ یہ باتین نہین ہین جو کوئی اُسکا ثبوت دو۔ ورنہ کچھ بھی نہین۔

اِتنے مین مالٹا کا ایک روزانہ اخبار رستم جی کو ہرکارے نے لاکر دیا رستم جی پڑھنے لگے۔ تو لوکل مین ایک خبر دیکھکر میان آزاد سے پوچھا کہ آپ کا اسم شریف۔

آزاد۔ مجھے میان آزاد کہتے ہین۔

رُس۔ اخاہ آپ تو بہت بڑے شخص ہین۔ مین نے جسوقت آپکو دیکھا اُسی وقت سمجھ گیا تھا کہ ذکی الطبع اور جری آدمی ہین آپ کی اخبار مین بڑی تعریف چھپی ہی۔

آزاد۔ (متحیر ہوکر) میری تعریف۔

رُس۔ جی ہان۔

آزاد۔ میری تعریف کیسی۔

رُس۔ آپ کی تعریف۔ آپ کی تعریف۔

آزاد۔ گستاخی معاف آپکو دھوکا ہوا ہی۔

رُس۔ پھر خود ہی نہ ملاحظہ کر لیجیے۔

آزاد۔ لائیے دیکھون تو۔

میان آزاد نے اخبار لیا اور لوکل کی خبر پڑھنے لگے۔

افسوس صد افسوس کہ جنی ڈنیس نامے جہاز پرسون جزیرہ پیرم کے قریب شب کے وقت غرق ہو گیا۔ اِس سانحہ روح فرسا کی کیفیت ہمکو ایک معتبر آدمی کی زبانی جو اُسی جہاز پر تھے یون معلوم ہوئی ہی کہ شب ماہ تھی اور باد شرطہ چل رہی تھی کہ دفعتہً جہاز کے ناخدا نے اطلاع دی کہ طوفان عظیم آنے والا ہی لوگ سٹی پٹی بھول گئے اور ہاتھ پاؤن پھول گئے۔ حیران و پریشان۔ تھوڑی دیر مین طوفان آہی گیا۔ کپتان اسمتھ ناخدا نے بڑی پھرتی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور جرأت اور لیاقت سے کام کیا۔ مگر طوفان سے کچھ بس
نہ چلا۔ تین لائیف بوٹون کے ذریعے سے ستر اسی آدمیون
کی جان بچی۔ میان آزاد نامے ایک جنٹلمین باشندۂ
ہندوستان نے اس مصیبت کے وقت بڑا کام نمایان کیا۔
تین بار لائیف بوٹ سے جہاز مین کودا اور لوگونکی جان
بچائی۔ خود کپتان اسمتھ نے ہمسے بیان کیا کہ ایسے نازک موقعون
پر کسی نے اپنی جان اغیار کے لیے معرض خطر مین نہ ڈالی ہوگی
اس جنٹلمین نے اپنی جان کا ذرا خیال نکیا۔ کپتان اسمتھ اور انکے
لفٹنٹونکو خوب مدد دی۔ جہاز تھوڑی دیر مین ڈوب گیا ایک
لائیف بوٹ کو باد مخالف دوسرے رُخ لیچلی اور لفٹنٹ اپلٹن
نامے ایک حسین اور جری انگلشمین سمندر مین گر پڑے۔ میان آزاد
نے اُس شخص کو ڈوبتے ہوے جو دیکھا تو آتش ہمدردی انسانی
جوش زن ہوئی۔ خود کود پڑے اور اُس شخص کو ڈوبنے سے
بچایا۔ مگر لائیف بوٹ ہاتھ نہ آیا مسٹر اپلٹن تو لائیف بوٹ
پر پہونچ گئے مگر میان آزاد بیچارے کو سمندر پیر کر جزیرۂ پیرم تک
جانا پڑا۔ جزیرے کے باشندے دعا مانگ رہے تھے کہ یا الٰہی
اس جوان کو بچا۔ خدا خدا کرکے میان آزاد جزیرے تک
پہونچ گئے۔ اس شخص کی بسالت اور سچی شجاعت اور ہمدردی
یادگار رہے گی۔

آزاد نے مُسکرا کر کہا۔ بس اخبار ایسا ہی ہونا چاہیے کہ
ادھر جہاز ڈوبا اُدھر چھپ سے خبر چھپ گئی۔ میری نسبت
جو لکھا ہی وہ اُنکی عنایت ہی۔ مگر او واقعات تو خوب
لکھے ہین مختصر اور جامع۔

رُس۔ آپ نے واقعی کار نمایان کیا۔

آزاد۔ جی کیا کار نمایان کیا۔ فرض ادا کیا۔

رُس آپ کے ہندوستان مین اخبار پانیر کی اشاعت سب سے
زیادہ ہوتی ہی نہ مین آج ایک آرٹکل لکھ کر ابھی بھیجتا ہون
اہل ہند کو خوش ہونا چاہیے کہ اُنکے ایک ہموطن نے بدرجہ
نام نیک حاصل کیا۔

آزاد۔ اِن کلمات کو مین آپ کے حسن اخلاق پر محمول
کرتا ہون۔

خ۔ ارے میان آزاد ہوت۔ یہانسے بھلا کم سے کم چار
پانچ روپے کی تو افیم لے چلو۔ ورنہ راہ مین انتہا کی تکلیف ہوگی
اور مین مر ہی جاؤنگا مفت مین کسی مسلمان کی جان کیون
لوگے۔ خدا کے لیے بھائی خرید لو۔

رُس۔ جی کیا چاہیے۔

خ۔ افیم ساتھ نہین ہی۔

رُس۔ ہم آپکو عمدہ سے عمدہ افیم دینگے۔ سیر بھر۔

خ۔ ع۔

ای مین تیری زبان کے قربان

واہ میری جان۔

آزاد نے قہقہہ لگا کر کہا کیا خرافات بکتے ہو۔ عجب گو کھا ہی
بھئی بھلا اس بے تکے پن کے کیا معنے۔ خواہ مخواہ بیہودہ۔
میری جان اور زبان کے قربان۔

پانچوین دن میان آزاد جہاز پر سوار ہونیکو تھے رستم جی نے اپنے بیٹے کے نام ایک خط
لکھدیا اور آزاد کو انکی تشفی کیلیے سنا بھی دیا۔ اُسمین لکھا تھا کہ جسقدر انکی خاطر
کروگے اُسقدر تمھاری سعادتمندی ہے یہ بہت معزز دوست ہین تم انسے باادب پیش آنا اور انکی
مدد کرنا خط لیکر میان آزاد اور خوجی رستم جی سے رخصت ہوکر اسکندریہ مین داخل ہوئے

آتش زنی!!!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جمعرات کے دن اُستانی جی کی آمد آمد خبر سُنکر حسن آرا اور اُن کی بہنین خوش تھین کیونکہ اُستانی جی کو اِن سب سے دلی محبت تھی۔

بڑی بیگم نے کہا بیٹیاں آج جمعرات ہی اُستانی جی وعدہ کر گئی ہین آتی ہونگی وہ مثل اپنی خاص بیٹیون کے تمکو سمجھتی ہین۔

حسن۔ امی جان یہ ہفتے کے دن بیچارے نے بھلا کیا قصور کیا ہی سب دن اُسی کے ہین۔

ب۔ بابا ابھی ناکردہ کار ہو۔ جب بوڑھی ہوگی تو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائیگا۔

حسن۔ خیر۔

اُستا (مُسکرا کر) ہم بھی کچھ کہین

حسن۔ کہیے کہیے ضرور کہیے۔ مگر مُنھ دیکھے کی سند نہین۔

ب۔ یہ مجھسے لڑتی رہتی ہی کہ یہ بھی غلط ہی وہ بھی غلط ہی انکے نزدیک جو کچھ ہی سب غلط ہی غلط ہی۔ بس ایک یہ سچی ہین اور نہین۔!

حسن۔ بولیے اُستانی جی۔

اُستا۔ ہم تو تمھاری سی کہتے ہین۔

حسن۔ صاف صاف کہیے۔

اُستا۔ کیا سنیچر اور کیا پیر۔ سب دن اللہ کے ہین۔ سنیچر نے کیا بگاڑا ہی اور پیر مین کونسے لڈو رکھے ہین سوا وہی دقیانوسی باتون کے۔

ب۔ ہان!۔

اُستا۔ جی! اور آپ سمجھین کیا تھین ناہین۔

ب۔ (ہنسکر) یہ یک نشد دو شد۔

اُستا۔ بھئی ہم تو اِن باتون کو ڈھکوسلا سمجھتے ہین۔

ب۔ حسن آرا تو بھلا بچہ ہی ہین ابھی۔ وہ بچہ ہینگے چھوٹ جائینگی تم بڑی بوڑھی ہو کیون مفت عذاب مین پڑتی ہو۔

اُستا۔ (مُسکرا کر) خیر چلو ہم اپنی بُھگت لینگے۔

ب۔ بھلا سنیچر کے دن کوئی کام شروع کرکے دیکھ لو نہ۔

اُستا۔ اے واہ۔ کیا ہوگا کیا۔

اِتنے مین پانچ بجے اور اُستانی جی گھبرا کر بولین کہ ہمکو جانے دو بھئی۔

ب۔ یہ کیون یہ کیون۔

اُستا۔ کسی سے اقرار ہی۔ سمجھ جاؤ کل ضرور آؤنگی اور یا اگر گاؤن چلی گئی تو پھر پرسون۔

ب۔ اچھا جاؤ۔ اللہ کرے جلد آؤ۔

کوئی چھ بجے کے وقت حسن آرا اور سپہر آرا اور بہار النسا اور روح افزا نے گھر کے حمام مین خوب غسل کیا اور نکھر کر مہتابی پر جو آئین تو معلوم ہوا کہ چار چاند سر شام نظر آئے۔

حسن۔ اسوقت اُستانی جی نے ہماری بڑی مدد کی۔

بہار۔ کیا۔ کیا مدد کی۔

حسن۔ اماں جان نے کہا کہ اُستانی جی یہان ہی دو چار روز رہو ذری لڑکیون کے دل بہلانے کے لیے تو کیا ہرج ہی۔ اُستانی جی نے کہا کہ پرسون سے کہانیان کہونگی۔ اے ہی بس پرسون کا نام لینا تھا کہ آپ نے دن گنے جمعرات جمعہ سنیچر۔ نا بھن سنیچر بُرا دن ہی ہم سنیچر کے دن کوئی کام شروع نہ کرنے دینگے۔ اِسپر مین بولی کہ واہ سنیچر اور جمعہ کیسا سب دن یکسان ہین۔ اُستانی جی نے بھی میری تائید کی۔ تب تو اماں جان بھی بگڑ مین آئین کہ اچھا یہ بڑی بوڑھی عورت ہو کر اور اسکا جنبہ کرتی ہین۔

بہار۔ ہان لوگ مانتے تو ہین۔

روح۔ پھر اناکو ین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سپہر- لوگون کے ماننے سے ہمین واسطہ-

روح- اے بہن اللہ جانتا ہی اس بارے مین یہ بڑی ڈرپوک ہین-

حسن- واہ ہماری بہن اور اتنی ڈرپوک ارے توبہ توبہ-

روح- ہمین شرم آتی ہی-

بہار- بھلا ہم تو بڑا اسپا ہی جب جانین کہ آج شام کو جہان پر چراغ رکھدین وہان تُم تین بار اپنا نام زور زور لو اور چراغ کو گُل کرکے چلی آؤ-

روح- کیا کیا بدتی ہو-

سپہر- ہم جاتے ہین-

حسُن- ہان اگر ہم تینون مین سے کوئی چلی جائے تو اسنے پوچھو کیا کھلاؤ گی ہمین-

بہار- اور تو نہین سو سو روپے بدتے ہین جسکا جی چاہے ہاتھ پر ہاتھ مارے- بس جھوٹی باتون پر ہمین غصہ آجاتا ہی-

روح- دو دو روپے تو ہم بدتے ہین-

حسُن- ہم کہتے ہین- یہ جیتین تو ہمین چار روپیہ دین اور ہم ہارین تو انھین اٹھ دین-

بہار- منظور-

سپہر- ایک سے شرط منظور کی یا دونون سے-

بہار- دونون سے باکہ تم بھی بدلو چاہو-

سپہر- (روپیہ پھینک کر) لو تم بھی لبادو-

بہار- (روپیہ پھینک کر) لو ہمنے بھی لبادیا- بس ؟

حسُن- تو دو اور چار چھ اور ایک سات- سات روپے بہار النسا بہن کی گرہ سے آج گئے-

بہار- اے واہ اے واہ- کہین گئے نہون-

روح- اچھا پھر ہات کنگن کو آرسی کیا ہی دیکھ لینا کب چراغ رکھو گی-

بہار- بس شام کے وقت- اور کب- مگر تم ایک ایک جانا اور چراغ کو گُل کر کے تین تین بار اپنا اپنا نام لینا-

سپہر- ایک ایک دفعہ نہین دو دو دو دفعہ جائین-

حسُن- اور تین تین دفعہ نہین دس دس دفعہ نام لین-

روح- اور چراغ کو گُل ہی نہ کرین بلکن اور ساتھ لیتے آئین اور اسی چراغ کو پھر جلائین تو سہی- یہان کوئی ڈرپوک نہین ہی آپکا سا-

بہار- اے تو ہم کاہے سے ڈرپوک ہین بھلا-

اتنے مین بڑی بیگم صاحب تشریف لائین-

سپہر- اخاہ اسوقت تو اماں جان کوٹھے پر آئی ہین- کہان تکلیف کی اسوقت-

ب- یہ کیا شرط بدی جاتی ہی- ہم بھی تو سُنین ذری-

حسُن- بہار النسا بہن کہتی ہین کہ ہم رات کو ایک دیا روشن کرین کوئی اُسکو بجھا نہین سکتا-

بہار- ہان کیا کچھ جھوٹ کہتے ہین- آزما لو نہ- آج ہی سہی-

روح- اے کیا ہوگا کیا آخر ش- ایک نہین ہزار دفعہ آزماؤ تو کیا-

سپہر- سب کے پہلے ہم جاکر چراغ کو بجھائینگے- وہ بات ہی کیا ہی-

بڑی بیگم نے جریب سیدھی کی اور اُٹھ کھڑی ہوئین-

ب- لو مین تو جاتی ہون اب-

حسُن- ہائین ہائین- کہان کہان- امان جان کہان چلین

CC-0 Kashmir Research Institute, Digitized by eGangotri

آئین کیا چلین کیا۔ ای ذری بیٹھیے نہ۔

بہار۔ اتنی تکلیف کی اور ایسی جلدی چلین۔

بڑی بیگم انتہا کی ضعیف الاعتقاد پُرانے فیشن کی عورت تھین جادو ٹونے گنڈے تعویذ بھوت پریت اِن سب باتون کی دل سے معتقد انھون نے جو یہ باتین سُنین تو سخت ناگوار ہوا۔

ب۔ اَب تم لوگون کے بیچ مین کون بیٹھے بھلا۔

بہار۔ (متحیّر ہوکر) کیا۔ کیون ؟

ب۔ یہان تو کُفر کی باتین ہوتی ہین۔

بہار۔ واہ امّاجان۔ کفر کی باتین کیسی۔ اللہ نہ کرے کفر کی باتین ہمکو آئین۔

ب۔ اَب یہ کفر کی باتین نہین تو کیا ہین۔ بھلا رات کے وقت کیا جانے کیسا چراغ ہو تم جو وہان جاکر نام لو اور جان کو خدانخواستہ ہتیلی پر رکھ کے جاؤ تو اچھا کہ بُرا۔

سپہر۔ ای تو امّان جان۔ وہان کیا کوئی بیٹھا ہوگا کہ ہم گئے اور وہ نگل گیا۔

حسن۔ اجی یہ سب باتین ہین۔

ب۔ باتین ہین !۔ اللہ نہ کرے کہ کسی دن جھپیٹ مین آجاؤ۔

بہار۔ ناحق بن ناحق حجّت کرتی جاتی ہین۔ ای بڑی بہادر بنی ہین۔

ب۔ تم تو بڑی ہو۔ تمکو یہ بیٹھے بٹھائے کیا سوجھی بھلا کہ چھوکریون سے بدنے بیٹھین۔

بہار۔ تو وہ تو حجّت کرتی ہین خواہی نخواہی۔ مانتی ہی نہین۔

ب۔ اور جو ڈر جاتین تو کیسی ہوتی۔

سپہر۔ ہان دیکھیے تو سہی۔ ہم لاکھ حجت کرتے بچے تو کیا تھا انکو تو سمجھنا چاہیے تھا۔ یہ سب سے بڑی ہوکے سب سے چھوٹی بنی جاتی ہین۔

بہار۔ ہان اَب تو باتین بناؤ ہی گی۔ اَب تو جڑھ بنی ہی ہے نہ۔

ب۔ ایک دفعہ میرا کوئی سولہ سترہ برس کا سِن ہوگا جب دو تین ہجولیون نے آپسمین بحث کی کہ ہم اندھیاری رات مین مہتابی پر چڑھ کر پیپل کے پتّے توڑینگے۔ وہ دونین ایک طرف تھین اور مین اور جعفری بیگم ایک طرف۔ خیر جب رات ہوئی تو ہمنے کہا اچھا اب توڑو پیپل کے پتّے۔ وہ ڈھیٹ تو تھین ہی۔ مہتابی پر جھپٹ چڑھ گئین۔ اور بہت سی پتیان اور کونپلین توڑ کر نیچے کی چھت پر آنے لگین۔ بس زینون پر ایک نے دیکھا کہ ایک ذری سا را بچّہ کھڑا ہنس رہا ہے۔ ڈر کر اُسنے دوسری کو دکھایا بس دیکھتے ہی دیکھتے بچّہ نہ جانے کہان غیب (غائب) ہوگیا۔ ای بس اتنے مین دیوار مین سے ایک ہاتھ نکلا۔ پھر تو یہ چیخ اُٹھین۔ اور جب تک ہم اورون کو بُلائین اور جائین جائین تب تک یہ بیہوش ہوگئین۔ ہمسے اُسوقت اکیلا نہ جایا گیا۔ نہ ہماری ہجولی کی جُرات ہوئی مگر نیچے آواز دی تو وہانسے دو چار عورتین آئین اور ایک خواجہ سرا۔ زینے پر جو پہونچا۔ تو دیکھا کہ دونون کی دونون بیہوش پڑی ہوئی ہین اور ہنڈا۔ بس کُچھ نہ پوچھو ہاتھ پاؤن بالکل ٹھنڈے جیسے یخ کے مثال اور پیپل کا پیڑ یہ معلوم ہوتا تھا جیسے جڑ سے ہل جائیگا۔ اُب کھڑا اور اُب کھڑا اور پتّے ایسے بولین کہ اُف۔ میری نوجان نکلگئی اور میری ہمجولی جعفری بیگم تھر تھر کانپتی تھی۔ مگر خواجہ سرا اور ایک سیدانی نے اُنکو گھسیٹ کر بٹھایا۔ کیوڑا اور پانی پلایا اور مُنھ پہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خوب چھینٹے دیے۔ جب ذرا ہوش آیا اور نیچے اُتارا۔ پھر ایسی سہمی تھیں کہ رات کو چونک چونک پڑتی تھیں ایک نے بڑے اصرار سے مجھکو اپنی چارپائی پر سُلایا اور دوسری کی یہ کیفیت تھی کہ لحاف میں لپٹی لپٹائی چُپ چاپ پڑی تھی۔ رات کو کوئی دو تین بار چیخ چیخ اُٹھیں اور تڑکے جو جاکر دیکھا تو پیپل کے پتّون کی رنگت ہی اور تھی۔

سپہر۔ یہ ہوا کیا تھا امّا جان۔

ب۔ ہوا کیا تھا۔ اَب تمھیں کیا بتاؤں کیا ہُوا تھا۔

مغ۔ کوئی شے ہوگی اُسپر۔ اللہ بچائے اِن مصیبتون سے۔

بہار۔ یہ ہینکڑی کی لیتی ہین۔ ابھی جمّا جمّا (جمعہ) آٹھ دن کی پیدائش ہی۔

سپہر۔ اونہہ اونہہ اِتمھارا تو بسر ہلنے لگا ہی۔ اور نہین ہی۔

مغ۔ اے بیوی ہم کوئی آٹھ برس ہوئے گونڈے سے آتے تھے مین تھی۔ پیاری کے ابّا تھے اور حسینی تھی اور ایک منہار۔ چھکڑے پر رات کو راہ راہ اپنے چلے آتے تھے۔ تو بیوی مین کیا کہون۔ یہ معلوم ہوا کہ جیسے بَن مین ہزارون پنسیری لکڑی کسو نے پھونک دی اور وہ روشنی کہ افوہ۔ بعض بعض درخت تو ایسی لو نکے جیسے سچ مچ بجلی ہی۔ اے میری شاہمت (شامت) مین نے پیاری کے ابّا سے پوچھا کہ یہ کیا ہی۔ اُنھون نے کہا بن مانس۔ ارے جب تو مین ڈر گئی۔ اور پیاری کے ابّا بولے کہ اُنکی آنکھین چمکتی ہین۔ اے بیگم صاحب مین کیا کہون تمسے دونون آنکھین تو مین نے بند کرلین اور پیاری کو زور سے چھاتی سے لگایا اور اللہ اللہ کرنے لگی۔ تھوڑی دیر مین وہ روشنی دکھائی ندی تب مین نے آنکھین کھول دین اے بس اتنے مین ایک پیڑ سے منہار نے ایک چوٹی سی

کیری توڑلی پیاری کے ابّا نے کہا کہ جو رکھوالا نہ دیکھتا ہو تو دس پانچ اور توڑلو چُپکے سے۔ کل چٹنی بنائینگے منہار نے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا تھا کہ ٹہنی اونچی ہوگئی۔ اُسنے اور ہاتھ بڑھایا اور ٹہنی اونچی ہوگئی اَب ہم سب دیکھتے جاتے ہین کہ وہ نگوڑی ٹہنی اونچی ہوتی چلی جاتی ہی تب تو مین نے منہار سے کہا کہ اَب خدا کے لیے چلے آؤ اور وہ بچارہ (بیچارہ) مارے ڈر کے گر پڑا پیاری کے ابّا نے چاہا کہ اُترین۔ مگر مین نے روک لیا۔ وہ زور کرنے لگے مین چمٹ گئی اِتنے مین گاڑی بان کو دوڑا۔ اور پیاری کے ابّا بھی کود۔ دونون نے جاکے اُٹھایا تو منہار اُٹھا مگر اپنے آپے مین نہین۔ اور ڈر کی بات ہی تھی۔ پھر بیگم صاحب وہانسے چلے تو ایک بڑا گھنا باغ مِلا۔ اب گھر گو پورا وہان سے دو کھیت تھا۔ باغ جو مِلا گھنا گھنا تو بیل آپ ہی آپ ٹھہر گئے۔ چودھری کمبخت اونگھتا تھا۔ منہار نے جگایا کہ میان کیا سو رہے ذری زور سے آواز دی تھی۔ بس اوپر سے کوئی اور بھی بول اُٹھا کہ کیا سو رہے۔ ہے ہی میری تو بس جو کوئی بوٹی بوٹی کاٹتا تو بھی لہو نہ نکلتا۔ وہان سے چلے تو راہ مین ایک پیڑ پر آوازین آنے لگین۔ پیاری کے ابّا تو کہتے ہین کہ اُنکا نام لیا تھا مگر میری جان مین میرا نام تھا اور گاڑی بان کہتا تھا کہ منہار کا نام لیا تھا اور منہار کہے کہ گاڑی بان کا نام لیا۔ جون تون کرکے وہانسے بھاگے لیکن ہم سب ڈر گئے تھے۔ ہان گاڑی بان مُوا البت (البتہ) بڑا ڈھیٹ تھا۔

سپہر۔ اے ہی جو مین ہوتی نہ تو گھُٹ گھُٹ کے مر ہی جاتی۔

روح۔ اے یہ سب باتین ہین بس۔

حسن۔ اور نہین کیا۔ جھوٹی باتین تو ہین ہی۔

مغ۔ حضور وہ چھل پائیان تھین۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حسن- سُنا ہوا ہی، چھل پائیان نہین وہ تھین اور نہین-
سوائے وہی واہیات بات کے اور کچھ نہین -
مغ- تو بیوی مین جھوٹ کیون بولتی آپ سے - بھلا
اتنا تو سوچیے -
ب- یہ ایک نہ مانینگی- اللہ نہ کرے کہ کبھی انکو مجبور ہوکر
ماننا پڑے-
روح- ہمین اِن باتون پر ہنسی آتی ہی- کوئی جانے مغلانی
نے سب سچ ہی تو کہا-
مغ- چلو جھوٹ ہی سہی- کوئی جانے جھوٹ بولنے سے
کچھ ملجائیگا جیسے -
حسُن- جھوٹ نہ سہی- مانا- مگر تم ڈرین تو اپنی بیوقوفی
سے- ابھی اُسی دن دولھا بھائی کہتے تھے کہ ہڈیان جب
مہینوں پڑی رہتی ہین تو اُن مین سے آگ روشن ہونے لگتی
ہی- تم اُسکو غول بیابانی سمجھین پھر کوئی اسکو کیا کرے -
فقط سمجھ کا پھیر ہی اور کچھ نہین -
مغ- جی ہان سمجھ کا پھیر ہی- کوئی جانے دنیا بھر دیکھ آئی ہین
ہو نھہ!-
بہار- اچھا وہ آواز کیسی آتی تھی- یہ بتائیے- اُسمین بھی
ہڈی روشن تھی-
حسن- آواز زور سے دی تھی یا آہستہ سے-
مغ- منہار نے اُسے زور سے آواز دی تھی- گاڑی بان
سو للکارا تھا-
حسن- بس پھر ہمین ڈر کا ہیکا تھا- ای جنگل مین جب آواز
زور سے دوگے تب دوسری آواز پیدا ہوجائیگی- اور بازگشت
کسی خالی مکان مین ذری بڑا مکان ہو یا مسجد مین جا کے پکارو
دیکھو آواز آتی ہی یا نہین-
بہار- واہ مسجد تو خانۂ خدا ہی وہان چھل پائیان کیسے جاتے
پاسکتی ہین-
حسن- بس تو اچھا ہی آزماؤ جو مسجد مین آواز پھر کے معلوم ہوئی
تو ہم سچے نہین تم سچّی ہو نہ- بولو- جاؤ ابھی ابھی آزماؤ-
مغ- بیوی مسجد مین انکا کہان گذر- وہ تو اللہ کا گھر ہی-
حسُن- ہائے ہائے کیسی نگلی سے سابقہ پڑا ہی- یہی تو مین بھی
کہتی ہون- جو مسجد مین بھی آواز آئے تو ہم جیتے اور نہ آئے
تو سمجھنا کہ وہ آوازین چڑیلون ہی کی تھین- نہین تو مسجد
مین بھی آتین -
مغ- ہان مگر بیوی-
ب- اے تو کیون حُجّت کرتی ہو بیکار بیکار کو وہ نہ مانینگی-
بہار- اے ہان چُپ بھی رہو-
سپہر- اچھا اُستانی جی سے پوچھینگے- بس جو وہ کہدین
وہی ٹھیک ہی- ہی کہ نہین-
بہار- ہان بس مانا-
ب- وہ تو زمانہ دیکھے ہوئے ہین- وہ کبھی نہ تمھاری سی
کہینگی- چاہے پوچھ دیکھنا-
حسُن- جی ہان- کل بھی تو آپ ہی کی سی کہی تھی نہ-
ایسی جلد بھول گئین-
ب- کل کون سی بات ہوئی تھی-
حسُن- جب آپ نے کہا تھا کہ سنیچر کا دن بُرا- اتوار اچھا
تو اُنھون نے کیا کہا تھا بھلا-
ب- اوہ! وہ تمھاری خاطر سے کہا تھا- اچھا اب آئین تو
پوچھ لینا- وہ ضرور یہ باتین مانتی ہونگی- اور مین تو اللہ کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

فضل سے لڑکوری ہون - مین تو پھونک پھونک کے قدم رکھونگی
اللہ نہ کرے تمھارے پانون مین کانٹا چبھے - میری دونون
آنکھین تم دونون اور یہ دونون ہین (حسن آرا سپہر آرا اور
بہار النسا اور روح افزا) -

بہار - واہ امّاجان پہلے یہ دونون پھر ہم دونون سچ ہے
آنکھون سے گھٹنے دور ہوتے ہین -

روح - (مسکرا کر) ہم کہنے ہی کو تھے -

حسن - اِسوقت کیا بہنین بہنین ایک ہوگئین -

بہار - اچھا - کچھ سُنا - روح افزا کہتی ہین کہ بہنین بہنین کیا
ایک ہوگئین - اِسوقت تو تم ہماری بہن نہین ہو - تو اب تو
صاف صاف کہنے لگین - امّاجان رخصت - (مسکرا کر)
بندگی - اب رخصت ہون نہ -

ب - تم جا تو تمھاری بہنین جائین - ہمکو جیسی حسن آرا ویسی
روح افزا جیسی بہار النسا ویسی سپہر آرا - ایک آنکھ تم دونون
ایک آنکھ یہ دونون -

بہار - ہان مگر داہین بائین کا فرق ہی -

حسن - آنکھون مین دایان بایان کیا معنی دونون یکسان
ہین - کیا کچھ فرق ہی - آنکھ بھی کیا کچھ ہاتھ ہی - جیسی روشنی
داہین آنکھ کی ویسی روشنی بائین آنکھ کی ہی کہ نہین پھر
داہین بائین کیسی -

روح - دایان پھر دایان ہی - بایان پھر بایان ہی -

ب - چارون داہنی آنکھ ہو -

رات کو گیارہ بجے کے وقت چارون بہنین چاندنی کے
لطف اُٹھا رہی تھین اور بڑی بیگم بھی خلافِ معمول حسن آرا کے
پلنگ پر بیٹھی ہوئی باتین کرتی تھین کہ دفعةً مغلانی نے کہا -
امی حضور ذری چپ تو رہیے یہ غُل کیسا ہو رہا ہی -

ب - ہان غُل تو بہت ہی - کہین چور آیا -

سپہر - امی یہ روشنی کیسی ہی -

روح - آگ لگی ہی کہین -

حسن - (پلنگ پر کھڑی ہو کر) ارے وہ شعلے نکل رہے ہین
اُف بڑی آگ لگی ہی کہین -

بہار - بی مغلانی ذرا تم بلا تو لاؤ - (ہاتھ ملکر) ہاے
اب کیا کرین -

ب - گھبراؤ نہین گھبراؤ نہین - ذری خورشید دولہا کو بلاؤ
ارے یہ تو بالکل قریب ہی -

نواب - ان، کہان ہو سب کی سب واسطے خدا کے
ضروری ضروری اسباب باندھکر الگ کرو - پروس مین شہزادے
کے ہان آگ لگ گئی اور ہوا تیز ہی - اِسوقت خیریت نہین
نظر آتی - جلد زیور اور جواہرات الگ کر لو - اسباب اور
کپڑے کو جہنم مین ڈالو - (خدمتگار کو پکار کر) دیکھو ابھی گھوڑے
کھلواؤ اور کہو گاڑیان ابھی ابھی کھپریل سے نکالکر میدان
مین باہر کھڑی کر دین -

بہار - (ہاتھ ملکر) ہاے اب کیا ہوگا -

ن - (گھبرا کر) اُف غضب ہوگیا -

حسن - ہاے ہاے شعلے آسمان کی خبر لانے لگے -

نیچے اُتر کر حسن آرا اور بہار النسا نے بڑی پھرتی سے زیور اور
جواہرات کے ڈبّے اور صندوقچے باہر نکالے سپہر آرا اور روح افزا سے
کہا کہ خبردار یہان سے ہٹنا نہین - بڑی بیگم چپ چاپ دیکھتی
جاتی تھین انکو حیرت سی تھی کہ ہو کیا رہا ہی - لونڈیان اصیلین
مغلانیان اِدھر اُدھر کی چیزین یکجا کرتی پھرتی تھین - اِتنے مین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نین ہنین سب انتظام کرکے پھر کوٹھے پر گئین - مگر روح افزا
وہین کھڑی رہی - کوٹھے پر جو گئین تو رنگ فق ہو گیا - دیکھا
کہ شہزادہ ہمایون فر کی کوٹھی مین چوطرفہ آگ لگی ہی - اور سمت سمت
سے شعلے بلند ہین یہ اتنی دور پر کھڑی تھین مگر گرمی اثر دکھاتی
تھی معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایسے مقام پر ہین جہان چوطرفہ
بھٹی ہی بھٹی ہی - دھنیان جو چٹخین تو بس یہی معلوم ہوا کہ
گویا رعد گرج رہا ہی تڑ تڑ چٹاخ چٹاخ -

بہار - ہاے لاکھون پر پانی پڑ گیا -

حسن - اسوقت کوئی اُس بیچارے کے دل سے پوچھے
ہاے کیا گذرتی ہوگی -

سپہر - بہن ادھر تو آؤ - اُفوہ - دیکھو ہزارون آدمی جمع ہین -

بہار - اِس کھڑکی مین سے صاف معلوم ہوتا ہی صاحب لوگ
بھی ہین -

حسن - پھر بہن شہزادے ہین کہ کوئی ایسے ویسے -

سپہر - ای باجی جان وہ کون ہی - ہی ہی وہ کون ہی -

اِتنے مین لوگون نے اسقدر غل مچایا کہ آسمان سر پر اُٹھایا
اور رونے کی آواز آنے لگی -

بہار - کہان کون ہی - کون ہی سپہر آرا -

سپہر - بہار النسا سے لپٹکر اُف باجی (رو رو کر) ہاے وہ
مہتابی پر کون ہی -

حسن - (ہاتھ ملکر) ارے یہ تو ہمایون فر ہین - ہاے ستم
اب یہ کیونکر بچینگے -

سپہر - (پھوٹ پھوٹ رونے لگی) باجی - ہاے باجی -
یہ اب ہوگا کیا - چوطرفہ آگ ہی - بچے - بچے - بچیگا کیونکر
بیچارہ - اُوف - اُوف - اُوف -

بہار - ہاے اِسکی جوانی پر ترس آتا ہی -

حسن آرا منھ ڈھانپ کر خوب روئی - سپہر آرا کا یہ عالم کہ
آنسوؤن کا تار نہین ٹوٹتا - اور بہار النسا حسرت کی نظر سے اُس
سرو جویبار رعنائی کی مصیبت کو بصد حزن و ملال دیکھنے اور
کفِ افسوس ملنے لگی - میرزا ہمایون فر مہتابی پر تن تنہا اِس
تاک مین سوئے تھے کہ شاید اِن بتان طناز و خوبان سراپا ناز
کا جھمکڑا بعد مدت نظر آئے لیکن ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جو چلی تو
آنکھ لگ گئی - کئی دن سے نیند بھر کر سونے نہین پائے تھے -
لہذا سوئے تو گویا گھوڑے بیچ کر - دنیا و مافیہا سے بے خبر -
اب سُنیے کہ جب چھت پر میرزا ہمایون فر کی مسہری بچھی تو
اُنھون نے خدمتگار خاص کو حکم دیا کہ مہتابی پر بچھاؤ مگر کسی سے
ذکر نہ کرنا - وہ پلنگ بچھا آیا - اور ایک روز کی رخصت لیکر گھر گیا
لیکن اور کسی آدمی کو معلوم نہ تھا کہ ہمایون فر کہان ہین جب
آگ لگی - تو وہ سب دوڑے آئے کہ شہزادے کو اُٹھائین - مگر
بستر خالی پایا تو سمجھے کہ کہین گئے ہونگے یہ کسی کو خیال نہوا کہ
مہتابی پر جاکر دیکھے اور کوئی علم غیب تو پڑھا تھا ہی نہین یہ
بیچارے بیدار ہوے تو کب جب مہتابی کے نیچے کے حصے مین
چوطرفہ آگ لگ چکی - خدمتگارون اور حاضرین و ناظرین کے
ہاتھ پاؤن پھول گئے - اسباب و سباب کے بٹورنے کی
کسیکو فکر نہ تھی یہی سوچتے تھے کہ یا خدا کسی طرح سے اسوقت
اِس بیچارے کی جان بچائین مگر سب کو مایوسی بالکل نا اُمیدی
مین ہجوم یاس ہین کوئی اس شہزادے بلند ارادہ کی جوانی
اور خوش بیانی یاد کرکے روتا تھا - کوئی سر دھن کے کہتا تھا
کہ یارو اِس بیچارے کی بڑھی مان کے دلپر اِس سانحے سے
کیسی گذریگی - خاص شہر سے بھی جوق جوق آدمی جمع ہوگئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور لین مین غل ویا گیا سپاہی اور چوکیدار اور برق انداز اور روسا اور باشندگان شہر اُمڈے چلے آتے تھے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے دریا سے ہزارون گھڑے پانی لایا جاتا تھا۔ سقّے اور مزدور بڑی سرگرمی سے آگ بجھانے مین مصروف تھے۔ کُہرام مچا ہوا تھا۔ صاحب کلکٹر انجنیر۔ اور ڈپٹی کلکٹر صاحب اور تحصیلدار اور انسپکٹر پولیس ہزارون آدمی جوق جوق جمع تھے پانی کی یہ کیفیت کہ صدہا گھڑے اور صدہا مشکین بھر بھر کے آتی تھین اور برابر کوشش کیجاتی تھی کہ آگ بجھائی جائے۔ مگر ہوا اِس تیزی پر تھی کہ الامان۔ پانی تیل کا کام دیتا تھا۔

میرزا ہمایون فر اُس حالت یاس و نومیدی مین بس یہی سوچتے تھے کہ بار خدایا جن بتون کے نظارے کی فکر مین مجبیر یہ مصیبت پڑی کہ اب تھوڑی دیر مین جل بھُن کر خاک ہو جاؤنگا انکو اگر معلوم ہو جائے کہ ہمایون فر نے ہمارے ہی عشق مین اپنی جان شیرین گنوائی تو مین سمجھون کہ جی اُٹھا۔

اِتنے مین اِدھر نظر پڑی تو دیکھا کہ وہ خوبان پری تمثال مصروف ماتم ہین۔ روح افزا اور حسن آرا اور گھر بھر کی عورتین کوٹھے پر کھڑی ہین اور شور و شیون کرتی ہین سوچے کہ اللہ اللہ ہمارے سوگ کی تیاریان ہوتی ہین۔ خیر شکر ہی کہ جسکے لیے جان دی اُسکو نزع کے قبل اپنا سوگ کرتے تو دیکھ لیا۔ اتنے مین صاحب کلکٹر بہادر نے جسکو شہزادہ ہمایون فر سے بڑی محبت تھی با آواز بلند یون کہا۔

کلکٹر صاحب۔ (ک) شہزادہ ہمایون فر گھبراؤ نہین خدا کو یاد کرو وہ بڑا مسبب الاسباب ہی۔

میرزا ہمایون فر کو اُسوقت اپنا چھوٹا بھائی یاد آیا۔ اور گو وہ لڑکا اِنکے ساتھ یہان نہ تھا لیکن اُسوقت اجل کو ہم آغوش دیکھکر اِنکے اوسان خطا ہو گئے تھے خیال نہ رہا کہ وہ گھر ہی پر ہی ساتھ نہین آیا۔ کلکٹر صاحب سے پوچھا کہ۔

Is my younger brother alive?

میرا چھوٹا بھائی تو جیتا بچا۔ ؟

صاحب کلکٹر نے لوگون سے پوچھا کہ اِنکا چھوٹا بھائی کہان ہی۔ اُنھون نے کہا حضور وہ تو اِنکے ساتھ نہ تھا مارے گھبراہٹ کے اِنکے ہوش ٹھکانے نہین ہین اِسوقت۔ آپ کہدین کہ وہ لڑکا ہمارے پاس ہی۔

ک۔ Yes. he is safe.

ہان وہ محفوظ ہی۔

شہز۔ (عجب بھیانک آواز سے)۔

Then I die in peace.

ہان! مین آرام سے مرونگا۔

پھر بھائی کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ بھائی گھر بار تمھارے سپرد ہی ہان کو تسلّی دو کہ ہمایون فر نہین سہی مین تو ہون۔

اِس جگر خراش فقرے کو سُنکر صاحب کلکٹر اور کل حاضرین پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اِتنے مین میرزا ہمایون فر نے جب دیکھا کہ اب بچنے کی ذرا بھی اُمید نہین۔ آگ کے شعلے قریب آتے چلے اور ہوا نے اور بھی زور باندھا تو ایک مرتبہ نعرہ بلند کیا اور ایک درد انگیز آواز سے کہا کہ یار و الوداع۔ پھر حسن آرا اور سپہر آرا کیطرف نظر کر کے ٹوپی سر سے اُتاری اور تین بار بصد حسرت سلام کیا حسن آرا اور سپہر آرا اور بہار النسا دیوارون سے سر ٹکرانے لگین کہ ہائے یہ کیا ستم بپا ہوا میرزا ہمایون فر نے جب دیکھا کہ وہ پریان دیوار سے سر ٹکرا رہی ہین تو اِنکے شیشۂ دل پر چوٹین لگی کہ ہائے دھان پان نازک بدن ہین ایسا نہو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چوٹ آجائے۔ ہاتھ جوڑے اور اشارے سے منع کیا کہ یہ نکرو۔ لیکن وہ دونون بہنین اُسوقت ایسی حالت مین نہ تھین کہ ہمایون فرکو آنکھ بھر کر دیکھ سکتین۔ اشک مانع نظارہ تھے۔ میرزا ہمایون فر نے اکدفعہ ہی بعد حسرت یہ شعر باواز بلند پڑھا۔

بجرم عشق توام میکشند و غوغائیست	تو نیز برسر بام آکہ خوش تماشائیست

سپہر آرا۔ کھڑکی کے پاس جاکر اور میرزا ہمایون فر کو گویا آخری مرتبہ دیکھکر سر پیٹنے لگی ہمایون فر کے عشق صادق کا کیا کہنا اپنے محبوب شیرین حرکات کو اس ماتم اور سرکوبی کی حالت زار مین دیکھکر اپنا صدمہ بھول گئے گو اجل ہر سمت سے انکو اپنی بھیانک صورت دکھاتی تھی اور دم بدم زندگی سے مایوسی ہوتی جاتی تھی۔ لیکن دست بستہ دور ہی سے کہا کہ اگر یہ کرو گی تو ہم اپنی جان دے دینگے۔

حضرات ناظرین کیا غضب کا فقرہ ہی۔ ہاے یہ الفاظ خون رُلاتے ہین۔ (ہم اپنی جان دے دینگے) ہاے کیا دھمکی ہی گویا جان کے بچنے کی امید ہی تو تھی۔ چوطرفہ آگ کے شعلے آسمان تک بلند دھوان ہر سمت ابر کی طرح چھایا ہوا۔ کڑیان اور دھنیان تڑاتڑ چٹخنتی ہین۔ بھاگنے کی کوئی تدبیر نہین آگ بجھاتے بجھاتے لوگ عاجز آگئے۔ ہوا کہتی ہی کہ مین آج ہی تیزی دکھاؤن گی۔ اور حضرت فرماتے ہین کہ اگر یہ کرو گی تو ہم اپنی جان دے دینگے۔ اب سپہر آرا اور حسن آرا کے آنسو نہین نکلتے تھے۔ دونون مثل پیکر تصویر خاموش لیکن کلیجا بلیون اُچھلتا تھا اور روتین تو بخار چھٹ جاتا مگر انکا غم نہ رونے سے اور بھی بڑھ گیا۔ اب اسدرجے کو پہونچا جسمین زندگی کے لالے پڑ جاتے ہین۔ حیرت سینے دامن پکڑا آنکھون سے حسرت ٹپکتی تھی۔ چال ڈھال سے حیرت کے آثار عیان تھے۔ بڑی بیگم سکتے کے عالم مین۔ کچھ تو یہ خیال کہ ہاے اِس نوجوان شہزادے کی جان مفت مین جاتی ہی۔ کچھ یہ سوچ کر لڑکیون سے کہان کی جان پہچان نکلی۔ بڑی بیگم نے خوب دعا مانگی کہ یا آلہی اِس بیچارے کی جان بچا۔ ہی ہی اسکی سو برس کی مان اِس خبر کو سُنکر کیا کریگی اُسپر تو بجلی ہی گر پڑے گی۔ بہار النسا برابر روتی جاتی تھی۔ روح افزا کبھی کھڑکی کیطرف جاتی تھی کبھی ہمایون فر کی حالت زار دیکھکر آٹھ آٹھ آنسو روتی تھی اِتنے مین جب آگ بہت ہی قریب آگئی تو میرزا ہمایون فر کا اِستقلال ہاتھ سے جاتا رہا۔ اِدھر اُدھر ساری چھت پر سراسیگی اور آشفتہ حالی سے گھومنے لگے۔ اِتنے مین ایک خدمتگار قدم بڑھاتے ایک طرف گھسکر لکڑیون اور جلتے بلتے دروازون اور دھنیون اور بلیون کو ہٹا کر پانی چھڑکوانا شروع کیا۔ ہزارون مشکین پانی کی پڑ تی تھین مگر بے سود میرزا ہمایون فر کا بچنا محال تھا۔ ہوا نے اور بھی زور باندھا اَب یہانتک نوبت آئی کہ جو لوگ قریب کھڑے تھے۔ وہ آنچ اور حرارت کے سبب سے دور دور بھاگنے لگے۔ اور صاحب کلکٹر بہادر نے زمین پر بیٹھکر فرط بیقراری سے رونا شروع کیا۔ اَب آگ میرزا ہمایون فر سے صرف ایک گز کے فاصلے پر ہی اور بھُنکے جاتے ہین ایک مرتبہ حسن آرا اور سپہر آرا کی طرف ٹوپی اُتار کر سلام کیا (جسکو وہ دونون مطلق نہ دیکھ سکین) اور بدن کو تولکر اور ایک نعرہ اللہ اکبر بلند کرکے دھم سے کود پڑے۔ اور ساتھ ہی سپہر آرا بھی باواز بلند چیخ کر کھڑکی سے کود ی ہاے ستم کا سامنا ہی۔ عجب روح فرسا سانحہ ہی خدا دشمن کو بھی نہ دکھائے۔ اہی توبہ۔ اہی توبہ۔ الامان۔ الامان۔ اَب سُنیے کہ میرزا ہمایون فر نے جب دیکھا کہ مفر کی کوئی صورت نہین اَب اجل نے دبوچ ہی لیا تو یہ جان پر کھیل گئے سوچے کہ یون بھی مرینگے وُون بھی مرینگے پھر بچنے کی تدبیر سے کیون غافل رہین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

انھون نے بکمال استقلال بدن کو تولا - اور سامنے کی ایک چھت پر کودنے کا قصد کیا - گر وہان تک جانا محال تھا نیچے ہی گر پڑے اگر ذرا دو بالشت ہٹ کر گرین تو جل بھن کے خاک ہو جائین - مگر زندگی تھی - بچ گئے - گرے تو گھانس پر جہان زمین بالکل نرم اور نم تھی گرتے ہی بیہوش ہو گئے - لوگ چارون طرف سے دوڑ پڑے اور ہاتھون ہاتھ زمین پر سے اُٹھایا -

ک - سول سرجن صاحب کہان ہین -

سول سرجن سپہر آرا کو کھڑکی پر سے کودتے ہوئے دیکھ کر ادھر جھپٹے تھے - دیکھا تو سپہر آرا کو ذرا بھی چوٹ نہین لگی تھی - بلکہ سپہر آرا نے اُٹھتے ہی کہا کہ لوگو اگر ہمارا شہزادہ بچا ہو تو ہمین دکھا دو اور نہین تو اُسی کی قبر مین ہمکو بھی زندہ دفنا دو سو دو سو آدمیون نے سپہر آرا کو گھیر لیا اور اکثرون نے تشفی دی -

اِتنے مین نواب صاحب آئے اور سپہر آرا کو الگ لیجا کر سمجھانے لگے کہ تم گھبراؤ نہین شہزادے بخیریت ہین -

سپہر - ہائے دولھا بھائی مین کیونکر مانون -

ن - نہین بہن - آؤ تمھین ہم ابھی ابھی دکھائے دیتے ہین -

سپہر - پھر دکھاؤ - میرے دولھا بھائی -

ن - اک ذرا ٹھہرو - بھیڑ ذرا چھنٹ جائے تو دکھا دین - تب تک گھر چلی چلو -

سپہر - پھر دکھاؤ گے -

ن - ضرور خدا کی قسم ضرور دکھائینگے -

سپہر - ہمارے سر پر ہاتھ رکھکے کہو -

ن - (سر پر ہاتھ رکھکر) اِس سر کی قسم ضرور دکھا دینگے اَب چلی چلو - اِتنا کہنا مان لو -

سپہر - اچھے کیونکر ہین - بچے کس طرح

ن - کود پڑے - اللہ نے بچا لیا -

بہزار خرابی نواب نامدار سپہر آرا کو گھر لیگئے -

اَب سنیئے کہ وہان سپہر آرا کے گرنے سے کہرام مچا تھا - مگر جب سپہر آرا اُٹھ کھڑی ہوئی تو سب کی جان مین جان آئی سپہر آرا اور نواب صاحب گھر مین داخل ہوے -

ن - اللہ نے آج دوبارہ زندگی دی -

ب - اُف بڑی عزت رکھی اللہ نے -

روح - کیا جانے ابتک کیا کا کیا ہو گیا ہوتا -

بہار - آؤ سپہر آرا پنکھا جھلین تم پلنگ پر لیٹ رہو -

ب - انکو لٹا دو واب - اور مُغلانی تم خوب پنکھا جھلو اور مہری سے کہو ایک طرف سے وہ جھلے -

ن - مین جا کر دیکھون تو ہمایون فر کی کیا کیفیت ہے -

بہار - اے زندہ تو ہے بیچارے -

ن - ہان امید تو ہے - ضرور بچ جائینگے -

صاحب سول سرجن نے جو میرزا ہمایون فر کی نبض دیکھی اور کلیجے اور سینے پر ہاتھ رکھا کہا کہ گھبرانے کی بات نہین ہے - صدمہ بہت سخت پہونچا ہے مگر علاج آسان ہے تھوڑی دیر کے بعد اُنکی سریع التاثیر اور کثیر المنفعت ادویہ سے اِسقدر فائدہ ہوا کہ آنکھین کھول دین اور پانی مانگا -

ک - کہین درد ہے

شہزادہ - ہان کلیجے کے پاس - اور ٹانگ مین -

ڈاکٹر - (یعنی سول سرجن) (ٹ) ٹانگ کو دیکھکر ہڈی پر صدمہ پہونچا ہے - مگر ہڈی ٹوٹی نہین -

شہزادہ - اچھا ہو جاؤنگا یا امید زیست منقطع ہے -

ڈاکٹر - ہون - آپ بہت جلد اچھے ہو جائینگے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ک - آپ نے بڑا کار نمایان کیا - آپ بڑے بہادر شہزادے ہین -

شہز - نہین - وہ تو یون بھی جان جاتی سوچا کہ کود پڑون شاید بچ جاؤن - سو ابتک تو زندہ ہون -

ڈ - نہین نہین آپ گھبرائین نہین - آپ پرسون تک گھوڑے پر سوار ہو سکینگے -

شہز - ہان ! شاید - درد سخت ہی -

ک - کچھ پروا نہین - ڈاکٹر صاحب ابھی ابھی درد کھو دینگے (سول سرجن سے) آپ دن بھر مین تین دفعہ آکر انکو دیکھیے اور اسسٹنٹ سرجن کو دوپہر یہان رہنے دیجیے رات کے لیے ہم بابو انوکول گھوس کو بھیجینگے وہ رات بھر یہان رہینگے اور ایک نیٹیو ڈاکٹر اور ایک کمپونڈر ہر دم یہان رہین -

ڈ - اچھا ابھی انتظام ہو جائیگا -

شہز - اُف - دل قابو مین نہین ہی -

ک - اور آپ کے کودتے ہی آگ بھی بجھ گئی -

شہز - میرے ہی ساتھ عداوت تھی - (کوئی ہی ا دیکھو پڑوس مین جا کر بیگم صاحب کو ہماری طرف سے آداب عرض کرو - اور کہدو کہ آپ بزرگون کی دُعا سے مین بچ گیا - یا مہری کو بھیجدو -

تھوڑی دیر مین بڑی بیگم صاحب کے ہان ایک مہری پہونچی - یہ وہی مہری تھی جسکو شہزادہ ہمایون فر نے حسن آرا اور سپہر آرا کے پاس پیغام لیکر بھیجا تھا - جسکو حسن آرا نے ڈانٹ بتائی تھی - سپہر آرا نے سیکڑون صلواتین سُنائی تھین یا تو وہ وقت تھا کہ ان دونون بہنون کو اُسکی صورت سے نفرت تھی اور یا اب دیکھتے ہی کھل گئین حسن آرا بیگم مہری کو دیکھکر کسیقدر شرمائین - مگر سپہر آرا دیکھتے ہی فرط بیقراری سے بول اُٹھی کہ اب کیسے ہین ؟

مہری آداب بجالائی اور نہایت ادب کے ساتھ یون کہنے لگی -

مہری - (مہرا) حضور اللہ نے بڑا فضل کیا کملجانے کیسکا دیا لیا اِس گاڑھے وخت (وقت) آڑے آیا شہر بھر ہاتھ ملتا تھا کہ ایسے لائق دار شہزادے اور کس بیکسی مین ہین - اللہ جانتا ہی میرے تو اوسان خطا ہو گئے تھے - بس جی چاہے کہ آگ مین کود پڑون بارے اللہ نے بہت بچا دیا - کیا جانے کس نگوڑے جہنمی نے یہ شعبدہ کیا - ابتو بولتے جالتے ہین - لیکن ذری ذری درد ہوتا ہی پھر حضور اس عنابی کو دیکھیے اور کودنے کو دیکھیے -

ب - شہزادون پر سایہ ہوتا ہی - اللہ انکا بچانیوالا ہی -

مہر - لونڈی کو حضور کی خدمت مین بھیجا ہی کہ جا کر حضور کو دلاسا دون کہ اب اچھے ہین - فرمایا ہی کہ آپ بزرگون کی دعا سے مین بچ گیا - آپکا بہت خیال ہی -

ب - ہماری طرف سے دعا کہنا اور کہنا کہ اللہ نے آپ کو دوبارہ زندگی دی - خدا تمھین خضر کی عمر دے اور خوش و خرم رہو مگر علاج سے غافل نہ رہنا -

مہر - نہین حضور - بھلا علاج سے بے غافل رہ سکتے ہین اور بڑے صاحب تو آپ ڈانکتر (ڈاکٹر) سے کہہ گئے کہ دن رات ایک گورا ڈانکتر یہان رہا کرے -

ب - دیکھو اللہ کو بچانا ہوتا ہی تو یون بچاتا ہی -

مہر - (سپہر آرا سے) اب آپکا مجاز (مزاج) کیسا ہی - اُف پڑوس مین رہنے سہنے سے آپ کو بھی حد بھر محبت ہو گئی - ابھی ہماری سرکار کو یہ نہین معلوم ہوا -

بڑی بیگم - (خاموش اور متحیر) حسن آرا چپ چاپ سُنتی رہی - بہار النسا نے روح افزا کے چٹکی لی روح افزا مثل پیکر تصویر خاموش رہی - مہری اپنے دل مین خوش ہوئی کہ سپہر آرا نے اسقدر محبت ظاہر کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہ کھڑکی پر سے کود پڑی۔

مہر۔ ہی اجازت بھر۔ اب جا کے سرکار کو دیکھون ذری۔

ب۔ ہماری طرف سے دعا کہنا۔ ہی ہی مین یہی سوچتی تھی کہ اب ہونا کیا ہی۔ توبہ توبہ۔

مہر۔ ہونا کیا۔ بیگم صاحب ہاتھ پاؤن پھول گئے تھے کچھ کرتے دھرتے بنتی ہی نہ تھی۔

ب۔ ای سچ پوچھو تو باقی کیا رہگیا تھا۔ آدھ گز پر تو آگ تھی۔ اُف توبہ۔

مہر۔ مگر وہ بھی نصیب اعداجان پر کھیل گئے اور یہ نہ کرتے تو پھر کرتے ہی کیا۔

بہار۔ چوٹ تو ضرور آئی ہوگی کہین نہ کہین۔

مہر۔ جی ہان ٹانگ مین چوٹ آئی ہی۔ مگر یون ہی سی اور کلیجے پر بڑا دھچکا لگا۔

بہار۔ ہان پھر کودے بھی تو پہاڑ پر سے۔ کچھ ٹھکانا ہی۔

مہر۔ جی اور کیا حضور۔ جو نیچے سے نظر اُٹھا کر دیکھیے تو آنکھیں دُکھنے لگین۔

روح۔ یہ آگ لگی کیونکر۔ کھانا دانا پکتا تھا کیا۔

مہر۔ ای بیوی یہ تو کچھ بھید ہی نہین کھلتا۔ ای وہ چوطرفہ سے ایکدفعہ ہی آگ لگ گئی ایک کونا جلتا تو کہتے حقہ وقہ کوئی پیتا ہوگا۔ یا چوہا بتی گھسیٹ لیگیا ہوگا وہ تو بس چارون طرف سے بھک بھک شعلے نکلنے لگے۔ یہ کسی دشمن نے آگ لگائی جلے موے کا گھر بھر۔ اللہ کرے بجلی گرے جہنمی پر جسنے یہ بدی کی۔

ب۔ کیا چھپا تھوڑا ہی رہیگا۔ چھپ نہین سکتا۔

مہر۔ ای۔ صاحب لوگ بڑا بندوبست کرتے ہین حضور ابھی ابھی تھانہ دار کو حکم دیا تھا کہ پتا لگاؤ۔ تین صوبہ دار مقرر کیے ہین۔ کچھ نہ کچھ پتا لگ ہی جائیگا۔

مہری رخصت ہوئی۔ شہزادے سے جا کر کہا کہ حضور کہ آئی۔ کل پرسون جب حضور بالکل اچھے ہو جائینگے تو ایک خوشخبری سناؤنگی حضور کو۔ لونڈی نے انعام کا کام کیا۔ مگر حضور اللہ کرے جلد اچھے ہون۔

(مسکرا کر) انعام۔ کیا چیز ہی۔

اتنے مین میرزا ہمایون فر نے کہا کہ اب ہم اسوقت سونے ہین پنکھا قلی کو بھیجو کہ پنکھا کھینچے۔

شب کو شہزادہ درد کی چمک کے سبب سے تلملایا کیا اسسٹنٹ سرجن دلاسا دیتے تھے کہ حضور گھبرائین نہین دو تین دن مین بدستور سابق چلنے پھرنے لگئے گا ٹانگ کی ہڈی مین چوٹ آئی ہی مگر ہڈی ٹوٹ نہین گئی ہی اور قلب کے صدمے کا صاحب سول سرجن بہادر نے اچھے طور پر علاج کیا ہی اب آپ اگر سونے کا خیال کیجیے اور ذرا آرام فرمائیے تو خوب ہو۔ میرزا ہمایون فر کی یہ کیفیت تھی کہ ذرا آنکھ لگی اور درد کی چمک نے جگا دیا ذرا ایک جھپکی اور آنکھ کھل گئی۔ کسی پہلو چین نہین آتا تھا۔ پلنگ پر ادھر اُدھر لوٹتے تھے مگر آرام منزلون دور بارے بہزار خرابی کہین چار بجے صبح کو آنکھ لگی۔

سویرے منھ اندھیرے صاحب سول سرجن تشریف لائے تو دیکھا کہ شہزادہ بہادر میٹھی نیند سو رہے ہین اسسٹنٹ سرجن سے دریافت کیا کہ شب کو طبیعت کیسی تھی انھون نے کل حال بتایا اور ہدایت ضروری کے بعد اور مریضون کو دیکھنے چلے گئے۔ کوئی دس بجے کے قریب میرزا ہمایون فر کی آنکھ کھلی تو ڈاکٹر صاحب نے کہا (صاحب آئے تھے)۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مین نے آپ کا حال کہدیا۔ ایک دوا بدل دی ہی۔ دوا دوکان سے آگئی ہی۔ منھ دھوکے ایک خوراک پی لیجیے۔ انشاء اللہ درد مین بھی کمی ہوجائیگی اور قلب کو بھی تسکین ہوگی۔

اِتنے مین رؤسا اور اُمرا اور عمائد شہر اور خوش باش اور مہاجن وعمال عیادت کے لیے جوق جوق آئے سب نے شب کے سانحہ ہوش رُبا سے کمال افسوس ظاہر کیا۔

ن۔ (یعنی نواب تہور علی خان بہادر) خدا نے بچایا ورنہ باقی کیا رہا تھا۔ توبہ۔ ع۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

راجہ شمشیر بہادر۔ (راجہ) حواس ٹھکانے نہ تھے۔ ہاتھ پانون پھول گئے تھے کہ یا الٰہی بچائیو۔

تحصیلدار۔ دیکھنے والون کے ہوش اُڑے ہوئے تھے مگر آپ کے استقلال کا کیا کہنا۔ ایسے وقت نازک پر مستقل مزاج رہنا کار سے دارد۔

سررشتہ دار۔ اِسمین کیا شک ہی۔ آگ بالکل قریب پہونچگئی تھی۔

نورشاہ۔ (نور) قدم درویشان رد بلا۔ بابا اللہ بڑا مسبب الاسباب ہی۔ ع۔

گلستان کند آتشے بر خلیل۔ | گروہے بر آتش برد زاب نیل

وہ بڑا مالک ہی۔ دم کے دم مین آگ کو پانی اور پانی کو آگ کردے جل جلالہ جل جلالہ۔ مین اپنی کٹی سے دعا ے رہا تھا۔ اللہ نے سُن لی اور میری دعا قبول ہوگئی۔

س۔ یہ آگ لگی کیونکر۔

تحصیلدار۔ کسی دشمن کا کام تھا۔

ن۔ اسمین کیا فرق ہی۔ ای صاحب چارون کونون مین ایکدم سے آجتک کہین بھی آگ لگی ہی۔ کسی دشمن کا کام ہی۔ سرکار کو پتا لگانا چاہیے۔

س۔ کسی پر شک ہی۔ آپکو۔ کیون پیر ومرشد۔

شہنر۔ حضرت کسکا نام لون۔ ہان ہی تو شک مگر جسپر شک ہی اُسکا نام ہی نہین معلوم۔

ن۔ (یعنی بہار النسا کے شوہر) آین! لاحول ولا قوۃ۔ یہ ٹیڑھی کھیر ہی۔

راجہ۔ حلیہ بتایئے۔ کچھ پتا بتایئے۔ مُسن ہو ادھیڑ ہی۔ جوان ہی گورا ہی کالا ہی قطع کیا ہی۔ ہندو ہی۔ مسلمان ہی۔ دیکھا تو آپ نے ہی اُسے یا دیکھا بھی نہین۔

شہنر۔ ہان دیکھا ہی۔ مین عرض کرونگا۔

مہر۔ حضور سو بھوکون کو کھانا کھلوا دیا گیا۔ کوئی بیس بائیس ۲۲ اور آگئے ہین وہ بھی کھا رہے ہین۔ اور شہر مین دو سو آدمیون کے لیے پکوایا گیا ہی۔

شہنر۔ صبح شام دونون وقت دیا جائے۔ الصدقۃ ترد البلاٗ وتزید فی العمر۔

نور۔ حق ہی۔ حق ہی۔ صدقے سے بلا رد ہوجاتی ہی۔

شہنر۔ شاہ جی کے ہان بیس آدمیونکا کھانا بھیجدیا جائے۔

نور۔ نہ۔ بیس آدمیون کے لیے نہین۔ ساڑھے اُنتیس بھوکون کے واسطے۔

اِتنے مین چھٹی رسان نے خدمتگار کو ایک بیرنگ خط دیا۔ محصول لیا اور روانہ ہوا خدمتگار خط لیکر شہزادے کے پاس گیا۔ مگر چونکہ اُسوقت آغا سے نامدار تحصیلدار صاحب سے باتین کر رہے تھے لہذا دخل در معقولات دینا خلاف ادب سمجھکر خاموش ہو رہا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جب میرزا ہمایون فر نے گفتگو سے ذرا فراغت پائی تو خادم با ادب نے تمیز کے ساتھ خط دیا۔ شہزادے نے خط لیا اور لفافہ دیکھکر کہا کہ کسی بڑے خوش خط کا لکھا ہوا ہے۔ لیکن متحیر تھے کہ یہ خط کسنے بھیجا ہے۔ جھٹ کھولا اور پڑھنا شروع کیا۔ حاضرین بلا وقت دیکھ سکتے تھے کہ خط پڑھتے پڑھتے شہزادے کا رنگ متغیر ہوا جاتا تھا اور چہرے سے ملال و غم و غصّہ کے آثار صاف پائے جاتے تھے لوگ سمجھے کہ اُنکے گھر سے خط آیا ہے شاید کسی عزیز کی وفات کا حال پُر ملال اسمین درج ہے چپ چاپ سکتے کے عالم مین بیٹھے تھے کہ اس سانحے کے بعد دوسرے ہی روز حادثہ جانکاہ کا حال میرزا ہمایون فر کو اور بھی ملول و افسردہ کر دیگا۔ شہزادے کا چہرہ مارے غصّے کے سرخ ہوگیا۔ خط پڑھتے پڑھتے ایک دفعہ ہی دانت پیسنے لگے بعض آدمی سمجھ گئے کہ اسمین ایسی بات لکھی ہے جس سے شہزادہ بد دماغ ہوگیا۔ کسی کی وفات کا حال درج ہوتا تو روتے سر پیٹتے۔ کپڑے پھاڑ ڈالتے۔ دانت پیسنا کیا معنی۔ اور بعض سمجھے کہ کسی ایسے رشتہ دار کی وفات کی خبر وحشت اثر سُنی ہے جسنے اُنھین دیوانہ بنا دیا اور اسقدر صدمہ پہونچایا کہ حالت جوش جنون مین دانت پیسنے لگے۔

میرزا ہمایون فر نے خط کو پھر بدستور لفافہ مین رکھدیا مگر پھر نکالا اور پڑھنے لگے۔ پھر چہرہ سے انتہا کی پریشانی اور غم و غصّہ ظاہر ہونے لگا تب تو تحصیلدار صاحب نے قریب جا کر آہستہ سے پوچھا کہ خیریت تو ہے۔ شاہزادے نے بکمال افسردگی دہان کہکر خط بند کر دیا۔

ن۔ مین اس خط کو پڑھ سکتا ہون۔

شہز۔ ابھی نہین۔

س۔ خدا خیر کرے۔ آخر اتنا تو فرما دیجیے کہ خیریت تو ہے۔

شہز۔ ہان جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ بس یہی اسکا مضمون ہے۔

مُصاحب۔ ایَن! الٰہی خیر۔ کیا رات کے حادثہ سے اس خط کو کوئی تعلق ہے۔

تحصیلدار۔ ہان معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔

شہز۔ تخلیے مین کہدون گا۔ آج تو آپ کو چھٹی ہے؟ یا کچہری جانا ہے۔

تحصیلدار۔ جی نہین آج تعطیل ہے۔ از برائے خدا یہ خط ہمکو دکھا دیجیے۔

شہز۔ مین اسکا ایک حصّہ خود پڑھکر سُنا دون گا۔

یہ کہکر شہزادۂ ہمایون فر نے وہ خط نواب صاحب (شوہر بہار النسا) کو دیا اور قریب بلا کر کہا کہ آپ اس خط کو چُپکے سے پڑھ لیجیے۔ لیکن آپکو قسم ہے کہ کسی شخص سے تذکرہ نہ کیجیے گا۔ بس ایک نظر دیکھ لیجیے۔ اور میرے حوالے کیجیے۔ نوابصاحب نے خط پڑھنا شروع کیا۔ اب دل لگی دیکھیے کہ انکے چہرے کا رنگ بھی متغیر ہوگیا اور حاضرین سمجھ گئے کہ اسمین کوئی بات ایسی ضرور درج ہے جس سے نواب صاحب کو بھی کسیقدر تعلق ہے حیران و ششدر کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ خط کا مضمون درج ذیل ہے۔

مضمون خط

ہم سے کھلیو بوقتِ مے پرستی ایکدن
ورنہ ہم چھیڑینگے رکھ کر عذر مستی ایکدن

اجی حضرت تسلیم۔ کیون سچ کہنا کیسا بدلہ لیا۔ ہات تیرے کی۔ لاکھ لاکھ سمجھایا۔ اونچ نیچ دکھایا ہاتھ جوڑے خوشامد کی۔ قدمون پر ٹوپی رکھی منت سماجت کی۔ نہ مانا نہ مانا۔ خیر نہ مانو۔ ہمارا کیا بگڑا۔ تم خود ہی مصیبت مین پڑے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آج رات کو گھر بھر نہ پھونک دون تو سہی تمنے ہمارا دل جلایا ہے
ہم اتنا بھی نہ کرین کہ تمھارا گھر جلا دین۔ ؎

پھونک دین نالۂ سوزان سے اگر چاہین نفس
ہم فقط خاطرِ صیاد کیا کرتے ہین

کل صبح کو ہم پوچھینگے کہ مزاج شریف۔ جسوقت یہ خط تمھارے پاس پہونچیگا مکان جل بھن کے خاک ہو گیا ہوگا۔

راقم شہسوار۔

ایک جوان خوبرو کا عشق کے جھگڑے مین جان کھونا اور شہسوار دلفگار کا تارک الدنیا ہونا

زہر گلے کہ بہوائے دم نقاب کشاد
فلک بگلشن حسرت نوشت و رفت بباد
ہر آن گرہ کہ درو نقد مدعا بستند
بدامن طلب بے عمل نہاد و کشاد
زمانہ غیر الم نامہ نیست تصنیفش
دلم ز نسخۂ فہرست او گرفتہ سواد

شہسوار دلفگار باحالت زار در فراق اصنام گلعذار سے سر دُھنتا جوش جنون کے طفیل مین تنکے چُنتا حیران و پریشان فرس آہو شکار و باد رفتار کو کڑکڑاتا اور چمکاتا ہوا اُس شہر مینو سواد غیرت بہشت شداد سے راتون رات بگٹٹ بھاگا۔ دل مین چور تھا کہ مبادا گرفتار ہو جاؤن جیلخانہ جھیلون سزا پاؤن۔ خیال جرم آتش زنی سے زہرہ آب آب تھا۔ از بس بیقرار و بیتاب تھا۔ شہزادہ بادل در بادل کے گھر مین آگ لگائی تو شامت کی صورت مجسم نظر آئی۔ مارے خوف کے قدم قدم پر تھرایا۔ آنکھین پُرنم ہوئین دل بھر آیا ٹھیک دوپہر کو اشجار پُر بہار کے سایہ مین ذرا سستایا پھر جو باگ اُٹھائی اور شبدیز سبک خیز کڑکڑایا تو وقت شام جبکہ دن قریب اختتام اور آفتاب لب بام تھا ایک چھوٹا سا گانون نظر آیا۔ بڑا و پر پُشت توسن سے اُتر کر زین پوش کو ہری ہری گھانس پر بچھایا ہی تھا کہ ناگاہ بستی کیطرف سے غل غپاڑے کی آواز آئی اور دیکھا کہ بستی کے آدمی اور اِدھر اُدھر کے مسافر دوڑے چلے جاتے ہین شہسوار گو دن بھر کا بھوکا پیاسا تھکا ماندا تھا لیکن طبیعت نے گوارا نہ کیا کہ اِس ہنگامے کی خبر نہ لے۔ اُٹھکر یہ بھی اُسی سمت چلے جدھر غل ہو رہا تھا۔ پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ گانون بھر کے باشندے کورمی نائی باری چمار کسان برہمن چھتری مُغل پٹھان جوق جوق جمع۔ عورتین ٹھٹ لگائے کھڑی ہین۔ بھیڑ کو کاٹ کر یہ بھی قریب گئے تو دیکھا کہ دو گنوار باہم لڑ رہے ہین مگر گانون والے بیچ بچاؤ کرنا تو بالائے طاق اور شہ دیتے جاتے ہین کہ دیکھو بھیڈی نہ رہ جانا ہان شاباش ہی بڑھ کے ہاتھ لگانا۔ ایک آدمی گرانڈیل ڈنڈ پیل کشتی گیر جپٹ لنگوٹ باندھے کچھ لوہا تلوار ہاتھ مین لیے بھونڈے پینترے بدل بدل کر حریف پر وار کرتا ہے۔ دوسرا جوان گبھرو خوش رو لنگ کسے لٹھ چلاتا ہے دونون اپنی اپنی گھات مین ہین۔ شہسوار نے چاہا کہ بیچ بچاؤ کر دین مگر اردگرد سے حوالی موالی نے منت و سماجت کہا کہ حضور رئیس ہین اِن دونون بدمعاشون کے بیچ مین نہ بولین۔ یہ خود ہی آپس مین نبٹ لینگے شہسوار سے نہ رہا گیا۔ اُنھون نے آگے بڑھ کر چاہا کہ ایک کے ہاتھ سے تلوار چھین لین مگر اُسنے ڈانٹ بتائی کہ تلوار میرے ہاتھ سے تمھارے پاس آئی اور میری لاش پھڑکنے لگیگی۔ یہ فوراً ہی لٹھ چلائیگا اور مین کہین کا نہ رہونگا۔ شہسوار نے بصد الحاح لٹھ باز سے کہا کہ میان گبھرو کیون جان کے دشمن ہوئے ہو کچھ دن دنیا کی سیر تو کر لو اُسنے آؤ دیکھا نہ تاؤ ایک ذرا پیچھے ہٹا اور ہٹتے ہی جھپٹ کر اس زور سے اپنے دشمن پر لٹھ رسید کیا کہ سر پھٹ گیا۔ اور خون کے شرائے بہنے لگے۔ تلوار ہاتھ سے گر گئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور تیور اکر دھڑ سے زمین پر آرہا۔ لٹھ باز لٹھ و ٹھ چھوڑ کر بھاگنے ہی کو تھا کہ لوگون نے ٹیٹوا لیا۔ اور حضرت گرفتار ہو گئے۔

صدر مقام اس گانون سے ڈیڑھ کوس کے فاصلے پر تھا چوکیدار نے معاً تھانے پر رپٹ بولی اور سب انسپکٹر پولیس بارہ جوانونکو لیکر اُسی دم گانون مین آن موجود ہوے۔ دیکھا تو اُس بیچارے کو نیم جان پایا۔ فوراً چارپائی پر ڈالکر اسپتال بھجوایا۔ اور مجرم کو مع موقع واردات کے گواہون کے تھانے پر لیچلے۔ منجملہ اور گواہون کے حضرت شہسوار بھی تھے۔ اُنھون نے گھوڑا کسا اور سب انسپکٹر کے ساتھ تھانے چلے۔ گانون کے دس بارہ آدمی بھی ساتھ تھے۔ شہسوار نے پوچھا کہ آخر یہ ہوا کیا۔ اس گلنپ ور عناد وفساد کا سبب تو بتاؤ جو صحیح صحیح امر ہو مو بمو کہہ سناؤ۔

ایک مولوی صاحب نے جو گانون بھر کے قاضی تھے کہا کہ یا حضرت زر زمین زن کے سوا اور کسی بات پر جھگڑا ہوتے دیکھا نہ سُنا۔ مجروح نائی ہی اور مجرم شہر کا نانبائی۔ اس گانون سے آدھ کوس پر ایک جوان اور پری چہرہ عورت رہتی ہی جسکو یہانکے باشندے جوگن کہتے ہین۔ اِس جوگن کی لگاوٹ باز انکھڑیون نے ایک عالم کو قتل کر رکھا ہی۔ ایک ایک عضو بدن سانچے کا ڈھلا ہوا ہے چال وہ ستانہ کہ انسان دیوانہ ہو جاے۔ ہر کس و ناکس کی وہان تک رسائی ہی۔ مگر اُس کافر بدکیش نے عجب طبیعت پائی ہی کہ لگاوٹ کرتی ہی مگر پھر بھی الگ رہتی ہی۔ جو گیا خوش آیا اور اترایا کہ جوگن ہم پر مرتی ہی۔ ہمسے گھل گھل کے باتین کرتی ہی۔ مگر سب ناکام و نامراد ہے گو مست اور جوان طناز ہی۔ گو عاشق تن اور لگاوٹ باز ہی مگر انتہا کی پاکباز ہی۔ یہ دونون سودائی نانبائی اور نائی بھی اُسکے ہان جانے لگے اور بڑھ بڑھ کر باتین بنانے لگے۔ نانبائی کو یہ خبط کہ میرے ساتھ اسکا اب نکاح ہوا اور اب نکاح ہوا۔ کئی بار مجھ سے آنکر کہہ گیا کہ پرسون نکاح پڑھنے ضرور چلیے گا۔ مین دل ہی دل مین ہنستا تھا کہ یہ خود دیوانہ ہی یا مجھے دیوانہ بناتا ہی۔ آپ اور اِس ہوش ناز نین گلفام زہرہ جبین کو عقد نکاح مین لائین۔ پہلے گڑھیا مین منھ تو دھو آئین۔

میان خلیفہ کا حال سُنیے کہ انکی آنکھون پر بھی پٹی باندھکر شیطان نے پٹی پڑھا دی تھی کہ ہم پر جوگن کی جان جاتی ہی۔ کئی بار گانون مین کہہ چکے کہ جوگن ہمکو پیار کرتی ہی۔ سینکڑون آدمیون نے کہا ابے پہلے منھ بنوا۔ بد قطع گھامڑ آدمی ذات کا نائی منھ کھانے چلا ہی۔

اب سُنیے کہ ایک روز نانبائی شہر سے دو بجے رات کو اُس جوگن کے پاس گیا تو اثناے راہ مین میان خلیفہ بھی ملے۔ لاگ ڈانٹ تو تھی ہی اُنھون نے اُنکو للکارا۔ اُنھون نے اُنکو ڈانٹ بتائی۔ گلنپ سے تکرار ہوئی۔ تکرار سے جوتی پیزار۔ حتی کہ آج خون خرابے کی نوبت آئی۔ کئی مہینے تک ناچاقی رہی۔ یہ اُسکے خون کا پیاسا وہ اِسکی جان کا دشمن۔ نانبائی نے نائی کا گھر پھونک دیا چھ مہینے کی قید پائی۔ نائی نے نانبائی کی دکان جلائی۔ دونو نے گھر پھونک تماشا دیکھا۔

اِس تقریر خصوصاً آتش زنی کے ذکر نے شہسوار کے دل پر عجب طرح کا اثر کیا۔ کبھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ کبھی آنکھون کے تلے اندھیرا سا چھا جاتا تھا۔ کبھی اپنا فعل مجنونانہ یاد آتا تھا۔

دوسرا گنوار بولا کہ یہ جوگن کیا جانے کون ہی۔ اسنے کئی خون کرا ڈالے۔

سب انسپکٹر۔ دس حضرت بن بھی دو چار بار اس مہ پارہ عابد فریب کے پاس گیا ہون پردہ جو اُٹھایا تو واللہ نور کا بُکا نظر آیا۔ حور طلعت پری پیکر سیم بدن رشک قمر۔ مزاج مین اسدرجہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شوخی کوٹ کوٹ کر بھری ہی کہ ایک ایک عضو مجسم کان دلبری ہے۔
عورت کیا پرستان کی پری ہی۔ دم تقریر منھ سے پھول جھڑتے ہین۔
مگر تاڑنے والے تاڑ گئے کہ کسی ترک ستمگر کے تیر نگہ نے گھائل کیا ہی۔
معلوم ہوتا ہی کہ مطلوب کی جدائی اسقدر شاق گذری کہ دنیا ہی کو
چھوڑا عیش و عشرت سے منھ موڑا۔ کنج تنہائی سے ناتا جوڑا دور
دور تک اسکے جمال مبین کا شہرہ ہی۔ منزلون سے مرد عورت بوڑھے
جوان الغرض ایک جہان اسکی زیارت کو آتا ہی۔ کوئی حسن گلوسوز
و نور عالم افروز دیکھکر غش غش کر جاتا ہی کوئی عنفوان شباب و اٹھتی
جوانی کی آب و تاب اور ستادہ جال اور پیاری ادا کا شیدا ہی القصہ ایک
عالم مبتلائے بلا ہی۔ جو جاتا ہی یہی کہتا آتا ہی کہ ۔ ع

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام امّا تو چیزے دیگری

شہ ۔ یہ جوگن کیون ہو گئی۔
س۔ واللہ اعلم۔
شہ ۔ کچھ ٹوہ تو لی ہوتی۔
س۔ اجی حضرت وہ بہت دور ہین۔
شہ ۔ سن کیا ہوگا بھلا۔
س۔ ع ۔

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن

شہ ۔ بس !!!۔
س۔ اٹھارہ یا انیس سے کسی صورت مین زیادہ نہین ہی۔
شہ ۔ اوہو ہو ہو۔ تو یہ کہیے قیامت ڈھاتی ہی اچھا یہان
کسی سے یاد اللہ بھی ہی۔
س۔ ای توبہ کہانہ کہ لگاوٹ کی باتین کرتی ہی مگر ممکن کیا کہ
کسی کے پھندے مین پھنس جائے۔

شہ ۔ اسمین کچھ اسرار ضرور ہی۔ سترہ اٹھارہ برس کا سن۔
جوانی کی راتین۔ مرادون کے دن۔ اور دنیا سے الگ تھلگ
بستر جمانا جوگن کے بھیس مین عمر گنوانا بے وجہ نہین۔
گنوار۔ اتنی عمر آئی جوگن ناہین دیکھی تھی۔
دوسرا گنوار۔ شہرن جو تماشا ہوت ہی اس مین البت
جوگن بنت رہا ہی۔
س۔ (چوکیدار سے) یہ آج کس بات پر جھگڑا ہوا جی۔
چوکیدار۔ (رچ) ہجور۔ وہ سالے جون جوگن بنی ہی۔
س۔ چپ۔ گدھا۔
شہ ۔ کیا واہیات بکتا ہی۔
چ۔ صوبہ دار صاحب۔ اب لے تمسے کا کہی۔
س۔ ہم تمسے فقط اتنا پوچھتا ہی کہ ان دونون بدمعاشون
مین کس بات پر لڑائی ہوا۔ تم ہمارے سوال کا جواب دو۔
بس بیہودہ مت بکو۔
چ۔ جیسے یہ جہانگیر بھی وہان جات رہے اور حلوائی بھی۔
س۔ حلوائی کون ہے۔
کانسٹبل۔ (کا) حضور اسی نان پائی کو کہتا ہی۔
چ۔ تو ان آپس مین لاگ ڈانٹ ہوے گئی۔ ای بس ایک
روج مار دھاڑ ہوے گئی اور گانون مین ہلا مچا تو پورن
اس روج ہمری یوجی (عوضی) تھے۔ دوڑ گئے۔ دیکھین کہ
لٹھ چل رہا ہی۔ کھیر۔ (خیر) پھیسلا (فیصلہ) دھن مل یہ اونکے
دشمن وہ اونکے دشمن۔ بس آج تلوار اور لٹھ چلے لاگ۔
گنوار۔ موڑ سے رکت بہت بہت ہی۔
مولوی۔ (دم) صوبہ دار صاحب آج نائی نے کئی کٹجیان
چڑھائی تھین۔ دارو بہت پیے ہوے تھا اور اتفاق وقت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نان بائی بھی آگیا۔ تو نائی نے عمداً اور قصداً چھیڑ کے کہا کہ
آج ہم اپنے پٹیت کو اُلٹے استرے سے مونڈینگے۔ نان بائی
بولا اللہ نے چاہا تو تندور ہی مین جھونک دیا ہو۔ کمبخت
وہبت سب پھنک پھنکا کے رہجائے۔ نائی نے کہا پھر اُٹھون
مین۔ نان بائی نے آؤ دیکھا نہ تاؤ بڑھکے دھول جمائی تڑسے۔
شہ۔ کیا آپ بھی اُسوقت سیر دیکھ رہے تھے۔
م۔ جی ہان۔ مین قاضی ہون۔
شہ۔ اور آپ کے گھر کے چوبے۔
م۔ (مسکراکر) سیانے۔ یہان گانون بھر مجھکو مانتا ہے۔
مولوی مولوی کہلاتا ہون۔ مولوی بننے کی لیاقت تو
کہان پائی مگر خیر بزرگون کی عنایت ہی۔
شہ۔ دو تنخانہ قدیم سے یہین ہی۔
م۔ جی ہان خداوند۔ میرا دو تنخانہ یہین ہی پُرانا
رئیس ہون۔
س۔ (ہنسکر)۔ بجا۔
شہ۔ (مسکراکر) واللہ شہر کی بھی کیا بات ہی۔
س۔ بندہ پرور ابھی کوئی دس بارہ دن ہوئے ہونگے
ایک مشاعرے مین جانے کا اتفاق ہوا۔ خواجہ صاحب اور
شیخ صاحب مغفور کے تلامذہ کے تلامذہ اور اُنکے خوان
لیاقت و فصاحت کے زلہ ربا کئی شعرائے غرا اور سخندانان
بے ہمتا کا کلام سُنکر روح وجد کرنے لگی۔ تھوڑی دیر کے بعد
ایک دیہاتی بھائی کے پڑھنے کی باری آئی۔ اہل شہر اُنکی قطع
ہی سے بھانپ گئے کہ گنوار کے لٹھ ہین۔ کئی بار شتر غمزے
کر کے حضرت نے شعر پڑھا تو آخر مین فرماتے ہین۔ (بیمار ہون)
سامعین متحیر کہ بھئی یہ رہون چہ معنی دارد۔ پھر حضرت نے فرمایا
(سرشار ہون)، یا الٰہی یہ (رہون) کون لغت ہی۔ کون بلا ہی۔
غزل غیر طرح پڑھی تھی۔ اب سب چکر مین ہین کہ یہ (رہون) کون
لغت ہی۔ آخرکار ایک شاعر بذلہ سنج و لطیفہ گو نے یون پوچھا۔
شاعر۔ یا حضرت غزل تو چشم بد دور مرصع ہی۔ مگر یہ (رہون)
کس جانور کا نام ہی۔
دوسرا شاعر۔ قبلہ یہ (رہون) جانور نہین ہی۔ یہ حضرت ہی
جانگلو ہین۔ دیہاتی بھائی شعر پڑھنا کیا جانین یہ (رہون)
کی خرابی ہی۔
چ۔ بہل کھلیپھا۔ (خلیفہ) ہی کہن۔
س۔ ہان قاضی صاحب پھر کیا ہوا۔
م۔ بس خداوند پھر دونون مین کشتی ہوئی۔ کبھی یہ اوپر
وہ نیچے کبھی وہ نیچے یہ اوپر۔ بڑی دیر تک داؤ پیچ اور
چت پٹ ہوا کی۔
اتنے مین رنگی اہیر نے لا کے نائی کو ایک تلوار دی
اور کہا کہ بھرپور ہاتھ لگانا۔ ایک اور بدمعاش بولا کہ خبردار
تسمہ تک نہ باقی رہے۔ تب تو مین بھاگا کہ چوکیدار سے
کہون دھوڑ ٹا گیا۔
شہ۔ انسپکٹر صاحب اس محاورہ کو یاد رکھیے گا۔
س۔ اُف واللہ مارے ہنسی کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔
م۔ بس مین دھوڑ کے پورن چوکیدار کے مکان پر گیا
اُسکی جوڑو بولی۔
شہ۔ کون بولی۔
س۔ (ہنسکر) جوڑو۔
م۔ حضور حکام ہین آپ کو ہنسنا نہ چاہیے۔
س۔ جی ہان مین حکام ہون۔ مگر آپ بھی تو امرا ہین ہان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

فرمائو (ہنسکر) فرمائو جی۔

م۔ دیکھیے فرماتا ہون۔

شہ۔ اوف۔ خدا کی قسم۔ ہنسی ضبط نہین ہو سکتی۔

م۔ اب آپ لوگ ہنس لین تو مین فرمائون پھر۔

شہسوار کا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا اور سب انسپکٹر بھی ہنستے ہنستے عاجز آ گئے۔

م۔ بس جناب مَن وہان سے مین اس چوکیدار کو لایا۔ یہان دیکھا تو خون کے دریا بہ رہے تھے۔

الغرض تھانے پر پہونچے۔ دوسرے دن مُجرم کا چالان ہوا اور گواہون کے اظہار کے بعد مجرم دورہ سپرد کیا گیا۔ اتنے مین نائی بیچارہ راہیِ مُلک بقا ہوا۔

کانسٹبلون نے مجرم سے کہا کہ اَب پھانسی پاؤ گے۔ جہانگیر کے مرنے کی خبر ہو گئی۔ اِس فقرہ ہوش رُبا کے سُنتے ہی قاتل کا خون خشک ہو گیا۔ ع۔

کاٹو تو لہو نہ تھا بدن مین

رنگ فق۔ اجل ہر در و دیوار سے اپنی بھیانک اور مہیب صورت دکھاتی تھی۔ پندرہ منٹ تک اِسکی یہ کیفیت رہی کہ کوئی ہاتھ پانون بھی جلا دیتا تو اُسکو اطلاع خبر نہوتی۔ حیرت سی حیرت تھی۔ طرح طرح کے خیالات دل مین جگہ پاتے تھے ہائے اُس جوگن سے آشنائی کرنے کا شوق کیون چرایا۔ اف۔ ہائے یہ ہمین کیا سوجھی۔ اپنے آپ اپنے پانون مین کلھاڑی ماری۔

کا۔ یہ ہوا کیا تھا بھائی۔

قاتل۔ (قا) (مایوسی کے ساتھ) کیا بتائون۔

کا۔ آخر کچھ تو کہو۔ یہ ہوا کیا۔

قا۔ ہوا کیا۔ مفت مین جان گنوائی۔ اوف۔ اِسوقت باتین کرنے تک کا جی نہین چاہتا۔

جمعدار۔ (جمع) وہ جوگن کے پھیر مین تھے بچارو۔

قا۔ ارے بھیّا۔ ہم تو مرتے ہے اور جہانگیر سے کہا کہ تم دونون آپس مین جھگڑا چُکا لو۔ جھگڑا چُکانا گیا جہنم مین ہمارا ہی جھگڑا پاک ہو گیا۔

جمع۔ شادی ہو گئی ہی۔

قا۔ ہان۔

جمع۔ ہاے ہاے۔

قا۔ مر گئی بیچاری۔ اتنی ہی تو خیریت ہی۔

کا۔ اور کون کون رشتہ دار ہی۔

قا۔ یہ نہ پوچھو۔ کیا بتاؤن۔ ہاے کیا ہوا۔

جمع۔ مان تو جیتی ہی۔ یہ بتاؤ۔

قا۔ دھم سے زمین پر گر پڑا۔ اور بہ آواز بلند چیخ اُٹھا۔ ہاے ہاے۔

جمع۔ (ہاتھ ملکر) ارے معلوم ہوتا ہی اِسکی مان بوڑھی ہی۔

قا۔ اور اندھی بھی ہی۔

جمع۔ ارے توبہ توبہ۔ یہ بڑی بُری سُنائی۔

کا۔ ہان یہ دنیا کا لیکھا ہی۔ ع

دنیا دو رنگی مکانا سرائے	کہین کھوب کھوبا کہین ہائے ہائے

جمع۔ بھائی صاحب اَب اِسوقت اپنے اللہ کو مولی کو یاد کیجیے اور مرنا تو ایکدن ہدا ہی ہی اور یہ کیا ضرور ہے کہ پھانسی ہی ہو۔

قا۔ جو حکم حاکم دے۔

جمع۔ برس چھ مہینے کی سزا ہو جاے تو اچھے رہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

قا - جی گئے سمجھیں کہ جی گئے -

جمع - اللہ مین سب کچھ قدرت ہی -

قا - ہان مگر بُرے کام کا بُرا ہی نتیجہ ہی -

جمع - گھبراؤ نہین - خدا مالک ہی - ابھی پرسون ہی ایک مقدمہ ہوا تھا - ایک کوری نے اپنی بہو کو مار ڈالا تھا - صاحب نے پوچھا ول کیون مار ڈالا - اُسنے صاف صاف کہدیا کہ حضور وہ بدراہ چلتی تھی مجھسے نہ دیکھا گیا ای بس دو کے سر دن صاحب نے دو برس کی قید کا حکم سُنادیا -

کا - ہان - اِسنے سمجھتے تھے کہ پھانسی ہوگی - یا کالے پانی جائیگا -

پھانسی! پھانسی!! پھانسی!!!

چون حاصل آدمی درین جای دو در	جز درد دل و وداع جان نیست دگر
خرم آنکس کہ یکنفس زندہ نبود	و آسودہ کسے کہ او نزاد از مادر

تاریخ معینہ کو صاحب سشن جج کے روبرو مقدمہ پیش ہوا اور محمود قاتل بلوایا گیا - اجل سے دوچار ہونا دل لگی نہین ہی محمود کی اُسوقت عجب حالت تھی - ہر فرد بشر کو حیرت اور حسرت کی نظر سے دیکھتا تھا - اور صورت اِسقدر ڈراونی ہوگئی تھی کہ الامان الامان - سوچتا تھا کہ ہاے دنیا اِسی کا نام تھا - اِسی دنیا پر ہم لٹو تھے - اِسی زندگی پر ہمین اِسقدر بھروسا تھا - واے نادانی - پانْون خواب آلود ہوگئے ایک قدم چلنا بھی دوبھر تھا - خوب جانتا تھا کہ پھانسی ضرور پاؤنگا - اب مُردون مین میرا شمار ہی - اِرد گرد ٹھٹ کے ٹھٹ آدمی جمع تھے - کوئی افسوس کرتا تھا کہ بیچارے کی جان جائیگی رقیق القلب آدمی آبدیدہ ہوگئے - صاحب سشن جج نے بعد ملاحظہ اظہارات گواہان و یادداشت سپردگی صاحب مجسٹریٹ و رپورٹ پولیس صاحب سول سرجن کا بیان پڑھا گیا بعد ازان گواہ طلب ہوئے اور اظہارات قلمبند کیے گئے - مُجرم اقبالی تو تھا ہی عدالت سشن مین بھی اُسنے باستقلال تمام اقبال جرم کیا - اِسوقت عدالت کے کمرے مین تل رکھنے کی جگہ نہ تھی مستغیث اور اہل عملہ اور بعض حکام اور اہل شہر جوق جوق جمع تھے - صاحب سشن جج نے اسیسرون کی رائے طلب کی تو اُنھون نے بھی عدالت کی رائے سے اتفاق کر لیا اور عدالت نے پھانسی کا حکم دیا - مجرم کا رنگ زرد ہو گیا - خون خشک - کارروائی عدالت سشن مع مثل مقدمہ عدالت ماتحت منظوری سزاے موت کے لیے بحضور صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر روانہ کی گئی - اور صاحب ممدوح نے سزاے تجوزہ عدالت سشن منظور کرکے مقدمہ واپس کیا - مُجرم کو آٹھ روز کی مہلت دی گئی کہ اپیل کرے - مگر اپیل وپیل کیا ہوتی جب میعاد اپیل گذر گئی تو مجسٹریٹ ضلع کے نام جنکی عدالت سے مقدمہ سپرد سشن ہوا تھا حکم بھیجا گیا کہ تعمیل حکم عدالت سشن کیجاے -

صاحب مجسٹریٹ بہادر نے حسب عدہ آرڈر بک مین ایک حکم اِس مضمون کا تحریر فرمایا کہ ازانجا کہ محمود ولد پیر بخش ساکن موضع پکریا بتاریخ فلان ۷ بجے صبح کے وقت بمقام جیل پھانسی پائیگا - لہذا ایک مجسٹریٹ درجہ اول اور صاحب مہتمم جیل اور صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس موقع پر موجود ہین اور جلاد مع ریشم کی رسّی اور ٹوپ کے حاضر رہے -

اِس حکم کے پہونچنے کے بعد صاحب مہتمم جیل نے جملہ سامان تیار کیا اور تاریخ مذکور صبح سے جیلخانے کے دروازے پر لوگ جمع ہونے لگے - سات بجے کے وقت وہ ہجوم تھا کہ دور تک سر ہی سر نظر آتے تھے - صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل نے محمود سے پوچھا کہ کیا کھائیگا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

محمود: تو اُسوقت خونِ جگر کھا رہا تھا کبھی چیز کا نام اُسکی زبان پر نہ آیا۔ پھر پوچھا کیا کھاؤگا۔ اِسنے گردن کے اشارے سے بتایا کہ کچھ نہیں صرف اِسقدر بیان کیا کہ مجھکو نہانے اور نماز پڑھنے کی اجازت دیجاے۔

صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل کو شک تھا کہ مین اس قسم کی اجازت دیسکتا ہون یا نہین اُنھون نے صاحب مجسٹریٹ اور صاحب سول سرجن سے بطور خود دریافت کیا کہ مین ایسا حکم دینے کا مجاز ہون یا نہین۔ آخرکار بصلاح و اتفاق رائے یہ تجویز قرار پائی کہ اسمین کسیطرح کا ہرج نہین ہی۔ لہذا محمود کو نہانے اور نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی۔ میدان جیل کے چارون طرف ہزارہا آدمی اس حیرت ناک واقعہ روح فرسا کے دیکھنے کو کھڑے تھے۔ محمود کی حالت دیکھ دیکھ کر سب کانپ رہے تھے اُسوقت جو کیفیت لوگون کے دلون پر گذری اُسکا بیان محال ہی۔ ناظرین مین سے شاذ ہی ایسے ہونگے جنھون نے پھانسی پر چڑھتے عمر بھر کسیکو نہ دیکھا ہو وہ خود اپنے دل مین اِسوقت کی کیفیت کو سوچ سکتے ہین۔ ایک میدان وسیع مین پھانسی بہ شکل اجل مجسّم نمایان ہی۔ اِدھر اُدھر تلنگے وردیان ڈاٹے سنگینین چڑھائے ڈٹے کھڑے ہین اور میدان کے اردگرد ہزارہا آدمی چشم عبرت سے اس سانحۂ ہوش رُبا کے دیکھنے کے منتظر ہین۔ اور ایک بدبخت آدمی اپنی قضا کا نوحہ خوان ہی۔ جسکے چہرے سے مایوسی اور حیرت برستی ہی۔

محمود مقتل کیطرف روانہ ہونے ہی کو تھا کہ ایک اور گُل کھلا۔ اور لوگون نے دیکھا کہ اسّی برس کی ایک ضعیفہ نابینا ایک بچے کے کاندھے پر ہاتھ رکھے سامنے سے چلی آتی ہی۔ یہ بوڑھی عورت محمود قاتل کی دادی تھی اور یہ بچہ اُسکا پیارا لڑکا تھا جسکی ماں نے چھ دن ہوئے قضا کی تھی لڑکے کی عمر سات برس کی۔ بالکل معصوم۔ جب قریب پہونچی تو محمود نے اُنکو بغور دیکھا اور مُنھ پھیر لیا۔ لڑکا کیا جانے کہ باپ پر اِسوقت کیا مصیبت ہی۔ سمجھا کہ مجھکو دیکھکر پیار کے سبب سے مُنھ پھیر لیا۔ کہا۔ ابّا ہمنے دیکھ لیا۔ واہ ہمین دھوکا دیتے ہو۔

ضعیفہ۔ محمود محمود۔

محمود اس ضعیفہ کی آواز کا جواب دینے ہی کو تھا کہ زبان بند ہو گئی۔

لڑکا۔ ابّا بولو اتنے دن کہان رہے۔ دو دن سے ایک ٹکڑا روٹی کا بھی ہمین نہین ملا۔

محمود کا دل بھر آیا اور حاضرین مین سے اکثر آدمی آبدیدہ ہوگئے لڑکا ہنستا ہوا اپنے ستم رسیدہ باپ کے پاس گیا۔ اور جاتے ہی چمٹ کر یون کہنے لگا۔

لڑکا۔ ابّا۔ اب چلو گھر۔

محمود نے لڑکے کو پیار کیا۔ اور گو بڑا ضابط آدمی تھا مگر آنسو بے اختیار نکل پڑے۔ لڑکے نے جو روتے دیکھا تو کہا۔ ابّا۔ روتے کیون ہو بتاؤ کاہے واسطے روتے ہو۔ ابّا۔

صاحب سول سرجن معمر اور بڑے رحم دل آدمی تھے۔ اس کیفیت درد انگیز کو دیکھکر ایک کونے مین جا کے خوب روئے۔ صاحب مجسٹریٹ سکتے کے عالم مین تھے اور اردگرد کے حاضرین مین شاذ ہی کوئی ہوگا جو زار زار نہ روتا ہو۔

اُس معصوم بچے نے جو اپنے باپ کو اتنے دن بعد دیکھا تو مارے خوشی کے چمٹ ہی گیا۔ اب جو ہتکڑی اور بیڑی پر نظر پڑی تو متحیر ہوکر یون پوچھا۔

لڑکا۔ ابّا لوہا کیون پہنے ہو۔ اسکو اُتار ڈالو۔ میرے ابّا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پھینک اور گھر چلو۔ اماکل سے بھوکی ہین۔

محمود۔ کچھ کہنے کو تھا مگر آنسوؤن کا تار جو بندھا تو ایک ایک اشک گلوگیر ہوگیا۔

لڑکا۔ ابّا۔ ابّا (حیرت سے باپ کو دیکھکر) روتے کیون ہو۔ بولو۔ جب محمود نہ بول سکا تو لڑکا بھی زار زار رونے لگا۔

ضعیفہ اَب تک چپ چاپ کھڑی تھی جب محمود اور اُسکے ننھے سے بچے دونون کے رونے کی آواز سُنی تو بھیانک آواز سے یون بولی۔

ضعیفہ۔ یا اللہ مین اَب کچھ اور نہین مانگتی۔ بس اِتنا چاہتی ہون کہ ذری دیر کے لیے میری آنکھین کھُل جائین تو مین محمود کو نظر بھر کر دیکھ لون۔ یہ کہکر ضعیفہ محمود کو چمٹ گئی مگر جیسے ہی ہتکڑیون پر ہاتھ پڑا فوراً چیخ اُٹھی اور غش کھا کے گر پڑی۔ لڑکے نے اِدھر تو محمود کو روتے دیکھا اور اُدھر ضعیفہ کی حالت زار دیکھی، تو خوب چلّا کر رونے لگا۔

لڑکا۔ ابّا دیکھو امّا کو کیا ہوا۔

محمود نے اپنی بوڑھی دادی کو اُٹھایا اور کہا سنو اَب تو میرا بچنا غیر ممکن ہی۔ مگر مجھے افسوس یہ ہی کہ ہائے تمکو روٹی کون دیگا۔ اور اِس بیچارے معصوم کو جسکی مان ابھی ابھی مر چکی ہی کون پالے گا اور اسکی کون خبرداری کریگا۔

ضعیفہ۔ ارے محمود۔ اب مین کیا کرون بیٹا۔ ہائے گھر تو کل اُس ہتھیارے نے جلادیا جس سے تجھ سے لاگ ڈانٹ تھی۔ اس بچے کو اَب روٹی کا ٹکڑا کون دیگا ہائے یہ بلک بلک کر مرجائیگا۔ ارے میرے محمود تونے اپنی جوانی مفت کھوئی۔

محمود۔ امّا میرا دل اِسوقت۔

ضعیفہ۔ ارے کوئی حاکم اِسکو بچالو۔ ہائے مجھے اسکی عوض پھانسی دے دو چاہے۔ اوف۔ اوف۔ اوف۔

محمود۔ میرا ـــ میرا ـــ میرا ـــ

لڑکا۔ ابّا تم روتے کیون ہو گئے۔ امّا تم کیون روتی ہوگی۔

کیا نازک وقت تھا۔ حکّام پر فرض تھا کہ ٹھیک وقت پر پھانسی دین۔ لیکن بوڑھی عورت کا آنا اور لڑکے کا رونا چلّانا۔ اور محمود کی بیقراری اور اُسکی دادی کی گریہ وزاری نے سب کو خون رُلایا۔ آنکھون تلے اندھیرا چھایا۔ صاحب مجسٹریٹ گریان صاحب سول سرجن کے لب پر آہ و فغان۔ سپرنٹنڈنٹ جیل نوحہ کُنان خلق خدا افسردہ دل و حیران۔ محمود کی روح شکل بید لرزان۔

ضعیفہ نے ایک دفعہ ہی چیخ کر کہا کہ ہائے ہائے ارے لوگو میرا تو جیسے کوئی کلیجہ ملتا ہی۔ ارے دوڑو مری۔ مری۔ مر۔ دو بار مری مری کہکر تیسری مرتبہ پھر (مری) کہنے کو تھی کہ دھڑ سے زمین پر گر پڑی لوگ دوڑے کہ اُٹھائین۔ اُسنے آنکھین پھیر لین۔ صاحب سول سرجن نے سینہ پر ہاتھ رکھا نبض دیکھی اور کہا (سرد ہوگئی)۔

اُسوقت اُس معصوم پیارے بچے کا ڈاڑھین مار مار کر رونا ستم ڈھاتا تھا محمود گود مین لیکر اُسکو بار بار سمجھاتا تھا مگر سوچتا جاتا تھا کہ اِسوقت تو مین اپنے لخت جگر نور بصر کو کلیجے سے لگا کر سمجھاتا ہون ہائے ایکساعت کے بعد جب میری لاش پھڑک رہی ہوگی تب کون اُسکو سمجھائیگا۔ اِس خیال کو محمود نے عین حالت مایوسی مین باآواز بلند ظاہر کیا تو چوطرفہ سے بکا وبین اور شیون وشین کی صدائین بلند ہوئین کہرام مچا ہوا تھا۔

دو تین سو آدمیون نے ٹھان لی کہ گورنمنٹ کی خدمت مین درخواست کرین کہ محمود کا قصور معاف کر دیا جاے لیکن یہ خیال خام تھا شہریاری کے لیے سیاست ضروری و لابدی ہی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شہسوار دلفگار بھی کل حال عبرت مآل بصد حزن و ملال دیکھ رہے تھے مارے رنج کے انکا دل دس دس ہاتھ اچھلنے لگا۔ اتنے مین صاحب سول سرجن نے کہ از بس رحمدل بزرگوار تھے۔ آگے بڑھکر یون کہا۔

ڈ۔ (سول سرجن ڈاکٹر) محمود۔ مین سول سرجن ہون تمھاری حالت دیکھکر مین سیماب کیطرح تڑپ رہا ہون۔ تمھارے پھانسی پانے مین تو کوئی شک ہی نہین۔ لیکن آپ تمکو اپنی جان جانے سے زیادہ افسوس اس بات کا ہی کہ یہ بچہ کس کا ہوکر رہے گا۔ مین مثل سچے عیسائی کے اقرار کرتا ہون کہ تمھارے بچے کو اپنے لڑکون کیطرح پالونگا۔ اور اعلی درجہ کی تعلیم دونگا۔ اب تم اُسکی طرف سے بالکل بےفکر رہو۔ اور اپنے مرنے کی استقلال کے ساتھ تیاری کرو۔ محمود اسقدر مشکور ہوا کہ اداے شکریہ اُسکے امکان سے خارج تھا۔ اسدرجہ خوش ہوا کہ پھوٹ پھوٹ کر رویا۔

لڑکا۔ ابا۔ ابا کو کیا بیماری ہی۔ جیتی ہین نہ۔

ڈ۔ ہان ہان تم رؤ نہین۔

لڑکا۔ پھر ابا کیون روتے ہین۔

صاحب مجسٹریٹ۔ (مجسٹر) اب دیر ہوتی ہی۔

ڈ۔ بیشک مگر کیا کیا جاے۔

سپرنٹنڈنٹ۔ کیا نازک مقام ہی۔ توبہ توبہ۔ یہ تو بڑی بچڑی ہو گئی۔

ڈ۔ اُف کیسی کچھ۔

محمود۔ ڈاکٹر صاحب۔ اب میرے سامنے میرے بچے کو آپ گود مین لین تو مین اس مرنے کے وقت جی اُٹھون۔

سول سرجن نے لڑکے کو گود مین لیا اور محمود

اپنے ایمان کی قسم کھا کر کہتے ہین کہ اس لڑکے کو ہم مثل اپنے خاص بچون کے پالینگے۔

محمود۔ بیٹے تم انکے پاس رہو۔ اب ہم کام کو جاتے ہین۔

لڑکا۔ نہین ابا۔ ہم نہ مانینگے۔

محمود۔ ہم جلد آجائینگے بیٹے۔

لڑکا۔ جاتے کہان ہو۔

محمود۔ ہاے ستم۔ مین اس سے کیا کہون کہ کہان جاتا ہون۔ ابھی آجاؤنگا بیٹا۔

لڑکا۔ ہمکو بھی لیچلو۔ ابا ہمکو بھی لیچلو۔ اتنے دن سے ہم تمھارے ساتھ کہین نہین گئے۔

محمود۔ ہمکو جانے دو۔ ہم ابھی آئینگے۔

لڑکا۔ ہم بھی وہین چلینگے جہان کو تم جاؤگے میرا ابا۔ لیچلو۔

محمود نے بوسہ لیکر کہا تم جاؤ ہم ابھی آتے ہین۔ لڑکے نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ابا ہمین ذرا سی گود مین لے لو۔ محمود نے لڑکے کو گود مین لیکر خوب پیار کیا اور کہا کہ بس اب جاؤ۔ لڑکا مچل گیا۔ لاکھ لاکھ جتن کیے مگر وہ گود سے نہ اُترا۔ صاحب سول سرجن نے چاہا کہ گود سے لین مگر وہ خوب زور سے اپنے باپ کو چمٹ کر رونے لگا۔

لڑکا۔ ابا دیکھو یہ ہمکو لیے جاتے ہین۔ ابا بچاؤ۔ ہاے ابا بچالو۔ اُسوقت محمود نے جی کڑا کر کے لڑکے کو زبردستی گود سے اُتارا۔ ہاے کیا دردانگیز اور حسرت خیز معاملہ ہی۔ ایک لڑکا جان سے زیادہ عزیز۔ پندرہ دن ہوے کہ اُسکی مان نے قضا کی۔ باپ سے چمٹ کر کہتا ہی کہ اب مجھکو لے چلو اور باپ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اس درجہ مجبور کہ اپنے نور بصر کو زبردستی ایسی حالت زار مین خود بخود گود سے اُتار دیتا ہی۔

پولیس کے آدمیون نے محمود کو چہار طرف سے گھیر لیا۔ محمود کے ہاتھون مین ہتکڑی پانؤن مین بیڑی اور خراماں خراماں باستقلال تمام مقتل کے رُخ جا رہا ہی۔ پھانسی تک ہنوز نہ جانے پایا تھا کہ دفعۃً لڑکے کے رونے کی آواز کانون مین آئی۔ اُسوقت محمود کا دل بھر آیا اور آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو جاری ہو گئے پیچھے پھر کر بصد حسرت دیکھا اور صاحب سول سرجن سے کہا کہ اگر مضائقہ نہو تو مین اپنے بچے کو ایکدفعہ اور چھاتی سے لگالون۔ صاحب مجسٹریٹ نے منظور کر لیا کانسٹبل لڑکے کو لے آئے۔ اس مرتبہ وہ معصوم بچہ بڑی خوشی سے اپنے باپ کو چمٹ گیا اور ابکی اور بھی زور سے چپٹا تا کہ کوئی چھوڑا نہ سکے۔ محمود کی آنکھون سے اُسوقت آنسو اس کثرت سے جاری تھے کہ اسنے بچے کو اچھی طرح دیکھ نہ سکا۔ گو محمود کی گریہ و زاری سے لڑکا بیقرار ہوا مگر چونکہ باپ سے ابھی ابھی زبردستی جدا کیا گیا تھا لہذا اپنے کو پھر بعد مایوسی اُسکی گود مین پاکر نہایت ہی خوش ہوا۔ مگر افسوس کہ اس بیچارے کو یہ نہین معلوم تھا کہ اُسکے باپ کا جسپر اُسکو اسقدر بھروسا تھا دم واپسین ہی۔ وہ پھانسی کو غور سے دیکھتا تھا مگر یہ نہین سمجھتا تھا کہ یہ وہ چیز ہی جو اُسکو یتیم کر دے گی۔

محمود نے پھر جی کڑا کر کے لڑکے کو زمین پر آہستہ سے پٹک دیا۔ اور مقتل کے رُخ دوڑنے لگا۔ کانسٹبل نے لڑکے کو گود مین اُٹھا لیا اور روتا ہوا لیچلا کہ باپ کو پھانسی پر چڑھتے نہ دیکھ سکے۔ لڑکے کی یہ کیفیت کہ گلا پھاڑ پھاڑ کر رو رہا ہی۔ اتنے مین ضعیفہ کی لاش جو اتفاق سے نظر پڑی تو اور بھی پھوٹ پھوٹ کے رویا ٹوپ چڑھا دیا گیا اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہوا محمود پھانسی کے پاس گیا۔ عین جسوقت جلاد نے پھانسی دی محمود نے سُنا کہ اُسکا پیارا بچہ رو رو کر کہتا ہی کہ ابا ہمنے دو دن سے روٹی نہین کھائی۔ ہمین کچھ کھلا تو دو یہ جگر خراش فقرہ اپنے لخت جگر کی زبان سے اس بیکسی کی حالت مین سُنا کہ سُنتے ہی نصف سکنڈ مین پھانسی پر چڑھا چاہتا تھا کہ صاحب مجسٹریٹ سے اپنی اجازت اور چاہی کہ اپنے پیارے لڑکے کو آخری مرتبہ اپنے سامنے کچھ کھلا دو لیکن لاش پھڑکنے لگی اُسوقت حاضرین بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ پھانسی پانے کے وقت بھی محمود کے ہاتھ پانؤن مارنے سے یہی ثابت ہوتا ہی کہ وہ دس منٹ کی اور اجازت چاہتا ہی۔ لاش سرد ہو گئی اور صاحب سول سرجن نے با دیدۂ مطروح وسینۂ مجروح آن کر لاش کو دیکھا اور کہا ٹھنڈا ہو گیا۔

حضرات ناظرین۔ میرا خدا جانتا ہی کہ اسوقت طبیعت قابو مین نہین ہی دل بھر آیا۔ جسوقت محمود کی حالت زار ہم یاد کرتے ہین کلیجہ منھ کو آتا ہی۔ ہاے افسوس واے افسوس۔ اتنی ہی سی دیر مین کتنی درد انگیز باتین وقوع مین آئین محمود کو پھانسی کا حکم سُنایا گیا۔ بوڑھی عورت آئی۔ محمود کو اس حالت مین دیکھکر مارے صدمے اور غم کے اُسنے اپنی جان گنوائی۔ بچے نے اس گریہ و زاری پر محمود کا چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ کانسٹبل نے زبردستی چھین لیا۔ محمود مقتل کے قریب آیا تو اس معصوم بچے نے ایک جگر خراش فقرہ سُنایا۔ عین پھانسی پانے کے وقت محمود نے بصد حسرت سُنا کہ اُسکا لڑکا بھوک کی شکایت کر رہا ہی۔ اچھے سنگدلون کے دل بھی اُسوقت پگھل کے موم ہو گئے۔ خلق خدا کی کیفیت یہ کہ کوئی شخص زار زار روتا تھا۔ کوئی حیرت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے ساتھ پھانسی اور نعش بے کفن پر نظر ڈالتا تھا۔ کوئی اُس ذرا سے بچے کو چمکار چمکار کر دلاسا دیتا تھا کوئی ضعیفہ کی موت کا ذکر زبان پر لاتا تھا۔ کوئی ڈاکٹر صاحب کی تعریف مین رطب اللسان تھا۔

شہسوار دلفگار جو یہان سے چلے تو قدم قدم پر یہی سوچتے جاتے تھے کہ تارک الدنیا ہو جائین۔ ہوا و ہوس سے منھ موڑین۔ حسد اور بغض سے کچھ واسطہ ہی نہ رکھین۔ دل کی صفائی کو مقدم سمجھین۔ سوچے کہ ہم بھی اِس محمو کیطرح پھانسی پانے ہی کو تھے۔ خدا نے بہت بچایا۔ ایکدفعہ ہی انھین یاد آیا کہ مرزا ہمایون فر کے گھر مین آگ لگائی ہے۔ رنگ فق ہو گیا جسم تھرانے لگا۔ اللہ اللہ آتش زنی کا جرم!!! ہم بھی مجرم ہین جسوقت جسکا جی چاہے ہمین پکڑ وا بلائے اور ہنسے تو اپنے ہاتھہ ہی کاٹ دیے۔ شہزادہ ہمایون فر کو لکھ بھیجا کہ لو ہم نے آگ لگا دی۔ اقبالی مجرم ہو گئے وہ شہزادہ صاحب جاہ و منال ہم درویش بینوا پھٹے حال۔ ہمارا اسکا مقابلہ کیا۔ ابھی دس پانچ آدمی اِدھر اُدھر روانہ کر دے چلیے ہم فوراً گرفتار ہو جائین۔ ہتھکڑیوں مین بے آبروئی ہو۔ ذلیل ہون خوار ہون سزا پائین قید خانے مین جائین۔

شہسوار اور جوگن کی ملاقات

دل مین ٹھان لی کہ اسی جوگن کے ہان چل کے رہین۔ گھوڑے کی باگ اٹھائی اور چلے۔ چلتے چلتے اُس گانون کے قریب پہونچے تو لوگون سے جوگن کا حال اور پتا پوچھنے لگے۔

شہ۔ (ایک کسان سے) کیون جی یہان کوئی جوگن رہتی ہے۔

کسان۔ (گنوار کا لٹھ) ہان رہت ہے۔

شہ۔ کہان پر۔

گنوار۔ اوئی کیتی۔

شہ۔ یہان سے کسقدر فاصلہ ہے۔

گنوار۔ ہان۔

شہ۔ ہان! ہان کیسا۔ ہم پوچھتے ہین یہان سے کسقدر بُعد ہو گا۔

گنوار۔ ناہین۔

شہ۔ (جھلا کر) پاگل ہے کون۔ ابے یہان سے کتنی دور ہے۔

گنوار۔ جیسے ہم تمھاری بولی سمجھے ناہین۔

شہ۔ لاحول ولا قوۃ۔

گنوار۔ ارے آپ ہم (بلاکوٹ) کا جانی کہو کا کہت ہین

شہ۔ (آگے بڑھ کر) ارمیان کہار۔ یہان کوئی جوگن رہتی ہے۔

کہار۔ (کہ) سنگھاڑے بوئے ہین۔

شہ۔ کیا خوب۔

کہ۔ پہلے ہامین کھوایا جاتا ہے۔ تھوڑی اکاسی کے دن توڑے جاتے ہین۔

شہ۔ (ہنسکر) ارے یہان کوئی جوگن رہتی ہے۔

کہ۔ ابے صاحب آپ حاکم ہین جا ہے اپنے ہاتھ سے توڑ لین۔ کیڑے پڑ جائینگے۔

شہ۔ (آگے بڑھ کر) او مزدور۔

مزدور۔ (پیچھے پھر کر) ہان صاحب۔

شہ۔ ادھر آؤ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مزدور نے دیکھا کہ ایک جوان رعنا گیت خوش خرام پر آسن جمائے اُن ہان کے ساتھ آرہا ہی سمجھا کہ مجھے بیگار پکڑیگا۔ شہسوار نے جیسے ہی کہا ادھر آؤ وہ جوتیاں چھوڑ کر بھاگا۔ اِنکو جو دل لگی سوجھی تو اُنھون نے بھی گھوڑا تیز کیا مزدور کے ہوش پران کہ آج قتل ہی کیے گئے۔

شہ۔ (ایک عورت سے) کیون نیکبخت یہان کوئی جوگن رہتی ہی۔

عورت۔ (ہان ہان رہتی ہی۔

شہ۔ کہان پر مکان ہی۔

ع۔ بستی سے تنک دور۔

شہ۔ یون چلا جاؤن نہ۔

ع۔ سامنے جاے گے وہ جون بکھری ہر اوئی النگ۔ وہان گھوم جاؤ۔

شہسوار عورت کے شکر گذار ہوے اور جس طرف اُسنے بتادیا تھا اُسی سمت اُنھون نے فرس باد رفتار کو شبک پویہ کیا۔ راستے مین ایک سفید پوش اُنکو ملے۔ اُنکی ملاقات کو غنیمت جان کر اُنھون نے سوالات کرنے شروع کیے۔

شہ۔ کہان کا عزم ہی حضرت۔

سفید پوش۔ (سفید) ذرا گیت دیکھنے جاتا ہون۔

شہ۔ یہان کوئی جوگن رہتی ہی۔

سفید۔ (مسکرا کر) خیر۔

شہ۔ یہ مسکرانا اور خیر کہکر خاموش رہنا کیا معنی بندہ پرور۔

سفید۔ اِس پھیر مین نہ پڑیے۔

شہ۔ نہین یہ بات نہین ہی۔

سفید۔ شریف اور مرد آدمی سمجھ کر عرض کیا آپ کو اختیار ہی۔

شہ۔ واللہ مین کمال مشکور ہوا مگر۔

سفید۔ اگر مگر سب رکھا رہیگا۔

شہ۔ اچھا کُل حالات بتائیے۔

سفید۔ نہایت کم سن عورت ہی۔ اور پری چہرہ۔ بے اختیار جی چاہے کہ بوسہ لے لیجیے۔ چھریرا بدن۔ چال مستانہ۔ کمر نازک۔ اور ادا وہ بانکی کہ ہاے ستم واے ستم۔

شہ۔ ہان۔

سفید۔ پوری بات تو سُن لیجیے۔

شہ۔ فرمائیے۔ فرمائیے۔

سفید۔ قہر کی لگاوٹ باز ہی۔

شہ۔ پھر آمین۔ سچ ہی کیا ہی اپنا۔ زہے طالع۔

سفید۔ ے۔

درین ورطہ کشتی فروشد ہزار
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

ایک لالہ نے دور سے بتایا کہ وہ مکان ہی شہسوار نے شبہ باد رفتار کو کڑکڑا دیا اور دن سے داخل منزل مقصود۔ دیکھا کہ ایک فرح بخش و دلکش باغچہ ہی اور ایک چھوٹا سا خوشنما بنگلہ مکان کی صفائی مکین کے سلیقے پر دال ہی مکان کیا پریخانہ تھا۔ لُفت توسن سے اُترے۔ جوگن اِنکو دیکھ رہی تھی قریب جاکر سلام کیا۔ اور جب اجازت ایک تپائی پر بیٹھے دیکھا تو لوٹ ہو گئے اُس نگار عربدہ جو کی پور پور پر جوبن تھا۔ جوانی پھٹی پڑتی تھی خاک کف پاسے زیبا کحل الجواہر چشم حور۔ از سر تا پا عالم نور۔ زیبا پیکر۔ نازک کمر۔ خوش ابرو۔ عنبر مو۔ ے

چون ہلال ابروش را ماہ نو انداز دید — خم شد از تعظیم تا گوید مبارکباد عید

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ ناز فروش و ستم کوش از سرتا پا صندلی پوشش تھے۔ بکر نگی ایسی بھائی کہ کل پوشاک صندلی ہی رنگوائی۔ جسوقت وہ پری بصد شان دلبری قدم اُٹھاتی تھی۔ کمر نازک زلف چلیپا کے بوجھ سے لچک جاتی تھی مخلص کاشی سے

گرد آن تاب کمر گردم کہ با این نازکی
این ہمہ بار لطافت را بیک موے کشد

شہسوار ہزار جان سے عاشق زار ہوگئے۔ سوچے کہ بس اب یہ شہر ہی اور یہ در ہی۔ سے

جز آستان توام در جہان پناہی نیست
سر مرا بجز این در حوالہ گاہی نیست

جوگن رنگی چتونون سے تاڑ گئی کہ حضرت کا دل آیا ہی۔ عشق چرایا ہی۔ شہسوار دلفگار نے اُٹھکر اُس مہ لقا کے قدمون پر ٹوپی رکھدی اور لسان الغیب حافظ شیرازی کا یہ کلام زبان پر لائے۔ سے

تا سایۂ مبارکت افتاد بر سرم — دولت غلام من شد و اقبال چاکرم
شد سالہا کہ از سر من بخت رفتہ بود — از دولت وصال تو باز آمد اندرم
من عمر در غم تو بپایان برم ولے — باور مکن کہ بے تو زمانے بسر برم

اُس بت سنگدل نے تیکھی چتونون سے اِن پر نظر ڈالی تو۔ سے

ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ — صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ

شہ - بڑی دور سے آپ کا شہرہ سنکر آیا ہون -
جوگن - (ج) ہان اکثر صاحب تشریف لاتے ہین - اور شریف زادیان بھی آتی ہین - کوئی آئے تو خوشی نہین نہ آئے تو خواہش نہین -
شہ - مین چاہتا ہون کہ عمر بھر آپ کے قدمون کے تلے پڑا رہون -

ج - فقیرون کے پاس کیا ہی -
شہ - چاہیے جو کچھ ہو -
ج - ایک بوریا -
شہ - سے

روے مقصود کہ شاہان بدعا می طلبند
مظہرش بندگی حضرت درویشان ست

ج - آپ کا مکان کہان ہی -
شہ - سے -

گھر بار سے کیا فقیر کو کام — کیا لیجیے چھوڑے گاؤن کا نام
گل ہون تو کوئی چمن بتاؤن — غربت زدہ کیا وطن بتاؤن

ج - یہان کس مقصد سے آئے -
شہ - رمتے جوگی تو ہین ہی ادھر بھی آ نکلے -
ج - اچھا بیٹھیے - اچھی طرح - جو جوتی بھوسی حاضر ہی اسمین عُذر نہین -
شہ - جوتی بھوسی! (مُسکرا کر) کیا کبری مقرر کیا ہی -
ج - جو سمجھیے -
شہ - جب دنیا سے دون ہی کو چھوڑ بیٹھے تو کِسکا کھانا اور کِسکا پینا -
ج - دنیا کوئی لاکھ چھوڑے تو کیا کھانا پینا بھلا چھوڑا جاتا ہی -
ج - آخر اتنا تو بتاؤ کہ تم کون ہو -
شہ - آشفتہ حال پریشان روزگار -
ج - کیون -
شہ - نتیجۂ اعمال -
ج - (آہ سرد بھر کر) - افسوس -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شہ - اعمال بد اور افعال بد کا نتیجہ بھی بد ہی دیکھا۔
ج - (ٹھنڈی سانسیں بھر کر) سچ ہے سچ ہے۔
شہ - مجھے اِس عشق نے غارت کر دیا۔ اِدھر کا رکھا نہ اُدھر کا رکھا۔
ج - عاشق کس پر ہوئے تھے۔
شہ - ایک بیگم کی دو مہ پارہ لڑکیاں ہیں اُنسے آنکھ لڑی تو بس قتل ہی ہو گیا۔ جیتے جی مر مٹا۔ ؎

عشق آیا قیامت آئی ہے	پارسائی پہ آفت آئی ہے
اک پری رو پہ جان کھوتا ہوں	سر بازار قتل ہوتا ہوں

ج - پھر وہ بیگمیں ہتھے نہیں چڑھیں۔
شہ - وہاں ایک رقیب پیدا ہو گیا۔
ج - وہ کون۔
شہ - ایک جوان رعنا ہے۔ نہایت ہی حسین آدمی۔
ج - نام یاد ہے۔
شہ - میاں آزاد نام ہے۔ بڑا طرار۔ گلعذار۔ خوبرو۔ قوس ابرو۔

میاں آزاد کا نام سنتے ہی جوگن کے چہرے کی رنگت کافور ہو گئی۔ سرخی کے عوض زردی چھائی۔ آفت آئی۔ قیامت آئی۔ ؎

دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمیں کیا جانیے کیا یاد آیا۔

شہسوار دنگ کہ بار خدایا یہ ماجرا کیا ہے۔ ابھی تو بلبل ہزار داستان کی طرح بصد زبان چہک رہی تھی اور ایک دفعہ ایسی خاموش ہو گئی کہ گویا زبان ہی نہیں۔ میاں آزاد کا نام جو شہسوار کی زبان پر آیا تو اس پیارے نام نے ایسی حزین و غمگین مہ جبین کو خون رلایا۔ نائرۂ غم تنور سینہ میں جوش زن ہوا۔ تھوڑی دیر تک سکتے کا عالم تھا۔ انواع و اقسام کے خیالات درد انگیز نے دل میں جگہ پائی۔ آزاد کیا یاد آئے کہ آفت آئی۔ سوچی کہ ہائے یہ میں کس امید پر وحشی ہو مارے سب سے الگ تھلگ بستر جمائے جوگن کا بھیس بنائے یہاں بیٹھی ہوں آزاد آئے نہ آئے۔ جذبۂ دل کا اثر اسکو میرے پاس تک لائے نہ لائے۔ اور اگر آیا بھی تو کیا آزاد کے ساتھ نکاح ہو یہ خواب و خیال ہے۔ وہ دلدادۂ حسن و جمال ناظورۂ پری تمثال ہے۔ قول ہارا ہے۔ روم سدھارا ہے۔ ہائے یہ میں نے کیا کیا بیٹھے بٹھائے مفت کا درد سر مول لیا۔ ؎

ہے ظلم اُسکو یار کیا ہمنے کیا کیا	کیا جبر اختیار کیا ہمنے کیا کیا
اُس شاخ گل کی خواہش بوس و کنار کو	اپنے گلے کا ہار کیا ہمنے کیا کیا
آزادگی کو سلطنت ملک عشق کا	مختار کاروبار کیا ہمنے کیا کیا

راحت کھوئی آرام کھویا۔ دین و دنیا سے ہاتھ دھویا۔ خیر پھر اب تو لکیر پر فقیر ہوئی سو ہوئی۔ جان کھپا ڈالونگی۔ اور یہیں دھونی دیے بیٹھی رہونگی۔ رنج و مصیبت سہونگی۔ تا دم مرگ آزاد ہی کے عشق کا دم بھرونگی۔ مر جاؤں مگر اُف تک نکرونگی۔ آزاد کو کوئی بندۂ خدا میرے درد دل سے آگاہ کرے تو اُسکی لونڈی ہو جاؤں۔ ؎

اے باد صبا محفل احباب میں کہیو
دیکھا ہے جو کچھ حال تہ دام ہمارا

شہسوار کی عقل دنگ کہ یا اللہ بیٹھے بٹھائے یہ دفعتاً ایسی رنجیدہ افسردہ پژمردہ کیوں ہو گئی۔ ابھی تو چشم فسون پرداز کو تعلیم ناز دیتی تھی اور ابھی ابھی آنسوؤں کا تار بندھ گیا۔ جی کڑا کر کے اُنہوں نے پوچھا کہ اگر ناگوار نہ گذرے اور بدل اجازت دیجیے تو ایک سوال کروں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جوگن نے ٹھنڈی سانسین بھر کر پھر رونا شروع کیا۔ شہسوار اور بھی متحیر ہوا اگر سمجھ گیا کہ حُسن و عشق کا جھگڑا ضرور ہی۔ معلوم ہوتا ہی کسی جوان سیم تن پر اسکا دل آیا تھا لیکن دل کی دل ہی مین رہ گئی۔ ــــ ہ ــــ

فرقت مین اک صنم کے یہ تفرقہ پڑا ہی
دل ہمکو ڈھونڈھتا ہی ہم دل کو ڈھونڈتے ہین

چوٹ کھایا ہوا تو تھا ہی جوگن کی حالتِ زار پر کمال افسوس کیا۔

شہ۔ آنکھین لہو کی بوٹیاں ہو گئین۔ ذرا دل کو ڈھارس دو۔

ج۔ ــــ ہ ــــ

پیتم جو مین جانتی کہ پیت کیے دُکھ ہوے
نگر ڈھنڈھورا پیٹتی کہ پیت کرے نا کوے

اگر دانستم از روزِ ازل داغِ جدائی را	نمیکردم بدل روشن چراغِ آشنائی را

جوگن عورت تھی دور اندیش۔ شہسوار کو دردِ دل کی اطلاع دینا اور میاں آزاد کا نام لینا مصلحت وقت نہ سمجھی۔ سوچی کہ آزاد کا رقیب ہی خوف تھا کہ مبادا اُسکا عاشق زار سمجھکر مجھے صدمہ پہونچائے بات ٹال دی گو دل قابو مین نہ تھا مگر ضبط گریہ کیا۔ دل ہی دل مین آزاد و فرخ نہاد کو یاد کر رہے گی۔

خوف سے لیتے نہین نام کہ سُن لے نہ کوئی
دل ہی دل مین تمھین ہم یاد کیا کرتے ہین

شہ۔ مین نے کل سے دل مین ٹھان لی ہی کہ تارک الدنیا ہو جاؤن۔

ج۔ تارک ہونا خالہ جی کا گھر نہین۔

شہ۔ یہ سچ مگر مین بوالہوس نہین ہون۔

ج۔ شاید۔

شہ۔ خوب یاد رکھیے مجھے دنیا سے نفرت ہو گئی جس ماہرو کو پیار کرتا تھا اور جسکے عشق کا دم بھرتا تھا اُسنے میرے سامنے میرے رقیب کو مُنھ لگایا اور مجھے آتشِ غم مین جلایا۔ ــــ ہ

رقیبا ز آتشِ ہجرش من مہجوری سوزم
ہمیسوزی تو از نزدیک من از دور می سوزم

ج۔ رقیب کون؟

شہ۔ وہی نوجوان رعنا جسکا نام آزاد ہی۔

جوگن آزاد کا نام سُنکر پھر ملول ہو گئی شہسوار سے پوچھا کہ وہ آج کل ہی کہان شہسوار نے کہا واللہ اعلم۔ مگر سُنا روم گیا ہی۔

ج۔ وہ کون ایسا پرکالۂ آتش خوبرو جوان ہی جسکے سامنے تم ایسے گلبدن کی دال نہ گلی۔

شہ۔ ایمان سے کہون یا لگی لپٹی۔

ج۔ لگی لپٹی کیا معنی۔

شہ۔ مجھسے وہ کمبخت ہر طرح اچھا تھا۔

کمبخت کا لفظ جو آزاد فرخ نہاد کی شان مین شہسوار کی زبان سے نکلا تو جوگن آگ بھبوکا ہو گئی۔ قریب تھا کہ شہسوار کو نکلوا دے مگر سوچی کہ جھگڑے فساد سے کیا واسطہ۔ جب جوگن کے بھیس مین رہے اور انواع اقسام کے مصائب سہنے لگے تو اب غم و غصّہ کیسا۔ شہسوار بولا کہ روم گئے تو ہین چڑا اگر خدا ہی ہی جو واپس آئین۔ جوگن کے شیشۂ دل کو ٹھیس لگی مگر اظہار ملال خلاف وضع سمجھی۔

شہ۔ ــــ ہ ــــ

بھری وہ آتشِ عشق اس دلِ فگار مین ہی
کہ لاکھ برق نہان جسکے ہر شرار مین ہی

ج۔ آزاد ہائے آزاد۔ (ٹھنڈی سانس بھر کر)۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شہسوار نے بگڑ کر جوگن پر نظر ڈالی تو اُس شوخ ستمگر نے بات ٹالی اور کہا آزاد ہی نے تمھین خراب کیا۔ یہ کانٹے اُسی کے بوئے ہوئے ہین شہسوار دل مین ازبس خوش ہوا کہ اِس مہ لقا نے میرے ساتھ ہمدردی کی اور میری بیقراری دیکھکر آہ سرد کھینچی مسرور ہوکر مزید آزمایش کے لیے یہ شعر پڑھا۔ ؎

مل گئے پر حجاب باقی ہے ۔ فکر ناز و عتاب باقی ہے۔
بات سب ٹھیک ٹھاک ہی لیکن ۔ کچھ سوال و جواب باقی ہی

ج ۔ اب کی عشرہ آئے اور تمھاری مراد پوری ہوجائے تو چوکی بھرنا۔

شہ ۔ اور بھی ریشہ خطمی ہوکر۔ ؎ ۔

ہم اپنے نالۂ دل کے اثر کو دیکھتے ہین ؎
وہ دیکھین بزم مین پہلے کدھر کو دیکھتے ہین

ج ۔ تمھاری طرف اللہ نے چاہا تو پہلے تمھاری ہی طرف نظر پڑے۔

شہ ۔ (خوش ہوکر)۔ ع ۔

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

ج ۔ جو چاہتے ہو کہ دل کی آرزو برآئے تو ہماری صلاح پر چلو۔

شہ ۔ (ہاتھ جوڑکر) جو حکم ہو۔

ج ۔ دل صاف رکھو۔

شہ ۔ صاف ہی۔

ج ۔ جوان عورت پر بُری نظر نہ ڈالو۔

شہ ۔ (آہستہ سے) تمھارے سوا اگر کسی اور پر نظر بد پڑے تو خدا کرے آنکھین ہی پھوٹ جائین ۔

ج ۔ یہی دل کی صفائی ہی؟ ۔

شہ ۔ خطا کی ہو تو سزا دو۔

ج ۔ ذری بہت چل نہ نکلو۔

شہ ۔ کیا مجال۔

ج ۔ زمانہ نازک ہی۔

شہ ۔ ہمارا عشق بھی پاک ہی۔

ج ۔ تو خیر اسکا مضائقہ نہین ۔

شہ ۔ کنٹر سے گلاب نکال لو مگر بوئے گلاب باقی رہے گی دنیا کو ترک تو کر بیٹھے مگر عشق دل سے نہ جائیگا۔ اَب تک عشق خام تھا اَب عشق پاک ہی۔

ج ۔ مانا ۔ مگر بدلنے کی سند نہین۔

شہ ۔ تھکا ماندا تھا سو رہا۔

جوگن کا خوشنما بنگلہ

پردہ داری میکند بر قصر قیصر عنکبوت
چغد نوبت میزند بر گنبد افراسیاب

لب جو بیار ایک فراخ و وسیع میدان پُر بہار ہی یہ سرسبز و شاداب مقام کسی زمانے مین تاجداران ثریا جاہ اور خسروان کجکلاہ کا عشرتکدہ تھا اور گو لب رودبار واقع ہونے سے اَب بھی پُر فضا اور نزہت افزا ہی لیکن جو لطف پیشتر تھا وہ اَب کہان ۔ ممکن کیا تھا کہ پرندہ پر مارتا۔ اَب یہ حال ہی کہ جابجا کھنڈل اور پُرانی عمارات عالیشان کی گری پڑی دیوارون کے ڈھیر ہین۔ کہین اونچا کہین نیچا۔ اگلے وقتون کے لوگ بیان کرتے ہین کہ زمانۂ سابق مین خاص اس مقام پر نور کا عالم تھا۔ ایک احاطہ فراخ مین جسنے دو میل زمین گھیر لی تھی سو کمرے ایک دوسرے سے ملے ہوئے بنے تھے۔ جس کی تعمیر مین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شاہ فردوس آرامگاہ نے کم سے کم کرور روپیہ صرف کیا تھا۔ عمارت قابل دید تھی بلکہ دید کیا تھی ناشنید تھی۔ شاہ کجکلاہ کو صفائی کا انتہا سے زیادہ خیال تھا اور لوگ بیان کرتے ہین کہ اُن سو کمرون مین سے اگر کسی مین ایک پرکاہ بھی نظر آتا تو خسرو ذیجاہ ازبس بد دماغ ہو جاتے اور جبتک کامل طور پر چپہ چپہ صاف نظر نہ آتا کھانا نہ کھاتے۔ خدام باادب مزاجدان اور خوش سلیقہ تھے۔ ہزارہا آدمی خاص اسی غرض سے نوکر تھے کہ صفائی کیطرف بدل متوجہ رہین۔ ایک ایک کمرے مین لاکھون کا اسباب اور سامان شاہی ہر دم مہیا رہتا تھا نقل ہے کہ ایک مرتبہ ایک شعبدہ باز نے جو امریکہ کے مُلک سے آیا تھا اور اپنے فن مین ید طولیٰ رکھتا تھا شاہ عالی مقام ذوی المجد والاحترام کو انواع واقسام کے نادر نادر شعبدے دکھائے۔ اور خلعت پر خلعت پائے۔ ایک روز خسرو عالی پایگاہ نے حکم دیا کہ ہمکو کوئی ایسا شعبدہ دکھاؤ جو کسی خاقان روے زمین نے نہ دیکھا ہو شعبدہ باز نے کہا خدا کے فضل سے مجھے اس فن مین وہ ملکہ حاصل ہے کہ اگر پیٹ بھر کھانا پاؤن اور حضور میرے کمال کی قدردانی فرمائین تو تمام عمر روز ایک نیا شعبدہ دکھاؤن۔ تین دن کی مُہلت کا طالب ہوا اور اقرار کیا کہ تیسرے روز وہ شعبدہ دکھاؤن کہ ساری خدائی مین کسی نے نہ دیکھا ہو نہ سُنا ہو تیسرے روز شعبدہ باز کامل فن بحضور شاہ حاضر ہوا اور بصد ادب عرض کی کہ غلام حسب اقرار حاضر ہوا ہے۔ جسوقت حکم ہو شعبدہ دکھاؤن شاہ عالی مرتبت نے بطیب خاطر فرمایا کہ آج سہ پہر کو مابدولت واقبال ملاحظہ فرمائینگے۔

حسب الحکم سُلطان شہر بھر مین منادی کی گئی کہ آج سہ پہر کو ایک شعبدہ باز چابکدست جو اپنے فن کا مسلم الثبوت اُستاد ہے اور جسکی شعبدہ بازی کے تمام عالم مین جھنڈے گڑے ہین حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی کی فرمایش کے بموجب ایسا شعبدہ دکھانیوالا ہے جو دُنیا سے نرالا ہے جس کسیکو دیکھنا منظور ہو حاضر آئے۔ گُرم دُھم گُرم دُھم اہل شہر وقت معینہ پر جوق جوق آئے اور تھوڑی ہی دیر مین کئی میل تک ٹھٹ کے ٹھٹ لگ گئے۔ ایک عالم مشتاق نظارۂ شعبدہ دلربا تھا جب جہان پناہ کے حضور مین باریابان دربار سلطان نے گزارش کی کہ پیر و مُرشد لکھوکھا آدمی جمع ہین تو جہان پناہ نے فرمایا کہ شعبدہ باز کو ہمارے حضور مین حاضر کرو شعبدہ باز فوراً حاضر آیا۔ جُھک کر سات بار آداب بجا لایا شاہ گیتی پناہ نے فرمایا کہ ساری خلقت مابدولت واقبال کے فرمان واجب الاذعان کے بموجب حاضر آئی ہے کوئی ایسا شعبدہ دکھاؤ کہ حاضرین وناظرین مین سے ایک آدمی بھی محروم نہ جائے شعبدہ باز نے دست بستہ عرض کی کہ جہان پناہ کے ارشاد واجب الانقیاد کی بجا آوری بسر و چشم منظور۔ لیکن جان جوکھم ہے بس اتنا خیال رہے۔

یہ کہکر شعبدہ باز جو ایک خوبرو جوان طنّاز تھا شعبدہ دکھانے کے لیے آمادہ ہوا۔ بام فلک احتشام پر پیش بہا شال کا بلند و وسیع و فراخ و فسیح خیمہ نصب ہوا اور خسرو ذی شان مع شاہزادگان عالم وعالمیان بصد آن بان متمکن ہوئے۔ شعبدہ باز نئے قسم کے زرق و برق کپڑے پہن کر اپنی چھولداری سے باہر آیا۔ اور خوشنما پٹارا کھول کر حاضرین کو دکھایا کہ اگر کسی شخص کو شک ہو تو بغور دیکھ لے اس پٹارے سے ایک کم سن حسین و مہ جبین عورت نکلیگی۔ جہان پناہ نے حکم دیا کہ پٹارا ہمارے پاس حاضر کیا جائے اُسی دم چوبدارون نے چٹکیون مین پٹارا اٹھا لیا جہان پناہ کے پاس پہونچایا۔ اور بادشاہ نے مع شہزادگان نامدار کے چوطرفہ بہت غور سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دیکھا - مگر پٹارے مین ایک سوراخ بھی نہ پایا - متحیر ہوکر وزرا ے سلیقہ شعار اور آرا کین با وقار سے کہا کہ ذرا سوچو اس پٹارے مین کیونکر انسان چھپ سکیگا - وزرا نے بغور دیکھ بھال کر عرض کی کہ جہان پناہ بجز حیرت کے اور کیا گزارش کرین اتنا سا پٹارا اُسمین بلّی کا بچہ تک نہ بیٹھ سکے - بھلا عورت کیونکر چھپ رہیگی - ایک ضعیف الاعتقاد آدمی نے کہا جہان پناہ یہ سب جادو کا کھیل ہی - مگر شاہ ثریا جاہ جادو ٹونے کے قائل نہ تھے مسکرا کر خاموش ہو رہے - اور پٹارا شعبدہ باز کے پاس بھیجدیا - اُسنے پھر بہ آواز بلند کہا کہ جس کسیکو شک ہو خود دیکھ لے - ایسا نہو کہ جب اس پٹارے مین سے عورت نکلے تو لوگ اپنے اڑھائی چاول گلائین - جسکا جی چاہے اِسی دم عقل دوڑائے اور جو کچھ کہنا ہو کہ لے اتنا ذرا سا پٹارا اور ایک سوراخ تک نہین اور ہلکا پھلکا - پچاس ساٹھ آدمی بھیڑ کاٹ کر شعبدہ باز کے پاس آئے - اِدھر اُدھر ہر سمت پٹارے کو دیکھا مگر اپنا سا منھ لیکر چلدیے ایک شہزادہ گردون مدار نے حکم دیا کہ دس معتبر اور ذی شعور آدمی پٹارے سے دس دس قدم کے فاصلہ پر علحدہ کھڑے دیکھتے جائین کہ عورت اسمین سے کیونکر آتی ہی - شعبدہ باز نے پٹارا بند کر دیا - اور تھوڑی دیر تک زبان انگریزی مین کچھ کہا - اِسکے بعد بہ آواز بلند للکارا کہ پٹارے کی طرف دیکھتے رہو عورت اسمین موجود ہی - وہ آئی - وہ آئی - نکل - نکل - نکل نکل ایک دفعہ ہی بندوق سر کی - دا ہین - پلک جھپکنے کی دیر بھی نہین ہوئی تھی کہ پٹارے کا ڈھکنا از خود اُچک کر وہ گرا اور چودہ پندرہ برس کی ایک گلبدن غنچہ دہن یوروپین لیڈی کا جھمکڑا نظر آیا - س - ۵ -

جلوۂ حسن رخسار شعلۂ طور
چشم بد دور آنکھین موتی چور
لب وہ نازک کہ جان دے دیجے
دہن ایسا کہ چٹکیان لیجے

تماشائی دنگ کہ یہ مہ پارہ پری چہرہ اس پٹارے مین سے کیونکر آئی شعبدہ باز نے کیا آفت ڈھائی کہ لاکھون آدمیون کی آنکھون مین خاک جھونک کر پٹارے مین سے یہ صورت زیبا دکھائی - جہان پناہ نے خوش ہو کر فرمایا کہ ایک کمرے کا کل سامان تم کو بخش دیا - شعبدہ باز نے فرط غرور سے کہا کہ جہان پناہ ابھی میرا شعبدہ ختم نہین ہوا ہی - یہ تو فقط ایک چٹکلا تھا - شاہ عالی مقام اور بھی محظوظ ہوئے - اور بصد شوق تماشا دیکھنے لگے - شعبدہ باز نے ہاتھ بھر کی ایک رسّی سبکو دکھائی - اور کہا کہ یہ ہاتھ بھر کی رسّی کائنات الجو کی حد تک پہونچیگی جو یہان سے پچاس میل کے فاصلے پر ہی - وہان ایک دیو رہتا ہی جسکا نام ڈنٹوسس ہے - وہ دیو اس رسّی کے دیکھتے ہی از بس خشمگین ہوگا اور طیش کھا کر چاہیگا کہ کل رسّی کو گھسیٹ لے - مین اسکا سرا نہ چھوڑون گا - اگر وہ زیادہ زور کریگا تو مین بھی اُس رسّی کے ساتھ ساتھ چلا جاؤنگا - وہان مجھسے اور دیو سے لڑائی ہوگی اور خدا نے چاہا تو مین سرخرو آؤنگا - لوگون نے اس بیان کو غور سے سُنا اور حسب درخواست شعبدہ باز پانچ سو آدمیون کو حکم دیا گیا کہ بہ آواز بلند کل حاضرین کو اس بیان سے مطلع کرین - رسّی جو دیکھی گئی تو بس ایک ہاتھ بھر کی تھی - بڑھتی تھی نہ گھٹتی تھی - رسّی لیکر شعبدہ باز نے پھر انگریزی مین کچھ کہا اور ایک مرتبہ بندوق داغ کر رسّی جو پھینکی تو بڑھتی ہی چلی گئی - کوئی آدھ گھنٹے کے عرصہ مین لوگون نے دیکھا کہ آسمان سے جا لگی - اور کھٹ کی آواز آئی - حاضرین مقام مذکور کے علاوہ اُن لوگون نے بھی یہ انوکھا شعبدہ دیکھا جو شہر مین تھے - اُسوقت یہ کیفیت تھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہ کوٹھے پٹے پڑتے تھے۔ ہر محلے کے زن ومرد کوٹھون پر سے سیر دیکھتے تھے۔ جسے دیکھو آسمان کیطرف نظر ہی ادھر کھٹ کی آواز آئی اُدھر آسمان پر گل لالہ کھل گیا۔ تماشائیون کی آنکھین جھپک گئین۔ شرق سے غرب تک آسمان سرخا سرخ نظر آتا تھا۔ اسکے بعد گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا۔ اب لوگ متوحش ہوئے کہ یا اللہ یہ کیا ماجرا ہی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ تاریکی بھی دور ہوگئی۔ مگر ایک سیاہ فام آدمی نظر آیا۔ ٹانگین بیس بیس گز کی۔ ہاتھ پاؤن آنکھ ناک سب بھیانک۔ ع

دانت اسکے تھے گورکن قضا کے	دو نتھنے رہ عدم کے ناکے

رسی کو شعبدہ باز نے بہت زور سے پکڑا مگر دیو نے اس زور سے گھسیٹی کہ شعبدہ باز بھی ساتھ ہی چلا گیا۔ دم کے دم مین رسی اور شعبدہ باز اور دیو سب غائب۔ تب تو تماشائی اور بھی متحیر ہوئے کہ یہ عجب بات ہی ہاتھ بھر کی رسی اور آسمان تک بڑھتی چلی گئی۔ اور سرخی اور سیاہی آسمان بھر پر نمودار ہوئی اور پھر مطلع صاف۔

دیو کا نظر آنا اور شعبدہ باز کا جانا اور دونون کا غائب ہونا اور رسی کا کھونا ان سب واقعات سے نہایت ہی حیرت ہوتی تھی۔ کل تماشائی مضطر و ششدر رہتے مگر شعبدہ باز کی حور طلعت بیوی مسکراتی جاتی تھی۔

جہان پناہ نے حکم دیا کہ اس زن ملک فریب کو یہان لے آؤ۔ مقربان بارگاہ سلطانی نے جاکر کہا کہ لو اب تمھارا بخت خفتہ بیدار ہوگیا۔ حضرت سلطان عالم نے تمھین یاد فرمایا ہی۔ اس غیرت خوبان فرخار نے نہایت کج ادائی سے کہا کہ کیا جال۔ جبتک میرا شوہر نہ آئیگا اس جگہ سے ہرگز نہ ٹلونگی۔ کیا خوب آپ کے بادشاہ تو بڑے رسیا معلوم ہوتے ہین کہ جوان کم سن خوبصورت حسین عورت کو اُسکے شوہر کی عدم موجودگی مین اپنے پاس بلاتے ہین۔

شعبدہ باز کی مہوش بیوی نے اس طرح چمک چمک کر کہا کہ حضرت سلطان اور بھی ریجھے مگر لاکھون آدمی کے سامنے اُس حسینہ وجمیلہ کو زبردستی اپنے پاس بلوانا خلاف داب شاہی سمجھکر خاموش رہے کنکھیون سے اس زہرہ تمثال جادو جمال کے رخسار تابان پر نظر ڈالتے تھے اور خدا سے دعا مانگتے تھے کہ شعبدہ باز مفقود الخبر ہی ہوجاے تو شاید یہ پری وش ہمارے عقد نکاح مین آنا منظور کرلے۔ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ وہ غیرت حور دور از قصور بصد شان دلربائی چمک ومک کر بغیر کسی چیز کے سہارے کے ہوا مین کھڑی ہوگئی۔ تماشائیون نے نعرۂ سبحان اللہ بلند کیا۔ اُسوقت اُس نازنین کا جمال مبین دیکھنے کے قابل تھا۔ یہی معلوم ہوتا تھا کہ حسن کی تصویر کاتب قدرت نے ہوا پر کھینچ دی ہی۔ وہ ناز وہ انداز کہ دیکھا نہ سنا۔ اسپر ستم یہ ڈھایا کہ ہوا ہی پر ناچنے لگی۔ تماشائی ہزار جان سے عاشق ہوگئے۔ حضرت شاہ جمجاہ کی یہ کیفیت کہ جان پر بن آئی تھی بے اختیار جی چاہتا تھا کہ چاہے فقیری نصیب ہو مگر یہ حور شمائل ضرور ہتھے چڑھے۔ بار بار آسمان کیطرف دیکھتے تھے اور دیکھ دیکھکر خوش ہوتے تھے کہ مطلع صاف ہی۔ گرد وغبار سرخی تاریکی کچھ بھی نہین۔ شک کی جگہ یقین کہ شعبدہ باز کو دیو نے قتل کر ڈالا۔

بادشاہ کی تو یہ کیفیت تھی اب ولیعہد تاج وتخت کا حال سنیے کہ انکو جو عشق چرایا تو جنون کی سی حالت ہوگئی۔ اپنے آپے مین نہ تھے بے اختیار جی چاہتا تھا کہ گلے لگائین۔ مگر خون جگر پی پی کر رہ جاتے تھے۔ انکے چہرے سے جنون کی کیفیت صاف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ظاہر ہوتی تھی۔ ع۔

دل میرود ز دستم صاحبدلان خدارا
دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا

تماشائیون مین بھی اکثر نوجوان عاشق تن چوٹ کھا گئے۔
اتنے مین اُس بُت طنّاز و سراپا ناز کی زلفِ عنبر بار جو کُھل گئی تو لٹین کمر کی خبر لائین اور رُخِ تابان کے اِردگرد مار سیہ کی طرح لہرائین۔ امیر خسرو۔ ع

عجب پر پیچ و تاب اُفتاد زلفِ ہمچو زنجیرش
مگر دستِ قضا لرزید در ہنگام تحریرش

حاضرین و ناظرین اور اراکین و شہزادگان با تمکین کو اپنے جمال مبین کا فریفتہ و شیدا کر کے ہوا ہی پر اٹکھیلیان کرتی ہوئی زمین پر آئی ادھر زمین پر اس عابد فریب عدوئے صبر و شکیب نے قدم رکھا۔ اُدھر آسمان پر حشر بپا ہوا۔ بادل کے ٹکڑے سے وہی دیو ونٹوسس نمودار ہوا۔ اور دوسرے ٹکڑے سے شعبدہ باز نکلا۔ شعبدہ باز کے دیکھتے ہی تماشائیون نے خوب غُل مچایا۔ اور ادھر دونون مین لڑائی ہونے لگی دیو اس زور سے چیخ اُٹھا کہ گہوارۂ زمین ڈانواں ڈول ہوگیا۔ شعبدہ باز بھی رعد کیطرح گرجنے لگا۔ دیو نے اپنا مُنھ جو قعرِ جہنم کا نمونہ تھا کھولا اور شعبدہ باز کیطرف جھپٹا۔ شعبدہ باز کی بیوی نے ایک سبز کپڑا اوپر کیطرف پھینکا۔ وہ کپڑا سیدھا اُڑتا ہوا دیو کے سر پر پہونچا اور وہان گولا بنکر پھٹا تو دیو نظر سے غائب ہوگیا اور ایک اور پارۂ ابر سے نکلا۔ اِس مرتبہ دیو کے ہاتھ مین ایک بانس تھا جس سے وہ شعبدہ باز کے سر پر چوٹین لگاتا تھا۔ مگر شعبدہ باز ہر بار بچ جاتا تھا۔ ایک مرتبہ شعبدہ باز نے بانس کو پکڑ لیا۔ اب دل لگی دیکھیے کہ ایکطرف سے شعبدہ باز دوسری جانب ونٹوسس زور کر رہا ہے۔

جب ونٹوسس کسی قدر غالب آیا اور شعبدہ باز کا دم بھول گیا تو اس حور طلعت نے ایک چاقو آسمان پر پھینکا۔ چاقو نے اُس بانس کے دو ٹکڑے کر دیے۔ آدھا دیو کے پاس اور آدھا شعبدہ باز کے ہاتھ مین۔

ولیعہد نے اُس عورت سے پوچھا کہ لڑائی کا انجام کیا ہوگا۔

لیڈی۔ ل (یعنی شعبدہ باز کی ہمراز) خدا جانے۔

ولیعہد۔ آخر کچھ تو معلوم ہو۔

ل۔ (ترش ہوکر) فتح یا شکست۔

ولیعہد۔ شکست کا انجام کیا ہوگا۔

ل۔ موت۔

ولیعہد۔ تو لڑتے کیون ہین پھر۔

ل۔ اُنکی مرضی۔

ولیعہد۔ تم اُنکو منع کیون نہین کرتین۔

ل۔ (مسکرا کر) وہ آسمان پر مین زمین پر منع کیونکر کرون۔

بادشاہ۔ ہماری عقل دنگ ہے۔

ل۔ ہوا ہی چاہے اِنکے شعبدون سے دنیا بھر کی عقل دنگ ہے۔

بادشاہ۔ خدا کرے زندہ آئین۔

ل۔ بس اب باتین نہ کیجیے۔ مجھے اُدھر دیکھنے دیجیے۔

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ دیو اور شعبدہ باز مین تلوار چل گئی۔ ادھر دیو تیغ دو پیکر سوت کر جھپٹا اور اُدھر شعبدہ باز نے سبز کاشانی مخمل کے غلاف سے شمشیر خارا شگاف چمکائی۔ دونون پینترے بدل بدل کر وار کرنے لگے دیو سے ایک مرتبہ تلوار چھوٹ گئی مگر دوسرے ہاتھ سے اُسنے فوراً روک لی۔ شعبدہ باز نے کڑک کر مونڈھے پر تلوار لگائی مگر ہاتھ چھلتا ہوا اترا۔ دیو نے خشمگین ہوکر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایک اور تلوار دست چپ مین لی اور دونون تلوارون سے
حملہ کرنے لگا۔

اس سانحہ ہوش ربا کو دیکھکر وہ زن خوبرو ڈاڑھین مار
مار کر رونے لگی۔ اِدھر آسمان پر وہ ہنگامہ بپا تھا۔ اُدھر زمین
پر یہ شور و غل مچا تھا۔ اُس معشوق شیرین حرکات کے رونے سے
کُل تماشائیون کا دل بھر آیا۔ ہر فرد بشر زار زار رونے لگا۔

اِتنے مین دیکھتے کیا ہین کہ دونون نے تلوارین پھینکدین۔
اور دور دور کھڑے ہو کر ایک دوسرے کو گھورنے لگے۔ اُسپر
اِس ستم زدہ نے بہ آواز بلند کچھ کہنا شروع کیا جس سے معلوم
ہوتا تھا کہ اپنے شوہر کو کچھ سمجھاتی ہے۔

ل۔ بائین آنکھ۔ چرب۔ چرب۔ چرب۔ چرب۔

لوگ متحیر کہ یا الٰہی بائین آنکھ سے کیا مطلب ہے اور یہ
چرب چہ معنی دارد۔

اسنے اشارے سے کچھ پوچھا۔

ل۔ قول۔ آن۔ آن۔ آن۔ آن۔

لوگون نے دیکھا کہ لیڈی کے آن۔ آن۔ کہنے سے
شعبدہ باز آگے کی طرف بڑھتا جاتا ہے۔

ل۔ رائٹ ہینڈ۔ یو فول۔ رائٹ ہینڈ۔

شعبدہ باز داہنی طرف آگیا۔ اور آتے ہی دیو کے سر پر
اِس زور سے دوہتڑ لگایا کہ دیو پیچھے ہٹا۔

ل۔ ہولڈ آن۔ ہولڈ آن۔

شعبدہ باز اُسی مقام پر کھڑا رہا تو دیو نے جھپٹ کر ایک چپت
لگائی اور شعبدہ باز کی زبان سے ہائے کا لفظ بے اختیار نکل گیا۔
اِسپر لیڈی نے زمین پر مارے غصّے کے پانون کو زور سے دے ٹپکا۔
شعبدہ باز اس صدمے سے نیم جان ہو گیا تو دیو خوب ہی کھلکھلا کر
ہنسا۔ اور اُسکے بڑے بڑے دانت دیکھکر تماشائیون مین سے
کوئی دو تین ہزار بزدلون نے مارے ڈر کے آنکھین بند کر لین۔

ل۔ ڈون اپان ہم۔ ڈون اپان ہم۔

شعبدہ باز سُنکر دیو کے سر پر جھپٹا اور جھپٹتے ہی چپت دی
تو دیو سر سہلاتا ہوا پیچھے ہٹا۔ پھر لیڈی نے غل مچایا کہ ہولڈ آن
ہولڈ آن۔ یعنی آگے بڑھ کے ایک اور دے لیکن شعبدہ باز پھر
رُک رہا۔ اسپر لیڈی بہت ہی جھلّائی۔

اِتنے مین دیو نے جھپٹ کر شعبدہ باز کی گردن دانتون سے
پکڑ لی اور کئی بار جھٹکے دیے۔ شعبدہ باز بالکل بے قابو ہو گیا۔
اِتنے مین دیو نے ایک ہاتھ کاٹ ڈالا اور کٹتا ہوا ہاتھ
سیدھا اُس چھولداری کے قریب گرا۔ بڑا غل مچا۔ لاکھون
آدمی ایک دفعہ ہی چلّا اُٹھے اور وہ بُت پندار فرط الم سے
زمین پر گر پڑی حضرت جہان پناہ نے حکم دیا کہ اسکو بہ آرام
تمام بکمال ادب و تعظیم کے ساتھ اُٹھا لاؤ چنانچہ خدام
ذوی الاحترام نے ویسا ہی کیا۔

لیڈی نے جو ولیعہد پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ۔ ع

بالائے سرش ز ہوشمندی　　می تافت ستارۂ بلندی

بادشاہزادہ اور جوان کوئی بیس برس کا سن۔ اور خوبرو۔
مزعولہ مو۔ چہرے سے رُعب و داب شاہی نمودار تھا۔ ریجھ گئی اور
بے دھڑک ہاتھ پکڑ کر کرسی پر جا بیٹھی۔

اب دیو اور شعبدہ باز دونون تھک گئے۔ کچھ یہ سمجھے کچھ
وہ سمجھے۔ دونون ذرا ستانے لگے۔ ولیعہد کو خوب موقع
ملا اُس بُت رنگین ادا کے نازک نازک ہاتھون کو پیار سے
اپنے ہاتھ مین لیکر بے دھڑک گھُل گھُل کے باتین کرنے لگے۔
سچ ہے۔ ع

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

عشق تا خام ست باشد بستۂ ناموس و ننگ
پختہ مغزانِ جنون را کی حیا زنجیر پاست۔

ولیعہد اسوقت اسقدر محظوظ و مسرور ہوا کہ گویا جامے مین پھولا نہ سمایا۔ مارے خوشی کے آنکھون سے آنسو ٹپ ٹپ جاری ہوگئے۔ اُس مہ رو نے اپنے ریشمی رومال سے اپنے عاشق زار کے آنسو پونچھے اور کہا۔ اَب کسی اور امر کا خیال کرو۔

اِتنے مین دیو اور شعبدہ باز پھر جُٹ گئے۔ دیو نے منھ کھولا اور لپک کر شعبدہ باز کو کاٹ کھایا۔ تھوڑی دیر مین اُس بیچارے کا دوسرا ہاتھ بھی کٹ کے گر پڑا اور پھر غُل مچا۔ دس منٹ تک برابر اسقدر غُل مچا رہا کہ کان پڑی آواز کسیکو سُنائی نہین دیتی تھی۔

دیو کے ہاتھ مین ایک خار اشگاف نیچہ نظر آیا۔ اور لوگون نے دیکھ لیا کہ اُسنے ایک ہاتھ ایسا بھرپور لگایا کہ شعبدہ باز کی دونون ٹانگین کٹ کر گر پڑین اسکے بعد دھڑ کے بھی کوئی بہتر ٹکڑے کر ڈالے۔ اور سر دیو لیے بھاگا۔

خلقِ خدا اِس انوکھے شعبدہ کو حیرت کی نظر سے دیکھتی تھی۔ شعبدہ باز کی یہ گت بنی تو وہ پری چھم بجلی کیطرح چمک دمک کر بادشاہ کے سامنے آئی اور دونون ہاتھ اونچے کرکے کچھ کہا۔ تو چند بوٹے نظر آئے اور وہان خود بخود آگ پیدا ہوگئی۔ اُس آگ مین کے شعلے آسمان کی خبر لاتے تھے وہ شعلہ رو جل بھُن کے خاک ہوگئی اور بوٹون نے اُس خاک کو اُٹھایا تو ہوا سے باتین کرنے جانے لگے۔ دم کے دم مین نظر سے اوجھل۔

شاہ زمان انگشت حیرت بدندان۔ خلق خدا گریہ کنان۔ ایسا شعبدہ کسی نے کبھی کاہے کو دیکھا تھا۔ عین مایوسی کی حالت مین لوگ اپنے اپنے گھر جانے ہی کو تھے کہ آسمان پر ایک شعلہ نمودار ہوا دیکھتے دیکھتے اُس شعلے سے ایک ہاتھ نکلا۔ پھر دوسرا ہاتھ ظاہر ہوا اُسکے بعد ایک ٹانگ دکھائی دی۔ تماشائی بغور و تعمق دیکھتے جاتے تھے۔ اِن لاکھون آدمیون مین ایک بھی ایسا نہ تھا جس کی نظر آسمان کے رُخ نہو۔ پندرہ بیس منٹ کے بعد اُس شعلے مین سے ایک آدمی نکلا۔ دیکھا تو وہی شعبدہ باز ہے۔ اُسوقت وہ شور مچا کہ الامان۔ شعبدہ باز فوراً زمین پر آیا اور شاہ کی خدمت مین حاضر ہوکر آداب بجا لایا۔ تماشائی متحیر کہ یا الٰہی یہ بشر ہے یا فرشتہ۔

شعبدہ باز۔ (ش، (بادشاہ سے) جہان پناہ اِسوقت مین بالکل شَل ہوگیا ہون۔

با۔ کارے کردہ شاباش۔

ش۔ گھنٹون لڑائی رہی۔ طرح طرح کی مصیبت سہی۔

ولیعہد۔ بارے صحیح سلامت تو آئے۔

ش۔ حضور کے اقبال سے۔

وزیر۔ تم باکمال آدمی ہو۔

ش۔ جہان پناہ وہ میری برق دم جورو کہان ہے۔

با۔ کمال افسوس ہے کہ تمھاری حالتِ زار دیکھکر وہ بیچاری جَل مری۔

ش۔ کیا! جَل مری!! ارے نہین حضور۔

ولیعہد۔ (آبدیدہ ہوکر) ہائے افسوس وائے افسوس۔

ش۔ حضور میری بیوی مجھکو ملجائے ورنہ مین اپنی جان دیدونگا اور چاہے حضور توپ کے مُنھ سے اُڑا دین مگر میرا دل گواہی دیتا ہے کہ مرزا ولیعہد بہادر نے اُسکو گھر ڈال لیا۔

با۔ اِسوقت تم جو چاہے کہو تمھارا قصور قابل معافی ہے۔

ش۔ حضور یہی جورو تمام امریکہ کی لیڈیون مین سب سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بڑھ چڑھ کر تھی حسن و جمال مین اپنی آپ ہی نظیر ہی میرزا ولیعہد
بہادر نام خدا ابھی جوان ہین اور جوان کیا معنی عنفوان شباب ہی۔
اُس سے سانٹھ گانٹھ کر لی ہوگی۔
ولیعہد۔ یہ لاکھون آدمی دیکھ رہے تھے کہ وہ جل کے خاک ہوگئی
اور اُس تودہ خاک کو چھڑ بونے اُٹھا لیگئے۔
ش۔ جہان پناہ غریبون پر کرم کرنا چاہیے۔
با۔ تم سب سے پوچھو دیکھو کیا ہوا۔
ش۔ حضور یہ سب حضور کی رعایا۔ میری سی کون کہیگا بھلا۔
بس صاف ظاہر ہی کہ اُسکی اُٹھتی جوانی اور اُسکا چہرہ نورانی میرا
دُشمن ہوا اور میرزا ولیعہد بہادر کو بادشاہ ذی جاہ کا لڑکا اور کلّے
ٹھلّے کا گبھرو دیکھکر ریجھ گئی۔ اب مین نے اُس سے ہاتھ دھویا۔
با۔ بولو تمکو کیا انعام دین۔
ش۔ جہان پناہ جبتک میری بیوی مجھے نہ ملیگی مین کُچھ نہ لونگا
اور اپنی جان دونگا۔
ولیعہد۔ یا الٰہی اِسکو کیونکر کوئی سمجھائے۔
وزیر۔ بڑی خرابی ہی۔
ش۔ ہان جسکی خرابی ہی اُسکی ہی۔ میرزا ولیعہد بہادر کی تو
بغل گرم ہوگی۔ مجھپر البتہ اوس پڑ گئی۔ ہائے ایسی ماہ رو اب
مجھے بھلا کہان ملیگی۔
وزیر۔ تم ذرا دم تو لو ہم کُل باتین تمکو سمجھا دینگے۔
ش۔ بس مین سب سمجھ گیا۔ فیری۔ فیری۔ ڈیر فیری۔
شعبدہ باز نے جو اپنی پیاری بیوی فیری کو تین بار آواز
دی تو فیری نے کہا ہیلو ڈیر۔ یہ کہکر وہی برق وش جو ابھی
ابھی جل کے خاک ہوگئی تھی بصد ناز و انداز میرزا ولیعہد بہادر
کی کُرسی کے نیچے سے نکل کر سامنے آن کھڑی ہوئی اور

شعبدہ باز نے قہقہہ لگا کر اُسکو گلے لگا لیا۔
ش۔ دیکھا مین تو کہتا ہی تھا کہ میرزا ولیعہد بہادر کا اسپر
دل آیا ہوگا۔
ل۔ یہ تو مجھکو اپنے گھر ڈالے لیتے تھے۔
ش۔ مین پہلے ہی سمجھ گیا تھا۔
اِس شعبدے سے خسرو گیتی پناہ از بس محظوظ ہوے۔
اور بہ طیب خاطر فرمایا کہ جو انعام مانگے دیا جاے شعبدہ باز نے
عرض کی کہ جہان پناہ مین تو ایک غریب آدمی ہون لیکن حضور
کے غلامون کو مین نے خوش کر دیا ہی۔ اب حضور ہی زبان
مبارک سے کُچھ فرماوین۔
با۔ دس لکرون کا پورا سامان دے دیا جاے۔
ش۔ (آداب بجا لا کر) حضور نے میری بڑی قدردانی کی۔
مشہور ہی کہ دس لکرون کا سامان تخمیناً اٹھاسی کرور روپے کا
تھا شعبدہ باز مالا مال ہوگیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔
یہ وہ مقام دلکش ہی جہان سڑکون پر پانی کے عوض کیوڑا
چھڑکا جاتا تھا اور جہان فوارون اور آبشارون مین عطر ہی عطر
نظر آتا تھا لوگ بیان کرتے ہین کہ ایوان خاص مین وہ تیاری تھی
کہ شاہان ہفت اقلیم نے وہ سامان آرایش کبھی خواب مین بھی
نہ دیکھا ہوگا۔ دو ہزار نوخیز و نوجوان خواصین از سرتا پا عالم نور
غیرت پری رشک حور عجب ٹھسّے کے ساتھ رہتی تھین۔ روایت
ہی کہ ایک خواص نے کسی فقیر کو اپنا نصف زیور بخش دیا تو اُسکو
بیچ کر فقیر ستائیس مرتبہ حج عتبات عالیات کے لیے گیا اور ہندوستان کے
دو ہزار شہرون مین اُسنے مسجدین بنوائین (واللہ اعلم)
ایک ایک خواص کا ادنی اسا خرچ یہ تھا کہ سات آٹھ من الایچی
سے کم روز صرف مین نہین آتی تھی۔ خواصون کی سواری کے ساتھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دو دو سو خاص برواز نکلتا تھا۔ اور ہٹو بچو دورباش و ادب کی
آواز کوسون جاتی تھی۔

یہ اُس خسرو گیتی پناہ کے قیام کا مقام ہی جسکے رعب سے
شیرون کے کلیجے دہل جاتے۔

نقل ہی کہ ایک مرتبہ اس طرف سے ایک بدتمیز سانڈنی پر
سوار جاتا تھا۔ جہان پناہ نے پوچھا یہ سانڈنی کسکی ہی بادشاہ کو
دیکھکر ساربان کے ہاتھ پاؤن پھول گئے۔ گھبراکر بولا جہان پناہ
یہ اونٹ چند کی ہوتی ہی یہ سانڈنی دیپ چند نامے خزانچی کی تھی۔
ساربان ایسا گھبرایا کہ دیپ چند کو اونٹ چند و اُٹنی کو دینی کہہ اُٹھا۔

نقل ہی کہ ایک بار جہان پناہ کی سواری نکلی۔ شہر مین پیشتر ہی
سے آئینہ بندی ہو چکی تھی جلوس عظمت مانوس اور حشم و خدم کے
ساتھ حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی فیل کوہ شکوہ پر بصد طنطنۂ
شہریاری و دبدبۂ جہانداری سوار تھے۔ خلق خدا کا وہ ہجوم اور
بادشاہ وقت کی سواری کی وہ دھوم کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا
چھتین پھٹی پڑتی تھین۔ جہان پناہ نے ایک چھت پر نظر جو ڈالی
تو ایک حلوائی کی عورت سے چار آنکھین ہوئین اور وہ اسقدر جب
خائف ہوئی کہ وضع حمل ہوگیا۔ جب جہان پناہ کو خبر ہوئی تو چھ
لاکھ کی جاگیر اُسکو بخش دی واللہ اعلم۔

روایت ہی کہ شاہ ذوی الاحترام باشان و شکوہ ایکبار فرس
بادرفتار پر سوار دریا کیطرف ہوا کھارہے تھے۔ تو دیکھتے کیا ہین
کہ ایک دست ناست ہاتھی سامنے سے جھومتا ہوا آتا ہی اور جس کسی کو
راہ مین پاتا ہی سونڈ سے فوراً اچھال دیتا ہی۔ لوگون نے ڈرتے
ڈرتے سمجھایا کہ حضور اسوقت گھوڑے کی باگ پھیر دین۔ بادشاہ
نے اپنے رعب کے زعم مین گھوڑا بڑھایا اور جب ہاتھی ذرا قریب
آیا تو للکار کر کہا کہ بس خبردار آگے نہ بڑھنا۔ بس رک جا۔ ہاتھی
فوراً بیٹھ گیا اور جہان پناہ پشت توسن سے اُتر کر گردن پر جا بیٹھے
یہ رعب جاتا تھا کہ انسان تو انسان حیوان تک اُنکی ڈانٹ مین
آجاتے تھے اور نام سننے سے مارے خوف کے تھراتے تھے مشہور ہی
کہ ایوان خاص مین دو سو من عطر روز چھڑکا جاتا تھا اور کئی ہزار
گندھی شاہی ملازم تھے۔ واللہ اعلم۔

اسی مقام پر جوگن کا چھوٹا سا خوشنما بنگلہ تھا۔ اور شہسوار اور
جوگن دونون بیٹھے باتین کر رہے تھے۔

نئی روشنی والے اس مقام کے پرانے تاریخی حالات کو
ڈھکوسلا سمجھتے ہین۔ وہ اسکے معتقد نہین کہ شعبدہ بازونے
کرتب دکھائے اور اتنا روپیہ پایا اور خواصین اس ٹھسّے سے
رہتی تھین۔ یہ ان باتون مین سے کسی بات کو نہین مانتے۔
اور نہ کسیکو سچ تصور کرتے ہین۔ مگر پرانے فیشن والے عموماً
ان سب باتون کو آمنّا و صدقنا تسلیم کرتے ہین۔

شہسوار۔ اب ہم چاہتے ہین کہ تمھارے ہی ساتھ
زندگی بسر کرین۔

جوگن۔ زہے نصیب۔

شہ۔ آزاد اُسکے ساتھ رہین۔ ہم تمھارے ساتھ۔

ج۔ آزاد کو وہ اور ہمکو تم مبارک ہو۔

شہ۔ آمین۔

ج۔ بھلا تم آزاد کو پاؤ تو کیا کرو۔

شہ۔ کچا چبا جاؤن۔

ج۔ (بگڑکر) ہان تو پھر ہمسے بنے نہ بنیگی۔

شہ۔ کیون۔

ج۔ دل صاف رکھو تو ہمسے تمسے بنے ورنہ اپنی راہ لگو۔

شہ۔ اب آج سے آزاد کا ذکر بھی نہ کرینگے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ج - اگر اس وقت آزاد ملے تو کیا کرو -

شہ - جھک کر سلام -

ج - اُس سے ہاتھا پائی کرنے مین تمھارا ہی نقصان ہی -

شہ - بیشک، اب یہ ذکر جانے دو -

ج - آج سے تم یہین رہو - مگر دل کی صفائی مُقدم ہی -

شہ - حکم کا تابع ہون -

اِردگرد کے گنوار اَن پڑھ جاہل ضعیف الاعتقاد تو تھے ہی شعبدہ باز کے کرتب اُنکو بخوبی یاد تھے - ادھر بچہ بیمار ہوا اور اُنھون نے کہنا شروع کیا کہ دیبی نٹ اِسکے سر آیا ہی - چاہے کوئی عارضہ ہو مگر وہ جھاڑ پھونک سے باز نہ آتے - مہینے مین دس پانچ عورتون کے سر پریت ضرور آتا تھا - جوگن نے مشہور کیا کہ بھوت پریت آسیب کے دفعیے کے اُسکو اچھے اچھے گُر یاد ہین صدہا گنوار دور دور سے اُسکے پاس آتے تھے -

یہ جھوٹ موٹ جھاڑ پھونک کر کے اُن سے کچھ نہ کچھ اینٹھ لیتی تھی - ایک گھوسی کا لڑکا جوگن کی دعا سے اچھا ہو گیا اُسنے قسم کھائی تھی کہ ہر روز صبح وشام آدھ سیر دودھ جوگن کے پاس ضرور لیجاؤنگا - ایک کسان عین نزع کی حالت مین تھا - اُسنے لوگون سے کہا کہ جوگن کو لاؤ - شاید وہ کوئی ایسی دعا دے جس سے مین صحیح ہو جاؤن جوگن حسب الطلب گئی اور حسن اتفاق سے وہ کسان بچ گیا کسان کمال ممنون ہوا اور اُس دن سے مہینے مین دس بارہ سیر غلہ برابر جوگن کے ہان بھیجنے لگا - اسی طرح جوگن کو کھانے بھر کا بخوبی سہارا ہو گیا - کسی بات کی پروا نہ تھی - ایک دن جوگن اور شہسوار صبح کے وقت بیٹھے باتین کر رہے تھے کہ ایک بوڑھے کھوسٹ نے آنکر کہا کہ بڑا غضب ہو گیا - ہلے اگر وہ ہمارے گاؤن کی جوگن یہان ہوتین تو اُس بچاری پر بنا ہی کیون پڑتی - شہسوار نے پوچھا کیا ہوا - پیر فرتوت پوپلے منھ سے یون - دریا کے کنارے ایک بڑا عالیشان مکان ہی - اُسمین بیگمین رہتی ہین ایک سے ایک خوبرو اور ایک سے ایک زیادہ عنبر مو -

شہ - آپ کا قطع کلام ہوتا ہی - کس دریا کے کنارے -

پیر فرتوت - دریا گومتی کے کنارے -

شہ - مکان بستی سے دور ہی -

پیر - ہان کوئی گولی بھر کے ٹپے پر -

شہ - گولی بھر کے ٹپے پر؟ - یا تین کوس کے فاصلے پر بھلا اُس مکان کی قطع تو بیان کیجیے -

پیر - زرد کوٹھی ہی اور دریا اُس مکان سے کوئی پچاس قدم کے فاصلے پر ہی - مکان ایک بہت بڑے اونچے ٹیکرے پر ہی -

شہ - تو کوئی اور ہوگا - خیر ہان فرمائیے -

جوگن بھی کان دھر کے سنتی جاتی تھی - اُسکے بُشرے سے معلوم ہوتا تھا کہ شہسوار جس مکان کی نسبت پوچھتا ہی اُس سے وہ خود بھی واقف ہی - پیر فرتوت نے یون بیان کیا -

یہ بیگمات مخدرات عصمت سمات ایک روز اپنے بام فلک احتشام پر مصروف خرام تھین کہ دفعتہً ایک گر پڑی اور بیہوش ہو گئی - پاس پڑوس کی عورتون نے آتے ہی فتویٰ دیا کہ آسیب ہی - مگر وہ بیگمین آسیب آسیب کی قائل نہین ہین - اُنھون نے فوراً ڈاکٹر کو بلایا - اور علاج کرنے لگین - آج سُنا کہ اُس بیگم کی طبیعت اور بھی ناساز ہو گئی ہی - اور ایک آدمی کہتا تھا کہ بچنے کی کوئی صورت نظر نہین آتی - اگر آپ وہان ہوتین تو وہ فوراً صحت پا جاتی -

اس فقرہ ہوش رُبا نے شہسوار کو افسردہ کر دیا - مگر قلب کو تشفی دی کہ مکان کا پتہ جو اُس پیر فرتوت نے دیا وہ مختلف ہی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وہان نہ زرد کوٹھی ہی اور نہ دریاے گومتی ہی کوئی اور بیگم ہوگی۔
جوگن نے مضطر و بیقرار ہوکر پوچھا کہ بھلا اُس بیگم زادی کا نام بھی سُنا ہی۔ پیر فرتوت نے کہا ہان سُنا تو تھا۔ مگر اِسوقت بھولا جاتا ہون۔ بھلا ہی سا نام ہی۔ جوگن نے کہا حسن آرا تو نہین ہی نام شہسوار نے جوگن کو غور سے دیکھا اور پوچھا تم حسن آرا سے واقف ہو جوگن نے کچھ جواب نہ دیا۔ پیر فرتوت نے کہا حسن آرا تو نہین مگر نام کے آخر مین آرا ہی ہی۔ آپ کوئی اور نام لین جسکے آخر مین آرا ہو تو شاید وہ نام مجھے یاد آجاے جوگن نے سلطنت آرا۔ جہان آرا۔ سپہر آرا۔

پیر۔ ہان ہان سپہر آرا۔ سپہر آرا۔ افسوس ہی کہ اُس بیچاری کی جان مُفت مین جاتی ہی۔ اور کوئی فکر معقول نہین کرتا۔ ہم سے پوچھین تو ہم تو یہی صلاح دین کہ آپکو یہان سے لیجائین۔

شہ۔ ہم آج جاتے ہین۔ مگر پرسون تک واپس آئینگے۔

ج۔ ذری ٹھہرو۔

پیر۔ کیا وہین جائیے گا۔

شہ۔ نہین وہان کیا کام ہی۔ ایک اور ضرورت ہی۔

ج۔ ہمین تم سے تخلیے مین کچھ کہنا ہی۔

شہ۔ اچھا ذرا تھم کے جاؤنگا۔

حسن آرا بیگم کی بیماری کا بیان حسب تجویز ڈاکٹر نقل مکان اور حاضرات کا سامان

آتش زنی کے پندرہ بیس روز بعد ایک دن خاتون مہ لقا سپہر آرا بیگم تڑکے گجردم خواب ناز سے بیدار ہوئین حسن آرا بیگم کو جگایا کہ باجی جان اُٹھیے اذان ہو چکی۔ نماز پڑھ لیجیے۔ حسن آرا نے کہا اسوقت مارے درد کے سر پھٹا پڑتا ہی۔ اور جی بے چین ہی۔

سپہر آرا نے روح افزا بیگم کو جگایا اور دونون بہنون نے نماز صبح پڑھی۔ اسکے بعد روح افزا نے پوچھا کہ حسن آرا کیسی ہین۔ سپہر آرا بولین رات تو اچھی تھین۔ اِسوقت نماز نہین پڑھی۔ کہتی ہین کہ سر درد کرتا ہی اور طبیعت اچھی نہین ہی۔ اِتنے مین بہار النسا بیگم بھی بصد ناز و انداز آئین اور آتے ہی مسکرائین۔ روح افزا بولی۔ باجی اسوقت حسن آرا بے چین ہین۔ ذری دیکھیے تو۔

بہار النسا۔ این! کیون کیسی ہین۔

سپہر آرا۔ مین نے کہا باجی اُٹھو۔ نماز صبح پڑھ لو۔ بولین اِسوقت درد سر ہی اور طبیعت بے چین۔

بہار النسا نماز پڑھکر حسن آرا کے پلنگ پر جا بیٹھین اور آہستہ سے پوچھا کیسی ہو حسن آرا۔ حسن آرا نے کہا بہن کیا بتائین۔ چار بجے سے مارے درد کے سر پھٹا پڑتا ہی۔ اور اِسوقت دل سنبھالے نہین سنبھلتا۔

بہار۔ کچھ بد ہضمی کی شکایت تو نہین ہی۔

حسن آرا۔ ہان کھٹی ڈکارین تو آتی تھین۔

روح افزا۔ پیشانی ذرا ذرا گرم ہی۔

سپہر۔ اور پانوٴن جیسے یخ۔

بہار۔ یہی تو برا۔ بھلا ڈکارین کتنے وقت سے آتی ہین۔

حسن۔ کوئی دو بجے ہونگے۔ ہان بس تین کا عمل ہوگا۔ اِسوقت بات کرنا برا معلوم ہوتا ہی۔ اور ہونٹھ سوکھ کے کانٹا ہوگئے ہین۔

بہار النسا بیگم نے سپہر آرا سے کہا کہ جاکے اماجان کو تو بلا لاؤ۔ اور مہری سے کہو انکو بھی باہر سے بلا لائین۔ سپہر آرا بڑی بیگم کو ڈھونڈ لائین [illegible] صاحب کو بلا لیگی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سپہر۔ اماجان بندگی۔
بڑی بیگم۔ جیتی رہو۔ نماز پڑھی۔
سپہر۔ جی ہان پڑھ چکی۔ اسوقت باجی جان کا پنڈا ذری
ذری پھیکا ہی۔ اور سر مین درد بتاتی ہین۔
ب۔ رات کیسی تھین۔
سپہر۔ کہتی ہین کوئی تین کے عمل مین کھٹی ڈکارین آئین اور
چار بجے سے طبیعت بے لطف ہی۔
ب۔ اور جگایا نہ کسی کو۔
سپہر۔ جی ہان روح افزا ہین کو بھی نہ جگایا۔ مجھسے بھی نہ کہا
چپ چاپ لیٹی رہین۔
بڑی بیگم آہستہ آہستہ حسن آرا کے پاس آئین۔ اور
نوابصاحب بھی تشریف لائے۔ بڑی بیگم نے حسن آرا سے
پوچھا کہ کھٹی کھٹی ڈکارین کتنے وقت آئی تھین حسن آرا بیگم
نے کہا۔ جی دو بجے کے وقت۔
بڑی بیگم پرانے فیشن کی ضعیف الاعتقاد عورت تو تھین ہی
بولین کہ نظر کا اسرار ہی۔
حسن۔ ای نہین امی جان۔ اسرار وسرار سب
باتین ہین۔
ب۔ تم تو دانستدار ہو کے نادان بنتی ہو۔ ہزار دفعہ
کہدیا کہ بابا عطر مل کے شام کو مہتابی پر نہ جایا کرو۔ مزاج مین
لڑکپن ہی۔ مانتی ہی نہین۔
سپہر۔ اچھا تو امی جان ہم کیون اچھے ہین۔ ہم بھی عطر
لگائے کوٹھے پر گئے تھے۔
ب۔ مُلانی سے کہو فال کھلوائے۔
سپہر۔ ہان یہ بات مانی۔ لائیے ہم خود فال دیکھینگے

ب۔ نظر کا اسرار ضرور ہی بیٹی۔ تم ناحق کو حجت کرتی ہو۔
روح۔ اسکے تو ہم بھی قائل نہین۔
ب۔ پیاری کی مان۔ جا کے حافظ جی سے تعویذ تو لاؤ۔
پیاری کی مان۔ بہت خوب وہی نہ جو مسجد (مسجد)
مین رہتے ہین۔
ب۔ ہان ہان۔ کہنا تعویذ لکھدیجیے۔
حسن۔ اماجان نہ منگوائیے۔ ہمکو تعویذ وعویذ کا اعتقاد نہین
بہار۔ ای واہ۔ کیسی بچون کی سی باتین کرتی ہو۔
روح۔ اچھا اعتقاد چاہے نہو۔ مگر ہرج ہی کیا ہی۔
سپہر۔ لو مین دیوان حافظ لے آئی۔
ب۔ پھر فال دیکھو۔ خورشید دولہا مطلب بتا دینگے۔
نواب۔ یہ گنڈا تعویذ تو ہوا ہی کریگا۔ علاج کی فکر کرنی چاہیے
کہیے تو ڈاکٹر کو بلا لاؤن۔
ب۔ نہین بیٹا۔ ڈاکٹر واکٹر نہین۔ حکیم صاحب کو بلاؤ۔
ڈاکٹرون کی دوا گرم ہوتی ہی آگ۔ (حسن آرا کی پیشانی نورانی
پر ہاتھ پھیر کر) اُف پسینے مین ڈوبی ہوئی ہی۔
سپہر آرا نے۔ ع

اقسم شاخ نبات ست ترا ای حافظ
فال ما راست بگو تا شودم با تو یقین

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ ای حافظ
شیرازی میری فال صحیح صحیح بتا دو تو تمھارے دیوان کو مٹھائی
سے تولون یہ کہکر دیوان کو کھولا۔ تو یہ مطلع نظر سے گذرا۔ ع

روز ہجران و شب فرقت یار آخر شد
زدم این فال و گذشت اختر و کار آخر شد

بڑی بیگم پوچھنے لگی کہ تو کچھ کہتی ہی نہین (آخر شد) جو انھون نے سنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تو ہوش اُڑ گئے۔ منھ پر ہوائی چھٹنے لگی۔ گردن جھکائی اور
ٹپ ٹپ گرنے لگے۔
حسن - ہائین - ہائین - امّاجان -
روح - دولھا بھائی۔ اُنھین سمجھائیے تو ذری -
ن - آپ سمجھین نہین اِسکے معنی تو سمجھ لیجیے -
بڑی بیگم کو (آخر شد) نے خون رُلایا سمجھین کہ بس اب
حسن آرا آخر ہو گئی۔ یہی دم واپسین ہی۔ ہائے دلکی حسرت
دل ہی مین رہی نواب صاحب نے بڑی بیگم کو بغور دیکھا تو چہرے
کا رنگ زرد پایا۔
ن - ایک التماس ہی سُنیے تو عرض کرون -
با - (آبدیدہ ہو کر) اِسوقت انھون نے کیا پڑھا -
ن - انھون نے جو پڑھا اُسکے یہ معنی کہ جُدائی کا دن اور
دوست کی فرقت کی شب گئی گذری - اب کارِ غم تمام ہوا -
نوشادیانے بجاؤ -
با - رات حاضرات کرینگے -
حسن آ - کوئی فال دیکھتا ہی - کوئی حاضرات کرتا ہی - کوئی
گنڈا تعویذ لاتا ہی - کوئی حافظ جی کے پاس جاتا ہی - اور
حکیم کی فکر ہی نہین اور میرا بُرا حال ہی -
ن - مین جاکر حکیم صاحب کو بگھی پر اپنے ساتھ لیے
آتا ہون -
حسن آ - (آہستہ سے) ہان بھائی - بڑا احسان کرو گے
یہ لوگ گنڈے تعویذ ہی کے پھیر مین پڑے رہینگے -
روح - جائیے اور ساتھ ہی لے آئیے -
بہار - مگر ڈاکٹر کو نہ لانا کہین - انکو ڈاکٹرون کا بڑا
اعتقاد ہی -

ب - اب اُنکو اختیار ہی جس طرح چاہین اپنی سالی کا علاج
کرین - نواب صاحب حکیم ہی کو لانے گئے اور یہان بڑی بیگم نے
تھوڑی دور سے ایک عورت کو بلوایا جسکے جھاڑنے پھونکنے
کی دھوم تھی - کوئی اٹھتیس برس کا سِن - یہ عورت ایک ہی
کائیان تھی - آئی اور مسکرا کر بڑی بیگم کو سلام کیا - اور پوچھا کہ
خیریت ہی بیگم صاحب - بڑی بیگم نے کہا حسن آرا کا پنڈا
پھیکا ہی اور جی گھبراتا ہی - رات دو بجے سے بہنی بتاتی ہین
پسینون سے رومال تر ہو گیا - ڈوب پڑو - ہی - اِتنے پسینے
آتے بھی کسیکو نہین دیکھے تم ذری اچھی طرح دیکھو تو - محمدی خانم
کھل گئین کہ شکار ہاتھ لگا - اِنکے آنے سے بڑی بیگم کو تو
ڈھارس ہوئی مگر حسن آرا بد دماغ ہو گئین - اِن خاتون
پری پیکر کو ضعیف الاعتقادی اور دقیانوسی خیالات سے
بڑی نفرت تھی - بس چلتا تو کھڑے کھڑے محمدی خانم کو نکلوا دیتین
خانم صاحب نے تھوڑی دیر تک بڑی بیگم سے باتین کین - اِسکے
بعد حسن آرا کے قریب جا کر بیٹھین -
محمدی خانم - (م) کل رات کو دہی کھایا تھا -
حسن - (منھ بنا کر) نہین -
م - دودھ کھایا تھا آسمان کے تلے -
حسن - نہ -
م - ہون - (بڑی بیگم سے) ہی وہی بات جو آپ
سمجھی ہین -
ب - دیکھا نہ مین تو پہلے ہی سمجھی تھی -
م - جی ہان -
م - جن کا سایہ ہی -
ب - اللہ مالک ہی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

م - معلوم ہوتا ہی - بیگم صاحب کسی دن ذری نہائی وہائی ہونگی اور ذری نکھر کے اتفاق سے کوٹھے دو ٹھے پر گئی ہین -

ب - اور عطر مین بسی ہوئی تھین -

م - ای ہی - کہین ایسا غضب بھی نکرنا - عطر کی خوشبو پر تو جن عاشق ہوتے ہین - اور پھر حسین اور نامِ خدا جوان عورت کم سن اللہ خیر کرے -

خانم صاحب نے جو بڑی بیگم کو اسدرجہ ضعیف الاعتقاد اور ڈرپوک پایا تو خوب ہی بنایا - روح افزا کو کمال شاق گذرتا تھا مگر بہار النسا بھی بڑی بیگم کیطرح اُسکے دم مین آگئین -

حسن - (بیقرار ہوکر) ابھی دولھا بھائی نہین آئے -

سپہر - آتے ہی ہونگے اب -

حسن - دم نکلا جاتا ہی - اُف - کسی پہلو چین نہین آتا -

روح - اب تب بھی تیز ہی -

حسن - آنکھین جل رہی ہین بہن - پھنکی جاتی ہون ای مغلانی کہربا کے لیے ایک آدمی اور دوڑا دو - امّی جان میرا تو بُرا حال ہی اسدم کیا جانے بخار نے کب کی عداوت نکالی میرے ساتھ - بہار النسا نے دو کھیرے منگوائے - اور کاٹ کر حسن آرا کو سُنگھائے مگر چین نہ آیا - پانؤن بالکل سرد تھے پیشانی گرم - دماغ کیطرف ابخرے جانے لگے تو ہذیان بکنا شروع کیا - اوف وہ جاتا ہی - وہ جاتا ہی - بہار النسا بہن تُم تو سوئی چبھوئے دیتی ہو - بڑی بیگم حسرت سے مُنھ تکتی تھین - انکو شک کی جگہ یقین کامل ہوگیا کہ جن کا سایہ ہی - محمدی خانم نے چپکے سے کہا کہ بیگم صاحب ایک بات یاد رکھیے گا - تین دن تک حکیم وکیم کا علاج نہو - حکیم نے علاج مین ہاتھ ڈالا اور نصیب اعدا - بس کچھ کہنے کی بات نہین ہی جو مین کہون وہ کیجیے - اللہ چاہے کل تک آرام ہو جاسے -

بہار النسا نے بھی اس رائے سے اتفاق کرلیا - مگر سپہر آرا اور روح افزا دونون کو محمدی خانم کی تقریر بُری معلوم ہوئی حسن آرا نے درد اور بیچینی کے سبب سے یہ تقریر نہین سُنی تھی ورنہ نہایت ہی ملول ہو جاتی -

روح - اماجان یہ بات تو اچھی نہین -

ب - آج کل کے زمانے کی لڑکیان بڑے بوڑھون کو بھی سبق دیتی ہین -

سپہر - پھر اماجان ہم بھلا کیسے چپ رہین -

روح - دیکھو تو سہی بھلا -

ب - اچھا خورشید دولھا کو آنے دو - اگر وہ منظور کرلین تو مانوگی یا تب بھی نہ مانوگی -

بہار - وہ بھی انھین کی سی کہینگے - وہ تو کہتے ہین بھوت پریت سب ڈھکوسلا ہی -

م - جن کا ہونا تو قرآن کی رو سے ثابت ہی -

سپہر - ہان - بھلا یہ بھی ثابت ہی کہ جو کوئی عطر ملکے کوٹھے پہ جائے تو جن اُسکے سر پر سوار ہو جائے -

ب - ای محمدی خانم تُم انسے بحث نکرو -

حسن - دولھا بھائی آئے - بھئی اللہ اُف - ذری سا پانی پی لون امی جان -

ب - ہان تازہ پانی ایک دو گھونٹ پی لو -

بہار - بلکہ کُلّی کرکے پھینک دو بہن - ذری زبان اور لب تر کرلو - پیو نہین -

حسن - ای ہی - مین تو پھُنکی جاتی ہون -

اتنے مین مغلانی نے آکر کہا حضور حکیم صاحب آگئے - پردہ ہو جائے تو آئین - بڑی بیگم کو تو محمدی خانم پٹّی پڑھا چکی تھین کہ خبر دار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حکیم کا علاج تین دن تک نکرنا انھون نے چُپکے سے مغلانی کو ایک کونے مین بلُایا اور کہا ذری خورشید دولھا کو بلُا لاؤ۔

مغلانی نے جاکر کہا کہ نواب صاحب چلیے بیگم صاحب کو حضور سے کچھ کہنا ہی۔ نواب صاحب اندر تشریف لائے تو بڑی بیگم نے آہستہ آہستہ یون گفتگو کی۔

ب۔ محمدی خانم کہتی ہین کہ تین دن تک علاج نہونا چاہیے جن کا سایہ ہی۔

ن۔ محمدی خانم کون ؟۔

ب۔ [illegible] ہین ایک اُدھر مکان ہی۔ وہ اِن باتونکو خوب جانتی ہین۔

ن۔ اجی کچھ خیر ہی۔ آپ ذرا پردے مین بیٹھین۔ اَب اتنی دور سے جاکے حکیم صاحب کو لایا ہون۔ نبض تو دیکھنے دیجیے۔

روح۔ یہان پردہ ہی آپ بلُائیے۔

حکیم صاحب تشریف لائے۔ میانہ قامت۔ گول بدن۔ بیالیس چوالیس برس کا سن۔ سفید ڈھیلے پاینچون کا پاجامہ چکن کا کُرتا۔ شربتی کا انگرکھا۔ چوگوشیہ ٹوپی سر پر۔ عقیق کا کنٹھا ہاتھ مین۔ کپڑے صاف ستھرے۔ آنکر کرسی پر متمکن ہوئے۔

ن۔ دو بجے کھٹی ڈکارین آئین۔ اور چار بجے سے بخار ہی اور بے چینی۔

ن۔ (پردے کے پاس سے) نبض دکھاؤ۔

ح۔ (نبض دیکھکر) شب کو کوئی ثقیل چیز تو نہین کھائی تھی۔

حسُن۔ (بہت آہستہ سے) نہین۔ معمولی غذا تھی۔

ح۔ حرارت شبینہ جو باعث تحریک ہوئی سبب حدوث اِن شکایات کا ہی جو آپ نے فرمائین [illegible] مرض الٰہ [illegible] اسباب سے پیدا نہین ہوا۔ تغیر اوقات سے اختلاف واقع ہوگیا ہی۔

حسُن۔ پیاس کے مارے کلیجا منھ کو آتا ہی۔

ح۔ آلو کا پانی استعمال مین لائیے۔ شیخ الرئیس نے جناب نواب صاحب ساٹھ فائدے آلوے بخارا کے لکھے ہین۔ اکسیر ہی اکسیر ڈاکٹرون کے ہان یہ مسکن ادویہ نہین ہین۔ وہ سوا کنین کے اور کچھ نہین جانتے۔

ن۔ مگر کنین ہی تو مفید۔

ح۔ لاریب۔ مگر ہر قسم کے بخار کو فائدہ نہ بخشیگی۔

ن۔ بے چین بہت ہین۔

ح۔ ضیافت طبع اور سکون باعث دفع خفقان و وحشت دل و حرارت و ماغ ہوگا۔

حسُن۔ (چپکے سے) دولھا بھائی نسخہ جلد لکھوائیے۔

ح۔ بس اب آلوے بخارا اور عرق کیوڑا استعمال مین لائیے۔

ن۔ بہت خوب۔

ح۔ بس عرق کیوڑا اور آب آلو کہ بہت بڑا مفرح اور مسکن ہی نوش فرماوین۔ غذا مین تقلیل کیجیے۔ اور اسباب راحت مین زیادتی۔ فوراً حرارت و ماغ کم ہوجائیگی اور وحشت دل بھی دور ہوگی چونکہ ڈکار کھٹی آچکی ہی لہذا بقول معروف اطبا صوم و نوم دونون ازالۂ مرض کے لیے کافی ہین۔ مگر صاحبزادی کی تشفی کے لیے احتیاطاً نسخہ بتادیا۔ واسطے انشراح طبیعت کے اِس امر پر توجہ ہونی چاہیے کہ جس سے حیلۂ طبیعت پیدا ہو اور طبیعت مرض سے غافل ہوجائے۔ شیخ الرئیس نے آداب خلوت لطیف فرحان خصوصاً انسان کے واسطے راحت اور سکون کو اولیٰ کہا ہی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ب - خورشید دولھا پوچھیے کہ پانی دیا جائے - پیاس کی بڑی شدت ہی -

مغلانی - (حکیم صاحب سے) حضور اسقدر کی پیاس ہے کہ پانی پیا اور بس ہونٹھ سوکھ گئے -

ح - آب آلو دیجیے - از بس نافع ہی -

مغ - کل صاحبزادی نے امرود کھائے تھے -

ح - آج کل فصل خراب ہی - امرود وغیرہ سے احتیاط کامل لازم ہی - ہرگز گھر مین امرود نہ آنے پائین - اسکا خیال رہے - ایسا نہو گھر مین اور بچے بھی امرود مرود کھالین - السعید من وعظ بغیرہ - پان الایچی نوش جان فرماکر حکیم صاحب رخصت ہوے - نواب صاحب نے پانچ روپیہ نذر کیے -

حسن - پھر اب آلو پلوائیے -

ب - پھر اب کیا کہتے ہو خورشید دولھا - جو تمھاری اور تمھارے ساتھیون کی راے مین آوے وہ کام کرو -

ن - نہین مقدم تو آپ کی راے ہی - آپ بزرگ ہین - مگر میری طبیعت گوارا نہین کرتی کہ تین دن تک بترید کے عوض جھاڑ پھونک ہی کے پھیر مین رہین - آیندہ جو آپ مناسب سمجھیے وہ اولی ہی -

م - آب آلو اور کیوڑا دینے مین کیا قباحت ہی -

ب - پلائین پھر -

م - ہان ہان - شوق سے -

تھوڑی دیر بعد آب آلو اور عرق کیوڑا حسن آرا بیگم کو پلایا گیا اور دس منٹ کے بعد پھر دیا گیا - تو تھوڑی دیر مین ذرا تسکین ہوئی بڑی بیگم سے کہا - امی جان - دیکھیے پیتے ہی قلب کو سکون ہوا - آپ جو سایے اور حاضرات اور گنڈے تعویذ ہی کی فکر مین رہتین تو مین اور بے چین ہو جاتی - سر کے درد کی دوا حکیم صاحب نے کچھ نہ دی - اتنی دیر بیٹھے رہے - قانونچہ بھر کا حال کہہ سنایا مگر درد سر کی دوا نہ بتائی - حکیم تو حاذق ہین مگر بکتے بہت ہین - نواب صاحب نے مسکرا کر کہا کہ حکیم کے حکیم اور مصاحب کے مصاحب لیکن بلا کا مقرر آدمی ہی - زبان رکتی ہی نہین - ترتر - ترتر - اور لطف یہ کہ ایک لفظ بھی بے مطلب منھ سے نہین نکلتا - ایسی مسلسل تقریر ہی کہ صل علی -

انکے والد بزرگوار بھی بڑے نامی گرامی حکیم تھے -

حسن - ہان فال مین وہ کون شعر نکلا تھا -

ن - (ہنسکر) مضمون خیز شعر ہی - ؎

روز ہجران و شب فرقت یار آخر شد
زدم این فال و گذشت اختر و کار آخر شد

حسن - (مسکرا کر) اماجان کے تو ہوش اڑ گئے کہ اتنی بڑی لڑکی گئی ہاتھ سے -

بہار - اللہ نہ کرے - کیا واہیات باتین زبان سے نکالتی ہو -

حسن - (ہنسکر) بہار النسا بہن وہ دیکھو جوڑا کھلا جاتا ہی -

بہار - (تنک کر) خیر آپ کی بلا سے - ہم اپنے سمجھ لینگے سواے وہی چھیڑ خانی کے -

ب - محمدی خانم - تم کل آنا اب - مگر آنا ضرور -

حسن - (مسکرا کر) ضرور ضرور جن کا سایہ ہی جن کا -

م - ای بیوی مین نے بچا سون باری کہا کہ جھٹپٹے مین دونون وقت ملتے کوٹھے پر نہ جائیے -

سپہر - بی مغلانی تم پر بھی کبھی کوئی جن عاشق ہوا ہی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

م - ای اب ہمپر کوئی موا کیا عاشق ہوگا - چونڈا اسفید ہوگیا - سر ہلنے لگا - گالون پر جھریان پڑگئین - منھ پوپلا ہوگیا -

ب - جب ہماری طرح بوڑھی ہوگی تب قدر عافیت معلوم ہوجائیگی مین نے منتین مان مان کے پالا - گرمی سردی ایک کودھیان مین نہ لائی اب یہ ہمکو چٹکیون پر اُڑاتی ہین -

م - ہم حسن آرا بیگم کو کچھ باتین بتائینگے -

حسن - دور ہی سے سلام ہی - ایسی ایسی باتین ہمارے ناخونون مین ہین - اُف پھر جی نڈھال ہی -

سپہر - آلو کا پانی لاؤن باجی جان -

روح - ہان ہان لاؤ اُسمین پوچھتی کیا ہو - آلو اور کیوڑا تو کوئی کہے مین دن بھر پیتی جاؤن -

بہار - مین اُٹھا لاتی ہون -

سپہر - جلد لائیے - ہی آپ کی تو نستعلیق چال ہی -

بہار - اب ہم تمھاری سی پھرتی کہانسے لائین -

حسن - آج تو بخار نے بالکل ہلکان ہی کردیا -

ب - ایک ہی پہر مین دیکھو کیا حال ہوگیا چہرہ زرد ہوگیا اتنی ہی دیر مین -

حسن آرا پھر بے چین ہوئین اور مارے دردِ سر کے تڑپنے لگین - نواب صاحب کو اطلاع دیگئی - محمدی خانم پھر پردے مین بیٹھین اور نواب صاحب تشریف لائے - حسن آرا نے کہا - دولھا بھائی مین تو ہلکان ہوگئی اب اِسوقت سر کا درد مارے ڈالتا ہی حکیم صاحب کو لکھ بھیجو کہ شام کو ضرور آئین - بس ایسا کہ کوئی پانچ اور چھ کے عمل مین آئین -

ن - دردِ سر کا جو علاج ڈاکٹرون کے پاس ہی حکیم بیچارے کیا جانین مین اسپتال سے ایک شیشی ابھی منگواتا ہون دیکھو چٹکیون مین دردِ سر جاتا رہے - بات کرتے - خدا کی قسم -

نواب صاحب نے اسسٹنٹ سرجن کے پاس چٹھی بھیجی - اور آدھ گھنٹے مین شیشی آئی -

ن - یہ شیشی دیکر لو بہت دیر تک نہ سونگھنا سونگھو اور بند کردو - پھر دس منٹ بعد سونگھو اور ہٹادو - پھر چار پانچ منٹ بعد سونگھو اور ہٹالو - دیکھو دم کے دم مین دردِ سر کافور ہوجاتا ہی کہ نہین -

حسن آرا نے شیشی کی دوا سونگھی تو کوئی بیس منٹ مین کہا کہ اب درد بہت کم ہوگیا -

روح - یہ ٹٹکے ڈاکٹرون ہی کے ہین - حکیم کیا جانین بیچارے -

ب - جب ڈاکٹر نہین تھے تب تو کوئی بیمار ہوکے بچتا ہی نہ تھا -

حسن - اِس سے کیا مطلب - یون تو گانؤن مین برسون حکیم کا گذر ہی نہین ہوتا - پھر کیا وہ لوگ بیمار ہوتے ہی مرجاتے ہین - ایسا ہوتا تو کوئی گنوار نظر ہی نہ آتا -

ب - چلو اچھا ڈاکٹر ہی اچھے سہی -

بہار - پھوڑے پھنسی کے علاج مین تو ڈاکٹر بہت اچھے ہین - مگر اور باتون مین سمجھے -

روح - بجا - آپ سب باتین جانتی ہین -

سپہر - کیون دولھا بھائی جو حکیم بیمار ہو اور ڈاکٹر کے پاس جائے اور ڈاکٹر علیل ہوکے حکیم سے رجوع لائے تو آپسمین روپیہ لین یا نہ لین -

ن - کہین ٹھٹھیرے ٹھٹھیرے بھی بدلائی ہوتی ہی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شام کے وقت باغ سے باغبان ہٹادیے گئے اور پردہ ہوگیا۔ حسن آرا نے مسہری پر وہین آرام کیا۔ روح افزا اور بہار النسا اور سپہر آرا اور بڑی بیگم صاحب اور نواب صاحب کرسیون پر متمکن ہوئے۔

حسن۔ کیا فرحت ہی اسوقت۔ ہوائین ٹھنڈی ٹھنڈی آرہی ہین۔ اور پھولونکی بھینی بھینی مہک مشام روح تک کو مست کرتی ہی۔

روح۔ یہ خوشبو روح افزا ہی۔

حسن۔ (مسکرا کر) اخاہ۔ آب تو ہماری بہن بڑی زبان آور ہوگئی ہین۔

بڑی بیگم صاحب جریب ٹیک کر باغ کی سیر کرنے لگین۔ مغلانیان اصیلین ادب کے ساتھ ہمراہ۔ حضور یہ کیاری خوب سیچی گئی ہی۔ دیکھیے یہ درخت میوے سے کیسا لدا ہی۔ ای بیگم صاحب اِس موئی چھوئی کو بھی اللہ نے کیا بنایا ہی۔ این! واہ! ای واہ۔ ذری چھو لو بس اینٹھ گئین۔

اتنے مین ایک روش کے قریب سانپ نکلا۔ مغلانیان اصیلین بھاگین۔ نواب صاحب دوڑ پڑے۔ اور لکڑی لیکر سانپ کو مار ڈالا۔

سپ۔ یہ سانپ نہین تھا۔ یہ بلیات مین سے ہی۔ بلا اکثر چھپکلی یا کتے کی صورت مین رہتی ہی۔ بلیان اکثر انسانکو دق کرتی ہین۔ ایک آدمی کے سرھانے ہر روز دو بلیان لڑا کرتی تھین وہ بیچارہ کچھ سمجھا نہین مہینون برابر روز رات کو بلیان اُسکے سوتے وقت چارپائی کے پاس لڑتی رہین جب اُسکی آنکھ کھلتی تھی تو وہ بلیان بھاگ جاتی تھین ایکدن کوئی آدھی رات کے وقت اُسنے کیا دیکھا کہ چار بلیان اُسکی چارپائی سے کوئی تین گز اونچی ہوا پر لڑ رہی ہین بڑا تعجب ہوا کہ یہ کیا ہو رہا ہی۔ ایسا سہما ایسا سہما کہ آنکھین بند کرکے چپ چاپ پڑا رہا۔ رات کو خواب دیکھا کہ ہزارون بلیان آئین۔ ڈر کے مارے غل مچایا تو آنکھ کھل گئی۔ فجر کو اُسنے لوگون سے کہا کہ رات کو یہ کیفیت ہوئی۔ ایک آدمی نے کہا کہ آج رات کو یہ طباق اپنے سرھانے پر رکھدینا اُس دن بلی وِلی ایک بھی نہ نظر آئی۔ تم ابھی لڑکی ہو یہ باتین بھلا کیا جانو۔

رات کو محمدی خانم آئین اور چپکے چپکے بڑی بیگم سے کچھ باتین کرکے کہا کہ بس اب بلائیے۔ بڑی بیگم نے بہار النسا کو آواز دی۔ بہار النسا نے حسن آرا سے کہا کہ اسوقت حاضرات کرینگی۔ تم اِن باتون کو مانو یا نہ مانو مگر اماجان کا حکم تو نہ ٹالو۔ کہنا مان لو۔ تمھارا کیا ہرج ہی۔ اسمین حسن آرا نے کہا چاہے جو ہو۔ ہم تو نہ مانینگے۔ بہار النسا تنک مزاج تو تھی ہین تنک کر چلی گئین۔ روح افزا اور سپہر آرا نے سمجھا کہ اس مین کچھ مضائقہ نہین ہی۔ تم اپنے چپ بیٹھی رہنا۔ چلو چھٹی ہوئی۔

روح۔ دولھا بھائی۔ محمدی خانم گھر مین آئی ہین اماجان نے باجی کی زبانی کہلا بھیجا کہ حاضرات کرینگی۔ حسن آرا کو بھیجدو اور یہ کہتی ہین ہم نہ جائینگے۔ آپ سمجھائیے انھین۔

اتنے مین بہار النسا بیگم چھم چھم کرتی ہوئی پھر آئین اور بڑی تیکھی ادا سے پوچھا کہ آخرش اسمین کیا فائدہ کیا سوچی ہو کہ ایک بڑی بوڑھی کو آٹھ آٹھ آنسو رلاؤ۔ اور نہ چلو تو اچھا پھر محمدی خانم سے کہ دین کہ اپنے گھر کی راہ لین۔ بس جب اِسقدر کی خودرائی مزاج مین سمائی تو پھر کہنا کیا۔ سُننا کیا۔ جو جی چاہے وہ کرو۔ نواب صاحب نے مسکرا کر کہا افسوس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اِن بہنوں میں ایک ہی بے شعور رہیں۔ بہار النسا بہت
تیکھی ہوئیں۔ چلیے آپ کی بلا سے۔ ہم بے شعور ہی سہی۔
پھر کسی کو کیا۔ چاہیے تھا اِسوقت سمجھاتے وہ سمجھانا رہا چھپر پر
اور پٹی پڑھاتے ہیں کہ نہ جانا۔ خیر نہ چلیں۔

حسن۔ اچھا چلو صاحب چلیں۔

محمدی خانم نے کہا اے حسن آرا بیگم ذری غسل کر ڈالیے
صاف پاک ہو کر آئیے۔ حسن آرا سوچی کہ ابھی شام تک تو
بخار میں پھنک رہی تھی اسوقت نہاؤں تو چار دن تک
چارپائی سے اٹھنا دوبھر ہو جائے۔ روح افزا نے حسن آرا
سے کہا کہ بہن واسطے خدا کے کہیں نہانا وہانا نہیں۔ یہ تو
دوانی ہو گئی ہیں۔ تم انکے کہنے میں نہ جانا۔ پھر آرا اور
روح افزا اور حسن آرا نے باہم صلاح کی کہ نہائیں وہائیں نہیں
اور آنکر کہدیں کہ نہا چکے۔ سفید کپڑے بدلکر حسن آرا اپنی بہنوں
کے ساتھ آئیں۔ محمدی خانم نے انکو ٹکٹکی کے سامنے بٹھایا۔
سوہے کی اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھیں۔ سرخا سرخ ہمیں لباس
اور اسپر عطر سہاگ کی بوباس گلے میں بیلے کا طوق۔ ہاتھوں
میں بیلے کے گجرے۔ ڈنڑوں پر بجج بند۔ کانوں میں پھولوں
کی بجلیاں اور حلقے۔ سر پر بہت گھنا چھپکا۔ قادر پھول والے
کے ہاتھ کا بنا ہوا۔ اور چھپکے کے سامنے موگرے کی جھالر۔
زیب سر۔ طرہ اسپر یہ کہ جوہی کا طرہ شانے پر بصد شان
لٹکایا تھا۔ اور گلے میں ہار اور بدھیاں کھلے ہوئے بال کمر کے
نیچے لٹک رہے تھے اس ٹھاٹھ سے حسن آرا بیگم آئیں۔ اس
گلبدن نے جو پھولوں کا گہنا پہنا تو کھل گئی۔ ازراہ مذاق
ہنستے ہنستے کہا کہ میرے دونوں شانے بھاری معلوم ہوتے ہیں
یہ کہکر عمداً ایکبار انگڑائی لی۔ روح افزا یہ کیفیت دیکھکر ہنس پڑی

بہار۔ دیکھا نہ۔

حسن آرا نے ذرا سر نیچا کر کے دو منٹ تک سکوت کیا۔
محمدی خانم آنکر بیٹھیں۔ ایک ٹوکری میں مٹھائی رکھی گئی۔
بیچ میں کوری رکابی میں اکیس پان وساوری۔ تاکید کردی
تھی کہ تنبولی نے قینچی نہ لگائی ہو۔ پانوں پر چنبیلی کے پھول رکھے
تھے اور پھولوں پر دو سینکیں عطر کی۔ محمدی خانم نے چھوٹی مٹی سے
زمین کو لیپا تھا اسپر لوبان جلایا۔ ایک طرف عطر عروس کی
شیشی اور دوسری جانب حنا کے تیل کی کپی صفائی کے ساتھ
پنی سے منڈھی ہوئی۔ گوٹے سے منھ بندھا اور پھندنا سرخا
سرخ لٹکا ہوا تھا۔ ایک سمت کلاؤں کی لچھی دو کوری کلھیاں
اسپر دو کورے سکورے رکھے ہوئے۔ حسن آرا بیگم کھاروے کی
لنگی پر بٹھائی گئیں۔ محمدی خانم نے ماش ہاتھ میں لیکر کچھ
پڑھنا شروع کیا۔ اور ایک دفعہ ہی منھ کے قریب لیجا کر اور دم
کر کے سر پر کھینچکر مارے اور کہا کہ (حاضر شو برسر این حسن آرا
ہر کہ سحر باشد ہر کہ جادو باشد یا پری باشد ہر کہ سایہ باشد
برسر این حاضر شود وجواب گوید) حسن آرا کو بے اختیار
ہنسی آئی۔

حسن۔ چہ خوش چرا نباشد۔

روح۔ جواب گوید۔ جواب گوید۔

تھوڑی دیر میں حسن آرا نے گردن ہلا کر محمدی خانم کو
ایک ٹکر دی محمدی خانم چیخ کر بھاگیں اور ادھر روح افزا
اور بہار النسا نے ہنسی کو ضبط کیا۔

م۔ دیکھا ہم تو کہتے تھے۔ وہی ہوا نہ آخر۔

حسن۔ (مسکرا کر) حاضر شود۔ حاضر شود۔

روح۔ (قہقہہ لگا کر) ہر کہ باشد۔ ہر کہ باشد۔

ہنس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حسن۔ (ہنسکر) سایہ باشد یا پری باشد۔ اُف۔ بہن مارے ہنسی کے بُرا حال ہی۔

ن۔ وزیرنے کے پاس سے اکھو کیا حال ہی۔

روح۔ اچھا حال ہی۔ حاضر شود جواب گوید۔ اُف (خوب زور سے قہقہہ لگا کر) آئے۔ اور آتے ہی ایک ایسی ٹنگر دی کہ محمدی خانم بیس قدم کے فاصلے پر بھاگین۔ اب سامنے آتے ڈرتی ہین۔

روح افزا اور بہار النسا اور سپہر آرا خوب کھلکھلا کر ہنس پڑین۔ بڑی بیگم بھی مُسکرادین۔ مگر ہان محمدی خانم البتہ دل ہی دل مین حسن آرا کو بُرا بھلا کہہ رہی تھین جسوقت حسن آرا نے ٹنگر دی تھی گو چوٹ تو بہت آئی مگر محمدی خانم کھل گئی تھین کہ مار لیا ہی۔ لیکن قہقہہ پڑتے ہی دھک سے رہ گئین۔ ارے یہ تو ان لڑکیون نے ملکے بنا ڈالا۔ ہم کیا سمجھے اور ہوا کیا۔

روح۔ حاضر شود حاضر شود۔

حسن۔ ہر کہ باشد۔

سپہر۔ دیو باشد یا پری باشد یا۔۔۔ کیا باجی؟۔

حسن۔ سایہ باشد یا پریت باشد۔

محمدی خانم نے کہا کہ اچھا اب ہم اور تدبیر کرینگے۔ یہ کہکر پندرہ کا نقش ایک کاغذ پر لکھا۔

	پندرہ کا نقش	
٨	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

ب۔ یہ پندرہ کا نقش ہے۔ پندرہ کا نقش تو نہین ہی۔

م۔ (چین بہ جبین ہو کر) خیر یہ سہی۔ گن لیجیے۔

ب۔
آٹھ اور ایک نو اور چھ پندرہ
تین اور پانچ آٹھ اور سات پندرہ
چار اور نو تیرہ اور دو پندرہ
آٹھ اور تین گیارہ اور چار پندرہ
ایک اور پانچ چھ اور نو پندرہ
چھ اور سات تیرہ اور دو پندرہ
پانچ اور دو سات اور آٹھ پندرہ
چار اور پانچ نو اور چھ پندرہ

م۔ ہی۔

ب۔ بیشک ہی گن لیا۔

م۔ (جھلا کر) نہین پھر گن لیجیے۔

ب۔ کیا۔ خبط ہی مجھے۔

ادھر بڑی بیگم اور محمدی خانم مین جو یہ باتین ہوئین اور ذرا دیر لگی تو روح افزا اور سپہر آرا نے حسن آرا بیگم کو پٹی پڑھا دی کہ ابکی تھوڑی دیر جھوم جھام کر پھر ایکدفعہ محمدی خانم کو ایسی ٹنگر دو کہ ذرا اچھے دن سینکین۔ یہ نقش حسن آرا کو دیا گیا۔ محمدی خانم نے کہا اِسکے سوراخ مین سے چراغ کو دیکھو۔ دیکھتے ہی حسن آرا جھومنے لگی۔ محمدی خانم نے پوچھا تم کون ہو۔

حسن۔ (جھومتی ہوئی) تم خود کون ہو۔ عورت ذات اور حاضرات۔

م۔ انکو آپ کیون ستاتے ہین۔

حسن۔ ہم انپر عاشق ہین۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

م - انکو چھوڑ دیجیے -
حسن - (خوب جھوم کر) کبھی نہ چھوڑینگے - ہرگز نہ چھوڑینگے
کیون چھوڑین -
م - اِنسے کیا خطا ہوئی -
حسن - یہ حسین ہین - جوان ہین - پریچہرہ ہین
رنگین ہین -
یہ الفاظ زبان سے ادا کرتے ہوے حسن آرا لجاتی تھی -
اور محمدی خانم جامے مین پھولے نہین سماتی تھی -
م - اِنکو آپ نے کہان دیکھا -
حسن - دونون وقت ملتے ہماری سواری نکلی تو ہمنے دیکھا
کہ ایک ماہرو کم سن عورت لب بام نکھر کر کھڑی ہی عطر کی
خوشبو سے ہم مست ہو گئے -
م - لاؤ فلیتہ -
ب - فلیتہ لاؤ -
بہار - ای مغلانی وہ فلیتہ اُٹھا دو -
حسن - (کھلکھلا کر) - امی جان بندگی - یہ فلیتہ
کیسا ہوگا -
روح - خانم صاحب سلام -
سپہر - چلو بس حاضرات واحضرات سے فراغت پائی -
محمدی خانم سخت خفیف ہوئین - اور جھلا کر بولین کہ اک
ذری اور تامل کیجیے - بڑی بیگم لڑکیون پر بہت خفا ہوئین -
واہ ہر بات مین خودرائی اچھی نہین ہوتی کوئی اپنے گھر آے
تو اُسکی خاطر کرنا چاہیے یا ہنسنا چاہیے اُسکو - ہمین یہ بیہودگی
ایک آنکھ نہین بھاتی حسن آرا اور روح افزا خاموش ہو رہین -
مگر سپہر آرا نے شیرین ادائی کے ساتھ کہا کہ اماجان آپکا حکم تو

باجی جان بجالائین مگر ہمین ہنسی آئیگی تو ہم ضرور ضرور ہنسینگے -
بی مغلانی بولین - ای تم جم جم ہنسو - ہنسی کو کون منع کرتا ہی ہنستے
ہی ہنستے گھر بستے ہین مگر کہنا ایکدفعہ اور مان لو -
محمدی خانم نے بڑی بیگم کی اتنی شہ پائی تو ایک تختی
دیوار مین لگائی اور خود اُسکے پاس جا کر مودب بیٹھین - اور
حسن آرا سے کہا کہ اِس تختی کو جو دیوار مین لگی ہی دیکھتی جاؤ -
حسن آرا نے بڑی بیگم کے تیور جو بیڈھب دیکھے تو ناچار تختی کو
غور سے دیکھنا شروع کیا - تھوڑی دیر کے بعد محمدی خانم سے
کہا - اخاہ - یہان تو ایک میدان نظر آتا ہی -
روح - دیکھون - افوہ - لق و دق میدان ہی - مین نے
بھی دیکھا -
حسن - ہمین تو گاندو کا نالہ نظر آتا ہی -
بہار النسا سمجھ گئی کہ یہ تینون بہنین بناتی ہین -
محمدی خانم نے کہا وہ دیکھو وہ خاکروب آیا -
سپہر - ہان ہان نگر کاناہی -
اِسپر ایک فرمایشی قہقہہ پڑا اور محمدی خانم کٹ کٹ گئی -
روح - موا خاکروب تو پیرو بھنگی کا چچا معلوم ہوتا ہی -
م - اب سقہ آیا -
روح - ہان مجھپر بھی ایک چھینٹ پڑ گئی -
نواب آڑ مین کھڑے ہو کر سارا تماشا دیکھتے جاتے
تھے اور دل ہی دل مین ہنستے تھے کہ بڑی بیگم بھی ماشاءاللہ
کیسی خوش اعتقاد ہین -
سپہر - ای مغلانی ذری اِس سقّے سے تازہ تازہ پانی
تو لے لینا -
ب - تُم اِنکو بکنے دو محمدی خانم -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

م - تو اب فرش بچھنے لگا -

سپہر - اوہو ہو - کیا کیا غالیچے ہین - ایک سے ایک بڑھ کر -

حسن - ای واہ چاندنی مین تو شکن رہی جاتی ہی -

روح - مسند تکیہ بھی ہی -

م - سواری آئی سواری آئی - وہ سوار آئے -

م - اب سوار پھر آئے -

روح - تانتا لگا ہوا ہی -

حسن - اماجان اب ہم جاتے ہین -

ب - نہین بابا - ذرا سی دیر کے لیے کام ادھورا چھوڑنا کیا معنی -

حسن - ای پرائے مردون کے سامنے اس طرح ہمسے نہ بیٹھا جائیگا کہتی جاتی ہو کہ خاکروب آیا - وہ بہشتی آیا - سوار آئے - پیادے آئے - اب ہم کس کس کو منھ دکھائین -

اسپر بہار النسا تک کو ہنسی آئی - اور دیر تک قہقہہ لگا -

محمدی خانم تو اٹھ کے چلدین مگر یہان بارہ بجے رات تک حاضرات ہی کی باتین ہوتی رہین - خوب قہقہے پڑے حسن آرا اور روح افزا اور سپہر آرا اور نوابصاحب ایکطرف تھے - اور بڑی بیگم اور بہار النسا انکی رائے کے خلاف حسن آرا نے کہا اماجان خاتون جنت کی قسم جو ہین ذرا بھی کچھ معلوم ہوتا ہو کہ کوئی سر پر آیا ہی - اور بھولو نگا گہنا پہنکر جو ہمنے کہا کہ شانے بھاری معلوم ہوتے ہین وہ تو فقط محمدی خانم کے چھیڑنے کو کہا تھا - روح افزا تنک کر بولی ای اس جھوٹ پر بجلی پڑجائے بہن - کبھی کہتی تھی میدان نظر آتا ہی - کبھی کہا سوار آیا - توبہ - سنتے سنتے کان پک گئے بھلا کوئی بات بھی ہی اسطرح تو جسکا جی چاہے بیٹھ جائے اور جہان تک کسطرح ہتھ پھیر کرنے لگے - ہمسے کہو ہم بھی کہنے لگین کہ وہ میدان ہی - وہ چٹیل میدان نظر آیا وہ سقہ آیا - وہ فرش فروش بچھا - ای ہان - اسمین کونسا پہاڑ اٹھانا ہی - یہ اماجان کو یقین کیونکر آگیا - بڑی بیگم نے کہا تم ابھی یہ باتین جانو کیا - جمعہ جمعہ آٹھ دن کی تو پیدایش تمکو لڑکپن کے سبب سے یہ باتین بھلا کیا سمجھ مین آئین - بہار النسا تمسے نام خدا کچھ دن بڑی ہین - برس دو برس وہ سمجھتی ہین - جب تم بھی تمیزدار ہوگی تو سمجھوگی پھر نوابصاحب نے سپہر آرا کے کان مین چپکے سے کہا کہ تم اپنی اماجان سے پوچھو کہ آپ نے بھی میدان دیکھا تھا لق و دق - سپہر آرا تو اور سب بہنون کی نسبت بڑی بیگم کی خدمت مین زیادہ گستاخ تھین بھولے پن کے ساتھ پوچھا کہ کیون اماجان سچ بتایئے آپ نے بھی میدان دیکھا تھا - بڑی بیگم مسکرائین بیٹا ہر کوئی تھوڑا ہی وہ میدان دیکھ سکتا ہی - وہ تو جو کوئی عامل ہو جو کوئی حاضرات کرے اسکو نظر آئے تم اور روح افزا جو بڑھ بڑھکر باتین بناتی تھین ایک بولی ہان ہان ہمنے بھی میدان دیکھا - دوسری نے کہا اف اللہ کیا چٹیل میدان ہی - تیسری نے حامی بھری ہان وہ سقہ آیا ہی - مین سب سمجھتی جاتی تھی کہ تم محمدی خانم کو اُلّو بنا رہی ہو - تینون بہنین ایک ہو رہی ہو - مگر سایہ وایہ نہ تھا پہلے تو مجھے دھوکا ہو گیا تھا مگر پھر جو دیکھا تو واہیات ہی واہیات پایا - اے ہی جو سایے کا پھیر ہوتا اللہ نہ کرے تو یون بیٹھی رہتین اور تمھارے ساتھ قہقہے لگاتین - واہ ابتک تو مار کے ہلکان ہو گئی ہوتین - شعلے کیطرح بدن تھر تھر کانپنے لگتا ہی سارے جسم مین تھرتھری ہوتی ہی اور رنگ فق ہو جاتا ہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اللہ بچائے مگر حسن آرا دیکھو کبریا کے لیے آج سے دونون وقت ملتے ہرگز ہرگز کوٹھے پر جانے کا قصد نکرنا۔ خبردار۔ خبردار۔ بہار النسا بیگم بولین۔ اے اماجان جھٹپٹے وقت تو اللہ جانتا ہی ہم بھی سیکڑون بار مہتابی پر جا کر کھڑے ہوے اور عطر مین بسے ہوے کچھ بھی نہ ہوا۔ بڑی بیگم نے اسکا جواب سوچ سمجھکر یون دیا۔ بیٹی کیا کچھ ضرور ہی کہ ہر وقت اُنکی سواری ہی نکلے۔ وہ تو ہوا ہین۔ جسوقت اِدھر نکل آئے سیر کرلی۔ شام کے وقت کوٹھے پر جانا اور نہا دھو۔ کے جانا بڑا برا ہی۔ اور جو پھولون کے ہار ہون اور عطر کی لپٹین آتی ہون تو چاہے جسدن کسی پر آزما لو بخار تو ضرور ہی آجائیگا آخر ہمنے کیا دھوپ مین چونڈا سفید کیا ہی۔

روح۔ حسن آرا بیگم اَب کیسی ہو۔

حسن۔ اَب تو آرام ہی اللہ کے فضل سے۔ مگر اسوقت محمدی خانم سے بکنا بہت پڑا۔

بہار۔ نہین عقیدہ نہین کم ہوا۔ پہلے وہ سمجھی تھین کہ سچ مچ سایہ ہی ہی۔ اَب کہتی ہین کہ سایہ وایہ نہین بیماری تھی۔

روح۔ اچھا اِتنا تو معلوم ہوگیا کہ محمدی خانم۔ جھوٹ موٹ بنتے دبتی تھین۔

بہار۔ اَب تم سمجھتی ہو کہ بس ایک تم اور دوسری حسن آرا دو ہی کو اللہ نے عقل دی ہی۔ بس اب اماجان ایسی کوئی بچہ ہین۔ دودھ پیتی ہین کہ اِتنا بھی نہ سمجھ سکین۔

حسن۔ دولھا بھائی نے مجھسے کچھ بھی نہ سکھایا ہین ہمین تو اس بات کا افسوس ہی۔

بہار۔ چلو خیر ہم نادان ہی سہی۔

سپہر۔ نہین نادان نہین۔ مگر سُست اعتقاد تو ضرور ہین آپ

روح افزا اور سپہر آرا ہین بڑی دیر تک ہنسی مذاق کی باتین رہین۔ ایک نے کہا باجی وہ سقّہ آیا۔ دوسری بولی بہار النسا بہن ذرا آنچل سے منھ ڈھانپ لو شاہ جن کی سواری آتی ہی۔ اے لو وہ دیکھو دروازہ اپنے آپ ہی بند ہوگیا۔ بھئی ہمسے آج پلنگ پر یون نہ سویا جائیگا رات کو بُرے بُرے خواب دیکھینگے۔ بہار النسا جھلاتی بھی تھین۔ مسکراتی بھی تھین۔ الغرض آدھی رات تک یہی چہل پہل رہی۔ اِسکے بعد بہار النسا نے کہا حسن آرا لے بہن اَب تم سو رہو۔ نہین اور ہلکان ہو جاؤ گی۔

سویرے منھ اندھیرے سپہر آرا خواب ناز سے بیدار ہوئین تو حسب معمول روح افزا بیگم اور حسن آرا بیگم کو جگایا۔ روح افزا بسم اللہ کرکے اُٹھ بیٹھین۔ مگر حسن آرا کی کیفیت دگرگون پائی تپ شدید ضعف انتہا کا۔ تشنگی کا غلبہ۔ لب خشک۔ تالو مین کانٹے پڑے ہوے بے چینی اُسدن سے بھی زیادہ۔ بات کرنے مین تکلیف ہوتی تھی۔ آواز سے نقاہت صاف برستی تھی۔ روح افزا اور سپہر آرا تھوڑی دیر تک پلنگ کے پاس سرھانے بیٹھی رہین کہ اتنے مین موذن کی آواز آئی۔ دونون نے اُٹھکر نماز صبح پڑھی۔ نماز سے فراغت پائی ہی تھی کہ بہار النسا بیگم تشریف لائین۔

روح۔ باجی آج حسن آرا کل سے بھی زیادہ بے چین ہین۔

بہار۔ کیون کیون۔

روح۔ پنڈے پر ہاتھ رکھو تو معلوم ہوتا ہی جیسے پھنک گیا اسقدر کا گرم ہی۔

بہار۔ پھر شگوفہ لائین۔

سپہر۔ کل جاگی بھی دیر تک تھین۔

بہار النسا نے نبض پر ہاتھ رکھا تو تپ شدید حسن آرا

آہستہ سے بولی باجی آج تو مارے ضعف اور پیاس کے
ناک مین دم آگیا۔

بہار النسا نے پیاری سے کہا (پیاری جا کے اُنکو تو
جگالا) پیاری نے نواب صاحب کو جگایا۔ اُٹھیے چلیے آپ کو
بلاتی ہین۔ نواب صاحب انگڑائی لیتے ہوئے اُٹھے پوچھا کیون
خیریت تو ہی۔ پیاری نے کہا جی آج بھی ماندی ہو گئین۔ نواب صاحب
نے اُٹھکر منھ دھویا اور تشریف لائے حسن آرا بیگم اپنی نازک
پلنگڑی پر لیٹی ہوئی بہار النسا سے کہہ رہی تھین ذری ذری سردی
سی معلوم ہوتی ہی۔ کچھ اُڑھا دیجیے۔ اِتنے مین نواب صاحب
کی جو آمد آمد سُنی اور پیاری نے آنکر کہا کہ آتے ہین حسن آرا بیگم
نے اپنا دوپٹا پاپجامہ سنبھالا۔ اُسوقت سر کے بال بکھرے
ہوے کچھ کچھ سرھانے کے اِدھر اُدھر لٹک رہے تھے۔ اور
دوپٹا کھسک کر سینے کے نیچے آگیا تھا۔ روح افزا نے ایک
دولائی اُڑھا دی اور حسن آرا نے سر کو دوپٹے سے ڈھانپ لیا
نواب صاحب تشریف لائے۔

بہار- ای آج پھر رنگ لائین۔

ن- لاحول ولاقوۃ۔ کل کچھ بے احتیاطی تو نہین ہوئی تھی۔

روح- رات بارہ بجے سوئی تھین۔ مگر روز دس گیارہ بجے
تو یون بھی سوتی ہی تھین۔

بہار- بہن روز کی بات اور ہی۔

ن- کھانے مین تو بے اعتدالی نہین ہوئی تھی۔

سپہر- کھانا کھایا کہان گیا انسے۔ خود ذری ذری ساری
چپاتیان لائی تھی۔ اُنمین تین چار نوالے شاید اُنھون نے
کھائے ہون تو کھائے ہون۔

روح منھ کا ذائقہ بدلا ہوا ہی۔

اتنے مین بڑی بیگم صاحب کو بھی کسی نے خبر دی۔ اولاد کی
محبت۔ بیتاب و مضطر ہو کر جریب ٹیکتی ہوئی آئین۔ نواب صاحب
اور بہار النسا بیگم اور روح افزا اور سپہر آرا سب نے جھک کر
ادب کے ساتھ آداب عرض کیا بڑی بیگم نے حسن آرا کی
پیشانی نورانی پر ہاتھ رکھکر کہا کہ اللہ۔ اِسوقت تو میرا ہاتھ
چلا جاتا ہی کیا رات بھی پنڈا اچھیکا تھا۔

سپہر- جی نہین۔ جب بارہ کا گجر بجا ٹھن ٹھن تب تک باتین
کرتی تھین خاصی اچھی تھین۔

بڑی بیگم نے اُسوقت کوئی بات اُٹھا نہ رکھی۔ صدقہ بھی
اُتارا۔ قرآن کی ہوا بھی دی۔ منت بھی مانی کہ یہ اچھی ہو جائین
تو مسجد مین گھی کے چراغ جلاؤن۔

نواب صاحب پھر حکیم جی کو بُلا لائے۔ الغرض دس دن
تک حکیم صاحب کا علاج ہوا کیا۔ مگر افاقہ نہوا۔ گیارھوین روز
ڈاکٹر صاحب بلائے گئے چھ دن تک وہ مُعالج رہے۔ بعد ازان
صاحب سول سرجن اور اسسٹنٹ سرجن دونون کی صلاح و اتفاق رائے
سے معالجہ ہوا تو سوا مہینے مین حسن آرا بیگم نے آرام پایا۔

سول سرجن نے صلاح دی کہ تغیر آب و ہوا از بس ضروری ہی
مہینے ڈیڑھ مہینے کے لیے بیگم صاحب کو کہین اور لیجائیے۔

روح- ابا جان ڈاکٹر کہہ گئے ہین۔ کہ۔

ب- ہان یہان تو اب مہینا دو مہینا نہ رہنا چاہیے۔

ن- اگر آپکی مرضی ہو تو اپنے ہان لیجاؤن۔ وہان ایک
مکان خالی ہی۔ اُسمین رہا کرین۔

ب- کیا بتاؤن۔

روح- اُسمین کہنا سُننا کیا ہی۔

ب- تم سمجھتی نہین ہو بیٹی بھیجنے مین تو کچھ ہرج نہین ہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مگر بہار النسا اور اُنکی ساس مین دم تو بنتی نہین۔ مین بھیجون تو کیسے بھیجون۔ ساس ساس کیطرح اور بہو بہو کی طرح رہے تو بات بنے۔ اور جب ساس اور بہو دشمن کیطرح رہین تو دن رات تو تو مین مین ہوا ہی چاہے لڑکی خدا خدا کرکے اِتنے دن بعد ذرا اچھی ہوئی اب وہان بھیجون جہین اور کڑھے روز روز کی ٹھاینٹھا مین سے نہ علیل ہوتی ہو تو خدا نخواستہ اُسکے دشمن علیل ہو جاہین۔

روح۔ ہان یہ تو ہی۔

سپہر۔ دولھا بھائی تو کہتے ہین مکان سے ملا ہوا مکان ہی۔

بہار۔ ہان خاصہ بڑا مکان۔ مکان کیا اچھی چھوٹی سی بارہ دری سی ہی۔ بخوبی دو گھر رہ سکین۔ خاصے طور سے وہان حسن آرا چلکے ایک مہینے رہین تو پھر ویسی ہی ہو جاہین جیسی پہلے تھین۔

ب۔ یہ مکان بڑا بھی ہی اور کھُلا ہوا بھی ہی اور پھر میدان مین ہی۔ یہ نہین کہ کہین گلی کوچون مین ہو۔ مگر بیماری سے کچھ بس نہین چلتا اِنسان کا۔

حُسن۔ اماجان۔ بہار النسا بہن کے ہان دریا بھی پاس ہی۔

ب۔ اور یہان کیا دور ہی کچھ۔

بہار۔ نہین اماجان۔ وہان تو بالکل ملا ہوا ہی۔ یہان تو پھر بھی دور ہے۔

ب۔ ہان ہان کیا جانے وہ مکان دیکھا ہی نہین ہی مگر بہار النسا کی ساس تو کٹی مرتی ہی حسن آرا کے جانے سے بھلا وہ خوش ہو گی۔

سپہر۔ اچھا بہار النسا بہن دو مہینے کے لیے نہ لڑین جھگڑین۔

روح۔ ہونہہ۔ یہ اَن ہونی بات ہی۔

بہار۔ اَب تم سے جھگڑے کون۔ دو دن رہ کے دیکھ لو کہ کیسا کیسا کوستی ہین۔

ب۔ بیٹا کہے سے تو بُرا مانو گی۔ جو تم دو چار دن اُنکی باتین سہو تو وہ خواہی نخواہی کیون بُرا بھلا کہین۔

بہار۔ اچھا صاحب ہم ہی بُرے سہی۔

اِتنے مین نواب صاحب جو چھت پر ٹہل رہے تھے۔ تشریف لائے۔

ن۔ کہیے کیا اسے قرار پائی۔ سواری کی فکر کرون۔

حُسن۔ واہ۔

روح۔ ہو چکی فکر۔

سپہر۔ جا چکین۔

ن۔ یہ کیون یہ کیون۔

بہار۔ یہ کیون! ہونہہ (چپکے سے) تمھاری والدہ شریفہ کے سبب سے۔ اور کیون۔

ن۔ اچھا چلو اسکا بھی امتحان ہو جائیگا۔ بس خاصی بات ہی خود چل کے دیکھ لینا کہ کسکا قصور ہے۔

ب۔ یہ بہار النسا جانین اور تمھاری مان جانین۔ ہمین اُن جھگڑون سے کیا واسطہ ہم تو اُنھین کو بُرا کہینگے ہم تو یہی کہین گے کہ اُنھین کا سارا قصور ہی وہ بڑی بوڑھی جہاندیدہ عورت ہین وہ جو کہین گی اُنھین کے فائدے کے لیے کہینگی۔ یہ الڑھپن کے سبب سے چاہے نہ مانین۔

ن۔ ہان ہی تو ایسا ہی جیسا آپ نے فرمایا۔

بہار النسا تنک کر اُٹھین اور پاینچے ایک ادا سے دلربا کے ساتھ اُٹھا کر اٹھلا اٹھلا کے جانے لگین۔ نواب نے روح افزا کو اشارہ کیا کہ اُنکو روک لو۔ جانے نہ دو۔ روح افزا نے پھُرتی کے ساتھ دوڑ کر بہن کو گلے لگا لیا۔ بہار النسا نے کہا ہائین ہائین بالکل بے شرم ہوتی جاتی ہو روز بروز۔ دیکھو کوئی بیٹھا ہی کہ نہین۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

روح - اچھا چلیے بیٹھیے ذرا سی بات مین روٹھنا اچھا نہین ہوتا۔
بہار - نہین نہین جانے ہی دو - بڑے بوڑھون کے سامنے
مفت کا جھگڑا ہو اس سے کیا فائدہ -

نوابصاحب نے سپہر آرا کو اشارہ کیا کہ تم جا کے لے ہی آؤ -
سپہر آرا نے جا کر قسمین دین کہ چلیے چلیے بہار النسا بیگم نازو انداز کے
ساتھ آکر بیٹھین مگر چیون ابھی تیکھی ہی رہی -

اس حیص بیص اور مشورے مین دو دن گذر گئے اور سب تو
راضی تھے مگر بڑی بیگم کی مرضی نہ تھی - وہ کہتی تھین کہ اگر بہار النسا
کی ساس سے اپنے بنتی ہوتی تو کچھ مضائقہ نہ تھا - تیسرے دن
نواب صاحب اپنے گھر گئے دیوانی کی تعطیل ہین یہان آنکر رہے
تھے جب تعطیل ختم ہوگئی تو قصد روانگی کیا حسن آرا بیگم کی طبیعت
جو ناساز پائی تو جانا مصلحت کے خلاف سمجھے - وکالت کا ہرج
کیا اور سوا مہینے کامل یہین مقیم رہے - اب بہار النسا بیگم کو لیکر
بڑی بیگم سے رخصت ہوئے اور چلے گئے - صبح کو تو نواب صاحب
اور بہار النسا رخصت ہوئے شام کو حسن آرا کی طبیعت پھر
ناساز ہوگئی - اب کے دن تک یون ہی سی حرارت تھی مگر بارہ بجے
سے شدید تپ چڑھی - یہانتک کہ ہذیان بکنے لگی - اور کئی بار
اٹھی پر سر دے دے مارا - اب سنیے کہ حسن آرا کی تو یہ کیفیت
اور مینھ کا یہ تھا کہ مین آج ہی برسونگا - وہ موسلادھار مینھ برسا
کہ چار گھنٹے کامل پرنالے چلا کیے - رات ایسی تیرہ و تار کہ الامان
بجلی کا بار بار کوندنا اور بھی ستم ڈھاتا تھا اور رعد اس زور سے
گرجتا تھا کہ کان کے پردے پھٹے جاتے تھے - اب فرمائیے ڈاکٹر
کو کون بلا لائے اور حکیم کے ہان کون جائے - بڑی بیگم کے
ہاتھ پاؤن پھول گئے -

حسن - اف اماجان ذرا ہاتھ تو دو -

ب - (ہاتھ دیکر) اوفوہ - کیسا جل رہا ہے -

سپہر آرا نے اپنی پیاری بہن کی جو بیقراری دیکھی
تو آبدیدہ ہو گئی -

روح افزا استانی نے مین کہ بار بار بخار آنا اچھا نہین - بڑی بیگم
کو اب کلی یقین ہو گیا کہ اس سایہ کا اثر محمدی خانم سے حال ہے
اسکے لیے کوئی بڑا عامل چاہیے - سوچین کہ کل استانی جی کو
بلاؤنگی وہ دو دن کا اقرار کر گئین اور آج تک نہ آئین کوئی وجہ
خاص ضرور ہوئی ہو گی - سویرے ہی آدمی بھیجونگی - تڑکے گجر دم -
اتنے مین حسن آرا نے جو کئی بار ہچکیان لین تو بڑی بیگم نے اپنا
حال تباہ کیا - اور کوٹھے مین جاکر خوب روئین - سپہر آرا پلنگ کے
پاس بیٹھی ہوئی مایوسی کے ساتھ اپنی بہن کی حالت دیکھتی تھی -
روح افزا حسرت سے منہ تکتی تھی مغلانیان اصیلین دم بخود کھڑی تھین -
کمرے مین کئی لمپ روشن تھے مگر ہوا جو زناٹے کی چلتی تھی تو گل
ہو ہو جاتے تھے - بڑی بیگم بار بار آکر پیشانی اور سینے اور نبض
اور تلوون کو دیکھتی تھین اور آبدیدہ ہو جاتی تھین جب حالت
نہایت بیقراری کی دیکھی تو سمجھ گئین کہ حسن آرا ہماری آس
توڑ کر دغا دیے جاتی ہین ایک عورت نے بڑی بیگم سے کہا کہ
حضور اب چاہے منھ برسے چاہے کہین بجلی گرے حکیم صاحب
کے پاس آدمی ضرور بھیجیے -

ب - مغلانی بتاؤ اب مین کیا کرون -

م - حضور اللہ کرے انکی آئی ہوئی ہم سب کو لگ جائے -
اللہ انکو بچالے -

حسن - (سر پر ہاتھ دھر کے) اف یا اللہ مین اسی دم مر جاؤن -

روح - اللہ نہ کرے - اللہ نہ کرے - یہ باتین نہ کرو بہن -

حسن - روح افزا بہن - ہر ہی میرا تو دم گھٹا جاتا ہے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایک آگ سی لگی ہوئی ہے۔

حسن آرا نے چپکے سے سپہر آرا کے کان میں کہا۔ سپہر آرا اب تمھاری باجی جان رخصت ہوتی ہیں۔ سپہر آرا کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے مغلانی نے جو سپہر آرا کو روتے دیکھا تو کہا دیکھا، کوئی ایسی بات کرتا ہے۔ سپہر آرا نے آنسو پوچھے تو پھر حسن آرا نے کہا۔ سپہر آرا ایک بات اب دم واپسیں سن لو۔ آزاد کو نہ بھولنا پیارے آزاد نے ہمارے لیے جان جوکھم کی مگر اسکی آرزو نہ برآئی۔ دل کی دل ہی میں رہی۔ سپہر آرا نے جی کڑا کرکے سمجھایا باجی خدا کے لیے ایسی باتیں نہ کرو مجھے ہول ہوتا ہے۔ جو ایسی باتیں کیں تو صبح تک میں خود ہی نہ ہونگی۔ بہن کی یہ تقریر سنکر حسن آرا دم بخود ہوگئی مگر دل ہی دل میں سوچنے لگی کہ بار خدایا جو میں مرگئی تو سپہر آرا کیا جانے کیا کر گذرے۔ اسکو تو یہ اتنا بڑا مکان کاٹ کاٹ کھائیگا۔ ادھر یہ باتیں ہوتی تھیں ادھر رعد اس زور سے گرجا کہ بڑی بیگم تک نے اس عمر میں کبھی ایسی آواز نہیں سنی تھی اور رعد کے گرجتے ہی بجلی چمکی اور چمکتے ہی معمولی روشنی سے کہیں زیادہ تجلی ہوکر بڑی بیگم صاحب کی کوٹھی کے اصطبل میں کھپریل پر گری۔ بجلی کے گرتے ہی حسن آرا کو غش آگیا۔ روح افزا کے ہاتھ پاؤں سرد ہوگئے۔ اور ادھر اصطبل میں ایک سائیس اور ایک گھوڑا بجلی سے جلکر خاک سیاہ ہوگیا اور بارش کی یہ کیفیت کہ ذرا دم نہیں لیتی۔ معلوم ہوتا تھا کہ برق و باران نے قسم کھائی ہے کہ آج ہی سارے عالم کو تباہ کردینگے۔ بڑی بیگم کی خود اسوقت ردی حالت تھی مگر اولاد کی محبت۔ گلاب کے خوب چھینٹے دیے۔ لخلخہ سونگھایا حسن آرا کو ذرا ہوش آیا مگر روح افزا کے ہاتھ پاؤں ابھی تک سرد ہی تھے۔ اصطبل کی کسیکو خبر ہی نہ تھی کہ وہاں سائیس اور گھوڑے کی جان گئی۔ جو جہاں بیٹھا تھا وہ بس وہاں ہی کا ہوگیا تھا۔ رعد پھر گرجنے لگا۔ اور اس مرتبہ اور بھی آواز بلند ہوئی حسن آرا کانپنے لگی روح افزا کو ایک اصیل نے آنکر دولائی اڑھادی۔ اسوقت کوئی گرم چیز ہاتھ نہ آئی تو فلالین کا ایک نیا ٹکڑا ادھر ادھر لپیٹ دیا۔

حسن۔ اماجان دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہوے جاتے ہیں۔

ب۔ بیٹی کیا کروں۔ ہاتھ پاؤں پھولے ہوے ہیں۔

م۔ کیا برا وقت ہے۔ اوئی اللہ۔ ہے ہے۔ جی دہل رہا ہے۔

روح۔ ہائے ہائے جیسے معلوم ہوتا ہے کوئی کلیجا مسوس رہا ہے۔

سپہر۔ باجی کیا کریں۔ ہائے تمکو سمجھائیں یا اندر والے کو سمجھائیں۔

اب ہوا اس زور سے چلی کہ جو دروازے کھلے ہوے تھے پھٹا پھٹ بولنے لگے اور تین چار شیشے بھی ٹوٹ گئے۔ ہوا نے ایسا زور باندھا کہ درخت جڑ سے اکھڑ اکھڑ گئے۔ اتنے میں زلزلہ آیا اور بڑی بیگم حسن آرا کی پلنگڑی کو آپ ہی آپ ہلتے ہوے دیکھکر زور سے چیخ اٹھیں۔

سپہر۔ ہائیں ہائیں۔ اماجان جیسے کسی نے کوٹھی کو سر پر اٹھالیا مارے ڈر کے سپہر آرا بڑی بیگم سے لپٹ گئی۔

روح۔ اے ڈرو نہیں بھونچال تھا۔

م۔ جی ہاں کیونکر نہو۔ اب گناہ بہت ہونے لگے نہ۔

بڑی بیگم کو شک کی جگہ یقین تھا کہ کوئی جن یا بھوت پریت ہے جسنے حسن آرا کے پلنگ کے اٹھلنے کا قصد کیا۔ لہذا مارے خوف کے چیخ اٹھیں لیکن جب روح افزا نے بھونچال کا نام لیا تو ذرا دل کو تسکین ہوئی حسن آرا کی طبیعت اب اور بھی ناساز ہوگئی۔ حالت دم بدم زار ہوتی جاتی تھی۔ ایک آنکھ سے نیل ڈھلنے لگا۔

م۔ بیگم صاحب۔ بیگم صاحب۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حسن۔ (بہت آہستہ سے) ہان۔
سپہر۔ باجی جان پیاری باجی جان۔
روح۔ ای حسن آرا حسن آرا۔

حسن آرا کو اسوقت بات کرنا شاق گذرتا تھا۔ اور سانس لینا تک وو بھر تھا ان سبکی باتین سنتی جاتی تھی مگر لب تک نہ ہلاتی تھی۔ جب کئی بار ان سب نے ملکر پکارا حسن آرا نے ذرا آنکھین کھول دین اور اشارے سے دکھا دیا کہ لب خشک ہین۔

ب۔ اتنی سردی ہی اسوقت مگر انکے ہونٹھ سوکھے جاتے ہین۔

سحر کاذب کے وقت منہ تھما۔ تب بڑی بیگم کو معلوم ہوا کہ ایک سائیس اور ایک گھوڑا شب کو بجلی کی نذر ہوا۔ گھوڑے کے مرنے کا کمال افسوس کیا۔ یہ گھوڑا انکے شوہر کی خاص سواری کا تھا۔ اب بہت بوڑھا ہوگیا تھا اور گویا پنشن پاتا تھا صبح کو حسن آرا کی طبیعت ذرا ذرا ٹھہری یہانتک کہ نماز صبح بھی ادا کی دفعتہ بڑی بیگم کو بہار النسا یاد آئین۔

مغلانی سے کہا کہ یہ مینھ تو عالمگیر تھا۔ خدا جانے کسقدر فاصلے تک برسا ہوگا۔ خورشید اور بہار النسا نے راہ مین بڑی تکلیف اوٹھائی ہوگی۔ ہم اپنے گھر مین تھے لیکن کلیجا منھ کو آتا تھا۔ دل ہاتھون اچھلتا تھا۔ انکی سفر مین کیا حالت ہوئی ہوگی مغلانی نے سمجھایا کہ حضور ریل کی سواری کچھ جھگڑے کی سواری تو ہی نہین۔ اسکر خدانخواستہ کچھ خوف کی جگہہ ہو۔ حضور ہین۔ بہار النسا بیگم ہین دو عورتین خدمت کے لیے ساتھ ہین۔ چار سپاہی ہین۔ خدمتگار ہی۔ اتنے آدمی ہین پھر ڈر کیا ہی۔ بڑی بیگم نے کہا یہ سب ایک ہی درجے مین تھوڑا ہی بیٹھے ہونگے۔ لوگ کہتے ہین ریل مین درجے درجے بنے ہوتے ہین۔ مغلانی بولی پھر کیا ہوا حضور اور بیگم صاحب

اور دونون عورتین تو ایک ہی جگہہ پر ہونگی۔ آپ گھبرایئے نہین۔ اللہ مالک ہی۔ وہ بڑا کریم ہی۔ اور حضور خدا جانے ریل اسوقت کتنے ٹیشن نکلگئی ہو۔

اتنے مین مہری دوڑتی ہوئی باہر سے آئی۔ اُفوہ باہر تو وہ بھیڑ لگی ہی کہ بس کچھ پوچھو نہین۔ صاحب لوگ بھی ہین۔ اور سارا زمانہ اُمنڈ آیا ہی روح افزا نے کہا ہان بجلی گری تھی نہ کل۔

ب۔ بجلی کیا گری ابتک کلیجا دہل رہا ہی۔
سپہر۔ ہی ہی اُسوقت کیا کیفیت تھی۔ توبہ توبہ۔ ایسا وقت اللہ نہ دکھائے پھر کبھی۔
روح۔ بس یہی معلوم ہوتا تھا کہ کوٹھی اب گری اور اب گری۔
م۔ آنکھ ایسی جھپکی کہ بس کچھ نہ پوچھیے۔ اللہ نے بہت بچایا۔

روح افزا اور سپہر آرا ایک روشندان سے اصطبل کی طرف دیکھنے لگین دیکھا ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہین۔

نو بجے کے وقت حکیم صاحب تشریف لائے۔ پردہ کیا گیا۔ حکیم صاحب نے نبض دیکھی حال پوچھا نسخہ لکھا اور کہہ گئے کہ کل صبح کو پھر حاضر ہونگا۔ مگر شب کو پھر تپ آگئی اور بے چینی اُس روز سے بھی زیادہ ہوئی۔ اسی طور پر ایک ہفتہ گذرا۔ اس عرصہ مین نواب صاحب کے تین خط آئے۔ بڑی بیگم کو تشفی ہوئی کہ نواب اور بہار النسا مع الخیر اپنے گھر کو پہونچ گئے۔

روح افزا اور سپہر آرا نے باہم مشورہ کر کے نواب صاحب کے نام خط لکھا کہ حسن آرا بیگم کی طبیعت روز بروز بے لطف ہوتی جاتی ہی۔ حکیم صاحب کے معالجے سے ذرا افاقہ نہوا اور ڈاکٹر کا علاج بھی سوا مہینے تک کیا تھا مگر پھر بخار آگیا۔ اب ہم سب کی صلاح یہی ہی کہ آپ اس خط کے دیکھتے ہی یہان آئین اور ہم سب کو وہان لیجائین۔ تاکہ ڈاکٹر کی صلاح کے مطابق تغیر آب و ہوا ہو

اور حکیم جی کی بھی یہی صلاح ہی -
یہ خط نواب صاحب نے پڑھکر بہار النسا بیگم کو سُنایا اُنھون نے کہا کہ جاؤ - اور جس طرح ممکن ہو سمجھا بجھا کرلے ہی آؤ - اَب بیماری طول کھینچتی جاتی ہی - یہ اچھّی بات نہین - نواب صاحب نے اپنے پروس مین ایک وسیع و دلکشا کوٹھی خالی کردی اور فرش مکلّف سے کمرون کو آراستہ کرکے بہار النسا سے رخصت ہوے ریل کے اسٹیشن پر آئے - ٹکٹ لیا سوار ہوئے -

جسوقت مہری نے جاکر خبردی کہ نواب صاحب آئے ہین - روح افزا اور سپہر آرا ایسی خوش ہوئین کہ عمر بھر مین شاید دو ہی تین مرتبہ اسدرجہ محظوظ ہوئی ہونگی - بڑی بیگم کو بھی تشفّی ہوئی اور نواب صاحب کمرے مین داخل ہی ہوے تھے کہ حسن آرا نے کہا کہ نواب ہم اچھے ہو گئے نواب صاحب نے بڑی بیگم کو بہ ادب سلام کیا اور بیٹھے -

ن - پھر بخار آگیا - یہ بار بار بخار آنا اچھا نہین - اَب کی جم کر علاج کرنا چاہیے -

ب - خورشید دولھا - اللہ ویسی رات دشمن کو بھی نہ دکھائے مین تو کہتی تھی کہ سویرا کیونکر ہوگا -

روح - دولھا بھائی انکی تو یہ کیفیت کہ دم بھر چین نہین - بخار الگ - ضعف الگ - پیاس کے مارے ہونٹھ بالکل کانٹا ہوے جاتے تھے - اور تڑپتی جاتی تھین - اور اُدھر مینھ کہے کہ مین آج ہی برسون گا - اور بجلی ایسی لوندے ایسی چمکے کہ الٰہی توبہ اصطبل پر گری تو کلیجہ دہل گیا اور انکو غش آگیا - دروازے بند تھے مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی توڑ کے پھینکے دیتا ہے - اسی مین بھونچال بھی آیا - اُف ہم سب گھبرا اُٹھے تھے -

بڑی بیگم صاحب نے نواب نامدار کے لیے کچھ ولایتی انار اور کشمش اور پستہ بھیجا مغلانی نے آنکر کہا کہ حضور چاء بھی تیار ہی لاؤن - نواب صاحب نے کہا نہین - اب اسوقت نہین شام کو - روح افزا بیگم نے پوچھا - دولھا بھائی وہان جائینگے تو رہین گے کہان - نواب صاحب تو پہلے ہی سے بندوبست کر چکے تھے - کہا کہ ہمکو اسکا خود خیال تھا پڑوس مین ایک صاف ستھری اور وسیع کوٹھی ہی - اُسکو آراستہ کردیا ہی - نہایت دلچسپ مقام ہی - ایک مہینے مین آرام ہو جائیگا - انشاء اللہ ڈاکٹر رب دوست ہین اور اگر بڑی بیگم صاحب اصرار کرینگی تو حکیم صاحب کا علاج ہوگا - وہان ایک سے ایک بڑھکر حکیم ہی -

بڑی بیگم کو یقین واثق ہو گیا تھا کہ اگر حسن آرا چندے اور اسی طرح علیل رہی تو آنکھین چھت سے لگجائینگی اور پھر کسی طبیب کا بس نہ چل سکیگا - لہذا اُنھون نے منظور کرلیا کہ حسن آرا اور سپہر آرا اور روح افزا کو لیکر ایک مہینے کے لیے وہان جاکے رہین - بہار النسا اور روح افزا دونون کی سسرال وہین تھی - نواب صاحب سے اُنھون نے کہدیا کہ یہ صلاح مجھے پسند ہی - دوسرے روز روح افزا اور حسن آرا اور سپہر آرا اور بڑی بیگم اور مغلانی اور کئی پیش خدمتین اور نوکر چاکر نواب صاحب کے ساتھ روانہ ہوے - نواب صاحب نے پورا درجہ کرایہ پر لیا اور پردہ باندھکر ایک طرف اور سب نوکر بیٹھے اور ڈوکمپارٹمنٹ مین یہ سب کو لیکر بیٹھے -

کانسل کی عنایت اور قسطنطنیہ کی زیارت

اَب سُنیے کہ میان آزاد کا نام دور دور تک مشہور ہو گیا تھا اور اکثر لوگ انکی ملاقات کے شائق تھے - مالٹا کے اخبار مین تو انکی تعریف درج ہو ہی چکی تھی - اسکندریہ کے اخبار بھی انکی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

توصیف سے مالامال تھے۔ جس اخبار کو کھولو جس میگزین کو پڑھو آزاد ہی آزاد کا ذکر خیر ہی۔ اسکندریہ کے ایک ہوٹل مین میان آزاد مع خوجی کے فروکش ہوے کھانا کھانے کا وقت آیا تو خوجی رنگ لائے۔

خوجی۔ لاحول ولاقوۃ۔ یہان کھانے والے کی اپنے حساب ایسی تیسی۔ ہم کوئی بات خلاف شرع نہ کرینگے۔ چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جاے۔ ذرا سی تکلیف کے لیے ہم اپنا مذہب دینگے۔ آپ شوق سے جائین اور مزے سے کھائین۔ ہم درگذرے۔

آزاد۔ اور افیم کھانا خلاف شرع نہین ہی۔

خ۔ ہرگز نہین۔ اور اگر ہی بھی تو یہ کیا فرض ہی کہ ایک امر خلاف شرع کرین تو کل امور شرع کے خلاف ہی کرین۔

آزاد۔ ابے تو نامعقول یہ کس گدھے نے تجھسے کہا کہ یہان کھانا شرع کے خلاف ہی۔ میز کرسی دیکھی اور بک اٹھے کہ شرع کے خلاف ہی۔ اگر لحم خوک یا شراب ہو تو خیر۔ ہم کہین خلاف شرع ہی اسمین کیا ہی صاف ستھرا مقام۔ مسلمان پکانے والے مگر خبط کا کیا علاج ہی۔

خ۔ جی وہ خبط ہی سہی آپ رہنے دیجیے۔ ہونہہ!!!۔

آزاد۔ ہونہہ! ہونہہ کیا معنی۔ کھانا کھاؤ نہین تو جہنم مین جاؤ۔

خ۔ جہنم مین وہ جائینگے جو یہان کھائینگے اور اپنے اب سیدھے بہشت مین دندنائینگے۔

آزاد۔ جی اسمین کیا شک ہی۔ اور وہان افیم کھانے آئے گی۔

خ۔ ہم کسی نان بائی کی دوکان پر کباب اور روٹی یا باقرخانی اور گوشت یا پلاؤ مول لیکے کھائینگے۔ مسلمانون ہی کا تو ملک ہی۔

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ دو ترکی آئے اور اپنی کرسیون پر بیٹھکر مزے سے کھانے لگے۔ آزاد کی چڑھ بنی۔ پوچھا کہیے خواجہ بدیعا صاحب مزاج مقطع۔ بول گیدی اب شرمایا یا نہین۔ شدم چہ گتی ست کہ پیش مردان آید۔ کیا اب بھی وہی خم دم ہین۔ جھیپو جھیپو سب مجھسے نہ کہو۔ دل مین ذرا شرماؤ۔ پھٹے سے منہہ۔

خوجی نے پہلے تو کہا کہ یہ مسلمان نہین ہین۔ پھر کہا شاید ہون کوئی ایسے ویسے۔ آزاد نے کہا ایسے ویسے نہین۔ خاص الخاص ترک ہین۔ اور روم مین سب میز کرسی پر نصارا کے ساتھ کھاتے ہین۔ خوجی کو اب تک اس بات کا یقین نہ آیا۔ غور سے دیکھا کیے۔ کہا شراب ان لوگون نے نہین مانگی۔ اگر مسلمان ہین تو مذہب کے خلاف کرتے ہین۔ ذرا ان سے پر وبال تو ملاؤن۔

خ۔ (ترکون کے پاس جاکر) کیون حضرت آپ کا نام کیا ہی۔

ایک ترکی۔ احمد آفندی۔

خ۔ اور آپ کا اسم شریف۔

دوسرا ترکی۔ عبد الصمد۔

خ۔ دولت خانہ۔ بیت شریف۔

ایک۔ خاص استنبول۔

خ۔ اور آپ۔

دوسرا۔ مین اڈریا نوپل کا باشندہ ہون مگر دس بارہ برس سے سفر مین ہون۔ ہندوستان مین دو برس رہا۔ کلکتہ گیا۔ بمبئی لاہور۔ دہلی اور چین مین رہا۔ اور عدن مین بھی رہا۔ فرانس گیا۔ انگلستان مین چھ مہینے رہا۔

خ۔ آپ لوگ یہان ہوٹل مین کھانا کھاتے ہین۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

احمد- برابر-

خ- شرع کے خلاف نہین ہی-

عبد- شرع کے خلاف؟ واہ- شرع کے خلاف کیون-

احمد- آپ کا اسم شریف-

آزاد- میان آزاد-

احمد آفندی اور عبد الصمد دونون اُٹھہ کھڑے ہوے مصافحہ کیا اور کہا اخاہ میان آزاد تمھین ہو-

آزاد- آپ کہان سے جانتے ہین مجھے-

عبد- آپ شہرۂ آفاق ہین-

خ- (آہستہ سے) شیطان کے بڑے بھائی بھی ہین-

احمد- آپ کا بڑا نام ہی-

عبد- بڑی خوشی ہوئی اسوقت کہ آپ سے ملاقات ہوئی آپ بڑے جوانمرد ہین-

آزاد- آخر آپ سے کہا کس نے-

احمد- اخبار نے-

آزاد- ہم کون ہین-

احمد- آزاد جو ایک عروس سرمایۂ ناز کے عاشق زار ہین اور اُسی بُت ترسا کے سبب سے ٹرکی جاتے ہین- ہمسے سُنیے-

خ- متحیر ہوکر- آپ سے کسنے کہا-

احمد- اخبار-

عبد- آپ چلکر ہمارے ملک کے کانسل سے تو ملیے- وہ بھی آپکے نام نامی سے واقف ہوگئے ہین- ضرور چلیے-

آزاد- حاضر ہون- مگر رسائی وہان تک مُحال ہی-

عبد- آپ کے لیے اور رسائی کی ضرورت- آپکا نام نیک ایسا مشہور ہی کہ جہان چاہیے چلے جائیے- بے جھجک- ہم آپ کو لے چلینگے-

تھوڑی دیر کے بعد آزاد نے کپڑے بدلے اور اُن دونون روسائے ٹرکی کے ہمراہ رکاب کانسل سلطنت روم کی خدمت مین مستفید ہونے چلے- آزاد نے اثنائے راہ مین کہا کہ گو مین نے ہندوستان مین ہر قسم کی تعلیم پائی ہی اور ان امور کو خوب سمجھ سکتا ہون لیکن پھر بھی اگر کوئی خاص طرز ملاقات ہو تو اطلاع دیجیے- احمد آفندی نے بیان کیا کہ کانسل ممدوح بڑے سادہ مزاج آدمی ہین- آپ چاہے سلام بھی نکرین اُنکو اسکی کُچھ پروا نہین- وہ خود ایک دن آپ کا تذکرہ کرتے تھے-

میان آزاد جو وہان پہونچے اور احمد آفندی نے جاتے کہا (میان آزاد آپ ہی ہین) تو کانسل ممدوح نے بڑے تپاک سے مصافحہ کیا اور پوچھا آپ عربی بول سکتے ہین- میان آزاد نے عربی مین جواب دیا-

کانسل- آپکی ملاقات سے ہم بہت خوش ہوئے-

آزاد- عنایت بندہ پروری-

کانسل- جزیرہ پیرم کے پاس آپ کا جہاز غرق ہوگیا تھا-

آزاد- جی ہان-

کانسل- آج ہمنے تار مین پڑھا-

آزاد- بڑی تباہی آئی-

کانسل- آپکی بڑی تعریف ہی- اب آپ کب جائینگے-

آزاد- بہت جلد-

احمد- حُسن اتفاق سے ہوٹل مین ملاقات ہوئی-

آزاد- اب جنگ کا کیا حال ہی-

کانسل- اب روس نے اشتہار جنگ دے دیا ہی- دریا پرتھ سے روسی لشکر عبور کرتا ہی- اور ہماری باڑی اکثر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مقامات پر اُنپر آگ برساتی ہی- خصوصاً اُڈیسہ کے پاس-

آزاد- اُف جی چاہتا ہی- فوراً پہونچون- اب ایک منٹ کا قیام بھی شاق گذرتا ہی-

کانسل- ہان جلد جائیے-

آزاد- دیکھیے جنگ کا انجام کیا ہوتا ہی-

کانسل- اکثر وزراے سلطنت عثمانیہ کو یقین ہی کہ برٹن سے مدد ملیگی- مگر مشکل ہی- ہمین اِسکی اُمید نہین- انگلستان کی حکمت عملی یہ ہی کہ جب تک اپنا نقصان متصور نہو کسیکا جنبہ نکرے-

آزاد- اور روس بھی تو تنہا ہی-

کانسل- ہان مگر فرق یہ ہی کہ وہ حملہ کرتا ہی اور ہم حملہ روکتے ہین ہمارے اعضا و جوارح ہی ہمارے دشمن ہو گئے-

احمد- سرویہ کو روس ہی نے ورغلانا تھا-

آزاد- یہ تو ظاہر ہی-

احمد- ہمارے وزرا مین صرف ایک مدحت پاشا قابل وزارت ہی مگر معتوب-

آزاد- افسوس-

عبد- لیکن ترک جان دینے پر آمادہ ہین اور دیکھ لیجیے گا خوب لڑینگے- چھکّے چھوڑا دین تو سہی-

آزاد- انشاء اللہ-

کانسل- جنگ دو سر دارد- شاید خدا ہمین کو فتح دے-

آزاد- انشاء اللہ-

کانسل- ہمارا ایک ایک سپاہی جان ہتھیلی پر لیے ہی-

آزاد- خدا اُنکو مدد دیگا-

احمد- جرمنی اور روس کی سازش بڑی ہی-

آزاد- اور اسٹریا بھی در پردہ انھین کا جنبہ کریگا-

بہت عرصے تک کانسل اور آزاد اور احمد آفندی اور عبد الصمد مین ٹرکی کی نسبت گفتگو رہی- اِسکے بعد میان آزاد سے کانسل نے کہا کہ آپ میرے ساتھ ہون- ازاد نے بخوشی منظور کر لیا-

احمد آفندی اور عبد الصمد شام کے وقت میان آزاد کو اسکندریہ کی سیر کے لیے لیگئے- اِس شہر مین میان آزاد نے یورپ اور ایشیا کے مختلف اقوام کے لوگ دیکھے- ٹرکی کے افسران اعلیٰ اور قسطنطنیہ کے عائد اور رؤسا جو وہان تشریف رکھتے تھے- اُنکی خدمات ہمایون مین بھی میان آزاد نے نیاز حاصل کیا- اور جو شخص اُنسے ملا تپاک ہی کے ساتھ پیش آیا-

حضرت خواجہ بدیع صاحب کو میان آزاد ہوٹل ہی مین چھوڑ گئے-

خوجی سوچے کہ بیٹھے بیٹھے کھیّان کب تک مارا کرینگے آؤ دیکھین کوئی ہندوستانی بھائی ہون تو گپین اُڑین- اِدھر اُدھر ٹہلے- آخر کار ایک ہندوستانی سے ملاقات ہوئی- علیک سلیک کے بعد چہ میگوئیان ہونے لگین خواجہ صاحب نے پوچھا کیون بھئی اسکندریہ مین افیم ملتی ہی کوئی چانڈو خانہ ہی- کہین مدک اُڑتی ہی- چرس کی تو آسمان کی خبر لاتی ہی یا نہین- ایکدم سے تین چار سوال کیے اور اُس بیچارے کو دم بھی نہ لینے دیا- وہ اِنکے بھی اُستاد نکلے- کسی بات کا جواب ہی نہ دیا- خوجی تیکھے آدمی- اِنکو بھلا یہ تاب کہان کہ کسی سے سوال کرین اور وہ جواب نہ دے- بگڑ کھڑے ہوئے- قسم خدا پاک کی بس اِسوقت لاش پھڑکتی ہوتی واللہ لاش پھڑکتی ہوتی- ہونہہ- خواجہ بدیع کو کیا وہ سمجھے ہین- نہوئی قرولی ورنہ تماشا دکھادیتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اُنھون نے جو اِسقدر وحشت کی لی تو وہ بیچارہ سمجھا کہ یہ پاگل ہی۔ اگر بولونگا تو خدا جانے کاٹ کھائے۔ چکت دے۔ چوٹ کرے لڑ پڑے۔ اِس سے بہتر یہی ہی کہ چُپکے ہو رہو۔ اِسکے سکوت سے میان خوجی سمجھے کہ دب نکلا۔ اور بھی اکڑ گئے۔ اُسنے جو اِس دیوانے کو اکڑتے دیکھا تو سمجھا کہ اب چوٹ کیا ہی چاہتا ہی۔ ذرا پیچھے ہٹ گیا۔ پیچھے ہٹنا تھا کہ میان خوجی اور بھی شیر ہوئے۔ مگر گُندے تول تول کے رہجاتے تھے۔ پوچھا بھلا ٹھنڈا پانی بھی یہان مل سکتا ہی۔ مگر اِسقدر سرد ہو کہ دانتون مین لگے وہ جھٹ پٹ آبِ سرد لایا۔ خوجی نے پیا تو آبِ حیات کا مزہ پایا۔ پانی ہی یا آبِ زندگانی ہی۔ مانگ کیا مانگتا ہی۔

اللہ اللہ۔ اَب میان خوجی اپنے وقت کے بادشاہ ہو گئے۔ مانگ کیا مانگتا ہی۔ اُف رے تری سخاوت اُس آدمی کو اور بھی یقین ہو گیا کہ اِس شخص کو خلل دماغ ضرور ہی۔ حالت تو اِس درجہ ردی ہی اور حاتم کی قبر پر لات مارنے کو مستعد۔ مین اِس سے مانگون تو کیا مانگون۔ اِسکے پلّے ٹکا تو ہی نہین۔ خوجی نے پھر اکڑ کر کہا کہ مانگ کچھ۔ جو جی چاہے سو مانگ۔ اُسنے ڈرتے ڈرتے کہا یہ جو ہاتھ مین ہی دے دیجیے۔ خوجی کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔ ارے غضب۔ او ظالم خدا تجھسے سمجھے۔ جان تک مانگتا تو مین دریغ نہ کرتا۔ جینیا بیگم نہین دیجاتی۔ اُسکو اگر اتنا معلوم ہو جاتا کہ حضرت خواجہ صاحب کے دستِ مبارک مین افیم ہی اور افیم پر حضرت ہزار جان سے عاشق ہین تو کچھ اور مانگتا مگر شامتِ اعمال پھر خوجی تنتے ہوئے بولے۔ ؎

جو چاہے سو مانگ آتش درگاہ الٰہی سے
محروم کبھی پھرتے دیکھا نہین سائل کو

اُس شخص سے پوچھا کہ تم یہان کب سے ہو۔ کیا کام کرتے ہو۔ نام کیا ہی باشندے کس صوبے کے ہو اُسنے جواب دیا حضرت مین یہان ہوٹل مین نوکر ہون۔ میرا نام تہور خان۔ امروہے کا رہنے والا ہون۔

خ۔ اخّاہ۔ یہ امروہہ۔ یہی امروہہ نہ۔

تہور خان۔ (تہور) یہ کون۔

خ۔ (جھنّلا کر) اجی یہی۔ لاحول۔ مراد آباد کے پاس جو ہی۔

تہور۔ جی ہان۔

خ۔ یہان کب سے ہو۔

تہور۔ ابی سینیا کی لڑائی کے وقت سے۔

خ۔ بھلا اِس ہوٹل مین مسلمان لوگ کھاتے ہین۔

تہور۔ برابر۔ کیون؟۔

خ۔ ہم تو نہ کھائین۔

تہور۔ پہلے مین سمجھا تھا کہ آپ کوئی پاگل ہین۔ مگر اَب تشفّی ہوئی۔

خوجی نے وہ وہ مجنونانہ حرکتین کین کہ ہوٹل والون کو دل لگی ہاتھ آئی بگڑے دل تو ہر شہر اور ہر ملک مین ہوتے ہین دو ایک دل لگی بازون نے مسکوٹ کی کہ خوجی کو چھیڑنا چاہیے۔ اِس ہوٹل مین ایک شخص اِس کام پر مقرر تھا کہ پنکھا قلیون کی نگرانی کرے۔ یہ شخص بونا تھا۔ خاص قاہرہ کا رہنے والا۔ لوگ سوچے کہ اِس بونے اور خوجی سے پکڑ ہو تو خوب بات ہی۔ بونا بڑا شریر آدمی تھا۔ پرلے سرے کا شُہدا۔ لوگون نے اُس سے جا کر کہا کہ چلو تمھاری کُشتی بدی گئی ہی۔

بونا۔ چلو چلو۔

لوگ۔ وہ دیکھو ایک آدمی ہندوستان سے آیا ہی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بونا - جوڑ تو اچھی ہی -

لوگ - پھر جٹ جاؤ -

یہ کہکر بونا میان خوجی کے قریب گیا اور جھک کر سلام کیا خوجی نے جو دیکھا کہ ایک شخص ہمسے بھی اونچے ہین تو اکڑ کر اور اینٹھ کر آنکھون سے سلام کا جواب دیا - بونا اپنے دلمین سوچا کہ ٹھہر جا جاتا کہان ہی تو سہی جو چپا بنا کر چھوڑون ادھر اُدھر دیکھکر ایکدفعہ ہی موقع جو پایا تو میان خوجی کی ٹوپی اُتار کر چٹاخ سے ایک دھول جمائی اور ٹوپی پھینک کر بھاگا مگر ذرا اور اسے پانوئن بھاگ کے جاتا کہان - خوجی بھی جھپٹے آگے آگے بونا - اور پیچھے پیچھے میان خوجی - او گیدی - او مردک نہوئی قرولی واللہ اس دم بھونک ہی دیتا تیغ سے قرولی بھونک دیتا - تھوڑی دیر مین بونے نے کہا کہ اب سانس نہین لیجاتی - اور خوجی نے لپک کر ہاتھہ پکڑا -

خ - کیون بے -

بونا - (منھہ چڑانے لگا) -

خ - اب بولو -

بونا - (پھر منھہ چڑھایا) -

اتنے مین خوجی کو غصہ آیا تو حضرت نے بھی ایک دھپ جڑی تڑاقسے پڑی اور چٹاخ کی آواز گونجنے لگی -

خ - اور لیگا -

بونا - اپنی زبان مین اچھوڑ - نہین مار ہی ڈالونگا -

خ - ہات تیرے کی -

بونا - آج رات کو گلا گھوٹون گا -

خ - (دھپ جماکر) او گیدی -

بونا - دو ہوئین -

خ - دے مارون اُٹھا کر -

بونا - رات ہی اور تم اور مین -

خ - (گھونسا لگاکر) ہات تیرے کی -

خوجی نے جھلا کر بونے کو اُٹھا کے دے مارا - چارون شانے چت -

خ - (اکڑ کر) وہ مارا - ے

من آن رستم گرد روئین تنم	کرده با پرلخپتہ را بشکنم

اور لیگا - خوجی سے یہ باتین -

میان آزاد احمد آفندی کے ساتھہ ہوٹل مین آئے - اسباب لیا اور خوجی سے کہا آج شب کو یہان ٹھہرو - مین کانسل کے ہان مدعو ہون جب جہاز پر سوار ہونگا تمکو بلا لونگا خوجی اُسوقت زمین پر قدم نہین رکھتے تھے - عمر بھر مین اُنھون نے آج پہلے ہی مرتبہ ایک آدمی کو نیچا دکھایا تھا -

خ - اسوقت ایک کُشتی اور نکالی -

راوی - (اور) کے لفظ نے پھڑکا دیا - گویا کئی کُشتیان اور بھی نکالی تھین -

آزاد - کُشتی کیسی -

خ - کُشتی کیسی کیا معنی - کیسی ہوتی ہر کُشتی -

آزاد - معلوم ہوتا ہی بڑے ہو -

خ - اُس پٹنے والے کی ایسی تیسی اور کہنے والے کو کیا کہون -

آزاد - کُشتی نکالی - ؟

خ - ارے میان بولتے نہین -

تہور - ہان حضور یہ سچ کہتے ہین -

خ - لو -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آزاد۔ (تہور خان سے) کیا ہوا کیا۔
تہور۔ جی یہان ایک بونا ہی۔ اُسنے ایک دھول لگائی۔
آزاد۔ دیکھانہ مین تو سمجھا ہی تھا کہ پٹے ہونگے۔
خ۔ سُن تو لو۔
تہور۔ بس دھول کھاکر۔ یہ لپکے۔ اُسکو کئی چپتین لگائین اور اُٹھاکر دے پٹخا۔
خ۔ وہ پٹخنی بتائی ہی کہ یاد ہی تو کرتا ہوگا۔ دو مہینے تک کھٹیا سے نہ اُٹھ سکے۔
تہور۔ بجا ہی وہ دیکھیے سامنے اکڑ رہا ہی۔
آزاد۔ ہی ہی۔ وہ تو اِس وقت بھی اکڑ رہا ہی۔ تم تو کہتے تھے کہ دو مہینے تک اُٹھ ہی نہ سکیگا۔
خ۔ ہوا تو چلنے دو۔

الغرض آزاد اسباب لیکر احمد آفندی کے ساتھ کانسل کے ہان گئے۔ شب کو میان خوجی ہوٹل ہین سورہے۔ کوئی نو بجے رات کو اُٹھے تو دیکھا کہ لمپ گل ہوگیا۔ اُنھون نے پکارا کوئی ہی۔ پانی پلاؤ۔ ایک آدمی نے دروازہ کھولا۔ پانی دیا گلاس لیکے خوجی نے پیا۔ لیٹ رہے۔ اِتنے مین اُس کمرے مین چٹاخ کی آواز گونجی۔ ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ یہ آواز کیسی تھی۔ یہ میان خوجی کی کھوپڑی پر دھول لگی تھی۔ آگ بھبوکا ہوکر خوجی اُٹھے تو دیکھا کہ ایک پستہ قد آدمی بھاگا جاتا ہی۔
خ۔ ارے لاحول۔ یہ تو وہی بونا مردک معلوم ہوتا ہی پانی اسی نے پلایا تھا۔ اور چپت بھی اسی نے جڑی۔ او گیدی کیا تڑکا نہوگا۔ ذبح کرکے رکھدون تو سہی۔
یہ کہکر خوجی کمرے مین آئے۔ تھوڑی دیر مین ایک شخص نے جسکے ہاتھ مین ایک قیمتی لالٹین بھی خوجی کے کمرے کا دروازہ کھولا۔ این! روشنی ندارد اور ابھی نو ہی بجے ہین۔ ایک آدمی پر جرمانہ کیا۔ خوجی اُٹھ بیٹھے۔
خ۔ او گیدی پھر آیا۔
اُس شخص نے تہور خان اور دو تین اور ہمراہیون سے پوچھا کہ یہ کون ہی۔ لوگون نے بیان کیا۔ صاحب کوئی پاگل سا معلوم ہوتا ہی۔ خوجی نے اشارے سے بتایا کہ وہ بونا مجکو دق کرتا ہی۔ تہور خان کو اُس شخص نے حکم دیا کہ جو یہ کہین اُسکا ترجمہ کرکے ہمکو بتاؤ۔ یہ شخص ہوٹل کا منیجر تھا۔ غل کی آواز جو سُنی تو آیا کہ دیکھون ماجرا کیا ہی۔ بونا بلوایا گیا۔ آتے ہی منیجر نے اپنے ہاتھ سے ایک تھپڑ لگایا۔ اب سُنیے اِدھر تو منیجر صاحب کمرے سے باہر گئے اور اُدھر خواجہ بدیع صاحب کو دست آنے شروع ہوئے وجہ یہ کہ پانی مین بونے نے جمال گوٹا ملا دیا تھا۔ اثر دکھایا ہی چاہے۔ ہوٹل کے نوکرون نے منیجر کو جگایا۔
منیجر۔ کیا ہی۔
نوکر۔ ایک آدمی ماندا ہوگیا ہی۔
منیجر۔ کیا ہیضہ ہوا۔
نوکر۔ جی نہین۔ دست آتے ہین۔ ابتک کوئی گیارہ دفعہ گیا ہوگا۔
منیجر۔ وقت کیا ہی۔
نوکر۔ دو بجے۔
منیجر۔ تم لوگ موقوف کردینے کے قابل ہو۔ ابتک کیون نہ اِطلاع دی۔
نوکر۔ اُس دن جگایا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

منیجر - چیپ سُور - ڈسے سے کہو ڈاکٹر صاحب کے نام خط لکھے -

ڈسے کلرک کا نام تھا - ڈاکٹر صاحب کے نام خط بھیجا - ایک گھنٹے کے عرصے مین تشریف لائے -

ڈاکٹر - اِسکو کسی نے جمال گوٹا دے دیا - بُرا حال ہی - دست بہت آئے -

منیجر - پھر اَب -

ڈاکٹر نے نسخہ لکھا - اور حکم دیا کہ ابھی دوا لاؤ - اور پلا دو -

ٹرکی کے کانسل کے یہان میان آزاد فرخ نہاد ایک صاف شفاف اور رفیع و وسیع کمرے مین آرام کر رہے تھے کہ دفعۃً ایک گھنٹی اِس زور سے بجی کہ میان آزاد کی آنکھ کھل گئی - اور اُنھون نے سُنا کہ ایک شخص انکو کمرے کے باہر بلاتا ہی - پوچھا کون - کہا حضور کا خادم - ہوٹل سے ایک آدمی آیا ہی - اور آپ کو بُلاتا ہی -

میان آزاد نے کہا لاحول ولا قوۃ - مُدّت کے بعد آرام کے ساتھ سونا نصیب ہوا تھا اِس خوجی مردک کے سبب سے سونے نپائے - بلاؤ صاحب بلاؤ وہان پھر جھگڑے ہونگے کسی سے - عجب پاگل ہی نالائق - خدا سمجھے اِس سے بھلا اِسوقت آدھی رات ڈھل گئی پوچھیے یہان کیا کام تھا - میان آزاد اُٹھ کر باہر گئے - تو دیکھا کہ دو آدمی کھڑے ہین - ایک کانسل کا نوکر جسکو اُنھون نے میان آزاد کی خدمت کے لیے مُقرر کیا تھا - اور دوسرا کوئی اجنبی تھا جسکو میان آزاد نے بیشتر کبھی نہین دیکھا تھا -

آزاد - (اپنے دل مین) !! اِین سمجھے تھے کہ میان

خوجی ہونگے -

اجنبی - ہوٹل سے آیا ہون - منیجر نے بھیجا ہی اور یہ چھٹی دی ہی -

آزاد نے خط لیا پڑھا تو رنگ فق ہو گیا -

مسٹر آزاد - جس شخص کو آپ یہان چھوڑ گئے تھے وہ گیارہ بجے رات سے علیل ہو گئے ہین - ابتک چودہ دست آ چکے - ڈاکٹر صاحب کی رائے ہی کہ اگر دو چار دست اور آئے تو یہ مر جائینگے - آپ آئیے - آپکے دوست کی بھی یہی خواہش ہی - ہمارے نزدیک اَب یہ بڈھا آدمی دو ہی چار گھنٹے کا مہمان ہی -

(آپ کا دوست منیجر ہوٹل اِلخ)

آزاد - (اپنے دل مین) اور سُنیے اچھا رنگ لائے - چلتے چلاتے دغا دے گئے - اَب نہ بچینگے - جب ڈاکٹر نے جواب دے دیا تو پھر کیا ہو سکتا ہی افسوس -

نوکر - حضور - گاڑی بھی لیتا آیا ہون -

آزاد - ہم کپڑے پہن لین تو ابھی چلتے ہین -

کپڑے پہن کر میان آزاد گاڑی پر سوار ہوئے - گھوڑے ہوا ہوئے اور وَن سے ہوٹل مین داخل - میان آزاد نے دیکھا کہ کمرے مین خوجی لیٹے ہین - اور منیجر اور ڈاکٹر سرہانے کُرسیون پر بیٹھے ہین - آزاد کو دیکھکر خوجی نے سلام کیا اور کہا الوداع -

خدا کرے تم ٹرکی سے سرخرو آؤ اور حسن آرا بیگم کو عقد نکاح مین لاؤ - اِسکے بعد یہ پڑھنا شروع کیا - ع

ہیچ دانی کہ ماکیئیم و شما	سایۂ نورِ آفتاب خدا
سایۂ آفتاب سایۂ اوست	تابشِ نور ہست عین ضیا
نیست خورشید از شعاع بعید	نیست سایہ ز آفتاب جُدا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سایہ و آفتاب یک چیز ند — ہست او واحد و کثیر نما
چون یکے بود سایہ و خورشید — یا رب این کثرت از چہ شد پیدا
نظر از عین ممکنات بدوز — تا کہ سایہ نماید ت یکتا
بگذر از سایہ زانکہ خورشید ست — انچہ تو سایہ خواہش ہر جا
شی واحد نگر کہ چون گردید — عین ہستی جملہ اشیا
ہست یک عین انیہمہ اعیان — یک مسمی است انیہمہ اسما

یہ پڑھکر تین بار کلمہ پڑھا۔ لا آلہ الااللہ محمد رسول اللہ لا آلہ الااللہ محمد رسول اللہ۔ لا آلہ الااللہ محمد رسول اللہ۔

آزاد۔ (ڈاکٹر سے انگریزی مین) بچنے کی امید ہی یا نہین۔

ڈاکٹر۔ بہت کم۔

آزاد۔ عارضہ کیا ہی۔ ہیضہ ہی۔ یہ ہوا کیا دفعتہً۔

ڈاکٹر۔ جال گوٹا۔

مینیجر۔ جی نہین دست آ گئے کسیوجہ سے۔ مگر بچنا محال ہی۔

آزاد۔ افسوس صد افسوس کہان پر ساتھ چھوٹا۔

خوجی نے آزاد سے بہ منّت و سماجت کہا کہ اسوقت سورۂ یٰسین کسی سے پڑھوایئے آزاد نے مینیجر سے کہا کسی حافظ کو بلوایئے۔ چنانچہ ایک شخص یمن کے باشندے مُلّا فرقان بلوائے گئے۔ خوجی کے قریب بیٹھکر اُنھون نے سورۂ یٰسین قرأت کے ساتھ پڑھنا شروع کیا۔

آزاد۔ لاکھون عیب اِس شخص مین ہین۔ مگر اپنے مذہب کا پکّا۔ شرع کا پابند۔ روزہ دار شب زندہ دار۔ مگر افسوس۔

خ۔ کسی نے کیا خوب کہا ہی۔

پہونچی نہ راحت ہمسے کسیکو ایسے اذیت کوش ہوئے
جان پڑی تب بارِ شکم تھے مرکے وبالِ دوش ہوئے

آزاد۔ اجی تم دو دن مین اچھے ہو جاؤ گے۔ سمجھے۔

خ۔ اجی واہ مین مرون یا جہنم مین جاؤن مگر بھائی واسطے خدا کے ذرا جان کا خیال رکھنا۔ ایسا نہو کوئی جلتا ہو۔ تم آگ مین پھاند پڑو خدا تمھارا حافظ و ناصر ہی۔ ہم تو اب چلتے ہین۔ خطا معاف۔ اب تک ہنسی خوشی تمھارا ساتھ دیا۔ اب مجبوری ہی۔

صبح کے وقت میان آزاد خوجی کو کانسل کے ہان لیگئے اور کہا کہ یہ شخص میرا رفیق قدیم ہی جب مین ہندوستان سے چلا تو اسنے میرا ساتھ دیا۔ اب یہان آکر سخت علیل ہوگیا ڈاکٹر کی رائے ہی کہ چار روز مین اگر بچ گیا تو خیر ورنہ اسکے مرجانے مین شک نہین۔ اگر آپ کو تکلیف نہو اور آپ بدل اجازت دین تو اسکو یہان چھوڑ جاؤن۔ اگر صحت پائے تو آپ از راہ نوازش اسکو جہاز پر ہندوستان واپس بھیجیے گا۔ کمال ممنون ہونگا۔ کانسل نے کہا یہ بات ہی کون ہی جو آپ اسقدر منّت و سماجت کرتے ہین آپ انکو یہان چھوڑ جایئے۔ دو آدمی اِنکی خدمت کے لیے تعینات رہینگے۔ ڈاکٹرون کی قلّت نہین۔ ہر طرح آرام کے ساتھ بقیہ عمر بسر کرینگے۔ آپ مطمئن رہیے اب آپکے لیے بہتر یہی ہی کہ جلد جایئے اور ضرور جایئے دریاے پرتھ سے لشکر روس یہان عبور کرنے کو ہی۔ بڑی سخت جنگ ہوگی خدا خیر کرے۔ دیکھیے کیا انجام ہوتا ہی۔

آزاد نے خوجی کو سمجھایا کہ اب مجبور ہو کر ہمکو تمھارا ساتھ چھوڑنا پڑتا ہی کل صبح کو جہاز روانہ ہوگا۔ تم یہان رہو اور چین کرو۔ دو آدمی تمھاری خدمت کے لیے مقرر ہونگے۔ ڈاکٹر صبح و شام آکر دیکھینگے۔ تمھارا نقصان ہی کیا ہی خوجی نے کہا کہ مجبوری رہنا پڑتا ہی ورنہ میرا تو یہی دل چاہتا ہی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بقول۔ ؎

حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر
خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر

یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد
می گفت گدا بودن کنعان خوشتر

اگر نہ رہون تو کیا کرون۔ آج مُوا کل دوسرا دن۔ یہ تو جیا ئی کا جینا ہی۔ ایسے جینے پر لعنت خدا۔ یہان چاہے دس خدمتگار ہون چاہے بیس بیکار محض۔ ؎

پاے در زنجیر پیش دوستان
بہ کہ با بیگانگان در بوستان

مگر آپ روانہ کی بات ہی۔ ہمکو یہانکی ٹٹی گھسیٹ لائی۔

آزاد۔ ابھی نہین۔

خ۔ نہین کیا معنی۔

آزاد۔ آج کے چوتھے روز دندناؤگے۔ دیکھ لینا ڈنڈ پیلتے ہوگے۔

خ۔ خدا کے اختیار ہی۔

آزاد۔ تمھارا مکان کہان ہی خواجہ صاحب۔

خ۔ مین اصل باشندہ گجرات کا ہون۔ مگر لکھنو کانپور آگرہ اس طرف رہنے کا زیادہ اتفاق ہوا۔

آزاد۔ ارے یار دیکھیے اب کب مُلاقات ہوتی ہی۔

خ۔ ایک بات یاد رکھنا کہ ٹرکی مین سب سے مِل جُل کے رہنا شکر رنجی ہونے نہ پائے۔ واسطے خدا کے باتفاق رہنا۔ جوتی پیزار لڑائی جھگڑے سے مطلب بر آری معلوم۔ اور کبھی خواجہ بدیع کو بھی یاد کرنا ہائے افسوس۔ یار جدائی ایسی شاق گذرتی ہی کہ بس کیا بیان کرون۔

آزاد جب بیماری سے صحت پاؤ تو ہندوستان چلے جانا۔

خ۔ ہونہہ۔ ارے میان دم کا بیان بھروسا نہین ہی۔

خوجی سے رخصت ہو کر میان آزاد روانہ ہوئے کو تھے خوجی نے آبدیدہ ہو کر کہا کہ اب مین بعد صحت کیا کرونگا کانسل نے تشفی دی اور کہا آپ نہ گھبرائین۔ ہم آپ کے لیے ہر قسم کا بندوبست کرینگے آپ مسٹر آزاد سے کچھ نہ کہیے اگر آپ اچھے ہوگئے تو آپ کے وطن آرام کے ساتھ آپ کو بھیجدینگے۔ خوجی کو ان کلمات سے بڑی خوشی حاصل ہوئی آزاد سے ہاتھ ملایا اور روتے روتے کہا کہ اب تو رخصت دو باتین سُن لیجیے۔

ایک یہ کہ وہان سب سے مِل جُل کر رہنا۔

دوسرے یہ کہ بے وجہ جان کو معرض خطر مین نہ ڈالنا۔

آزاد رخصت ہو کر جہاز پر سوار ہوئے۔ اتنے عرصے کے بعد خواجہ صاحب کی مفارقت انکو بہت شاق گذری عالم تنہائی مین طرح طرح کے خیالات دل مین جگہ پاتے تھے۔ سوچے کہ ٹرکی تو پہونچ ہی جائینگے اور کانسل نے جو خطوط افسران عالیمقام اور عائد ذوی الاحترام کے نام لکھ دیے ہین اُنکے ذریعے سے کوئی نہ کوئی عہدہ بھی ضرور پائینگے مگر یقین نہین آتا کہ حسن آرا بیگم کو عقد نکاح مین لائین چنے کے برابر ایک گولی کام تمام کردیگی۔ تھوڑی دیر کے بعد سو رہے۔ پھر اُٹھے ادھر اُدھر کی سیر دیکھی۔ صبح ہوئی شام ہوئی۔ ایک مرتبہ سوئے تو خواب دیکھا کہ حسن آرا بیگم کے دروازے پر پہونچے۔ اور حسن آرا نے انکو اپنے ہاتھ کا بنا ہوا گلدستہ دکھایا۔ مگر دفعتہً کسی شخص نے توپ داغی اور انکی آنکھ کھل گئی تو حسن آرا نہ گلدستہ۔ ناخدا نے کہا لیجیے۔ قسطنطنیہ پہونچ گئے۔ آزاد قسطنطنیہ کے نام سے ایسے خوش ہوئے کہ جامے مین پھولے نہ سمائے۔ شکر خدا بجا لائے کہ قسطنطنیہ تک زندہ تو آ گئے ہائے دیکھیے۔ ؎

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یا ہاتھ توڑے جائینگے یا کھولینگے نقاب
سلطان عشق کی یہی فتح و شکست ہی

آزاد کا نام

بڑی بیگم اور اُنکی پری چہرۂ و زیبا شمائل صاحبزادیان مُشتری خصائل اور ناظورۂ ماہ سیما روح افزا اور نواب نامدار عالی تبار۔ داخل منزل مقصود ہوئے خُدّام عالیمقام نے فنسون کا انتظام سرِ شام ہی سے کر رکھا تھا مخدرات عصمت سمات بیش بہا فنسون پر سوار ہوئین نواب باوقار نے سمند سیاہ زانو کی باگ اُٹھائی۔ اُدھر وہ اِدھر یہ دم کے دم مین پہونچ گئے۔ بہار النّسا بیگم نے فرط طرب سے در خانہ تک پیشوائی کی۔ روح افزا اور سپہر آرا سے خوشی خوشی ملین بڑی بیگم صاحب کو آداب عرض کیا مگر حُسن آرا کو جو دیکھا تو دھک سے رہ گئی۔ اوئی اللہ ۔۔ انھین ہو کیا گیا ۔ بھلے کو روح افزا نے خط بھیجدیا۔ ای اللہ جانتا ہی۔ مین نے جب غور کر کے دیکھا تب پہچانا۔ خدا نخواستہ یہ تو وہان چندے ہی مین تحلیل ہو جاتین۔ چلو خدا نے بڑا فضل کیا کہ یہیان تک آگئین۔ اب علاج و للاج ہوتا رہیگا۔ حُسن آرا بہن سے ملکر بولین کہ باجی جان جس دن آپ روانہ ہوئی تھین نا اللہ نگر سے ویسی رات پھر کبھی نہ آئے۔ ہی ہی مین کچھ بیان نہین کر سکتی۔ مینھ تو موسلادھار پڑ رہا ہی اور بجلی کی یہ کیفیت کہ پلک جھپکنے نپائے اور وہ تین باری لونک جائے اور رعد کی گرج۔ اُف اُف کان کے پردے پھٹے جاتے تھے۔ اسی مین زلزلہ آیا۔ بھونچال کے آتے ہی۔ امّاں جان تو سمجھین کہ حُسن آرا کی مُسہری کو جنون نے ہلایا۔ یہ تو ہاتھ ملکر چیخ اُٹھین مگر روح افزا بہن نے سمجھا کر کہا کہ بھونچال ہی۔ تب ذری ذری ڈھارس ہوئی۔ مگر رات بھر ٹپکتے رہے۔ سپہر آرا نے کہا ای باجی سامنے ہی تو بجلی گری۔ ایک دفعہ آواز ہوئی زور کی اور بجلی ایسی چمکی کہ عمر بھر ہمنے کوئی چیز ایسی روشن دیکھی ہی نہین اور گری کہان سامنے والے اصطبل مین۔ وہ جو چھوٹے سے کمرے کے سامنے نہین ہی۔ بس اُسی مین۔ اب سنو کہ اتنی بھی مُہلت منھ سے نہ دی کہ پوچھین بجلی گری تو سب بچے یا نہین۔ روح افزا بہن کی طبیعت بھی اسوقت حد بھر لطف سے تھی اور باجی جان تو تڑپ رہی تھین۔ حُسن آرا بولی کہ تڑپنا کیا معنی بہن میرا دل تو پک گیا تھا۔ تلملا تلملا کے رہ جاتی تھی۔ رات بھر کسی کی آنکھ تک نہ جھپکی۔ دو ہی تین گھنٹے کی بارش نے تمام شہر کے شہر کو تلپٹ کر دیا۔ بارے خدا خدا کر کے کہین تڑکا ہوا۔ اللہ بڑا بچانے والا ہی۔

روح ۔ امّاں جان کو سویرے تم یاد آئین۔ دولھا بھائی یاد آئے۔ خفقان نے جو گھیرا تو سوچین کہ ایک آدمی کو ریل پر ابھی ابھی بھیجدو۔ یہ مینھ دس کوس کے گردے مین ہوگا۔ تب ہمنے سمجھایا کہ امّاں جان اُنکے خط کی راہ دیکھ لو اور وہ اُسوقت کیا جانے کتنی دور نکل گئے ہونگے۔ ریل پر گئے ہین۔ کچھ چھکڑا اکھوڑا ہی ہی کہ نو دن چلے اڑھائی کوس ۔

ب ۔ مکان تو بڑا کشادہ ہی اور ہوادار پہلے اسکی اور ہی قطع تھی دیکھو ان چندے بیدی ہی کہ سوریج بیدی۔

حُسن ۔ (مُسکرا کر) ہان امّاجان یہ ضرور دیکھ لینا چاہیے۔

روح ۔ ہنسکر ا ۔ ای لو ضرور ہزار کام چھوڑ کر ۔

دونون بہنین خوش و خرم ہنستی بولتی مکان کے دالان اور کمرے اور شہ نشین اور تہ خانے اور چھت کے کمرے دیکھنے لگین۔ روح افزا اور بہار النّسا دکھاتی جاتی تھین۔ چھت پر ایک عالی شان اور صاف شفاف کمرے کے دروازے جو کھولے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تو حُسن آرا اور سپہر آرا نے دیکھا کہ دریا لہرین مارتا ہی غنچۂ دل کھل گیا۔ حسن آرا بھولے پن کے ساتھ بہار النسا کے گلے ملی۔ باجی اسوقت جی خوش ہوگیا۔ ہماری پلنگڑی یہین بچھے۔ ایسا مکان کسیکو نصیب کہان واہ واہ واہ۔ برسون کا بیمار یہان رہے تو دو دن مین اچھا بھلا چنگا ہو جاے اور چاہے انسان دن دن بھر اکیلا رہے دل ہی نہ گھبرائے۔ واہ واہ واہ تو بہن مبارک بیماری تو اب ہمارے پاس پھٹکنے بھی نہ پائیگی۔ کیا طاقت۔

سپہر۔ بہار النسا بہن بھلا کبھی اندھیرے اُجالے دولھا بھائی نہانے دیتے ہین دریا مین۔

بہار۔ اے ہی اسکا نام بھی نہ لینا۔ اُنکو بڑی چڑھ ہو اس بات کی۔

روح۔ اب اِن دروازون مین دُہری دُہری چقین پڑ جائینگی۔ چاہے تمام دن دروازہ کھلا رہے کچھ ہرج نہین۔

حسن۔ ہان بس چقین پڑ جائین۔ جسمین ہوا کی ہوا آئے اور سیر کی سیر دیکھین۔

روح۔ ہم تو اب تھوڑی دیر مین جائینگے۔

سپہر۔ سسرال۔

روح۔ ہان اب جائینگے نہ۔

حسن۔ یہان سے کتنی دور ہی۔

روح۔ ٹکا دولی۔

سپہر۔ بس تو پاس ہی۔ کھلے ہوئے میدان مین ہی مکان یا گلی کوچون مین۔

روح۔ نہین۔ تین طرف سے میدان ہی میدان ہی۔ ایک طرف تکیہ۔ دو طرف میدان۔ ایک طرف مکانات ہین۔ شریفون کا محلہ ہی۔ کھلی ہوئی کوٹھی ہی۔ اور اونچی ایک باغیچہ بھی ہی۔

حسن۔ ہمین حیرت ہی کہ یا اللہ یہ لوگ گلی کوچون مین کیسے رہتے ہین۔ اُف ہمارا تو دم گھُٹ جائے۔

بہار۔ عادت کے تعلق ہی۔ ہم تو اس مکان پر لوٹ ہین۔

روح۔ اب یہان ڈاکٹر کا علاج ہوگا یا حکیم کا۔

حسن۔ کسکے لیے ہمارے۔ واہ۔ علاج اب کس بات کا۔ تم دیکھ لوگی کہ دو دن مین مین کیا سے کیا ہو جاتی ہون۔

بہار۔ اللہ کرے تندرست رہو۔

اس عالیشان کوٹھی کی لطافت و فسحت کا کیا پوچھنا۔ ایک وسیع میدان مین لب دریا واقع تھی۔ دریا کی موج زنی سے ایک عجب دلربا کیفیت نظر آتی تھی سامنے رمنا سر سبز و شاداب زمین فراخ و سیراب ایک سمت دور تک اونچے ٹیلے نظر آتے تھے۔ جنپر ہری ہری دوب جمی تھی۔ اور دور سے ناظرین کو کہسار کی سی کیفیت معلوم ہوتی تھی۔ کوئی اونچا کوئی نیچا۔ شام کا وقت تھا۔ آفتاب کی سُرخ سُرخ کرنین کچھ یون ہی سی دکھائی دیتی تھین شفق کے سبب سے اِن چارون بہنون کا جوبن اور بھی دوبالا ہوگیا اٹھلا اٹھلا کر اونچی اونچی چھتون پر ہوا کھانے لگین کہ اتنے مین ایک سمت سے دھوان اُٹھا تو حسن آرا نے پوچھا کہ یہ دھوان کیسا ہی۔

بہار۔ اس طرف سے دھوان اُٹھا ہی۔

روح۔ اے اس گھاٹ پر مُردے جلائے جاتے ہین۔

حسن۔ ہندوؤن کے مُردے یہان ہی سب جلتے ہین۔

بہار۔ ہان۔ مگر یہان سے دور ہی۔

سپہر۔ ہاے کیا جانے کون بیچارہ جل رہا ہوگا۔

روح۔ زندگی کا ہی [illegible]۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حسن - ایک دم کا نہین - دم آیا آیا نہ آیا نہ آیا -

روح - ہی ہی - مین نے ایک دفعہ دیکھا کہ ایک مزدور بس چٹ پٹ مر گیا دیکھتے ہی دیکھتے - آناً فاناً - گھٹنا اسنے زمین پر ٹیکا اور گر پڑا بس ایک دفعہ ہی آنکھین پھیر لین اور ہچکیون مین چل بسا -

سپہر - ہمارے ہان کے سامنے ہی کو نہ دیکھو - بھلا خاصہ چنگا تھا بجلی گری صبح کو جلا بھنا ملا - راکھ کا ڈھیر -

رفتہ رفتہ اسی دن بڑی بیگم سے کسی نے کہدیا کہ سامنے مرگھٹ ہی ہندوؤن کے مُردے وہان جلائے جاتے ہین سنتے ہی بڑی بیگم کے ہوش اُڑ گئے -

ب - ارے مُردے جلاتے ہین - ای بہار النسا - تم یہان رہین کیونکر - واہ خورشید دولہا آئین تو مین اُنسے کہون -

حسن - فائدہ برسون سے تو وہ یہان رہتے ہین بھلا تمہارے کہنے سے مکان چھوڑ دینگے -

سپہر - یہ نیت ہالینت سے سہے کچھ بھی نہوا - ہم جو دو دن رہینگے تو مُردے جھٹ جائینگے آ کے - بولیے -

بہار - اماجان - اس سے کیا ہوتا ہی - مرگھٹ کہان مکان کہان - بھلا کوئی بات بھی ہی - توبہ توبہ - کوس بھر کا ٹپا ہوگا -

بڑی بیگم کا بس چلتا تو کھڑے کھڑے چلی جاتین اور دونون لڑکیون کو ساتھ لیجاتین مگر بوجہ خرابی بصرہ اور انکار داماد ارادہ نقل مکان کیا تھا مجبور ہوگئین بار بار سوچتی تھین کہ چاہے کوئی ہنسے چاہے کوئی کچھ کہے مین چلی ہی جاؤنگی مگر پھر طرح طرح کے خیالات دل مین جگہ پاتے تھے - بقول شاعر - ع

تنگ آیا تھا نہایت خاطرِ مشتاق سے
ہر گھڑی کہتی تھی چل ہر وقت سمجھاتی تھی ہان

دوسرے ہی روز بہار النسا بیگم کی طبیعت ناساز ہوگئی ڈاکٹر صاحب نے آکر کیفیت دیکھی تو بیان کیا کہ بیس روز سے انکو بخار ہی بڑی بیگم اور نوابصاحب کے ہاتھ پانون بھول گئے کہ غضب ہی ہوگیا جوان عورت اور تپ کہنہ - خدا ہی خیر کرے اس تپ کہنہ ہی کے عارضہ مین بڑی بیگم کا ایک جوان لڑکا جاتا رہا تھا - انکے شوہر نے بھی اسی عارضہ مہلک مین انتقال کیا تھا - انکے والد بزرگوار نے بھی تپ دق ہی سے قضا کی تھی سنتے ہی ہوش ٹھکانے نرہے - نواب صاحب نے انگریزی مین پوچھا کہ خطرہ تو نہین ہی - ڈاکٹر صاحب نے کہا عارضہ تو سخت ہی مگر لاعلاج نہین ہی - آپ گھبرائین نہین مین بہت اچھا علاج کرونگا اُسی وقت ڈاکٹر بابو نے ایک نسخہ لکھا اور کہا کہ ایک شیشی آپ کو ملے گی تین دن مین صحیح ہو جائینگی - بس ایک ہفتہ احتیاطاً استعمال مین لائین کافی ہی - دو ہی دن مین دوا کے استعمال سے حسن آرا بیگم کی کچھ سے کچھ حالت ہوگئی - کچھ تو دوا کا اثر کچھ نقل مکان اور آب و ہوا کی خوبی کا اثر بہت ہی جلد رو بصحت لائین - تیسرے روز پورا پورا افاقہ ہوگیا - چوتھے روز سے ڈاکٹر نے دوا موقوف کردی اور مرغ کی یخنی پلانیکا حکم دیا - چھٹے روز غسل صحت ہوا اور ڈاکٹر صاحب کو بڑی بیگم نے ایک سو روپیہ اور ایک تھان زربفت کا اور ایک شالی رومال خاص کشمیر کا دیا - اور اس روز عمدہ عمدہ کھانے بھی پکوائے اور فقرا اور مساکین اور سیدون اور سیدانیون کو خیرات بھی دی - غسل کے دوسرے روز صبح کے وقت حسن آرا بیگم جھروکے سے سیر دریا کرتی تھین ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے فرحت بخشتے تھے اور سامنے دریا کی روانی عجب لطف دکھاتی تھی سبزہ جو لہلہاتا تھا غنچۂ دل نسیم طرب کے اہتزاز سے کھلا جاتا تھا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سینہ وفور سرور سے باغ باغ تھا - عرش پر دماغ تھا سپہر آرا نے جب مناجات سے فراغت پائی تو بہن کے پاس آئی اور جھروکے سے مشاہدہ لطف خداداد کرنے لگی - دونوں بہنیں بڑی دیر تک لطف طرب انگیز دیکھا کیں جس طرف دیکھتی تھیں خدا کی قدرت مجسّم نظر آتی تھی -

حسن - ع

بسیر گلستان در یاد آن سیمین بدن رفتم	
	در آغوش ہمین غلطیدم و از خویشتن رفتم
بروئیت سجدہ ام گریان چو شبنم در چمن رفتم	
	نہادم روے بر روے گل و از خویشتن رفتم

سپہر - باجی جان گل بہار اللہ بہن کتنی تھیں کہ یہ جو اِس طرف دور تک اونچے نیچے ٹیلے نظر آتے ہیں جب یہ گھانس جبھی ہی یہاں آبادی تھی اور دور تک آبادی تھی مگر اب محلے کے محلے اُجاڑ ہوگئے مگر اور طرف لوگ جا بسے اور یہ جہاں تم بیٹھی ہو یہاں وزیر کا مکان تھا مجال کیا تھی کہ کوئی اُس طرف آ تو نکلتا - اور جس روز وزیر کی سواری نکلتی تھی دو رویہ آئینہ بندی ہوجاتی تھی وزیر کا حکم بادشاہ کے حکم سے بھی زیادہ مانا جاتا تھا - اور اب یہاں خاک اُڑتی ہے گُھگّے لوٹ رہے ہیں - اتنے میں ایک کشتی نظر آئی تو سپہر آرا نے کہا باجی جان دیکھو ادھر کشتی آ رہی ہے - کشتی اُسی مقام پر ٹھہری اور آدمی اُس پر سے اُترنے لگے - ایک مسن آدمی شہتوت کے سایہ میں آنکر کھڑا ہوا - خدمتگار نے زمین صاف کرکے دری بچھادی اور اُس پر قالیچہ - مرد معمر بیٹھے - خدمتگار نے حقہ تازہ کیا پینے لگے - مرد معمر نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ارے میاں گلباز ادھر آؤ وہاں کیا کر رہے ہو - گلباز بولے تم اُس درخت کے سایہ میں بیٹھو - ہم اِس درخت کے سایہ میں بیٹھیں -

مرد معمر - (مرد) ع

سینے کو چمن بنائینگے ہم
گل کھائینگے گل کھلائینگے ہم

یہ میاں آزاد کا شعر ہے -

حسن آرا نے جو میاں آزاد کا لفظ سُنا تو چونک پڑی - چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا - مرد معمر کو جھروکے سے بغور دیکھا سپہر آرا نے پوچھا باجی جان خیریت تو ہے - تمھارے چہرے سے اسوقت کچھ عجب بات پائی جاتی ہے -

حسن - میاں آزاد کا نام فقط اُس بوڑھے کی زبان سے میں نے سُنا -

سپہر - ایں ! باجی - چونکتی ہو -

حسن - خاتون جنت کی قسم -

سپہر - ای واہ -

حسن - اِس بوڑھے نے کوئی شعر پڑھا اور کہا یہ شعر میاں آزاد کا ہے -

سپہر - سچ مچ -

اتنے میں بوڑھے نے پھر وہی شعر پڑھا - ع

سینے کو چمن بنائینگے ہم
گل کھائینگے گل کھلائینگے ہم

یہ میاں آزاد کا شعر ہے - ایک ہی شخص ہے واللہ - خدا جانے بیچارہ کہاں ہوگا - ہائے - ع

سینے کو چمن بنائینگے ہم
گل کھائینگے گل کھلائینگے ہم

آزاد - آزاد - پیارے آزاد -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حسن - ع

سینے کو چمن بنائینگے ہم
گل کھائینگے گل کھلائینگے ہم

یہ شعر پڑھکر حسن آرا کی آنکھین ڈبڈبا آئین اور سپہر آرا بھی بے اختیار رونے لگین -

مرد - آزاد سے تم سے ملاقات نہین ورنہ خدا کی قسم تم خود کہتے کہ وہ واقعی فرد ہی - واللہ شیر مرد ہی -

گلباز - (گل) یہ شعر ہماری شان مین کہا تھا -

مرد - خدا جانے زندہ ہی یا ——— ہاے -

اس فقرے نے سپہر آرا اور حسن آرا کو اور بھی ملول کر دیا -

گل - میان آزاد کون تھے بھئی -

مرد - ایک جوان رعنا ہی - نکتہ سنج - مرنجان مرنج - نازک خیال شیرین مقال - شیر مرد - جرأت و بسالت مین فرد - لائق فائق - ہمہ دان - سحبان جہان - حسین و مہ جبین - ع

ہنوزش گرد گل نارستہ شمشاد | بخوبی سرو او چون سرو آزاد

گل - تو وہ گئے کہان -

مرد - کوئی بیگم ہین - اُنپر یہ عاشق ہوئے - مگر اُسنے کہا کہ جبتک تم روم جاکر روسیون سے نہ لڑوگے تب تک مین شادی نکرونگی -

گل - واہ - اچھی بیگم ہین -

مرد - مسلمانون کو تو خوش ہونا چاہیے -

گل - کیون -

مرد - کیون! کیون کاہے کی - ارے میان ایسی عورتین تو واللہ زیارت اور سجدے کے قابل ہین جو اس درجہ اسلام کی حامی ہون -

گل - ہی تو ایسا ہی - مگر - ع

سجدہ بتون کا فرد موحد سے ہو چکا -
کچھ بُت بھی تو بہ تو بہ کسی کے خدا ہوئے

مرد - کہتے تھے کہ اگر شکست پائی تو پھر ہندوستان مین صورت نہ دکھائینگے -

گل - خدا کرے زندہ آئے اور سرخرو آئے -

حسن آرا نے گلباز کو غور کے ساتھ دیکھا اور سپہر آرا بولی آمین -

گل - مگر کیون صاحب بیگم ہونگی بلا کی حسین -

مرد - بس ایسی خوبصورت ہون گی کہ شاید لاکھ دو لاکھ مین ایک ہو -

اس فقرے پر سپہر آرا نے مسکرا کر کہا باجی خوش تو ہوئی ہوگی - حسن آرا نے کہا اسوقت بڑی خوشی تو یہ ہی کہ آزاد کا نام مشہور ہو تا چلا - سپہر آرا بولی - باجی اُنکے ساتھ تمھارا نام بھی تو مشہور ہو چلا - نام نہ سہی مگر اتنا تو لوگ کہنے لگے کہ وہ بیگم خوب عورت ہی جسنے مذہب اسلام کی اسقدر حمیّت کی - حسن آرا بیگم نے شنجرف کی دوات واسطی قلم اور اپنی بیاض منگوائی اور سپہر آرا سے یہ بیت اسپر لکھوائی - ع

سینے کو چمن بنائینگے ہم
گل کھائینگے گل کھلائینگے ہم

اور کہا کہ جب پیارے آزاد آئینگے تو ہم یہ شعر اُنکو سنائینگے

مرد معمر نے کہا کہ آزاد غالی نژاد کا ایک خاتون پریزاد سرو قد غیرت شمشاد پر دل آیا اور تیغ نگاہ کا ایسا چرکا کھایا کہ جان پر بن آئی عشق کیا آیا کہ شامت ہی آئی وہ پری رو بھی اس جوان عنبر مو کی عاشق زار ہی رنج مفارقت سے از بس دل افگار ہی دونوں غمیدہ و ملال ہین - مرزا علی رضا کے یہ اشعار اُنکے حسب حال ہین -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گلباز نے پوچھا کون اشعار - مرد معمر نے خدمتگار سے کہا کہ ذرا ہماری بیاض تو لاؤ - گلباز مسکرا کر بولے کہ واہ لال کتاب ہی کے بھروسے پر رہتے ہو خدمتگار نے بیاض لاکر دی اور پیرمرد نے ملجن واوی اشعار پڑھنے شروع کیے ؎

بر سرم دیگر ہمائے عشق یار	ریخت طرح آشیان از خار خار
خون برگرد دلم پرمیزند	از طپیدن حلقہ بر در میزند
شد نمایان تابش برقی ز دور	از شرر در خرمنم افتاد دور
ہمچو فانوس از فروغ عشق دوست	جملہ خونم نور شد در زیر پوست

یہ شعر پڑھ ہی چکے تھے کہ درخت سے ایک چھپکلی گری اور مرد معمر چونک پڑے -

گل - درخت پر چھپکلی کم دیکھنے مین آئی ہی -

مرد - چاہے کوئی ہمکو ضعیف الاعتقاد کہے مگر ہم تو چھپکلی گرنے کو منحوس سمجھتے ہین -

گل - اجی جاؤ بھی بوڑھے ہو گئے مگر عقل نہ آئی -

مرد - چلیے ہم اپنی بھگت لینگے -

عجب اتفاق ہوا حسن آرا اور سپہر آرا یہ اشعار سنکر روتی جاتی تھین -

اب سنیے کہ ایک دن میان آزاد فرخ نہاد اپنی معشوق ماہ سیما حسن آرا اور انکی پیاری بہن سپہر آرا کو یہی اشعار سناتے تھے کہ دفعۃً چھپکلی دیوار سے گر پڑی تھی اُس دن کی صحبت اُن دونون بہنون کی آنکھون مین پھر گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگین - ؎

لین اک درد اُٹھا آنکھون مین آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانیے کیا یاد آیا

حسن - کچھ یاد ہے اے سپہر آرا -

سپہر - (ہچکیان بھر کر) ہائے کچھ نہ پوچھو باجی جان اسوقت دل قابو مین نہین ہی نہین معلوم کونسے خیالات دلمین آرہے ہین کلیجا تہ وبالا ہی افسوس ہزار افسوس -

حسن - ؎

فلک کے پار ہوئی اپنی آہ نیم شبی	ہمارے تیر سے صیاد ہو گیا نخچیر
وہ کوہکن ہون کرون مین جو قصد کوہکنی	تو آب تیشہ رواں ہو بجائے چشمہ شیر
خیال سنبل خط مین چلون جو مین وحشی	قلم کی طرح ترے نقش پا بنین زنجیر

حسن آرا نے مہری کو بلا کر چپکے سے کہا کہ دیکھو وہ بوڑھے سے آدمی وہان کون بیٹھے ہین - مہری نے پوچھا وہ جو درخت کے سایہ مین بیٹھے حقہ پی رہے ہین - ہا - حسن آرا نے کہا ہان وہی - جلد جاکے پوچھو مگر کوئی دیکھ نہ لے - ایسا نہو کوئی سن لے - مہری گئی پردے کے پاس جاکر ایک بہشتی کے لڑکے سے کہا ذری جاکے اُن بڑے میان سے پوچھو کہ کیا آپ سلیم پور سے آئے ہین - بہشتی کا لڑکا دوڑتا ہوا گیا - اور پیر مرد سے پوچھا میان کیا آپ سلیم پور سے آتے ہین پیر مرد نے کہا سلیم پور کیسا - مین نے تو سلیم پور کا نام ہی نہین سنا لڑکے نے آنکر کہدیا - مہری نے کہا پوچھ کہ آپ آج چلے جائینگے یا یہین رہینگے - پیر مرد بولے کہ تمکو اس سے کیا -

گل - نے کہا اگر رہینگے تو پانی تمھین سے منگوائینگے - ہم دو دن سرا مین رہینگے -

مہری نے کوٹھے پر جاکر حسن آرا کو اطلاع دی کہ وہ ابھی دو دن یہان رہینگے -

حسن - بہشتی کے لڑکے کو یہ چونی دو اور کہو جہان یہ ٹلین اُنکے ساتھ ساتھ جائے اور دیکھ آئے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

م - بہت خوب -

حُسن - جلدی جاؤ -

م - ابھی ابھی -

مہری پردے کے پاس گئی بہشتی کے لڑکے کو پکارا -

م - لوچو تی لو - اور سُن - یہ جو بیٹھے ہین نہ - اِنکے ساتھ ساتھ چپکے چپکے جاؤ اور دیکھو یہ کہان ٹکتے ہین -

لڑکا - (خوش ہوکر) اچھا -

م - اُنسے نہ کچھ کہنا -

لڑکا - واہ کیا کچھ سڑی ہون -

دو گھنٹے تک وہ لوگ وہین بیٹھے رہے - اِسکے بعد اسباب باندھا گاڑی کرایہ کی اور کہا تلسی گنج کی سرا چلو - جب گاڑی چلنے لگی تو لونڈا چپکے سے ایک گاڑی کے پیچھے بیٹھ گیا تلسی گنج کی سرا مین وہ لوگ اُتر پڑے اور ایک گوشہ محل مین فروکش ہوئے - لڑکا وہان سے واپس آیا - پردے کے پاس سے اُسنے بی مغلانی کو بلایا -

م - کہان ٹکے -

لڑکا - وہان جو گنج ہی نہ - اجی بھلا سا نام ہی - وہ تلشی گنج - تلشی گنج - وہین سب کے سب صاحب تمھارے ٹھہرے ہینگے -

مغلانی نے حُسن آرا بیگم سے جا کر کہا حُسن آرا بولی کہ بی مغلانی اِس لڑکے کو کھانا دلوا دو باورچی خانے سے - اور اِس سے کہو کہ اِسکو ہمنے آج سے تین روپیہ مہینے پر نوکر رکھ لیا - کل تڑکے اِسکو وہان بھیجنا اور اُس بوڑھے کو ذری بلوانا مغلانی نے کہا ہان ستر برس کا تو سن ہی - کہدینگے کہ دریا کے کنارے بیٹھو بس چھٹی ہوئی - ہی کہ نہین سپہر آرا نے صلاح دی کہ پہلے بلاؤ نہین دریافت کرو کہ ہی کون نام کیا ہی کہان سے آیا ہی کہان کو جائیگا یہان کس مطلب سے آیا ہی اور اگر ممکن ہو تو کسی طریقہ سے یہ بھی دریافت کر لینا ضرور ہی - کہ اِسکو میان آزاد (آنکھوں مین آنسو بھر کر) یادش بخیر سے کیونکر تعارف حاصل ہوا ایسا نہو کہ ہم اپنا مطلب فرط بیقراری اور اضطراب مین اِس سے بیان کردین اور بے سود ہو جائے -

حُسن - بہن ہمنے یہ تمھارا مشورہ پسند کیا اور ہمکو بھی یہی حیرت ہی کہ یہ ہی کون شخص میان آزاد کو کہان سے جانتا ہی -

برو این دام بر مرغ دگر نہ
کہ عنقا را بلند ست آشیانہ

ای پیک راستان خبر یار ما بگو
احوال گل بہ بلبل دستان سرا بگو
نامحرمان خلوت انسیم غم مخور
با یار آشنا سخن آشنا بگو
دلها ز دام طرہ چو بر خاک میفشاند
با آن غریب ما چہ گذشت از ہوا بگو
بر چین چو شیدی سر زلفین مشکبار
با ما سری چہ داشت ز بہر خدا بگو
مرغ چمن ز نوحہ من دوش میگریست
آخر تو واقفی کہ چہ رفت ای صبا بگو

براین فقیر نامۂ آن محتشم بخوان
با این گدا حکایت آن بادشا بگو

افشان جبین خوبروئی - گیسوے عذار عربدہ جوئی - سہی سرو بوستان خوبی - نوباوہ چمنستان محبوبی - صنم شیرین ادا حُسن آرا بیگم کا جدائی کی گھڑی سے آزاد فرخ نہاد کے غم مفارقت مین دل پھٹا جاتا تھا و فور الم سے کلیجا منھ کو آتا تھا - تنور سینۂ سوزان مین نائرہ عشق جوش زن تھا - آشیانۂ دل مرغ جنون کا نشیمن تھا - ابھی نام خدا کم سن ناکردہ کار - یہ کیا معلوم تھا کہ زلف چلیپا افعی رہزن ہی یہ عشق خانہ خراب نوجوانون کا بُرا نا دشمن ہی - میان آزاد پر نژاد سے آنکھ کیا لڑی کہ فوج حزن و ملال یکایک ٹوٹ پڑی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

فوج اندوہ و الم ٹوٹ پڑی دھوکے مین
آرزوئین ہوئین سب قتل پڑا رن کیسا

پیر مرد کی زبانی میان آزاد یار جانی کا ذکر خیر سنتے ہی جنون پھر سر پر سوار ہوا۔ مرغ دل شہباز عشق کا شکار ہوا۔ کچھ بس نہین چلتا تھا تلملا تلملا کر رہ جاتی تھی۔ اُس شعلہ رو کی یاد آتش غم مین جلاتی تھی۔ ؎

قیامت ہے کسیکو پیار کرنا اِس زمانے مین
قضا کا سامنا رکھا ہوا ہے دل لگانے مین

سپہر آرا نے کہا باجی جان اہاہاہا۔ ٹھنڈی ہوا کا اسوقت کیا جھونکا آیا ہے۔ حسن آرا نے آہ سرد بھری اور بصد حسرت و یاس ؎

بولی وہ کہ ہونے کو ہوا ہے
جو غنچے کو گل کرے صبا ہے

ہمارے دل کا کنول مجھاتا جاتا ہے یہ کھلے تو ہم سمجھین کہ ٹھنڈی ہوا چلی۔ ہاے کیا جانے اِسدم پیارا آزاد کن بلا خیز جنگلون اور مہیب کہسارون مین سر ٹکراتا ہوگا۔ وہ دشت و ہامون مین ہمارے لیے جان گنوائے اور ہمکو ہواے سرد کا جھونکا خوش آئے بھلا یہ بھی کوئی انصاف ہے۔ وہ تو عین دوپہر کے وقت جب چیل انڈا چھوڑتی ہو جنگی وردی ڈانٹے ہتھیار باندھے پُشت توسن آہو شکار پر ران پڑی جمائے ردود لائیان لگائے میدان کارزار مین تشنہ لب مصروف جنگ ہو اور ہم ٹھنڈی ہوا کھائین۔

لونڈی۔ بڑی بیگم صاحب نے کہا ہے یہ پانی پلا آؤ۔ دیکھیے کسقدر ٹھنڈا ہے کہ دانتون مین لگتا ہے۔

حسن۔ لاؤ۔ بس تم جاؤ۔

سپہر۔ پی لو باجی۔

حسن۔ سپہر آرا بہن۔ اللہ کرے آزاد کو بھی عین معرکہ رستخیز مین برفاب پینا نصیب ہو۔ اسوقت میرا پیارا آزاد آنکھون نکلے پھر گیا۔ ؎

تری باتین جو اے رشک چمن یاد آگئین مجکو
جھٹ رویا مین سُنکر چہچہے بلبل کے گلشن مین

سپہر۔ دیکھو باجی گرم ہوا جاتا ہے۔ اچھا جاؤ ہم بھی نہ پینگے۔

حسن آرا نے آہ سرد بھر کر کہا۔ بارالٰہا اِسوقت ایسا ہی ٹھنڈا ٹھنڈا پانی آزاد نے بھی پیا ہو۔

سپہر۔ باجی اللہ کی قسم تمھاری آہ خالی نہ جائیگی۔

حسن۔ ہجر غم کے نشتر نے دل لہو کر دیا۔ جوشِ اشک سے طوفان آگیا۔

سپہر۔ باجی تم نے کیا اپنا حال کر دیا۔ کوئی دیکھے تو پہچان نہ سکے کہ یہ وہی حسن آرا ہین۔

حسن۔ ہان ہان۔ مگر۔ ؎

گو خاک ہوگئے نہ گئی جستجوے یار
جون گرد راہ پھرتے ہین ہم در بدر ہنوز

اِدھر دونون بہنون مین باہم یہ باتین ہوتی تھین۔ سپہر آرا مناتی تھین حسن آرا رنج مفارقت مین زار زار روتی تھین۔ اُدھر تیسرے پہر انکے ایک عزیز محمد عسکری صاحب تشریف لائے۔ چکن کا کُرتا۔ شربتی کا انگرکھا۔ مشروع کا ڈھیلے پائنچون کا پاجامہ چوگوشیہ ٹوپی زیب سر۔ رومال اوڑھے۔ عطر مین بسے عقیق کا کنٹھا ہاتھ مین لیے میرزا منش بنے ہوئے آنکر بڑی بیگم صاحب کو جھک کے سلام کیا۔

محمد عسکری۔ (ع) کہو بہن کی آج کیسی طبیعت ہے۔ اب حمیرے سے علالت تو نہین پائی جاتی۔ مگر ابھی جم کے علاج کیجیے۔ اور غذا مین پرہیز کرتی جایئے گا۔ بھائی کہان گئے ہین جب سے وہ آئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

صرف دو بار ملاقات ہوئی۔

بہار۔ آج کوئی خون کا مقدمہ ہے۔ اُسمین وکیل ہین۔

ع۔ تو پھر دیر مین آئینگے۔ صاحب کمشنر کا قاعدہ ہے کہ مقدمات خون کے اپیل مین زیادہ غور کرتے ہین۔ کل ہم ایک مشاعرے مین گئے تھے۔ آج کل ایران سے ایک شاعر آیا ہے۔ خوب شعر سُنائے۔ جگرم تہ زمین شد۔ اور قرم تہ زمین شد۔ اور سرم تہ زمین شد۔ بڑا عالی دماغ آدمی ہے۔

بہار۔ حسن آرا کھٹے انار کھائے تو ہرج تو نہین ہے۔

ع۔ بے تکلف نوش جان فرمائین۔ قاطع صفرا ہے اور مفرح قلب۔ آج کل صفرا کی بڑی شدت ہے آب آلو اور شربت لیمون ضرور استعمال مین لانا چاہیے۔ اور اگر خوشبو اور تفریح طبع کیلیے کسی قدر کیوڑا اور برف ملا دے تو نور علی نور۔ مین تو ہر صبح کو آب آلو پی لیتا ہون۔ شب کو دس بارہ دانے بھگو دیے صبح کو منھ دھو کر آب زلال پی لیا اور چار بجے کے وقت دو لیمون کا افشرہ ضرور استعمال مین لاتا ہون۔ آجکل اکسیر کی خاصیت رکھتا ہے۔

بہار۔ عسکری کی زبان کترنی کی طرح چلتی ہے۔

ع۔ بجا ہے۔

بہار۔ کچھ جھوٹ بھی ہے کیا۔

اتنے مین بڑی بیگم کسی کام کے لیے گئین۔ محمد عسکری اور بہار النسا اکیلے رہ گئے۔ مغلانیان لونڈیان صحیلین ادھر اُدھر اپنے اپنے کام مین مصروف تھین۔ موقع وقت غنیمت جان کر محمد عسکری صاحب نے اپنی کرسی کھسکائی اور بہار النسا کے پلنگ کے قریب جا بیٹھے۔ اتنے مین رات ہوئی۔ چاندنی چھٹکی۔

ع۔ کیون بہن۔ اب تو حسن آرا سیانی ہوئی ہونگی۔

بہار۔ ہان چشم بد دور۔ اب سیانی ہین۔

ع۔ دونون بہنون مین حسن آرا گوری ہین نہ۔

بہار۔ ای دونون اللہ کے فضل سے خاصی گوری چٹی ہین۔ اور نمکینی کے ساتھ۔ مگر حسن آرا کی سی حسین تو شاید ہزار مین دو چار ہون۔ ہمنے نہین دیکھی۔ اللہ جانتا ہے حسن آرا کی سی خوبصورت ہمنے تو نہین دیکھی گلاب کے پھول کا سا مکھڑا ہے گلاب کے پھول کے سے لال لال ہونٹھ۔ اور دانست دار لڑکی ہے۔ سپہر آرا بھی سو دو سو مین ایک ہے۔ دونون بہنین نام خدا صورت دار ہین۔ سپہر آرا مین ابھی ذرا الڑھ پن زیادہ ہے۔

ع۔ یہ تم ہماری بہن کیسی ہو۔

بہار۔ اِسکے کیا معنی۔

ع۔ اب صاف صاف کیا کہون۔ سمجھ جاؤ۔

بہار۔ (مسکرا کر) ہان!

ع۔ بہن ہو۔ بڑی ہو۔ اِتنے ہی کام آؤ۔ پھر اور نہین تو کیا عاقبت مین بخشاؤگی۔

بہار۔ محمد عسکری۔ خاتون جنت کی قسم۔ ہمین دل سے تمھاری محبت ہے۔

ع۔ ساتھ کھیلا ہے بہن۔ برسون ساتھ کھیلا ہے۔

بہار۔ اونھہ اونہہ۔ ساتھ کھیلا ہے۔ ای یون نہین کہتے کہ گودیون کھلایا ہے۔

ع۔ یہ ہم نہ مانینگے۔

بہار۔ زبردستی۔ اور جو اماجان سے پوچھوا دین ہم۔

ع۔ ایسی آپ کتنی بڑی ہین مجھسے۔ بس نہین حد دو برس۔

بہار۔ ای لو اس جھوٹ کو دیکھو۔ چھتین پُرانی ہین۔

ع۔ اچھا۔ پھر کوئی پندرہ بیس کی چھٹائی بڑائی ہے۔

بہار۔ ہئی ہے۔

ع - اچھا پھر اب کس دن کام آؤگی - جو ہم کہیں وہ مان جاؤ - مگر از برائے خدا مشہور نہ کر دیجیے گا - تم اسقدر اقرار کر لو کہ مان لونگی - اور کسی سے کہو نگی نہیں - یہ نہیں کہ ہو ڈو کچھ بھی نہیں اور ہماری جگ ہنسائی ہو -

بہار - تو بھائی بے سمجھے بوجھے کیسے کہ دون - وہ کہو یا نہ کہو - مین پہلے ہی سمجھ گئی -

ع - پھر کیون نہ سمجھو - آخر بہن کسکی ہو -

بہار - لے اب صاف صاف نہ کہے تو ہمارا مردہ دیکھے - ہمین کو ہی ہی کرے -

ع - ہائے غضب مجھے کوئی بہیا مقرر کیا ہی - مین اپنے منھ سے کیا کہون - کہنا بس اتنا ہی تھا کہ حسن آرا بیگم اب سیانی ہو ئین - اور مین بھی تمھارا بھائی ہون -

بہار - ہم تڑسے بھاپ گئے تھے - مین آج اماں جان سے ذکر کرونگی - مگر بھائی حسن آرا سے بھی تو کہ لون - ایجاب و قبول شرع کے رو سے بھی مقدم اور ضروری ہی - جو حسن آرا سُنکر مسکرائین یا خاموش ہو رہین تو منھ مانگی مراد پائی -

ع - تم پہلے بتاؤ کہ اگر ایسا ہو تو تم پسند کرو یا نا پسند اسکا جواب دو -

بہار - ای واہ - چہ خوش - کچھ عقل گئی ہی - بھلا ہمین پسند نہوتی یہ بات تو صاف صاف یون ہم سے کہ بھی سکتے - اللہ کرے حسن آرا جم جم سلامت رہے - اُس سے زیادہ ہمین کون ہی - کوئی اپنی بیٹی کو جان بوجھ کے کھاری کنوین مین ڈھکیل دیا کرتا ہی ایسے کا اللہ منھ نہ دکھائے نہ کنواری لڑکی بے سمجھے بوجھے بیاہ دے خاتون جنّت کی قسم کھا کر کہتی ہون - دیکھو تارون بھری رات ہی کہ اگر حسن آرا منظور کرلین تو ہم تو پھولے نہ سمائین -

ع - پھر کوئی تدبیر ایسی کرو کہ حسن آرا مان جائین -

بہار - (مُسکرا کر) کون تدبیر کرون - چھو منتر پڑھون -

اتنے مین حسن آرا بیگم نے اوپر سے آواز دی - ای باجی - ذری ہمکو ہرے ہرے ملائم ملائم سنگھاڑے نہین منگا دیتین - مگر ایسے ہون کہ دانت سے ذرا دبایا اور جیسے کیوڑے کی سی خوشبو آنے لگی - بہار النسا نے کہا - ای نگوڑے سنگھاڑے بھی کوئی بڑی نعمت ہین - ابھی ابھی منگواتی ہون - سپہر آرا بولی باجی جی ترس گیا - وہان تو ملتے ہی نہین نہ - محمد عسکری نے رسوخیت جتانے کے لیے خواص سے کہا کہ باہر ہمارے آدمی سے جا کر کہو کہ چار سیر ملائم ملائم تازے تازے سنگھاڑے توڑوا کر لے آئے مگر کئی دن کے رکھے ہوئے نہون -

حسن آرا نے جو اُنکی آواز سُنی تو متحیر ہو کر سپہر آرا سے دریافت کیا کہ کون آیا ہی - سپہر آرا نے کہا وہی آگئے ہین وہ جو اُس دن بہار النسا بہن کے پاس بیٹھے تھے - جنسے اماں جان نے شکایت کی تھی کہ ہم دو دن سے یہان آئے ہین اور تمنے خیر و عافیت تک نہ دریافت کی

حسن - ہان ہان - وہ عسکری - عسکری - محمد عسکری -

سپہر - وہ جو عطر سے بسے تھے -

حسن - مین سمجھی - ای محمد عسکری - کیا ہم جانتے نہین - تھوڑی دیر مین محمد عسکری صاحب تو رخصت ہوئے اور چلتے وقت بہار النسا سے کہ گئے کہ تمنے جو کہا ہی اُسکا خیال رہے بہن - مگر از برائے خدا کسی غیر کے کان تک خبر نہ پہونچنے پائے - کہ مفت مین ہم ننگو بنین - بہار النسا نے کہا - ای تو کیا تم مجھے لڑکی بیا دھن ہو - اور بھائی کی بات بہن کسی سے کہنے کیون لگی - دیکھو اللہ چاہے تو آپکے دوسرے ہی مہینے حسن آرا بیگم کے ساتھ منگنی ہو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

محمد عسکری تو چلے گئے۔ مگر حسن آرا نے یہ بات بہن کی اور رنگ فق ہو گیا۔ سپہر آرا سے کہا کچھ سنا۔ وہ بولی ہی ہی غضب ہو گیا۔ یہ بہار النسا بہن نے کہا کیا اسوقت جیسے پانون تلے سے مٹی نکلگئی۔ دونون بہنین کمرے مین گئین حسن آرا مارے رنج کے مسہری پر بیٹھی اور یہ شعر پڑھکر سو رہی۔ ع

سحر کہ روز کا ہی چرخ ستم پرور سے
یا الٰہی یہ مہم دیکھیے ہو سر کسدن

سپہر آرا کا قاعدہ تھا کہ جب کبھی رنج کی بات سنتی دیوان حافظ ضرور کھولتی اور فال ضرور دیکھتی چپکے سے دیوان حافظ اٹھا کر فال دیکھی تو سرے ہی پر یہ شعر نکلا۔ ع

برو این دام بر مرغ دگر نہ
کہ عنقا را بلندست آشیانہ

سپہر آرا اس درجہ مسرور ہوئی کہ ساری کلفت دور ہوئی شعر پڑھتے ہی اچھل پڑی۔ واہ واہ کیا شعر نکلا ہی موتیون مین دیوان حافظ کو تولے۔ ع

برو این دام بر مرغ دگر نہ
کہ عنقا را بلندست آشیانہ

مطلع پڑھا تو اور بھی خوش ہوئی۔ ع

سحر گاہان کہ مخمور شبانہ
گرفتم بادہ با چنگ و چغانہ

فتح ہی۔ بس اب دل کو ذرا ڈھارس ہوئی۔ پھر یہ شعر نظر سے گذرا تو کہا لو بیڑا پار ہی۔ بحر غم سے عبور آسان ہی۔ ع

بدہ کشتی می تا خوش برآئیم
ازین دریاے ناپیدا کرانہ

ادھر بہار النسا اپنے دل مین سوچتی تھی کہ محمد عسکری ہونہار ہوشیار عالی خاندان معالی دودمان نجیب الطرفین شریف النجبین خوبصورت خوش سیرت شایستہ تربیت یافتہ خوش قطع با وضع نوجوان ہی۔ تین چار سو روپے ماہواری کی آمدنی ہی۔ علاقہ ہے۔ مکانات ہین۔ اور نک سک سے درست ہی۔ کوئی عیب کوئی سقم اسمین نہین حسن آرا اگر منظور نکرے تو اس سے بڑھکر کوئی دیوانی نہین آج باتون باتون مین چھیڑونگی۔ دیکھون کیا کہتی ہے۔ اور کہیگی کیا۔ یقین ہی فوراً منظور کرلے۔ محمد عسکری کی مین بڑھ بڑھکر تعریفین کرونگی۔ سپہر آرا کو بھی سمجھاؤنگی کہ بہن کو سمجھا بجھا کر راضی کردے۔ اور عسکری ابھی ہی بھی کم سن۔ اللہ کرے حسن آرا منظور کرلے۔ مگر یہ خبر ہی نہ تھی کہ حسن آرا چاہے زہر کھالے مگر آزاد کے سوا اور کے ساتھ بیاہ نہ کریگی۔ ع

برو این دام بر مرغ دگر نہ
کہ عنقا را بلندست آشیانہ

بہار النسا بیگم نے لونڈی سے کہا کہ ذری جا کے حسن آرا بیگم کو تو کوٹھے پر سے بلا لاؤ۔ لونڈی نے آن کر جواب دیا کہ حضور وہ آرام مین ہین کیسے جگا دون۔ بہار النسا کوٹھے پر تشریف لیگئین۔ کہا تمھارے سنگھارے آتے ہونگے عسکری نے اپنا آدمی بھیجا ہی۔ سپہر آرا کا رنگ فق ہو گیا۔ پھر کہا تم دونون کو پوچھتا تھا۔ اور کہتا تھا حسن آرا تو نام خدا سیانی ہوئی ہون گی۔ مین نے کہا ہان اب چشم بد دور سیانی اور خوش سلیقہ عسکری کی باتین خوب ہین اور ماشاء اللہ وضعدار ہی۔ عطر سے بہت شوق ہی۔ نفاست کا ہر دم خیال۔ دن مین دو دو دفعہ حمام کرتا ہی اور خوش رو بھی ہی جامہ زیب بھی ہی۔ سپہر آرا نے بات ٹالنے کے لیے کہا آؤ باجی تم کو کچھ شعر سنائین۔ ع

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دل لگانا عذاب ہوتا ہی
آدمی کیا خراب ہوتا ہی

اسپر بہار النسا بولین۔ اَب اِسوقت شعر خوانی رہنے دو۔ آؤ اِدھر اُدھر کی باتین کرین۔ تمنے عسکری کو دیکھا ہی۔ سپہر آرا محمد عسکری کا نام تک سننا نہین چاہتی تھی۔ بہار النسا بیگم نے جو بار بار عسکری عسکری کی رٹ لگائی تو وہ اور بھی جھلائی۔ مگر سوچی کہ ڈر گیا ہی باجی کسی کا کہنا نہ مانینگی اور فال مین تو یہی نکلا ہی کہ۔ ع

برو این دام بر مرغ دگر نہ
کہ عنقا را بلند است آشیانہ

اِتنے مین حسن آرا بیگم بھی منھ دھو کر آئین۔

بہار۔ اے ہی یہ آج بے وقت کا سونا کیسا۔ خدا خیر کرے راگ نہ لانا کہین۔

حسن۔ جی نہین۔ مسہری پر لیٹی تھی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جو چلی تو بے اختیار نیند آگئی۔

بہار۔ اے واہ۔ بھلا یہ کون دنبرہ ہی۔ چراغ مین بتی پڑی اور آپ نے لمبی تانی۔ اِسوقت کے سونے سے سُستی آتی ہی۔

سپہر۔ (لونڈی سے) این! واہ۔ پنکھا جھلنی ہے کہ اونگ رہی ہی۔ گرمی پڑتی ہی شیطان نے ڈھکیل دیا کیا ہ۔

بہار۔ جاؤ منہ دھو کے آؤ۔ ذری زور زور جھلو۔

سپہر۔ یہ موئی اکل کھری جب دیکھو رونی صورت اونگھا ہی کرتی ہی۔

لونڈی۔ ساری ماما ہکن اصیلین بیٹھ رہتین تو مانخیتہ اللہ

اُڑا دیئن مجھ نصیبون جلی پر جب دیکھئے آپ سب خفا ہی ہوا کرتی ہین۔

بہار۔ اِنھین اِنھین تنک مزاجیون کی بدولت تو اس سے اور اِسکے میان سے ایک دم بھر نہین بنتی۔ نت جھگڑا۔ نت لڑائی آئے دن جھونٹم جھونٹا ہوا کرتا ہے۔ بدمزاجی بھی تو کتنی۔

لونڈی۔ (گردن ہلاکر) ہان حضور مین ہی بُری ہون۔ وہ موا مردوا خدائی بھر کا شہدا۔

بہار۔ چلو اب بوڑھا چونڈا نہ ہلاؤ۔ پنکھا لیکے جھلو بس۔

بہار النسا بیگم نے حسن آرا کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ اے حسن آرا تمنے عسکری کو دیکھا۔ اب جو آئے تو اوٹ مین دکھا دونگی۔ خوب آدمی ہی۔ ہنس مکھ ملنسار۔ چونچال۔ چار پیسے پیدا کرنے کا خیال اور پڑھا لکھا ہی۔ آج کل اُن حکیم سے طب پڑھتا ہی وہ جو ہین نہین دُوہرا بدن۔ وہان شفاخانے مین انھین سے۔ تمکو بہت پوچھتا تھا کہ حسن آرا بیگم اب تو چشم بد دور سیانی ہوئی ہونگی۔ کل آئین تو ہم تمکو دکھا دین۔ جسوقت آتا ہی مکان بھر مہکنے لگتا ہی عطر کا بڑا شوق ہی۔ میری بیماری مین بیچارہ دن بھر مین تین تین پھیرے کرتا تھا۔ ابّا جان کو سمجھایا کہ ڈاکٹر کا علاج کرو۔ خواہ حکیم جی سے رجوع لاؤ دلی محبّت ہی بیچارے کو۔ گھر بھر سے اُسکو اُلفت ہی۔ کسیکے پانون مین خدا نا کردہ کانٹا چبھا اور وہ بیقرار ہوگیا۔ اور روز بھیلا جوڑا ہی پہنے دیکھا۔ حسن آرا اِس تقریر سے اُداس ہو گئی مگر چپ چاپ بیٹھی سُنا کی۔ دل ہی دل مین سوچتی جاتی تھی کہ یہ کہو کیا رہی ہین۔ کیسے عسکری۔ یہان آزاد کو دل دے چکے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وہ ٹرکی سدھارے ہم قول ہارے - قول جان کے ساتھ ہی -
انکو عسکری کی پڑی ہی - وہ روز سجیلا جوڑا ایسر کا ہین یا عطر مین
بسے ہوے آئین مگر یہ دل تو آزاد کا ہی - کوئی ٹکڑے ٹکڑے
کرڈالے تکّے تکّے اڑا دے - مگر آزاد کا خیال مرتے دم تک دل سے
نہ جائیگا - اُس گلبدن کی یاد مین بیکلی رہتی ہی - راتوں کو زار زار
روتی ہون - ٹھنڈی سانسین بھر بھر کے لبصد یاس سوتی ہون -
یہ آئین وہانسے عسکری کا ذکر چھیڑا نے مانا کہ منہس مکھ ہی - پھر ہو -
جب بہار النسا نے دیکھا کہ حسن آرا خاموش ہو رہی - تو
سمجھین کہ نیم راضی ہی - نہایت محظوظ ہو کر یون مخاطب ہوئین -
بہار - حسن آرا - محمد عسکری کو تم کیسا سمجھتی ہو -
حسن - (لونڈی کی طرف اشارے سے دکھا کر) تا
چُرپ چُرپ -
بہار - ای موئی زرزری بولی ہماری سمجھ مین نہ آئی
نہ آئیگی -
سپہر - ای اسمین مشکل کیا ہی - آئیے ہم سکھا دین - اسیوقت
فر فر بولنے لگو -
بہار - اچھا عسکری کو زرزری مین کیونکر کہوگی -
سپہر - عزس کزر - رزی -
بہار - اور حسن آرا -
سپہر - حزسن ازار - رزا حسن آرا -
بہار - ای کچھ ہوگا بھی - حسن آرا ہماری بات کا
تُمنے جواب نہ دیا -
حسن - مین سمجھی ہی نہین -
بہار - ہم پوچھتے ہین محمد عسکری کو تم کیسا سمجھتی ہو -
(گد گدا کر) بتاؤ بولو - کیا چپ ہیر کار وزہ رکھا ہی (پھر گد گدا کر)
بتاؤ نہین - اللہ جانتا ہی گد گداتے گد گداتے تڑکا کر دونگی - کیا برا
زمانہ ہی - بہن بہن کی بات کا جواب نہ دے - خیر اچھّا یاد رکھنا -
حسن - کیسی میٹھی نیند سو رہی تھی - انکے غل غپاڑے مین
اُچٹ گئی -
بہار - (خفا ہو کر) پچھتاؤ گی حسن آرا -
سپہر - یہ بات کیا ہی بہن - بہار النسا بہن -
حسن - روٹھ گئین
بہار - جلاؤ اور پھر کہو روٹھ گئین -
سپہر - ای جلین تمھارے دشمن - جو تمھاری طرف دیکھ نہ سکین
واہ وہی باتین منھ سے نکالتی ہو بس
حسن - اماں جان سُنین تو اسوقت بہت ہی خفا ہون -
بہار النسا نے بڑی دیر تک محمد عسکری کی تعریف کی - مگر
حسن آرا کب پسیجنے والی تھی - حسن آرا کے دل پر بہار النسا کی
گفتگو نے تبر کا کام کیا - ادھر اُدھر ٹہل ٹہل کر یہ غزل پڑھتی اور
روتی جاتی تھی - ع

دل ہی غذائے رنج جگر ہی غذائے رنج — پیدا کیا ہی ہمکو خدا نے برائے رنج
حاصل کسی کو کچھ نہین ہوتا سوائے رنج — دنیا مین لائی ہی ہمین قسمت برائے رنج
آدم سے باغ خلد چھٹا ہمسے کوے یار — وہ ابتدائے رنج ہی یہ انتہائے رنج
ممکن نہین ہی آئے جو لوٹے گل نشاط — ایسی تو باغ جان مین بھری ہی ہوائے رنج
ہم بار عشق کے متحمل نہو سکے — بس دل پکڑ کے بیٹھ گئے وہ اٹھائے رنج
کہتے ہین میرے دوست مرا حال دیکھکر — دشمن کو بھی خدا نہ کرے مبتلائے رنج

اتنے مین ایک آدمی نے باہر سے پکارا - دواجی اخبار
لیجائیے - سپہر آرا نے کہا - ای دواجی اخبار یہان لے آنا -
اخبار آیا - حسن آرا نے پڑھنا شروع کیا - پڑھتے پڑھتے
ایک دفعہ ہی چونک پڑی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سپہر- خیر تو ہی باجی جان-

بہار- این! یہ چونکی کیا-

حسن آرا اخبار کے مطالعے مین اسقدر مصروف تھی کہ اُسنے جواب ندیا اور پڑھتی ہی گئی مضمون قابل دید ہی-

اخبار کا مضمون ہے

بلند نام نگردد کسے کہ در وطن ست
ز نقش سادہ بود تا عقیق در یمن ست

یون تو خدا کی خدائی مین ایک سے ایک قوم ہمدردی حب الوطنی اولوالعزمی شجاعت بسالت علم و فضل مین اپنے آپ ہی نظیر ہی- دانایان فرنگ نے علوم و فنون مین علم وحدت بلند کیا- افریقہ کے باشندے اپنی قدرتی اور جبلی شجاعت پر اتراتے ہین امریکا والے اپنی ترقی خداداد اور دانشمندی پر بل کی لیتے ہین ایشیا کے آدمی ظاہر ٹیم ٹام اور تزک و احتشام پر جان دیتے ہین مگر ہندی بھی اکثر امور مین فرد ہین- اکثر اقوام ہندوستان کے آدمی انتہا کے ہمدرد اور شیر مرد ہین- جو بات ہندوستان نے زمانۂ باستان مین حاصل کی تھی وہ اب کہان مگر پھر بھی ہاتھی لٹے گا تو کہان تک- رسالہ شمس الضحی کے مؤلف نے دیباچے مین خوب لکھا ہی کہ ع-

اے دل شوریدہ خروشت کجاست — خامشی از زمزمہ چونست کجاست
ملک سخن زیر لواے تو بود — رامش دلساز نواے تو بود
دبدبۂ پردہ کشائیت کو — طنطنۂ نغمہ سرائیت کو
زمزمۂ سینہ خراشت چہ شد — نالہ الماس تراشت چہ شد

الہی یہ کیسی ہوا بندھی ہی کہ پیارے ہندوستان کے علم و فضل کا بھلا پھولا چمن اُداس ہوگیا اولوالعزمی کی ہری بھری شاخین ایک ہی جھونکے مین بھٹ پڑین- غفلت کے سناٹے اور بار آور درخت اڑا اڑا کر زمین پر آرہے- خزان کے لشکر نے ایسا نرغہ کیا کہ بہار علم کا گل کھڑے کھڑے اُٹھ گیا- اب اہل ہند مین وہ جوش نہ وہ خروش ہی جسے دیکھو بادۂ غفلت کے نشے مین بیہوش ہی خواب خرگوش مین پڑے خراٹے لے رہے ہین- بلا کی نیندین اُمنڈ آئی ہین- خیر خوب نیند بھر کر سو چکے اب بھی جاگین تو ہم سمجھین کہ بخت خفتہ بیدار ہوگیا- ع-

شب نیمہ گذشت و صبح سر زد
ای مرد خدا ز خواب تا کی

ابھی کل کی بات ہی کہ کشور تہذیب مین ہندوستان کوس لمن الملک بجاتا تھا- علم و فضل مین اسکا طوطی بولتا تھا- علم ہندسہ مین اسکے جھنڈے گڑے تھے- ریاضی مین اسکی دھاک بندھی تھی قلمرو شائستگی مین اسنے اپنا سکہ بٹھایا تھا- میدان صناعی مین علم وحدت اٹھایا تھا- وہی ہندوستان ہی جسکے شمس لیاقت سے اور ملکون نے نور اقتباس کیا- مصری اسی کے خوان حکمت سے شیرین کام ہوئے یونانی اسی کے خرمن لیاقت کے خوشہ چین تھے ایک ایک طفل مکتب مجسطی خوان اور اقلیدس بیان تھا- ع-

وقت پیری شباب کی باتین
ایسی ہین جیسے خواب کی باتین

اب تو بعض حضرات کا مقولہ ہی کہ زیادہ پڑھنے سے انسان پاگل ہوجاتا ہی اسکے سوا ضعف دماغ کا دھڑکا اور فقدان بصارت کا کھٹکا لگا ہی بالفرض محال ہی یہ مصیبت بھی جھیلی تو فائدہ؟- جغرافیہ طبعی پڑھا تو کرہ باد سے کیا خاک نفع ہوگا- سیارون کی تحقیقات سے کیا پتھر ملیگا- دریا کا بیان کیا موتی رول دیگا- ریاضی مین ریاض شاقہ کیا تو کیا نتیجہ شاعری کیطرف متوجہ ہون تو دین دنیا دونون سے ہاتھ دھو- دھوے جائین کیلون کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

عنایت سے مقدمہ قائم ہوا۔ الٹی آنتین گلے پڑین منطق سیکھین تو ہر سال فصد کھلوانی پڑے۔ علم الطبیعہ کا مطالعہ کرین تو جڑ ہی جنگ کی بھبتی سُنین۔ اِس سے بہتر یہی ہو کہ بانس کی کھپچیان چھپکا مین بٹیر لڑائین۔ چانڈو نوش جان فرمائین۔ مدک کے دم لگائین خوب گلچھرے اُڑائین۔ ۔ ف۔

صبح تو جام سے گذرتی ہی	شب دلارام سے گذرتی ہی
عاقبت کی خبر خدا جانے	اب تو آرام سے گذرتی ہی

ماحصل اسکا یہ کہ اب اہل ہند کے مزاج سے اولوالعزمی نیز [illegible] دور ہوتی جاتی ہی۔ پس جب کبھی ہم کسی ہندی کی جرأت یا ہمدردی یا بسالت یا اولوالعزمی کا حال سُنتے ہین تو باغ باغ ہوجاتے ہین۔ حال مین ایک جری اور دلسوز اور جوانمرد ہندی کا ذکر خیر مختلف اخبارات انگریزی مین ہماری نظر سے گذرا۔ میان آزاد نامے ایک ہندی آج کل ٹرکی گئے ہین۔ اثناے راہ مین انکا جہاز جسکا نام جنی ونیس تھا بڑی مصیبت مین مبتلا ہوا۔ جزیرہ پیرم کے قریب ڈوب گیا۔

حسن آرا بے اختیار چیخ اُٹھی۔ اخبار ہاتھ سے گر پڑا۔ اور غش آگیا۔

سپہر۔ اے ہی باجی خیر تو ہی۔

بہار۔ ہائین! ارے یہ ہوا کیا۔

لونڈی۔ مرگی تو نہین آئی۔

بہار۔ (تھو۔ تھو) اے نہین اللہ نہ کرے۔

دونون بہنون نے ملکر اُٹھایا۔ منھ پر چھینٹے دیے۔ تو ذرا ہوش آیا۔

حسن۔ دوا خط لاؤ۔

بہار۔ آخر شش اسمین ہی کیا ہین

لونڈی۔ بڑی بیگم صاحب کو بلا لاؤن۔

حسن۔ نہین نہین۔

سپہر۔ لیجیے اخبار لیجیے۔ پڑھو تو اسمین ہی کیا۔

حسن آرا نے اخبار لیکر پڑھنا شروع کیا۔

"کُل بہتر آدمیون کی جان بچی۔ باقی سب لقمۂ نہنگ اجل ہوے اِس موقع پر میان آزاد نے بڑا کارنمایان کیا صرف اپنی ہی جان نہین بچائی۔ بلکہ اورون کو بھی مدد دی"

حسن۔ شکر خدا۔ شکر خدا۔

"وہ جہاز سے بوٹون مین کود پڑا اور تین بار پھر جہاز پر گیا۔ بہت سے بندگان خدا کی جان بچائی۔ ع۔

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اسکے بعد اُس جوانمرد نے جو ہمدردی مین فرد ہی ایک انگریز لفٹنٹ اپلیٹن کو ڈوبنے سے بچایا۔ سمندر کی موج اُسکو بوٹ پر سے بہالیگئی۔ اِس واقعہ جگردوز کو دیکھکر آزاد نہایت استقلال اور جوانمردی کے ساتھ سمندر مین کود پڑا۔ اور اپلیٹن کو بچا دیا۔ مگر اتفاق وقت سے بوٹ پر نہ چڑھ سکا"

حسن۔ ارے خدا خیر کرے۔

"لیکن واہ رے آزاد۔ پیرتا ہوا ساحل جزیرۂ پیرم تک پہونچا۔ اُسوقت جزیرۂ مذکور کے مردوزن کی اِس شیر دل کیطرف نظر تھی سُنا کہ کسی نوجوان اور حسین بیگم نے جنپر میان آزاد کا دل آیا ہی انکو مجبور کیا کہ ٹرکی جا کر ترکون کی طرف سے لڑین۔ اگر وہ نوجوان اور حسین بیگم صاحب اپنے عاشق زار میان آزاد کو ایسے کارنمایان کے وقت دیکھتین تو آزاد کی ہمت ٹھکانے لگتی۔"

حسن آرا اُسوقت ایسی مسرور ہوئین کہ عمر بھر کبھی اسقدر خوشی نہ ہوئی تھی۔ فرط طرب سے آنکھین اشکبار ہوگئین۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مگر بہار النسا اور سپہر آرا کی تشفی کے لیے مسکرا دین -

بہار - اہن! - ماجرا کیا ہی - ایک آنکھ سے روتی ہی ایک آنکھ سے ہنستی ہی -

سپہر - باجی جان کچھ کہو تو -

حسن - خیریت ہی -

سپہر - پھر آپ روتی کیون ہین - ذری اخبار تو پڑھنے دو -

حسن - ایک جہاز کے ڈوبنے کا حال لکھا ہی -

سپہر - ہی ہی - کیا کہتی کیا ہو - ای باجی کسکا جہاز - (رو کر) ہاے ہاے بتاؤ تو کسکا جہاز -

حسن - ع -

رسیدہ بود بلاے ولے بخیر گذشت

سپہر - شکر ہی -

بہار - ایک تو پاگل تھی ہی دوسری بھی پاگل ہو گئی -

حسن - اُف -

سپہر - چھوڑو - ذری ہم بھی پڑھین -

حسن - لو اللہ نے بہت بچایا -

سپہر آرا نے بڑے شوق سے وہ مضمون پڑھا - اور اُچھل پڑی کہ میان آزاد فرخ نہاد نے ٹرکی پہونچنے کے پہلے ہی نیکنامی حاصل کی - سوچی کہ لسان الغیب حافظ شیرازی نے خوب صحیح صحیح بتا دیا تھا کہ ع

برو این دام بر مرغ دگر نہ
کہ عنقا را بلند ست آشیانہ

حسن آرا اپنے دل مین کہتی تھی کہ کجا محمد عسکری کجا میان آزاد - ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

بھلا جس شیر مرد نے میرے لیے یہ سختیان سہین - ایسی ایسی مصیبتین اُٹھائین - جان کو ہتھیلی پر رکھ کر گیا - اُسکو دھوکا دیکر اور کسیکو دل دینا کون سی بھلمنسی ہی - کیا مجال - محمد عسکری چاہے دو دو تولہ عطر روز ملین - اور دن بھر مین دس جوڑے بدلین اور گلاب سے نہائین آزاد اور ہی فن کا آدمی ہی - یہ بات کسی مین کہان - اِس مضمون کے پڑھنے سے حسن آرا کسیقدر مغرور ہو گئی کہ ہمارے آزاد کی توصیف مین اخبارات رطب اللسان اور عذب البیان ہین - سوچی کہ ہی جسوقت جہاز ڈوبا آزاد کی کیا کیفیت ہوئی ہوگی - اُف - اُف میرا خیال ضرور آیا ہوگا خدا جانے وہ موا خوجی خبیث جیتا بچا یا ڈوب گیا بہار النسا نے اِس اخبار کے صفحے مین چپکے سے نشان بنا دیا جسکو حسن آرا اور سپہر آرا نے غور سے پڑھا تھا - سوچین کہ محمد عسکری سے پڑھواؤنگی دیکھون تو کیا لکھا ہی - کہ دونون بہنون نے چپ چاپ پڑھ کر اشارون مین باتین کین - اور ہم سے چھپایا - حسن آرا کی طرف مخاطب ہو کر کہا کیون بہن پھر تم ہماری بات کا جواب نہ دوگی - محمد عسکری کو آخر ش یہ تم برا کیون سمجھنے لگین - حسن آرا مسکرائی - سپہر آرا تیکھی ہو کر بولی ای بہن کچھ خیر ہی - اپنا کام کرو - اِس پھیر مین نہ پڑو - کون عسکری کیسے عسکری - یہان عسکری وسکری ایک کو نہین جانتے - ع

نہ چھیڑ ای نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیان سوجھی ہین ہم بیزار بیٹھے ہین

بہار النسا نے کہا خیر صاحب تم جانو تمھارا کام جانے - ع

سمجھانے سے تھا ہمین سروکار
اب مانو نہ مانو تو ہے مختار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کوہ قاف کی پری

دلبرے برد از دلم صبر و قرار | گر زخش برقع بود صبح بہار
غنچہ از شمع رخش پروانۂ | نافہ از خالش دلِ دیوانۂ
چشم جادو یش پئے تسخیر جان | در نگہ سازد تبسم راعیان
غمزہ اش بر سینہ ناوک میزند | خندہ اش بر بوسہ چشمک میزند

سوختہ داغ مہجوری وجفا کشتہ تیغ عشق و وفا میان آزاد فرخ بنیاد شادان و فرحان خوش و خندان دولت رفیعہ روم کے دارالسلطنت رفیع المرتبت مین خدا خدا کرکے داخل ہوئے۔ مالٹا کے تاجر باوقار و جم اقتدار کے صاحبزادہ بلند اقبال و خجستہ خصال ہرمزجی بھائی کی کوٹھی کا پتا پوچھتے چلے۔ آدھ گھنٹے مین کوچبین نے یہ مژدہ طرب انگیز سنایا کہ یہ لیجیے ہرمزجی بھائی کا مکان آیا۔ یہ سامنے والی کوٹھی انھین کی ہی۔ میان آزاد گاڑی پر سے اُترے اور ہرمزجی بھائی کے پاس ایک آدمی کے ذریعے سے اپنا کارڈ بھیجا کارڈ پر (میان آزاد) دیکھ کر۔ ہرمزجی بھائی نے ان کو بلوایا۔ مصافحہ کیا اور بڑے تپاک سے بٹھایا۔ آزاد نے جاتے ہی اُنکے پدر بزرگوار کا نامہ فیض ختامہ دیا۔ پڑھ کر ہرمزجی بھائی اور بھی تپاک کے ساتھ پیش آئے۔ آپکا گھر ہی۔ مین آپکا خادم و نیازمند ہون۔ خدمتگار کو حکم دیا کہ پانچ کمرے آپکے واسطے آراستہ کردو ایک ڈرائینگ روم نشست اور ملاقات کے لیے۔ ایک بڈروم آرام کرنے کے لیے۔ ایک باتھ روم غسل کے واسطے۔ ایک اسٹڈی روم مطالعہ کتب کے لیے۔ ایک کمرہ گودام کے لیے۔ خدمتگار نے پانچون کمرے آدھ گھنٹے مین آراستہ کردیے۔

ہرمزجی بھائی نے میان آزاد کی بڑی تعریف کی۔ آپ بڑے اہم کام کے لیے آئے ہین۔ مہم سر کرنا آسان نہین اپنے معشوق مطلوب کے ذرا سے اشارے مین جانبازی پر آمادہ ہونا اور امید موہوم پر جان کھونا آپ ہی سے مردانِ خدا کا کام ہی۔ ع

آفرین باد برین ہمت مردانۂ تو

ہمارا دل گواہی دیتا ہی کہ آپکی مراد دلی بر آئیگی۔ دعاے نیم شبی رنگ اثر جمائیگی نقش مراد کرسی نشین ہوگا تیر دعا بہ ہدف اجابت قرین ہوگا آپ تمغہ پائینگے۔ اور سرخرو ہوکر میدان کارزار سے ہندوستان واپس جائینگے حسن آرا کے ساتھ نکاح ہوگا ہنسی خوشی عاشق و معشوق کا بیاہ ہوگا۔ آپ کو جس شی کی ضرورت ہو مجھسے فرمایئے۔ جس امر مین صلاح کی حاجت ہو بے تکلف زبان پر لایئے۔ جناب والد ماجد آپکے از بس مداح ہین۔ میرے پاس کل جناب ممدوح کا ایک والا نامہ آیا تھا اُسمین بھی آپ کا ذکر خیر تھا۔ مگر نام نامی درج نہ تھا۔ ورنہ کارڈ دیکھتے ہی حاضر خدمت شریف ہوتا۔ معاف فرمایئے گا میان آزاد اپنے میزبان با توقیر تاجر ذی عظمت امیر کبیر کی مہربانی اور شیرین بیانی کے نہایت ہی مشکور و ممنون ہوے۔ اِس نوجوان پارسی سوداگر نے اپنے باپ کی مرضی اور حکم کے موافق میان آزاد کی بڑی خاطر کی۔ شب کو آزاد باآرام تمام سوئے۔ صبح اُٹھکر غسل کیا۔ کپڑے پہنے اور باغ پرفضا مین ایک آرام کرسی پر بیٹھکر اخبار پڑھنے لگے پڑھتے پڑھتے کیا دیکھتے ہین کہ ایک خاتون یوسف لقا محبوب پری چہرہ نرالی سج دھج اور انداز معشوقانہ سے ایک روش مین ٹہل رہی ہی اُنکی اور اس خوبرو کی آنکھین چار ہوئین۔ اُس بت عربدہ جو نے کسیقدر رکا کر ایک پھول توڑا میان آزاد اخبار پڑھنے لگے مگر کنکھیون سے اُسی جادو جمال کو دیکھتے جاتے تھے اور وہ بھی دزدیدہ نگاہ آزاد پر نظر ڈالتی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ حور وش اٹھلاتی ہوئی اُنکے قریب آن کھڑی ہوئی۔ میان آزاد کرسی سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور زمین دوز ہوکر ہندوستان کے طریق کے بموجب فراشی سلام کیا۔ خاتون پری پیکر نے مُسکرا کر سلام کا جواب دیا اور باغ پُر بہار کی انہار لطافت بار کو دیکھنے لگی۔ آزاد پھر کُرسی پر بیٹھے۔ اور اخبار ہاتھ مین لیکر اُس سروِ روان کو بغور دیکھنے لگے۔ یہ خاتون زہرہ تمثال جبار جیا کی ایک نوجوان لیڈی تھی۔ جبار جیا متصل کوہ قاف ایک حُسن خیز مقام ہی۔ اِس شہر مینو سواد کا حُسنِ خُداداد اور اُسکی خواتین پریزاد شہرۂ آفاق ہین۔ دلبری اور رنگین ادائی مین طاق ہین۔ آزاد نے جو اُس رشکِ حور کو از سرتا پا عالمِ نور دیکھا تو ہزار جان سے عاشق ہو گئے۔ مگر معاً حُسن آرا بیگم یاد آئین ؎

شاہد آن نیست کہ موئے ومیانے دارد
بندۂ طلعتِ آن باش کہ آنے دارد

اِس لیڈی کا نام مِیڈا تھا۔ اُنیس برس کا سِن۔ مُراد و ن کے دِن۔ جوانی کی اُمنگ۔ بادۂ شباب کی ترنگ۔ ٹہلتے ہوے حضرت اِس شجر کے سایہ مین جا کھڑے ہوے۔ جہان وہ قوس ابرو لیڈی نہرون کے پانی کی جھلک اور روانی مُشاہدہ کر رہی تھی آزاد اور اُس پریزاد کی آنکھین پھر چار ہوئین خاتون عصمت مآب کسیقدر شرمائی۔ گو میان آزاد پر دل آیا تھا مگر اِسدرجہ لجائی کہ رُخ پر زلف عرق آلود ہو گئی۔ ؎

عرق آلودہ زلفین ہین رُخِ رنگینِ جانان پر
ترشح کا ہر عالم ابر چھایا ہر گلستان پر

میان آزاد نے ایک خوشنما پھول توڑ کر بصد ادب نذر کیا۔ خاتون پری چہرہ پہلے تو پھول لیتے ہوے جھجکی۔ مگر آزاد کے خوش کرنے کی غرض سے پھول لے لیا اور ایکبار چوم کر اپنے جوڑے مین خوبصورتی کے ساتھ رکھ لیا۔ آزاد انتہا کے محظوظ ہوے۔ قریب تھا کہ مکالمہ شروع کر دین مگر مِیڈا افراطِ شرم وحیا سے دوسری روش مین جا کھڑی ہوئی۔ میان آزاد سوچے کہ زیادہ مبادرت کرنا خلافِ عقل و مصلحت ہی۔ ناچار اپنی کُرسی پر پھر جا بیٹھے مِیڈا کا اِنپر دل آیا مگر حیرت تھی کہ یہ کون شخص ہی آدمی تو نہایت حسین ہی۔ مگر وضع سے تُرکی نہین معلوم ہوتا۔ اِتنے مین دھوپ کسیقدر تیز ہوئی اور وہ نازک اندام فرس خوش خرام پر سوار ہوکر چلی گئی۔

آزاد متحیر کہ یا آلہی یہ انسان ہی یا پری۔ اللہ یہ حُسن گلوسوز یہ شانِ دلبری۔ یہ مکھڑا تھا یا بنِ گہا چاند۔ افسوس سب سے زیادہ یہ تھا کہ پردیس کا واسطہ۔ نیا مکان۔ کسی سے اچھّی طرح جان نہ پہچان اَب اِس بُتِ سیم بدن کو کیونکر دیکھینگے۔ نام معلوم نہ نشان معلوم۔ واللہ اعلم کِس مُلک کی لیڈی ہی۔ سمجھے کہ فرانسیسی ہی۔ جبھی اِسدرجہ بانکی وضع اور بانکی ادا ہی۔ اِسقدر شیرین حرکات و دلربا ہی۔ جسوقت آتا تھا کہ انکے تحفۂ محقرہ کو قبول کیا اور مُسکرا کر بصد ناز دستِ رنگین سے پھُول لیا تو جامے مین پھولے نہین سماتے تھے مگر جسدم خیال آتا تھا کہ حُسن آرا بیگم سے قول ہارے ہین مِیڈا کا خیال دل سے دور ہو جاتا تھا۔ الغرض مختلف خیالات اِنکے دل مین جگہ پاتے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد کوٹھی مین گئے۔ تاجر ذی وقار کے ساتھ کھانا کھایا۔ کھانا کھانے کے بعد دونون مین بات چیت ہونے لگی۔

تاجر۔ اَب آج تو آرام کیجیے۔ کل حمید پاشا وزیر صیغۂ جنگ سے ملیے۔

آزاد۔ ہان آج نہ جاؤنگا۔ کل صبح کو ضرور بالضرور ملونگا۔

تاجر۔ اِسوقت جی چاہتا ہی کہ آپکو کوٹھی کی سیر کراؤن۔

آزاد۔ بسم اللہ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تاجر آزاد کو لیکر کوٹھی دکھانے چلے۔ میاں آزاد نے کوٹھی کے مختلف کمرون کی سیر کی۔ تاجر نے کہا یہ کمرا لیڈیون کے لیے ہی۔ لیڈیان اسمین چاء قہوہ پیتی ہین۔ میاں آزاد نے پوچھا وہ کون لیڈی تھین جو آج آپکے باغ کی سیر کرنے گئی تھین۔ تاجر نے کہا کہ کچھ بتا دیجیے آزاد نے کہا۔ کشیدہ قامت۔ نازک اندام۔ لب سرخ۔ گلفام۔ زلف سیاہ۔ رُخ غیرت مہر و ماہ۔ جمال مستانہ۔ ناز معشوقانہ۔ بانکی ادا۔ انداز دلربا۔ بلٹ (کمر بند) سے کمر نازک کسی ہوئی۔ عطر گلاب مین بسی ہوئی۔ تاجر نے ذرا غور کرکے کہا۔ اخاہ میڈا ہونگی وہ جیار جیا کی لیڈی ہین نا کتخدا۔ آپکے ایشیا ہی کی ہین۔ کئی ترکون کا اسپر دل آیا ہی۔ ایک فرنسیسی افسر فوجی کو اُسکے بیاہنے کا شوق چرایا ہی۔ اُسکے جمال حسین اور رُخ رنگین کا دور دور شہرہ ہی۔ جسے دیکھیے اُسکا شیدا ہی۔ صبح شام کوٹھی مین آنکر قہوہ پیتی ہین علم موسیقی کا بدرجہ غایت ذوق ہی۔ پیانو اور ہارمونیم بجانے کا دلی شوق ہی۔ گھوڑے پر ایسا سوار ہوتی ہی کہ اچھے اچھے شہسوار مان گئے۔ حسن و جمال کے علاوہ بانکپن اور شوخی رگ رگ مین کوٹ کوٹ کر بھری ہی۔ عورت کیا کوہ قاف کی پری ہی۔ آزاد نے جو اسقدر تعریف سُنی پوچھا کیا شام کو پھر آئینگی۔ اور سیر باغ کو ضرور جائینگی۔ تاجر نے کہا ہان ضرور تشریف لائینگی۔ اور باغ مین دو گھڑی ضرور دل بہلائینگی یہ نوید بہجت خیز سُنکر میاں آزاد کی باچھین کھل گیئن میاں آزاد اپنے کمرے مین گئے اور ایک ناول پڑھنے لگے۔ ایک عاشق نامراد کی ناکامی کا حال پڑھ کر کمال افسوس کیا یہانتک کہ بے اختیار رو دیے۔ یہ معلوم ہی نہ تھا کہ حضرت بھی ایک ناول کے (ہیرو) ہونگے۔

سات بجے کے وقت وہ خاتون شیرین ادا حسب معمول پھر آئی۔ کمرے مین چاے نوش جان کرتے کرتے دیکھا کہ میاں آزاد ایک کرسی پر بیٹھے کتاب پڑھ رہے ہین۔

میاں آزاد بڑے لطف سے ناول کا مطالعہ کر رہے تھے کہ ایک عورت نے جسکا سن کوئی چالیس برس کا تھا اور جسکی وضع سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی لیڈی کی خادمہ ہی آن کے کہا کہ ایک صاحب باہر آپ کی تلاش مین کھڑے ہین۔ میاں آزاد نے متحیر ہوکر پوچھا کہ میری تلاش مین! شاید تمکو دھوکا ہوا۔ مین کوٹھی کا مالک نہین مسافر ہون۔ اُس عورت نے کہا۔ ہان ہان مین جانتی ہون۔ آپ ہی کو بلایا ہی۔ آزاد ناول ہاتھ مین لیے ہوے اُٹھے باہر جاکر خادمہ نے کہا حضور ذرا باغ تک قدم رنجہ فرمایئن میاں آزاد باغ مین گئے دیکھا کہ ماہ منیر جلوہ گنان ہی چاندنی خوب نکھری ہی ستارے چھٹکے ہوے ہین۔ باد فرحناک کے جھونکے دلکو مسرور کرتے ہین۔ عورت نے اشارے سے کہا کہ اُس درخت تک چلیے۔ میڈا نقاب زرین سے رخ زیبا کو چھپائے ہوے ایکدرخت کے سایہ مین چپ چاپ کھڑی تھی۔ گو میاں آزاد نقاب اور کسیقدر تاریکی کے سبب سے اِس خاتون پری تمثال کے چہرۂ نورانی کو نہ دیکھ سکے مگر زلف عنبر بار کی خوشبو نے اِنکے دماغ کو طبلۂ عطار بنا دیا اور دل مین سوچے کہ یہ تو خوب مقام ہی۔ صبح کو وہ نورانی صورت دکھائی کہ صلّ وجلّ اِسوقت ایسی بو سے خوش آئی کہ دل کی کلی کھل گئی۔ میڈا نے نقاب اُلٹ کر کہا۔ آزاد۔ ہمین پہچانا؟ میاں آزاد ششدر کہ بارِ خدایا یہ کون ہی ایسی پیاری آواز تو آجتک سُنی ہی نہ تھی۔ میڈا نے پھر پوچھا۔ آزاد ہمین پہچانا؟۔ میاں آزاد نے دبے دانتون کہا۔ جی نہین۔ افسوس ہی کہ مین نہ پہچان سکا میڈا درخت کے نیچے سے چاندنی مین آن کھڑی ہوئی اور ہنسکر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بولی کہ کہو اب پہچانا یا اب بھی نہین پہچانا۔

آزاد۔ (قدمون پر گر کر) خوب پہچانا۔ خوب پہچانا۔

میڈا۔ مین وہی ہون جسکو تم نے بھول دیا تھا۔

آزاد۔ اور آپ نے فرط عنایت سے قبول کیا تھا۔

میڈا۔ آزاد۔ تم جنگ کے لیے جاتے ہو۔

آزاد۔ جی ہان۔

میڈا۔ باشندے کس ملک کے ہو۔

آزاد۔ ہندوستان۔

میڈا۔ قوم۔ مذہب۔

آزاد۔ مسلمان کشمیری۔

میڈا۔ کشمیری ہو۔

آزاد۔ جی ہان۔

میڈا۔ شادی ہوگئی ہے۔ کوئی اولاد ہے۔

آزاد۔ ناکتخدا ہون۔

میڈا بہت ہی خوش ہوئین اور دل مین سوچین کہ بس اب منھ مانگی مراد پائی۔

میڈا۔ اس کوٹھی مین کب تک قیام ہے۔

آزاد۔ خدا جانے۔ کل وزیر جنگ کے پاس جاؤنگا۔

میڈا۔ اِس جنگ کا برا ہو۔ جو ہزارون گلبدنون کو کفن پوش کرتی ہے۔ جسکے طفیل مین لاکھون بندگان خدا کی جان گئی اور جسنے کرورون عورتونکو بیوہ اور بچونکو یتیم کر دیا۔ کیسے کیسے جوان رعنا اسکی بدولت تہ خاک ہوے۔ ہاے افسوس۔ واے افسوس۔

آزاد۔ ہان مگر مجبوری ہے۔ کیا کیا جاے۔ مجبوری بمجبوری۔

میڈا۔ (دبے دانتون) بھلا اگر نہ جاؤ تو کیا ہرج ہے۔

آزاد۔ غیر ممکن ہے۔ جانا ایسا ضروری ہے کہ نہ جانیکا خیال تک دل مین نہین آنے پاتا۔

میڈا۔ جبتک تم یہان ہو مین ہر روز آؤنگی۔

آزاد تجربہ کار آدمی تو تھے ہی اُس خاتون سیم غبغب کی باتون سے تاڑ گئے کہ اُنپر ہزار جان سے عاشق ہے۔ سوچے کہ اب بڑی مصیبت مین پڑے۔ خوبصورت حور طلعت خاتون۔ اُنیس بیس برس کا سن۔ عنفوان شباب۔ عالم نور از سر تا پا۔ ایسا نہو کہ ہماری نیت بھی ڈانواڈول ہو جاے۔ حسن آرا سے جو قول ہارے ہین بھول جائین۔ میڈا کی پیاری پیاری باتین دل مین گھب گئین۔ کوئی آدھ گھنٹے تک اُس حور لقا کے ہاتھ مین ہاتھ دیکر میان آزاد باغ مین ٹہلتے رہے مگر میڈا نے صاف صاف کوئی بات نہ کی۔ اگر آزاد اِس سے اسقدر کہدین کہ میری شادی ہو چکی۔ تو وہ اِنسے بات بھی نکرے۔ فوراً چلی جاے۔ مگر جب انھون نے بیان کیا کہ ابھی شادی نہین ہوئی وہ باغ باغ ہوگئی۔ اِتنے مین تاجر موصوف کو میان آزاد نے باغ کیطرف آتے دیکھا اور اشارے سے میڈا کو بھی دکھایا کہ وہ پارسی آرہے ہین۔ میڈا اپنی خادمہ کو لیکر چلی گئی۔

باغ کے پھاٹک کے پاس میڈا اور تاجر موصوف سے مڈھ بھیر ہوئی۔

تاجر۔ اخاہ آپ اسوقت تک باغ مین سیر کر رہی تھین۔

میڈا۔ ہان۔ وہ جو مسافر ہندوستان سے آپکے ہان آنکر ٹھیرے ہین انکو اتفاق سے باغ مین دیکھا۔ اُنھین سے باتین کرتی رہی تھی اب جاتی ہون۔

تاجر۔ بہت اچھا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہیڈا - یہ بڑے لائق اور خوش خلق آدمی معلوم ہوتے ہین -

تاجر - جی ہان - تربیت یافتہ اور ذی علم ہین - اور اپنے اخلاق سے ہر شخص کو مسخر کر لیتے ہین -

ہیڈا - آپکے ایک نوکر نے مجھسے کل کہا تھا کہ میدان جنگ مین جانے والے ہین - بڑا ذی حوصلہ جوان ہی - خدا کرے بامراد آئے - سرویا کو تو آپ کے روم نے شکست دی - اب دیکھیے روسیون سے کیسی نپٹتی ہی -

تاجر - اِس مُلک کے آدمی جری تو ضرور ہین - مگر باہمی ناچاقی روز بروز ترقی کرتی جاتی ہی - یہ بُرا - سرویا کے تو چھکے چھوڑا دیئے - بھاگتے راہ نہ ملی - روسی جنرلون نے کمک بھی کی مگر سرویا کے بُزدل آدمی بھاگ کھڑے ہوے - ٹرکی جان پر کھیل گئے - واقعی بسالت بس اسی کے معنی ہین - سُنا کہ روسی جنرل للکارتے تھے کہ آگے بڑھو - آگے بڑھو - مگر سرویا کے سپاہی آگے قدم بڑھاتے ہوے ڈرتے تھے - اسقدر خائف ہو گئے - ترکون کی جرأت تمام عالم مین مشہور ہی - اپنے ملک کے نام پر جان تک دینے کے لیے مستعد ہو جاتے ہین - مگر افسوس ہی کہ فرانس - آسٹریا - جرمنی انگلستان - اطالیہ وغیرہ ملکون کی طرح طرز حکومت عمدہ نہین ہی - بادشاہ کی باہمی شکر رنجی اور اعیان دولت کی ناچاقی ستم ڈھاتی ہی -

ہیڈا رخصت ہوئین - تاجر اور میان آزاد باغ کے ایک چبوترے پر بیٹھے - آزاد سے تاجر موصوف نے کہا کہ ابھی اس لیڈی سے ملاقات ہوئی - آپکی بڑی تعریف کرتی تھین - جنگ کی نسبت بھی گفتگو ہوئی وہ ترکون کا جنبہ کرتی رہین - اور دست بدعا ہین کہ خدا کرے ٹرکی ہی فتح پائین - اور روسیونکو بھاگتے راہ نہ ملے - آزاد بولے کہ حق کی طرف ہین - ٹرکی نے روس کو چھیڑا نہین کہ یہ وجہ جنگ قرار دیجاے - سرویا کو ابھی نے ورغلانا اور جب ٹرکی کے دلاوران صف شکن نے سرویا کی سپاہ کو نیچا دکھایا تو روس اسقدر جھلایا کہ اشتہار جنگ دیدیا - اب تمام یورپ کی نظر اس جنگ کی طرف ہی - دیکھیے کیا انجام ہوتا ہی - مگر لڑائی جلد ختم ہوتی نظر نہین آتی - بڑی دیر تک تاجر اور آزاد مین جنگ روس و ٹرکی کی نسبت سرگرمی کے ساتھ گفتگو رہی - بعد ازان دونون آرام کرنے گئے -

میان آزاد کو تنہائی مین خاتون ماہ سیماس میڈا یاد آئین - سوچے کہ معشوق تو رنگین ادا اور یوسف لقا ہی - پری پیکر - رشک قمر خوش تمیز - ہر دل عزیز - نازک اندام - گلفام - مگر حسن آرا بیگم سے قول ہارے ہین اور قول جان کے ساتھ ہی - خیر جبتک یہان ہین صبح و شام غم غلط کرنے کے لیے کافی ہی - دو گھڑی بات چیت کر لیا کرینگے مگر یہ ممکن نہین کہ حسن آرا بیگم کو چھوڑ کر میڈا کے ساتھ شادی کرلین - کیا مجال - انھین خیالات مین آنکھ لگ گئی تو عجیب خواب دیکھا سُنیے -

میان آزاد تپلون اور جاکٹ پہنے ایک مسہری پر لیٹے ہوے حقہ پیتے جاتے ہین اور اشعار موزون کرتے جاتے ہین - سرہانے انکی پیاری حسن آرا بیگم آئین دو بار تالیان بجائین - میان آزاد نے اٹھکر دیکھا تو حسن آرا - دست بستہ کھڑے ہو گئے اور کہا ایک بوسہ دیجیے حسن آرا بولین بس جائیے جائیے آپکو بھی دیکھ لیا - ہماری تو تم پر جان جائے اور تم اورون کو دل دیتے پھرو - واہ کیا انصاف ہی -

آزاد - جانِ من - اس بدگمانی کے صدقے - ہاے ہم تو جان بکف ہندوستان سے روم سدھارین - اور تم ایسے ایسے بدڈھب خیالات کو دل مین جگہ دو - بتاؤ ہین گنجایش شکوہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کی ہر بات نہیں۔ ہمنے تو ٹھان لی کہ چاہے جان جائے مگر تمھارا حکم نہ ٹالین۔ اب ہم ہین اور میدان کارزار ہم ہین اور جوش عشق کی گرمی بازار۔ اسوقت کلیجا شق ہوگیا۔ زخم جگر پر تمنے نمک چھڑکا۔

حسن۔ جی بجا ہی۔ یہ بھرے کسی اور کو دیجیے۔ ہونہہ۔

آزاد۔ ای ناکامی۔

حسن۔ چلو بس اب بیٹھے رہو۔ صاف صاف نہ کہلواؤ۔

حسن آرا نے ایک گلوری آزاد کو دی آزاد نے کھائی اور کہا۔ ع۔

ای جان من جانان من از من چرا رنجیدۂ

اتنے مین میان آزاد نے ڈرتے ڈرتے کہا ایک ذرا سی چاہ ہمین بھی۔

حسن۔ (تنککر)۔ اوہ واہ۔ یہ خوش۔ چہ انبا شد۔ منھ دھو رکھیے آپکو کیون دین۔ وجہ؟ آخر سبب۔

حسن آرا نے کہا کہتے ہوے شرم نہین آتی۔ حیا رحیا کی نوجوان لیڈی سے چپکے چپکے باتین کرنا اور اُسکے عشق کا دم بھرنا اور ہمین چٹکیون پر اُڑانا اور باتین بنانا۔ یہ فقرہ سنتے ہی میان آزاد کی آنکھ کھل گئی۔ مرگ جان کے ساتھ۔ کفر ایمان کے ساتھ مایوس امار کے ساتھ خزان بہار کے ساتھ وہ نہین کرتی جو اس خواب پریشان نے میان آزاد کے دل کے ساتھ کیا۔ پلنگ پر اُٹھ بیٹھے۔ اندھیرا آنکھون مین چھا گیا۔ جسم تھرانے لگا۔ دل ہی دل مین کہنے لگے کہ پیاری حسن آرا۔ ع

شوق مشتاق آرزو مشتاق جان مشتاق تست
دیدہ مشتاق آشکارا دل نہان مشتاق تست

مین اور کسی اور کو دل دون۔ کیا مجال۔ دن رات تمھاری کو یاد کیا کرتا ہون۔ اور تمھاری ہی محبت کا دم بھرتا ہون۔ ع

بر تنم ہر موی باشد جز بیاد یار نیست
مو بمو ظاہر نباید حاجت گفتار نیست

حسن آرا پیاری حسن آرا کیا تم سمجھتی ہو کہ آزاد کسی اور کو دل دیگا ای توبہ۔ یہ دل اب تمھارا ہی۔ تمھاری چیز مین کسی کو دینے والا کون مگر شکر ہی کہ خواب ہی مین تمکو دیکھا سہی۔ ع

شبے خیال تو آمد بخواب و آسودیم
دگر زہم نکشادیم چشم گریان را

لیکن افسوس کہ بخت خفتہ کی بدولت خواب مین تمکو برسر ناز وعتاب دیکھا۔ خدا وہ دن جلد دکھائے کہ ہم اور تم باہم باتین کرین یا دوری کا پردہ مرتفع ہو۔ عاشق و معشوق مرادولی پائین بغل گیر ہوجائین ہم یہ شعر پڑھین۔ ع

وزیدامشب نسیم وصل خوشش در گلشن جانم
چنان شادم کہ غم با من درین غمخانہ میرقصد

اور تم اسکے جواب مین کہو۔ ع

تا بہ آن ماہ دل افروز ہم آغوش شدم
از سر ہستی خود رفتم و بیہوش شدم

محمد عسکری

دوسرے روز بہار النسا بیگم نے محمد عسکری کو بلوایا اور چپکے سے کہا کہ کل ہمنے حسن آرا سے تمھارا تذکرہ کیا مگر اللہ جانے کیا سبب ہی کہ وہ ذری بولین تک نہین۔ اور انکے بشرہ سے ایسا پایا جاتا تھا کہ جیسے کسی پر خدا ناکردہ انکا دل آیا ہی۔ مین تو دھک سے رہ گئی اللہ آبرو رکھے باتین ہوتے ہوتے حسن آرا اخبار پڑھنے لگین اخبار پڑھتے پڑھتے روئین۔ خوب زار زار روئین۔ پھر پڑھا تو کہا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اَب ذرا سی تشفی ہوئی۔ مجھ سے کچھ کہا ہی نہیں۔ سپہر آرا نے البتہ پڑھکر مجھ سے کہا کہ دیکھیں شادی و اوی کے خیال سے درگذرو کیا جانے کیا بھید ہو۔ اندر ہی اندر کچھ ہنڈیا پک رہی ہے۔ یا کیا ہوتا ہے ذرا حال نہیں کھلتا۔ میں نے اِس اخبار میں نشان بنا دیا ہی مگر لاکھ لاکھ تدبیرین کرنے کی اخبار اُنھون نے نہ دیا نہ دیا۔ اِسوقت میں چوری سے اخبار لے آئی ہوں دیکھو یہان پر پڑھ رہی تھیں پڑھو تو اسمین لکھا کیا ہی۔ محمد عسکری نے اخبار کا وہ مضمون پڑھکر کہا کسی بے ننگے نے لکھا ہی۔ مگر معلوم ہوتا ہی آزاد نامے کوئی شخص ہی اُس سے حسن آرا بیگم نے وعدہ کیا ہی کہ اگر تم روم جا کر روسیوں سے لڑو اور وہان سے سرخرو واپس آؤ تو مین تمھارے ساتھ شادی کرلوں۔ اَب یہ دریافت کرنا چاہیے کہ میاں آزاد ہیں کون۔ لکھا ہی کہ ایک نوجوان اور حسین بیگم کی ہدایت کے بموجب گئے ہیں۔ جب ہی حسن آرا شادی کا لفظ تک زبان پر نہیں لاتین۔ بس ہم سمجھ گئے یہی خاص سبب ہی۔ اَب تم ایک کام کرو۔ جب حسن آرا بیگم اور تم پاس بیٹھی ہو۔ آزاد کا ذکر ضرور چھیڑ دو کہنا عسکری ابھی ابھی اخبار پڑھتا تھا۔ اُسکا ایک دوست ہی آزاد۔ اخبار میں آزاد کی تعریف پڑھکر عسکری بہت خوش ہوا پھر کہتا تھا کہ آزاد نان بائی کا لڑکا ہی ساری خدائی بھی بیچے کی خوش قسمتی کو تو دیکھو کہان جا کے رشتہ لڑایا۔ اور وہ بیگم بھی کیسی بیوقوف ہی جنسے بیاہ کا وعدہ کیا۔ نانبائی بچے کے ساتھ اور بیگم کا بیاہ۔ واہ۔ مصرع۔

دماغ بیہدہ پخت و خیال باطل بست

اَب تو بہار النسا بیگم کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ آزاد کیطرف سے حسن آرا کا دل پھر جائے۔ آزاد یاد ہی نہ آئے۔ میں اخباروں میں آزاد کی ہجو چھپواؤن۔ تم زبانی مذمت کرو اور جس اخبار میں طبع ہو وہ کسی ترکیب سے حسن آرا کو ضرور دکھا دو۔ خدا نے چاہا تو چٹکیوں میں دل پھر جائے۔ مگر حیرت ہی کہ بار خدایا یہ آزاد کون بزرگوار ہیں۔ بہار النسا متحیر و ششدر کہ یہ اسرار کیا ہی۔

یہ گفتگو کرکے محمد عسکری رخصت ہوے۔ بہار النسا بیگم اُس اخبار کو چپکے سے حسن آرا کے صندوق پر رکھ آئیں۔ محمد عسکری نے گھر پر جا کر حسن آرا اور آزاد کی باہمی ناچاقی کی نسبت سیکڑوں ہی تدبیرین سوچیں ٹھان لی کہ دن رات اسی غور و فکر میں رہونگا کہ کسی تدبیر معقول سے آزاد کے نام پر حسن آرا لاحول پڑھنے لگیں سوچے کہ پہلے تو کسی اخبار میں کچھ لے دے کر یہ چھپوا دون کہ آزاد نامے ایک نانبائی کا لونڈا آج کل روپوش ہی۔ کئی ہزار روپیے ایک مہاجن کے لیکر چل دیا ہی سنا کہ اَب مصر کیطرف بھاگ گیا ہی۔ اگر کسی کو اُسکا حال معلوم ہو تو بتائے اِسکے بعد ایک خط چھپوا دون کہ آزاد مصر نہیں گیا بلکہ پرسون تک جہان آباد میں تھا۔ یہ وہ شخص ہی جو سن ۵۷ء کے غدر میں ایک سرغنہ تھا مگر گورنمنٹ کو اسکے خیالات سے ذرا بھی واقفیت نہیں ہونے پائی۔ یہ شخص بڑا نامی ڈاکو ہی۔ وسط ہند کے اکثر مقامات میں اسنے ڈاکے مارے اور کئی آدمیوں کو زخمی کیا ہی۔ یہ شخص مختلف مقامات میں اپنے کو مختلف ناموں سے مشہور کرتا ہی۔ پھر کسی اور اخبار میں چھپوا دون کہ ایک شخص آزاد نامے کسی نوجوان بیگم کو دھوکا دیکر بھاگ گیا ہی۔ اگر اس پر بھی حسن آرا کا عشق کم نہو تو کسی اخبار میں آزاد کی وفات کی تاریخ درج کردون۔ تاکہ حسن آرا مایوس ہوکر آزاد کو رو بیٹھے اور پھر ہمارے ساتھ دھوم دھڑلے سے شادی ہو۔

ادھر کا حال سنیے کہ سپہر آرا اور حسن آرا کو ٹھے کے کمرے سے سیر دریا کرتی تھیں کہ بہار النسا بیگم بھی پہونچیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بہار - اسوقت عسکری بہت خوش تھا - کسی اخبار مین اسکے دوست کی بڑی تعریف چھپی ہی -

حُسن - کون دوست -

بہار - کیا جانے کیا نام بتاتا تھا - بھلا ہی سا نام ہے - کہتا تھا اخبار مین تعریف کے پل باندھ دیے ہین - ہان خوب یاد آیا ہی - توبہ توبہ - بھلا ہی سا نام ہی -

سپہر - قاسم خان - تہور علی - رفیع الدین ؟ -

بہار - نہین تہور علی - نہ رفیع الدین -

حُسن - محمد غوث آزاد ؟ -

بہار - ہان ہان - آزاد - آزاد - کہتا تھا کہ آزاد میرا بڑا دوست ہی مگر نان پز کا لڑکا ہی -

حُسن - (چونک کر) کسکا ؟ -

بہار - نان پز کا لڑکا بتاتا تھا -

سپہر - واہ اچھے آپکے عسکری ہین - جو نان بائیون کے چھوکرون سے یارانہ کرتے پھرتے ہین - یہی آپ انکی تعریف کرتی تھین جایئے بس دیکھ لیا -

بہار - ای تو خیر مگر آگے تو سُنو - کیسی دیدہ دھوئی بیگم نے اُس سے وعدہ کیا ہی کہ تیرے ساتھ شادی کرونگی -

سپہر - واہ اچھی بیگم ہین -

بہار - ایڑی چوٹی پر قربان کر دے -

سپہر - اور یہ آپکے عسکری کو کیا سوجھی کہ نان بائی والے سے یارانہ پیدا کیا - آدمی ملتا جلتا ہی اپنے برابر والے سے یا ایسے نیچ قومون سے - واہ اچھے عسکری ہین آپ کے -

بہار - اُس نان بائی کا مُنہ جھلس دون موئے کا جو بیگمون سے شادی کا وعدہ کرے - اپنی آبرو اپنے ہاتھ ہی -

حُسن آرا سکتے کے عالم مین تھی - سوچی کہ آزاد کے حالات سے کسی کو یہان اطلاع تو ہی ہی نہین - شاید نان بائی ہی ہو - مگر یہ خیال ہر رنگ محال ہی یہ نورانی صورت یہ اخلاق یہ علم و فضل یہ شایستگی یہ جرأت یہ جوانمردی نان بائی کیونکر پا سکتا ہی - نان بائی پھر نان بائی ہی - آزاد تو کوئی شہزادہ معلوم ہوتا ہی - نان بائی مین یہ باتین کہان - نان بائی میان آزاد کی سی شستہ تقریر اور علمیت اور ایسی صورت شکل کہان پائے - بھلا کوئی بات بھی ہی - سپہر آرا بولی باجی خاتون جنت کی قسم جو آپین ذری بال برابر بھی فرق ہو کہ بہار النسا بیگم اُدھار کھائے بیٹھی ہین کہ محمد عسکری کے ساتھ تمھارا نکاح ہو گا - تم کچوک اسقدر گئین کہ اُنکے سامنے اخبار پڑھکر رونے لگین اور پھر ہنس دین - پس وہ تاڑ گئین حُسن آرا بولی اُسوقت تو مین از خود رفتہ تھی سپہر آرا نے کہا باجی بس وہی اخبار لیجا کر اُنھون نے عسکری سے پڑھوایا ہو گا - ساری کارستانی اُسی کی ہی تم چاہو مانو یا نہ مانو - ہم تو یہی کہینگے باجی اللہ جانتا ہی ٹھیک گئی ہی ممکن کیا کہ جھوٹ ہو بھلا کہین ایسا ہو سکتا ہی مگر ایک بات یاد رکھنا عسکری کے ہتھکنڈون سے اب ڈرتی رہنا - وہ بڑا نٹ کھٹ معلوم ہوتا ہی - دیکھیے ابھی کیا کیا باتین بناتا ہی کیا کیا تہمتین تراشتا ہی مگر بھرے مین نہ آجانا آزاد کو نان بائی بنا دیا - ای تیری قدرت شانِ خدا - شام کو بہار النسا بیگم کی صلاح سے محمد عسکری نے حُسن آرا کے نام ایک خط لکھا - مغلانی کو دیا کہ جا کے حُسن آرا کے ہاتھ مین دینا مگر خبردار خبردار یہ نہ کہنا کہ بہار النسا بیگم کے سامنے دیا ہی - مغلانی نے خط لیا اور جا کے حُسن آرا کو دیا -

حُسن - کسکا خط ہی -

م - پڑھ لیجیے -

سپہر - کیا ڈاک پر آیا ہی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حسن ۔ نہین ۔

حسن آرا نے خط کھول کر پڑھا مضمون خط ملاحظہ فرمایئے ۔ ف ۔

قدم رکھ دیکھکر بحر محبت مین ذرا اے دل	خطر ہی ڈوب جانیکا بھی دریا کے نہانے مین

حسن آرا بیگم کی خدمت ہمایون مین کورنش ۔ مین جتائے دیتا ہون کہ آزاد کے پھیر مین نہ پڑیے ۔ وہ ہیچ قوم آپ کے قابل نہین ۔ نان بائی کا لڑکا ۔ تنور روشن کرنے مین طاق ۔ آٹا گوندھنے مین مشاق ۔ وہ اور آپکے لائق ہو ۔ اے توبہ ع ۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اول تو پاجی ۔ دوسرے مزاج مین تلون ۔ برق کی چشمک کو تو شاید پائداری بھی ہو ۔ مگر اُسکے مزاج کو قیام نہین ۔ اور پھر طرہ یہ کہ اَن پڑھ ۔ مین اچھا ہون یا بُرا بہار النسا بہن مجھے خوب جانتی ہین ۔ مجھے جھوٹ بولنے سے کیا واسطہ آزاد میرے دشمن ہین نہین مجھے اُنسے کسی قسم کی خصومت نہین ہو بلکہ مین اُس شخص کو جانتا ہون اور بخوبی جانتا ہون ۔ اسی خاص سبب سے مین آپکو صلاح دیتا ہون کہ آپ اسکا خیال دل سے دور کر دین جسوقت مین نے سُنا کہ آزاد پر آپ عاشق ہین میرا دل پھٹ گیا ۔ اور اگر آپ کی یہی کیفیت ہو تو خیریت نظر نہین آتی ۔ اب تو ہم یہی دُعا مانگتے ہین کہ خیر سے وہ دن آئے کہ تمھارے دل سے اُس بدوضع کے عشق کا خیال دور ہو جائے ۔

راقم محمد عسکری

اس خط کو حسن آرا نے دو بار پڑھا اور جواب مین فقط ایک شعر لکھا ۔ ف ۔

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی	تجھے اٹکھیلیان سوجھی ہین ہم بیزار بیٹھے ہین

سپہر آرا نے کہا کیون باجی ہم کیا کہتے تھے ۔ دیکھا وہی بات ہوئی نہ اور جھوٹ تو اسی سے ثابت ہو کہ میان آزاد کو اَن پڑھ بتاتے ہین شان خدا ۔ یہ اور آزاد کو اَن پڑھ کہین اللہ جانتا ہو اِن لوگون کو خوف خدا بھی نہین ہو ۔ اُٹ کچھ ٹھکانا ہو ۔ جھوٹ بھی تو کتنا اور کیسے ٹیک بنتے جاتے ہین ۔ کہ مجھے جھوٹ بولنے سے کیا واسطہ ۔ سچ ہو ۔ ہم تو کہتے ہی تھے کہ بڑا انٹ کھٹ معلوم ہوتا ہو ۔ وہی بات ظاہر ہو گئی ۔ مغلانی نے وہ کاغذ لیجا کر محمد عسکری کو دیا ۔ محمد عسکری نے پڑھا ۔ ف ۔

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی	تجھے اٹکھیلیان سوجھی ہین ہم بیزار بیٹھے ہین

ع ۔ اہا ہا ۔ پھڑکا دیا ۔ واللہ پھڑکا دیا ۔ جی خوش ہو گیا ۔ کیا شعر لکھ دیا ہو ۔

بہار ۔ ہماری بہن کچھ ایسی ویسی تھوڑا ہی ہین ۔

ع ۔ چشم بد دور ۔

حسن آرا اور سپہر آرا دونون کوٹھے پر سے چپکے چپکے سُنتی تھین ۔

سپہر ۔ بہت خوش ہوئے شعر پڑھکر ۔

حسن ۔ ہان ۔

سپہر ۔ اب تو پہچان گئین انھین باجی جان ۔

بہار النسا نے محمد عسکری سے کہا کہ بھائی اب ذرا ٹیڑھی کھیر ہو ۔ آسان امر نہین ہو حسن آرا نے بے سوچے سمجھے یہ شعر نہین لکھا ہو ۔ مگر خیر دیکھو مین کیا کیا تدبیرین کرتی ہون ۔ ابھی اُن سے کچھ نہ کہنا محمد عسکری نے کہا کیا طاقت کچھ سٹری مقرر کیا ہو تم مبارکی ہین ہو اپنی ۔ تمھاری اور بات ہو اُنکی اور بات ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رقابت کی کارستانی اور وزیر جنگ کی قدردانی

اب میان آزاد کا حال سُنیے کہ اُنھون نے وزیر جنگ کی خدمت مین جانے کی تیاری کی۔ مگر تاجر باوقار نے کہا کہ آج ایک مجلس شوری قرار پائی ہی۔ وزیر ممدوح آج نہ مل سکینگے۔ کل جائیےگا صبح کو میان آزاد باغ مین جاکر بیٹھے۔ مگر میڈا کی صورت نظر نہ آئی شہر کے مختلف مقامات اُنکے دوست صادق نے دکھائے۔ رؤسا اور اُمرا سے ملاقات کی۔ واپس آئے۔ کھانا کھایا۔ ناول پڑھا شام کو تاجر ممدوح اُنسے رخصت ہوکر ایکدن کے لیے اپنے کسی دوست کے ہان گئے جو شہر کے دس میل کے فاصلے پر رہتے تھے۔ میان آزاد کرسی پر بیٹھے ہوئے حقہ پی رہے تھے کہ ایک زداب (فرانسیسی افسر) نے پیچھے سے اُن کے شانے پر دوبار زور سے ہاتھ مارا۔ متحیر ہوکر آزاد اُٹھ کھڑے ہوے پیچھے پھر کر دیکھا تو ایک خوش رو جوان فرانسیسی جنگی وردی پہنے ہوے نظر آیا۔ آزاد کو اُسنے اور آزاد نے اُسکو بغور دیکھا اور جو لیڈیان اور جنٹلمین وہان بیٹھے تھے اُنھون نے بھی ان دونون پر نظر ڈالی۔

آزاد۔ یہ اسکے کیا معنی۔ مجھسے آپ سے کبھی کی جان نہ پہچان۔ اِسطرح بے دھڑک دوہتھڑ لگاتا کیسا۔ ہا۔

زداب۔ دوست مجھے تم سے دو دو باتین کرنی ہین۔

آزاد۔ آپ کو جو کچھ کہنا ہو فرمایئے۔

زداب۔ پوشیدہ بات ہی۔

آزاد۔ نہین۔ پہلے آپ بلا تامل بتائین کہ اس دوہتھڑ کے کیا معنی۔ اور جو کچھ آپ کو مجھسے کہنا ہو فرمایئے۔

زداب۔ پوشیدہ بات ہی۔ آپ ذرا باہر تک تکلیف کرین۔

آزاد۔ آپ کی وردی سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ فرانسیسی لشکر کے کوئی افسر ہین۔ مین آپکی اس جنگی (یونیفارم) وردی کی عزت کرتا ہون اور جس قوم کی فوج مین آپ ہین اُسکی بھی عزت کرتا ہون۔ لیکن آپ پہلے بتا دیں کہ باہر آپکو مجھ سے کیا کام ہی۔ اچھا چلیئے۔

یہ کہکر میان آزاد اور زداب باہر گئے۔ اُس وقت کئی یوروپین اور چار جین لیڈیان اور جنٹلمین اور ٹرکی اُمرا قہوہ پی رہے تھے کوئی باتین کرتا تھا۔ کوئی اخبار پڑھتا تھا سب متحیر تھے کہ یہ فرانسیسی افسر اس اجنبی غریب الوطن مسافر سے جو شکل وصورت سے جنٹلمین معلوم ہوتا ہی کیا کہیگا۔ باہر کا حال سُنیے کہ میان آزاد کیطرف اُس افسر نے ایک منٹ تک غور سے دیکھا۔ اِسکے بعد دو چھریان کمر سے نکال کر ایک آزاد کو دی اور کہا پانچ قدم ہٹو اور صاف صاف بتاؤ کہ تُمنے میری پیاری میڈا سے بات چیت کی تھی اور ایک بار باغ مین تم اور وہ اکیلے تھے۔ میان آزاد نے چھری اُسکے ہاتھ سے لی اور پیترے بدل کر کہا۔ ہان بیشک ایک جوان لیڈی مجھے باغ مین ملی تھی مگر تنہا نہ تھی۔ اُسکے ساتھ ایک خادمہ بھی تھی پھر اس سے مطلب۔ اگر وہ تمھاری مطبوعہ ہی تو تمکو مبارک رہے۔ کیا تُم ثابت کر سکتے ہو کہ میری اُسکی ملاقات سے تمھارا کسی قسم کا نقصان ہوا مجھے تو اُس خاتون حیا پرور کا نام بھی اچھی طرح معلوم نہین

زداب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ تڑسے آزاد کیطرف جھپٹا۔ اور چھری بھونکنے ہی کو تھا کہ آزاد نے خالی دی۔ اِتنے مین ایک شخص چُپکے چُپکے پیچھے سے آیا اور آزاد پر تلوار چلائی۔ تلوار چھلتی ہوئی بائین شانے پر لگی۔ پلٹ کر آزاد نے جو ایک تُلا ہوا ہاتھ لگایا تو وہ بزدل زخمی ہوکر تیوراکے گر پڑا۔ آزاد سنبھلتے ہی کو تھے کہ زداب انکا کام تمام کرنے کو پھر جھپٹا۔ مگر آزاد نے پھر خالی دی اور کہا سنو۔ میرے امکان مین اسوقت ہی کہ مین تمکو مار ڈالون

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مگر تمھاری جوانی پر رحم آتا ہی یہ کہکر میان آزاد پیترا بدلکر اُسکے طرف جھپٹے اور کیلی کرکے چھری چھین لی۔ غُل کی آواز سُنکر لیڈیان اور جنٹلمین بھی باہر آگئے تھے آزاد نے چھری چھین کر ایک اَنٹی دی تو افسر منھ کے بھل گرا۔ حاضرین نے آزاد کی بڑی تعریف کی اور جب اُنکو معلوم ہوا کہ یہ دو تھے اور آزاد بیچارہ اکیلا تو اور بھی تعریف کی۔ آزاد اُس افسر کو گھسیٹ کر روشنی مین لائے تو اکثر آدمیون نے پہچانا کہ روشفا نامے فرانسیسی ہی یہ فرانس کے لشکر کے متعمد افسر تھے اِس نوخیز مشتری خصال لیڈی پر جان دیتے تھے یہ بھی مشہور تھا کہ میڈا کے والدین کی بھی یہی لی خواہش تھی کہ روشفا کے ساتھ اُسکی شادی ہو۔ مگر اُسنے کہدیا تھا کہ اگر ایک مہینے مین مین نے کسی اور کو پسند کیا تو روشفا کے ساتھ شادی نہ کرونگی۔ ورنہ خیر۔ ستائیس دن گذر گئے تھے صرف تین روز اور باقی تھے۔ پھر زد اب بیچارے کو بُرا معلوم ہوا یا نہو میڈا نے جو آزاد کے حُسن وجمال اور خط وخال پر نظر ڈالی اور سُنا کہ ہندوستان سے خاص اس غرض کے لیے آیا ہی کہ جنگ روم مین شریک ہو تو ہزار جان سے عاشق ہو گئی۔ ٹھان لی قسم کھا بیٹھی کہ آزاد ہی کے ساتھ شادی کرون گی یا ناکتخدا رہون گی۔

آزاد نے حاضرین کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ حاشا مین میڈا کے عاشقون مین نہین۔ اِسی کوٹھی مین مین نے اُس لیڈی کو چند بار دیکھا تھا۔ مجھکو اِس فرانسیسی افسر سے بھی عداوت نہین۔ گو اُنھون نے میری جان لینے مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا تھا مگر مجھکو اِسکا خیال نہین۔ فرانسیسی افسر نے کہا مجھے اسوقت صرف یہ خیال ہی کہ اِس میرے دوست نے (جسکے سبب سے میان آزاد زخمی ہوے اور جسکو میان آزاد نے اپنے بچانے کے لیے زخمی کیا) بڑی غلطی کی۔ مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین نے اِس سے یہ ہرگز نہین کہا تھا کہ تم میری کُمک کو آنا۔ مگر اِس شخص نے مجھے ذلیل کیا۔ آزاد کو زخمی دیکھکر قریب تھا کہ مین مُعافی چاہون۔ یہ بات فن سپہ گری کے خلاف ہی کہ دو آدمی ملکر ایک شخص کو قتل کرین۔ اگر میرا یہی منشا ہوتا تو مین چھری انھین کیون دیتا۔ اِسی خیال سے کہ میان آزاد مجھکو سچا سپاہی سمجھینگے جب اُنھون نے مجھے گھسیٹا تو مین چُپ چاپ چلا آیا۔ حاضرین نے اُس افسر کی بھی تعریف کی اور میان آزاد کو اُنکی تقریر ایسی پسند آئی کہ گلے لگا لیا۔ گو دونون بغلگیر ہوے مگر روشفا کا حسد کم نہین ہوا۔ رقابت بھی کیا بُری چیز ہی—

دوسرے روز صبح کے وقت میان آزاد فرّخ نہاد نے جنگی وردی پھڑکائی شمشیر خارا شگاف کمر سے لگائی اور پارسی سوداگر کے ایک طنّاز ووغا پسند فرس سُبک خیز پر سوار ہو کر حضرت حمید پاشا وزیر جنگ کی شرف ملازمت کے لیے چلے۔ راہ مین اُنگلیاں اُٹھتی تھین۔ ہر فرد بشر میان آزاد پر نظر ڈالتا تھا۔ جو دیکھتا تھا گھنٹون توصیف کرتا تھا۔

ایک۔ بھئی کیا گبھرو جوان ہی۔ خدا چشم زخم حوادث سے بچائے۔

دوسرا۔ آمین۔

تیسرا۔ گھوڑے پر کیا خوب سوار ہوتا ہی۔ معلوم ہوتا ہی جیسے کسی نے میخ گاڑ دی—

چوتھا۔ کتنا خوشرو جوان ہی۔ یہ تو کسی فوج کا کپتان معلوم ہوتا ہی—

پانچوان۔ گھوڑا تو گھوڑا سوار بھی عجب سج دھج کا ہی—

چھٹا۔ اجی یہی تو ہین۔ میان آزاد۔ جنکا حال کل کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

الجوائب مین درج ہی۔

ساتوان۔ سچ کہا۔ واقعی یہ وُہی نوجوان ہی۔ خدا کرے جنگ مین کامیاب ہو۔

آٹھوان۔ خدا کرے۔ خدا کرے۔

نوان۔ آمین۔ آمین۔

میان آزاد وزیر جنگ کے ایوان سپہر توامان پر پہونچے۔ جو خط ٹرکی کے کانسل متعینۂ مصر نے اُنکو دیا تھا وہ اُنھون نے بھیجدیا اور کہا عرض کرو وہ بھی حاضر ہی۔ حمید پاشا نے خط پڑھا اور میان آزاد کو بُلوایا۔ آزاد نے جاکر زمین دوز ہو کے آداب عرض کیا اور بعد ادب خاموش کھڑے رہے۔

حمید پاشا۔ (حمید) آپ ہی ہندوستان سے آئے ہین جنکی کانسل نے بڑی تعریف کی ہی بیٹھیے۔

آزاد۔ ہان حضور فدوی ہی کا نام آزاد ہی۔

حمید۔ ڈیلی جنیس نے آپکو اور بھی مشہور کر دیا ہی۔

آزاد۔ حضور مین نے وہ کیا جو ہر ایک انسان کو لازم ہی۔

حمید۔ صحیح ہی۔ مگر ہر ایک انسان انسان نہین ہی۔ بعض آدمی بہائم سے بدتر ہین۔ آپ سچے ہمدرد ہین۔

آزاد۔ (آداب بجا لاکر) حضور کی نوازش۔

حمید۔ تو آپ یہان کیا چاہتے ہین۔ نوکری۔

آزاد۔ حضور میری دلی خواہش ہی کہ مجھے صیغۂ جنگی کا کوئی عہدہ ملے۔

حمید۔ تمھاری شکل و صورت اور طرز گفتگو سے پایا جاتا ہی کہ تم ایک تربیت یافتہ اور اولوالعزم اور ذی حوصلہ نوجوان ہو اور جری اور عالی خاندان ہو۔ جنگ کی کیفیت یہ ہی کہ سرویا کو تو ہمنے شکست دے دی مگر اب روسیون نے اشتہار جنگ دیا ہی اور یہ تو ہم پہلے ہی سے جانتے تھے۔ کئی مہینے سے معلوم تھا کہ روسی ضرور لڑینگے۔ مین غور کرونگا کہ تمھارے لائق کون عہدہ ہی۔ جنگی اُمور سے واقف ہو؟

آزاد۔ ہان حضور۔ کئی کتابین مطالعہ کین۔ جنرل والٹر کو مین عربی پڑھاتا تھا وہ مجھکو جنگی علوم کے رسالے پڑھاتے تھے۔ مصنوعی جنگ مین بھی کئی بار شریک ہو چکا ہون۔ یہ والٹر کا سرٹیفکیٹ ہی حمید پاشا نے سرٹیفکیٹ لیکر پڑھا اور کہا۔ کافی ہی۔ ہم آپکو عہدہ دینگے۔ دو ایک روز مین آپ آئین۔ آزاد پھر بعد ادب آداب بجا لائے اور کمیت باد رفتار پر سوار ہو کر چلے۔ اُس وقت آزاد انتہا سے زیادہ خوش و خرم تھے۔ ہندوستان سے روانہ ہونے کے وقت آزاد کو اندیشہ تھا کہ مبادا ٹرکی مین عہدہ نہ ملے۔ مگر جنرل والٹر کے سرٹیفکیٹ اور انکے حسن و جمال اور ڈنڈ بل اور سپاہیانہ وضع نے حضرت وزیر جنگ کے لوح دل پر انکی بسالت اور اولوالعزمی اور عالیخاندانی اور حمیت اسلامی کا نقش ایسا منقش کر دیا کہ فوراً عہدہ دینے کا اقرار کیا۔ آزاد شادان و فرحان فرودگاہ کیطرف جانے لگے۔ حسن اتفاق سے اثنائے راہ مین میان آزاد کیا دیکھتے ہین کہ ایک لیڈی سمند وغاپسند بگٹٹ دوڑاتی آرہی ہی۔ پھر کر دیکھا۔ تو میڈا۔ میڈا کا گھوڑا جو تیزی کے ساتھ نکلا تو میان آزاد کے کُمیت تند خو نے بھی کنوتی بدلی۔ اتنے مین میڈا نے گھوڑے کی باگ روک لی۔

میڈا۔ مسٹر آزاد آپ کہان تشریف لیگئے تھے۔

آزاد۔ مین وزیر جنگ کے ہان گیا تھا۔

میڈا۔ تم جنگ کے بڑے شائق ہو۔ اور واقعی تمھاری صورت ہی سے بسالت برستی ہی۔

آزاد۔ کل تو آپکی بدولت ہماری جان ہی گئی تھی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میڈا۔ ہم سن چکے ہین۔

آزاد۔ اب آپ سے بات کرتے ہوے خوف معلوم ہوتا ہی۔

میڈا۔ (مسکرا کر) درست۔

آزاد۔ خدا کی قسم خوف معلوم ہوتا ہی۔

میڈا۔ آزاد تمھارا سا خوبرو اور وجیہ جوان ہمنے آجتک نہین دیکھا۔

آزاد۔ (خاموش)

میڈا۔ مجھے معاف کیجیے گا کہ یہ کلمہ میری زبان سے بے ساختہ نکلا۔ مگر مین کیا کرون۔ مجبور ہون۔

آزاد۔ مین آپکی عنایت کا کمال مشکور ہون۔

میڈا۔ وزیر جنگ سے کیا باتین ہوئین۔

آزاد۔ پوچھا کہ جنگ کی کارروائی سے کچھ واقف ہو۔ مینے کہا کئی بار مصنوعی جنگون مین شریک ہوا۔ جنرل الٹر کا سرٹفکیٹ دکھایا فرمایا تمھاری صورت سے عالی خاندانی اور بسالت صاف ظاہر ہی ہم تمکو کوئی عہدہ ضرور دینگے۔ دو ایک روز مین آؤ۔

میڈا۔ آزاد۔ تمھین جو دیکھیگا فوراً کہہ اٹھیگا کہ یہ کوئی شہزادہ ہی۔

آزاد۔ (مسکرا کر) واہ۔

میڈا۔ اسمین عورت ہو یا مرد۔

آزاد۔ دیکھین وزیر جنگ ہمین کون عہدہ دیتا ہی۔

میڈا نے آزاد سے کہا ہمکو نہین یقین ہی کہ حمید پاشا تمھین کوئی جنگی عہدہ دین اور اگر وہ دینگے بھی تو ——

آزاد نے پوچھا کیا آپکو وہ جانتے ہین۔ میڈا نے ہنسکر کہا کتنے سادے ہو۔ بھلا یہان کوئی بھی ایسا ہی جو ہمین نہ جانتا ہو فرانس تک سے تو لوگ ہمارے دیکھنے کے لیے آتے ہین حمید پاشا میرے باپ کے بڑے دوست ہین۔ وہ مجھے مثل اپنے عزیزونکے سمجھتے ہین تم سے مجھے کچھ کہنا ہی۔ اسوقت چلکر بغور سن لو۔ پھر تمھین اختیار ہی جہان چاہو جاؤ۔

آزاد نے تھوڑی دیر غور کرکے کہا۔ بسم اللہ آپ فرمایئے۔ مین غور سے سنتا ہون۔ اور حتی الوسع آپکا حکم بجا لاؤنگا۔ آپ بیدریغ فرمائین۔ میڈا بولی راہ مین کہنا وضع کے خلاف ہی۔ پارسی کی کوٹھی سامنے ہی وہان چلو۔ تو کہون۔ اتنے مین دونون گھوڑے اُس سوداگر کی کوٹھی پر داخل ہوے۔ میڈا اور آزاد کمرے مین جا کر بیٹھے۔

آزاد۔ اب فرمایئے۔

میڈا۔ تمھاری شادی تو کہین ہوئی نہین ہی۔

آزاد۔ جی نہین۔

میڈا۔ پیارے آزاد میرا دل تمپر آیا ہی اور گو وضع کے خلاف ہی کہ تم سے صاف صاف کہون۔ مگر دل قابو مین نہین رہا۔ مین چاہتی ہون تمھارے ساتھ میری شادی ہو۔ مین وہ ہون جسپر فرانس اور ٹرکی کے نوجوان امیرزادون کی جان جاتی ہی۔ مین وہ ہون جسکے عشق مین روشفا سا افسر فرانس چھ مہینے سے یہان فروکش ہی۔ مین وہ ہون جسکے چاہ زنخدان مین ایک بڑے معزز اور نوجوان پاشا کا دل ڈانوان ڈول ہی۔ مگر مین تم پر جان دیتی ہون۔

آزاد۔ مجھے افسوس ہی کہ۔

میڈا۔ اف۔ اف۔ اف۔ افسوس کے لفظ کے ساتھ تم نے اپنی گفتگو کیون شروع کی۔ یہ لفظ تو اسوقت مین سننا ہی نہین چاہتی تھی۔

آزاد۔ ابھی تو مجھے جنگ درپیش ہی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میڈا - خوب یاد رکھو کہ گو وزیر جنگ کی ملاقات سے تم خوش آئے مگر -

میان آزاد نے بڑی لجاجت اور منت اور سماجت سے عرض کی کہ آپ میرے عمدہ پانے مین خلل انداز ہون - واسطے خدا کے معاف فرمائیے - بڑی دیر تک سمجھایا - اور کہا کہ آپ خود ہی اپنے دل مین سوچین کہ آپکی اُٹھتی جوانی اور رُخ نورانی - صورت زیبا اور ادائی دلربا کی ملک فرانس تک دھوم ہے - اور خدا کو گواہ کرکے کہتا ہون - کہ مجھے آپکی ایک ایک چھب بھاتی ہے - ایک ایک ادا دل مین کُھب گئی ہے مگر افسوس صد افسوس کہ مین مجبور ہون ورنہ اگر آپ کی مرضی کے موافق کام کرون تو مجھسے زیادہ خوش نصیب کوئی نہین - اُس خاتون سمن بر پری پیکر نے کہا یاد رکھو - بہت پچتاؤ گے - بہت پچتاؤ گے - خوب یاد رکھو بہت پچتاؤ گے -

یہ کہکر میڈا بصد حسرت وہانسے ایک ہمجولی کے ہان گئی - اور کہا کہ بہن تھوڑا سا زہر کہین سے منگوا دو - تو تا دمِ زیست تمھاری ممنون رہون - وہ چونک کر بولی کہ یہ زہر کیا ہوگا - میڈا نے کہا کھاؤنگی - اُسکی ہمجولی نے غور سے اُسپر نظر ڈالی اور پوچھا خیر ہے کیسی بہکی بہکی باتین کرتی ہو بہن - میڈا بے اختیار زار زار رونے لگی - اُسکی ہمجولی نے کہا آخر ماجرا کیا ہے - کچھ بیان تو کرو - ع -

کسکی ستم رسیدہ ہو کسکی ستائی ہو

کچھ معلوم تو ہو - میڈا نے آنسو پونچھکر بکمال ملال یون کہا بہن آج ہمنے وہ بیحیائی کی کہ ہمارا ہی دل جانتا ہے اور اسدرجہ ناکامی حاصل ہوئی کہ اللہ کرے ساتوین دشمن کو بھی نصیب نہو یہان ہندوستان سے ایک جوان طناز سراپا ناز حسین و مہ جبین میان آزاد آیا ہے ہرمزجی کی کوٹھی مین مین نے اُس خوش شمائل کو دیکھا تو ہزار جان سے عاشق ہو گئی - سچ کہتی ہون ایسا جوان خوبرو دیکھا نہ سُنا - گھنٹون گھورا کرے - اور سیری نہو دو بار اُس گلعذار کے ساتھ گلگشت چمن اور تماشاے نسرین و نسترن مین مصروف رہی - تیسرے روز کسی نے روشنفا سے جا کے جڑدی - وہ آگ بھبوکا ہو کر کوٹھی گیا اور میان آزاد سے ڈوئیل لڑنے پر آمادہ ہو گیا - چُھری لیکر چاہتا تھا کہ بھونک دے مگر آزاد نے چُھری چھین لی - خیر چوتھے روز میان آزاد سپاہیانہ وضع بنائے گھوڑے پر سوار وزیر جنگ کے ہان سے آتے تھے اثناے راہ مین مجھے ملے - ہاے بہن - اُسوقت کا جوبن تو ستم ہی ڈھاتا تھا - مین تو بس جیسے دیوانی ہو گئی - اسدرجہ عشق نے زور کیا کہ کوٹھی مین جاکر مین نے آرزوے دلی صاف صاف بیان کردی -

ہمجولی - (ہ) کیا کہا اور تمنے کہا کیونکر گیا -

میڈا - مین نے کہا آزاد ہم تمپر عاشق ہین ایسا پریزاد سج دھج کا جوان ہمنے آج تک نہین دیکھا -

ہ - پھر -

میڈا - بس وہ ٹالنے لگے -

ہ - این اُف - توبہ -

میڈا پھوٹ پھوٹ کر روئی اور بولی کہ تو میڈا جو اُسکو اسکا مزہ نہ چکھاؤن - چاہے جو ہو آزاد سے بدلہ ضرور لونگی - یا جان دونگی - تم خوب جانتی ہو بہن کہ روشنفا کتنے دن سے یہان فروکش ہے اور کن کن امیرزادون اور شریفون کے پیغام آئے - کیسے کیسے خوش رو فوجی افسر اور نوجوان رئیس جان دیتے ہین مگر مین نظر اُٹھا کر بھی اُنکی طرف نہین دیکھتی - آزاد نے واقعی ایسی ہی صورت زیبا پائی ہے کہ میرا دل ہاتھ سے جاتا رہا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

افسوس افسوس۔

ق۔ بے سمجھے بوجھے۔

میڈا۔ اب تو جان پر بن آئی ہی۔

ق۔ جلدی نہ کرو۔ کل ہم اور تم ملکر مشورہ کرین اگر مان جائے تو کیون مصیبت مین مبتلا ہو۔ ع۔

گر گڑ سے جو مرے تو زہر کیون دے

وزیر جنگ سے ملاقات کر چکے ہین۔ اپنی طرف سے بدی نکرنا چاہیے ورنہ مجبوری ہی۔

میڈا۔ ہان۔ اور اُنھون نے وعدہ بھی کیا ہی کہ کوئی جنگی عہدہ دینگے۔

جب چوطرفہ تاریکی چھائی تو ایک بیش بہا بُرقع اوڑھکر ایک عورت وزیر جنگ کے پاس آئی۔ آدمیون سے کہا۔ اطلاع دو کہ ایک برقع پوش لیڈی آئی ہی۔ حمید پاشا نے کہا آنے دو۔ لیڈی کمرے کے اندر گئی۔ وزیر جنگ نے جو دیکھا کہ ایک کشیدہ قامت نازنین لباس فاخرہ زیب تن کیے ہوے چھان چھان تشریف لاتی ہین تو سروقد تعظیم کی اور کہا تشریف رکھیے لیڈی بصد ناز کرسی پر متمکن ہوئی۔

وزیر۔ فرمایئے۔

برقع۔ ہندوستان سے کوئی شخص آزاد نامے آیا ہی۔

وزیر۔ ہان یاد آیا۔ بیشک آیا ہی۔ بڑا جیوٹ اور قوی ہیکل اور حسین اور اولوالعزم اور لائق آدمی ہی۔

برقع۔ وہ یہان کس غرض سے آیا ہی بھلا۔

وزیر۔ حمیت اسلام اُسکو کشان کشان لے آئی۔ وہ شریک جنگ ہونا چاہتا ہی۔

برقع۔ آپ اُسکو فوجی عہدہ دینگے۔

وزیر۔ ضرور بالضرور اور بہت جلد۔

برقع۔ مین یہی کہنے آئی ہون کہ اُسکو عہدہ نہ ملے۔

وزیر جنگ متحیر کہ یا خدا یہ برقع پوش کون ہی اور کیون کہتی ہی کہ میان آزاد کو کوئی عہدہ نہ ملے۔ سمجھے کہ دال مین کچھ کالا کالا ضرور ہی۔ کہا کہ لیڈی تمھاری وضع اور بول چال اور پوشاک سے صاف مترشح ہی کہ تم ایک معزز اور عالی خاندان لیڈی ہو۔ مگر اس پوشیدہ طرز پر تمنے مجھسے ملاقات کیون کی۔ اور آزاد کے خلاف کیون ہو۔ اگر وہ مسلمان نہین ہی روسیون کیطرف سے سازش کرکے آیا ہی تو صاف صاف بتا دو۔ لیڈی نے کہا۔ یہ شخص خاص یورپ مین ہی۔ وارسا کا رہنے والا۔ اِسکا باپ سوداگر تھا۔ مگر اِسکے کارخانے مین آگ لگ گئی اور لاکھون روپے کا مال جل بھنکر خاک سیاہ ہوگیا۔ اِس شخص کو گورنمنٹ روس نے ہندوستان بھیجا وہان پانچ سال تک رہا۔ بعد ازان ایران مین تین برس فارسی سیکھی۔ عرب مین بھی کئی سال قیام کیا۔ فرنچ خوب بولتا ہی اور عالم آدمی ہی۔ مین نے تحقیق خبر پائی ہی کہ منجملہ اُن آدمیون کے جنکو گورنمنٹ روس نے بھیجے ہین کہ سلطنت روم کے حالات دریافت کرکے لکھ بھیجین اُنہین یہ بھی ایک ہین۔ یہ شخص اِس قابل نہین کہ ایکدم آزادی کے ساتھ رہنے پائے۔ وزیر جنگ بڑی استقلال کے ساتھ ساری داستان جو لیڈی نے اُس وقت گڑھی تھی سُنتے رہے۔ مگر واہ ری لیڈی حسن و جمال کے علاوہ فقرہ بازی اور افترا پردازی مین بھی اپنی آپ نظیر تھین کل کارروائی چٹکیون مین بھگتا دی اور وزیر جنگ نے بہ کمال استقلال کہا کہ آپ ایک جوان اور معزز لیڈی معلوم ہوتی ہین مین یہ نہین کہہ سکتا کہ آپ غلط کہتی ہین مگر چونکہ یہ پولٹیکل امور ہین لہذا اسقدر کہنا ضرور ہی کہ جبتک کسی اور معتبر آدمی کی زبانی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اِس خبر کی صداقت نہ پہونچے مجھے ہرگز یقین نہین آسکتا کہ آزاد اِس قماش کا آدمی ہو۔ یہ سُنکر مَیڈا اُکھڑی ہو گئی اور قہقہہ لگاکر بُرقع کو رُخِ انور سے اُلٹ دیا۔

وزیر۔ میڈا۔

میڈا۔ اَب یقین آیا یا نہین۔

وزیر۔ وہ رُوسی فردکش کہان ہی۔

میڈا۔ ہُرمزجی بھائی کی کوٹھی مین۔

وزیر۔ اچھا۔ اَب تم جاؤ مین تمھارا مشکور ہوا تمھارے باپ سے مجھ سے بڑی دوستی ہی۔ یہ داستان تُم سے کس نے بیان کی۔

میڈا۔ جس شخص نے مجھسے کہی وہ آزاد کا رازدان ہے۔ نام نہ بتاؤنگی۔

وزیر۔ اِسقدر تشفّی دے دو کہ وہ شخص معتبر ہی۔

میڈا۔ نہایت معتبر۔

وزیر۔ تمھارا ذمّہ۔

میڈا۔ بیشک۔

میڈا وزیر جنگ کو پٹی پڑھا کر رخصت ہوئین۔ دل مین سوچتی جاتی تھی کہ اَب مین نے اپنا بدلہ لیا۔ کہ دیا۔ جتا دیا۔ کہ بہت پچھتاؤ گے۔ سمجھا دیا کہ کہا مانو ورنہ پچھتاؤ گے۔ پُکار پُکار کر اطلاع دے دی کہ پچھتاؤ گے۔ بہت پچھتاؤ گے۔ مگر وہ نہ مانی تو ہم کیا کرین۔

شبراتی کی شرارت کی گھات اور دو بوڑھون کی ملاقات

حسن آرا بیگم نے مہری کو حکم دیا کہ ذری اُس سقّے کے چھوکرے کو بُلا لاؤ۔ یا یہان بُلانے کی حاجت نہین۔ کہو کہ سرا مین جائے اور دیکھے کہ وہ بوڑھا آدمی ہی یا چلا گیا۔ مہری نے پردے کے پاس سے آواز دی۔ شبراتی۔ شبراتی۔ مرگیا موا۔ ارے شبراتی۔ دربان نے پوچھا۔ کسکو پُکار رہی ہو بی مہری۔ کہا ای بہشتا کے لڑکے کو۔ دربان نے زور سے پُکارا۔ شبراتی۔ ابے او شبراتی۔ چَل جلدی۔ مہری پردے کے پاس کھڑی غُل مچا رہی ہین۔ شبراتی دوڑتا ہوا آیا۔ کہیے حاضر ہون۔ مہری بہت ہی جھلّائین چلّاتے چلّاتے مارے گلا پھٹ گیا۔ سُنتا ہی نہین۔ کھیل کود کے پیچھے دوانہ ہو رہا ہی موا۔

شبراتی۔ دش، آپ تو ناحق بن ناحق گھُڑکتی ہین۔ کھیلتا کون تھا مین تو ذری پانی پینے گیا تھا۔

م۔ چل بہت باتین نہ بنا۔ سُن۔

ش۔ (قریب جاکر) کہیے۔

م۔ اُس سرا مین جاکے دیکھ وہ بوڑھے آدمی ہین یا چل دیے۔

ش۔ اچھا۔

م۔ کُتّے کی چال جانا۔ بلّی کی چال آنا۔

ش۔ اجی ابھی پہونچا داخل ہون۔

شبراتی چلے۔ راہ مین لونڈے لاڑیے جو ملے تو حضرت کو شوق چرّایا کہ جھلّا میری کھیلین۔ مرّی اور بھنّبی کے پھیر مین ٹیان اُلار رہے ہین۔ جت پٹ کی فکر ہی۔ ایک گھنٹے مین شبراتی نے کوئی ڈیڑھ پیسے کی کوڑیان جیتین۔ مگر لالچ کا بُرا ہو۔ طمع مین جو آئے تو جم گئے۔ کوئی ڈھائی دمڑی کی کوڑیان اِدھر اُدھر اور نظر آئین۔ سوچے کہ یہ بھی بٹور لیجلو۔ کہان کا جھگڑا۔ مگر دم کے دم مین ڈیڑھ پیسا وہ ہار ے۔ اور بارہ کوڑیان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گرہ سے گئین ۔ ع ۔

طمع را سہ حرف ست و ہر سہ تہی

وہان سے اُداس ہوکر چلے - راہ مین بندر کا تماشا ہو رہا تھا اب میان شبراتی جا چکے ۔ انٹھا سنگھ کے سر پر ٹوپی آئی اور شبراتی بولے (دچھین) کبھی بندریا کو دور سے چھیڑا - کبھی بکرے پر ڈھیلا مارا یہ تماشا دیکھکر اور دس بارہ قدم گئے ہونگے کہ مداری ملے - بڑے بڑے کھیل اور بڑے بڑے تماشے - بھئی کوئی لونڈا تو آئے اِدھر - اِدھر اُدھر دیکھکر میان شبراتی کو پسند کیا آؤ جوان تم گُنیدان معلوم ہوتے ہو ۔

مداری - (مدا) آدمی ہو کہ جنور ۔

شش - آدمی ۔

مدا - سور کہ شیر ۔

شش - ہم شیر تم سور ۔

اسپر قہقہہ پڑا ۔

مدا - گدھا کہ گدھی ۔

شش - گدھا ۔

اسپر ایک اور فرمائشی قہقہہ پڑا - اور میان شبراتی کسیقدر جھینپے ۔

مدا - اُلّو کہ بیل ۔

شش - تم اُلّو - تمھارے باپ بیل - اور تمھارے دادا بچھیا کے تاؤ ۔

اسپر تماشائی ہنس پڑے ۔

ایک - لونڈا بڑا تیز ہے ۔

دوسرا - یہ مداری کے بھی چچا نکلے ۔

تیسرا - اجی ایسے ایسے مداری انھون نے چنگے کئے ہین ۔

چوتھا - بھائی اِن لوگون سے شیطان نے بھی پناہ مانگی ہے -

تھوڑی دیر کے بعد میان شبراتی یہان سے بھی روانہ ہوے ایک رئیس کے ہان سپیرا سانپ کے تماشے دکھا رہا تھا - میان شبراتی بھی ڈٹ گئے - سپیرا تو بہی مین بھیرویں کا رنگ دکھاتا تھا - اِتنے مین رئیس نے کہا کہ بھلا تب جانین کہ کسی کے سر سے سانپ نکالو - سپیرے نے کہا حجور منتر مین سب گُدرت (قدرت) ہے گُل کوئی آدھ سیر آٹا تو پیٹ بھر کھانے کو دے - لے جسکے بدن سے کہیے سانپ نکالون - اور ابھی ابھی - اِدھر اُدھر دیکھا تو لونڈے لاڑیے ہِرّ ہو گئے کہ دھرے نہ جائین - میان شبراتی تو پرلے سرے کے شریر تھے ڈٹے کھڑے رہے بلکہ اور بھی اکڑ گئے ۔

سپیرا - واہ جوان بس تم ہی ایک بہادر ہو ۔

شش - اور ہمارے باپ ہم سے بڑھکر اور ہم اپنے باپ سے بڑھکر ۔

سپیرا - یہان بیٹھ تو جاؤ ۔

میان شبراتی بے جھجک زمین ہین بیٹھ گئے - سپیرے نے کہا حجور اِسکے سر سے سانپ نکلتا ہے - دیکھتے جائیے - دیکھتے جائیے - حاضرین کی اُسی طرف نظر تھی - دو چار منٹ تک سپیرے نے جھوٹ موٹ کوئی منتر پڑھا اور زور سے میان شبراتی کی کھوپڑی پر دھپ جما کر کہا یہ لیجیے سانپ واہ واہ کا دونگڑا برس گیا شبراتی نے کہا واہ تمھاری تو اتنی تعریف ہوئی - اور یہان وہ دھول پڑی کہ کھوپڑی بھنّا گئی - رئیس نے سپیرے کو پانچ روپے انعام دیے اور کہا اِس لونڈے کو بھی چار آنے پیسے دے دو - میان شبراتی نے چار آنے پائے تو جامے مین پھولے نہ سمائے - جاتے ہی گول گپے والے سے پیسے کے کچالو دھیلے کے دہی بڑے دھیلے کی سونٹھ کی ٹکیان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور چکھتے ہوئے چلے۔ سبیل پر خوب تن کے پانی پیا اور تکیے پر جا کر کوڑیاں کھیلنے لگے دو پیسے کی کوڑیاں ہارے۔ وہان سے اُٹھے۔ حلوائی کی دُکان پر آئے ایک آنہ کی پوریان کھائین۔ کنوین پر پانی پیا۔ اور ڈیوڑھی پر بی مہری کو آواز دی۔

ش۔ بی مہری۔ اجی بی مہری۔

م۔ آئے کہو ہین۔

ش۔ وہ تو چلے گئے۔

م۔ ارے! کب گئے کب۔

ش۔ کل شام کو۔

م۔ بھلا کُچھ معلوم ہی کہان گئے۔

ش۔ ریل پر سوار ہو کر کہین چلے گئے۔

م۔ کوئی ہی یا کوئی بھی نہین۔

ش۔ کوئی بھی نہین۔ سب چلدیے۔

مہری کے ہر ایک سوال کا میان شبراتی نے پھُرتی کے ساتھ جواب دیا ذرا بناوٹ نہین معلوم ہوتی تھی جو پوچھا تڑسے اُسکا جواب دیا۔ کب گئے؟۔ شام کو۔ کہان گئے۔؟ ریل پر کہین بیٹھ گئے۔ شاباش واہ میان شبراتی واہ۔ کیون نہو۔ مہری نے حسن آرا بیگم سے کہا کہ حضور وہ تو سرا مین نہین ہین۔

حسن آرا دھک سے رہ گئی۔ ہئی ہئی۔ دیر کی نہ ہم نے۔ بس چلدیے وہ۔ مسافر تو تھے ہی۔

حسن۔ بھیجا تھا کہ دیکھو سرا مین وہ بوڑھے ہین یا نہین کہتا ہی وہ شام کو چلے گئے۔

سپہر۔ ہائی ہئی۔ بُرا ہوا۔

حسن۔ میان آزاد کا اُس سے کُچھ پتا لگتا۔

سپہر۔ ضرور۔

حسن۔ وہ شعر ہمین نہین بھولتا ہے۔

پسینے کو چمن بنا دینگے ہم	
گُل کھاینگے گُل کھلا دینگے ہم	

سپہر۔ جبتک بیٹھا میان آزاد ہی کی تعریف کرتا رہا۔

حسن۔ کیا جانے کون تھا۔ مہری ذری تم پھر تو پوچھو کہ شہر ہی مین ہین یا چلے گئے۔

مہری لنے جاکے پھر شبراتی سے پوچھا کہ شہر مین ہین یا باہر چلے گئے۔ دروغ گورا حافظہ نباشد۔ ابکی میان شبراتی نے کہا نہین چلے نہین گئے۔ ہین شہر ہی مین مُدا کسو اور سراے مین اُٹھ گئے۔

م۔ کیون رے جھوٹے تو تو کہتا تھا کہ ریل پر چلے گئے اور اب کہتا ہی کہ اس سراے سے دوسری سراے مین اُٹھ گئے۔

ش۔ مین نے ــــــ

م۔ چل جھوٹے تو گیا و یا نہین۔

ش۔ ابا کی قسم گیا تھا۔

م۔ چل بہت بڑھ بڑھ کر باتین نہ بنا۔ مُوا نمکحرام۔

ش۔ اچھا آپ کسو اور کو بھیج کے بلوا لین۔

م۔ چل دور ہو۔ مُوا جھونٹا۔

میان شبراتی تھے تو کائیان مگر غچا کھا گئے مہری نے جاکر حسن آرا بیگم سے کہدیا کہ سرکار وہ مُوا شقے والا چھوکرا گیا و یا نہین پہلے کہا ریل پر سوار ہو گئے۔ اب کہتا ہی اس جگہہ سے کسی اور سراے کو گئے ہین اُول جلول بکتا ہی ہمکو اس کا اعتبار نہین۔ اتنے مین دھوبن نے کہا حضور وہ لونڈا شبراتی۔ وہ تو سانپ والے کے پاس بیٹھا ہوا کھیل رہا تھا۔ مہری نے کہا لیجیے بی اُجلی نے اس کھلنڈرے کو وہان دیکھا۔ مین جاکے کسی اور کو بھیجے دیتی ہون

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ مُوا کھیل کود کے پیچھے دیوانہ ہو رہا ہی۔ کیا جانے کہاں جاکے بیٹھ رہا اب باتین بناتا ہی۔

تھوڑی دیر کے بعد مہری نے کہا حضور کی سرکار کا وہ پُرانا خانہ زاد آگیا۔ حسن آرا نے کہا بس اب بات بنگئی۔ حسین بخش کو بھیجدینگے۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ایک بوڑھا آدمی بڑی بیگم کے ہان کا خانہ زاد بجرے پر اُسوقت سوار تھا۔ جب میان آزاد نے حسن آرا بیگم کو دیکھا تھا اور بہانہ کیا تھا کہ ڈوب گئے۔ یہ شخص رخصت لیکر اپنے گھر گیا تھا اب وہانسے واپس آیا۔ حسن آرا بیگم نے بصد حسرت پیر مرد سے اپنی حالت زار بیان کی۔

حسن۔ مین سخت مصیبت مین مبتلا ہون۔ محمد عسکری بے طور پیچھے پڑا ہی۔ امّا جان بھی اُسکی تعریف کرتی ہین۔ بہار النسا بہن کو بھی اُسکا جنبہ ہی۔ گھر بھر ایک طرف ہی۔ اور مین جو قول ہاری ہون وہ تم خوب جانتے ہو۔ اب مین کرون تو کیا کرون۔ میان آزاد کا کوئی خط نہین آیا۔ مگر ایک اخبار کے ذریعے سے اُن کی خیر و عافیت معلوم ہوگئی۔ وہ بیچارے ڈوبتے ڈوبتے بچے۔ اِس گاڑھے وقت اللہ نے اُسکی جان بچائی۔ جس جہاز پر سوار تھے ڈوب گیا۔ مگر آزاد بچ گئے۔ لکھا ہی کہ بڑا سخت طوفان آیا تھا۔ پانی بلیّون اُچھلتا تھا اور ہوا نے وہ زور باندھا تھا کہ الامان۔ چھوٹی چھوٹی کشتیان جو ساتھ ہوتی ہین اُنپر میان آزاد اور کوئی پچاس ساٹھ کود پڑے میان آزاد کی جرأت اور ہمدردی کی بڑی تعریف کی ہی۔ بہت سے بندگان خدا کی جان بچائی۔ ایک انگریز کشتی سے سمندر مین گر پڑا آزاد بڑی جوانمردی سے کودے اور اُسکو ڈوبنے سے بچالیا۔ مگر کشتی ہوا کے تھپیڑے سے دور نکل گئی۔ پھر اُنکو پیرنا پڑا۔ یہ سمندر مین لوگ کیونکر پیرتے ہین۔ خیر اللہ نے اُسکی جوانی پر رحم کیا۔

ملاح۔ ایک اخبار مین بھی لایا ہون۔ اُسمین بھی میان آزاد کی تعریف چھپی ہی۔

سپہر۔ لاؤ لاؤ پڑھین۔

ملاح نے اخبار دیا۔ سپہر آرا نے پڑھکر بہن کو سُنایا۔

میان آزاد فرّخ نہاد

شاباش آزاد۔ شاباش۔ مرحبا۔ مرحبا۔

حماک اللہ عن شر النوائب
جزاک اللہ فی الدارین خیرا

میان آزاد ایک باحمیّت مسلمان آج اِس نظر سے روم گئے ہین کہ شریک جنگ ہون۔ روس اور روم مین عنقریب چھڑا چاہتی ہی۔ سرویا روس ہی کی سازش و اغوا سے برسر مقابلہ آیا تھا۔ اب روس خود جنگ پر آمادہ ہوگیا۔ میان آزاد بڑی جرأت اور جوانمردی سے جان بکف گئے ہین کہ ترکون کا ہاتھ بٹائین۔ ع۔

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

یہ ایک حسین اور جری اور تربیت یافتہ نوجوان ہین۔ سُنا کہ کسی پری وش خاتون پر اِنکا دل آیا۔ اِنکو اُسکے ساتھ شادی کرنے کا شوق چرایا۔ کچھ دن بعد پیغام بھیجا کہ اگر روم جاؤ اور وہان میدان کارزار مین تیغ لیاقت کے جوہر دکھاؤ اور سرخرو آؤ تو نکاح ہو۔ ہنسی خوشی بیاہ ہو۔ ورنہ خیر آزاد اِس حکم بموجب روم سدھارے اثنائے راہ مین جہاز پر بڑا کار نمایان کیا۔ ساٹھ ستّر آدمیون کو اجل کے پنجے سے رہا کیا۔ اپنی جان کا ذرا خیال نہ دل مین آیا۔ ع۔

آفرین باد برین ہمت مردانۂ تو

اُس خاتون پاک نظر پری پیکر کی بھی ہم تعریف کرینگے جس نے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بمقتضائے حیثیت اسلام شادی کا دار مدار فتح روم ہی پر رکھا۔ خدا کرے میان آزاد مع الخیر روم پہونچین۔ اور سفر کی زحمت سے مصئون رہین۔ ع

کردۂ عزم سفر لطف خدا یار تو باد
ہمت اہل نظر قافلہ سالار تو باد

آمین ثم آمین۔ خدا کرے ہم جلد سُنین کہ میان آزاد بخیریت داخل منزل مقصود ہوے۔ ع

بسفر رفتنت مبارکباد | بسلامت روی و باز آئی

حسن آرا کا چہرہ گلنار ہو گیا۔

سپہر۔ لو باجی جان ایک آرزو تو برآئی کہ میان آزاد مشہور ہو گئے۔

حسن۔ جب ہم اُن کو اپنی آنکھون دیکھین تب البتہ بات ہے۔

پیر مرد۔ انشاء اللہ۔

سپہر۔ اللہ وہ دن بھی جلد دکھائیگا۔

حسن۔ دو دن ہوے ہم جھروکے سے دریا کی سیر دیکھ رہے تھے ایک ناؤ آن کے یہان ٹھہر گئی۔ دو چار آدمی ناؤ سے اُترے ایک بوڑھا آدمی زین پوش بچھا کر پیڑ کے سایہ مین حقہ پینے لگا۔ باتین کرتے کرتے ایک آدمی سے اُسنے کہا کہ ایک شعر سُناتا ہون میان آزاد ایک شاعر ہین اُنکا کلام ہے۔ آزاد کا نام جو سُنا تو مین چونک پڑی۔ اتنے مین اُسنے یہ شعر پڑھا۔ ع

سینے کو چمن بنائینگے ہم
گل کھائینگے گل کھلائینگے ہم

مین نے سپہر آرا کو بُلا کر کہا کہ دیکھو وہ بڑے میان جو درخت کے سایہ مین بیٹھے حقہ پی رہے ہین اُنھون نے ابھی ابھی آزاد کا نام لیا اور ایک شعر بھی پڑھا۔ پہلے تو اُنھون نے کہا باجی تم تو چونک چونک پڑتی ہو۔ مگر جب بوڑھے نے پھر وہی شعر پڑھا اور کہا آزاد کا کلام ہے تب اُنکو یقین آیا۔ ع

سینے کو چمن بنائینگے ہم | گل کھائینگے گل کھلائینگے ہم

پیر مرد۔ پھر وہ آدمی کہان گیا۔ اُس سے تو ملونگا مین۔

حسن آرا نے کہا بڑی دیر تک آزاد کی تعریف کرتا گیا۔ اور کہا کہ کسی بیگم نے اِس شرط پر آزاد کو روم بھیجا ہے کہ اگر وہان سے سُرخرو آئے تو شادی کرونگی وہ سرا مین ٹکے ہین شبراتی کو بھیجا تھا وہ گیا وہا نہین یہان جھوٹ موٹ آن کر کہدیا کہ چلے گئے۔ تم ضرور جاؤ۔

پیر مرد نے پوچھا شبراتی کون حسن آرا نے کہا سقّے کا لڑکا ہے پیر مرد نے اُسیوقت شبراتی کو بلوایا۔ مہری نے کہا شبراتی انکو وہ سرا دکھا دو۔ اب میان شبراتی چکرائے کہ خدا ہی خیر کرے۔ بُرے پھنسے۔ دل مین چور تھا کہ سرا تک جانے کی نوبت تو آئی ہی نہین ایسا نہو کہین وہ ابھی ٹکے ہی ہون اور مجھ پر بے بھاؤ کی پڑنے لگین دبے دانتون کہا اچھا چلیے پیر مرد آگے آگے میان شبراتی پیچھے پیچھے جانے ہی کو تھے کہ اتنے مین مہری نے شبراتی کو اشارے سے بُلایا۔ اور کہا شبراتی اگر ڈھونڈھ نکالو تو ایک روپیہ دلوا دون بیگم صاحب سے جاکے کہون اور لڑ لڑ کے روپیہ لاؤن۔ شاباش بیٹا۔ ساتھ ساتھ جا اور سرا انکو دکھا دے شبراتی نے جو روپے کا نام سُنا تو کھل گئے۔ بہت اچھا ابھی ابھی پتا لگاتا ہون مگر بی مہری کہکر مکر نہ جانا۔ پیر مرد کو لیکر حضرت چلے۔ راہ مین ایک لونڈے کی کھوپڑی پر دھپ جمائی۔ تڑ سے اور آگے بڑھے تو ایک دیوانے پر کئی ڈھیلے پھینکے۔ اور دو قدم گئے ایک بوڑھی ماما سے کہا نانی سلام وہ گالیان دینے لگی۔ مگر آپ خوب کھلکھلائے۔ اور کئی بار غل مچا کر کہا۔ نانی سلام۔ نانی سلام۔ سلام نانی سلام۔ تھوڑی دیر مین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایک اندھا ملا آپ نے اُسکی ٹوپی اُتار لی اور چٹاخ سے دھول لگائی۔ پیر مرد کبھی مُسکراتے تھے۔ کبھی سمجھاتے تھے۔ چلتے چلتے ایک تیلی ملا۔ میان شبراتی نے پوچھا کیون بھئی تیلی کتنا دن ہوگا۔ تیلی نے کہا چپ۔ کیون جیون (زبون) بات نکالتا ہی منھ سے۔ اور آگے بڑھے ایک رنگریز سے پوچھا کیون بڑے بھائی اپنی ڈاڑھی نہین رنگتے۔ اُسنے کہا تمھارے باپ کی داڑھی کھو رنگ دین نیل سے۔ چلتے چلتے ایک حلوائی سے پوچھا ارے میان دادا جی کی فاتحہ ذرا کھڑے ہوکر پڑھ لین۔ اُسنے کہا گُنبے بھر کی فاتحہ پڑھ لو۔ پیر مرد بہت ہی ہنسے۔ میان شبراتی نے ایک تنبولی سے کہا۔ دو پیسے کی گاڑی کی چون چون دینا۔ مُسکرا کر اُسنے جواب دیا کہ جینے کی باتین کرو جینے کی۔ اب سُنیے کہ دو ہندو آدمی پُرانے فشن کے لوگ کہین باہر جانیوالے تھے جیسے ہی وہ گھر سے باہر نکلے آپ ایک آنکھ دبا کر سامنے جا کھڑے ہوئے۔ وہ لوگ سمجھے سچ مچ کانا ہی۔ ایک نے کہا اے ہٹ سامنے سے او کانے آپ نے وہ آنکھ کھولدی دوسری دبالی۔ اسپر قہقہہ پڑا مگر دونون ہندو شگون بد سمجھکر اندر چلے گئے۔ اتنے مین ایک کانی عورت سامنے سے آئی۔ میان شبراتی نے دیکھتے ہی یہ ہانک لگائی۔ ایک لکڑیا بانسے کی کانی آنکھ تماشے کی۔

شبراتی آپ جامے ایک ہی شریر۔ سوچے کہ اگر سرا مین پیر مرد کو لیچلے اور اُن لوگون سے مڈھ بھیڑ ہوئی اور شاید بات ظاہر ہوگئی تو خوب پٹینگے اُس سرا مین نہ گئے۔ دوسری سرا مین لیچلے وہان جا کر ایک کوٹھری کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ اسی مین ٹکے تھے۔ خدا جانے کہان چلدیے پیر مرد نے کہا بھٹیاری سے تو پوچھنا شائد اسکو معلوم ہو۔ اِنکے دلمین تو چور تھا۔ سوچے کہ بھٹیاری نے پوچھا اور قلعی کھل گئی کہا جی نہین یہ کیا جانے صبح سے شام تک بیسون مُسافر آتے جاتے رہتے ہین بھٹیاری نے اُٹھکر پوچھا کیا ٹکیے گا۔ آیئے آیئے۔

پیر مرد۔ یہان کوئی بوڑھے آدمی پرسون ٹکے تھے۔

ش۔ اجی آپ چلیے یہ کیا جانین۔

پیر مرد۔ ٹھہرو۔

بھٹیاری۔ یہان تو کوئی نہین ٹکے تھے۔

ش۔ اجی آپ چلین تو۔

بھٹیاری۔ ای ٹھہر جا چھوکرے۔ بات تو کرنے دے۔ ماں کے پیٹ مین کیونکر رہا تھا نو مہینے۔

ش۔ ای واہ۔ ای واہ۔

پیر مرد۔ تو بڑا چھوٹا ہی بے۔

ش۔ آپ ساتھ چلے تو آیئن۔

پیر مرد شبراتی کے ساتھ چلے۔ شبراتی سوچا کہ اگر وہ نہ ملے تو ایک چہرہ شاہی ہاتھ سے جائیگا۔ انکی اُسی سرا مین لیچلے جہان وہ لوگ فروکش تھے۔

پیر مرد۔ اب کہان لیے چلتے ہو۔

ش۔ جہنّم۔

پیر مرد۔ بڑا بد تمیز ہی بے تو۔

ش۔ آپ چلیے تو آیئے۔

تھوڑی دیر مین داخل ہوئے۔

ش۔ وہ دیکھیے بڑے میان ٹہل رہے ہین۔

پیر مرد۔ یہی ہین نہ۔

ش۔ ہان ہان۔

پیر مرد۔ تمھارا ذمہ۔

ش۔ بیشک۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پیر مرد خراماں خراماں پیر فرتوت کے پاس گئے۔ دونوں حضرت نوح کے ہمعصر۔ دونوں کی لمبی لمبی داڑھی۔ دونوں کی بھوین برف سی سفید دونوں کی کمر خم۔ دونوں پوپلے۔ دونوں کی پیر ہین ایک پانوں لٹکائے ہوے۔

پیر مرد۔ (پیر) السلام علیکم۔

پیر فرتوت۔ (پیر فر) وعلیکم السلام۔

پیر۔ مزاج شریف۔

پیر فر۔ شکر ہی۔

پیر۔ کچھ کہنا ہی۔

پیر فر۔ مجھسے۔ ؟

پیر۔ جی ہان۔

پیر فر۔ بسم اللہ فرمائیے۔

پیر۔ پوشیدہ عرض کرنا ہی ذرا تکلیف ہوگی۔

پیر فر۔ آئیے فرمائیے۔

پیر۔ بس اسقدر اشارہ سمجھ جائیے۔

گل کھائینگے گل کھلائینگے ہم	سینے کو چمن بنائینگے ہم

پیر فرتوت نے یہ شعر سنتے ہی پیر مرد کو گلے لگایا۔

پیر فر۔ آزاد۔

پیر۔ کچھ حال تو فرمائیے۔

پیر فر۔ مجھے خود ہی نہین معلوم۔ کیا آپ کے عزیز ہین۔

پیر۔ عزیزون سے زیادہ۔

پیر فر۔ آئیے ادھر چارپائی پر بیٹھیں۔

پیر۔ بسم اللہ۔

پیر فر۔ آپ کے کون ہین آزاد۔

پیر۔ اب یہ فرمائیے کہ یہان آپکا کب تک قیام ہی۔

پیر فر۔ دس بارہ دن اور ہون ابھی۔

پیر۔ ہان۔

پیر فر۔ فرمائیے۔

پیر۔ کچھ تھوڑا بہت حال آزاد کا آپ بتا سکتے ہین۔

پیر فر۔ مطلق نہین۔ مگر حیرت ہی کہ آپکو یہ کسنے بتادیا کہ مین آزاد سے واقف ہون۔

پیر۔ (مسکراکر) سبب عرض کرونگا۔ گھبرائیے نہین۔

پیر فرتوت نے حقہ بھروایا اور کمال تپاک کے ساتھ پیر مرد کو گلوریان کھلوائین اور باتین کرنے لگے۔

پیر۔ آزاد کسقدر لائق اور شجاع آدمی ہی۔

پیر فر۔ سبحان اللہ کیا پوچھنا ہی۔ ایسے ہوشیار نوجوان پیدا کہان ہوتے ہین۔

پیر۔ خوب آدمی ہی۔ خندہ پیشانی۔ ذی مروت۔ خوش فکر۔

پیر فر۔ زبان مین جادو ہی۔

پیر۔ کچھ معلوم نہین۔ آج کل ہین کہان۔

پیر فر۔ کہتے تھے کہ روم جانے والے ہین۔ اب وہان پہونچ گئے ہونگے۔

پیر۔ روم کیا کرنے گئے۔

پیر فر۔ یہ ایک راز کی بات ہی۔ مین بیان نہین کرسکتا۔

پیر مرد دل ہی دل مین خوب ہنسے۔ اور سنیے راز کی بات ہی۔ گویا ہمکو معلوم ہی نہین۔

پیر۔ کیا کہنے کے لائق نہین۔

پیر فر۔ ابھی مین آپ سے بخوبی واقف نہین ہوا ہون۔ ورنہ صاف صاف عرض کردیتا۔

پیر۔ اب آپ یہ تشفی کر دیجیے کہ دس بارہ دن آپ یہان رہینگے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پیرفر۔ ضرور۔

پیر۔ اب بندہ رخصت ہوتا ہی۔

پیرفر۔ فی امان اللہ۔

وہ پیرمرد تو شبرانی کے ساتھ روانہ ہوا اور اِدھر آزاد کا خط ڈاک پر حسن آرا کے نام آیا قسطنطنیہ پہونچکر میان آزاد فرخ نہاد نے ایک مختصر و موزون نامہ محبت شمامہ حسن آرا بیگم کے نام لکھا جسکو ہم درج ذیل کرتے ہین۔

جانِ آزاد۔ پیاری حسن آرا بیگم۔ سلام۔

بپا بوسِ لبم ہر دم دلم صد بار مے آید
چہ منت ہا کہ از نامِ تو بر کام و زبان دارم

خدا خدا کر کے وہ کافر سفر تو طے ہوا۔ اور اب آزاد قسطنطنیہ مین وندناتے ہین۔ گو یہانتک بعد خرابی بصرہ پہونچا مگر ہنوز روز اوّل ہی۔ اب تفنگ اور تلوار ہی۔ اور میان آزاد ہین۔ میدان کارزار ہی اور میان آزاد ہین۔ تمھارے حکم کی تعمیل آسان نہین ہی۔ مگر مشکل بھی نہین ہی۔ کیونکہ معشوق کے حکم کی تعمیل ہی۔ اگر جان جائے تو سمجھون جی اُٹھا جان بکف آیا ہون اگر نثار ہو جائے تو واہ واہ۔ کہنے کو تو ہو گا کہ سہ

حاصلِ عمر نثارِ رہِ یارے کردم
شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

افسوس ہی تو بس اسقدر کہ جان ایک ہی ہی۔ اگر ہر بُن مُو ایک جان ہو جاے تو البتہ لطف ہی کہ روز ایک جان قربان کرون۔ سہ۔

یک جان چہ متاعےست کہ سازیم فدایت
الّا چہ توان کرد کہ موجود ہمین ہست

ممالک مین محبت نہین۔ کل شب کو خواب دیکھا کہ پیاری حسن آرا

سر بالین کھڑی میٹھی میٹھی باتین کر رہی ہین بیدار ہوا تو یہ شعر وردِ زبان تھا۔ سہ۔

نمیدانم کرا دیدم کہ از خود میروم ہوشم
چنون آہستہ میگوید مبارکباد در گوشم

حیران تھا کہ یا الٰہی اب کیونکر اپنے معشوق کو دیکھون۔ دردِ دل کہون تو کس سے۔ سہ۔

حیران ترا لبِ بسخن واشدنی نیست
چون بلبلِ تصویر کہ گویا شدنی نیست

خوجی کا ساتھ بھی چھوٹا۔ اسکندریہ مین اسکو چھوڑا۔ خدا جانے زندہ ہی یا کفن پوش ہوا۔ ع۔

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

تمھین مژدہ ہو کہ حضرت وزیر جنگ نے معزز عہدہ فوجی دینے کا وعدہ کیا ہی۔

یہان کوہ قاف کی ایک پری کا ہم پر دل آیا ہی۔ صاف صاف کہدیا کہ ہمارا دل تو اندر کے اکھاڑے کی ایک پری چھین لیگئی۔ اُسکے ایک عاشق زار سے چھری چلی۔ مین نے نیچا دکھایا اور خوب ہی چھپایا لیکن ملال میرے دل مین نہ آنے پایا۔ سہ۔

مرا از ہیچکس گرد ملالے نیست بر خاطر
کہ طبع نازکِ من بر نمیدارد گرانیہا

سفر بحری کا حال ناگفتہ بہ۔ ہم تو سمجھے تھے کہ بس اب اللہ میان نے بلا لیا۔ مگر شکر ہی کہ ہزار خرابی بچ نکلے۔ ہاے جسوقت جہاز ڈوبا اُسوقت بچون اور عورتون کے زار زار پھوٹ پھوٹ کر رونے کی آواز رگ جان پر نشتر کا کام کرتی تھی۔ سمندر مین پیرنا بھی بڑا غضب۔ ع۔

ع فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایک قصور تو مجھسے البتہ سرزد ہوا اور وہ یہ کہ مالٹا سے خط نہ بھیجا مگر ڈھارس یہ ہی کہ۔ ؎

پیشانی عفو ترا پرچین نساز د جرم ما
آئینہ کے برہم خورد از زشتی تمثالہا

سفر کے خوب مزے اٹھائے۔ ؎

موے از سر چون جدا افتد نمیگردد سفید
عیش و عشرت مرد را پیوستہ میدارد جوان

مگر بمصداق اسکے۔ ؎

پاے در زنجیر پیش دوستان | بہ کہ با بیگانگان در بوستان

ابھی تک دل لگانے کا لطف خاک نہ اٹھایا۔ اگر اٹھایا تو یہ اٹھایا کہ داغ مفارقت نصیب ہوا۔ ؎

پر خون دل ست مارا صد پارہ ز جدائی
ما حاصلے کہ دیدیم این بود ز آشنائی

ابھی تو بس یہی دھن ہی کہ معرکۂ رستخیز مین پہونچون۔ انشاء اللہ خدا جانے انجام کیا ہو مگر السعی منی و الاتمام من اللہ
مرزا بیدل۔ ؎

گر کار تو نیک ست بہ تدبیر تو نیست | ور نیز بد ست ہم بہ تقصیر تو نیست
تسلیم و رضا پیشہ کن و شاد بزی | کین نیک و بد جہان بتقدیر تو نیست

حسن آرا پیاری حسن آرا۔ لاکھ ضبط کیا مگر دل بھر ہی آیا۔ غم دوری اور داغ مہجوری نے جیتے جی مار ڈالا۔ مگر۔ ع۔

ہر چہ باد ا باد ما کشتی در آب انداختیم

اگر سرخرو ہوے تو بیڑا پار ہی۔ ورنہ ہم ہین اور یہ منجدھار ہی۔ یا خدا مدد دے یا خدا مدد دے۔ سمندر مین جسوقت طوفان آیا مثل ماہی بے آب تڑپنے لگا مرنے کا خوف نہ تھا۔ مگر خیال یہ تھا کہ اگر وفات ہو گئی تو حسن آرا بیگم کو کانون کان خبر بھی نہو گی اور

وہ دل ہی دل مین کہینگی کہ آزاد دھوکا دے گیا۔ خدا جانے پیاری تمھارے دل مین کیسے کیسے خیالات جاتے۔ مگر ابتک تو خدا نے سرخرو کیا۔ آیندہ کا حال کیا معلوم۔ وزیر جنگ نے وعدہ کیا ہی کہ دو ایک روز مین آؤ تو کوئی معزز عہدہ فوجی دون۔ شاید لفٹنٹ یا کپتان مقرر کرینگے۔ چاہے جو عہدہ دین جان ہتیلی پر رکھ کر جاؤنگا۔ خدا حافظ و ناصر ہی پیاری سپہر آرا بیچاری کو میرا بڑا خیال ہی۔ وہ تمھین سمجھاتی تھین کہ باجی جان واسطے خدا کے انکو نہ بھیجو۔ ہاے اسکا محبت سے سمجھانا وہ روٹھنا منانا۔ وہ ربط ضبط سب آنکھون کے سامنے پھر گیا میری بیکسی پر نظر ڈالو کہ اپنا نہ بیگانہ۔ خویش نہ یگانہ۔ پردیس کا واسطہ۔ ہموطن ایکا دکا۔ جان نہ پہچان۔ مگر تقاضاے حمیت اسلام اور اس امید موہوم پر کہ شاید جان کھو کر صنم گلفام پا ئون ڈٹا ہوا ہون اور انشاء اللہ اسی ہفتے مین مورچے پر جاؤنگا۔ زندگی شرط ہی۔ مورچے کے نام پر چونک نہ پڑنا۔ کیا سب میدان کارزار مین تہ تیغ تھوڑا ہی ہوتے ہین اور یون تو بقول شاہ شجاع۔ ؎

در دست اجل کہ نیست درمان او را | بر شاہ و گدا است حکم و فرمان او را
شاہے کہ بحکم دوش کرمان میخورد | امروز ہمیخورند کرمان او را

جنگ در سر دارد۔ یاد رکھو اگر مین مقتول ہوا تو اس قدر افسوس نہ کرنا کہ زمانے بھر پر راز سربستہ کھل جائے۔ تم سمجھنا کہ جہان کرورون سنکھون آدمی اور مر گئے ایک آزاد بھی انھین مین تھے۔ ؎

افسوس کہ سرمایہ ز کف بیرون شد | وز دست اجل بسے جگرہا خون شد
کس نامد ازان جہان کہ تا پرسم ازو | کاحوال مسافران عالم چون شد

اب مین رخصت ہوتا ہون خدا حافظ ہی۔ تم خط اس پتے سے بھیجنا قسطنطنیہ۔ کوٹھی ہر مرجی انیڈ کمپنی نزد میاں آزاد بر سلد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بس کافی ہو۔ مجھے فوراً خط ملجائیگا۔
یہ خط میان آزاد نے ڈاک کے صندوق مین اپنے ہاتھ سے ڈالدیا۔

نوجوان مہمان

ایک شب کو نواب صاحب بہادر آرام فرماتے تھے اور حسن آرا بیگم اور سپہر آرا بیگم اپنے کمرے مین لیٹی ہوئی محمد عسکری کی باتین کر رہی تھین۔ سپہر آرا نے کہا باجی فال مین یہ شعر نکلا تھا۔ ؎

برو این دام بر مرغ دگر نہ — کہ عنقا را بلندست آشیانہ

حسن آرا نے ہنسکر کہا۔ ہم فال کے قائل نہین مگر شعر اچھا ہی۔ ؎

سحر گاہان کہ مخمور شبانہ — گرفتم بادہ با چنگ و چغانہ
نہادم عقل را از دورہ از می — ز شہر ہستیش کردم روانہ
نگاری می فروشم عشوہ داد — کہ ایمن گشتم از مکر زمانہ
برو این دام بر مرغ دگر نہ — کہ عنقا را بلندست آشیانہ

اتنے مین ایک گھوڑے کی کچھ ٹاپون کی آواز سننے مین آئی اور جب حسن آرا بیگم آخری شعر پڑھ کر پانچوین بیت پڑھنے کو تھین تو ایسا معلوم ہوا کہ گھوڑے کی باگ روک لی گئی۔ سپہر آرا نے کہا باجی جان کوئی سوار ہی مگر گھوڑا دیوار کے پاس رُک رہا۔ ہمین تو خوف معلوم ہوتا ہی۔ حُسن آرا نے مسکرا کر کہا۔ ای واہ۔ خوف کیسا۔ کیا شہر شملہ ہی۔ اِن دونون بتان نازا بد فریب کی پیاری آواز نے اس سوار کے دل کے ساتھ وہ کیا جو ابر بہار کشت کے ساتھ کرتا ہی۔ سوار نے گھوڑا روک کر آہستہ سے کہا۔ ؎

از عاشقان صادقت ای دلستان منم — اول کسے کہ بر تو فدا شد ز جان منم

سپہر۔ آہستہ سے باجی سُنتی ہو۔
حسُن۔ چپ رہو ذری۔
سپہر۔ یہ ہی کون۔
حسُن۔ ای کوئی ہوگا بھی۔
سپہر۔ آخر وجہ کیا اسکی۔ یہ ہی کون۔
حسُن۔ دیکھو معلوم ہو جائیگا۔
پھر آواز آئی۔ ؎

گر تیغ بارد در کوی آن ماہ — گردن نہادیم الحکم للہ
من رند و عاشق انگاہ توبہ — استغفر اللہ استغفر اللہ
الصبر مرۃ العسر فان — یالیت شعری حتی مع القاہ

حسن آرا نے کہا بہن ہی کوئی پڑھا لکھا آدمی۔ عربی شعر کا تلفظ خوب کیا۔ سپہر آرا نے جھانک کر دیکھا اور کہا باجی جان گھوڑا ادھر کھڑا ہی اور کوئی گھوڑے پر سے اُتر پڑا ہی کیا معلوم کون ہی۔ حسُن آرا دنگ کہ یہ اسرار کیا ہی۔ پھر آواز آئی۔ ؎

ای بخت سرکش تنگش بہ برکش — گہ جام زرکش گہ نقل دلخواہ
مہر تو عکسے بر ما نیفگند — آئینہ رویا آہ از دلت آہ

حسُن آرا کی زبان سے بے اختیار یہ شعر نکل گیا۔ ؎

عاشق مجوز غم گر وصل خواہی — خون باید خورد در گاہ و بیگاہ

سوار یہ شعر آبدار اور کلام فصاحت اور در پردہ اقرار سُنکر جامے مین پھولے نہ سمایا۔ اتنے مین گھوڑا آگے بڑھا اور چوکیدار نے دربان کو جگا کر کہا کہ سرکار کو جگا دو۔ دربان اُٹھا۔
دربان۔ اور۔ کیون کیون۔ جگا کیون دین۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چوکیدار۔ (چوکی) کوئی صاحب آئے ہین۔
دربان۔ انگریز ہ؟
چوکی۔ نہین نہین۔ کوئی رئیس ہین۔ وہ گھوڑے پر سوار ہین۔
در۔ بندگی حضور۔
سوار۔ سلام۔ نواب صاحب کو جگا دو۔
در۔ خداوند آرام مین ہین۔ ٹھہریے مین حاجی صاحب کو جگادون۔ دربان نے حاجی صاحب کو جگایا۔ حاجی صاحب حاجی صاحب۔ اجی حاجی صاحب۔ ذرا اُٹھیے دیکھیے کون صاحب ہین
حاجی صاحب اُٹھ بیٹھے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کون ہی دربان نے کہا جی کوئی صاحب تشریف لائے ہین وہ اُس گھوڑے پر کہتے ہین کہ نواب صاحب کو جگا دو۔ حاجی صاحب نے کہا اب اسوقت تو جگانا محال ہی۔ ٹھہرو مین دیکھون تو ہین کون صاحب حاجی صاحب اُنکے قریب گئے آداب عرض ہی۔ بندگی حاجی صاحب۔
سوار۔ پہچانا۔
حاجی صاحب۔ (حاجی) جی نہین۔ مین نے نہین پہچانا۔
سوار۔ خیر۔ اچھا نواب صاحب کو اسوقت جگا دیجیے۔
حاجی۔ حضور —— اچھا مگر۔
اچھا پھر جو حکم ہو۔
سوار۔ آپ اطلاع تو کر دین۔
حاجی۔ حضور گھوڑے پر سے اُترین۔ باغ مین چلکر تشریف رکھین۔ کوٹھی کھلوادون آرام فرمائین۔ اور مین حضور کو تو اطلاع کیے دیتا ہون۔ مولوی صاحب جگاؤن یا نہین۔
مولوی صاحب۔ (مولوی) ہان ہان آپ فرماتے ہی ہین۔
اتنے مین ایک اور صاحب چارپائی پر سے اُٹھے کیا ہی حاجی صاحب۔
مولوی۔ کچھ نہین حافظ جی۔ حضور کے کوئی دوست تشریف لائے ہین۔ ارشاد فرماتے ہین کہ جگا دو۔
حافظ جی۔ پھر جگا دیجیے نہ بلکہ جگوا دیجیے۔
سوار اپنے دل مین سوچے کہ یہان مولوی صاحب اور حاجی صاحب اور حافظ جی ہی بھرے ہوے ہین۔ معلوم ہوتا ہی رئیس باوضع اور متشرع آدمی ہی۔ ایک چارپائی پر حضرت بھی بیٹھے۔
دربان نے دروازہ کھلوایا۔ لونڈی کو بلایا۔ کہا بی مغلانی کو جگا دو بی مغلانی سے کہا۔ ذرا نواب صاحب کو جگا دو۔
مغ۔ کیا کہون کیا۔
در۔ حاجی صاحب نام کیا بتائین۔
سوار۔ یہ کارڈ دے دو۔
مغ۔ کیا دے دو۔
سوار۔ یہ کاغذ۔
مغلانی اندر گئی۔ نواب صاحب کو جگایا۔ حسن آرا بیگم نے پوچھا کیا ہی بی مغلانی۔ مغلانی نے کہا نواب صاحب کے پاس کوئی آیا ہی۔
حسن۔ سُنا سپہر آرا وہ سوار ہی۔
سپہر۔ ہان دروازے پر ٹھہر گئے ہین۔ سچ کہا ہی ہی۔
نواب صاحب نے پوچھا کیا ہی۔ مغلانی بولی حضور کوئی صاحب مہمان آئے ہین۔ چلیے بلاتے ہین اور یہ کاغذ دیا ہی۔ نواب صاحب نے کارڈ لیکر پڑھا۔ (شہزادہ میرزا ہمایون فر)۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ن - اخاہ - کہاں ہیں کہاں -
مغ - باہر ہیں -
نواب صاحب نے منھ دھویا - کپڑے پہنے اور چلے حسن آرا نے پکار کر دریافت کیا - اے وہ دولھا بھائی کون ہے - نواب صاحب نے کہا میرزا ہمایون فر آئے ہین وہ پڑوس کے شہزادے -
سپہر - (دانتوں کے تلے انگلی دبا کر) ارے -
حسن - اوف -
سپہر - (مسکرا کر) باجی وہ شعر تم نے کون پڑھا تھا -
حسن - ارے غضب - ہے -

عاشق نخور غم گر وصل خواہی
خون باید خورد در گاہ و بیگاہ

پڑھا کیا تھا - کچھ جان بوجھ کے پڑھا تھا - اتفاق سے نکل گیا زبان سے -
سپہر - خدا کرے انھوں نے نہ سنا ہو - مگر سنا ضرور -
حسن - اے لو اور سنو - سنا ہو - کیا کچھ بہرا مقرر کیا ہے - خدا نخواستہ -
سپہر - چاہے جو کچھ کہو ہمکو اسوقت بڑی خوشی ہوئی -
اتنے میں نواب نامدار باہر تشریف لائے - آداب بجالاتا ہوں - حضور والا -
" تسلیم تسلیم مزاج اقدس - "
" حضور کی نوازش - آیئے بغلگیر تو ہوں "
" بسم اللہ - بعد مدت زیارت ہوئی - تشریف لایئے -
نواب صاحب نے دیکھا کہ کوٹھی کے گرد ون کو خدام بادے روشن کر دیا ہے بہت ہی خوش ہوئے - حکم دیا کہ کرسیاں نکالو - " خدمتگاروں نے عرض کیا حضور کرسیاں بچھی ہیں -

" حضور تشریف رکھیں - واللہ میں نہ مانونگا - حضور یوں تشریف رکھیں آرام چوکی پر - "
" اجی بیٹھو صاحب - کچھ تکلف ہے - ہم تو اپنے گھر آئے ہیں - "
" یہ کفش خانہ ہے حضور کا - اور میں نیاز مند قدیم ہوں - اسوقت آپ کے تشریف لانے سے بڑا اعزاز ہوا - اسباب کہاں ہے "
" آتا ہوگا "
" حاجی صاحب آپ کے گھوڑے کو وہاں اصطبل میں -
حضور بندھوا دیا گیا - اور توبڑہ چڑھا دیا گیا - "
" اور فرمایئے خداوند - اب مزاج کیسا ہے -
" حضرت اب فضل الٰہی ہے - مگر جب پروائی چلتی ہے تو کچھ درد ہوتا ہے - "
" جاتا رہیگا - انشاء اللہ - بیٹھیے - حافظ جی - حضور کا اسباب آئے تو فوراً حفاظت کے ساتھ رکھوا دیجیے -
ہمارا اسباب تو صبح تک آئیگا - یہاں جنگل دیکھنے آئے تھے گو اور مقاموں پر بھی فروکش ہو سکتے تھے مگر میں سوچا کہ سب سے زیادہ پرفضا یہی مقام ہے - لب دریا کھلا ہوا میدان - لق و دق - ایک دوست نے منع بھی کیا تھا کہ جان نہ پہچان خواہ مخواہ مہمان بننا وضع کے خلاف ہے مگر -
" واہ - جان نہ پہچان کی ایک ہی کہی -
" میں شملہ پر تھا - تبدیل ہوا کے لیے چلا گیا تھا - "
جی ہاں میں نے سنا تھا - وہ رفوگر عبد الستار کشمیری مجھسے کہتے تھے -
حضرت اب آپ بھی آرام فرمایئں اور بندہ بھی - و تاہم معاف کیجیے گا اسوقت بڑی تکلیف دی آپ کو - "

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

"آپ کیا فرماتے ہین عین راحت ہی۔ آپ کے تشریف لانے سے۔"

"ہماری بے تکلفی کو دیکھیے گا۔ کہ بے بلائے آئے اور رات ہی کو جگایا۔"

"خدا کی قسم کمال خوشی حاصل ہوئی۔"

اب سُنیے کہ ادھر تو نواب صاحب شہزادۂ ہمایون فر سے باتین کرتے تھے اُدھر بہار النسا بیگم نے چاے تیار ہونے کا حکم دیا۔ خدمتگار چاے لیکر حاضر ہوا۔ حضور چاے حاضر ہی۔ شہزادۂ ہمایون فر بہت خوش ہو کر بولے کہ اُہو ہو ہو۔ واللہ اسوقت چاے ہی پینے کو جی چاہتا تھا۔ ع۔

اِسوقت توخوش کہ وقت ماخوش کردی

میرزا ہمایون فر اور نواب صاحب اور حاجی صاحب نے چاے پی۔ حافظ جی نے زکام کا عذر پیش کیا۔ حضور چاے سے بند ہو جاتا ہی مجھے معاف ہی فرمایئے۔ چاے پی کر شہزادۂ ہمایون فر نے آرام کیا۔ اور نواب صاحب گھر مین تشریف لے گئے۔

حُسن۔ دولہا بھائی۔ یہ آج کہان آن پڑے

ن۔ دنگل دیکھنے آئے ہین۔

حُسن۔ (مُسکراکر) کیا کُشتی لڑینگے۔

ن۔ جی درست۔

سپہر۔ آپ سے کہانکی جان پہچان ہی ایسی۔ رات کو آن کر جگایا۔

بہار۔ ہان ایسا تپاک تو نہ تھا کہ آدھی رات کو جگایا۔

ن۔ کہتے تھے کہ وسیع میدان ہی اور لب دریا ہی۔ اس سے یہان ہی مقام کیا۔

بہار۔ افوہ۔ خدانخواستہ اُس روز تو جل ہی گئے تھے۔

حسن۔ اللہ نے بچایا۔ نہ کچھ اور ہوتا تو ہاتھ پانون تو نصیب اعدا ضرور ٹوٹ جاتے۔

ن۔ بہت بچے۔

بہار۔ اب تو اچھے ہین۔

ن۔ ہان۔ مگر ابھی کچھ یون ہی سی کسر باقی ہی۔

بہار۔ کسر کیسی۔

ن۔ جب پُروائی ہوا چلتی ہی تو خفیف سا درد ہوتا ہی۔

نواب صاحب اپنے کمرے مین جاکر سو رہے۔ یہان حسن آرا اور سپہر آرا چُپکے چُپکے باتین کرنے لگین۔

حسن۔ کچھ سمجھین۔

سپہر۔ خوب سمجھی۔

حسن۔ اچھا کیا سمجھین۔

سپہر۔ اب کیا بتاؤن۔

حسن۔ نہین کہو کہو۔

سپہر۔ اِی تو کیا کہون کیا باجی۔

حسن۔ یہ جو اسوقت۔ وہ۔ اُس دن تم کو دیکھ چُکی تھین نہ۔

سپہر۔ باجی اب اُسکا ذکر نہ کرو۔

حسن۔ (مسکرا کر) اُس سُن لو۔ سُن لو۔

سپہر۔ بس سُن چُکی۔

حسن۔ اہین واہ ہی۔

سپہر۔ ہین اب نیند آتی ہی۔

حسن۔ اچھا کل صبح کو کہینگے۔

سپہر۔ سمجھا جائیگا۔

حسن۔ خیر۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

من از آن حسن روز افزون کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را

سپہر ۔ بجا ہی ۔
حسن ۔ اور نہین کیا بجا ہی ۔
سپہر ۔ باجی اب سونے دو ہمین ۔
حسن ۔ کل سو رہنا ۔

سپہر آرا نے کروٹ بدلی اور منہ پھیر کر سونے لگی حسن آرا نے گدگدانا شروع کیا ۔

سپہر ۔ بھئی اللہ ۔
حسن ۔ دیکھو سپہر آرا تم سونے نہین دیتین ۔
سپہر ۔ بجا ہی چھیڑ خانی تو خود کرتی ہین اور اُلٹا ہمین کو للکارتی ہین ۔
حسن ۔ ایسی بھی نیند کیا آتی ہی ۔
سپہر ۔ یہ بھی کچھ زبردستی ہی ۔
حسن ۔ ہئی ہی ۔
سپہر ۔ ہم اماجان سے کہدینگے جاکے ۔
اِسپر حسن آرا کھلکھلا کر ہنس دی ۔
حسن ۔ اہی واہ ہی ۔
سپہر ۔ (آہستہ سے) اماجان دیکھو یہ نہین مانتین ۔
حسن ۔ (ہنسکر) اہی تو اِتنے زور سے کیون پکارتی ہو ۔

بی مغلانی کی چارپائی قریب تھی ۔ اُنکی باتون سے اُسکی نیند اُچٹ گئی ۔

مغ ۔ دس بجے سوئی ۔ بڑی بیگم صاحب نے یاد فرمایا ۔ پھر سوئی کھٹملون نے سونے نہ دیا ۔ پھر بچیائی سے سوئی دربان نے آواز دی ۔ اب آپ نہین سونے دیتین ۔ ہمین کیا ہم بھی دس بجے اُٹھینگے ۔ نہ سونے دیجیے ۔

اِتنے مین سپہر آرا نے ہاتھ جوڑ کر کہا باجی اللہ جانتا ہی بڑی نیند آرہی ہی ۔ سونے دو بہن ۔ کل باتین کرلینگے ۔
حسن ۔ اچھا سو رہو ۔ جاؤ تم بھی کیا یاد کروگی ۔
سپہر ۔ بندگی ۔
مغ ۔ جانو بڑا احسان کیا ۔

بی مغلانی اور سپہر آرا سو رہین ۔ مگر حسن آرا کو تین بجے تک نیند نہ آئی تین بجے سوئین تو ایک عجیب خواب دیکھا ۔

این گل دیگر شگفت

کوہ قاف کی پری بصد شان دلبری وزیر جنگ کو پٹی پڑھا کر خندان و فرحان چہان چہان اپنی ہمجولی کے پاس گئی اور کہا لو بہن فتح ہی کل تک کوئی گُل کھلیگا ۔ مین نے آزاد کو روسی جاسوس بنایا ۔ وزیر جنگ سُنتے ہی دنگ ہو گئے ۔ مگر سچ کہون ۔ بہن کہنے کو تو کہ آئی لیکن اب سوچتی ہون کہ حد بھر بُرا کیا ۔ ہمجولی بولی بہن ہی تو یون ہی مگر عورت کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہین جب کسی مرد کو چاہے اور وہ اُسکو نہ بیاہے ۔ تُمنے جی کڑا کرکے کہا تو مگر گُننے کا پھل پایا ۔ دیکھو اِتنا تو ہم بھی کہینگے کہ تین باتون سے خالی نہین ۔ یا تو آزاد کی صحت مین فرق ہی ۔ کبھی ہار جنے کے سبب سے تمھارا کہنا نہ مانا اور شادی سے اِنکار کیا ۔ یا کسی ایسی پری چہرہ پر دل آیا ہی کہ تُم ایسی حسین تک کی پروانہ کی ۔ اور یا قول کا سچا ہی ۔ ممکن ہی کہ حسن شکن قمر پر اسکا دل آیا ہی وہ تُمسے اچھی نہو ۔ مگر قول کا اسدر جہ خیال ہو کہ جو بات ایک دفعہ زبان سے نکلے وہ نہ ٹلیگی ۔ میڈا نے کہا سُنو بہن ہماری تو اس جوان رعنا پر جان جاتی تھی ۔ اُسکی صورت ہر دم نظر کے سامنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رہتی تھی غم سے ہین کرنے چاہیین یا نہین - وزیر جنگ سے ہنسنے کہدیا کہ میان آزاد کو جنگی عہدہ نہ دیجیے گا - نہین تو بہت پچھتایئے گا - متحیر ہوکر بولے کیا - کیون - کیسا - مین نے کہا وہ روسیون کا جاسوس ہی ہندوستان سے نہین آیا وایا - وہ اخبار مین اُس جوانمرد کا حال پڑھ چکے تھے - بُشرے سے پایا جاتا تھا کہ پہلے تو انکو یقین نہ آیا - مگر جب مین نے بُرقع عارض سے اُلٹ دیا تو انہون کے تلے اُنگلی دبائی - یہ تو وعدہ نہین کیا کہ میان آزاد کو ٹرکی سے نکلوا دینگے - یا قید کرینگے مگر غور اور خوض کر رہے تھے - معلوم ہوتا تھا کہ کل ہی پرسون تک کوئی نہ کوئی گل ضرور کھلے گا -

ہمجولی بولی بہن بُرا کیا - مگر اب تو جو کیا وہ کیا - جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا اب اسکا غم ہی کیا ہی -

گو میڈا نے میان آزاد کی تباہی مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا مگر بار بار سوچتی تھی کہ بُرا کیا بہت بُرا کیا - ایک بیگناہ بیچارے کو مفت مین ضرر پہونچایا - ہندوستان اسقدر دور دراز ملک سے آیا ہی کہ اپنے معشوق کے حکم کی تعمیل کرے - ترکون کیطرف سے لڑے - جان رہے یا جائے - مگر بانکپن اور پاس وضع مین فرق نہ آئے ایسے وضعدار اور گلعذار جوان کے ساتھ مین اس بیرحمی سے پیش آئی - اسنے اپنی ثابت قدمی کی سزا پائی - مگر اب کیا ہو سکتا ہی - بار بار میڈا کے دل مین خیال آتا تھا کہ جا کر وزیر جنگ سے کہدے کہ آزاد بیچارہ بیگناہ ہی مگر پھر سوچتی تھی کہ وزیر جنگ سے صاف صاف کہدیا تو بڑی بدنامی ہوگی پُرانے چاہنے والے ہوا ہو جائینگے اور لوگ کہینگے کہ نرد دغا کھیلی -

میان آزاد بیچارے کوٹھی مین بیٹھے ہوئے حقہ پی رہے تھے - اُنہین کیا خبر کہ میڈا نے ستم ڈھایا ہی - بہتان کا طوفان باندھا ہی صبح کا سہانا سمان - خوش و خرم تھے کہ اب عہدہ پایا یون لڑینگے اور یون مقابلہ کرینگے - اور غنیم کو نیچا دکھائینگے اور تمغے لٹکائینگے - ہندوستان تک نام ہوگا - عاشق شاد کام ہوگا -

میان آزاد یہ سوچ ہی رہے تھے کہ چند افسر وار آفس یعنی (صیغۂ جنگ) کے ہر فرجی کی کوٹھی پر آئے اور دریافت کیا کہ یہان آزاد نامے کوئی شخص آئے ہین - آزاد نے جو اپنا نام سُنا تو باہر نکل آئے - دیکھا کہ چند جنٹلمین کوٹھی کے احاطے مین زینے کے پاس کھڑے ہین -

آزاد - جی آزاد میرا ہی نام ہی -

افسر - وہ جو ہندوستان سے آئے ہین -

آزاد - جی ہان مین وہی ہون - آپ صاحبون کو گورنمنٹ سے کوئی تعلق ہی -

افسر - نہین مطلق نہین - اور آپ کو ؟

آزاد - مین تازہ وارد ہون - حضرت وزیر جنگ کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض حال کیا تھا - اغلب ہی کہ کوئی عہدہ عنقریب ملے -

اُنہین سے ایک نوجوان اور حسین ٹرکی افسر نے سر ہلایا جسکے یہ معنی تھے کہ مل چکا - جاسوسون کو عہدے نہین ملا کرتے -

افسر - آپ نے حمید پاشا سے جو کچھ کہا تھا اُسکی صداقت کا ثبوت آپ دے سکتے ہین -

آزاد - ثبوت کیسا -

افسر - کبھی برٹش گورنمنٹ یا کسی اور یوروپین گورنمنٹ کی نوکری کی ہی -

آزاد - کبھی نہین -

افسر چلے گئے - میان آزاد کوٹھی کے ایک کمرے مین بیٹھے ہوئے پوپ کے اشعار مطالعہ کر رہے تھے کہ دفعۃً وہی افسر جنسے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ابھی ابھی گفتگو ہو ہی رہی تھی آئے اور ایک افسر نے آزاد سے کہا کہ تم قیدی ہو۔

آزاد۔ (چونک کر) کیا۔

افسر۔ آپ قید کر لیے گئے۔

آزاد۔ کیا؟۔

افسر۔ قید۔

آزاد۔ قید؟۔

افسر۔ ہان۔

آزاد۔ وجہ۔

افسر۔ حکم۔

آزاد۔ کسکا؟۔

افسر۔ گورنمنٹ ٹرکی کا۔

آزاد۔ این!۔

افسر موصوف نے دو آدمیون کو بلایا اور کہا اس جنٹلمین کے ساتھ جاؤ آزاد بصد تعظیم چلے آدھ گھنٹے کے عرصے مین بیچارے میان آزاد سول قید خانے مین تھے۔ آزاد نے افسرون سے لاکھ لاکھ پوچھا کہ آخر میرا جرم کیا ہی اسقدر تو بتا دیجیے مگر افسرون نے کہا ہمین اجازت نہین ہی ورنہ ضرور بتا دیتے۔

میان آزاد اپنے دل مین سوچنے لگے کہ آخر ہمسے جرم کونسا سرزد ہوا جسکے جلد وہین یہ مصیبت سہی گھنٹون سوچا کیے مگر کسی جرم کے مرتکب ہوے ہوتے تو یاد آتا یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہی کونسی خطا سرزد ہوئی۔ میدان کارزار کے عوض قید خانہ نصیب ہوا خرمن آزادی پر دفعۃً بجلی گر پڑی۔ بہار عشرت خزان الم سے مبدل ہوئی۔ کہان تو میدان جنگ مین جانے کی تیاریان تھین کہان قید خانے مین آن پھنسے۔

پردیس کا واسطہ پرایا ملک۔ اپنا نہ بیگانہ صلاح کس سے لین اور مشورہ کون دے۔ ؎

وا ے وان بھی شور محشر نے نہ دم لینے دیا
لیگیا تھا گور مین ذوق تن آسانی مجھے

وا ے ناکامی۔ آئے اسلیے کہ اِن لوگونکو مدد دین اور انھون ہی نے ہمین قید کر دیا۔ ؎

کیا کیا خضر نے سکندر سے
اب کسے رہنما کرے کوئی

ہزارون مصیبتین جھیل کر یہانتک آنا ہوا۔ دلی آرزو برآئی کشش دل اور حمیت اسلام یہانتک لائی مگر خوبی قسمت نے ساتھ نہ چھوڑا مصاحبت سے منھ نہ موڑا اب دل کی دل ہی مین رہی۔ نقش مراد کرسی نشین ہونا بالا ے طاق اُلٹی قید سہی۔ ؎

ہزارون خواہشین ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

اب حسن آرا سے کیونکر ملینگے۔ ہاے کوئی اتنا بھی تو نہین جو اُس محبوب شیرین ادا تک عاشق نامراد کی ناکامی کی خبر پہونچائے۔ ؎

گوش مہجور پیام و چشم محروم جمال
ایک دل تسپر یہ نا امیدواری ہاے ہاے

قید خانے کے ہر در و دیوار سے نا امیدی کی شکل مجسم نظر آتی تھی دل نہایت ہی بیقرار تھا۔ ؎

شام سے تا صبح مضطر صبح سے تا شام ہم
ایک عالم مین ہین کیون اے گردش ایام ہم

میان آزاد نامراد اشعار حسرت بار پڑھتے تھے مگر اس سوز و گداز

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے ساتھ کہ سُننے سے تعلق رکھتا تھا۔

اِس غم و غصّہ میں میاں آزاد کی آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھتے ہیں کہ میڈا کوہ قاف کی پری سرہانے کھڑی یہ اشعار سُنا رہی ہے۔ مومن ؎

اللہ غمِ بتاں میں یک چند	بے فائدہ جان کو کھپایا
یہ عشق وہ بد بلا ہے جسنے	ہاروت کو چاہ میں پھنسایا
سمجھا نہ کہ ہے رہِ خطرناک	دین و دل و عقل کو لُٹایا

آنکھ جو کھُلی تو نہ میڈا نہ اشعار عاشقانہ فقط میاں آزاد اور قید خانہ ؎

کھا گیا جی غمِ نہاں افسوس	گھُل گئی غم کے مارے جاں افسوس
گلِ داغِ جنوں کھِلے بھی نہ تھے	آگئی باغ میں خزاں افسوس

اِتنے میں ہرمزجی بھائی ایک لمبی ٹوپی دیے ہوئے آئے۔

ہرمزجی۔ (ہرمز) مسٹر آزاد۔

آزاد۔ یہ بتائیے کہ جُرم کیا ہے۔

ہرمز۔ اجی میں تو آپ سے دریافت کرنے آیا تھا۔

آزاد۔ مجھے خاک نہیں معلوم۔

ہرمز۔ ذرا غور کیجیے۔ کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہے۔

آزاد۔ کچھ جو سمجھ میں آتا ہو۔ حیرت ہے۔ انتہا کی حیرت ہے۔

ہرمز۔ کسی دشمن کا کام ہے۔ خفیہ کارروائی کچھ اسمیں ضرور ہوئی ہے۔

آزاد۔ یہاں تو کوئی مجھکو جانتا ہی نہیں۔ دشمن کون پیدا ہو گیا۔

ہرمز۔ کھُل جائیگا۔

آزاد۔ اب میں کیا فکر کروں۔

ہرمز۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ آپ کا جُرم کیا ہے۔ آپ گھبرائیے نہیں آج کل جنگ کے سبب یہاں انواع و اقسام کی کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ اور نفاق لوگوں میں بہت ہے۔ مگر واقعی حیرت ہے کہ آپکے ساتھ اور گورنمنٹ ٹرکی اِسطرح پیش آئے۔

آزاد۔ افسوس صد افسوس کہ ترکوں کی حمایت کے لیے وطن چھوڑا اور یہاں آئے مگر۔

ہُرمز۔ کوئی بات پوشیدہ طور پر ہوئی ہے کہ حکّام نے مجبور ہو کر آپ کو قید کر دیا۔ اب میں رخصت ہوتا ہوں۔ مگر آپ دل مضبوط رکھیے میں پھر آؤں گا۔

آزاد۔ بجز آپ کی ذات کے یہاں اور کوئی دوست نظر نہیں آتا۔ اور آپ سے صرف دو دن کی ملاقات ہے کسی قسم کا دعویٰ نہیں۔

ہُرمز۔ مجھے آپ اپنے قدیم احباب کی طرح پکّا دوست سمجھیے۔

ہرمزجی رخصت ہو کر گھر گئے۔ میاں آزاد اپنے دل میں اِس پارسی جنٹلمین کے کمال مشکور ہوئے۔

تین دن اسی طرح گذرے۔ میاں آزاد سول قید خانے میں رہے کبھی حسن آرا یاد آتی تھیں کبھی وینشا اور اپلیٹن۔ کبھی ناول پڑھتے تھے کبھی ٹھنڈی سانسیں بھرتے تھے۔

چوتھے روز میاں آزاد بحضور وزیر جنگ طلب ہوئے حضور ممدوح کے سکرٹری نے کہا کہ میاں آزاد تم نے غلط بیان کیا کہ تم ہندی ہو۔ تمھارے نسبت بیان ہے کہ تم روسی جاسوس ہو اور روس سے خاص اسی غرض سے آئے ہو کہ سلطنت عثمانیہ کے حالات اور میدان جنگ کی کارروائی سے اپنی گورنمنٹ کو اطلاع دو اور جہاں کہیں موقع پاؤ ہمیں شکست دلوا دو۔ یہ بہت بڑا جرم ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تم کسی طرح رہا نہین ہو سکتے۔

آزاد۔ یہ الزام محض غلط ہے۔ کسی دشمن نے تہمت تراشی ہے۔ مین بصد ادب عرض کرتا ہون کہ ایسے جرم کا مرتکب نہین ہوا۔ مین ہندی کشمیری الاصل ہون۔ روسی نہین ہون۔ مین سوچتا تھا کہ یا خدا کس جرم کا مین نادانستہ مرتکب ہوا کہ گرفتار کیا گیا لیکن اب مجھے ذرا بھی خوف نہین ہے۔ اب مجھے یہ بتائیے کہ یہ کس شخص نے بیان کیا۔

وزیر جنگ پر فرض تھا کہ اسکے نام سے میان آزاد کو اطلاع دین کہا میڈا۔ میڈا کا نام سنتے ہی آزاد خاموش ہو گئے۔ مگر انکی خاموشی اور انکے بشرے سے پایا جاتا تھا کہ انکے شیشۂ دل پر ٹھیس لگی۔

وزیر۔ اب کیا آپ کہتے ہین۔

آزاد۔ (خاموش)

وزیر۔ اچھا اب اسوقت آپ وہین جائین پرسون پھر بلوائے جائیگا۔ مجھے ابھی اس معاملے مین بہت سے امور کی تحقیقات کرنی ہے۔

میان آزاد پھر سول قید خانے مین آئے۔ ع۔

پھر وہی کنج قفس پھر وہی صیاد کا گھر

بستر پر لیٹ کر تین بار انھون نے بہ آواز بلند کہا۔

اوہ میڈا! میڈا!! میڈا!!!

واہ اچھا بدلہ لیا۔ او کافر کیش۔ او ظالم۔ او غریب آزار۔ سنگدلی بھی تو کتنی۔ میڈا خدا شاہد ہے کہ مین بے قصور ہون۔ تمھاری سی پری پیکر کو مین ضرور بیاہ لیتا مگر حسن آرا سے جو قول ہارا اسکا خیال ہے۔ میڈا تمنے مجھے کہین کا نہ رکھا۔ ہائے اگر مجھے یہ معلوم ہوتا تو جھوٹ موٹ اقرار کر لیتا۔ مگر مین کیا جانتا تھا کہ میڈا دشمن جان نکلیگی۔

میڈا مین تیرے اس اشارے کو نہین سمجھا تھا کہ بہت پچتاؤگے ہائے تین بار کہا تھا۔

بہت پچتاؤگے! بہت پچتاؤگے!! بہت پچتاؤگے!!! ع

گھر بلا کر ہمین غیرون سے نکلواتے ہو — میزبان آپ ہون اور ہون مہمان جیسے
جان لیکر خاک پہونچین ہم غریب — شہر دل کا سیکڑون فرسنگ ہے
کوئی صورت نہین بچنے کی وہ آفت آئی — کس قیامت کی بلائے شب فرقت آئی

ہرمز جی ایک روز انکے پاس پھر آئے۔ اور تشفی آمیز باتون سے انکو سمجھایا کہ گھبرائیے نہین۔ رہائی کی کوئی نہ کوئی صورت جلد پیدا ہونے والی ہے۔

آزاد۔ رہائی کی تو اب امید نہین رہی اور بعد جنگ رہائی ہوئی بھی تو کیا فائدہ۔

ہرمز۔ نہین نہین۔ جلد رہائی ہوگی۔

آزاد۔ آج پورے پندرہ روز سے یہان ہون۔

ہرمز۔ جرم تو آپ کو معلوم ہی ہو گیا ہوگا۔

آزاد۔ بخوبی۔

ہرمز۔ میرا قصد ہے کہ خود وزیر جنگ کے سکرٹری کی خدمت مین ایک عرضداشت بھیجون اور کہون کہ میان آزاد کے ہندی ہونے اور ہندوستان سے آنے کا یہی کافی ثبوت ہے کہ میرے والد نے اپنے خط کے ذریعہ سے انکو میرے پاس بھیجا۔

آزاد۔ اور جنی ٹونیس جہاز پر آئے۔ لفٹنٹ اسپائین کے ساتھ بمبئی سے روانہ ہوا۔ جہاز کے ناخدا مسٹر اسمتھ مجھے خوب جانتے ہین۔

ہرمز۔ بہتر ہے۔

آزاد۔ پھر کب بھیجیے گا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہُرمز - پرسون ذرا احباب سے مشورہ کر لون -

آزاد - نوازش - عنایت -

ہُرمز - آپ تو بھائی ہین -

آزاد - قیدی اور مُجرم کو بھائی نہ بتایئے -

اس گفتگو کے بعد ہُرمز جی رخصت ہوئے -

شطرنج

شہزادہ ہمایون فر بہادر کو جب ہمنے نوابصاحب کے مکان چھوڑا تو وہ خواب ناز مین تھے - نور کے تڑکے بستر استراحت سے اُٹھے اور غسل کیا - ورزش کی - کپڑے پہنے اور گھوڑے پر سوار ہو کر ہوا کھانے چلے - سپہر آرا بیگم کوٹھی کے کمرے پر اسوقت بعد ادائے نماز صبح مناجات پڑھ رہی تھین - جسوقت شہزادہ ہمایون فر کا کمیت خوشخرام کمرے کی دیوار کے قریب سے گذرا سپہر آرا نے اپنی خلقی نازک آوازی سے یہ شعر پڑھا - ع -

قافلہ شد واپسی ما ببین | ای کسِ ما بیکسی ما ببین

ہمایون فر نے جھروکے کی طرف نظر کی اور آہِ سرد بھر کر دل ہی دل مین کہا کہ بار خدایا میری دعاے سحری کچھ رنگ لا ئے تو جائے یہ معشوق سیم تن ہاتھ آئے - ع -

ای صبا جذب پہ جسدم دلِ ناشاد آیا
اپنے آغوش مین اُڑ کر وہ پریزاد آیا

سپہر آرا بیگم کو ذرا بھی خبر نہ تھی کہ شہزادہ بہادر گلگون بادرفتار پر سوار زیر دیوار مناجات کے اشعار سُن رہے ہین - اور جنون کی اُمنگ مین سر دُھن رہے ہین - صدق دل سے مُناجات پڑھتی جاتی تھی - چلتے چلتے میرزا ہمایون فر ایک سُنسان میدان مین پہونچے - ہو کا عالم - کھیت ہرے بھرے - جس طرف نظر اُٹھا کر دیکھیے سبزۂ نوخیز انفاس نسیم سحری مشک بیز - ابر کے سبب سے تاریکی چھائی - گھٹا جھوم جھوم کر آئی - میرزا ہمایون فر اس سُہانے سمان پر لوٹ تھے تاریکی اور تنہائی ایسی بھائی کہ روح تک وجد مین آئی سبزۂ نو دمیدہ کی لہک اور آب رود بار کی جھلک نے سمند بہار پر تازیانے کا کام کیا - جابجا اونچے نیچے ٹیلے اور بھی لطف دکھاتے تھے اور ہری ہری دوب جو اُنپر چوطرفہ جمی تھی تو دور سے پہاڑ کی سی کیفیت نظر آتی تھی - مُرغانِ خوشنوا کا اشجار پر بہار پر ہجوم - ع

کوکو کا شور نالۂ حق سرہ کی دھوم

ساقی دمید صبح قدح پُر شراب کن | دورِ فلک درنگ ندارد شتاب کن
زان پیشتر کہ یاسمن صبح بشگفد | خود را بیک پیالہ گل آفتاب کن

میرزا ہمایون فر نے دل مین ٹھان لی کہ چاہے جو صرف ہو اس دلکش مقام کو اپنے قبضے مین ضرور لا ئینگے اور یہان ایک فرح بخش کوٹھی ضرور بنوا ئینگے - اتنے مین سپہر آرا بیگم کا عشوۂ دلربا اور خندۂ دلکشا جو یاد آیا تو دل ہاتھ سے جاتا رہا - سوچنے لگے کہ یا الٰہی وہ دن بھی آئینگے کہ ہم اور سپہر آرا اس مقام دلچسپ مین لطف زندگی اُٹھا ئینگے فوراً گھوڑے کی باگ اُٹھائی اور کوئی محبوب کیطرف رُخ کیا - ع -

سر کوے کہ ختن باج گزار ست آنجا
در ہمہ شہر خزان ست بہار ست آنجا

شہزادۂ جم اقتدار والا تبار - سودازدۂ زلف خوبان گلعذار میرزا ہمایون فر بہادر نے اس لق و دق میدان سے فرس تیز گام کی باگ جو اُٹھائی تو دم کے دم مین کوٹھی سامنے نظر آئی - اُسوقت حُسن آرا اور سپہر آرا اور بہار النسا جھروکے کی راہ سے قدرت حق کا مشاہدہ کر رہی تھین - سامنے کے میدان مین آن وے سے دریا کا ئین ہری ہری گھانس چر رہی تھین - بچھڑے کلیلین کرتے پھرتے تھے چرواہے کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

لونڈا بھینس کی پیٹھ پر لیٹا ہوا برہا گا رہا تھا۔ گوریا نے مارا برہ بان گوریا نے مارا برہ بان۔ کالی گھٹا سے گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا اور کمرے کے نیچے دریا لہرین مار رہا ہی کہ اتنے مین شہزادۂ بلند ارادہ کا اسپ صرصر تگ اٹھکیلیان کرتا ہوا سامنے سے آنکلا ادھر بجلی کوندی۔ اُدھر اُنکا برق دم پری چھم گھوڑا چمک کر نکل گیا۔

سپہر۔ (اپنے دل مین)۔ ؎

ہما یون فرسمند ناز جولان کردہ می آید
کلہ بر سر کج و کاکل پریشان کردہ می آید

حسن۔ (دل مین)۔ ؎

بر پشت سمند این چہ بلا شوخ نگاریست
کز گرد رہ او برخ مہر غباریست

میرزا ہمایون فر بہادر کے پہونچتے ہی نواب صاحب اُٹھ کھڑے ہوے۔

ن۔ یہ صبح صبح آپ کہان سوار ہو گئے تھے مین جو یہان آیا تو سُنا کہ سوار ہو گئے۔

شہزہ۔ جی ہان ذرا ہوا کھانے گیا تھا۔ صبح شام ہوا کھانے کا عادی ہون۔

ن۔ ضرور چاہیے۔ صحت کے حق مین اکسیر کی خاصیت رکھتا ہی۔

شہزہ۔ آپ روز ورزش کرتے ہین۔

ن۔ جی ہان کچھ تھوڑی بہت۔

شہزہ۔ اِس جوڑی کے کتنے ہاتھ آپ ہلا سکتے ہین۔

ن۔ جی یہی کوئی تین سَو کے قریب۔

شہزہ۔ ہی کوئی پچیس سیر کی۔

ن۔ جی اٹھائیس سیر کی ہی۔ یہان ایک انگریز تھے میتھوز انجینیر تھے ورزش کا کمال شوق۔ جب ولایت جانے لگے تو اسباب نیلام کیا۔ تین روپے کو خریدی تھی۔

شہزہ۔ شوقین آدمی تھا مگر آپ نے بہت ہی ارزان خریدی۔

ن۔ کوڑیون کے مول۔

شہزہ۔ اب یہ فرمائیے کہ دنگل کب ہی۔

ن۔ بائیس کو۔ چوبیس کو۔ چھبیس کو۔ آج اکیس ہی۔

شہزہ۔ آپ بھی اپنے دل مین کہتے ہونگے کہ اچھے بے تکلف آدمی ملے۔

ن۔ خدا کی قسم آپکے تشریف لانے سے مجھے اعزاز ہوا۔ ؎

زقدر و شوکت سلطان نگشت چیزے کم
کلاہ گوشۂ دہقان بآفتاب رسید
ز التفات بمہمان سرائے دہقانے
کہ سایہ بر سرش انداخت چو تو سلطانے

شہزہ۔ آج گھٹا اِسوقت عجب لطف بہار دکھاتی ہی۔ ؎

گلبن عیش میدمد ساقی گلعذار کو
ہر گل نو ز گلرخے یاد ہمی کند ولے
باد بہار می وزد بادۂ خوشگوار کو
گوش سخن شنو کجا دیدۂ اعتبار کو

ن۔ واقعی عجب وقت ہی سردی معلوم ہوتی ہی واللہ۔ اتنے مین خدمتگار نے آن کر کہا حضور چاے تیار ہی دونون نے گرما گرم دودھیا چاے پی۔

شہزہ۔ اِسوقت چاے کی واقعی ضرورت تھی۔

ن۔ جی ہان۔

شہزہ۔ (فرط طرب سے) ؎

ز کوے یار مے آید نسیم باد نوروزی
ازین باد ار مدد خواہی چراغ دل برافروزی

ن۔ حضرت کیا کلام ہی۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ۔ شعرا تو ایران مین ایک سے ایک بڑھ کر تھے مگر لسان الغیب کا رنگ ہی اور تھا۔ ؎

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

در ہمہ دیر مغان نیست چو من شیدائے	خرقہ جائے گرو بادہ و دفتر جائے

شہز- سبحان اللہ سبحان اللہ حضرت مین تو حافظ کے ایک ایک شعر پر عاشق ہون - ؎

دوستان وقت گل آن بہ کہ بعشرت کوشیم	سخن پیر مغان ست بجان می نوشیم

ن - حافظ جی حافظ جی صاحب-

حافظ- حضور والا- ارشاد-

ن - آپ کے واسطے کچھ فواکہ تو لائیے-

شہز- اس تکلف کی کیا ضرورت ہی-

ن- تکلف! تکلف برطرف - خانہ بے تکلف ہی-

میرزا ہمایون فر اور نواب صاحب نے سیب اور کشمش پستے مزے مزے چکھے-

شہز- آئیے ہمسے آپ سے شطرنج ہو-

ن- بسم اللہ- حافظ جی شطرنج بچھے-

حافظ جی اور میرزا نثار حسین بیگ اور مولوی صاحب اور شہزادہ ہمایون فر اور نواب صاحب شطرنج کھیلنے بیٹھے- پہلی بازی مین نواب صاحب نے دس ہی پانچ چالون مین ہمایون فر کا رُخ پیٹ لیا- تھوڑی دیر کے بعد پیل رُخی کی مگر شہزادہ نے مات کر دیا- دوسری بازی قائم اُٹھی- تیسری بازی مین شہزادے کے دو رُخ رہگئے اور نواب صاحب کے پاس فیل-

ن - کیا مات کیجیے گا-

شہز- امید تو ایسی ہی ہی-

ن - ممکن ہی نہین-

شہز- واہ-

ن - اچھا جب جانین کہ مات کر دیجیے-

حافظ- محال ہی- اس نقشے مین مات ہی نہین-

میرزا صاحب- (میرزا) واہ وا- مات نہونا کیا معنی- دو رُخ ہین اور مات نہو-

حافظ- آپ مات کر دیجیے-

شہز- انکو نکلنے نہ دیجیے ایک رُخ یہ بیٹھہ دیجیے- پٹی بند ہو گئی- دوسرا رُخ اس مقام پہ آ جائے- پیل اُٹھہ نہ سکیگا-

بادشاہ کو آگے بڑھہ جانیے بس مات ہی- ہی کہ نہین-

ن- اجی توبہ توبہ کیجیے-

حافظ- حضور عالم اس نقشے مین مات ہو ہی نہین سکتا-

شہز- تعجب ہی- اچھا ذرا غور کرلین-

ن- بسم اللہ جا ہیے کل تک سوچیے-

میرزا- دو رُخ مین اور مات نہو سکے-

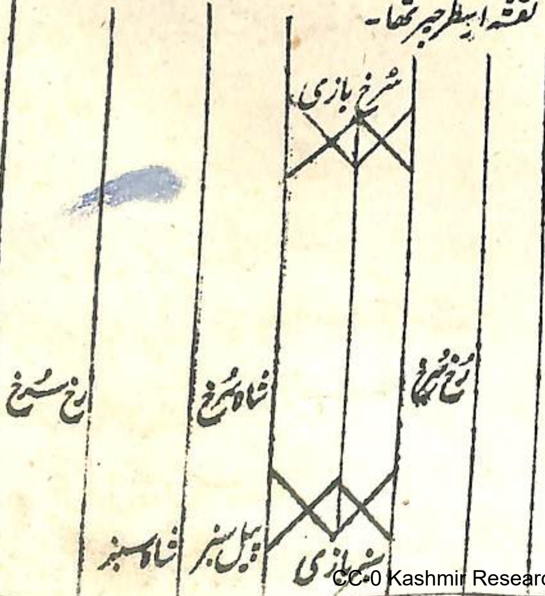
ن- حضرت دو رُخ اور رکھ لیجیے بھلا مات تو کیجیے-

میرزا- حضور اب مین کیا عرض کرون-

ن- آپ عرض کچھ نہ کیجیے مات کیجیے-

میرزا- حضور کچھ مٹھائی کھلوائیے تو یون بھی سہی-

حافظ- بھائی کیون حجت کرتے ہو اس مین مات ہی نہین ہی- نقشہ اسطرح پر تھا-



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شہز - واقعی مات نہین -

ن - وہ تو آپ کو یاد ہی - ع

شاہا دو رخ بدہ دلارام رامدہ پیل و پیادہ پیش کن و اسپ کشت مات

شہز - ہان یاد ہی -

ن - اور جانیئے -

شہز - حضرت ایک ہی آپ پر

ن - اجی ابھی ابھی فاضل کیے دیتا ہون -

شہز - بجا ہی -

ن - مصرعہ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی

میرزا ہمایون فر نے چوتھی بازی کھیلی - حافظ جی نواب صاحب کو بتاتے تھے - اور میرزا صاحب شہزادے کی طرف تھے - پہلے میرزا ہمایون فر کا رخ پیادے کے منھ دھوکے سے پٹ گیا - نواب صاحب نے کہا حضرت آپ فرمایئے - ہی مات یا نہین - تھوڑی دیر کے بعد ایسی چال پڑی کہ شہزادے نے نواب صاحب کا فرزین پیٹ لیا -

ن - ارے -

حافظ - لاحول ولاقوۃ -

ن - دھوکے کی چال تھی -

شہز - بجا ہی ہم کوئی مہرہ پیٹین تو دھوکے کی چال ہی - اور جو حضور پیٹ لین - تو استادی ہی -

ن - خیر اب تو بازی کم ہی ہو گئی -

شہز - اب کی برابر ہو جائینگے -

ن - ہان پھر اب تو فرزین ہی ندارد ہی -

حافظ - حضور وہ پیل تو لیجیے -

ن - ہان - (پیل ہٹنکر) کشت -

شہز - یہ لے کشت -

ن - (پیل سے گھوڑا پیٹ کر) - پھر کشت -

شہز - ارے -

میرزا - کچھ ہرج نہین ہی خداوند -

ن - مات ہی -

میرزا - اس گھر مین بادشاہ کو آجایئے -

حافظ - اب پیادہ پیٹ کر گھوڑے کی کشت -

شہز - نہین صاحب اپنے فرزین کی بھی خبر ہی -

حافظ - کیون -

شہز - گھوڑے کی کشت -

حافظ - اچھا پھر -

شہز - اس گھر مین آئے - یہ پیل کی کشت - وہ کشت - یہ گھوڑے کی کشت - فرزین پٹ گیا -

حافظ - سبحان اللہ - خوب سوچے حضور -

میرزا - افسوس -

شہز - بھئی ایک طرف رہو -

ن - ہان یہ تھالی کے بیگین ہونا کیا معنی -

اس بازی مین شہزادہ برابر ہو گیا -

شہز - برابر رہے -

ن - اتفاق سے -

شہز - درست -

ن - حضور وزیر تو مفت ہی مین کٹ گیا -

شہز - پھر -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میرزا - پورے شہر سے بسے تھے یا کم و بیش۔

شہز - اب کی اور ہو۔

ن - اب بدبد کے ہو۔

شہز - اچھا دس دس روپے بازی۔

حافظ - نہین حضور۔

پانچوین بازی شروع ہوئی۔

ن - آپ سے تو رُخ اُٹھا کر کھیلنے کو جی چاہتا ہی۔

شہز - شانِ خدا۔

ن - واللہ اب کی رُخ اُٹھا کر کھیلینگے۔

شہز - حضرت ایک رُخ چاہیے اور بسا لیجیے۔

ن - آپ کو شطرنج کھیلنا سکھایا کسنے۔

شہز - جی بجا ہی۔

ن - واللہ ہنسی آتی ہی۔

شہز - مٹھائی رکھیے تو دو ایک چالین بتا دون۔

ن - دس بازیان بدبد کر ہون تو مین بال باندھی مات کرون۔

حافظ - رخصت۔

ن - این۔

شہز - یہ رخصت کے کیا معنی۔

حافظ - حضور بدی بازی کے وقت مین نہین بیٹھتا۔

شہز - کیون۔

حافظ - طبیعت۔

شہز - اجی دو گھڑی کی دل لگی ہی۔

حافظ - تو خداوند اور طرح انسان دل بہلا لے بدنا کیا فرض ہی۔

شہز - لطف ہی نہین آتا۔

ن - علی ہذا القیاس - ہماری بھی یہی کیفیت ہی۔

شہز - دیکھیے رُخ مین نے پیٹ لیا۔

ن - ارے لاحول ولا قوۃ - ہم یہ چال نہین چلتے۔

شہز - چال پھیرنے کی سند نہین - واللہ ہم نہ مانینگے۔

ن - واہ وا - ہم چلین بھی جب۔

شہز - خدا کی قسم مین نہ مانونگا۔

ن - اچھا لیجائیے - یہ کشت۔

شہز - یہ بے کشت۔

ن - پھر کشت بادشاہ کو۔

شہز - ارے رُخ کٹ گیا۔

میرزا - چلیے برابر ہو گئے۔

شہز - ہائے افسوس - واللہ غضب ہو گیا - مگر خیر۔

ن - خیر کیا مین نے رُخ لیا - آپ نے رُخ پیٹا - مین نے پیل کی کشت دی۔

شہز - مین اس گھر گیا۔

ن - ایک مہرہ کٹا جاتا ہی۔

شہز - کیا خوب شاید آپ بچا بھی لینگے - کیا مجال۔

ن - اُف - یہ بری ہوئی۔

شہز - (مسکرا کر) حضرت ہم تو ایسی ہی کھیلتے ہین - چاہیے کھیلیے چاہیے قبولیت داخل کیجیے۔

ن - اللہ - اللہ - ہے۔

بُت کرین آرزو خدائی کی	شان ہی تیری کبریائی کی

شہز - وہ رُخ پیٹ لیا۔

ن - یہ رُخ پیٹ لیا۔

شہز - کشت۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ن - اُف ۔ اُف ۔ یہ رُخ بھی گیا -

شہز - پھر حضرت چاہیے کھیلیے چاہیے نہ کھیلیے -

ن - ہان اَب تو آپ کی جیت ہی نہ خیر - فہمیدہ خواہد شد -

شہز - اَب گھوڑے کو نکلین - فرسِ تیز گام کا اَب کام ہی -

ن - اجی گدھا بچاے تو سہی -

شہز - کیا خوب - جسمین جونپور کے قاضی کو بلانا پڑے -

حافظ - کہیے کیا رنگ ہی -

شہز - اچھا رنگ ہی -

ن - برابر ہی - مگر ہماری بازی دَب گئی ہی ذرا -

شہز - ہونہہ یہ نہین کہتے کہ مات ہی کہنے لگے دب گئی ہی ذرا -

ن - اچھا سمجھا جائیگا - جاتے کہان ہین آپ -

شہز - ٹھہریے - دس فاضل کرکے جاؤن تو سہی -

ن - ٹھہریے اب کی سب بازیون کی کسر نکال لونگا -

شہز - جی بجا ہی -

اسی طرح کئی بازیان ہوئین - آخر کار جب شطرنج ختم ہوئی تو مرزا ہمایون فر نے کہا ہماری تین ماتین فاضل ہین - نواب صاحب کو اپنی شطرنج بازی کا بڑا زعم تھا مگر تین مات کھاکر کسیقدر خفیف ہوے اور کہا اچھا سمجھا جائیگا - ایک بازی کی تو سند نہین - دو مات البتہ فاضل ہین اُسکے بعد شہزادہ ہمایون فر نے کہا بھلا اِن نقشونکو تو حل کیجیے - تین نقشے بنائے اور کہا طبع آزمائی کیجیے - مگر شرط یہ ہی کہ کسی سے پوچھیے نہین - خود ہی طبیعت پر زور ڈالیے اور حل کیجیے تو جانین آپ بڑے شاطر ہین - نواب صاحب نے تینون نقشے بغور دیکھے اور کہا انشاءاللہ ضرور حل کرونگا - یہ بات ہی کیا ہی مین کوئی اناڑی شطرنج باز تو ہون نہین آپ کی طرح - اِس فقرے پر شہزادہ بہت ہی ہنسا -

اِی تیری قدرت - آپ اور ہمین ہنسین شانِ خدا - لیجیے تین نقشے تو پہلے حل کیجیے -

نقشہ ہاے شطرنج

شاہ سبز

					شاہ سبز		
					پیادہ سرخ		
		پیادہ سرخ					
		رخ سرخ			شاہ سرخ		
					وزیر سرخ		

شاہ سرخ

سُرخ تین چال مین مات کرے -

بازی سبز

			پیادہ سبز				
						وزیر سرخ	
				پیادہ سبز			
			وزیر سبز		اسپ سرخ		
		فیل سرخ			پیادہ سرخ		
					پیادہ سرخ		
رخ سرخ							

بازی سرخ

دو چال مین مات ہی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سبز بازی

			X	X			
					فرزین سرخ		
فیل سرخ	فیل سرخ		پیادہ سبز				
				شاہ سبز			
	پیادہ سرخ						
	بادشاہ سرخ						
			X	X			

سرخ بازی

چار چال مین سرخ مات کرے۔

اب شہسوار کا حال نذر ناظرین ہی۔

شہسوار

اب بعد مدت ذرا شہسوار کا حال سنیے۔ شہسوار دلفگار جوگن کے ساتھ رہنے لگے۔ گو ناکامی اور نامرادی سے اِن کا دل دنیا سے دون سے پھر گیا تھا مگر جوگن کی اُٹھتی جوانی اور تمیز ولیاقت پر ہزار جان سے عاشق تھے۔ دل سے لگی تھی کہ جوگن کو عقد نکاح مین لائین۔ لطف زندگی اُٹھائین۔ لیکن جوگن کسی اور ہی دُھن مین تھی۔ ٹھان لی تھی کہ عمر بھر شادی ہی نکرونگی جسکے لیے جوگن ہوئی اُسی کے عشق صادق کا دم بھرونگی۔ شہسوار اِن باتون سے محض بے خبر تھا۔

ایک روز جو سُنا کہ کسی بیگم کی طبیعت ازبس ناساز ہو گئی ہی تو تڑپنے لگے۔ سپہر آرا کا نام سُن ہی چکے تھے۔ کئی بار چاہا کہ جا کر دیکھیں تو ماجرا کیا ہی۔ گو ہمیشہ ناکام رہے لیکن دل کی لگی بُری ہوتی ہی۔

شہ۔ خدا جانے کون بیچاری بیگم ہی۔ اگر تُم اجازت دو تو مین دریافت کر آؤن کہ کون بیگم ہی۔

جوگن۔ (جو) جانے بھی دو۔ دنیا مین ہزارون آدمی علیل ہوتے ہین پھر اچھے ہو جاتے ہین ہمکو کیا پڑی ہی کہ خواہ مخواہ وہان جاؤ اور تحقیقات کرو۔

شہ۔ بہتر ہی۔ مگر میرا دل بے اختیار ہوا جاتا ہی۔

جو۔ یہ کیون۔ یہ کیون۔ ایسا دل بھی کیا جو انسان کے قابو مین نہ رہے۔ واہ واہ واہ۔

شہ۔ حسب حال۔ ~

تُم ذرا پہلو سے اُٹھے ہم تڑپ کر رہ گئے
یون بھی دیکھا ہی کسی کا دم نکل جاتے ہوئے

خدا جانے کیا سبب ہی کہ جب سے سُنا طبیعت بیقرار ہی۔

جو۔ اسکا سبب سوا تمھارے اور کون جان سکتا ہی۔

جوگن سوچی کہ اگر شہسوار وہان جائیگا۔ تو اور بھی مضطر بیقرار ہو کر آئیگا۔ واللہ اعلم وہ بیگم کیسی ہو۔ انسان کی زندگی کا بھروسا کیا آج ہوے کل دوسرا دن۔ گویا پیدا ہی نہین ہوے تھے شہسوار کو بہت سمجھایا کہ کہان بھی جاؤگے۔ اور جاؤگے تو بتاؤ کیسے کیا وہان مگر شہسوار نے لجاجت اور منت وسماجت کی کہ واسطے خدا کے مجھے جانے دو ناچار جوگن خاموش ہو رہی شہسوار ریل پر سوار ہو کر چلے۔ ریل کے جس درجے مین یہ بیٹھے تھے اُسمین ایک مُنشی صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔ نہایت لائق فائق انشا پرداز فصیح و بلیغ آدمی۔ طبابت مین بھی دخل تھا۔ شہسوار سے گفتگو ہونے لگی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شہ - ریل پر تو حضرت بعض اوقات بڑی مصیبت پڑتی ہی۔ خصوصاً جب کسی ایسے درجے مین بیٹھنے کا اتفاق ہو جہان گنوار ہون ای ہی بس کچھ نپوچھیے - قیامت کا سامنا ہوتا ہی۔ ایک مرتبہ ایک گنوار نے پانون جو پھیلایا تو مین نے کہا میان ذرا انسانیت سے بیٹھو۔ بس اُٹھکر کہتا کیا ہی۔ سٹو صاحب - جیسے تُم بارہ آنہ دیہو ویسے ہم - تُم تو لیٹو اور ہم گوڑ نہ پساری -

منشی - واجبی بات ہی -

شہ - مین تو ڈھونڈھ کر ایسے ہی درجے مین بیٹھتا ہون جہان شرفا ہون -

منشی - بجا ہی -

شہ - ورنہ مفت کی ٹھائین ٹھائین سے کیا واسطہ -

منشی - حضرت دو روزہ زندگی کے لیے اتنے جھگڑے بکھیڑے سب فضول ہین - بیکار محض -

ابنا سے زمانہ در پی شور و شر اند	انباشتۂ نفاق و عین ضرر اند
مانند قطار اُشتر این فرقۂ دون	با ہمدگر اند و در پی ہمدگر اند

لیکن جو لوگ طبع سلیم سے بہرہ کافی رکھتے ہین وہ ان باتون سے منزلون بھاگتے ہین - اللہ باقی من کل فانی - ع -

دنیا ہیچ ست و کار دنیا ہمہ ہیچ
ای ہیچ ز بہر ہیچ در ہیچ مپیچ

شہ - ہی تو ایسا ہی -

منشی - انسان کپڑے بنواتا ہی - سال بھر کے - مکان بنواتا ہی اور کوشش کرتا ہی کہ برسون کیا معنی صدیون تک اُسکی ایک دیوار پر بھی صدمہ نہ پہونچے کسی نے گالی دی اور اُسکے دل پر چوٹ لگی مگر سب ہیچ - ع -

دو دن کی زندگی میان مثل حباب ہی

شہسوار کے دل پر اِس تقریر نے بڑا اثر کیا - نان بائی کا پھانسی پانا لڑکے کا زار زار رونا چلّانا اور بوڑھی عورت کا فور غم سے دم توڑنا - بصد حسرت والم دنیا چھوڑنا اِن سب باتون کی تصویر اُسکی نظر کے سامنے پھر گئی - ع -

دنیا الم غفلت و عقبی غم اعمال
آسودگی از ما و جہان فاصلہ دارد

شہ - مگر افسوس ہی کہ ایسے خیالات انسان کے دل سے جلد دور ہو جاتے ہین -

منشی - غفلت - انتظام کائنات مین فرق آجاے - مگر جن لوگون نفس مطمئنہ اُنکے نفس لوامہ پر غالب ہی اور جو نفس امّارہ کی ذرا پیروی نہین کرتے وہ مقبول بندہ خدا کے ہین - اور ہر دل عزیز - موت سے اُنکو ذرا خوف نہین - غم اور رنج دونون مین سے ایک بھی نہین جانتے - ع -

ز حکمت بیاموز مست نکتۂ	کہ در ہر دو عالم شوی سرفراز
لباس طریقت چو در بر کنی	بذلت مرنج و بعزت مناز

خاکساری سے زیادہ اکسیر اور دنیا مین کچھ نہین - ع -

ہر کہ شد خاک نشین برگ و برے پیدا کرد
دانہ با خاک چو پیوست سرے پیدا کرد

شہ - ع -

حباب از سر بلندی پائمال موج میگردد
غبار از خاکساری سر بہ اوج آسمان دارد

منشی - اور یاد رکھنا چاہیے کہ کسی سے کدورت نہ رکھے - دل صاف رہے - ع -

سینہ صافان را غبار کینہ نیست
اگل نباشد چشمۂ خورشید را

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بغض و حسد دون ہمتون کا کام ہی - خدا کے مقبول بندے
حسد اور بغض سے منزلون دور رہتے ہین -

شہ - حضور کا دولتخانہ کہان ہی -

منشی - مصرعہ -

درویش ہر کجا کہ شب آمد سرای اوست

شہ - اب آپ سے ملنا چاہون تو کہان ملون -

منشی - بشرط زیست بنارس ہین - ع

از بنارس نروم معبد عام ست اینجا
ہر برہمن پسرے لچھمن و رام ست اینجا

شہ - ہمین کچھ سکھا دیجیے -

منشی - بس چودہ وصیتین یاد رکھیے - علما و حکما کا قول اور آب زر سے لکھنے کے قابل ہی -

پہلی وصیت

جس نوکر کو مقرب بنائے اُسکی نسبت شکایت نہ سُنے - کیونکہ جو لوگ بادشاہون کے مقرب ہوجاتے ہین اُن سے اکثر آدمی حسد کرنے لگتے ہین اور حسد کے سبب سے اس بات کے خواہان رہتے ہین کہ بادشاہ کی نظر التفات اُسپر سے اُٹھ جاے اور اُسکے لیے طرح طرح کی تدبیرین کرتے ہین خیرخواہ بنکر ایسی باتین ملاتے ہین کہ بادشاہ اُس سے ناراض ہوجاے اور بظاہر نصیحت اور نفع کی سی باتین کرتے ہین مگر مقصود اُنکا صرف یہ ہوتا ہی کہ محسود کی تذلیل اور زوال مین سعی کرین -

دوسری وصیت

چغلخور کو دربار مین گھسنے نہ دے کیونکہ وہ لوگ بڑے مفتن اور فسادی ہوتے ہین بادشاہ کو جسوقت معلوم ہو کہ فلان شخص چغلخور ہی اسیوقت اُسکے دفعیہ کی تدبیر کرے تاکہ اُسکے فساد سے جو ضرر پیدا ہوتے ہین نہونے پائین -

تیسری وصیت

بادشاہ کو چاہیے کہ امرا اور ارکان دولت سے ایسا برتاؤ کرے کہ اُنکو بادشاہ کی موافقت اور نیکخواہی کا یقین ہوجاے کیونکہ جس صورت مین مصاحبون کی یکجہتی اور مخلصون کی یکدلی میسر ہو تو اُنکے اتفاق اور معاونت سے بڑے بڑے کام بہت آسانی سے انجام پاتے ہین -

چوتھی وصیت

دشمن کی نرمی اور خوشامد پر فریفتہ نہو اور وہ کیسی ہی عاجزی اور انکساری سے پیش آئے ہرگز اعتماد نہ کرے کیونکہ دشمن سے دوستی کی توقع عقل کے خلاف ہی -

الغرض چودہون بیان کین اور منشی صاحب نے صاف صاف کہا کہ مین اپنی بیوی کو بہت چاہتا تھا - اور وہ کمبخت میری عاشق زار تھی - میری شامت اعمال بخار کے عارضے مین وہ جان بحق تسلیم ہوئی - انا للہ وانا الیہ راجعون -

منشی صاحب کی آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے - تھوڑی دیر کے بعد اشک پونچھ کر کہا -

ایک ہی ہفتے مین دو لڑکے جاتے رہے - ایک جوان تھا - کوئی بائیس برس کا - انتہا کا لائق فائق - دوسرا کوئی چودہ برس کا افسوس صد افسوس کہ دونون کے دونون ایک ہفتے مین مجھے داغ مفارقت ابدی دے گئے - واحسرتا وادریغا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سارا عالم میری نظرون مین تیرہ و تار تھا۔ ع۔

دشمن کو بھی خدا نہ دکھائے پسر کا داغ

ای خاکِ تیرہ خاطرِ مہمان نگاہدار	کین نورِ چشمِ ماست کہ در بر گرفتۂ

بیس ہزار روپیہ مین نے نامِ خدا غربا اور مساکین کو دیدیا۔ اور سات ہزار روپیہ ایک عالم متقی کی نذر کیا اور طلبہ کا وظیفہ مقرر کر دیا اب میرے پاس کچھ روپیہ اور ہی۔ کسی عزیز یا رشتہ دار یا دوست سے خط کتابت نہین۔ نہ کسی سے ملاقات کرتا ہون۔ دو بار حج عتبات عالیات کرکے سعادت کونین حاصل کی۔ اللہ بس باقی ہوس۔

شہ۔ آپ بڑے متقی آدمی ہین۔ ایسے بزرگون کی زیارت مغتنمات مین سے ہی نصیب کہان ہو۔ ؎

روی مقصود کہ شاہان بدعا می طلبند
سببش بندگیِ حضرتِ درویشان ست

جی چاہتا ہی تمام عمر آپ ہی کے قدمون کے تلے پڑا رہون بہشت ایسے ہی طیب النفس بزرگون کے لیے ہی۔

منشی۔ ؎

از بارِ گنہ خمیدہ پشتم چہ کنم	نے دیر و نہ مسجد نہ کنشتم چہ کنم
نے درصفِ کافر نہ مسلمان جایم	نے لائقِ دوزخ نہ بہشتم چہ کنم

شہ۔ ایک امر مین آپ سے مشورہ لینا چاہتا ہون۔

منشی۔ بسم اللہ فرمایئے۔

شہ۔ مین ایک بت حوروش پر عاشق ہون مگر وہ زن نوخیز وخوش جمال ایک اور نوجوان رعنا کو چاہتی ہی۔ میری دلی خواہش ہی کہ اُس رقیب سے بدلا لون۔ اِس بارے مین حضور کی کیا رائے ہی۔

منشی۔ انتقام! ای توبہ۔ ع۔

در عفو لذتی ست کہ در انتقام نیست

اگر آپ پر اُس عورت کا دل آتا اور جسطرح آپ کے رقیب سرخرو ہوئے اُسی طرح اُسکے مقابل مین آپ سرخرو ہوتے تو اُسکو آپ اجازت دیتے کہ آپ سے انتقام لے۔ نکاح خوشی کا سودا ہی اِسمین زبردستی کیسی۔ بولیے۔ آنچہ بر خود نہ پسندی بدیگرے ہم نہ پسند۔ اگر اس مسئلے کی پیروی کیجیے تو ملال اور غم اور جنون انتقام قریب ہی نہ آنے پائے اِس خیال کو دل سے دور کیجیے۔

منشی صاحب اِسقدر کہ چکے تھے کہ ایک اسٹیشن آیا۔ اُترے۔ ہیضہ کیا۔ ڈاکٹر نے لاڈنیم کے تیس قطرے پلائے۔ اور اُسکے بعد تھوڑی دیر مین کوئی اور دوا پلائی۔ مگر دیکھتے ہی دیکھتے اور دو ہچکیان لیکر چل بسے۔ ؎

در پیست اجل کہ نیست درمان اورا	بر شاہ و گدا است حکم و فرمان اورا
شاہی کہ بحکم وش کرمان میخورد	امروز ہمیخورند کرمان اورا

فوراً دریافت کیا گیا کہ یہ کون شخص ہین۔ اِنکے پاس کسقدر اسباب و جائداد ریل پر تھی۔ کہان ہی۔ اِنکے ساتھ کوئی ہی یا نہین۔ اسٹیشن ماسٹر نے شہسوار سے دریافت کیا۔

شہسوار زار زار رونے لگے۔ جناب میرے والد ماجد تھے۔ ہاے ابا جان یتیم کر چلے۔ یا الٰہی ابا جان داخل خلد ہوے۔ سال ہی بھر مین آپ رہگراے عالم جاودانی ہوے۔ اُفوہ۔ یتیم یتیم سُنا کرتے تھے۔ مگر آج خود یتیم بن بیٹھے۔ یارو جنہنے یتیم کی صورت نہ دیکھی ہو ہماری صورت دیکھ لے۔ یتیمی چہرے پر برستی ہی۔ ہاے ابا جان ریل پر دغا دے گئے ابھی ابھی یہ چودہ وصیتین لکھدین۔ اور کہا اِنکے مطابق چلنا اور ابھی آنکھ پھیرلی۔

اسٹیشن ماسٹر۔ دیکھون۔

شہ۔ دیکھیے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اسٹیشن ماسٹر - کیا لکھا ہی -
شہسوار نے روتے روتے تین چار وصیتیں پڑھیں - تجہیز و تکفین کے بعد شہسوار نے منشی مرحوم کا مال و اسباب لیا اور چل کھڑے ہوئے اب سُنیئے کہ سات ہزار کی اشرفیاں اور دس ہزار کے نوٹ اور کوئی سوا سو روپیہ اور ایک بیگ کپڑونکا انکے ہاتھ آیا - چلیے امیر کبیر بن بیٹھے - فوراً جوگن کے پاس ہونچے -
جوگن - کہو وہ بیگم کیسی ہی -
شہ - واللہ اعلم بالصواب -
جو - کیا گئے نہین پھر -
شہ - آدھی راہ سے لوٹ آیا -
جو - خوب کیا - ہمکو زمانے بھر کی بیماری سے کیا سروکار -
شہ - ہان اپنے کام سے کام ہی - مگر ہم امیر ہو کر آئے ہین -
جو - کیا کوئی پہیلی بجھواتے ہو - امیر کیسے بولو -
شہ - گئے تھے خالی ہاتھ مگر خدا کی دین وہان سے امیر کبیر ہو آئے - ع -

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال
کہ آگ لینے کو جائین پیمبری ہو جائے

جو - اُڑ ئی کہین بھنگ تو نہین پی آئے ہو - کیا پایا کیا -
شہ - زر کثیر -
جو - واہ کہین پایا ہو - کیا ہمکو بناتے ہین - کسی اور کو جا کے چٹکیون پہ اُڑانا -
شہ - خدا کی قسم ہزارون ہی لیکر آیا ہون یہ دیکھو -
جو - اسمین کیا ہی - دیکھون ادھر لاؤ -
شہ - آنکھین کھل جائینگی -
دنیا کے بھی عجب کارخانے ہین - عقل ہی نہین کام کرتی - دم کے دم مین درویش بینوا کو بادشاہ بحر و بر اور چٹکیون مین خاقان ابن خاقان کو خانمان خراب کر دے - اگر خدا کا فضل ہوا تو برسون کی مصیبت ایک گھڑی بھر مین دور ہو گئی - اور اگر قہر ہوا تو پھر عیاذاً باللہ انسان کا ٹھکانا ہی نہین - مگر اُسکا رحم اُسکے قہر سے زیادہ ہی - ع -

صدقے اس بندہ نوازی کے ترے مین جاؤن
باپ مان ہوتے ہین کب ایسے شفیق و مشفق

شہسوار کو بات کی بات مین نہال کر دیا - مگر روپیہ بھی کیا چیز ہی کہان تو شہسوار دلفگار تارک الدنیا ہوئے تھے - کہان اب روپیہ جو پایا تو شوق چرایا کہ مزے اُڑائین - چین کرین - امارت کی بو دماغ مین سمائی - اور کیون نہ سمائے بیٹھے بٹھائے مفت کی دولت ہاتھ آئی - زر پاتے ہی اترا گئے سچ ہی - ع -

ای زر تو خدا نۂ ولیکن بخدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

تخمینہ کرنے سے معلوم ہوا کہ کوئی بائیس ہزار کی دولت ہاتھ آئی مگر اسباب کی گٹھری جو کھولی تو ایک فوق البھڑک ٹوپی دیکھکر عش عش کرنے لگے - مخملی مندیل مخمل وہ بیش بہا کہ دیدہ و شنید کسی کامل فن اُستاد نے اُسپر کام بنایا تھا - موتیون کے گچھے ادھر اُدھر لٹکتے تھے سو سو روپیہ کا ایک ایک موتی - ہیرے ٹکے ہوئے اندھیرے مین رکھ دو تو معلوم ہو چاند نکل آیا - ستارے چھٹکے ہوئے ہین - شہسوار نے بیش بہا ٹوپی جوگن کو دکھائی اور کہا بھلا آنکو تو کتنے کی ہوگی - جوگن بولی میان ٹوپی کیا جواہرات کہو کوہ نور کہو - کوئی دس بارہ ہزار سے زیادہ ہی ہوگی - شہسوار از بس متحیر ہوئے این او دس بارہ ہزار اُف - اسقدر دام - جوگن مسکرانے لگی - کہان پڑے ہو رہے کن لوگون مین ہو تھین اتنی بھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تمیز نہین کہ نرے ہیرے ہی ہیرے ہین اور موتیون کے گچھے اِدھر اُدھر لٹک رہے ہین۔ آج لالہ ہیرا مل کو دکھاینگے۔

لالہ ہیرا مل ایک نوجوان جوہری تھے۔ بڑے رنگین مزاج آدمی۔ جوگن کی ایک ادا پر دل لوٹ تھا۔ اور آن کر عشق جتاتے تھے۔ مگر جوگن اُنکے ہتھرون مین نہین آتی تھی۔ اُسکو اور ہی دُھن تھی۔ خدا جانے کسکے فراق مین جوگن کا بھیس کیا تھا ایسے ایسے جوہری اُسکے پاس مہینے مین صدہا آتے جاتے تھے۔ شام کو لالہ ہیرا مل صاحب تشریف لائے۔ جوگن نے کہا لالہ صاحب سچ کہیےگا ہمارا پیار آپکو ہی یا نہین۔ لالہ ہیرا مل کھل گئے۔ بناے بنائیے۔ ہمکو اُلّو بناتی ہین۔ کیا ایسا گوکھا بنایا ہی۔ ہونہہ۔ جان من تمھارے اِشک (عشق) مین جان جاتی ہی۔ کوئی ہمارے دل سے پوچھے پچیس ہجار تیس ہجار (ہزار) روپیہ جہان کہو رکھدون بشرطیکہ ہماری ہو کر رہو مگر تم جو ہو کسو کا کہنا ہی نہین مانتین۔ روج روج (رزرروز) آن کر کہتے ہین مگر تم کب سنتی ہو کسو کی آج تمنے یہ پوچھا کیا جان کر۔ چھیڑنے کے لیے پوچھا ہی نہ۔ بناتی ہو ہمین۔ کھیر۔ (خیر) اکھتیار (اختیار) ہی تمھین۔ کھوب۔ (خوب) دل کھولکر ستالو جیسے جو ستاؤ اور جس کدر (قدر) کر کے ستاؤ۔ ہم اُف نہ کرینگے۔

جو۔ ایک چیز آنک دو کہ کتنے کی ہی اور بکوا بھی دو تو لونڈی ہو جاؤن بولو کیا کہتے ہو بتاؤ۔

لالہ ہیرا مل۔ (ہیرا) جیو جسکی کسم (قسم) لو ایسی کون سی ہی جو کھریدنا (خریدنا) مشکل ہو اُسکا۔

جو۔ ہی ایسی ہی چیز۔ بھلا خرید لو تو جانین

ہیرا۔ دکھاؤ لاؤ۔ ابھی لیتا ہون۔ اِسی دم۔

جوگن ناز و ادا سے اُٹھکر ٹوپی لے آئی۔ جوہری نے جو ٹوپی دیکھی تو بھڑک گیا۔ خوب غور کر کے دیکھا۔ تیس ہزار کی آنکی۔ مگر مہاجن کا لڑکا اور جوہری بچہ۔ یہ کب چوکنے والے۔ کہا جو کہو ابھی ابھی منگوا دین۔ جو کہو تمھاری ہی رائے پر چھوڑا۔ جوگن نے لالہ ہیرا مل کو گدگدانا شروع کیا۔ کیا بڑے سخی بنے جاتے ہین۔ جو کہو جو کہو۔ جو کہینگے وہ دیدوگے۔ ایسے بڑے وہ بن کے آئے۔ کیون۔

لالہ ہیرا مل سوچے کہ بہت مانگے گی دو ہزار چار ہزار انتھا دس ہزار کہا بولو نہ تم تو کھدبہ کھد (خود بخود) بات بڑھاتی ہو بتاؤ کیا لوگی۔

جو۔ مسکرا کر بولی بیس ہزار۔

ہیرا۔ کوئی ہی۔

خدمتگار۔ حاضر پیر و مرشد۔ حکم۔

ہیرا۔ سنو جا کے منیب جی سے دس ہجار چہرہ ساہی ابھی کنوا لا۔ اور یہ مُرگا لیتا جا۔

جو۔ دس کہ بیس۔

ہیرا۔ دس ہجار تو اس بکت (وقت) اور دس ہجار پھر دینگے ہم۔

جو۔ اچھا۔ اچھا۔ ہم کب کہتے ہین کہ ابھی ابھی دیدو۔

جوگن از بس مسرور ہوئین کہ بیس ہزار پائے۔ ہم بارہ ہی ہزار آنکتے تھے آٹھ اور بڑھے۔ شہسوار دروازے کے پاس سے سن چکے تھے کہ دس ہزار اسوقت ملینگے باقی دو چار دن مین جامے مین پھولے نہ سماے۔ اِدھر لالہ ہیرا مل خوش تھے کہ اچھا پھانسا آج تیس ہزار کی ٹوپی بیس ہزار کو مول لے لی جوگن نے گھل گھل کے باتین شروع کین۔ اللہ جانتا ہی۔ جو تم مین مُروت ہوتی تو پیار کرنے کے قابل ہو۔ مگر مروت کا تو تمنے سبق ہی نہین پڑھا۔ ہیرا مل نے مسکرا کر کہا بجا۔ آپ مین مُروت ہی ہم مین جو نہین لئی واہ سان اللہ کی۔ بیوی۔ مروت ہم مین ہی جب جو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہتی ہو کر گجرتے ہیں۔ جوگن بھاوری ہیں انکو لیکر ٹہلنے لگی۔ اٹھلا اٹھلا کر قدم رکھتی تھی۔ اور کبھی کبھی وش شکھی چتون سے انپر نظر ڈالتی تھی کہ حضرت ریشہ خطمی ہوئے جاتے تھے۔

لالہ ہیرا لال صاحب رخصت ہونے کو تھے کہ دس ہزار روپیہ آگیا۔ جوگن نے جو دس ہزار چہرہ شاہی چمکتے دمکتے کھن کھن کرکے گنے تو جامے میں پھولی نہ سمائی۔ نہایت ہی مسرور ہوئی ہیرا لال کو کئی بار پیار کی نظر سے دیکھا اور کہا باقی کا روپیہ دو تین دن میں بھیج دینا۔

ہیرا۔ جرور۔ جرور۔ جرور۔ بھیجونگا۔ ایسی بات ہی بھلا

جو۔ ای ہم ہنستے ہیں جی۔ کیا کچھ بے اعتبارے ہو۔

ہیرا۔ لاکھوں کی کوٹھی چلتی ہے۔

جو۔ کیا ہم جانتے ہی نہیں۔

ہیرا۔ اب کہو کیا کہتی ہو۔ صاف صاف بتا دو۔ بولو اب۔

جو۔ ای واہ۔ اب رنگ لائی گلہری۔ اچھے آئے۔

ہیرا۔ اب تمھارے دماغ کاہے کو ملینگے اب تو امیر ہو گئیں نہ تم۔

جو۔ اونہہ اونہہ کیسی کچھ۔ امیر نہیں وہ ہو گئے۔

ہیرا۔ دس ہزار روپیہ تمھارے نزدیک کچھ ہوا ہی نہیں۔

جو۔ کیا! دس ہزار کیا۔

ہیرا۔ دس ہزار نہیں بیس ہزار سہی۔ پھر کچھ تھوڑا ہے۔

شہسوار نے اشارے سے جوگن کو بلایا اور کہا کچھ خیر ہے۔ دس ہزار روپیہ بڑی رقم ہے کسی کا اعتبار کیا۔ اور پھر تم جس سے کہوگی کہ میری ٹوپی بیس ہزار کو خریدی تھی اب دس ہزار نہیں دیتے تو پھر کوئی باور بھی تو نہ کریگا۔ جوگن نے سوچ کر کہا۔ ای نہیں یہ کیا بات ہے بھلا اتنے بڑے ساہوکار لٹنے بڑے جوہری اور دس ہزار کے لیے ایمان بیچ ڈالیں اور پھر میرے ساتھ ایسی بات۔ شہسوار نے کہا خوب سوچ سمجھ لو۔ دیکھو ایسا نہو مفت میں روپیہ بھی جائے ہاتھ سے اور بیوقوف کے بیوقوف بنیں۔ زمانہ نازک ہے۔ ہم تو صلاح نہ دینگے کہ ٹوپی دیدو۔ مگر اتنا ہے کہ اگر ٹوپی واپس لوگی تو وہ دس ہزار بھی لیجائینگے اور آیا ہوا روپیہ کھو جائیگا۔

جوگن نے کہا میں تو انسے نہ کہونگی۔ تم چاہو جاکے کہو کہ ٹوپی میری ہے مگر مجھے تو انکا لاکھوں کا اعتبار ہے۔ شہسوار نے کہا تو پھر ہمکو بھی اعتبار ہے۔

جوہری نے ایک بوسہ لیا اور رخصت ہوا تو شہسوار نے کہا لو اب تو اللہ میاں نے چھپر پھاڑ کے دولت دی کہو پیاری جانی اب نکاح کی ٹھہرتی ہے۔ کیوں دیوانہ پن اور وحشت کی لیتی ہو جوانی مفت میں کھوتی ہو۔ شباب کے مزے اڑاؤ۔ لطف جوانی و زندگانی اٹھاؤ۔ جوگن نے کہا اب رنگ لائی گلہری۔ کیا ریشہ خطمی ہوئے جاتے ہیں۔ اوچھے کے گھر تیتر باہر رکھوں کہ بھیتر۔ کچھ دن کسی پر اس ثروت کا حال ظاہر نہ کرو۔ نہیں تو مفت میں دھر لیے جاؤگے۔ ع۔

تاڑ جاتے ہیں تاڑنے والے

گو جوگن نے اب کی پھر انکار کیا مگر شہسوار کو پورا پورا یقین ہو گیا کہ کہنا مان لیگی بات کو ہرگز نہ ٹالے گی۔ کہا افسوس ہے کہ تمنے ہمارا کہنا ابتک نہ مانا۔ خیر اب پھر غور کرو اور یہ سب مال اسباب اور روپیہ اپنے پاس رکھو۔

بیگناہ قیدی

وزیر جنگ نے آزاد کو کوئی ڈیڑھ مہینے کے بعد طلب فرمایا۔ پیشتر جب ان سے سوال کیے گئے تو میڈا اور قید کا نام سنکر مارے غصے کے جواب شافی نہ دے سکے لہذا وزیر جنگ نے ان کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سول قید خانے کو واپس بھیجا اور کہا ہم برٹش سفیر متعینۂ قسطنطنیہ کے ذریعے سے چال چلن کا حال گورنمنٹ ہندوستان سے دریافت کرینگے۔ اگر تم اصل مین ہندی ہو تو فوراً رہا کیے جاؤ گے۔ میان آزاد کا فوٹو لیا گیا اور وہ بھی صاحب گورنر جنرل ہند کی خدمت مین بھیجا گیا میان آزاد نے بیان کیا کہ ہندوستان مین فلان فلان صاحب سے میرا حال دریافت کیا جاے اِسکے علاوہ کپتان اسمتھ اور لفٹنٹ اسپلٹن کے پاس بھی اُنکے فوٹو بھیجے گئے۔ گورنمنٹ ہند نے جواب بھیجا جس سے ظاہر ہوا کہ آزاد روسی جاسوس نہین ہے۔ ساٹھ ستر معزز معزز آدمیون نے گواہی دی کہ ہم اِن صاحب سے خوب واقف ہین منجملہ اِن اصحاب کے بمبئی کے نواب صاحب اور علماے بمبئی اور وہ نواب نامدار بھی تھے جنکا بٹیر صف شکن علی خان اُڑ گیا تھا۔ اُن سب نے بھی دستخط کر دیے لفٹنٹ اسپلٹن نے جواب لکھا کہ یہ تصویر ایک کشمیری مسلمان کی ہے جو ہندوستان کے ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین بود و باش کرتے ہین۔ یہ صاحب ہمارے ساتھ بمبئی سے جہاز پر سوار ہوے۔ جنی ڈنیس جہاز کا نام تھا۔ جہاز مذکور جزیرۂ پیرم کے قریب ڈوب گیا۔ اُس جوانمرد نے اکثر آدمیون کی جان بچائی۔ مالٹا تک ہمارا اِنکا ساتھ رہا وہان سے ہم روانہ ہو گئے انگلستان کی طرف اور وہ اسکندریہ گیے کپتان اسمتھ نے لکھا۔ مین جنی ڈنیس جہاز کا ناخدا تھا بمبئی سے یہ شخص جہاز پر سوار ہوا۔ نہایت لائق اور جوانمرد نوجوان جنٹلمین ہے مالٹا سے میرا اِنکا ساتھ چھوٹا۔ جہاز ڈوبنے کے وقت میان آزاد نے ہمین بڑی مدد دی۔ یہ شخص روسی جاسوس نہین ہے ہرگز نہین۔ ہُرمزجی نے بھی آن کر یون بیان کیا۔ میان آزاد میرے والد کا خط لیکر آئے۔ یہ صاحب مالٹا سے آئے ہین اور میرے مہمان ہین مین انکو اچھا سمجھتا ہون اور قسم کھا کر کہہ سکتا ہون کہ یہ روسی نہین ہین۔ ہندی ہین۔

میان آزاد نے بکمال فصاحت و بلاغت بیان کیا کہ مین ایک ہندی کشمیری الاصل ہون۔ روسی جاسوس جسنے مجھے کہا وہ جھوٹ بولا مین خادم اسلام اور عاشق اسلام ہون۔ اور خاص اسی غرض سے آیا ہون کہ جنگ مین شریک ہو کر ترکو نکو مدد دون۔ مگر خوبی قسمت نے مجھے قید خانہ دکھایا۔ ع۔

آدمی مجبور ہی تقدیر سے

گورنمنٹ ہند نے مجھے بری کیا۔ میری تعریف لکھی۔ مختلف مقامات کے لوگون نے مجھے بچایا۔ ایک انگریزی اور فوجی لفٹنٹ اسپلٹن نے میری نسبت لکھا کہ یہ شخص بمبئی سے ہمارے ساتھ جہاز پر روانہ ہوا۔ خود ناخدا نے اسکی تصدیق کی۔ ہُرمزجی سوداگر نے گواہی دی۔ اب بھی بری نہون تو اندھیر ہے۔

وزیر۔ بیشک آپکی نسبت اب جرم کسی طرح پر ثابت نہین ہو سکتا۔ مگر آپ دو چار روز تامل کیجیے۔ تو آخری حکم سُنا دون۔ آپ سول قید خانے اِسوقت واپس تشریف لیجایئے۔

آزاد نے جھک کر بہ ادب سلام کیا اور چلے گئے۔ راستے مین سوچتے جاتے تھے کہ شاید اب رہائی ہو جاے۔ کیونکہ ہیڈا کوئی ثبوت میرے روسی جاسوس ہونیکا پیش نہین کر سکتی۔ اور مین نے ثابت کر دیا کہ اُسنے صرف تہمت تراشی ہے۔

وزیر جنگ نے ہیڈا کو بلوایا اور کہا افسوس ہے کہ تمہارا بیان غلط نکلا میان آزاد روسی جاسوس نہین ہین۔ یہ ہندوستان سے خاص کر اسی لیے آئے ہین کہ ہماری فوج کی طرف سے روسیون کا مقابلہ کرین۔ بہت سے ثبوت بہم پہونچے ہین۔ گورنمنٹ ہند نے لکھا ہے کہ کامل تحقیقات کے بعد معلوم ہوا ہے کہ میان آزاد کا چال چلن یہان اچھا تھا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ فقرے سُنتے ہی ہَیڈا کا رنگ فق ہوگیا۔ ؏۔

کاٹو تو لہو نہین بدن مین۔

بات کرنا محال تھا۔ وزیر جنگ نے پھر کہا کہ اگر آزاد آزاد کر دیا گیا تو بیشک تمھارے لیے اچھا ہوگا۔ انصاف اسی کا مقتضی ہی کہ جو بدنامی اور پریشانی اور ناکامی آزاد کو نصیب ہوئی اُسکا معاوضہ کسی نہ کسی سے لیا جائے۔ اور اسمین بھی شبہ نہین کہ وہ عنقریب آزاد ہو جاینگے۔ ہَیڈا سے کہا کہ اب آپ جایئن۔ ہیڈا نے ایک اداے دلربا سے حضور وزیر جنگ کو سلام کیا۔ اور رخصت ہوتی۔ لیکن اُس پری تمثال کے بُشرے سے ایک قسم کی مایوسی عیان تھی کمال افسوس تھا کہ یہ مین نے کیا کیا۔ یہ بات اب ٹرکی بھر مین مشہور ہوجائیگی۔ اور میری سخت بدنامی ہوگی اپنی ہمجولی سے جاکر کُل حال بیان کیا۔

اب آزاد کا حال سُنیے کہ اور قیدیون کے ساتھ یہ جگر فگار دلریش نوجوان غم غلط کرتا اور دل بہلاتا تھا۔ دو چار معزز قیدی اُنکے دلی دوست ہوگئے۔ اُنسے آزاد نے اپنی دلی خواہش اور حال سچا سچا بیان کر دیا۔ اور چونکہ اکثر اُمور مین وہ بھی اُنکے ہمدرد تھے لہذا خوب گذرتی تھی۔ محبت باہم روز بروز بڑھتی ہی گئی۔ تاہم ایک ایک گھڑی اُنکو ایک ایک سال کے برابر تھی۔ اتنے دن کی قید نے اُنکو بالکل مضمحل اور کم طاقت کر دیا۔ پہلے تو بالکل مایوس ہوگئے تھے امید ہی نہ تھی کہ کسی روز آزادی کی صورت دیکھنے مین آئے گی۔ سمجھ گئے کہ ہندوستان سے گویا اسی لیے ہی آئے تھے کہ آزاد سے اسیر ہون۔ سوچتے تھے کہ اگر کسیکو قتل کیا ہوتا اور سزا پاتے تو خود شرماتے اور اپنے کیے ہوے پر پچھتاتے۔ مگر بیگناہ آن پھنسے اور کوئی شنوائی ہی نہین کرتا۔ حوصلہ پست ہوگیا۔ دل کا کنول مرجھا جاتا ہی۔ ہاے جوانی مفت مین برباد ہوئی

اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔ ؎

شوق ہر رنگ رقیب سر و ساماں نکلا
قیس تصویر کے پردے مین بھی عُریاں نکلا

ایک روز آزاد نے ایک ناول مین کسی عاشق ناکام کا حال جو پڑھا تو اُنکو اپنی نامرادی پر کمال افسوس ہوا اور حُسن آرا بیگم یاد آئین بڑی دیر تک تڑپتے رہے۔ دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ دو تین دن مین میان آزاد کی بھی ابتر ہی حالت ہوئی۔ یہان تک کہ قیدخانے کے منتظم نے اطبا کو بُلوایا۔ اور اُنکی صلاح سے میان آزاد کو اجازت دی گئی کہ صبح و شام سمندر کے قریب ہوا کھایا کرین۔ ہرمزجی نے اپنے دو گھوڑے ایک ایک قیمتی سات سَو روپیہ کا اور ایک ترکی عمدہ سائیس تعینات کر دیا۔ ایکروز میان آزاد فرس تند خو پر سوار ایک دلکش مقام پر بستی کے باہر جا رہے تھے تو دیکھا کہ سامنے سے ایک گھوڑا اگٹٹ آرہا ہی۔ جب اُنکے فرس آہو شکار کے قریب پہونچا تو اُنھون نے پیچھے پھر کر دیکھا۔ ایک نوجوان نوخیز اُس گلگون سُبک خیز پر بصد طنطنہ رعنائی و دبدبہ دلربائی متمکن تھا میان آزاد نے دل ہی دل مین کہا سبحان اللہ سبحان اللہ کیا پری رو جوان طنّاز ہی معشوق سراپا انداز ہی۔ ؎

ہنوز بش گرد گل نارستہ شمشاد
بخوبی سرو او چون سرو آزاد

رُخسارے گل تر۔ بلکہ رشک قمر۔ ادا وہ دلربا کہ نہ آزاد تک فریفتہ ہوجائین۔ ؎

چو گل شگفتہ بصد آب و رنگ می آئی
ز شہر آئنہ یا از فرنگ می آئی

جوان حسین و نازنین نے لجاتے اور شرماتے ہوے میان آزاد کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جھک کر سلام کیا - آزاد نے سلام کا جواب دیا - مگر دل مین سوچنے لگے کہ یا خدا یہ کون طفل پری چہرہ ہی جسنے لجاتے ہوے سلام کیا - اور اِس ادا سے دلربا سے طفل نوخاستہ و آراستہ نے کئی بار اُنکو دیکھا مگر شرما شرما کر گردن پھیر لی - ؎

چہ گردن گشتہ او شمع کافور
بلورین دستۂ فوارۂ نور

آزاد نے خود مبادرت کی اور یون سوال کیے -

آزاد - (فرانسیسی زبان مین) آپ ترکی ہین -

طفل - جی نہین مین پارسی ہون -

آزاد - اسم شریف آپ کا -

طفل - حسن جی جمال جی -

آزاد - (اپنے دل مین) اسم بامسمی ہی - حسن جی جمال جی - آپ یہان کس غرض سے آئے ہین -

طفل - تبدیل آب و ہوا کے لیے -

آزاد - کہان قیام ہی -

طفل - محمود کے ہوٹل مین -

آزاد - اب تو طبیعت اچھی رہتی ہی یہان -

طفل - ہان شکر ہی -

آزاد - اِسوقت آپ کہان سے تشریف لاتے ہین اور کہان جاتے ہین -

طفل - ہوٹل سے ہرمزجی پارسی کی کوٹھی گیا - ہرمزجی سے ملاقات نہین ہوئی - مین نے سُنا ہی کہ ہندوستان سے ایک صاحب آئے ہین میان آزاد - اُنھین کی ملاقات کے لیے گیا تھا مگر ملاقات نہوئی -

آزاد - آپ آزاد سے کیون ملنا چاہتے ہین -

طفل - یہان ایک لیڈی ہین وہ مجھسے آزاد کے اخلاق اور تہذیب اور خوش کلامی اور شیرین بیانی کی ازبس مداح ہین اور سُنا بڑے عالم اور حسین آدمی ہین -

آزاد - آپ سے کس لیڈی نے کہا اور اُسکو کسقدر زمانہ ہوا -

طفل - کوئی ایک مہینے کے قریب ہوا ہوگا -

آزاد - لیڈی کا نام معلوم ہی -

طفل - آپ شاید نہ واقف ہون - میڈا اُنکا نام ہی -

میڈا کا نام سُنتے ہی میان آزاد کا رنگ فق ہوگیا - تھوڑی دیر تک خاموش رہے - پھر پوچھا کہ آپ اُنکو کیسا جانتے ہین - طفل خوبرو نے مسکرا کر کہا (یہان جسقدر رنگین و باکباز نوجوان ہین سب اُس عفیفہ سے واقف ہین اُنکے حسن و جمال کی دور تک دھوم ہی) میان آزاد نے بغور دیکھا کہ اُس بُت جادو جمال کی تعریف کرنے کے وقت طفل خوبرو کے گال اور بھی سُرخ ہوگئے - مسکرا کر آزاد بولے ہان ہین تو ایسی ہی خوش رو مگر چشم بد دور آپ بھی کچھ اُنسے کم نہین - طفل عنبر مو نے نخرے کے ساتھ کہا - ہان - ہو - مگر ہم تو مرد ہین - حسن و جمال ہمارے لیے فخر کا مقام نہین - آزاد نے کہا یہ سچ لیکن خوبرو مرد ہو یا عورت ہر دلعزیز ضرور ہوتا ہی - اور خدا جھوٹ نہ بُلائے اگر آپ میڈا کے ساتھ شادی کرنا پسند کرین تو وہ فوراً منظور کرلین - مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ آجتک آپ کا سا حسین جوان نظر سے نہین گذرا - طفل خوبرو نے مسکرا کر جواب دیا مگر میان آزاد کا گھوڑا اُسوقت الف ہوگیا تھا سُن نہ سکے - بڑی دیر تک میان آزاد اُسکے ساتھ سیر کیا کیے - ایک سوار پیچھے پیچھے بہ نظر احتیاط اُنکے ساتھ تھا کہ مبادا کہین بھاگ جائین بھی میان آزاد اور وہ پریزاد ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ جاتے تھے کبھی گھوڑا دوڑاتے تھے - اُنھون نے کہا حضرت آپ گھوڑے پر خوب جمتے ہین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

فرمایئے اب کب ملاقات ہوگی۔ طفل خوبرو نے بہت مسکرا کر کہا جب
فرمایئے۔ اور جہان فرمایئے۔ حاضر ہون۔ آپ فروکش کہان ہین۔
اب میان آزاد بتائین تو کیا بتائین۔ یہ کہنے سے رہے کہ قید خانے
مین ہون۔ سوار حفاظت کے لیے ساتھ ہے۔ رنگ زرد ہوگیا گھبرا کر
بولے کہ آپ یہین ملیے۔ مین روز صبح شام ہوا کھانے آتا ہون طفل
خوبرو نے کہا بہت اچھا۔ یا اگر آپکی مرضی ہو تو ہرمزجی کے باغ
مین تشریف لایئے۔ میڈا بھی وہان اکثر آتی ہین۔ میڈا کا نام سُنکر
انکو وہ وقت یاد آیا جب اُسی باغ مین میان آزاد اُس شکرلب کے
ساتھ میٹھی میٹھی باتین کرتے تھے۔ پہلے پہل اسی باغ دلکش مین
کوہ قاف کی پری بصد شان دلبری النسیہ گرمجوشی کے ساتھ ملی تھی۔
اُنھون نے کہا جی نہین بس اسی مقام پر ملینگے۔

طفل۔ ضرور ملیے گا۔

آزاد۔ بالضرور۔

طفل۔ پھر اب رخصت ہوتا ہون۔

آزاد۔ تسلیم کل ملینگے۔

آزاد سول قید خانے چلے آئے۔

دوسرے روز صبح کو میان آزاد نے اُس طفل خوبرو کو نہ پایا
بڑی دیر تک منتظر رہے مگر پتا نہ ملا۔ شام کو پھر حسب معمول ہوا کھانے
آئے تو دیکھا کہ وہ پریزاد اسپ صرصر تگ پر سوار آہستہ آہستہ آتا ہے
دونون کی چار آنکھین ہوئین۔ آزاد نے سلام کیا طفل خوبرو نے
جھک کر جواب دیا۔

آزاد۔ آج صبح کو آپ سے ملاقات نہین ہوئی۔

طفل۔ جی ہان مین میڈا کے ہان گیا تھا۔ بڑے تپاک کے ساتھ
مجھسے پیش آتی ہین۔ حق یون ہے کہ پریون کا تو نام ہی نام سُنا ہے
یہ سچ مچ کی پری ہے۔ وہ خم وچم کہ انسان گھنٹون گھورا کرے اور
پھر بھی سیری نہو۔ خدا کی قدرت مجسم نظر آتی ہے۔ ع

معلمت ہمہ شوخی و دلبری آموخت | جفا و جور و عتاب و ستمگری آموخت

من آدمی بہ چنین شکل و قد و خوی و روش
ندیدہ ام مگر این شیوہ از پری آموخت

اور بناؤ چناؤ اور بھی ستم ڈھاتا ہے۔ ع

بتے خود خوبرو بودی وگر آراستی خود را
بتا معلوم شد مارا کہ قصد جان ما داری

نظر غلط انداز سے صفین کی صفین تہ و بالا ہوجاتین۔ ع

یک نگاہ غلط انداز ز چشم ساقی
کار صد شیشہ و صد ساغر و صد جام کند

مگر افسوس ہے کہ سنگدل ہے۔ شیوۂ بیداد مین طاق ہے۔ ایک
غمزے مین ہزارون کا کام تمام کردے۔ ع

ای مرگ برو کہ غمزۂ او
تا آمدن تو کار خود کرد۔

افسوس ہے کہ آپ نے اس حور لقا ماہ سیما کو نہین دیکھا قابل
دید ہے۔ ہر عضو بدن سانچے مین ڈھلا ہوا۔ بڑا خوش نصیب وہ
شخص ہے جسکی ہمخوابہ یہ پری ہو۔ اُس سے بڑھکر خوش نصیب کوئی
نہین آزاد اپنے دل مین سوچنے لگے کہ اللہ اللہ میڈا کے حسن وجمال
مین یہ تاثیر ہے کہ ایسا خوبصورت حور طلعت نوجوان تک ریجھا ہوا ہے
میڈا کی پیاری پیاری ادا اور گورے گورے گال اور مستانہ چال
انکی آنکھون کے سامنے پھر گئی اور ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھرنے لگے۔ طفل
خوبرو نے جو دیکھا کہ حضرت آہ سرد کھینچ رہے ہین تو مسکرا دیا آزاد کہنے
ہی کو تھے کہ تم بعینہ میڈا کی طرح مسکراتے ہو لیکن سوچے کہ غضب ہی
ہوگیا تھا۔ اِس سے تو مین کہہ چکا ہون کہ میڈا کو آج تک مین نے
دیکھا ہی نہین طفل خوبرو سے اُنھون نے پوچھا کہ میان آزاد کہان ہین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

انکا حال بھی معلوم ہی۔ وہ پری چہرہ مسکرا کر بولا کہ اسی سنگدل کے بدولت وہ قیدخانے مین پڑے ہین ان معشوقون مین یہی تو عیب ہی کہ سنگدل ہوتے ہین۔ آزاد نے بصد حسرت کہا۔ ع

از سنگدلی گر فلک عہد شکن را
مقصود شکست دل ما بود شکستیم

طفل۔ اے بیچارے۔ آزاد زبان حال و قال سے قیدخانے مین یہی کہتے ہونگے۔ ع

ای ترک شوخ اینہمہ ناز و عتاب چیست
با دل شکستگان ستم بیحساب چیست

بہت پچھتاتے ہونگے۔

آزاد اس فقرے پر آبدیدہ ہو گئے۔ کیونکہ میڈا نے رخصت ہوتے وقت یہی فقرہ کہا تھا کہ (بہت پچھتاؤگے۔ بہت پچھتاؤگے۔) اسی طرح کئی دن تک دونون ملتے رہے۔

آخرکار ایک روز طفل خوبرو نے کہا کہ میان آزاد مجھے بہت نہ اڑاؤ آزاد تم ہی ہو اور مین میڈا ہون۔ آزاد سخت متحیر ہو کر بولے کہ کیا۔ افوہ برا دھوکا ہوا۔ تمھارے مسکرانے سے مجھے شک گذرتا تھا مگر شام کے وقت مین اچھی طرح پہچان نہ سکا۔ میڈا نے کہا کہ میان آزاد مین ہی تمھاری مصیبت کی باعث ہوئی۔ اب تم معاف کرو۔ میڈا تو خیر لیڈی تو تھی ہی اور بلا کی حسین و نازنین جادو جمال و زہرہ تمثال۔ شوخی کے ساتھ جو اُسنے معافی چاہی تو آزاد اس ادا پر ہزار جان سے شیدا ہو گئے۔ ع

خوبرو جتنے ہین دل لیتی ہی سب کی شوخی
ہی مگر آپ کی شوخی تو غضب کی شوخی۔

دونون گھوڑون پر سے ایک جھاڑی مین گئے میڈا نے آبدیدہ ہو کر اشارے سے خواہش ظاہر کی کہ گلے لپٹ جاؤ پہلے تو میان آزاد جھجکے۔ لیکن اُس پری پیکر کی چشم فتان سے اشک جاری دیکھ کر انکا دل بھر آیا۔ میڈا نے کہا آزاد جو الزام دی آپ ہی ہی کہ مجھکو معاف کرو آزاد نے بے جھجک گلے لگایا اور کہا۔ ع

گر ز دست زلف مشکینت خطائے رفت رفت
ور ز ہندوے شما بر من جفائے رفت رفت

گر دلم از نظر دلدار تابے خورد خورد
درمیان جان و جانان ماجرای رفت رفت

دونون گلے ملکر خوب روئے۔ آزاد اپنی مصیبت اور پریشانی یاد کر کے رو دیے۔ اور میڈا اس خیال سے روئی کہ میرے سبب سے یہ بیچارہ بیگناہ قید ہوا۔

جو نیر افسر ہمراہ تھا کسی قدر فاصلے پر کھڑا رہا اور یہ دونون گھوڑون پر سوار ہو کر رخصت ہوئے آزاد پھر زندان مین گئے۔

میان خواجہ بدیع صاحب

خواجہ بدیع صاحب اسکندریہ مین چین سے رہے۔ ٹرکی کے کانسل متعینۂ مصر نے انکی بڑی خاطر کی۔ خوجی تیسرے چوتھے سلام کر لیتے تھے۔ پندرہ روز مین خوجی خاصے ٹانٹھے بھلے چنگے ہو گئے۔ اسکندریہ کی حضرت نے خوب سیر کی جب کئی روز تک اچھے رہے بیماری نے بالکل مفارقت کی تو ایک دن کانسل کی خدمت مین کہلا بھیجا کہ اب فدوی حضور کے اقبال سے صحیح ہو گیا۔ عوارض نے پیچھا چھوڑا۔ امیدوار ہی کہ اجازت دیجائے۔ دریافت کیا گیا کہ سائل کس امر کی اجازت چاہتا ہی۔ کہا صرف یہ چاہتا ہون کہ میان آزاد کے پاس بھیجدیا جاؤن۔ کانسل نے حکم دیا کہ جو جہاز قسطنطنیہ جاتا ہو اُسپر خوجی بھیج دیے جائین سفرخرچ کے علاوہ زر نقد اور کپڑا بھی انکو دیا جائے۔

ایکدن خواجہ بدیع صاحب لڑھکتے پڑھکتے چلے جاتے تھے کہ ناگاہ ایک عورت نے انکو دیکھا۔ (دو بالشت کا قد) اور دُبلے پتلے ہاتھ پانون

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دیکھکر مسکرائی - میان خوجی اور بھی تن گئے - اب اکڑے ہی جاتے
ہین - زمین پر قدم ہی نہین رکھتے - سمجھے کہ عورت ہمپر ریجھ گئی -
دل ہی دل مین سوچتے جاتے تھے کہ واللہ واہ رے ہم جس ملک
مین جاتے ہین اُنگلیان اُٹھتی ہین - چھوٹے بڑے سب ہمین کو دیکھتے
ہین - وہ عورت اور بھی غور سے دیکھنے لگی - اور حضرت کے اکڑنے پے
خوب ہی کھلکھلائی - آپ سوچے کہ یہ نخرے کرتی ہے - شاید اس ملک
کی یہی رسم ہو کہ جوان طنّاز و خوبرو کو دیکھا اور ہنسنے لگی اور
ماشاء اللہ آپکے طنّاز اور وجیہ ہونے مین شک بھی نہ تھا اور کسیکو
شک ہوتا یا نہوتا - خواجہ صاحب کو تو ذرا بھی شک نہ تھا یہ اپنے کو
کلّے ٹھلّے کا گبھرو ہی سمجھتے تھے عورت کو کھلکھلاتے ہوئے پایا تو
شوق چرایا کہ اس سے چہل ہو - قریب جاکر اور مُنھ بنا کر غور سے
دیکھا - عورت کو اور بھی ہنسی آئی - اسپر خوجی اکڑ کر بولے انہوئے
میان آزاد ورنہ حسن آرا نک کو بھول جاتے - واہ کیا پری ہے -
اور مجھ گبھرو کو دیکھکر کھلی جاتی ہے - ع -

اشتیاقے کہ بدیدار تو دارد دلِ من
دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من

یہ شعر بڑے سوز و گداز سے حضرت نے پڑھا - مگر خیر سے کتنا
حسب حال ہو کھڑے دیکھ رہے ہین - مگر - ع -

اشتیاقے کہ بدیدار تو دارد دلِ من

کی اچھی ہانک لگائی - قریب جاکر عورت سے پوچھا - ع -

چہ نامی کہ مولائے نامِ تو ام	درم ناخریدہ غلامِ تو ام

وہ اور بھی ہنسی -

اتنے مین دس پندرہ راہرو بھی جمع ہو گئے - خوجی کی
انوکھی قطع اور قد و قامت اور اکڑنا بڑھنا اور مسکرانا اور اینڈنا
جو دیکھتا تھا ہنس دیتا تھا اور خوجی کو یقین واثق ہو گیا تھا کہ ہمارے
حسن و جمال پر نظر ڈال کر یہ لوگ خوش ہو رہے ہین - آپ نے
کڑک کر فرمایا - ع -

میرسد این صدا بگوشِ جہان	از پسِ پردہ جہان ہر دم

غیر او نیست در سراے وجود
بحقیقت کسے دگر موجود

کوئی پوچھے اِن اشعار کا یہان کیا موقع تھا بھلا -
مگر پوچھے تو پوچھے کس سے - قرولی کھانا منظور ہو تو خوجی سے
بھڑ پڑے خواجہ صاحب ایسے ورے مین آئے کہ حوالی موالی اور
حاضرین کو ڈپٹنے لگے - ایک سے کہا تو یہان کیون کھڑا ہے -
دوسرے کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا چلا جا یہان سے - برابر تیسرے
سے خطاب کرکے بولے او گیدی جاتا ہے یا نکالون قرولی - چوتھے
سے پیلے ہو کر کہا - یہان کیا تماشا ہے کچھ - ارد گرد کے لوگ سمجھے کہ
مسخرہ ہے کوئی بعض بعض کو گمان ہوا کہ دیوانہ ہے - جون جون
خوجی صاحب بگڑتے تھے حوالی موالی اور بھی بناتے اور کھلکھلاتے
تھے - آپ نے عورت کی طرف مخاطب ہو کر اشارے سے کہا چلو ہم
تم اسطرف چلین اسپر اور بھی قہقہہ پڑا - اور چلمنون پر اٹرا یا اتنے
مین دو تین عورتین اور بھی کھڑی ہو گئین - تب تو خوجی
موچھون پر تاؤ دینے لگے اللہ اللہ ہم بھی اتنے ہوے - اب
عورتین ہمپر ریجھنے لگین - ای تیری قدرت - خوجی اور عورتین
اِنپر ریجھین - شان خدا - خوجی تماشا بن گئے - بار بار اکڑنا
اور بھی لطف دکھاتا تھا - تھوڑی دیر کے بعد اُس عورت نے
انکا ہاتھ پکڑ لیا خوجی مسکرائے - مسکرانا تھا کہ اسنے ایک دھول
جمائی - ہاتھ چھڑانے ہی کو تھے کہ پیچھے سے کسی نے ایک ادھیت
جڑی - تیسرے نے چپکے سے دھپ لگائی - ادھر دیکھتے ہین تو ادھر
سے پڑتی ہے اور اُدھر نظر اٹھاتے ہین تو ادھر تڑا تڑ کی آواز آتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سمجھے کہ ہمپر جو عورت عاشق ہوئی تو یہانکے بادشاہ سے جل مرے اور جب عورت نے وفور عشق اور بڑے پیار سے ہمارا ہاتھ پکڑ لیا تو یہ لوگ اور بھی جل بھُن کے خاک ہو گئے ۔ ف

عاشقان کشتگان معشوق اند
بر نیاید ز کشتگان آواز

عاشقون کی تو یہ کیفیت ہوتی ہی ہی ۔ اور ابھی کیا ہی ع

آگے آگے دیکھیے ہوتا ہی کیا

تب جانین کہ ہم بھی عشاق کے زمرے مین نام بر آوردہ ہو گئے جب لڑکے ہمپر پتھر پھینکین اور جس گلی کوچے مین جائین لونڈے لاڑیے تالیان بجائین اور پھر ہمکو یہ کہنے کا موقع ملے کہ ۔ ف

فقیر مست ہون نعمت مری حاضر ہی جو چاہے
کباب نرگسی ہی یا شراب ارغوانی ہی

میان خواجہ بدیع صاحب سوچے کہ افیم کھانے کا وقت آن پہونچا اگر گھر جاتے ہین تو یہ عورت چھوٹتی ہی اور اگر یہان پینے کی خواہش کرین تو پانی ندارد ہی ۔ اشارے سے حضرت نے پانی مانگا ۔ کٹوری مین پانی دیا گیا ۔ افیم گھولی ۔ پی ۔ اور باآواز بلند عورت کیطرف مخاطب ہو کر کہا ۔ ف

شانہ لوٹتا تار گیسوے معنبر توڑ کر
پھل نہین پاتا کوئی شاخ صنوبر توڑ کر

اس موزونی طبع کے صدقے کیا برجستہ شعر پڑھ دیتے ہین تُک ملے یا نہ ملے بوجھون تو مریگا ۔ ف

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا

خواجہ صاحب نے پھر اشارہ کیا کہ چلو ہم تم اور طرف پھل کھڑے ہون عورت مسکرا دی ۔ اتنے مین کسی نے پیچھے سے چٹکی لی تو خوجی صاحب پلٹ پڑے ۔ دیکھا تو دو بونے ایک وہی ذات شریف جنھون نے پانی کے ساتھ ہوٹل مین جمال گوٹہ پلا دیا تھا دوسرے انکے کوئی یار وفادار تھے ۔ خوجی نے اپنے پرانے دوست کو گھور کر دیکھا اور تن گئے ۔ کیون بچہ تم اپنی شرارت سے باز نہین آتے ۔ ابھی ایک کُشتی نکال چکا ہون اب آج پھر سر کھجلایا ۔ ہڈیان چلچلانے لگین میرے بھی ہاتھ مین کھجلی ہو آتی ہی جھپٹ کر میان خوجی نے ایک چپت جڑی ۔ دونون بونے جھپٹ گئے ۔ خوجی نے کہا ہائین ۔ ہائین ۔ ایک ایک ۔ ایک ایک ۔ مگر انھون نے ایک نہ سنی ۔ خوجی جھلا گئے ۔ ایک بونے کی گردن دبائی اور زور سے پٹخنی دی ۔ چارون شانے چت ۔ وہ مارا ۔ وہ مارا کہہ ہی چکے تھے کہ دوسرے بونے نے ٹانگ پکڑ کر کھینچ لیا اور لڑکھڑا کر خوجی گرے مگر بونا بھی ساتھ ہی گرا ۔ حوالی موالی خوب ہنسے ۔ قہقہے پر قہقہہ پڑا اور خوجی زمین سے اٹھکر خوب ہی اکڑے ۔ ہات تیرے گیدی کی ۔ ابے ہم تو نہتے لڑتے ہین اور جو کہین قرولی ہوتی تو توبہ ہی بھلی ۔

خو ۔ (عورت سے) کیون پیچ کتنا کیسی آنٹی دی ہی ۔

عورت ۔ (اشارے سے) شاباش بڑے پہلوان ہو ۔

خو ۔ پھر اب بھی ہماری شادی نہو تو ڈوب مرنے کا مقام ہی ۔

دونون بونے منھ چڑانے لگے ۔

خو ۔ جاؤ ۔ جوتی خورے ۔ زمانے بھر کے بھیا ۔ نامعقول ۔

بونون نے دور جاکر خوجی پر ڈھیلے پھینکے ۔

خ ۔ لو جان من اب تو تمھارے دیوانے پر کلوخ اندازی بھی ہونے لگی ۔ ف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

لاکھ ہو گردشِ ایام پہ حاضر ہی مدام
اُنس رکھتی ہی نہایت شبِ ہجران ہمسے

راوی۔ یہ شعر بھی کس درجہ حسبِ حال ہی۔ بالکل چسپان۔

عورت تھوڑی دیر مین چل دی۔ خوجی یا دلِ پُر درد اُٹھے اور جہان ٹِکے تھے۔ وہان جاکر سوچنے لگے کہ یہ عورت تا طور ہمپر ریجھی ہی۔ خدا نے چاہا تو صبح شام ہی نکاح ہو جائے۔ انشاءاللہ پھر میان آزاد البتہ کہینگے کہ ہان بھئی خوجی کارے کردہ۔

لوگون نے جاکر حضرت کانسل سے بھی جڑ دی کہ یہ میان خوجی کوئی مسخرے ہین۔ شہر مین جس طرف جاتے ہین انگلیان اُٹھتی ہین آدمی کیا تماشا ہی۔ کانسل نے انکو بلوایا۔

خو۔ سات بار سلام کرکے حاضر ہی غلام۔

کانسل۔ اب کیا چاہتے ہو۔

خو۔ پیر و مرشد۔ ع۔

باز ہوائے چمنم آرزوست

کانسل۔ ہندوستان جانے کا ارادہ ہی نہ۔

خو۔ ہان حضور۔ ع۔

حب الوطن از ملکِ سلیمان خوشتر یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد	خارِ وطن از سنبل و ریحان خوشتر میگفت گدا بودنِ کنعان خوشتر

کانسل۔ اچھا ہم جلد بھیجدینگے۔

خو۔ (سلام کرکے)۔ ع۔

شکر نعمتہائے تو چندانکہ نعمتہائے تو

کانسل۔ اچھا رخصت۔

خو۔ آداب حضور۔ ع۔

بدل ہمہ دیدہ شد و دیدہ ہمہ دل گردید
کہ مرا و دل و دنیا ز تو حاصل گردید

شام کو خوجی سوچے کہ مین نے ہندوستان جانے کی درخواست کیون کی۔ آزاد بیچارے کو اکیلا تن تنہا بہ یک بینی و دو گوش چھوڑ دینا وضع اہل آبرو کے خلاف ہی۔ گو آدمی لائق فائق اور فہمیدہ ہی مگر کم سن اور ناآزمودہ کار۔ یہ سوچ کر ایک عرضی حضرت نے لکھی۔

عرضی عریضہ خواجہ بدیع فسندوی

ای قبائے بادشاہی راست بر بالائے تو
مصرعۂ ثانی یاد نیست لہذا حذف شد والائے تو

شہریار و جہان پناہ مخدوم و مکرم ذی جاہ کانسل صاحب بہادر
بعز عرض میرساند واجب بود بعرض رسانید۔

ازانجا کہ دیروز ہمایون سوز کہ آن مخدوم اعلیٰ بنا بر رحمت روندگی غلام بدیع از لسان مروت تبیان بفرمایند کہ شما چہ میخواہی و من یعنی غلام بدیع گفتم کہ وطن را دیدار میخواہم و فرمودند کہ شمارا رفتن سامان نمودہ میدہیم و من سلام کردم و باز گفتند کو او و رخصت شود۔ ازین جا آمد کہ بوقت شام میان آزاد عالی مقام کہ آقائے ماہست یاد آمدند چون اوشان را بیک بینی و دو گوش کہ عبارت از بیکس ست گذاردن خلاف آبروے آبروے اوشان ست باز چگونہ شود کہ بگویم مرا ہندوستان رفتن خواہش ست۔ خواہش نیست۔ الٰہی آفتاب دولت درخشان ست ازین سبب لازم آمد کہ عرضی معروضہ عرض دہم و گویم کہ مرا بہندوستان بردن نفرست۔ چہ کہ آزاد را ازین طور و ازان طور بہر دو طور بہ ہمین نسق گذاشتن مردمیدان را خلاف ست۔ من غلام بدیع از عرصہ چند ماہ طوق ملازمت آزاد صاحب در گردن ہمچو قمری می نہاید۔ ہمراہ اوشان ہمہ جا رفتم۔ و انچہ او کرد کردم و او گفت گفتم۔ بر مکان بیگم شبلی ہم گذشتم و ماندم

او این طور خودشس ملاقاتان نمودم۔

واضح و مخفی مباد کہ آزاد صاحب بر حسن آرا بیگم عاشق شدہ اند و او ازین گفتہ ست کہ شمار روم رر رود۔ و در ان روم جنگ نمودہ با روس بیا۔ و بزودی بیا کہ من ہم شمار اصلہ دہم و با تو نکاح خواہم من را از فرائض آمد کہ ہر گاہ خواہم داشت نزد او بروم لہذا التجا کردم کہ من را بہ نزد آزاد اندر روم یا ہر کجا نمودہ آید روم اجازت خواہند۔

الٰہی آفتاب دولت با ہزاران

ہزار ذرہ بمقدار

درخشد

[illegible]

یہ نادر خط شستہ ایرانی زبان میں لکھکر میان خوجی سے کانسل کے پاس بھیجا۔ خط پڑھکر اُنکو یقین ہو گیا کہ یا تو سڑی ہی یا مسخرہ۔

کانسل۔ عرضی کون لایا ہی۔

خدمتگار۔ حضور یہ لایا ہی نوری۔

کانسل۔ تم لائے ہو۔

نوری۔ (نو) ہان خداوند۔

کانسل۔ کسنے دیا۔

نو۔ وہی جو ماندے تھے۔ پسند قدسے ہین تھین۔

کانسل۔ سلام دو اور کہو اچھا۔

نوری جھک کر آداب بجا لایا اور خوجی سے جا کر کہا۔ (کہا ہی اچھا)۔

خو۔ اچھا اچھا کیا معنے۔

نو۔ اب یہ آپ جانین۔

خو۔ پڑھا بھی تھا۔

نو۔ ہان پڑھ لیا تھا۔

خو۔ واہ کہین پڑھا ہو۔

نو۔ جی نہین پڑھ لیا تھا۔

خو۔ تو سمجھے نہونگے۔ ہرگز نہ سمجھے ہونگے۔

نو۔ اب یہ مین نہین جانتا۔ سمجھے یا نہین سمجھے۔

خو۔ ہرگز نہین سمجھے۔ سمجھتے تو ضرور انعام دیتے۔

نو۔ ہوگا بھی کچھ۔

تیسرے روز کانسل نے میان خوجی کو طلب کیا اور کہا آپ کیا چاہتے ہین۔ خوجی جھک کر آداب بجا لائے۔ اور کہا خداوند بس اب حضور کی پرورش چاہتا ہون۔

" کیا پرورش چاہتے ہو۔ کچھ معلوم تو ہو۔ "

" وہی جو عرضی مین عرض کر چکا ہون۔ "

" عرضی تو کسی کی سمجھ مین نہین آتی۔ "

" ہان دیکھا نہ۔ مین تو سمجھا ہی تھا کہ کسی کی سمجھ مین نہ آئیگی (ہنسکر) واللہ واہ رے مین واہ رے ہم جو کام کیا کمال کا درجہ حاصل کیے بغیر نہ چھوڑا۔ کشتی لڑے تو ایسی ہی۔ اُس گران ڈیل شیطان کے بچے جوان کو ہو ٹل مین مارا۔ ابھی کل ہی کی بات ہی۔ کہ دو پہلوانون کو چٹکیون مین اُڑا دیا۔ افیم کھائی تو ایسی۔ صبح شام پینک ہی مین رہتے ہین کچھ دنیا و ما فیہا کی خبر نہین۔ جہاز کے ڈوبنے کا غم نہین۔ افیم کی ڈبیا جانے کا خیال فوراً آیا۔ فارسی پڑھی تو ایسی ہی۔ یہ خود قبول دیے۔ کہ عرضی کا مطلب سمجھ مین نہ آیا۔ اور کیونکر سمجھین سمجھنا کیا کچھ ہنسی ٹھٹھا ہی۔ "

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

"بولو اب کیا چاہتے ہو۔"

"وہی جو عرضی مین لکھا ہی۔ ہونہہ سمجھنے کے نام یون۔ ذرا عرضی کھولو پڑھو تو۔ نوری سے مین نے اُسی دم کہا کہ سب سمجھے ہونگے وہ گدگدا کہے کہ واہ سب سمجھے ہونگے۔ منشیون کی تحریر منشی ہی سمجھ سکتے ہین۔ ایسے ویسے کیا سمجھین۔ ہائے نہوے آزاد اسوقت۔ واللہ وہی داد دیتے۔ بس ایک وہ منشی ہی۔ دوسرے خواجہ بدیع۔"

"آزاد کے پاس جانا چاہتے ہو۔"

"چاہتے وہی ہین جو عرضی مین لکھا ہی۔ بس۔ کہہ دیا۔"

عرضی مین کیا اُول جلول لکھا۔"

ع	صائب دو چیز می شکند قدر شعر را تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس

"ہم کچھ نہین سمجھتے کہ تم کیا بک رہے ہو۔"

"تمسے امید بھی نہین کہ خواجہ بدیع کی بات سمجھ لو۔ ایک ایک فقرہ ہر سطہ دفتر ابوالفضل ہی۔ ع

ابھی تیغ زبان سے لون مین کار ذوالفقار آتش کوئی کافر جو ہو منکر مری معجز بیانی کا

"آزاد کے پاس جاؤ تو کل بھیجدین۔"

"بس وہی خواہش ہی جو کچھ عرضی مین ظاہر کی۔ واہ کیا کیا فقرے لکھے ہین۔ ع

ای قبائے بادشاہی راست بر بالاے تو دوسرا مصرعہ یاد نیست لہذا حذف شدہ والاے تو

لطف سخن یہ ہی کہ چٹ قافیہ ملا دیا۔ واہ رے مین۔ خواجہ بدیع فرد ہی فرد ثانی نہین رکھتا اپنا۔ اور یہ لوگ بھلا کیا سمجھینگے۔

راوی۔ من چہ می سرایم و طنبورہ من چہ می سراید

کانسل۔ تم سڑی ہو۔ بس چل دو۔ جاؤ یہان سے۔

جسوقت ہندوستانی نے انکو سمجھایا کہ کانسل خفا ہو گئے اور حکم دیتے ہین کہ یہان سے چلے جاؤ تم سڑی ہو تو خوجی کی آنکھین خون کبوتر کی سی سُرخ ہو گئین۔ اور جھلا کر کہا کہ افسوس ایسے ناقدردانون مین آن پھنسے۔ واہ واللہ وہ عرضی لکھی کہ پھڑک جاؤ۔ ابتدا اس شعر سے کی ہی سُنیے گا ذرا۔ ع

ای قبائے بادشاہی راست بر بالاے تو دوسرا مصرعہ یاد نیست لہذا حذف شدہ والاے تو

کیون سچ کہنا۔ نہ کہوگے۔ واہ رے ہم۔ بالاے تو والاے تو۔ واہ وہ فقرہ ملایا ہی کہ سبحان اللہ۔

ہندوستانی۔ (ہنسکر) ای یہ تو سب ہوا ہی کریگا۔ یہ بتاؤ کہ اب کانسل صاحب بہادر کو کیا جواب دوگے۔

خو۔ وُہی جو عرضی مین لکھا ہی۔

ہند۔ واہی ہو۔

خو۔ او گیدی اتنی قرولیان بھونکی ہونگی کہ۔

ہندوستانی سامنے سے ہٹ گیا۔ کانسل سے کہا خداوند یہ سڑی ہی پگا سودائی۔ اسکو یہان سے ہٹائیے۔ خوجی سمجھے کہ ہمنے جو یہان کئی کشتیان نکالین تو ہوا بندھ گئی۔ لوگ اب ہمسے ڈرنے لگے خیر دیکھو آزاد سے کہونگا کہ وہ عرضی لکھی کہ کوئی سمجھ نہ سکا اور وہ شعر تو سُنکر آزاد پھڑک جائینگے۔

الغرض کانسل نے دو آدمی مقرر کیے کہ جو جہاز اسکندریہ سے قسطنطنیہ جائے اسپر انکو سوار کرا دو اور چھ مہینے کے کھانے کے لیے دیدو نقد اور کپڑا۔

خو۔ کیا کہتے کیا ہین یہ۔

ہند۔ دو آدمی انھون نے مقرر کیے ہین۔ کہ آپ کو آزاد کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پاس بھیجدین۔

خو۔ بہت اچھی بات ہی۔

ہند۔ اب آپ وہین جائیے جہان آپ ٹکے ہین۔

خو۔ اچھا سلام کرون۔

کانسل کے قریب جاکر کہا حضور آداب عرض ہی۔

جلا لیا۔ گر کچھ دن ہم سے پڑھ لو تو فارسی لکھنا آجاے۔

داشتہ آید بکار۔ اگرچہ بود سر مار افسوس ہی کہ ایسے نیک آدمی

اور فارسی ذرا بھی نہ سمجھ سکین ہائے افسوس صد ہائے افسوس۔

پیر شو بیاموز۔

ہند۔ چلو اب بکو نہ بہت بیہودہ بے تکا آدمی۔

خو۔ کیا۔

ہند۔ بھائی صاحب ہمارے وطن کے ہو۔ لڑو نہ ہم سے۔

خو۔ اچھا اچھا۔ یار ہم کمیدانی کر چکے ہین نہ۔ فوج مین رہ چکے ہین۔ وہ سپہ گری کی بو نہین جاتی۔ مجبور ہین۔

ہند۔ بجا ارشاد ہوا۔

خو۔ اچھا حضور رخصت ہوتا ہون۔

کانسل۔ جاؤ۔ پرسون جہاز جائیگا۔

مال مست

شہسوار تنگظرف نکلے۔ روپیہ کیا پایا کہ عقل ہی کھو بیٹھے۔ خانہ مست سے مال مست ہو گئے ابتک تو جوگن کی خوشامد کرتے تھے۔ دست بستہ کھڑے رہتے تھے۔ تعمیل ارشاد کو فخر سمجھتے تھے۔ ہر بات مین خیال رہتا تھا کہ جوگن چین بہ جبین نہ ہونے پائے۔ کوئی امر اُنکے دل نازک پر گران نہ گذرے جوگن کے ہان دھنی دیے بیٹھے تھے کہ کبھی نہ کبھی تو دل پسیجے گا۔ عورت ہی معشوق مزاج اور زود رنج ایسا نہو ذرا سی بات پر تیکھی ہو جاے۔ معشوقون کے مزاج کا آہنگ ٹھیک ٹھیک ہی نہین لگا۔ زمانے کیطرح گرگٹ رنگ بدلین۔ اب زمین پر قدم ہی نہین رکھتے چلتے بھی ہین تو گند سے تول کر۔ جوگن انکی بات چیت گفتگو بول چال میل جول ربط ضبط سے بھانپ گئی کہ روپے نے انکو مغرور کر دیا۔ اب یہ وہ شہسوار نہین ہین۔ جو ہاتھ جوڑ کر باتین کرتے تھے۔ اور ہمارے عشق کا دم بھرتے تھے۔ بھلا ایسے تنگ ظرف کو مین دل دیتی! کیا مجال۔ مین تو اسکی چتون سے تاڑ گئی تھی کہ کھوٹا آدمی ہی۔ عاشق زار کی کہین صورت چھپی رہتی ہی۔ ممکن نہین۔ سیکڑون ہزارون مین کھوٹا کھرا پہچان لین۔ یہ تارک الدنیا ہوتے تھے۔ شان خدا جوگن کو انسے دلی نفرت ہو گئی صورت دیکھنے کی روادار نہ تھی۔ اپنے دل مین ایک دن سوچی کہ جسکے لیے جوگن ہوئی وہ جو کہین اس غیر مرد کو یہان دیکھ لے تو بدظن ہو جائے۔ اس سے بہتر یہی ہی کہ چلکر الگ ٹھاٹھ بہتر جماؤن۔ یہانسے بوریا بدھنا اٹھاؤن۔ جوگن کی پھلواری مین صبح کے وقت ایک عورت آیا کرتی اور پھول توڑکر لیجایا کرتی تھی۔ جوگن نے اسکو ہمراز بنایا۔ ہمدم و ہمساز بنایا۔ کہا چمپا ہمین صلاح دو کہ یہانسے کہان اٹھ چلین۔ یہ مرد ہمین مجبور کرتا ہی کہ میرے ساتھ نکاح پڑھوا لو۔ اور ہم دنیا کی کل عیش سے سیر ہو گئے ہین۔ ہمین بس اب خواہش ہی تو یہ کہ ایک گوشۂ عافیت مین بیٹھکر یاد خدا کرین۔ یہانسے اٹھ چلنے کی کوئی تدبیر بتاؤ۔

چمپا نے کہا مین سمجھ لون تو جواب دون۔ جلدی نہ کیجیے۔ خوب غور کر لیجیے۔

جو۔ اچھا۔ مگر ایک ایک دن ایک ایک برس ہی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چمپا۔ ہوا ہی چاہے۔ لیکن ذرا تامل کیجیے۔ آدمی مالدار ہی اور شریف زادہ اور قبول صورت ۱۱ اور ابھی اُٹھتی جوانی بھی ہی۔

جو۔ پھر اس سے مطلب۔

چمپا۔ مطلب یہ کہ شادی کرنے کا شرع مین حکم ہی گناہ نہین۔ عیب نہین۔ پھر اگر نکاح ہو تو ہرج ہی کیا ہی۔ آیندہ اپنی اپنی راے۔

جو۔ میرا تو دل اس شخص سے پھر گیا۔

چمپا۔ تو ہرگز شادی نہ کیجیے۔ شادی تو دل کا سودا ہی۔ بے سمجھے بوجھے کسی کو دل کیون دیجیے۔

جو۔ ہان اور کیا۔ یہ اگر کروڑپتی بھی ہو رُخ نہ کرون۔

چمپا۔ تو پھر صاف صاف کہدو کہ یہان تم نہ رہو۔ مین تنہا ہی رہنا چاہتی ہون۔

جوگن سوچی کہ اگر ٹکا سا جواب دیتی ہون تو سمجھے گا کہ دس ہزار کا ٹھپا دیا جوہری بچے سے دس ہزار روپیہ لیا۔ اور ہمین دھتا بتایا۔ اس سے بہتر یہی ہی کہ جب روپیہ آجاے تب اس سے صاف صاف کہدون اور اکیلی رہنے لگون۔

چمپا۔ آپ خوب غور کرلین۔

جو۔ چمپا تم اتنی عمر تک کیا کیا کین۔

چمپا۔ مین ایک رئیس زادی کے پاس نوکر تھی۔

جو۔ کبھی کبھی دن کے وقت آیا کرو۔ ذرا دو گھڑی دل ہی بہلیگا۔

چمپا۔ آپ کے پاس اور آنے مین انکار۔ یہ میری طاقت۔ نہین آپ کے پاس تو منزلون سے ٹھاکر اور راجہ بابو اور جوہری اور امیر کبیر دوڑ دوڑ کے آتے ہین۔ مین بھلا کس مین ہون۔ جب کہیے تب سر کے بھل آنکھون کے بھل حاضر ہون۔

جو۔ اللہ نے میرے اور تمھارے کھانے اور پینے بھر کے لیے بہت کچھ دیا ہی۔ دُنیا مین کسی سے مجھے واسطہ ہی نہین۔ ــــہ۔

ہرکس کہ بر ہر نیم نانے دارد	وز بہر نشست آشیانے دارد
نے خادم کس بود نہ مخدوم کسے	گو شاد بزی کہ خوش جہانے دارد

چمپا۔ جی ہان اسمین کیا شک ہی۔ آپ اور دس کو دے کے کھا سکتی ہین۔

جو۔ مین اس شخص کو اچھا نہین سمجھتی۔ مگر یہ بھی نہین معلوم تھا کہ اسقدر تُنک ظرف ہی۔ دولت ملتے ہی اُبل پڑا۔ اب زمین پر قدم ہی نہین رکھتا۔ مصرعہ۔

گر بدولت برسی مست نہ گردی مردی

چمپا۔ یہ بڑے عالی ظرفون کا کام ہی ہر کوئی تھوڑا ہی ایسا ہو سکتا ہی۔

جو۔ مگر ایسے تُنک ظرف بھی کم ہونگے خیر چاہیے جو کچھ ہو ہم چند ہی روز مین اس سے علحدہ رہینگے۔ اب اسکی صورت سے نفرت ہو گئی۔ جی نہین چاہتا کہ قریب جاکر بیٹھون یا بات کرون توبہ۔ توبہ۔ مال پاتے ہی توتے کی طرح آنکھین پھیر لین۔ گویا کبھی کی جان پہچان ہی نہ تھی۔ کل قدمون پہ گرتا تھا۔ غلامون کی طرح حکم بجا لاتا تھا۔ اب وہ بات ہی نہین۔ گرگٹ کے طور پر رنگ بدلا۔ بھلے کو ہمنے دل نہ دیا۔ نہین تو بڑی بیڈھب ہوتی۔ اور دل دیتی ہی کیون یہ دل تو چوٹ کھایا ہوا ہی۔ ــــہ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دارم دلے اما چہ دل صد گونہ حرمان در بغل
چشمے و خون در آستین اشکے و طوفان در بغل

اِتنے مین حضرت شہسوار آئے - ہوا کے گھوڑون پر سوار - جوگن نے پوچھا کیون بھلا اس جوہری کے پاس کسقدر روپیہ ہوگا ہم تو جانتے ہین ہمسے زیادہ نہوگا - بس اِسوقت ہم بھی لاکھ کے پیٹے مین ہین اور لاکھ روپیہ جسکے پاس ہوتا ہی اُسکو لوگ تین چار لاکھ کا آنکتے ہین یہ تو بنی بنائی بات ہی - گھوڑا تو وہ موجود ہی ہی - دو گھوڑے اور لینگے - ایک ان سواری کا ہو - کاٹھی کسی اور دو کوس کا ریاٹا مارا - مگر ہم یہ مہاجنی کارخانہ نہ رکھینگے کہ چار جامہ اور زین پوش اور الّم اور غلّم - واہیات - بس انگریزی کاٹھی - اور ایک جوڑی فٹن کے لیے یکرنگ شام کو ہوا کھانے نکلے - جو دیکھے کہے رئیس جاتا ہے اور رئیس کے کیا دو سینگ ہوتے ہین سر پر - رئیس وہ جو زردار ہو - اور زر کی یہان کمی نہین ہی - دس ہزار کی ایک ادنیٰ سی رقم مہاجن کے ہان رکھی ہی - ایک کوٹھی بنوائینگے - ایک باغ بھی خریدینگے گانؤن بھی دس بارہ لینگے - کوئی تعلقہ دار اپنا تعلقہ بیچے تو کھڑے کھڑے خرید لون - جوگن نے اُنکی باتین سُنین تو کمال افسوس کیا - دل ہی دل مین سوچی کہ اچھا بھلا آدمی کیا سے کیا ہوگیا، روپے نے اسکو دیوانہ کر دیا - تعلقہ خریدینگے واہ ری عقل پچیس تیس ہزار تو میان کے پلّے ہی - اسمین خریدنے چلے ہین تعلقہ - مصرعہ -

برین عقل و دانش بباید گریست

عقل کا دشمن لالا جواہر لال سے مقابلہ کرتا ہی - جس کے ہان جواہرات کی سوداگری کے علاوہ مہاجنی کا بھی لاکھون ہی روپیہ آتا ہی -

شہ - آج کھانا کیا پکا ہی ؟

جو - بیسنی روغنی روٹی -

شہ - یہ تو رئیسون کا کھانا نہین -

جو - رئیس کون ہی -

شہ - ہم تُم - دونون - اَب بھی ریاست مین کچھ منت ہی - ہم رئیس ہمارا باپ رئیس ہمارا دادا رئیس اِتنا روپیہ پاس ہوکر بھی رئیس نہ بنین تو لعنت خدا ہمپر - کیا تُم ہمکو رئیس نہین سمجھتین واہ کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا - اَب ہم پرسون تک کوئی چالیس پچاس آدمی نوکر رکھ لین گے - چلو بس رئیس ابن رئیس ہوگئے - اہا ہاہا - خوب یاد آیا - ایک ہاتھی ضرور خریدینگے -

جو - ہان بس اسی کی کسر تھی - ایک ہاتھی کی اشد ضرورت ہی - دو تین اونٹ بھی ضرور ہون - اور دو چار گدھے - دیکھو دیکھکر خوش ہونا کہ گدھے بھی ہمارے ہان ہین -

شہ - اچھا - مگر گدھے تو رئیسون کے ہان دیکھے نہین -

جو - نئی بات سہی -

شہ - ہان اچھا خوب سوجھی - یہ خوب سوجھی -

جو - پھر یہ سب کب خریدوگے -

شہ - اوہ جی - جب چاہین - روپے کا سارا کھیل ہی - اور اُسکی خدا کے فضل سے یہان کمی نہین جو چاہین خرید لین - مگر اَب ہمکو یہ فکر پیدا ہوئی کہ اُس جوہری بچے کے پاس روپیہ زیادہ ہی یا ہمارے پاس اسکا حال نہین کھلتا - بڑی تشویش ہی مگر دل نہین گواہی دیتا کہ وہ ہمسے بڑھکر ہو - تیس چالیس ہزار روپیہ بہت ہوتا ہی کچھ ٹھکانا ہی - انسان گنے تو برسون مین گنتی ختم ہو -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جوگن نے کہا برسون مین بھی گنتی ختم نہو۔ دو تین آدمی تو
اِتنے عرصے مین مرجائین۔ دو تین ماندے ہوجائین۔ دو چار کی
آنکھین پھوٹین۔ تینتیس چالیس ہزار کا گننا کچھ ہنسی ٹھٹھا ہے۔
شہسوار بہت ہی خوش ہوے۔ تھوڑی دیر کے بعد پوچھا کیون
بھلا قارون کے پاس کسقدر روپیہ تھا۔ اُسکا نام تو آج تک
مشہور ہے۔ ع

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت
نوشیروان نمرد کہ نام نکو گذاشت

خانہ فارسی مین ہزار کو کہتے ہونگے۔ یہی چالیس ہزار
قارون کے پاس بھی تھے۔ بس اور کیا۔ اِس سے زیادہ
کسی کے پاس کیونکر ہوسکتے ہین سبحان اللہ اور تو اور۔
ہزار کی فارسی اچھی خانہ خراب ٹھہرائی روپیہ ملتے ہی محاورات
فرس کے موجد بن بیٹھے۔ اگر ایسے ہی ایسے خیالات جمنے لگے تو
پاگل خانہ ضرور دیکھینگے۔

جو۔ کھانا تو کھاؤ۔

شہ۔ اوہ جی کھائینگے۔

جو۔ پھر کب۔

شہ۔ خدمتگار کہان ہے۔

جو۔ خدا جانے۔

شہ۔ باورچی کدھر چلے گئے۔

جو۔ بلالو۔

شہ۔ ہم پکارین۔ خدّام پکارینگے۔ کوئی ہے ارے کوئی ہے
یا سب مرگئے۔

جو۔ اللہ فضل کرے اپنا۔

شہ۔ ارے فضل۔ او فضل۔ ابے آتا نہین۔

جو۔ کہان ہو کہان اِسوقت۔

شہ۔ ابا جان کے محل معلّی مین۔

جو۔ اور ابا جان کہان ہین۔

شہ۔ اُنکا مقبرہ وہ سامنے نظر آتا ہے۔

جو۔ چلو کھانا کھالو۔

شہ۔ ہاتھی لاؤ دروازے پر اور پچاس خاص بردار
اور پچیس سوار۔

جو۔ وہ سب حاضر ہونگے ذری دو نوالے تو کھالو۔

شہ۔ ہمنے سُنا ہے کہ دسترخوان پر جو بچتا ہے اُسکو نوکر چاکر
بیچ لیتے ہین۔ بڑے شریر ہین۔ اب ایسا ہم نہ سُنین۔

جو۔ یا میرے اللہ۔ ایسا روپیہ بھی کسیکو نہ دے۔

شہ۔ ارے افضل او فضل۔ تفضل۔ سب مر گئے۔
اک سرے سے۔

جوگن نے جو یہ بہکی بہکی تقریر سُنی تو بدن کا رونگٹا رونگٹا
کھڑا ہوگیا کانپنے لگی۔ شہسوار کی صورت دیکھے خوف معلوم
ہوتا تھا۔ لیکن جنون کی کیفیت ایک ہی ساعت تک رہی
کہ شہسوار بے اختیار رونے لگے جب خوب رو چکے تو جوگن
سے کہا اُف اِسوقت معلوم ہوتا ہے جیسے کئی من بوجھ کسی نے
لاد دیا۔ کھانا کیا پکا ہے۔ جوگن نے کہا بیسنی روغنی روٹی
شہسوار خوش ہوکر بولے لاؤ لاؤ جلدی لاؤ بڑی بھوک
لگی ہے۔ جوگن کو ذرا ڈھارس ہوئی کہ اب ذرا آدمی کی سی
تقریر کرنے لگے۔ فوراً کھانا لے آئی۔ شہسوار نے کھانا کھا کر
کہا قلب پر بوجھ سا معلوم ہوتا ہے۔ جوگن نے کہا بے وقت کھانا
کھایا ہے بوجھ تو معلوم ہی ہوا چاہے اب تھوڑی دیر چہل قدمی
کرکے لیٹ رہو۔ شہسوار لیٹ رہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اتنے مین ایک آدمی نے پکارا کوئی ہی؟ جوگن نے پوچھا کون؟ کہا - لالہ ہیرا مل نے بھیجا ہی -

جو - کیون -

آدمی - دس ہزار روپیہ بھیجا ہی -

جو - لاؤ -

آدمی - گن لیجیے - زمانہ نازک ہی -

جو - ٹھہرو - دیکھون (گن کر) دس توڑے ہین جاؤ پائے کہو تو رسید لکھوا دون -

آدمی - ہمسے کہہ دیا ہی کہ تم جاکے دے آؤ اور رسید دین تو نہ لینا -

جو - اچھا جاؤ -

آدمی - پوچھا ہی کہ آج کسی وقت آؤن تو ملیے گا -

جو - آج نہین کل سویرے آئین اسوقت کام ہی اور شام کو بھی ملاقات نہوگی کل صبح کو آئین - نو بجے تک -

آدمی رخصت ہوا - جوگن سوچی کہ اگر شہسوار کو روپیہ دکھاتی ہون تو خوف ہی کہ مبادا اسکا جنون اور بھی ترقی کرے روپیہ دیکھکر پھر بہکی بہکی باتین کرنے لگے - اور نہ دکھاؤن تو لالہ ہیرا مل سے بدظن ہو جائیگا - اور جو معلوم ہو گیا کہ وہ کوڑی کوڑی ادا کر چکے تو مجھے لالچی سمجھے گا - بڑی ٹیڑھی کھیر ہی کچھ کرتے دھرتے بن ہی نہین پڑتی - بڑی دیر تک سوچا کی کہ کیا کرون - دکھاؤن یا نہ دکھاؤن - آخر کار یہ راے قرار پائی کہ اگر اب بھلے چنگے آدمیون کی سی باتین کین تو روپیہ حوالے کرونگی - ورنہ کچھ کہونگی نہین - جو اُٹھتے کے ساتھ ہی افضل افضل اور تفضل کو پکارا اور ہاتھی دروازے پر لانے کا حکم دیا تو بس سمجھ جاؤنگی کہ اب دیوانہ ہونے مین شک نہین -

شہسوار دو گھنٹے تک سویا کیے - دو گھنٹے کے بعد اُٹھے تو جوگن نے کہا مُنھ دھو ڈالو خوف تھا کہ کہین خدمتگارونکو حکم دین کہ پانی لاؤ مگر شہسوار نے خود اُٹھکر منھ دھویا اور کہا اب ذرا اور آرام ہی -

جو - کچھ یاد بھی ہی -

شہ - ہان -

جو - کیا یاد ہی -

شہ - یاد ہی کہ کچھ بک رہا تھا مین - مگر یہ نہین معلوم کہ کیا بکتا تھا -

جو - خدا نہ کرے اب اس قسم کی باتین کرو - ہی ہی میرا تو کلیجا دھڑ دھڑ کرتا تھا -

شہ - اتفاق - اتفاق - خدا جانے اسوقت جنون کی حالت مین کیا کیا بک گیا -

انکی کشتی جمعیت دو آبۂ امید و بیم مین تھی - کبھی خیال آتا تھا کہ اب ہم جوگن کی نظرون سے گر جائینگے - کبھی سوچتے تھے کہ زر خطیر اُسکو راہ راست پر لائیگا - مصرعہ

بیدل نیم ہنوز بہ بینم چہ میشود

دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی - یا تو یہ دولت ہمین شاہد آرزو سے ہمکنار کرے گی یا مصیبت سے دوچار کرے گی - بہر کیف - ع -

شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

گاہے خود را بہ اوج چون مہ دیدی گشتی دل شاد

گہ چون یوسف فتادہ در چہ دیدی - کردی فریاد

میدارندت چنانکہ میخواہندت - پس سعی مکن

کارے تو بجز نیست صد رہ دیدی - می باش آزاد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دفعتہً جنون نے پھر جوش کیا اور شہسوار از بس بیقرار ہوگئے اور یون آپ ہی آپ بکنے لگے۔

زر زر۔ روپیہ روپیہ۔ عجب چیز ہی۔ عجب چیز ہی۔ بے زر کچھ بھی نہیں۔ ع۔

زر دار تو سب اُڑتے ہین بے زر کا خدا حافظ و ناصر

مگر۔ ع۔

مغرور مشو بہ مال چون بیخبران

مال پر مغرور ہونا فضول ہی۔ آج ہمارا ہی کل دوسرے کا۔ پرسون تیسرے کا۔ اسکا کچھ ٹھکانا نہیں۔ اِدھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر۔ چو طرفہ پھرا کرتا ہی۔

یا خدا جوگن کی نظرون سے ہم نہ گر جائین۔ مرادولی پائین صندلی دوپٹے کی بہار پر دل لوٹ ہی۔ کلیجے پر چوٹ ہی۔ ہائے کیا کرون کیونکر اُس پری وش کو سمجھاؤن۔ ع۔

دل میرود ز دستم صاحبدلان خدا را
دردا کہ رازِ پنہان خواہد شد آشکارا

جوگن نے جو یہ تقریر سُنی تو نہایت ہی بیچین ہوئی۔ سمجھی کہ اب سنبھلنا محال ہی۔ روپے نے انکو دیوانہ بنا دیا۔ بے تُکی بے پَر کی اُڑا رہے ہین۔ کبھی شعر کبھی کچھ کبھی کچھ۔ کیا جانے یہ کیا ہو گیا بس ہوا کیا ہوا ہی کہ اسقدر روپیہ جو پایا تو تنگ نظری نے مجنون کر دیا اب دو دن مین تنکے چُننے لگینگے۔ افسوس صد افسوس۔ شہسوار نے آپ ہی آپ کہا۔ کہو یار چپے اب تو گہرے ہین۔ پوبارہ پوبارہ۔ واہ رے مین اور اللہ رے ہم۔ اور اُف رے تو۔ ہم بھی اب رئیس زادے اور رئیس ابن رئیس ہین۔ ہمارے ساتھ بھی ہزارون خاص بردار دوڑتے ہونگے۔

شہ۔ کہو اب ہمارے ساتھ نکاح کروگی۔

جو۔ پھر کہونگی۔

شہ۔ قسمت کی دھنی نہین ہو۔

جو۔ ہان ہی تو ایسا ہی۔

شہ۔ ہمسے نکاح ہو تو تمھاری قسمت کھل جائے۔

جو۔ اِسمین کیا فرق ہی۔

شہ۔ اگر ہماری بیوی بنو تو بڑی خوش نصیب ہو۔

جو۔ یہ کیا بہکی بہکی باتین کرتے ہو۔ ای واہ۔ ہوش کی دوا کرو مُردوے۔

شہ۔ نہین خدا جانتا ہی وہ کیفیت نہین ہی جو پہلے تھی۔

جو۔ ہان خیر۔ شکر ہی۔ ذرا سنبھلو۔ آگ لگے اِس روپے کو۔

شہ۔ ہائے ہائے اِس تیکھی چتون اور بانکی ادا سے کہا ہی کہ قتل ہو گیا۔

جو۔ یہ باتین۔ اسوقت ایک آنکھ نہین بھاتین۔

شہ۔ ہم تو مگر ویسے ہی خادم ہین۔

شہسوار نے دولت کے نشے مین ایک مرتبہ للکار کر کہا جوگن نہ مانوگی ہم ایسی بات تو کہتے نہین جو شرع کے خلاف ہو۔ نکاح مین ہرج ہی کیا ہی۔ اور ہم لکھے دیتے ہین کہ مہر پچاس لاکھ روپیہ۔ جوگن نے ہنسکر جواب دیا ہم لکھے دیتے ہین کہ ہمنے چین کی سلطنت آپ کے حوالے کر دی جائیے حکومتین کیجیے۔

شہسوار نے خفا ہو کر پوچھا تو کیا پچاس لاکھ روپے کی ہماری حیثیت نہین ہی۔

جو۔ آپ کی حیثیت پچاس کرور کی سہی۔ مگر میری مرضی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میری رائے ۔

شہ ۔ اچھا خیر ۔ آپ نہ کہینگے ۔ مگر مصیبت مین گرفتار ضرور ہو گی ۔ یاد رکھنا ۔

جوگن کا رنگ فق ہو گیا ۔ سمجھ گئی کہ یہ تباہی کے باعث ہونگے ۔ اپنے آپے مین تو رہے ہی نہین ہین خدا جانے کیا کر گذرین ۔ دنیا سے الگ تھلگ یہان بستر جمایا مگر چین نہ آیا ۔ نہ آیا ۔ یہان بھی شومی طالع نے ایک نیا گُل کھلایا ۔ ع

	مرہم کی جستجو مین پھرا ہون جو دور دور تن سے سوا فگار ہین اس خستہ تن کے پانوْن	

جو سُنا میان ۔ بس اب بہت چل نہ نکلو ۔ ہان ذری بڑھ بڑھ کے باتین نہ بنایئے ۔ آفت پڑے ایسے روپے پر کہ دولت کیا آئی کہ سودائی بنگئے ۔ ایسا بھی کم ظرف نہین دیکھا ۔ واہ اور سُنو ۔ تم چاہے جسکو بیاہو ۔ طعنے کیسے دیتے ہو کسی کو وہ مقرر کیا ہی ۔ بس اب خیر اسی مین ہی کہ یہان سے بوریا بدھنا اُٹھاؤ ہمین آپ کی دولت کی ذرا پروا نہین بہت اترانے لگے تم ۔ اب مین آپ کے ٹھہرنے کی روادار نہین ۔ بس ابھی ابھی بستر اُٹھاؤ ۔ نہین مین سب پھینک پھانک دونگی موا دروانہ (دیوانہ) چل دفان ہو یہان سے ۔ سُنتے ہو کہ نہین اب ہم تمھارے یہان بیٹھنے کے روادار نہین ۔ ذرا تو روا نہ رکھینگے ایسا بھی کوئی مال پاکے اِترا نہین جاتا ۔ مُوا کوئی بھڑ بھوجا سا معلوم ہوتا ہی ۔ بس اسی کائنات پر ناز ۔ اللہ کی شان ہی ۔ کبھی بابا راج روپیہ کاہے کو دیکھا تھا ۔

تھوڑے عرصے کے بعد چمپا آئی ۔ دیکھا کہ جوگن ناک بھوں چڑھائے بیٹھی ہین ۔ چہرہ مارے غصّے کے سُرخ آنکھین لال لال ۔ چمپا نے کہا بندگی ۔ جوگن نے اِشارے سے جواب دیا ۔

" کیون آج حضور کی طبیعت کیسی ہی ۔ بُشرے سے ملال پایا جاتا ہی ۔

" ہان ۔ ملال کی تو بات ہی ہی ۔ خوشی کہان سے ظاہر ہو ۔ افسوس ۔

" کیون آخر ہوا کیا ۔ کیا اور بھی بڑھ گئے ۔ معلوم ہوتا ہی بڑھ گئے ۔

" بڑھ گئے کیا معنی ۔ ای یون کہو دوانے ہو گئے ۔ اب تو سودائی ہی وہ ۔" ہان یہ کہیے تو بس اب گئے گذرے ۔ کیا کہا کیا بتاؤ تو ۔"

" کہا کیا ۔ سُنو ۔ دن بھر تو بکتے گئے واہی تباہی ۔ کبھی کہا لاؤ میرا ہاتھی ۔ لاؤ میرا گھوڑا ۔ پنیس نکالو ۔ فضل تفضل فضل خدمتگارون کو بلالو ۔ ارے مر گئے سب کے سب ۔ ابھی آؤ ۔ ہمسے پوچھا کہ یہ لوگ ہمارے دسترخوان کے بچے بچائے کھانے کو بیچ لیا کرتے ہین نہ ۔ پھر پوچھا میرے پاس دولت زیادہ ہی یا لالہ ہیرا لال جوہری کے پاس ۔ تم دونون مین کسکو امیر سمجھتی ہو ۔ مین سُنتے سُنتے دوانی ہو گئی مگر چپ چاپ سُنتی گئی ۔ کرتی کیا ۔ ناک مین دم آگیا مین نے کہا چلو کھانا تو کھالو ۔ پوچھا کیا پکا ہی مین نے کہا روغنی روٹی بیسنی ۔ بس بگڑ کھڑے ہوئے ۔ کیون ۔ یہ کیون پکا ۔ ہمنے کبھی رئیس کے ہان بیسنی روٹی نہین کھائی ۔ پلاؤ کیون نہ پکا ۔ کلیجا پک گیا ۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا ۔ کھانا کھایا اور کہا اب ذری ذری آرام ہی بس سو کر اُٹھے تو پھر وہی کیفیت سیکڑون ہی شعر پڑھ ڈالے خوب روئے ایکدفعہ مین نے منع نہین کیا ۔ مین سوچی کہ خوب رونے دو ۔ ذرا اگرمی تو کم ہو ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

"پھر تب سے کیسے ہین - اَب تو اچھے ہین - یا اَب بھی کُچھ کسر ہی -"

"کسر ہاں اور سُنو - ساری رام کہانی سُن چکین - پوچھتی ہین کیا - اَب بھی کسر ہی - اَب کسر بس یہ ہی کہ ہاتھ ابھی تک نہین اُٹھا -"

"بس اتنی سی کسر باقی ہی - اور کُچھ نہین -"

"نہین تو اگر یہی حال ہی نہ - تو ہاتھ بھی اُٹھے گا ایک روز - روپیہ بھی عجیب چیز ہی -

"ای آگ لگے ایسی دولت کو جو بیٹھے بٹھائے آدمی کو اونٹ بناوے توبہ -"

"جی ہان پھر یہ تو ہئی ہی - اسمین شبہ کیا ہی - ابھی کل تک اچھے تھے -"

"بس دولت نے بلٹا دیا -"

شہسوار نے اتنے مین ہانک لگائی - ہو -

سیہ گلیم ہون لازم ہی میرا نام نہ لے	جہانمین جو کوئی فتح و ظفر کا طالب ہی

ہوا نہ غلبہ میسر کبھی کسی سے مجھے   کہ جو شریک ہو میرا شریک غالب ہی

چمپا نے کہا - اللہ جانتا ہی آواز تک ڈراونی ہی - اُف - توبہ - توبہ -

شہسوار نے جوگن کی ناک مین دم کر دیا - بیچاری اس درجہ پریشان ہوئی کہ جی چاہا کہین بھاگ جائے - شہسوار کو کئی بار سمجھایا کہ تم اگر مجھے دق کروگے تو مین تمھاری صورت نہ دیکھونگی - مگر شہسوار کو دولت نے سڑی بنا دیا تھا وہ اپنی ناپسندیدہ حرکتون سے باز نہ آیا -

شہ - تُم ہو کیا بیچاری - تم ہو ہی کیا - ہمارے پاس اَب وہ شی ہی جسکو فولاد پر رکھدین تو موم کی طرح پگھل جائے پھر ہمین کیا خوف ہی جب زردار نہ تھے تو تمھاری خوشامد کرتے تھے - اَب تُم ہماری خوشامد کیون نہ کرو -

رات کے وقت چمپا سے جوگن نے صلاح کی کہ اَب مین کیا کرون - چمپا نے کہا کیا بتاؤن بیوی - کُچھ کرتے دھرتے بن ہی نہین پڑتا - اَب یہ تو دیوانون مین ہین - چار روز مین تنکے چُننے لگین گے - بہتر یہی ہی کہ کسی نہ کسی تدبیر سے یہ نکال دیے جائین - مگر چھٹکارا مُحال ہی - جوگن نے کہا ہم بتائین - یہان ایک آدمی رہتا ہی - حسو - وہ موم کے کھلونے خوب بناتا ہی اور موم کے آدمی ایسے بناتا ہی کہ آدمی بس سچ مچ ہی کا معلوم ہو - اور موم کے ہاتھی - موم کے گھوڑے - موم کے لنگور - اُسکے ہاتھ کے بنے ہوئے مین نے دیکھے تو عش عش کرنے لگی -

چمپا - ہان مین نے بھی دیکھے تھے -

جو - پھر اُسکو بُلا لاؤ -

چمپا - یہ کیون وہ کیا کرینگے -

جو - اُنسے ہم کُچھ کہینگے -

خیر حسو نے آن کر بیان کیا کہ جو کھلونا کہیے فوراً بنا لاؤن مجال کیا کہ کوئی پسند نہ کرے - جوگن نے کان مین کُچھ کہا اور حسو دس دن کی مُہلت لیکر رخصت ہوا -

پیر فرتوت

دو بوڑھون کی مُلاقات اور گفتگو کا حال ناظرین کو یاد ہوگا - دو دن تک برابر شبراتی کو لیکر بڑے میان سرا گئے مگر بوڑھے سے مُلاقات نہوئی - اِن دونون بوڑھون مین سرا والے بوڑھے کو ہم پیر فرتوت لکھینگے اور دوسرے کو پیر مرد تاکہ دھوکا نہونے پائے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تیسرے روز شبراتی اور پیر مرد سویرے ہی سے سراے مین جا ڈٹے پیر فرتوت اور پیر مرد سے مُلاقات ہوئی تو وہ دونون ازبس محظوظ و مسرور ہوے - پیر فرتوت بڑے تپاک سے پیش آئے اُٹھ کھڑے ہوے حقّہ بھروایا گلوریان بنوائین اور باتین کرنے لگے -

میان شبراتی نے دیکھا کہ یہ دونون تو باتون مین مصروف ہین اور ہم بالکل بے شغل بیٹھے ہین - یہ کچھ بات نہین - ہمکو بھی کوئی شغل چاہیے - آتش بازی کی چھچھوندر لیکر ایک کُتّے کی دُم مین باندھی مگر بھٹیاری نے دیکھ لیا اور لگی غُل مچانے اللہ سمجھے اِس موے عیبی سے جب سراے مین آتا ہو کوئی نہ کوئی شرارت ضرور کرتا ہو اور لو آج کُتّے کی دُم مین چھچھوندر باندھ دی - ای واہ - چل دور ہو یہان سے - بھٹیاری نے چھچھوندر کھول کر زمین پر پٹک دی - تو شبراتی بہت ہی جھلائے - این - واہ ہی واہ ہی - دو پیسے بھر لونگا ابھی ابھی ہو نہہ - کیا جھٹ سے پھینک دی - گویا انکے باپ کا مال ہو اتنا سُننا تھا کہ بھٹیاری آگ ہوگئی جھلا کر شبراتی کو لاکھون بے نقط سُنائین - دونون بوڑھون نے سمجھایا کہ بس اَب جانے بھی دو تُم ہی ہمکو کھاؤ مگر وہ کسکی سننے والی تھی بھلا - اِتنے مین حوالی موالی سب ارد گرد جمع ہوگئے - کیا ہی بی بھٹیاری - کیا ہی -

بھٹ - ای ہی کیا میان - کیا بتاؤن کیا ہی - یہ موا لونڈا کُتّے کی دُم مین چھچھوندر باندھ گیا - یہ تو آگ لگا دیتا جو مین نہ دیکھ لیتی - ایک ہنسوڑ نے میان شبراتی کی کھوپڑی پر آہستہ سے چپت لگائی تو شبراتی مُسکرا کر بولے - واہ بڑے بھائی - رنگ چاٹ گئی - اک ذری زور سے چپت لگاؤ - لوگون نے قہقہہ لگایا شبراتی بھی مُسکرائے - بھٹیاری نے کہا بڑا عیبی ہی اِتنا سا لونڈا مگر جتنا اوپر ہو اُتنا ہی زمین کے نیچے ہی -

پیر فرتوت - ہان جناب فرمائیے - میان آزاد کی نسبت آپ کیا جانتے ہین -

پیر مرد - بس صرف اِسقدر کہ ایک بیگم صاحب نے اُنکو اس شرط پر روم بھیجا ہی کہ اگر وہ وہان سے نیکنام آئین تو شادی کر لین -

پیر فرتوت - یہ تو ہم بھی سُن چکے ہین - اور کوئی تازہ بات بتائیے -

پیر مرد - تازہ بات ہی کہ آپ کشتی پر سے اُترے اور زرین پوش بچھا کر حقّہ پیتے پیتے آپ نے میان آزاد کا ایک شعر پڑھا -

پیر فرتوت - ہان ہان پڑھا تھا - ع

سینے کو چمن بنائینگے ہم
گُل کھائینگے گُل کھلائینگے ہم

پیر مرد - ہان یہی شعر - یہ اُن بیگم صاحب نے سُنا جنھون نے میان آزاد کو ٹرکی بھیجا تھا بس تڑپنے لگین - مجھسے کہا کہ اُنسے جا کر پوچھو کہ آزاد کی نسبت کچھ اور بھی آپ جانتے ہین -

پیر فرتوت - بس اِسی قدر جانتا ہون کہ وہ روم گئے ہین - اور کچھ نہین جانتا - خدا اُنکو مع الخیر واپس لائے - اگر یہان آنے کا اتفاق ہوا تو لڑکیان بھی ساتھ آئینگی - بیگم صاحب سے ملینگی -

پیر مرد - ضرور ضرور - کیا قصد ہی کچھ -

پیر فرتوت - ہان یہان نوکر ہو گیا ہون - ایک لڑکی کی شادی ہو گئی ہی - دوسری کا نکاح آزاد کے ساتھ ہوتا مگر وہ تو قول ہار چکے ہین - مجبوری ہی -

پیر مرد - مین مکان تلاش کر رکھون آپ کے واسطے عمدہ مکان ہو -

پیر فرتوت - ہان کوئی سات آٹھ روپے تک ماہواری کا مکان ہو بس کافی ہی - مگر شریفون کا محلّہ ہو - چور چکار نہ بستے ہون -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گلی مین نہو۔ بوسیدہ نہو۔ پُر فضا مقام ہو۔ اگر آپ وعدہ کیجیے کہ ایسا مکان ڈھونڈھ دونگا تو بسم اللہ پھر تلاش کیجیے ورنہ مین خود بند وبست کرونگا۔ اُنھون نے کہا آج ہی مکان کا بند وبست کیے دیتا ہون اسمین مشکل ہی کیا ہی۔ یہ کہکر رخصت ہوے۔ حسن آرا سے آکر کہا کہ اُنکو میان آزاد کا حال اچھی طرح معلوم نہین ہی مگر کہتے تھے کہ اُنکا منشا تھا کہ اپنی بڑی لڑکی کا نکاح آزاد کے ساتھ پڑھوا دین۔ حسن آرا کا رنگ فق ہوگیا۔ سوچی کہ ایسا نہو اس سے بھی میان آزاد اقرار کر گئے ہون، تو غضب ہی ہوجاے۔ مگر آزاد کی خو بو سے خوب واقف تھی۔

بوڑھے نے کہا وہ یہان مکان لینا چاہتے ہین کہیے تو اسی محلّے مین مکان ڈھونڈھ دون۔ حسن آرا نے کہا اسوقت ہم جواب نہ دینگے۔ شام کو سوچ کر کہینگے۔

سپہر آرا سے یون گفتگو کی۔

حسن۔ کچھ سنا۔

سپہر۔ نہین۔ ہم یہان تھے کہان۔

حسن۔ اُن کی بھی ایک لڑکی کے ساتھ آزاد کا نکاح ہونے والا ہی۔

سپہر۔ (خاموش)۔

حسن۔ سمجھین۔

سپہر۔ غلط بات ہی۔

حسن۔ وہ مکان یہان لینا چاہتے ہین۔

سپہر۔ اچھا پھر لین۔

حسن۔ اسی محلّے مین۔

سپہر۔ جہان چاہین لین۔

حسن۔ دل لگی ہو جو کہین آزاد اُدھر سے بھی اقرار کر گئے ہون۔ چلو خیر۔ چار نکاح تک تو جائز بھی ہین۔ لیکن اللہ جانتا ہی یقین نہین آتا۔ ہمین تو ذرا یقین نہین آتا۔ آزاد اگر ایسے ہرجائی ہوتے تو جان بکف نہ جاتے۔ بڑے جوانمردون کا کام ہی۔ ہر کوئی ایسا تھوڑا ہی کر سکتا ہی۔ ای توبہ۔ کیا مجال اسی کسیے تو آزاد کو اسقدر چاہتی ہون۔ جوانمرد۔ قول کا پکّا۔ بات کا دھنی۔ آن بان کا آدمی ہی۔ ؎

شاہد آن نیست کہ موے و میانے دارد	بندۂ طلعتِ آن باش کہ آنے دارد

سپہر۔ اب یہ خیال تو اپنے دل سے دور کرو مگر مکان قریب دلوا دو۔

جوگن کی وفات

حسن آرا اور سپہر آرا کا حال تو یہان چھوڑا اب جوگن بیچاری کا تذکرہ سُنیے۔ شب کے وقت کوئی پارہ بجے چمپا نے روتے روتے شہسوار کو جگایا۔ اُٹھیے جلدی اُٹھیے۔ ہائے غضب ہی ہوگیا۔ شہسوار گھبرا کر اُٹھے پوچھا کیا ہوا۔ چمپا بولی۔ کیا بتاؤن کیا ہوا۔ ذری چل کے اُنکو دیکھیے تو۔ شہسوار اور بھی مضطرب حال ہوا۔ پوچھا کن کو! کن کو!!۔

چمپا نے کہا اُنکا بُرا حال ہی آپ کی جوگن اب کوئی دم کی مہمان ہین۔

شہ۔ (چونک کر) این! کیا بکتی کیا ہو۔ ہین کہان بتاؤ تو۔

چمپا۔ وہ کیا ہین۔ پلنگ پر۔

شہ۔ ہان پھر سو رہی ہین سونے دو نہ۔

چمپا نے کہا سو رہے گے پھر وسے بھی نہ رہیے گا کہین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہوتا کوئی اور ہوگا - وہ تو بالکل سرد ہوگئی ہین - شہسوار سنتے ہی گر پڑا - تم ذرا اچھی طرح جاکے دیکھو تو - مجھے تو پاس جاتے ہوے ڈر معلوم ہوتا ہی - ہاے غضب خدا کرے مین خواب دیکھ رہا ہون -
چمپا - سچ سچ بتاؤ صاف صاف بتاؤ یہ ہوا کیا - ہاے ہم تو کہین کے نہ رہے - اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے - ہاے جب زر نہ تھا تب کس لطف سے رہتے تھے اب روپیہ پاس آیا تو وہ خود ہی نہ رہی افسوس صد افسوس - جو کام ہوا اُلٹا - ع -

موت مانگون تو رہے آرزوِ خواب مجھے
ڈوبنے جاؤن تو دریا ملے پایاب مجھے

یہ اپنی قسمت کی خوبی ہی -
قریب جاکر دیکھا تو جوگن بے حس و حرکت پڑی ہی - چادر دور سے ڈرتے ڈرتے اُٹھائی تو موت کی صورت مجسّم نظر آئی کانپ اُٹھے - بدن تھرتھرانے لگا - خوب پھوٹ پھوٹ کر روئے - ہاے جوگن ہاے جوگن - غضب ڈھا گئی - ستم برپا کیا ہاے دغا دے گئی - ع -

اگر دانستم از روزِ ازل داغِ جدائی را
نمی کردم بدل روشن چراغِ آشنائی را

شہسوار دیوار سے سر ٹکرانے لگے - چمپا نے لاکھ لاکھ سمجھایا مگر اُنھون نے ایک نہ سُنی - خوب ہی روئے اور چلّا چلّا کر کہنا شروع کیا - ع -

تابا تو فنادِ آشنائی مارا - ای مونس جان
در دیدہ توئی چو روشنائی مارا - تحقیق بدان -
روزان و شبانہ این دعا میخواہم - من از دل و جان
یارب ندہی داغ جدائی مارا - در ہر دو جہان -

مگر اب داغِ جدائی دے ہی گئی - اُف خدا نخواستہ مر ہی گئی

ارے خدانخواستہ کیا سمجھ کر کہا - اُف خدا ناکردہ کہنا لازم تھا یا چپ ہی کیون نہ رہا - بڑی خرابی کی بات ہوئی - بس اب پھر توبہ کی کہ دُنیا کو ترک کرینگے - اب یہان نہ رہینگے - دنیا ہی سے چلدینگے - اور اگر رہینگے بھی تو فقیرانہ طور پر - توبہ - ہزار توبہ - ع

آباد خرابا تا زمی خوردن ماست
خون دو ہزار توبہ برگردن ماست

گر من نکنم گناہ توبہ کہ کند
افزایشِ رحمت از گنہ کردن ماست

ابکی توبہ شکنی محال ہی - توبہ شکنی پر توبہ - اور توبہ کرینگے تو کرینگے کیا - توبہ شکن تو ہی ہی نہین -
چمپا - جوگن بیچاری کو کیا ہوا ہی - کچھ بتاؤ تو آخر یہ ہوا کیا - یہ کہکر شہسوار اور بھی زار زار رونے لگے - مگر صبر - ع

زخمِ دلِ مجروح جگر سوختگان را
سازند تراز صبر دوائی دگرے نیست

چمپا نے بھی رونا شروع کیا اور کہا غضب ہوگیا -
جوشِ جنون مین ایک مرتبہ چادر ہٹاکر منہ چوم لیا - چمپا نے کہا ہائین ہائین یہ نہ کیجیے - ہا - کوئی ایسا کرتا ہی - شہسوار نے رو رو کر کہا کیا بتاؤن مین تو کسی کام ہی کا نہ رہا - دنیا سے دل اُٹھ گیا -
اُف اِسوقت جوگن کی پیاری ادا نظرون کے سامنے پھر گئی - وہ مستانہ چال کہ دل پائمال ہو جائے - مگر گل من علیہا فان گویا پیدا ہی نہین ہوئی تھی - افسوس -
شہسوار نے پھر جاکر چادر ہٹائی اور جوگن کو چوم لیا - چمپا نے کہا ہائین پھر وہی - شہسوار بولے - ع -

گر رود سر بر نگردد سرنوشت
این سخن بایدبہ آبِ زر نوشت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چمپا نے کہا۔ اچھا تو یہان چُپ چاپ بیٹھے رہیے۔ مین جا کر اپنے بھائی کو بُلا لاؤن۔ وہ لپیٹ لپاٹ کر لیجائیگا۔ کسی کو کانون کان خبر بھی نہوگی۔ ورنہ ہلڑ مچ جائیگا۔ اور تُم بدنام ہو گئے سرکار سے سزا جو پاؤگے وہ الگ۔ شہسوار کو چمپا کی بات ازبس پسند آئی۔ کہا اچھا تُم جاؤ۔ مین یہان بیٹھا ہون۔ مگر ایک آدمی سے بھلا کیا ہوگا۔ چار ہون تب تو جنازہ اُٹھے۔ چمپا نے کہا اسوقت آپ کے ہوش ٹھکانے نہین ہین جنازہ اُٹھنے کا کون موقع ہی بھلا چُپکے سے لپیٹ کر راتون رات دریا مین بہا دیگا۔ جنازہ نکلنا کیا ہنسی ٹھٹھا ہی شہسوار نے کہا کہتی تو سچ ہو مگر اب جلد جاؤ ایسا نہو کہ تڑکا ہو جاے۔ چمپا گئی۔ شہسوار بیچارے عین مصیبت کی حالت مین لاش کے قریب بیٹھے رو رہے تھے۔

جو مجھے معلوم ہو پیاری جوگن کہ تُم اِسقدر جیہ بیزار ہو تو خدا کی قسم مین تمسے زیادہ بات چیت بھی نکرون۔ مگر مجھے کیا معلوم تھا کہ تُم داغ حسرت دیجاؤگی اور یہ دن ہمین دیکھنا پڑیگا۔ ؎

صد حیف دلا کہ غمگساران رفتند	نسیمین بدنان وگلعذاران رفتند

چون بوے گل آمدند بر باد سوار
برخاک چو قطرہ ہاے باران رفتند

ہر در و دیوار سے مہیب اور ڈراونی صورتین نظر آتی تھین۔ دل مین سوچنے لگے کہ ہم کس دھوم دھام سے آئے تھے۔ کس تپاک سے ملے تھے کیا کیا دل لگیان ہوتی تھین۔ ہمارا اصرار۔ اُنکا انکار۔ کبھی محبت کی باتین کبھی تکرار۔ عجب لطف ہوتا تھا مگر اتفاق وقت۔ افسوس صد افسوس۔ عین خوشی کی حالت مین کوہ الم ٹوٹ پڑا ہاے افسوس۔ خدا کرے مجھے بھی ایسی وقت موت آجاے تو بس ساتھ ہی چل بسون۔ ؎

ای اجل گر ہمتے داری بیا امشب بکُش
ورنہ بے منت فراقِ یار فردا مے کُشد

اِسکی جدائی مین زندگی شاق گذریگی۔ بے موت مرے۔ خدا خیر کرے۔ ؎

غمہاے مردہ در دل با زندہ ساخت ہجر
گویا شبِ فراق تو روزِ قیامت ست

اب سینہ سوزان ہی اور ہم ہین۔ چشم شرر افشان ہی اور ہم ہین۔ ؎

رسید جان بلب از محنتِ فراق مرا
اجل کُجاست کہ مشتاق او بجان شدہ ام

تھوڑی دیر مین ٹھان لی کہ خود بھی زہر کھالین۔ سوچے کہ زہر کھالیا تو یہ چالیس ہزار روپیہ کسکو دینگے۔ جان جانے کا رنج نہین مگر افسوس یہ ہی کہ اِسقدر روپیہ کہان جائیگا۔ بہتر یہ ہی کہ وصیت لکھ جائین۔ قلم دوات کاغذ تلاش کرکے وصیت لکھنے لگے۔

حالت ثبات عقل مین اقرار کرتا ہون کہ میرے پاس پچاس ہزار روپیہ ہی جسکو چھوڑ کر مین مرتا ہون۔ یہ زر کثیر سپہر آرا بیگم کے لیے چھوڑے جاتا ہون۔ سپہر آرا بیگم وہ بیگم ہین جو شہر خاص سے دو کوس پر رہتی ہین۔ اور بڑی بیگم اُنکی مان یا دادی ہین۔ یہ زر خطیر خاص سپہر آرا بیگم کے لیے ہی۔ رخصت۔

رفتیم و صد ہزار تمنا گذاشتیم
دنیا براے مردم دنیا گذاشتیم

یہ روپیہ فوراً سپہر آرا بیگم کے پاس بھیجدیا جاے۔

چمپا اپنے بھائی کو لیکر آئی۔ شہسوار نے اُسکے قدمون پر ٹوپی رکھکر کہا۔ بھائی اِسوقت ہماری آبرو تمھارے ہاتھ ہی۔ واسطے خدا کے کسی سے ذکر نہ کرنا۔ ورنہ مین اپنی جان دیدونگا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بس زہر کھا کر سو رہونگا - چمپا بولی - آپ چپکے بیٹھے رہیے ہم اپنے سمجھ لینگے - اور اللہ کے لیے اب زہر وہر کا نام نہ لو - زہر کے نام سے کانپ اٹھو - ایک تو زہر کھلوایا اب تو خدا سے ڈرو چمپا کے بھائی نے لاش کو خوب لپیٹا - اور لپیٹ کر لے چلا - اٹھانے کے وقت شہسوار لاش کے قریب جا کر زار زار روئے - ع

من از یاد تو ہرگز نیستم غافل مسرت گردم
ترا در عمر خود گاہے نہ از من یاد مے آید

ہائے جوگن - واے جوگن - دھوکا دے گئی - لوٹ لیگئی -
ہائے چل بسین خیر باد دائمی کہکر سدھارین -
ہائے کل کہتی تھی کہ مارے درد کے بستر سے اٹھا نہین جاتا اور آج دنیا ہی سے اٹھ گئی - ہائے ستم - واے ستم - ع

کل وہ کہتی تھین کہ ہم بستر سے اٹھ سکتے نہین
اٹھ گئین دنیا سے آج انہین یہ طاقت آگئی

چمپا نے سمجھایا کہ میان اب کہتے کس سے ہو وہ بیچاری تو داغ دیکے سدھاری ہائے کیا مجاز پایا تھا - دن رات اللہ کی یاد ہی کیا کرتین اٹھتی جوانی تھی - ہائے ابھی اٹھتی جوانی تھی ہائے ابھی اٹھتی جوانی تھی - (ہاتھ ملکر) ارے لوگو یہ کیا ہوگیا -
چمپا کے بھائی نے کہا چپ چاپ - غل نہ مچاؤ -
شہ - گور تک تو چلنے دو -
چمپا - اے ہے ایسا غضب نہ کرنا -
شہ - مٹی تو دیدون -
چمپا - بس اب تم نہ آؤ ساتھ -
دو گھنٹے مین چمپا آئی اور کہا لو صاحب دفنا آئے -
اللہ کرے بہشت مین جائین -
شہ - آمین -
چمپا - ہائے کیا ہوا -
شہ - قسمت - بس اب پھوٹ گئی قسمت - بدی تو یون ہی تھی ہائے نہ روپیہ ملتا نہ ہم ستاتے نہ وہ زہر کھاتی - ع

از سنگدلی گر فلک عہد شکن را
مقصود شکست دل ما بود شکستیم

خدا شاہد ہے ہمنے دل لگانے کی سزا پائی ع

رہتی ہے یاد ابروے دلبر تمام رات
اس آفتاب کی جو مجھے لو لگی رہی

کٹتی ہے زندگی تہ خنجر تمام رات
دھنستا رہا ہین شمع صفت سر تمام رات

اے گردش فلک ترا خانہ خراب ہو
رہتے ہین ہم عذاب مین دن بھر تمام رات

خاتون شیرین ادا حسن آرا بیگم شب کے وقت صاف ستھرے سفید کپڑے پہن کر مہتابی پر ٹہل رہی تھین - سپہر آرا چاندنی پر بیٹھی ہوئی بہار النسا سے باتین کرتی تھین - معلانی ادب کے ساتھ ایک کونے مین بیٹھی تھی حسن آرا نے پھولون کا گہنا پہنا تھا جسکی بوے عنبر بار سے بہشت کی لپٹین آتی تھین - چاندنی نے کھیت کیا تھا - سامنے لق ودق میدان اور سہانا سمان کھیت لہلہاتے تھے - غنچے کھلے جاتے تھے - رات خوب بھیگی تھی - چوطرفہ سناٹا - اتنے مین تینون بہنون نے دیکھا کہ مغرب کی سمت آگ روشن ہوئی حسن آرا اور سپہر آرا متحیر ہوئین کہ یہ آگ کیسی ہے -
حسن آرا - اے بہن یہ روشنی کیسی ہے - اللہ نہ کرے کہین آگ تو نہین لگی - روشنی تیز ہوتی جاتی ہے - وہ دیکھو سامنے کی طرف آگ ہی لگی ہے -
سپہر - خدا جانے کس بیچارے فلک ستائے کا گھر جل رہا ہے ہائے اب کوئی اسکے دل سے پوچھے کہ اسکے قلب پر کیسی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گذرتی ہوگی۔ اِس طرف کیا ہی بہار النسا بہن۔
بہار۔ جانے بھی دو۔ کچھ ہوگا بھی۔ ایکدفعہ تو کہہ چکی ہین۔ اَب ہر گھڑی کون نام لے۔ یہ ہندؤن کا مرگھٹ ہی۔ یہان اُنکے مُردے جلائے جاتے ہین۔

یہ فقرہ سُنتے ہی سپہر آرا کا رونگٹا رونگٹا کھڑا ہوگیا۔ گو لاکھ دل کو سمجھایا مگر اِس درجہ خائف ہوئی کہ کانپنے لگی۔ بہار النسا سمجھ گئی۔ پوچھا سپہر آرا تم چُپ کیون ہو رہین دفعتہ سپہر آرا نے دل کو مضبوط کرکے جواب دیا مگر زبان مارے خوف کے لڑکھڑاتی تھی۔ مغلانی نے کہا چلیے بیگم صاحب نیچے کے کوٹھے پر بیٹھیے۔ اِسی مارے تو ہم آنے نہین دیتے یہان کسی کو۔ رات کا سمان۔ میدان کا واسطہ۔ مرگھٹ سامنے۔ چارون طرف ہو کا عالم۔ یہ تو جنگل ہی جنگل۔ شہر اسکو کون کہتا ہی۔ خاصہ جنگل ہی۔ چارون طرف وحشت نظر آتی ہی۔ چلیے نیچے کے کوٹھے پر چلکے بیٹھین۔ حسن آرا نے جو اپنی بہن کی یہ کیفیت دیکھی تو پاس جاکر بہت سمجھایا۔ ہائین ہائین سپہر آرا ای واہ پڑھی لکھی ہوکر نادان بنی جاتی ہو۔ چلو مُنھ دھو ڈالو آخر اِس رونے سے مطلب چلو کہنا مانو اتنا۔ اور ایسا بھی ڈر کیسا ہی واہ مُردے سے خوف ہی کیا۔ زندہ ہو تو مار بیٹھے۔ کنوئین مین ڈھکیل دے۔ چھُری بھونک دے۔ مار ڈالے۔ کاٹ کھائے۔ اور مُردہ کیا کر سکتا ہی۔ چاہے جلاؤ چاہے دفناؤ۔ چاہے تکے تکے اڑاؤ۔ اُسکا بَس تھوڑا ہی چل سکتا ہی بہار النسا نے کہا۔ بہن ابھی لڑکی ہی ننھا سا کلیجا۔ تم اپنی نہ کہو۔ تم تو ذرا سیانی ہو نام خدا۔ مگر یہ تو ایسی باتون سے سہم جایا ہی چاہین۔ اُٹھو سپہر آرا چلین نیچے کے کوٹھے پر۔

سپہر آرا نے حسن آرا سے کہا۔ باجی جان اللہ جانتا ہی کچھ ڈر کے سبب سے نہین۔ مگر کیا جانے ہمین اِسدم کیا یاد آیا۔ ہائے اندر والے کو کیونکر سمجھاؤن۔ قلب کی کچھ عجب کیفیت ہی۔ قابو ہی مین نہین۔ حسن آرا نے جو یہ تقریر سُنی تو بے اختیار رونے لگی۔ بہار النسا نے کہا لو یک نشد دو شد۔ اَب کس کس کو سمجھاؤن یہ تو دونون کی دونون اِسدم رو رہی ہین لو بس یہان سے چلو یہ بیٹھے بیٹھے ہوا کیا۔

الغرض بہار النسا دونون بہنون کو نیچے کے کوٹھے پر لیگئی۔ مغلانی نے مُنھ دُھلایا پنکھا جھلا۔

حسن آرا بیگم کو میان آزاد یاد آئے۔ اور طرح طرح کے خیالات نے دل مین جگہہ پائی۔ خوب پھوٹ پھوٹ روئی۔ بہار النسا دنگ کہ یا الٰہی یہ ہو کیا رہا ہی۔ مگر درد دل سے واقف نہ تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد بہار النسا اِدھر اُدھر کی باتین کرکے چلی گئین حسن آرا نے تنہائی مین سپہر آرا سے یون باتین کین۔

حسن۔ تم خود بھی روئین اور ہمکو بھی رولایا۔ بہار النسا بہن جانتی سب ہین۔ مگر بھول بھول جاتی ہین۔ اَب ہر گھڑی انھین سمجھانے کون بیٹھے۔ ہائے کیا جانے آزاد پر کیا گذرتی ہوگی۔ ہم تو یہان خس خانون مین رہتے ہین۔ اچھی سے اچھی غذا کھاتے ہین مسہریون اور قیمتی پلنگڑیون پر مزے مزے سے سوتے ہین۔ ہنستے ہین بولتے ہین۔ وہ بیچارہ مورچون پر جاتا ہوگا۔ رن کی زمین مین غنیم سے مقابلہ کرتا ہوگا۔ یہ سَب کانٹے میرے ہی بوئے ہوئے ہین شکوہ کرون تو کس سے اور شکایت کرون تو کس سے۔ از ماست کہ بر ماست۔ اَب تو جو ہوا سو ہوا۔

سپہر۔ باجی جان ہائے کیا ستم ہوا۔ نہ خط نہ کتابت نہ پیام نہ سلام۔ وہ اُدھر تڑپ رہے ہونگے ہم اِدھر تڑپتے ہین۔ اللہ جانے کیا ہوتا ہی۔ اسوقت دریا کے کنارے دُھوان اُٹھتے ہوئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جو دیکھا تو تن سے جان نکل گئی - آزاد یاد آئے - ہائے ایسے ہی میدانون مین وہ بھی گولی بارود کا مقابلہ کرتے ہونگے -

حسن آرا اور بھی زار زار روئی - یہانتک کہ ہچکیان بندھ گیئن - سپہر آرا نے جی کڑا کر کے سمجھایا کہ بہن اب سونے کا خیال کرو رات بہت آئی - مگر حسن آرا نے بجز خاموشی کے کچھ جواب نہ دیا اور برابر روتی ہی گئی - مغلانی نے چپکے چپکے سمجھانا شروع کیا - بیوی دُنیا مین رہ کر انسان کو سب سہنا ہی رنج بھی غم بھی - سب ہی کچھ - اب ان باتون کا کہان تک خیال رکھیے گا - بس سو رہیے - اللہ فضل کریگا - آپ دن دن گھلی ہی جاتی ہین - گھُل کے نصیب اعدا کانٹا ہو گیئن - اب اور کسی طرف دھیان کیجیے ذری - حسن آرا بولی آج کی رات کاٹے نہ کٹے گی - کیا جانے کیا بُرے بُرے خواب دیکھین خدا کرے کہین جلد تڑکا ہو جائے تو ذرا تسکین ہو - رات کیا پہاڑ ہو گئی -

سپہر - جیسے کوئی کالی کالی صورت نظر آتی دیتی ہی مین آج کی رات سہم گئی -

حسن آرا بیگم بڑی دیر تک کروٹین بدلا کین - کسی پہلو چین نہ آیا تین بجے سوئین تو خواب مین میان آزاد کو دیکھا -

خواب کا حال سُنیے - دیکھا کہ جنگ کے میدان مین ٹھیک آدھی رات کے وقت کوئی نوجوان ایک مقام پر مجروح پڑے ہین بدن سے خون کے تڑاسے جاری ہین - اور کیفیت دگرگون ہی حسن آرا نے اُسکے سرہانے بیٹھکر پوچھا تم کون ہو - اور اسوقت کیا حالت ہی - اُس نوجوان نے آنکھ کھول کر کہا - مصرعہ -

	تو مسیحا دم فریاد آیا	

حسن آرا پہلے تو کسیقدر جھجکی مگر ایک درخت سے سپہر آرا کی آواز آئی کہ باجی جان ذری پہچانو ہین کون - حسن آرا نے اُس نوجوان مجروح سے پوچھا آپ کون صاحب ہین اُس نوجوان نے سیم تن سے کہا - آزاد خانہ برباد - اسقدر سُنتے ہی حسن آرا نے گلے سے لگایا - دونون عاشق و معشوق گلے مِل مِلکر خوب روئے - حسن آرا نے کہا سرگذشت تو بتاؤ آزاد نے کہا مین خاندان غیثان سے ہون حبش کے شہزادے کا اتالیق - افتان و خیزان بعد خرابی بصرہ یہانتک آیا - آتے ہی تیر کھایا - کلیجے کے پار ہو گیا - خون کے تڑاقے جاری ہین - ذرا سا پانی ملے تو پھر جان مین جان آئے - حسن آرا ایک کنوئین مین کود پڑی اور وہان سے پانی لیکر آئی - آزاد کو پلایا - تھوڑی دیر مین ہوش آیا تو یون بیان کیا - ؎ -

	الٰہی ایک دل کس کس کو دون مین ہزارون بُت ہین یان ہندوستان ہی	

پیاری حسن آرا - ایک تو دل ہزار گاہک جسکو دیکھو ہمارے دل کی خریداری کا سودا ہی ایک انار و صد بیمار - مگر ایک ایک دانہ رشک یاقوت رمانی - ع -

	دیوگڈھ فتح شد مبارکباد	

میدانِ کارزار مین جو جو مصائب سہے اُنکا حال حسن آرا کو لکھونگا مگر ابھی نہین - کل پرسون تک - اب شوق ہی تو یہ ہی کہ اُسکے سامنے جان دون اور دم توڑون -

آزاد - ایسی پری چہرہ نوجوان دیکھی نہ سُنی

حسن - اے واہ -

آزاد - کیا کچھ جھوٹ کہتا ہون - سب صحیح تھوڑا ہی ہی

حسن - وہ شعر تو پڑھیے - ؎ -

سینے کو چمن بنائینگے ہم	گل کھائینگے گل کھلائینگے ہم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آزاد۔ این! تم کو کسنے بتایا۔ اب یہ بتایئے کہ آپ ہمسے ملینگی کب تک۔

حسن۔ جب تک تب تک۔

آزاد۔ ہائے جان جاتی ہے۔ جان جاتی ہے۔ جانِ جان تم سخت سنگدل ہو۔ ؎

گر یار راغنی ز نیاز آفریدہ اند	مارا بناز مند بناز آفریدہ اند

ایک تو تمہارا حسن گلوسوز دوسرے ناز اُسپر طرہ۔ ؎

آوازہ حسنت شدہ از ناز دوبالا
چون نغمہ کہ لطفش شود از ساز دوبالا

حسن۔ ہم تو سیہ بخت ہین۔

میان آزاد نے کہا حسن آرا اب جاؤ۔ میدان جنگ ہے۔ یہان تمہارا کیا کام۔ ایسا نہو توپین دغنے لگین۔ تو پھر ستم ہی ہو جائے۔ اِتنے مین ایک توپ دغنے کی آواز آئی۔ دغنا اور حسن آرا کی آنکھ کھل گئی۔ تو مرغ سحر کی آواز کان مین آئی اتفاق۔ تڑکا ہو گیا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ حسن آرا کی طبیعت نہایت ہی بشاش تھی۔ مگر تھوڑی دیر مین خواب جو یاد آیا تو تڑپنے لگی۔ ہائے آزاد کو دیکھا بھی تو کس کیفیت مین بیچارہ ہچ مچ طرح طرح کی مصیبتین سہتا ہوگا۔ ہائے یہ مجھے سوجھی کیا کہ مفت مین اُسکی جان کی خواہان ہوئی۔ مگر خیر۔ اجر تو ہوگا۔ محنت ضرور ٹھکانے لگے گی اگر ہمنے انعام نہ دیا تو خدا دیگا۔ اِتنے مین سپہر آرا بھی جاگین۔

سپہر۔ باجی جان بندگی رات خوب نیند آئی۔ اِسوقت بھی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے۔

حسن۔ آزاد کو آج خواب مین دیکھا۔ جنگ کے میدان مین پڑے سسک رہے تھے۔ آزاد نے ہمین اور ہمنے آزاد کو مفت صید الم کیا۔ مجھے سوجھی کیا کہ جانے دیا۔ ہمین تم اُسی وقت سمجھاتی تھین۔ مگر ہماری سمجھ مین کچھ نہ آیا۔ اتفاق۔ افتاد۔ پھر اب تو گذشت انچہ گذشت۔ سپہر آرا نے کہا بس اب اُسکا غم ہی کیا۔ جنگ۔ کچھ خالہ جی کا گھر تو ہے نہین۔ جان بکف انسان جاتا ہے۔ بچکر آئے تو اُسکی قسمت ورنہ یہ تو سمجھ ہی لیتا ہے کہ جاتا ہون اپنی مرضی سے مگر واپس آنا اپنے اِمکان مین نہین۔ اگر زندہ بچا تو فہو المراد ورنہ یا قسمت یا نصیب۔ اب جو کیا اُسکو ہم بھگتین گے اور وہ بھگتین گے لیکن خوشی یہ ہے کہ آزاد قول کے بڑے سچے نکلے اور بخدا خدا کر کے وہان تک پہونچ تو گئے۔

بہار۔ اماجان ہم دونون سے بہت خفا ہین۔ رات اِتنا روئین اتنا روئین کہ توبہ ہی بھلی۔ بڑی دیر تک ٹھنڈی سانسین بھرتی رہین مین نے بہت سمجھایا۔ کہ اماجان روئیے نہین۔ حسن آرا آپ کا کہنا ضرور مان لینگی۔ ایسی بات ہے بھلا کہ آپکے حکم سے اِنکار کرین۔ بولین کہ بیٹا آج کل لڑکیان کسیکا کہنا سُنتا نہین مانتین۔ جو دھن سمائی بس وہ سمائی۔ بڑے بوڑھے کو ماننا کون ہے۔ خود اسیانی ہوئین خود مختار بن گئین۔ اچھا پھر یون ہی سہی۔

حسن۔ افسوس صد افسوس۔

سپہر۔ کیا جانے کیا کہتی ہین۔

حسن۔ کہنے دو۔

بہار۔ آئین۔ واہ ہی۔ ہم کیا کہتے ہین۔ اماجان نے جو کہا ہمنے تمسے کہدیا۔

حسن۔ ہان ہان سمجھی۔

بہار۔ وہ تو صاف صاف کہتی ہین کہ عسکری اڑا ہو نہار لڑکا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سپہر - اچھا پھر -

بہار - پھر پھر - ننھی ہو - سمجھتی تھوڑا ہی ہو -

حسن - ای چپ رہو سپہر آرا -

سپہر - نہین معلوم تو ہو اماجان کہتی کیا ہین -

بہار - کون - وہ تو صاف صاف کہتی ہین کہ عسکری لڑکا سپید ہی -

سپہر - تو ایجاب و قبول بھی شرع کے رو سے کوئی چیز ہی یا کچھ بھی نہین -

بہار - اللہ ری ڈھٹائی - اُف -

حسن - یہ سپہر آرا اسوقت خواہی نخواہی بات بڑھاتی ہین -

سپہر - ہمین یہ باتین بھلی نہین معلوم ہوتین -

بہار - بھلی ہون معلوم تو کیا اور نہون معلوم تو کیا - تم ہو ہی کیا کل کی لڑکی ہو - مگر باتین بڑھ بڑھ کر بناتی ہو -

حسن - ای بہن جانے بھی دو - اور کوئی ذکر چھیڑو -

بہار - ذکر وکر نہین - ہونا وہی ہی جو اماجان کہتی ہین عسکری گھر بھر کو پسند ہی - تم ہو کیا بیچاری اور تمھاری راے کیا -

سپہر - تو اس بک بک سے کیا فائدہ بہن بیس دفعہ کہہ چکی کہ اس بات کو طول ندو - مانتی ہی نہین -

بہار النسا بولی اللہ جانتا ہی چاہے ہمین خون ہو جاے مگر اماجان کی بات نہ ٹلیگی - اور موا آزاد خدائی خوار ہی کون - ایڑی چوٹی پر سے اپنی قربان کر دون - واہ خدا جانے کہان سے بہتا بوہتا آیا - نام معلوم نہ نشان - چلی ہین باتین بنانے -

حسن آرا نے جو یہ تقریر سُنی تو آگ بھبوکا ہو گئی - اگر بہار النسا بڑی بہن نہو تین - تو عمر بھر انکی صورت نہ دیکھتی - میان آزاد جنکی ایک ایک ادا حسن آرا کے دل مین کھپ گئی تھی کوئی انکے سامنے بُرا بھلا کہے اور اُنسے صبر ہو سکے کیا مجال - آنکھون مین خون اُتر آیا - اللہ اللہ اب تو یہ کوسنے ہی لگین - موا آزاد - اور خدائی خوار - ایڑی چوٹی پر قربان کرون - اُف - یہ عداوت - حسن آرا نے دل مین ٹھان لی کہ چاہے جو ہو ہم عسکری کو منھ نہ لگائینگے - اور نکاح ہونا تو محال ہی نکاح کیسا - نکاح بس آزاد ہی کے ساتھ ہوگا - یا نا کتخدا رہونگی -

سپہر آرا نے جو یہ کلمات بہار النسا کی زبان سے سُنے تو تڑسے جواب دیا باجی بڑی ہو بس اور کیا کہون - کوئی اور کہتا تو منھ نوچ لیتی اور جائیے اماجان سے بھی کہہ دیجیے کہ اگر اب عسکری لسکری کا نام زبان پر لائین نہ اور ہمسے کوئی اِس قسم کی بات کہی تو ہم زہر ہی کھا لینگے - جائیے کہ دیجیے چوری کیا ہی لائین وہان سے عسکری -

حسن آرا اور سپہر آرا تھوڑی دیر تک چپ چاپ بیٹھی رہین - اسکے بعد حسن آرا نے کہا بہن یہ بہار النسا بہن کو کیا ہوا کہ ہمسے پھر گئین سپہر آرا یون ہوا کیا - قسمت کی خوبی اور کیا ہوا - یہ عسکری کہان سے آن کے کود پڑے - گھر بھر پر اپنے جادو کر دیا اماجان تک ہمسے خلاف ہو گئین - بس حد ہی نہ -

حسن آرا نے کہا اب کیا تدبیر کرین کچھ کرتے دھرتے بن ہی نہین پڑتی -

خواص - (زینے کے پاس سے) چلیے دونون صاحب - بڑی بیگم صاحب بلاتی ہین (قریب جاکر) بہار النسا بیگم کہتی تھین کہ آپ ان دونون کا بیاہ کر دیجیے - اور محمد عسکری تو حسن آرا بیگم کے واسطے تجویز کرتی ہین - اور کیا معلوم کیا کیا کچھ بہت گرمائی ہوئی ہین - مین تو اچھی طرح سُن ہی نہ سکی - بڑی بیگم نے حسن آرا کو بُلوایا تو ناچار جانا پڑا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حسن - بندگی اماجان -

بڑی بیگم نے مُنھ پھیر لیا - حسن آرا کو سخت شاق گذرا -

آبدیدہ ہو گئی - یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ بڑی بیگم نے اسدرجہ

بے اعتنائی کی ہو - حسن آرا چپ چاپ بیٹھی رہی - مثل پیکر

تصویر خاموش - اِتنے مین بہار النسا بولین -

بہار - اماجان تُم سے سخت ناراض ہین - حسن آرا -

ب - میرا نام نہ لو -

بہار - جی نہین - خفا نہون آپ - جو حکم دیجیے گا

بجالائینگی -

ب - سُنا ہوا ہی سب -

بہار - حسن آرا - اماجان کے قریب آؤ -

حسن آرا ششدر کہ اب کیا کرون - بہار النسا کے مشورے

کے موافق بڑی بیگم کے پاس جا بیٹھین - بڑی بیگم نے انکی

طرف اب بھی نہ دیکھا - حسن آرا کو اور بھی شاق گذرا -

بڑی بیگم صاحب نے کہنا شروع کیا کہ عسکری سا لڑکا

کوئی مشال لیکر بھی ڈھونڈھے تو نہ پائے - ایک تو

پڑھا لکھا دوسرے حکیم تیسرے خاندان اچھا - پھر ہونہار -

آج کل کے زمانے کے لڑکون کی طرح آوارہ نہین ہی - ہر طرح

اچھا - مگر انکی ضد - اور مجھے ضد سے نفرت - جب یہ میرے

کہے مین نہین ہین تو پھر مجھسے واسطہ کیا بہار النسا نے بڑی بیگم

کی راے سے اتفاق کر لیا - اور کہا حسن آرا خوب سوچ کر

اسکا جواب دو -

ب - مین جواب دواب کُچھ نہین مانگتی -

بہار - آپ دیکھ لیجیے گا حسن آرا آپکا کہنا مان لینگی -

ب - بس دیکھ لیا -

بہار - حسن آرا - اے حسن آرا -

حسن - کیا بولون کیا - (اپنے دل مین) - ع

بہ فہم ہیچ مضمون جز بہ لب بستن نمی آید	خموشی معنیی دارد کہ در گفتن نمی آید

بہار - اماجان کیا کہتی ہین -

ب - از براے خدا مجھ کمبخت کا نام نہ لو -

بہار - اماجان ایسی باتین نہ کیجیے -

ب - دل جلتا ہی - بہار النسا دل جلتا ہی - ہم اپنے دل مین

کیا کیا سوچتے تھے - مگر اب تو اُٹھ ہی جایئن یہان سے تو

جی جایئن - دیکھیے -

بڑی بیگم نے ایک ماما کو حکم دیا کہ کسی آدمی کو بھیجکر عسکری

میان کو بُلواؤ اور خود شہ نشین مین جا بیٹھین - حسن آرا

اُٹھکر کوٹھے پر گئی اور جاتے ہی مسہری پر لیٹی - اور لیٹتے ہی

ٹھنڈی سانسین بھرنی لگی -

تھوڑی دیر مین خواص نے آنکر کہا چلیے بُلاتی ہین -

حسن - کون بلاتی ہین -

خواص - بہار النسا بیگم - آپ کی بہن -

حسن - ہمین نیند آتی ہی -

سپہر - ہم بھی نہ جائینگے -

حسن - واے قسمت - ع

شوق ہر رنگ رقیب سر و سامان نکلا	قیس تصویر کے پردے سے بھی عریان نکلا

اب مرض لاعلاج ہی - بس جان جائیگی - ع

دوست غمخواری مین میری سعی فرمائینگے کیا	زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جائینگے کیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بہار النسا بہن خالہ زاد - امّا جان خفا - محمد عسکری دشمن -

بہار - ذری پردے ہی مین رہنا -

حسن - کیون -

بہار - اچھا نہ سہی چلی آؤ -

سپہر - یہ پردہ کیسا -

بہار - ای عسکری آتے ہین -

بہار - کمرے مین تشریف لائین - حسن آرا کیطرف مخاطب ہو کر بولین - ہمسے عسکری نے اسوقت کہا کہ چلو کوٹھے پر چل کے بیٹھین - ہمنے کہا چلو اچھا - تم دونون اس پردے کی آڑ مین ہو جاؤ تو وہ بھی بیٹھین - کھانا نکلوایا جائے - امّا جان کو سچ مچ بدہضمی ہی -

حسن آرا نے جو محمد عسکری کا نام سُنا تو کانپ اُٹھی - سپہر آرا نے حسن آرا اور حسن آرا نے سپہر آرا کی طرف دیکھا - بہار النسا نے ماما سے کہا ذری وہ کُرسی تو باہر برآمدے مین بچھا دو - بیٹھو محمد عسکری -

عسکر - جی ہان بیٹھا ہون - آپ تکلیف نہ کیجیے - خوب ہوادار مکان ہی -

بہار - ہان خوب ہوا چلتی ہی -

عسکر - اس کمرے مین تم رہتی ہو نہ بہن -

بہار - نہین - (مُسکرا کر) ہم نہین رہتے ہین -

عسکر - پھر کون رہتا ہی -

بہار - ہماری بہنین رہتی ہین -

عسکر - ہان حسن آرا بیگم -

بہار - ہان اور سپہر آرا بیگم -

عسکر - اب حسن آرا کی طبیعت کیسی ہی -

بہار - پوچھ لو -

عسکر - نہین بتاؤ تو آخر -

بہار - اب تو فضل الٰہی ہی - اچھی ہین - وہان البتہ سخت علیل ہو گئی تھین - تو ہمنے یہان بُلا لیا - یہان جب سے آئی ہین تب سے صحت ہی -

عسکر - شکر ہی -

بہار - تُم بھی تو حکیم ہو - بھلا پردے کے پاس سے نبض تو دیکھو اللہ کرے صحیح ہون - اور اب چہرے سے بھی صحت پائی جاتی ہی -

گو حسن آرا بیگم اپنے دل مین چاہے کچھ ہی سمجھتی ہون - مگر بہار النسا بیگم کا منشا اصل مین یہی تھا کہ دیکھین نبض صاف ہی یا نہین -

حسن آرا اُسوقت مُسکرائین - سپہر آرا نے کہا خیر ہوٹھ واہ واہ واہ بہار النسا - کیا ؟ -

سپہر - کچھ نہین -

بہار - (مُسکرا کر) تُم ہوا سے لڑتی ہو -

سپہر - (تنک کر) لڑتی ہی ہین -

بہار - این - ای واہ -

عسکر - اِسوقت کھانا کھا چکی ہونگی - شام کو نبض دیکھونگا - انشاء اللہ -

بہار - ای ابھی کھانا کہان کھایا -

حسن - نہین مٹھائی کھا چکی ہون -

بہار - سچ - جو -

حسن - کیا خوب - چہ خوش - سچ نہین تو کیا جھوٹ بھی ہے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سپہر - ہان ہان کھا چکی ہین - اسوقت نبض -
بہار - کیسی دونون بہنین اسوقت ایک ہو گئین -

بہار النسا اور حسن آرا اور سپہر آرا نے تھوڑی دیر مین کھانا کھایا محمد عسکری رخصت ہوے - بہار النسا نے کہا حسن آرا اب بولو کیا کہتی ہو - حسن آرا نے کہا - کیا - کیا - کون بات - سپہر آرا تنک کر بولی - اب کوئی اور بات بھی ہی یا دن رات یہی تذکرہ ہی - کہدیا ایک دفعہ بلکہ سو دفعہ کہ جس بات مین یہ چڑھتی ہین وہ کیون کرو - بہار النسا نے کہا آخر اس مین کیا بات کیا ہی - کچھ سمجھ ہی مین نہین آتا - اور حسن آرا یاد رکھو جن ہونا ویسا ہی ہی جیسا ہم چاہتے ہین - پھر یہ روٹھنا اور رونا اور آنکھین کھونا فضول ہی یا نہین -

حسن - خیر بہن پھر جو ہونا ہی وہ ہو رہے گا - اب اسکا ذکر ہی کیا ہی -

سپہر - ناحق ناحق بیکار بیٹھے بٹھائے مفت مین رنج بڑھاتی ہو - بہار النسا بہن -

حسن آرا کو بہار النسا بیگم کی گفتگو از بس ناگوار گذری - مگر سکوت اختیار کیا - بہار النسا نے پھر کہا چاہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جاے عسکری کی نسبت جو ہمارا خیال ہی وہ نہ ٹلے گا - اور وہی ہونا ہی - نہین تو اتا جان ابھی ابھی آج ہی قسم کھا چکی ہین کہ صورت نہ دیکھینگی تم دونون کی - بس اب تمھین اختیار ہی چاہے مانو چاہے نہ مانو - وہ صورت تک دیکھنے کی روادار ہونگی اور کیونکر ہون جب اولاد کہنا ہی نہ مانے اپنی ہی سی کہے جاے اور اپنی ہی ہٹ کرے تو ماں باپ کا کلیجا پھٹے یا نہین - تم دونون مین سے ایک کے ساتھ محمد عسکری کا نکاح ضرور ہوگا اور اللہ نے جو چاہا تو حسن آرا ہی کے ساتھ ہو -

دو دن اسی کیفیت مین گذرے - بڑی بیگم حسن آرا اور سپہر آرا دونون سے نہ بولین - جب کبھی حسن آرا سامنے جاتین بڑی بیگم منھ پھیر لین - دونون بہنین سخت مصیبت مین مبتلا تھین دن رات گریہ وزاری - سوچین کہ یہان تو سب کے سب ہمارے خلاف ہین - آؤ روح افزا بیگم کو بلوائین شاید وہ ہمارا ساتھ دین مغلانی کو حکم دیا کہ تم خود ڈولی پر سوار ہو کر کسی بہانہ سے روح افزا بہن کے پاس جاؤ اور کہو اللہ کے لیے آپ دو دن کے لیے یہان آجائیے - ہماری جان پر بن آئی ہی اور تم صاف صاف کہنا کہ وہ ایک نہ ایک دن دونون بہنین زہر کھا لینگی جس طرح بن پڑے اُنکو لیے ہی آؤ - بی مغلانی خدا کے لیے جلد جاؤ اور ایسی تدبیر کہ وہ فوراً ہی چل کھڑی ہون - کہدینا ہماری بیماری کے بہانے سے آئین -

مغلانی نے کہا مین ابھی ابھی جاتی ہون - جہان تک بن پڑیگا بہت کہونگی اور کہنا کیا حضور وہ جسوقت یہ باتین سُنینگی فوراً خود ہی دل نہ مانیگا کہ نہ آئین خدا نخواستہ ایسی حالت ہو اور وہ نہ آئین - میری تو عقل ہی نہین کام کرتی کہ یہ ہو کیا رہا ہی - بہار النسا الگ ناک بھون چڑھائے رہتی ہین بڑی بیگم صاحب بات ہی نہین کرتین - آخر یہ ہی کیا - آپ کو دیکھتی ہون کہ جیسے خدا نہ کرے کوئی مہینون کا بیمار ہوتا ہی سپہر آرا بیگم دن رات رویا کرتی ہین - کہان تو ہنسی خوشی رہتے سہتے تھے - کہان اب رونے دھونے کے سوا اور کچھ نہین -

سپہر آرا بولی بی مغلانی یہ ہماری قسمت کی خوبی ہی - اِسکو ہم کیا کرین بیٹھے بٹھائے اور کچھ نہین - یہی گُل کھلا - اب تو روح افزا بہن کے آنے پر سارا دارمدار ہی وہ آئین تو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شاید بات بنے نہین تو اب خیر صلاح نظر نہین آتی۔

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ پیر مرد نے آن کر کہا۔

کچھ خوشخبری سُنائین ہم کیا مٹھائی کھلواؤگی حسن آرا بولی
اسوقت طبیعت سُست ہے۔ دل کا کنول مُجھا جاتا ہے مٹھائی وٹھائی
کا ذکر نہ کرو دل ہی قابو مین نہین۔ ع

بڑی تکلیف تیرے ہجر مین او بیوفا پائی
خدا شاہد ہے ہمنے دل لگانے کی سزا پائی

یہ کہکر حسن آرا بے اختیار رونے لگی۔

پیر۔ اللہ جانتا ہے وہ مژدہ ہے کہ جی خوش ہو جائے۔

سپہر۔ ہان وہ خوشخبری کیا ہے۔

پیر۔ آزاد کا خط لو۔ کیون۔ نہ کہوگی۔

حسن۔ (چہرہ گلنار) لاؤ۔ لاؤ۔ (خط کو چوم کر) ع

من واین مہربانیہاے او قاصد چہ میگوئی
مساز از پیش خود حرفی کہ میدانم زبانش را

سپہر۔ ہم پڑھین باجی جان۔ (لفافہ لیکر) ع

لیے جاتا ہے نامۂ بیکس
بال بیکا نہو کبوتر کا

سپہر آرا نے پڑھکر سُنایا حسن آرا کبھی روتی تھی۔
کبھی خدا کا شکر کرتی تھی کبھی کہتی تھی اُف۔ بیڈھب سامنا ہے۔
کبھی کفِ افسوس ملتی کبھی آہ سرد بھرتی جب سپہر آرا نے
خط سُنا دیا تو حسن آرا نے خود پڑھا۔ اور خط بند کرکے کہا۔
بہن بڑی تسکین ہوئی۔ مگر آزاد کو ہماری تباہی کا حال ذرا
نہین معلوم کہ ہمپر کیا گذری ہے۔ کس بلا مین ہم مبتلا ہوے
مگر اُس بیچارے کا اسمین کیا قصور ہے۔ یہ سب ہماری ہی نارسائی
طالع سے ہے۔

اتنے مین بہار النسا نے کہلا بھیجا کہ عسکری آئے ہین
نبض دیکھینگے پردہ کرو۔

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ بہار النسا بیگم نازو ادا سے
کوٹھے پر تشریف لائین اور آتے ہی کہا ای حسن آرا ذری
پردہ کرکے محمد عسکری کو نبض دکھا دو۔ زینے پر کھڑے ہین
حسن آرا مجبور ہو گئی۔ اچھا کہکر کمرے مین گئی۔ سپہر آرا کو
اشارے سے بلایا اور کہا بہار النسا بہن تو باہر ہی بیٹھینگی۔
ہمارے عوض تم نبض دکھاؤ دیکھو یہ عسکری ہین کتنے۔ سپہر آرا
نے مسکرا کر کہا اچھا۔ اور پردے کے پاس بیٹھکر نبض دکھائی۔

عسکری۔ دوسرا ہاتھ لائیے۔

بہار۔ بخار تو نہین ہے خدانخواستہ۔

عسکری۔ خفیف سا ہے ضعف بہت ہے اور کیونکر نہو
سخت تپ تھی نسخہ لکھکر بھیجونگا۔

حسن آرا نے بہار النسا کو اشارے سے بُلایا۔

حسن۔ بڑے نباض ہین آپ کے عسکری۔

بہار۔ کیا شک بھی ہے۔

حسن۔ اُف۔ مارے ہنسی کے بُرا حال ہے۔ اسوقت۔
واہ رے حکیم۔

سپہر۔ نیم حکیم خطرۂ جان۔ نیم ملا خطرۂ ایمان۔

بہار۔ یہ کاہے سے۔ کچھ وجہ بھی تو ہو۔
یا یون ہی بیوجہ۔

حسن۔ نبض کسکی دیکھی تھی۔

بہار۔ تمھاری۔

حسن۔ ای واہ کہین دیکھی نہو بس دیکھ لی حکمت۔

بہار۔ کیا نبض دیکھی۔ کیا سپہر آرا بیٹھ گئی تھین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سپہر - (ہنسکر) ہان اور نہین تو کیا - بندگی - ضعف بتاتے
تھے ضعف ہمارے دشمنو نکو ہو - واہ مفت مین بدشگونی کی
بات - اور خفیف سا بخار بھی بتایا -

بہار - (شرما کر) بھلا علاج مین کیا ہنسی کرنی تھی -

باہر جا کر بہار النسا نے محمد عسکری کو خوب آڑے ہاتھون لیا - اجی بس جاؤ بھی - مفت مین ہمکو وہ بنایا حسن آرا نے ہنسی ہنسی مین سپہر آرا کو اپنے عوض بٹھا دیا اور تم ذرا نہ پہچان سکے - اللہ جانتا ہی ہین بڑی شرم آئی ہین ذلیل کیا بڑے حکیم بنے ہین - محمد عسکری از بس خفیف ہوے -

محمد عسکری شادان و فرحان گھر گئے اور آج خوش کیون نہو نگے سپہر آرا کی نبض دیکھی حسن آرا سے باتین کین - اور انھون نے ہنسی ہنسی مین انھین بیوقوف بنایا - سوچے کہ کہ ابکی جاؤنگا تو کہونگا ایک ہوئی - یاد رکھیے گا خدا نے چاہا تو بہت جلد نکاح ہو اب تم راضی ہوگئی ہین مگر یہ معلوم بھی نہ تھا کہ یہ سب شیخ چلی کے منصوبے تھے - باقی اللہ اللہ خیر صلاح - حسن آرا میان آزاد کو کب کا دل دے چکی - محمد عسکری منھ دھو رکھین -

آزاد کا خط جو حسن آرا نے پایا تو روز کی نسبت آج ذرا رنج والم کم تھا اور بہار النسا بیگم کے کوٹھے پر آنے اور ہنس ہنسکر محبت جتانے سے اور بھی خوش ہوئی -

بات بڑھ گئی

دونون بہنین باتین کر رہی تھین کہ بہار النسا بیگم آئین -

حسن - (مسکرا کر) آئیے -

بہار - آج ہم تمسے بہت خوش ہوے -

سپہر - بھلا خیر - شکر ہی -

بہار - کہنا مانا نہ - خوش ہو گئے -

سپہر - کیا کہا نہ مانا -

حسن - نبض دکھائی اسی کے سبب سے خوش ہوئین -

بہار - ہان اللہ جانتا ہی جی خوش ہو گیا -

حسن - اور نبض دکھائی کسنے -

سپہر - نبض دکھائین ہم اور خوش آپ اُلٹے ہون -

حسن - اور اسمین خوشی کی بات ہی کیا ہی -

بہار - اب دس بارہ دن مین تم سے اماجان پوچھینگی کہ محمد عسکری کے ساتھ تمھارا نکاح پڑھا جاتا ہی کہو منظور ہی -

حسن - (چونک کر) کہنا !

سپہر - کیا کیا -

بہار - تمھاری اور انکی شادی کی فکر ہی - انکا تو محمد عسکری کے ساتھ نکاح ہوا داخل ہی - اسمین ذرا شک نہین -

حسن - اُف -

اُف کہکر حسن آرا گر پڑی اور خوب ہی روئی -

دل میرود ز دستم صاحبدلان خدارا
دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا

اب سنیے کہ روح افزا بیگم کے ہان بی مغلانی ڈولی پر گئین اور روح افزا سے کہا کہ حضور بس اب دیر نہ لگائیے جلدی کیجیے - روح افزا از بس متحیر ہوئی کہ یہ کہ کیا رہی ہی پوچھا کہتی کیا ہو بی مغلانی جلدی کیسی - کس امر مین جلدی کرون - مغلانی نے کہا تین دن سے گھر کی کچھ عجب ہی کیفیت ہی بڑی بیگم صاحب بہزار خرابی کھانا کھاتی ہین حسن آرا بیگم دن رات روتی ہی رہتی ہین سپہر آرا کو ہر دم اداس پایا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بہار النسا بیگم سے اِن دونون بہنون سے نہین بنتی - جلی کٹی سُنایا کرتی ہین - بڑی بیگم کو ایک دفعہ بڑی صاحبزادی نے بندگی کی مگر بڑی صاحب نے منھ پھیر لیا - جواب تک نہ دیا - گھر بھر مین اُداسی چھائی ہی - حسن آرا بیگم کئی بار کہہ چکین کہ ہم زہر کھا لینگے - اسپر چھوٹی صاحبزادی بولین کہ باجی جان ہم کیا ساتھ نہ دینگے - بڑی وہ ہو رہی ہی - وہان آپ چلیے - تو شاید کچھ فیصلہ ہو - وہان تو ایک ایک مدعی ہی -

روح افزا سخت ملول ہو کر بولی - یہ تو تمنے بُری سُنائی - حسن آرا سپہر آرا بڑی بیگم صاحب مین اسقدر نفاق ہو جائے - یہ تو اَن ہونی بات ہی - یہ آخر ہوا کیا کچھ سبب تو بتادو - بیوجہ کچھ ہوتا نہین ہماری تو سمجھ ہی مین نہین آتا - اُف بڑی بُری سُنائی -

مغ - اب کسی ترکیب سے آپ چلی چلین -

مغلانی نے جا کر روح افزا کی ساس کو بندگی کی اور کہا بڑی بیگم صاحب نے مزاج پوچھا ہی اور خیر و عافیت دریافت کی ہی - اور بلایا ہی تھوڑی دیر کے بعد روح افزا بیگم فنس پر سوار ہوئین مہری ساتھ چلی اور ایک سپاہی - بی مغلانی کی ڈولی پیچھے پیچھے - ڈیوڑھی سے داخل ہوئین - روح افزا کو دیکھ کر بڑی بیگم متحیر ہوئین -

روح - امّا جان بندگی -

ب - جیتی رہو - تم کیونکر آئین -

روح - چلی آئی -

بہار - کیا روح افزا آئی ہین -

روح - جی ہان - بندگی - شہ نشین سے باہر آئیے -

بہار - کب آئین -

روح - ایلو اور سُنو - ابھی ابھی چلی آتی ہون -

بہار - خوب آئین -

روح - حسن آرا سپہر آرا کہان ہین -

بہار - ہونگی کہین -

روح - کیا !

بہار - ہمین انکا حال نہین معلوم - کوٹھے پر ہین -

روح - بلوائیے -

بہار - ہم سے دونون بہنین خفا ہین -

روح - این ! یہ آپ آج کہہ کیا رہی ہین - خفگی کیسی - امّا جان یہ کہتی کیا ہین -

ب - ہمین نہین معلوم -

روح - ای ذری حسن آرا کو تو بلانا -

حسن آرا اور سپہر آرا کو جو روح افزا کے آنے کی خبر ہوئی تو باچھین کھل گئین - اِتنے مین بہار النسا اور روح افزا اُن دونون کے پاس آئین - مارے خوشی کے سپہر آرا روح افزا سے گلے ملین - اور خوب روئین -

روح - این - ای واہ جیسے کوئی -

بہار - بیٹھو بیٹھو -

روح - حسن آرا یہ تمکو ہو کیا گیا - وہ صورت ہی نہین - وہ رنگ روپ ہی نہین - یہ ماجرا کیا ہی - ہماری تو سمجھ ہی مین نہین آتا کچھ -

حسن آرا نے جواب نہ دیا - مگر رونے لگی -

روح - (گلے مل کر) ہائین ! ہائین ! -

سپہر - آپ کو یہان کا کچھ حال بھی معلوم ہی - یہان سب ہم سے خلاف ہین - اور اللہ جانتا ہی بے وجہ - اور یہ سب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہماری بہن کے سبب سے۔ بہار النسا بیگم صاحب۔ جی ہان۔ کیا
جانے اماجان سے کیا کیا کہا جا کر۔ اب وہ اتنی خفا ہین کہ بات
کیا جو بندگی کرین تو منھ پھیر لیتی ہین۔ کھانا بڑی خرابی سے کھاتی
ہین۔ اور بہار النسا بہن ہماری دونون کی شکایتین کرتی جاتی
ہین اب بھی باز نہین آتین۔ ہم کیا بتائین بہن کہ آج کل کیسی
گذرتی ہی۔ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا سب حرام ہو اور ان کی قطع تو
آپ نے دیکھ لی ہی پہچان نہین پڑتین۔ آخر کوئی تو سبب ہی۔

بہار۔ تم کہو اب تو پھر ہم بھی کہین۔ ہم ساری داستان
کہہ سنائینگے۔

حسن۔ وہ کہہ چکین اب آپ فرمائین۔

بہار۔ ناک مین دم کر دیا۔

روح۔ یا اللہ ایسی عداوت ہی کہ سرے ہی سے شکایت۔

بہار۔ تمھین کچھ حال تو معلوم ہی نہین۔

روح۔ اے تو بتاؤ۔

حسن۔ ہان فرمائیے۔

بہار۔ دیکھو روح افزا پھر فہمیدہ ہو۔ ذرا غور سے سنو۔

سپہر۔ اب کچھ کہیے گا بھی۔

بہار۔ بڑی بوڑھی کا کہنا لڑکیون کو ماننا چاہیے یا نہین
یہ بتائیے پہلے۔

روح۔ ضرور۔

بہار۔ بس اب انسے پوچھ لو۔

روح۔ کس سے پوچھون یا اللہ۔ کوئی بتاتا ہی نہین۔

بہار۔ حسن آرا اتنا یاد رکھنا کہ شادی تمھاری عسکری ہی
کے ساتھ ہوگی اور وہ جس موے کا تمکو خیال ہی وہ دل سے
دور کر دو۔

روح۔ ہائین۔ ہائین! باجی۔ کوئی ایسی تقریر کرتا ہی۔

بہار۔ اب لے اسکے مانین ہین گی نہین یہ۔ کیون جی
عسکری مین کیا برائی ہی۔ شریف نہین ہین وہ۔ یا پڑھا
لکھا نہین ہی۔ یا خوش قطع نہین ہی۔ آخر وہ بات کیا ہی
اُس مین جو یہ انکار کرین۔ اور اگر ایسا ہی انکار ہی تو خدا
حافظ۔ چلو بس ہو چکی۔

سپہر۔ اب ہمسے چپ نہین رہا جاتا۔ اور چپ کیون رہین۔
آخر بولو چپ رہنے کا سبب کیا۔ سنتی جاتی ہو کہ دشمنو نکی طرح
پیش آتی ہین اور کہتی ہو چپ رہو۔ چپ کب تک رہین۔
کلیجا پیپ ہو گیا چپ کا کوئی ٹھکانا بھی ہی۔ اب اس سے
بڑھ کر اور ہوگا کیا۔ اماجان نے بولنا تک چھوڑ دیا۔ بات
کرو تو منھ پھیر لین۔ یہ بالکل خلاف ہین۔ پھر اب چپ رہنے
سے واسطہ۔

حسن۔ اچھا وہ جو کہین می زیبد۔ بڑی بہن ہین۔

سپہر۔ ہان بیشک مگر بڑی بہنون کو ایسا نہ چاہیے۔

روح۔ تو یہ کہو۔ بات بہت بڑھ گئی ہی۔ اسقدر نوبت
پہونچی اور ہمکو اطلاع ہی نہین اور روز آدمی آتے جاتے
تھے ذری بھی کچھ حال معلوم ہوتا تو فوراً ہی آجاتے۔

بہار۔ اب آئی ہو تو کیا بنا لو گی۔ یہ ایک نہ مانینگی۔

روح۔ وہ تو شاید مان بھی جائین مگر آپ کا مان جانا البتہ
ذری مشکل ہی۔

بہار۔ ہان تو یہ کہیے۔ آپ انکی طرف سے لڑنے
آئی ہین خیر۔

روح۔ ہان ہمسے تو یہ نہین دیکھا جاتا کہ خواہی نخواہی
جھگڑا ہو بیکار بیکار۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حسن - اور کیا - پوچھو کہ لڑائی ہی کس بات کی -
بہار - اچھا تم اِتنا کہدو کہ عسکری کے ساتھ نکاح منظور ہی -
روح - اے تو باجی یہ ہمین نہین اچھا معلوم ہوتا کہ بے سمجھے بوجھے تم بلوائے لیتی ہو -
بہار - اچھا نہ سہی - تو یہ خود مختار ہین پھر -
سپہر - اجی آپ سے کیا واسطہ - ہم عسکری کا نام نہین سُننا چاہتے -

حسن آرا نے روح افزا سے کہا بہن اَب مین کیا کرون - اماجان اور بندگی کے جواب مین منھ پھیر لین - ہی ہی خون آنکھو مین اُتر آیا - مگر مجبوری ہی - اور یہ بہار النسا بہن اُسکے کہنے مین جاتی ہین جنکو بڑا حکیم اور یہ اور وہ سمجھتی ہین -

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ بڑی بیگم صاحب بھی جریب ٹیکتی ہوئی تشریف لائین -

روح - آئیے اماجان - حسن آرا بندگی کرو -
حسن - (آہستہ سے) بندگی اماجان -
ب - نے جواب نہ دیا -
روح - اماجان حسن آرا بندگی کرتی ہین -
ب - مین اونچا نہین سُنتی ہون -
روح - نہین آپ نے جواب نہین دیا نہ -
ب - کوئی تو وجہ ایسی ہی -
روح - ہمین کیا معلوم -
ب - مین اسوقت صاف صاف کہے دیتی ہون کہ عسکری کے ساتھ نکاح ضرور ہوگا - اسمین چاہے ساری خدائی ایک طرف ہو مین کسی کی نہ سنونگی - حسن آرا سے کہو کان کھول کر سُن لین مین جان دونگی - مگر کرونگی یہی جو کہتی ہون - اسمین فرق نہ پڑیگا - یہ نہ مانینگی تو زہر کھالونگی - مگر کرونگی یہی جو کہ رہی ہون - ایک دفعہ مین نے دھوکا کھایا تھا کہ ایک جگہ سے پیغام آیا اور مین نے منظور کرلیا اور پھر وہ لڑکا چور نکلا مگر عسکری کو تو گودی کھلایا ہی نام خدا ہونہار ہی ہوشیار ہی لکھنے پڑھنے مین طاق اور وضعدار سیدھا لئیق - بس اگر یہ نہوا تو مین جان دیدونگی بس -

اِس تقریر نے حسن آرا کے دل کے ساتھ وہ کیا جو موت جان کے ساتھ کرتی ہی - بڑی بیگم کہکر چلی گئین - حسن آرا اِسقدر روئی اِسقدر روئی کہ آنکھین سُرخ ہوگئین - روح افزا نے سمجھایا تو حسن آرا نے کہا بہن اَب سمجھانا بیکار ہی - اماجان مانینگی نہین اور ہم سوائے آزاد کے اور کسی کے ساتھ شادی نہ کرینگے - نتیجہ یہی ہونا ہی کہ ہم ہی نہونگے - جنازہ کل ہی پرسون تک نکلنا ہوگا - سپہر آرا نے جو یہ سُنا تو حسن آرا سے چمٹ کر خوب زار زار روئی -

غم و غصہ و یاس و اندوہ و حرمان
ہمارے بھی ہین مہربان کیسے کیسے

حسن آرا بیگم کی جان عذاب مین تھی بڑی بیگم سے بول چال ترک بہار النسا سے محبت یکقلم القط - محمد عسکری روز ایک نیا گل کھلاتے تھے روح افزا بھی الٹے خلاف ہوگئی تھین مُغلانی اور مہری کو سمجھا دیا تھا کہ اگر حسن آرا کی کوئی بات مانی تو گھر سے نکال دیجاؤگی -

بہار النسا بیگم کے شوہر نواب صاحب بھی اپنی بیوی ہی کا جنبہ کرتے تھے - ہان ایک سپہر آرا بیچاری البتہ انکی ہمدرد تھی - دونون بہنون کا کھانا پینا حرام - دن کو گریہ و زاری شب کو اختر شماری - ایکدم چین نہین - دونون مصائب جھیلنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دونون کا گھر بھر دشمن - ہنسنا بولنا بالاے طاق - زار زار رونے کے سوا اور کوئی کام نہین -

محمد عسکری ایک ہی کائیان - حسن آرا کے جمال مبین پر ہزار جان سے عاشق - بہار النسا بیگم کے دل مین انکی جگہہ - بڑی بیگم انکی مداح - روح افزا انکی ثنا خوان - مغلانی کو پانچ روپیے انکا دم بھرنے لگی - پیاری کو جوڑا بنوا دیا - اسکی یہ کیفیت کہ ادھر محمد عسکری دروازے پر آئے اور وہ کودتی ہوئی دوڑی عسکری میان آئے - نواب صاحب انکے لنگوٹیے یار - حافظ جی کو بھی گانٹھ لیا تھا -

حسن آرا اور سپہر آرا کے لیے کوٹھے پر کھانا بھیجدیا جاتا تھا اور دوسرے تیسرے دن جب روح افزا رہتی تھین انسے تھوڑی دیر کے لیے ملتی تھین - باقی اللہ اللہ خیر صلاح ایک روز روح افزا چپکے چپکے اوپر آئین - دیکھا کمرے کے سب دروازے بند ہین - متحیر تھین کہ یہ ماجرا کیا ہی - دروازے بند سناٹا - کوئی منکتا تک نہین - ایک شیشے کی راہ سے جھانک کر دیکھا کہ حسن آرا ہچکیان لیکر رو رہی ہی - اور سپہر آرا سر بزانوے تفکر نہایت ہی اداس تھوڑی دیر تک کھڑی دیکھا کی - حسن آرا کبھی اٹھکر بیتابی کے ساتھ ادھر ادھر جاتی کبھی آہ سرد بھرتی - کبھی اسقدر روتی کہ ہچکیان بندھ جاتین - روح افزا گو ان دونون بہنون کے خلاف تھین مگر دل بھر آیا آہستہ سے دروازہ کھولا تو سپہر آرا چونک اٹھی - روح افزا مثل پیکر تصویر ایک ساعت تک کھڑی رہی - حسن آرا نے انکو دیکھکر منھ پھیر لیا - سپہر آرا نے پھر زانو پر سر رکھا - اور آہستہ آہستہ ٹھنڈی سانسین بھرنے لگین - روح افزا بے اختیار رہاے - کہہ اٹھی مگر دونون بہنون نے کچھ جواب نہ دیا -

روح - ہاے اپنی کیا حالت کردی ان دونون نے - دونون بہنین خاموش رہین -

روح - حسن آرا -

حسن آرا نے اسکا جواب نہ دیا مگر گردن اٹھاکر روح افزا پر بصد حسرت نظر ڈالی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی روح افزا کا دل اور بھی بھر آیا - لپک کر حسن آرا کو گلے لگایا اور دونون بہنین گلے مل مل کر خوب روئین - سپہر آرا بدستور سر بزانوے تفکر - وہ اسدرجہ محو تھی کہ ان دونون کے رونے کی آواز اسکے کان تک نہ گئی -

روح - اب ذری منھ دھو ڈالو - اور آؤ ادھر ہوا مین بیٹھین

حسن آرا نے رومال سے آنسو پونچھے تو رومال تر ہوگیا - مگر روح افزا کی خاطر سے دریچے کے قریب جا بیٹھین - ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکون سے ذرا دل کو ڈھارس ہوئی - روح افزا نے اپنے ہاتھ سے منھ دھلایا - اور پنکھا جھلنے لگی -

سپہر آرا اسی طرح بیٹھی تھین - گویا دنیا و مافیہا سے بیخبر - روح افزا نے آہستہ سے پکارا (سپہر آرا) جواب ندارد پھر ذرا زور سے کہا (سپہر آرا) صداے برنخاست - پھر باواز بلند پکارا - (سپہر آرا) مگر بے سود - آہستہ سے اٹھکر سپہر آرا کو گلے لگایا - سپہر آرا نے دیکھا تو روح افزا بیگم غنچۂ دل کھل گیا - سوچی کہ اخاہ روح افزا اور اس درجہ عنایت - لیکن سمجھی کہ شاید آپ محبت اور پیار کرکے دھوکا دین - ہاے - ہاے -

ہر بس کہ ہر اک انکے اشارے مین نشان اور
کرتے ہین محبت تو گذرتا ہی گمان اور

روح - اب ذرا ادھر ہوا مین چلکر بیٹھو تو باتین کرین -

سپہر - تشنگی کا غلبہ ہی اسوقت -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

روح - ای مہری ذری برف کا پانی تو لاؤ صراحی مین -

مہری صراحی مین برف کا پانی لیکر آئی - لیجیے کون پیے گا -

روح - سپہر آرا کو دو -

سپہر آرا نے برف کا پانی پیا اور برف ہی کے پانی سے آنکھین بھی دھوئین - روح افزا نے کہا حسن آرا کو بھی پلاؤ -

روح افزا نے کہا واسطے خدا کے بتاؤ تو کیا ماجرا کیا ہی - یہ ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین کیون بھرتی ہو - کیا ہوا کیا - گھر مین ہنسی خوشی درکنار - جب دیکھو آئے دن نت نیا جھگڑا - جسے دیکھو منھ پھولائے بیٹھا ہی - یہ ہو کیا ہی - آخر ہمین تو کچھ تھل بیڑا ہی نہین معلوم ہوتا -

حسن آرا نے جواب نہ دیا - سپہر آرا نے کہا کہ جلے ہوئے کو جلانا مرے ہوئے کو مارنا کس مذہب مین روا ہی بھلا - جان بوجھ کر انجان بنتی ہو بہن - بھلا تم سے کوئی بات پوشیدہ ہی - مگر افسوس تو یہ ہی کہ تم بھی ہمارے خلاف ہو گئین - خیر ہمارا اللہ مالک ہی - روح افزا کسی قدر تنک کر بولین جیے خوش - تمھاری تو نئی باتین ہین - جلے کو جلانا - اللہ اللہ یہ کلمہ اور ہماری نسبت جہان تمھارا پسینا گرے - وہان ہم لہو گرائین اور تم سمجھتی ہو کہ ہم تمھین جلاتے ہین - شان خدا - بس انھین باتون سے تو آپا جان برا مانتی ہین اور وجہ کیا ہی - ہم تو محبت سے پوچھتے ہین کہ کیا سبب ہی - آپا جان نے کیون بولنا چھوڑ دیا - بہار النسا بہن کیون خلاف ہو گئین - یہ الٹا ہمین کو للکارتی ہین - واہ واہ واہ -

حسن آرا نے کہا سنو باجی - اب صاف صاف کہلواتی ہو تو بسم اللہ یہ بتاؤ کہ تم جانتی کونسی بات نہین ہو جو پوچھتی ہو - جو بہار النسا بہن پوچھتین تو ہم سمجھتے کہ چھیڑنے کے لیے کہتی ہین مگر بہن تمھارا پوچھنا البتہ برا معلوم ہوتا ہی - روح افزا کا چہرہ سرخ ہو گیا پوچھا وہی انکا معاملہ نہ - وہ جنکو بہار النسا بہن اٹھلو جھولا کہتی ہین - حسن آرا نے کہا جسکا جو جی چاہے سو کہے - مگر آپ سے یہ امید نہ تھی - روح افزا بولین ای تو ہمسے کیا واسطہ - باجی کہتی ہین کچھ ہم کہتے ہین -

حسن آرا نے کہا - تمسے ہم صاف صاف کہہ ہی چکے کہ آزاد کو ہمنے دل دیا برا کیا یا بھلا کیا - اگر اسمین کوئی بدی کی بات ہو تو اللہ ہمسے سمجھے - پھر اب عاری کو دل کیونکر دین - یا تو عمر بھر کنوار پنے ہی مین بسر کرینگے یا آزاد کے ساتھ نکاح ہوگا بہن تم اتنا تو سوچو اپنے دل مین کہ ہمارا قصور اسمین کیا ہی - کوئی بدی کی بات دیکھو تو سرزنش کرو - ٹوکو یہ کیا کہ ہم تو صاف صاف کہہ چکے ہین - اور آپ خواہی نخواہی ہمکو دق کرتی ہین - بہار النسا بہن میرے روبرو کوسا کھکین - اب بتاؤ جی جلے یا نہ جلے - جسپر ہماری جان جائے جسکا آسرا لگائے ہم بیٹھے ہون جسکے نام سے ہمارے بدن مین جان آجائے جسکی زندگی پر ہماری زندگی منحصر ہو - جسکی جان کو ہم اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہون جسکے لیے ہم مہینون دن رات روئین اس کو جو کوئی ہمارے سامنے برا کہے تو ہماری کیا حالت ہو - سرگشتگی کا حال کیا بتاؤن - گو مگو کا معاملہ ہی - یہ نوبت آئی کہ گردش وہی ہی - سہ -

گو خاک ہو گئے نہ گئی جستجوے یار
جون گرد راہ پھرتے ہین ہم در بدر ہنوز

اور ہماری بڑی بہن ہمین کو ٹوکتی ہین بس اتنا سوچیے

کہ کچھ تو سبب ہی کہ ہم اِس ردی حالت کو پہونچے اور ابھی تک کسی کی بات نہیں مانتے۔ ؎۔

یہ زار ہون کہ موے بدن بھی وبال ہی
تسپر ہی دل مین اُلفت موے کمر ہنوز

ہاے افسوس۔ کوئی کہان تک سہے۔ فراق کا صدمہ جان جانے کا دھڑکا اعزہ و اقربا کی طعنہ زنی کا خیال۔ ایک جان اور یہ جنجال۔ ع۔

تا کُجا ظلم و ستم بس ای ستم ایجاد بس

ظلم کا بھی کوئی ٹھکانا ہی کوئی حد ہی۔ اَب تو کلیجہ پک گیا۔ اُف کیا کرون کیا بتاؤ بہن۔

سپہر آرا بولین بس ہم اِس بات سے خوش ہوئے کہ صاف صاف کہدیا ای آخرش خوف کاہے کا ہی۔ کچھ معلوم تو ہو۔ کہدیا سمجھا دیا کہ آزاد آئینگے تب ہی نکاح ہوگا۔ ورنہ نکاح نہوگا۔ ایسے ایسے تین سو ساٹھ عسکری ہون تو کیا ہی۔ ہزار دفعہ کہدیا۔ لاکھ بار کہدیا۔ پھر اَب کیونکر کہین گتتے تو جاتے ہین کہ جو کوئی بری کی بات ہو تو تنبیہ کرو۔

روح۔ حسن آرا۔ اَب اِسوقت بات بڑھ جائیگی۔ اور کچھ گفتگو کرو۔

حسن۔ ہم فقط اِسقدر چاہتے ہین کہ آپ ذرا انصاف کیجیے۔ انصاف کا خون نہ کیجیے۔ پیاری بہن۔ اللہ جانتا ہی۔ ہمارا قصور نہین اور ہمپر بڑا جبر ہوتا ہی۔ ہم کس سے کہین۔ ہاے کس سے کہین۔

روح۔ ہم تمھارا کہنا مان لین۔ تمکو بھی تو ہماری نصیحت کا کچھ خیال رہے۔

حسن۔ بیشک۔ مگر۔

اماجان ہمسے ناحق اِسقدر خفا ہین۔ مگر وہ لاکھ خفا ہون جو بات بس ہی مین نہین اُسکو ہم کیا کرین۔ ہماری بے بسی پر اُنکو ذرا خیال نہین۔ بولنا چھوڑ دیا کہ ہم اُنکا حکم بجا لائین۔ بہار النسا بیگم الگ خفا ہو گئین۔ کہ ہم اُنکی خفگی سے ڈر کر کہدین منظور سب پاپڑ بیلے۔ لیکن۔ ؎

گر کیا ناصح نے ہمکو قید اچھا یون سہی
یہ جنون عشق کے انداز چھٹ جائینگے کیا

اَب تو ہم نے ٹھان لی نہ کہ چاہے جان جائے مگر آزاد کا آسرا لگائے بیٹھے رہینگے مصیبت سہنا منظور لیکن آزاد کی محبت کم نہوگی۔ ؎۔

خانہ زادِ زلف ہین زنجیر سے بھاگینگے کیا
ہین گرفتارِ وفا زندان سے گھبرائینگے کیا

اِتنے مین بی مغلانی نے آن کر کہا۔ لیجیے حضور کہا ہی یہ تصویر ہمارے کمرے مین لٹکا دیجیے روح افزا نے تصویر لے لی۔ دیکھتے ہی مسکرائی اور کہا بس یہی چھپڑ خانی تو اچھی نہین پہلے تو تصویر چھپالی۔ مگر تھوڑی دیر مین سپہر آرا کو دے کر کہا بھلا پہچانو تو کسکی ہی۔ سپہر آرا نے تصویر لیکر کہا کیا معلوم کسکی ہی مگر افوہ بہن ایسی بھدی تصویر آجتک نہین دیکھی۔ واہ ماشاءاللہ چہرے سے معلوم ہوتا ہی کہ غبی آدمی ہی۔ ہونٹھ بھدے دانت نکلے ہوے۔ آنکھین ذرا ذرا سی گال پھولے پھولے۔ ناک چڑھی اور لمبی۔ بھون خراب۔ سارا نقشہ بُرا ہی واہ ماشاءاللہ کیا تصویر دکھائی ہی آپ نے ای ہٹاؤ بھی۔ کیا جانے کس موے گھامڑ کی تصویر ہی۔

روح افزا نے کہا ماشاءاللہ کیا نظر ہی آپ کی بس جاؤ دیکھ لیا۔ یہ بھونڈی تصویر ہی۔ چلو بس رہنے دو۔ ایسا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایک جوان تو نظر نہین آتا پتلے پتلے ہونٹھ لال لال گورا گورا مکھڑا اور پیارے پیارے گال سے گلے گھٹنے کا کبھر رہا ہی -

روح - سنو بہن جو تمنے کہا مین نے سنا - مگر اماجان تو مانتی ہی نہین -

سپہر - اور سُنیے گا ذرا - ساری گلستان پڑھ گئین - پوچھتی ہین حکایت کے کیا معنی - اور خرابی کیا ہی - یہی تو خرابی ہی کہ اماجان ہاری مانین نہ جیتین -

حسن - اماجان ہی مان جاتین تو پھر رونا کاہے کا تھا اسوقت تو وہی زلیخا زن بود یا مرد والی مثل ہوئی - بہار النسا بہن کی دال نہ گلتی پھر -

روح - اچھا اب کچھ کہو تو - گتھی کیونکر سلجھیگی -

حسن - بتاؤ روح افزا بہن کہ اماجان سے کیونکر بولین اب ہماری تو توقع ہی ٹوٹ گئی - بے لحاظی بھی کی مگر وہی ڈھاک کے تین پات - اچھا ہمین کسی کا کیا اجارہ ہی - ہم شادی نہین کرتے بے بیاہے ہی رہے سہی - پھر ہمین شرم ہی کیا ہی - کل بہار النسا بیگم نے وہ بات کہی کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے - ہائے غضب روح افزا نے کہا کسنے کسنے بہار النسا بیگم نے - بہار النسا بہن نہین کہتین اب - حسن آرا بولی پہلے سُن تو لو بہن - وہ بات کہنا کہ دل پہ ابتک صدمہ ہی - کہنے لگین کہ ہمارے پاس کیون آکے بیٹھین گی - اپنے ہونون سوتون کے پاس بیٹھینگی - ہی ہی یہ آسمان کیون نہین پھٹ پڑتا - ارے غضب - ہمارے حق مین اور یہ کلمہ اور ایک دفعہ کہا تھا کہ بی مغلانی تم نہین سمجھین یہ حسن آرا کی گھٹ چالین ہین - اٹ لو لیے جاتی پاش پاش ہو گئی نہ ہو - مگر کہون کس سے کوئی سُننے والا بھی ہو جب - خیر جی اللہ مالک ہی - ہم بیگناہ ہین - اِس سے تو وہان اپنے شہر ہی مین اچھے تھے -

بہار النسا بیگم نے آن کر کہا - روح افزا - لو سب ٹھیک ٹھاک ہو گیا - اب اِن دونون سے پوچھ لو منظور ہو تو تیاریان ہون ورنہ اماجان تو قسم کھا بیٹھی ہین کہ انکی صورت نہ دیکھینگی - روح افزا اور بہار النسا نے چپکے چپکے کچھ باتین کین بہار النسا چلیگئی روح افزا نے اِن دونون بہنون سے آن کر کہا - بُرا بُرا سامنا ہی کہو کہون کہو نہ کہون - حسن آرا کا کلیجا دھڑ دھڑ کرنے لگا سپہر آرا کا رنگ فق ہو گیا -

حسن - کہیے یا نہ کہیے - اختیار ہی آپ کو - سا -

پھر پرسش جراحتِ دل کو چلا ہے عشق
سامانِ صد ہزار نمکدان کیے ہوئے

روح - ایک بات کہین جو مانو بہن - واسطے خدا کے سُن لو -

سپہر - کچھ سُنائی سُناؤگی کیا -

حسن - ہم تو سب کچھ سُننے کے لیے مستعد ہین - جب تک آزاد واپس نہین آتے جسکا جو جی چاہے سُنائے - مگر خدا وہ دن دکھائے آزاد کی صورت نظر آئے پھر کوئی کچھ کہے تو جانین -

سپہر - روح افزا بہن یا تو کہا نہ کرو اور جو کہو تو پھر صاف صاف -

حسن - ہان بیان کرو نہ بہن - ہم تو سختیان سہنے کے لیے پیدا ہی ہوئے -

[illegible] افزا نے کہا کہ باجی جان ابھی ابھی کہہ گئی ہین کہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اتا جان نے قسم کھائی ہو کہ عسکری ہی کے ساتھ حسن آرا کا نکاح ہو اور سپہر آرا کے لیے نواب باقر علی خان کے بھتیجے کو تجویز ا ہی۔ اگر تم دونون منظور کرو گی تو خیر ورنہ اتا جان تمھاری صورت عمر بھر نہ دیکھینگی۔ اور بھی بہت سی باتین کہین کہان تک بیان کرون۔ کہتی ہین کہ شاید اتا جان ایک مکان مین ساتھ نہ رہین۔ حسن آرا نے متحیر ہو کر پوچھا۔ کیا! سپہر آرا نے دانتون کے تلے انگلی دبائی۔

مغلانی نے زینے پر سے کہا حضور اخبار آیا ہی۔ پڑھیے تو لاؤن نہین نواب صاحب کے پاس بھیجدون۔ حسن آرا نے کہا لاؤ لاؤ۔ ہم پڑھ لین تو پھر لیجانا۔ سپہر آرا دوڑ کر اخبار لا ئی۔ حسن آرا نے اِدھر اُدھر مضمون اور خبرین پڑھلین پڑھتے پڑھتے دفعۃً ایک مضمون کی سُرخی نظر پڑی۔ دیکھتے ہی چونک اُٹھی اُنکے بشرے سے حیرت اور حسرت نمودار تھی سپہر آرا نے جو بہن کے چہرے کیطرف نظر ڈالی تو بھانپ گئی کہ آزاد کا حال ہی معلوم ہوتا ہی اس غریب لوطن پر کچھ تباہی آئی۔ روح افزا بھی غور سے دیکھنے لگی متحیر تھی کہ ماجرا کیا ہی۔ حسن آرا اُٹھکر کمرے مین چلی گئی تھوڑی دیر کے لبعد سپہر آرا اور روح افزا بھی گئین تو دیکھا کہ حسن آرا ایک پلنگ پر بیخبر سوتی ہین۔

سپہر آرا نے اخبار کی چارون طرف تلاش کی مگر کہین نہ ملا۔ روح افزا نے بھی ڈھونڈھا مگر نہ پایا۔ دو دفعہ دونون نے چوطرفہ ڈھونڈھ مارا مگر نہ ملا نہ ملا۔ دونون متحیر کہ اخبار گیا کہان زمین کھا گئی یا آسمان کھا گیا آخر رکھا کہین یہان ہی ہوگا تیسرے بار دونون نے پھر اِدھر اُدھر ڈھونڈھا مگر بے سود۔

روح افزا نے کہا حسن آرا کے نیچے تو ہو۔ شاید اخبار ہی پر سو گئین ہون سپہر آرا بولی بہن معلوم ہوتا ہی یہان آکر اخبار پڑھا اور پڑھ کر مارے رنج کے سو رہین۔ روح افزا نے پوچھا رنج کیسا اے یہ رنج کس بات کا۔ سپہر آرا نے اسکا جواب نہ دیا روح افزا بڑی دیر تک کچھ بڑبڑایا کی اِتنے مین بڑی بیگم نے بلوایا۔ پیاری نے آن کر کہا چلیے آپ کے سُسرال سے کوئی ماما آئی ہی۔ بڑی بیگم صاحب حضور کو یاد فرماتی ہین۔ روح افزا بڑی بیگم کے پاس گئین۔ تو سپہر آرا اپنی بہن کو پنکھیا جھلنے لگی۔ حسن آرا جاگ اُٹھی۔ دونون بہنون کی چار آنکھین ہوئین تو حسن آرا رونے لگی سپہر آرا نے کہا ہم تو پہلے ہی سمجھے تھے۔

حسن۔ اُف۔ ہی ہی۔

سپہر۔ پھر وہی۔ ہاے اللہ مین کیا کرون اب۔

حسن۔ کہا اخبار پڑھ لو۔ مگر ہمسے کچھ نہ کہنا۔

سپہر۔ سارے مین ڈھونڈھ مارا کہین نہ ملا۔

حسن۔ الماری مین رکھا ہی۔

سپہر آرا نے اخبار لیکر مضمون پڑھا۔

سائیسن کے ساتھ آزاد کی شادی
اور
حسن آرا بیگم کی خانہ بربادی

حیف برین دانش و تدبیر او	کور شدہ دیدۂ حق بین او

واہ ری دنیا اور واہ ری ہوا و ہوس۔ لعنت ہی اِن لعینون پر جو بھلے مانسون کا نام بد کرتے ہین پہلے پاکبازی اور عشق صادق کا دم بھرتے ہین۔ اور پھر دھوکا دے جاتے ہین۔ ۵

این نہ مردان اند اینہا صورت اند	بستۂ نان اند و مرد شہوت اند

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہمنے میان آزاد نامے ایک ہندی کی تعریف کی تھی اور لکھا تھا کہ میان آزاد ٹرکی گئے ہین تاکہ جنگ مین شریک ہون - ترکون کا ہاتھ بٹائین - روسیونکو نیچا دکھائین - ایک نوجوان اور عالی خاندان حسین و مہ جبین شایستہ و تربیت یافتہ بیگم صاحب نے انکو شریف الجانبین اور نجیب الطرفین اور فہمیدہ و سنجیدہ سمجھکر ٹرکی بھیجا کہ اگر وہانسے سرخرو آؤگے تو نکاح ہوگا - مگر - ع -

دیگر بجوید مناز کہ ترکی تمام شد

ایک معتبر ذریعے سے معلوم ہوا کہ میان آزاد ٹرکی مین ایک سائیس کی نوجوان بیوی پر عاشق ہوئے - لاحول ولا قوۃ - لاحول ولا قوۃ - ای پھٹکار کجا یہ قول و اقرار کجا یہ کردار -

اِس شخص نے اپنے خرو سالوس سے اُس خاتون عفیفہ کو بڑا دھوکا دیا مگر للہ الحمد کہ وہ معصوم ہی رہی - ہمکو یقین واثق ہی کہ جب بیگم یہ خبر وحشت اثر سُنے گی تو آزاد کے نام پر لاحول پڑھیگی - مگر افسوس ہی کہ اُس بیچاری تک یہ خبر نہ پہونچنے پائیگی وہ شب و روز آزاد کی جُدائی مین جلیگی اور یہ خبر ہی نہونے پائیگی کہ میان آزاد وہ گلچھرے اُڑا رہے ہین - بیگم کو شکر کرنا چاہیے کہ ایسے دون منش کے زور سے اُنھون نے نجات پائی - ع -

ہان مشو نا امید چون واقف نۂ ز اسرار غیب
باشد اندر پردہ بازیہای پنہان غم مخور

بیگم بیچاری کے دل سے کوئی پوچھے یہ خبر اسکے دل کے ساتھ وہ کریگی جو تپ دق جوان کے ساتھ اور فالج پیر فرتوت کے ساتھ کرتا ہی - افسوس صد افسوس وہ بیچاری سوچتی ہوگی کہ میان آزاد سرخرو آئینگے - نام ہوگا اقصائے روم سے ہندوستان تک اہل اسلام اور اہل ہنود اُنکی تعریف مین رطب اللسان ہونگے یورپ مین آزاد کی شجاعت و لیاقت کا غلغلہ ہوگا مگر - ع -

ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال
کارے کہ خدا کرد فلک را چہ مجال

ہزارون آرزوون کا خون ہوگیا - اور دو دن مین سُن لیجیے گا کہ اُس خاتون عصمت مآب کو جنون ہوگیا - اُمید کی کمر ٹوٹ گئی - وہ سوچینگی کہ اللہ اللہ جسکو ہم دل دین وہ ہیچ قوم مبتذل عورتون پر ریجھے - بڑی شرم اور خفت اور حسرت کی بات ہی اِس سے بڑھکر صدمہ اور کیا ہی - خوب یاد رکھنا چاہیے کہ - ع -

تو آشنائے حقیقت بہ یک روز از شمائل مرد — کہ تا کجاش رسیدست پایگاہ علوم
ولے ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو
کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم

نفس امارہ جب نفس مطمئنہ پر غالب آتا ہی تو انسانکو بے قابو کر دیتا ہی مگر طیب النفس بزرگوار نفس امارہ کو مغلوب کر دیتے ہین - ممکن کیا کہ نفس پلید اُنپر غالب آجائے کیا مجال - ع -

ای نفس پلید آدمی بن -
کُتے مین ولی کی خصلتین ہین

ہم اسقدر لکھ چکے تھے کہ روم کے ایک معتبر و مستند اخبار سے اِس خبر کی صداقت ہوئی - اخبار مذکور مین درج ہی کہ میان آزاد نے ایک سائیس کو زہر دلوا دیا اور اُسکی زوجہ بیست سالہ کے ساتھ نکاح پڑھوا لیا - ای لعنت خدا - تم کلامہ -

حسن - سپہر آرا ہم تو ایسا نہین سمجھتے تھے -

سپہر - باجی یہ سب غلط ہی -

حسن - غضب کیا قسمت کی خوبی ہی - جو کام ہوا بورا ہی ہوا -

سپہر - باجی یہ سب افترا پردازی ہی -

حسن - اخبار والے نے خوب لکھا ہی - ع -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہ خبثِ نفس نگردد بسالہا معلوم

سپہر- باجی جان ہم تو فال دیکھینگے-

سپہر آرا نے فال دیکھی کہ یہ خبر سچ ہی یا غلط- یہ غزل نکلی ؎

خوش آمد گل وزان خوشتر نباشد	کہ در دستت بجز ساغر نباشد
بیا ای شیخ در خمخانۂ ما	شرابے خور کہ در کوثر نباشد

سپہر آرا کو ڈھارس ہوگئی کہ حافظ شیرازی نے سچا سچا حال بتا دیا-

حسن آرا نے کہا ہمارا تو شیشۂ دل چکنا چور ہوگیا- ہاے ہم کیا جانتے تھے کہ عشق خانہ خراب یہ نتیجہ اور یہ برا دن دکھائیگا ؎ -

نام الفت سے ہم نہ تھے آگاہ	کسی یوسف کی تھی نہ ہرگز چاہ
عیش و عشرت سے کٹتی تھی اوقات	چہچہون مین گذرتے تھے دن رات
عشق سنتے تھے نہ افسانہ	شمع رویون پہ تھے نہ پروانہ
جان دیتے نہ تھے کسی گل پر	ہنستے تھے نالہاے بلبل پر
دل چھپاے ہوے تھے چورون سے	خوف تھا انکھڑیون کے ڈورون سے
دم نکلتا تھا تیغ ابرو سے	دل الجھتا تھا ذکر گیسو سے
دل کو چاہ ذقن کی چاہ نہ تھی	کسی یوسف لقا سے راہ نہ تھی
قیس کا سنتے تھے جو افسانہ	کہتے تھے وہ بشر تھا دیوانہ

مگر ہی یہ معلوم ہی نہ تھا- ؎

جب طبیعت کسی پہ آئیگی
ساری حکمت یہ بھول جائیگی

جب دل آیا تو معلوم ہوا کہ عشق اسکو کہتے ہین- جب انسے جدائی ہوئی تو کڑھنے لگے کبھی غم و افسوس کرتے تھے کبھی دل کو ڈھارس دیتے تھے مگر ؎

حال اوّل سے یہ نہ تھا ظاہر	کہ اسی غم مین ہونگے ہم آخر

اپنا کیا اپنے آگے آیا- اُف فوہ بڑا دھوکا کھایا- یہان آزاد کے ہتھکنڈے کیا معلوم ہین- ؎ -

ز جوش آتش غم شعلہ افشان شد دماغ من
خدایا بر دلم رحمے کہ خون گردید داغ من

ہاے یہ کیا ہوا- ہمارا ذرا خیال نہ آیا- ایک ہیچ قوم عورت کو بیاہا حسن آرا کو بھول گئے- مہینون اسی رنج مین گذر گئے کہ ٹرکی کیون بھیجا- ہاے بیٹھے بٹھائے اُسکی جان کے کیون خواہان ہوے- رات دن دعا مانگی کہ یا الٰہی بامراد واپس آئے- مگر یہ کیا معلوم تھا کہ دفعتہً خرمن امید پر غم کی بجلی گر پڑیگی- نصیبون کی شامت نے آج یہ سنائی- برسون کی محنت خاک مین ملائی- قسمت پھوٹ گئی- ہاے بس آرزو وہی تو یہ ہی کہ ایکدفعہ چار آنکھین ہون تو جھک کر سلام کرون-

سپہر- اگر یہ سچ ہی تو بڑا چھچھورا پن کیا- یہ سوجھی کیا پھر اتنی دور گئے کیا کرنے تھے- مگر یہ خبر ضرور غلط ہی-

روح افزا جو کوٹھے پر آئی- تو سپہر آرا نے کہا ذری باجی کو تو دیکھو- پوچھا کیون کیون کیسی ہین- کہا کیا بتاؤن- ایسا بخار ہی کہ نبض پر ہاتھ نہین رکھا جاتا بدن خدانخواستہ تنور کی طرح جل رہا ہی- روح افزا نے دلائی ہٹا کر دیکھا تو کہا اُف یہ اتنی ہی دیر مین ایسی تپ آگئی حسن آرا نے روح افزا کو دیکھ کر رونا شروع کیا-

روح افزا نے کہا- بہن- روتی کیا ہو- اچھی ہو جاؤگی- ذری دل کو ڈھارس دو- طبیعت کو قابو مین رکھو ایسا بھی نوج کوئی بیماری مین گھبرائے- بہار النسا کو بلوایا- وہ بھی بیتاب ہو کر آئین- آتے ہی زینے کے پاس سے بآواز بلند پوچھا کیسی ہین کیسی- آن کر دیکھا تو متحیر- ایں! یہ کب سے بخار ہی سپہر آرا؟ اُف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بدن پر ہاتھ رکھا تو معلوم ہوا جیسے کسی نے جُھلسا دیا۔ اُف توبہ توبہ۔ اِسوقت انکے دل سے کوئی پوچھے۔ بہار النسا کے یہ کلمات محبت سُنکر حُسن آرا نے کہا باجی میرے قلب کی عجب کیفیت ہی ہر طرح کی بیماری مین نے اُٹھائی ہی۔ مگر قلب اِس درجہ کبھی ضعیف نہین ہوا ہاتھ پانون سنسناتے ہین اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے ہر عضو بدن سے جان نکل رہی ہی بولتی ہون تو کمال تکلیف ہوتی ہی اور قلب کے پاس میٹھا میٹھا درد سا ہوتا ہی رہ رہ کے درد ہوتا ہی اور سر پھٹا جاتا ہی مین کیا کرون بہار النسا آبدیدہ ہوگئی۔ بڑی بیگم کو بلوایا۔ وہ جریب ٹیکتی ہولی بدحواس اور سراسیمگی کی حالت مین آئین۔

ب۔ (پیشانی پر ہاتھ رکھکر) اُف۔ اللہم ہی کیا ہوا کیا۔

بہار۔ بخار سا بخار ہی۔

نواب صاحب دوڑتے ہوے آ گئے۔ خیریت ہی۔ دو پرائے تو اصیلین اور ماما اور روح افزا اور سپہر آرا اور بہار النسا سب کو افسردہ پایا۔ حسن آرا کو دیکھا تو آنکھین چھت سے لگی ہوئی تھین۔ دل بہار قرآن کی ہوا دے رہی ہی۔ پیاری کی مان نے صدقہ اُتارا۔ نواب صاحب نے نبض پر ہاتھ رکھا تو رنگ فق ہوگیا۔ پوچھا یہ حال کب سے ہی۔ ہمین کسی نے اطلاع بھی نہ دی۔ حسن آرا نے بہت آہستہ سے کہا۔ دولھا بھائی۔ اِسکے بعد کچھ کہنے کو تھی۔ مگر غشی طاری ہوگئی۔ بڑی بیگم نے کہا۔ سورۂ حمد دم کرو۔ سورۂ حمد دم کرو۔ روح افزا نے کہا دولھا بھائی ڈاکٹر بلواؤ۔ اتنے مین محمد عسکری صاحب تشریف لائے۔

عسکری۔ ہم آئین۔

بہار۔ ای چلے بھی آؤ اسوقت۔ عسکری ذری نبض تو دیکھو میرا بھائی کچھ بتا۔ ای یہ دم کے دم مین ہو کیا گیا۔

عسکری۔ (نبض دیکھکر) بڑے حکیم صاحب کو بہت جلد بلوائیے۔ ان) دوڑو اور جلد بلا لاؤ۔ کسی سواری پر آئے ہو۔

عسکر۔ پالکی گاڑی پر۔ ابھی بلاتا ہون۔

بہار النسا نے محمد عسکری کو علحدہ لیجا کر پوچھا بھائی عسکری سچ سچ بتانا حسن آرا کیسی ہی۔ محمد عسکری نے کہا۔ بہن کیا بتاؤن نبض ہی نہین ملتی۔ اِس فقرے پر بہار النسا نے دوہتڑ پیٹنا شروع کیا عسکری نے کہا اب مجھے جانے دو۔ مگر جب تک وہ آئین یہان خدا جانے کیا ہو جائیگا۔ بہار النسا اور بھی روئی اور سر پیٹنے لگی۔ نواب صاحب نے آنکر سمجھایا اور کہا یہ وقت دوا اور علاج کا ہی۔ اور رونا تو عمر بھر ہی۔ بہار النسا جی کڑا کر کے کمرے مین آئی آنکھین لہو کی بوٹیان بدن تھر تھر کانپ رہا ہی۔

محمد عسکری فوراً پالکی پر سوار ہو کر بڑے حکیم صاحب کو بلانے گئے اور نواب صاحب نے کوچبین کو حکم دیا کہ ابھی ابھی فٹن تیار کرو۔ ذرا دیر نہو ہمایون فر نے پوچھا خیر تو ہی۔ یہ آج سب کے سب بدحواس کیون ہین نواب صاحب نے حال بیان کیا تو ہمایون فر بھی آبدیدہ ہوگئے۔ کہا آپ یہان ہی رہین۔ مین جا کر سول سرجن کو ساتھ لاتا ہون۔ نواب صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ ہمایون فر فٹن پر سوار ہو کر سول سرجن صاحب کے ہان گئے کارڈ بھیجا۔ پرنس مرزا ہمایون فر بہادر پڑھکر صاحب ممدوح باہر نکل آئے اور بڑے تپاک سے ہاتھ ملا کر حال پوچھا اور کہا ہین ابھی آپ کے ساتھ چلتا ہون اُسی دم صاحب سول سرجن آ گئے۔ نواب صاحب کو اطلاع کی گئی۔ باہر آ کے صاحب سے ہاتھ ملایا۔ خواصین نے آن کر کہا پردہ کرا دیا گیا آئیے حضور۔ سول سرجن اور نواب صاحب اندر تشریف لیگئے حسن آرا بیگم کی نبض دیکھی۔ جیبی گھڑی طوکی پھر نبض دیکھی۔ حال پوچھا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہا ہم جانتے ہین کہ کسی سانحے کی خبر سُنی ہی - جسکے صدمے
سے اسدرجہ بیتاب ہو گئین - کسی عزیز کے مرنے کی خبر سُنی ہو
یا کسی بنک مین روپیہ رکھا ہوا اور دوالہ نکل گیا ہو - یا کوئی اور
بات اس قسم کی ہوئی ہو - ہی کچھ ایسا ہی - قلب پر صدمہ
پہونچا ہی - نواب صاحب سے قلم دوات کاغذ مانگا - پیاری نے
حاضر کیا نسخہ لکھا اور کہا جانسن اینڈ کمپنی کی کوٹھی سے منگواؤ
آٹھ بجے ہم پھر آئینگے - نواب صاحب نے باہر دریافت کیا کہ
آپ کے نزدیک طبیعت کیسی ہی - ڈاکٹر صاحب نے کہا - ردی
حالت ہی - بڑا صدمہ پہونچا ہی - علاج مشکل ہی - ایک اشرفی
پاکٹ مین رکھکر صاحب سول سرجن تشریف لیگئے - اتنے مین
محمد عسکری صاحب بڑے حکیم جی کو لیکر آئے - بڑے حکیم معمر آدمی
تجربہ کار - لائق فائق - عالم و فاضل تمام شہر مین ہوا بندھی تھی
اور لوگونکا مقولہ تھا کہ دست شفا ہی - حکیم صاحب محمد عسکری کے
ساتھ تشریف لائے - بسم اللہ کہکر نبض دیکھی - اور سوال کرنے
شروع کیے -

حکیم صاحب - کتنے دن سے طبیعت علیل ہی صاحبزادی
کی -

نواب صاحب - جی بس آج ہی بخار آ گیا اور دیکھتے ہی
دیکھتے تپ اس درجہ شدید ہو گئی -

حکیم - کسی قسم کی خلش پیشتر سے تھی - غذا مین بے احتیاطی
تو نہین ہونے پائی -

ن - مُطلق نہین -

حکیم - گھر مین کسی سے لڑائی یا تکرار ہوئی تھی -

ن - نہین -

عسکر - انکی دادی - والدہ کسی امر پر
انسے ناراض تھین - مگر کوئی جھگڑا نہ تھا -

حکیم - ہمارے علم و یقین مین کسی امر کے رنج اور انتہا کے
غم نے انکو بیمار کر دیا -

ن - ڈاکٹر صاحب کی بھی یہی رائے ہی -

حکیم - کسکی رائے -

ن - ڈاکٹر صاحب آئے تھے - سول سرجن - اُنھون نے
بھی یہی فرمایا -

حکیم - (چین بہ جبین ہوکر) کیا معالج ڈاکٹر ہی -

عسکر - نہین حضور بلا لیا تھا اُن کو بھی - سب
گھبرا گئے تھے -

حکیم صاحب نے پھر نبض دیکھی - باہر جاکر بیٹھے -
محمد عسکری کے کان مین کہا کام تمام ہو گیا ہی نسخہ لکھکر تشریف
لیگئے - نواب صاحب کے ہاتھ پاؤن پھولے ہوے تھے میرزا
ہمایون فر اسسٹنٹ سرجن کو بلا لائے نواب صاحب نے کہا
حضرت اب ہم آپ کو جانے نہ دینگے - اسسٹنٹ سرجن نے بھی
جاکر نبض دیکھی - حال پوچھا - صاحب سول سرجن کا نسخہ دیکھا
اور کہا صاحب نے خوب نسخہ لکھا ہی - میرزا ہمایون فر نے دریافت
کیا کہ طبیعت کیسی ہی - سچ سچ بتائیے گا - اسسٹنٹ سرجن نے کہا
بہت ردی حالت ہی - ہم یہ نہین کہتے کہ خدانخواستہ جان ہی پر
بن آئیگی - مگر مشکل ہی - حکیم کا علاج ہوگا تو پھر ہلاک ہی ہو جائیگی
میرزا ہمایون فر اور نواب صاحب اور محمد عسکری باہم مشورہ
کرنے لگے کہ کیا کرنا چاہیے تو شہزادہ ہمایون فر نے کہا انکی رائے ہی
کہ اگر حکیم کا علاج ہوا تو بچنا محال ہی - نواب صاحب نے کہا -
اور حکیم جی ڈاکٹر کا نام سُنکر بڑے خفا ہوتے تھے یہ تو ان
لوگونکا قاعدہ ہی - محمد عسکری نے مشورہ دیا کہ طبیب یونانی معالج ہو -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مگر شہزادہ ہمایون فر نے اِس راے سے اتفاق نہ کیا۔ سوداگر کی دُکان سے دوا آئی۔ ایک (مارک) یعنی ایک مرتبے کی مقدار دی گئی۔ نواب صاحب نے جانچ کر دوا دی اب حسن آرا کی کیفیت سنیے کہ انتہا کی نقیہ۔ آنکھین چھت سے لگی ہوئین تشنگی کا غلبہ قلب اُٹھا جاتا تھا بے چینی کی حد نہ تھی۔ آنکھون سے آنسو جاری۔ دماغ پر اِسقدر گرمی تھی کہ مثل تنور پھنک رہا تھا۔ کبھی سپہر آرا کو دیکھکر روتی تھی۔ کبھی روح افزا سے کہتی تھی کہ بہن کہنا سننا معاف مگر اچھی طرح کوئی سمجھ سکتا نہ تھا کہ کیا کہا۔ بہار النسا انتہا سے زیادہ مضطر و بیقرار تھی جب حکیم صاحب نے کہا کہ گھر مین کسی سے جھگڑا تو نہین ہوا تو بہار النسا بیگم اپنے دل مین سخت خفیف ہوئین سپہر آرا کو خوب معلوم تھا کہ حسن آرا کو بیماری کیا ہے۔ بڑی بیگم بیچاری چپ چاپ بیٹھی حسن آرا کی کیفیت دیکھ رہی تھین۔ اِس درجہ غم تھا کہ زبان سے کوئی کلمہ نہین نکلتا تھا مگر آنکھین اشکبار اور دل مضطر و بیقرار۔

ن۔ حسن آرا بیگم حسن آرا بیگم۔

حسن آرا نے آنکھین کھول کر دیکھا مگر بات کرنیکی طاقت نہ تھی۔

بہار۔ بولو پیاری بہن۔ آہستہ ہی سے کچھ کہو۔

حسن آرا نے اشارے سے کہا پانی پلاؤ۔ بڑی شدت کی تشنگی ہے۔

حسن آرا غلبۂ تشنگی سے سخت بیچین تھی۔ تھوڑی دیر مین ذرا سا پانی بہار النسا نے دیا پانی پینے سے کسیقدر تشفی ہوئی۔ اِتنے مین سول سرجن صاحب پھر آئے۔ پردہ کیا گیا۔ زبان دیکھی۔ نبض دیکھی۔ نسخہ لکھا۔ اور کہا دو گولیان آئینگی۔ دونون اسیوقت کھلا دیجیے۔ اور شیشی مین جو عرق آئیگا۔ وہ گولی کھانے کے آدھ گھنٹے کے بعد پلا دیجیے۔ ایک مارک آدھ آدھ گھنٹے کے بعد ایک ایک مارک پلانا۔ صبح کو ہم پھر آئینگے اور ضرور آئینگے۔ اگر رات کو طبیعت زیادہ بے چین ہو تو ہمکو فوراً اطلاع دیجیے گا۔ پانی بہت کم پائین اسکا ضرور خیال رہے اور جس طرح کمرہ صاف ہے اسی طرح صفائی کا خیال رہے۔

حسن۔ (آہستہ سے) قلب از بس ضعیف ہے۔

ن۔ کہتی ہین قلب بہت ضعیف ہے۔

سول سرجن۔ پوچھیے کوئی وجہ بیان کر سکتی ہین۔

حسن۔ ہان دل پر صدمہ پہونچا تھا۔

سول۔ ہم سمجھے ہی تھے۔

یہ کہکر سول سرجن صاحب باہر تشریف لیگئے۔

حسن۔ مگر اب ہمین اپنے بچنے کی ذرا امید نہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ رگ رگ سے کوئی جان نکال رہا ہے۔ اور قلب پر برچھی کی نوک سی لگتی ہے۔ اُف ہاتھ پانون اینٹھے جاتے ہین۔ ذرا کسی پہلو چین نہین آتا۔ انتہا کی بیقراری ہے بات کرنا پہاڑ ہے سپہر آرا کہان ہے۔ بہار النسا بہن کہان ہین۔

بہار۔ سب بیٹھے ہین تمھارے پاس تم گھبراؤ نہین ہم سب بیٹھے ہین۔ ذرا دل کو مضبوط رکھو۔ ڈاکٹر صاحب کہ گئے ہین کہ بہت باتین نہ کرین۔ (قریب جاکر) بہن بتاؤ تو ایسا کیا صدمہ پہونچا خدانخواستہ کہ دم کے دم مین یہ حالت ہوگئی۔ صورت دیکھے ڈر معلوم ہوتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب سے نواب صاحب نے پوچھا۔ اب تو خوف کا مقام نہین ہے۔ سول سرجن نے کہا ابھی آرام نہین ہوا طبیعت ٹھہر گئی ہے صبح آن کر ہم کچھ کہ سکینگے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رات بھر حسن آرا تڑپا کی۔ بڑی بیگم آٹھ دس دفعہ ادھر
اُدھر جا کر منھ ڈھانپ ڈھانپ کر روئین۔ بہار النسا اور
روح افزا آپسمین گلے مِل مِل کر اشکبار ہوئین اور سپہر آرا کی
تو عجب ہی کیفیت تھی۔ اشک تمام شب آنکھون سے جاری
رہے نوابصاحب نے سرہانے بیٹھے بیٹھے ٹرکا کر دیا مُغلانیون
اصیلون نے آنکھو ہین رات کاٹی۔ باہر شہزادہ ہمایون فر
مثل ماہی بے آب تڑپ رہے تھے۔

رات کو دو مرتبہ شہزادہ معزی الیہ ڈاکٹر صاحب کے
پاس آپ بھیجے گئے۔ صبح کے وقت حسن آرا کو اسقدر طاقت
نہ تھی کہ بات کر سکتی۔ آنکھون کے اشارے سے باتین کرتی
تھی۔ مگر ہچکی اور بے چینی صاف ظاہر ہوتی تھی۔

ٹھیک چھ بجے کے وقت سول سرجن صاحب
تشریف لائے۔

سول۔ رات کو دوسری مرتبہ نسخہ لکھا اُسنے فائدہ کیا۔

ن۔ جی ہان ہچکیان بند ہو گئین۔

سول۔ بخار شب کو کیسا تھا۔

ن۔ کبھی کم کبھی زیادہ۔ تین بجے کے وقت اسقدر
شدت تھی کہ پیشانی پر ہاتھ رکھنا محال تھا۔ سارا بدن
پُھنک رہا تھا۔ اور بار بار پانی مانگتی تھی۔

سول۔ (نبض دیکھکر) کم ہی۔

اِسکے بعد صاحب سول سرجن نے ایک آلہ چوبی سے
قلب اور جگر کا امتحان لیا اور باہر آن نواب صاحب سے کہا
"بہت کم امید ہی"۔

اِتنے مین ایک مامانے اندر سے آن کر کہا۔ نواب صاحب
حضور جلدی آئیے حسن آرا بیگم کی عجب حالت ہی۔ ہمایون فر
اور حکیم صاحب سخت متحیر ہوئے اور نوابصاحب دوڑتے ہوئے
اندر گئے ڈاکٹر صاحب اور حکیم صاحب دونون بلوائے گئے۔

مغ۔ ٹھہر گئی۔ ٹھہر گئی طبیعت۔

پیاری کی ماں۔ اُف۔ اُف۔ کیا جانئے یہ ہوا کیا تھا۔

ماما۔ اللہ نے عزت رکھی۔

بابو۔ ڈاکٹر صاحب نے دوپہر کے بعد پھر جگر کا آلہ چوبی سے
امتحان لیا۔ حکیم صاحب نے نبض دیکھی۔ دونون کی رائے تھی
کہ سابق کی نسبت اب ضعف زیادہ ہی فوراً صاحب سول سرجن
طلب ہوئے اُنھون نے آنکر حال سُنا۔ اسسٹنٹ سرجن سے
مشورہ کیا۔ نسخہ لکھا۔ نوابصاحب کی تشفی کی اور کہا اب دوا
نے اثر دکھایا۔ اب ہمکو ذرا تشفی ہوئی۔ ابتک تو ہمکو یہی
نہین معلوم تھا کہ دوا اثر کرے گی بھی یا نہین۔ شکر ہی کہ
اب ہمکو تقویت ہوئی۔

حسن۔ دولھا بھائی۔ میرا کام تمام ہوا جاتا ہی۔

ن۔ نہین گھبراؤ نہین۔ دو چار گھنٹے مین افاقہ ہو جائیگا۔

بڑی بیگم نے نوابصاحب کو پردے کے پاس بُلا کر کہا۔
لو یہ دس اشرفیان صاحب کو دے دو۔ اور ہاتھ جوڑ کر کہو
کہ اسوقت یہین بیٹھین باہر نہ جائین نوابصاحب نے کہا اچھا۔
دس اشرفیان صاحب سول سرجن کو بطریق نذر دکھائین
اُنھون نے فوراً قبول کر لین۔

ن۔ جناب اِنکی والدہ بہت بیقرار ہین۔ فرماتی ہین کہ آپ
مہربانی کرکے کچھ عرصے تک یہین تشریف رکھین۔

سول۔ ہان ہم ہین کچھ دیر تک۔ اور بابو صاحب
بیٹھے ہین۔

حکیم۔ مین رخصت ہوتا ہون۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ن - نہین قبلہ - آپ یہین تشریف رکھین -

حکیم - گھر تک ہو نہ آؤن -

ن - ہم تو اسوقت نہ جانے دینگے -

حکیم صاحب نہایت ہی خوش ہوئے کہ دو ڈاکٹرون کے سامنے اسقدر خاطر ہوئی اور ڈاکٹر صاحب اپنے دل مین سوچے کہ ایسا نہو یہ لوگ ڈھلمل یقین تو ہین ہی اور عورتون پر بہیان دارمدار بھی زیادہ ہے - کہین حکیم صاحب کا علاج نہ شروع کردین - اسسٹنٹ سرجن نے انگریزی مین کہا کہ اِن لوگون کو ذرا بھی انگریزی ادویہ کا بھروسا نہین -

حسن آرا نے سپہر آرا سے کہا بہن اب تو بچنے کی اُمید نہین - تم لوگ تو چشم ظاہربین سے دیکھتے ہو تمھین ہمارا حال کیا معلوم کہ قلب کی کیفیت کیا ہے - بس یہی معلوم ہوتا ہے کہ زہر کی بجھی ہوئی برچھی کوئی بھونک رہا ہے - اور اسوقت سب سے زیادہ یہ خیال ہے کہ آزاد پیارے آزاد ہمارے بعد کیا کرینگے - ؎ -

ہر دم از افغان و آہ آتشین و چشم تر
رعد نالان برق سوزان ابر گریان نسیم ما

ادھر حسن آرا بیگم سپہر آرا سے آہستہ آہستہ گفتگو کرتی تھین ادھر نواب صاحب کو حکیم جی پٹی پڑھا رہے تھے -

حکیم - حضرت اِنکے علاج سے تو ازالۂ مرض معلوم -

ن - دیکھیے خدا مالک ہے -

حکیم - خدا جانے کیا الّم غلّم دیتے جاتے ہین -

ن - درست ہے -

شہزادہ میرزا ہمایون فر ڈاکٹرون کے از بس معتقد تھے - جھلا کر آہستہ سے کہا نواب صاحب آپ بھی عجیب آدمی ہین - درست درست کہتے چلے جاتے ہین اور حکیم صاحب تو ڈاکٹرون کے خلاف کہا ہی چاہین -

اب سنیے کہ بڑی بیگم صاحب نماز پڑھ رہی ہین - بہار النسا چھت پر مغلانی سے باتین کرتی ہین - نواب صاحب اور میرزا ہمایون فر بہادر حکیم جی کی نسبت باتین کر رہے تھے حکیم صاحب ایک گھنٹے کے لیے رخصت ہو کر گھر گئے تھے - محمد عسکری بھی ہمراہ رکاب حکیم صاحب چلے گئے تھے - اور دفعتہ اندر سے رونے کی آواز آئی - سب دنگ کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے - نواب صاحب فوراً لپکے بڑی بیگم غل مچاتی ہوئی زینون پر جاتی تھین -

ن - کیا ہوا کیا - ہوا کیا -

بہار - (سر پیٹ کر) جو کچھ ہونا تھا وہ ہوگیا -

سپہر آرا کونے مین کھڑی سر پیٹ رہی ہے - روح افزا سرہانے زار زار روتی ہے بڑی بیگم صاحب نے اینٹ اٹھائی اور زور سے سر پر لگائی -

نواب صاحب نے جا کر دیکھا تو حسن آرا بالکل مردے کی طرح بےحس و حرکت پڑی تھی -

ن - یہ کیا ہوا -

مغ - ایک ہچکی آئی اور بس آنکھین پھر گئین -

نواب صاحب نے نبض دیکھی - اور کہا نہین ابھی گرم ہے گھر بھر مصروف گریہ و زاری تھا - کہرام مچا ہوا - تمام محلے سے بکا اور بین کی آواز بلند تھی - سپہر آرا نے تین دفعہ دیوار سے سر ٹکرایا تو خون جاری ہو گیا مغلانی نے لاکھ لاکھ سمجھایا مگر بیکار -

ن - ارے ذرا چپ رہو - مین ابھی ڈاکٹر کو لاتا ہون - یہ کہکر نواب صاحب گاڑی پر سوار ہوئے اور ڈاکٹر کے ہان گئے -

CC-0 Kashmir Research Institute, Digitized by eGangotri

قیدی کی رہائی

اتنے عرصے تک قید مین رہکر میان آزاد نہایت ہی پریشان ہوئے۔ ایک روز اُنھون نے وزیر جنگ کے نام خط لکھا۔

حضور اقدس۔

مین قید خانے مین بیٹھا ہوا اُس شخص کیطرف مخاطب ہوکر یہ شعر پڑھتا ہون جسکی بدولت مین ناکردہ گناہ قید ہوگیا ہے

انچہ کردی تو بمن ہیچ بہ انسان نکند
مرگ با جان نہ کند کفر بہ ایمان نکند

مگر افسوس ہی کہ گو اب وہ بھی میرے خلاف نہین۔ مگر نامساعدت بخت کو کوئی کیا کرے۔ مین صاف صاف لکھونگا کہ حضور نے تحقیقات کامل نہ کی اور یہانتک اس معاملے مین اغماض فرمایا کہ ابتک میری خبر ہی نہین جُرم تو یہی عائد ہوا نہ کہ مین روسی جاسوس ہون۔ مگر ہندوستان اور انگلستان اور مالٹا تک سے خطوط آئے کہ یہ شخص روسی جاسوس نہین ہندی ہی اور تاہم قید خانے سے نجات نہ ملی۔ افسوس صد افسوس مس ہیلڈا جنھون نے مجھے روسی جاسوس بنایا تھا وہ خود معترف ہین کہ اُنسے غلطی ہوئی۔ ہرڈربی کی کوٹھی مین فروکش ہوا وہ اور اُنکے باپ دونون مجھسے واقف ہین لفٹنٹ اپلٹن اور کپتان اسمتھ نے شہادت دی مگر ہم قید خانے ہی مین ہین۔ افسوس حیرت اور حسرت کی انتہا ہی نہین اب یا تو میرے قتل کا حکم ہوجاے یا رہائی کا۔ کیونکہ اگر رہائی نہوئی تو جینے سے کیا فائدہ ہندوستان سے آئے تھے کہ ترکون کی طرف سے لڑین مگر اتفاق شامت اعمال۔ ع

شوق ہر رنگ رقیب سر و ساماں نکلا
قیس تصویر کے پردے سے بھی عریان نکلا

سمجھ ہی مین نہین آتا کہ اب کس مصلحت سے قید ہون۔

عریضۂ فدوی آزاد مجرم۔

یہ خط صاحب سپرنٹنڈنٹ سول جیل کے ذریعے سے وزیر جنگ کے پاس بھیجا گیا اُنھون نے پڑھا اور اُسپر لکھدیا جلد رہائی ہوگی۔

میان آزاد کے پاس یہ جواب بھیجدیا گیا۔ پڑھکر خاموش ہو رہے۔

اب سُنیے کہ دوسرے روز سول قید خانے مین ایک اور قیدی آیا۔ میان آزاد نے دیکھا کہ ایک سُرخ و سفید آدمی ہی نہایت ہی حسین و وجیہ۔ باہم گفتگو ہونے لگی۔

آزاد۔ آپ کس مُلک کے باشندے ہین۔

دوسرا قیدی۔ فرنچ ہون اور آپ۔

آزاد۔ ہندی۔

فرنچ۔ یہان کب سے ہین آپ۔

آزاد۔ ابھی چند ہی روز ہوے۔

ف۔ کس جُرم مین سول جیل مین آنا ہوا۔

آزاد۔ کیا عرض کرون۔ افسوس ہی۔

ف۔ ہماری نسبت مشہور کیا گیا ہی کہ روسی جاسوس ہی۔

آزاد۔ ہان! تو آپ ہمدرد ہین ہمارے۔

ف۔ کیا آپ پر بھی یہی جُرم عائد ہوا ہی۔

آزاد۔ جی ہان۔

ف۔ اندھیر ہی اندھیر۔

آزاد۔ جنگ کا زمانہ ہی جاسوس کے نام سے تو لوگ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بھڑکا ہی چاہین -

ف - یہ سچ مگر انتظام بھی ٹھیک نہین ہی -

آزاد - ابھی اِس امر کی نسبت کچھ راے نہین دے سکتا -

ف - ہان - واقف نہین ہین بخوبی آپ -

میان آزاد نے اِس نوجوان فرانسیسی سے پوچھا آپ روسی زبان سے بھی واقف ہین - اُسنے کہا ہان خوب واقف ہون - تُرکی فرانسیسی روسی تینون زبانین بول سکتا ہون - دو دن آزاد اور فرانسیسی مل جُل کر رہے تھے کہ فرانسیسی نے کہا حضرت اَبْ ہم اور آپ رازدان ہو جائین -

آزاد - رازدان ہو جائین اِسکے کیا معنی -

ف - ہم آپ سے راز کی باتین کہین - آپ ہمسے -

آزاد - بہتر -

ف - ہم روسی جاسوس تو نہین - مگر جب سے قید ہوے تب سے تُرکون کے خلاف ہو گئے -

آزاد - افسوس صد افسوس -

ف - افسوس کاہے کا آمین - ہماری طبیعت -

آزاد - ترک بڑے پاکباز اور سچے آدمی ہین -

ف - آپ ابھی واقف نہین ہمسے پوچھیے -

آزاد - ہم تو تُرکون کے عاشق ہین -

ف - اب بھی اِس حالت مین بھی -

آزاد - بیشک -

ف - آپ کو بے وجہ قید کر دیا -

آزاد - خوب کیا -

ف - خوب کیا! ہم تو دشمن ہو گئے ہین - بے وجہ قید کر دیا -

آزاد - جنگ کا وقت ہی نہ -

ف - بڑا بُرا کیا -

آزاد - اور کسی مُلک مین ہوتے تو اَبْ تک مار ڈالے گئے ہوتے -

ف - فرانس مین ایسا نہوتا - جو ہمارا مُلک ہی -

آزاد - جی ہان - ع -

حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر	خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی می کرد	میگفت گدا بودنِ کنعان خوشتر

حب وطن کا تقاضا یہی ہی جو آپ نے فرمایا -

ف - آپ جب برس چھ مہینے یہان رہینگے - تو کیفیت معلوم ہوگی -

آزاد - ہان! مگر آدمی اچھے ہین -

ف - اور گورنمنٹ -

آزاد - ابھی راے نہین دے سکتے -

ف - سُنا اور پڑھا کیا ہی -

آزاد - ع -

شنیدہ کی بود مانند دیدہ

ف - ہان یہ سچ ہی -

اِس نوجوان قیدی نے میان آزاد سے پوچھا آپ یورپ کے علوم سے واقف ہین - آزاد نے کہا جی ہان کچھ کچھ فرانسیسی نے پوچھا آپ جانتے ہین کہ شہاب ثاقب کی کیا اصلیت ہی آزاد نے کہا - اولاً جبل النار ارضی کے ٹکڑے بعض اوقات اجزاے کبریتیہ ارضیہ کے جوش کھانے سے اوپر چلے جاتے ہین - ثانیاً - بخارات ارضیہ اوپر چڑھ جاتے ہین اور بصورت شہب زمین پر گرتے ہین - ثالثاً - کرۂ قمر کے کوہ آتش فشان کے ٹکڑے زمین نازل ہوتے ہین - رابعاً - شہاب بھی اور اجرام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کی طرح اجرام فلکی ہین۔

پوچھا کہ یہ پہاڑ جناب باری نے کس مصلحت سے بنائے

آزاد نے کہا پہاڑون کی چوٹیان بادلون کے پانی کو منجذب کر لیتی ہین جس سے انسان فائدہ کثیر اُٹھاتے ہین۔ پودے نشو و نما پاتے ہین۔ درخت خضارت و نضارت سے سبزان ہند کی یاد دلاتے ہین۔ کوسون سبزہ زار چشمہ سار اور دریاے فهار بنجاتے ہین۔ دور دور کے مُلک طراوت سے شاداب ہو جاتے ہین۔

ف۔ زلزلے کے اسباب بیان کیجیے۔

آزاد۔ بہت اچھا۔

اولاً۔ کسی قسم کے اجزاے ارضیہ کبریتیہ وغیرہ جوش کھاتے ہین اور اُنسے ابخرہ پیدا ہوتے ہین اور وہ ابخرات محتبسہ باہر نکلنے کے واسطے متحرک ہوتے ہین جبکہ زمین کی کثافت کے باعث سے اُسکے مجاری و منافذ مسدود ہو جاتے ہین اور ابخرہ مذکور نکل نہین سکتے۔ تو ناچار اُنکی حرکت سے زمین مین زلزلہ پیدا ہوتا ہی۔

ف۔ آپ بہت لائق آدمی ہین۔

آزاد۔ یہ آپ کی ذاتی لیاقت اور حسن اخلاق ہی۔

ف۔ آپ فرنچ بخوبی بول سکتے ہین۔

آزاد۔ جی نہین مگر مطلب سمجھا دونگا۔

ف۔ آپ آئے کس غرض سے ہین۔

آزاد۔ شریک جنگ ہونے۔

ف۔ آپ کی حالت افسوس ناک ہی۔

آزاد۔ آئے تھے کہ میدان کارزار مین شمشیر لیاقت کے جوہر دکھائینگے۔ مگر یہ معلوم نہ تھا کہ قیدخانے جائینگے۔ ع۔

بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد

اور مصرعہ۔

شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

ف۔ ایک شخص میان آزاد نامی آئے تھے۔

آزاد۔ آئے ہونگے۔

ف۔ آپ ہی کے مُلک کے تو ہین۔

آزاد۔ ہونگے۔

ف۔ کیا آپ سے اُنسے ملاقات نہین ہی۔

آزاد۔ چار آنکھین کبھی نہین ہوئین۔

ف۔ سُنا کہ کسی بیگم نے اُنکو بھیجا ہی۔

آزاد۔ باشد۔

ف۔ جنگ کے فنون سے آپ واقف ہین۔

آزاد۔ جی ہان واقف ہون۔

ف۔ مجھے بھولیے گا نہین۔

آزاد۔ نہین ایسی بات ہی بھلا۔

شب کو قیدی کا پتا نہ ملا۔ میان آزاد نے اِدھر اُدھر جستجو کی۔ مگر بے سود۔ لوگون سے پوچھا مگر بیکار۔ حیرت تھی کہ یا الٰہی یہ کیا اسرار ہی۔ معلوم ہوتا ہی قیدی بھاگ کھڑا ہوا۔ صبح کو وزیر جنگ کے پاس ایک شخص عرضی لیکر گیا جسکا یہ مضمون تھا۔

حضور والا۔

حسب الارشاد واجب الانقیاد خاکسار دو دن تک سول جیل مین رہا میان آزاد نامے قیدی سے ملاقات کی۔ مختلف اُمور کی نسبت گفتگو ہوئی آدمی نہایت فہیدہ و سنجیدہ و ذی علم ہی۔ روسی جاسوس کہنا اُسپر تہمت تراشنا ہی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نہایت ملول اور افسردہ ہی۔ خود مین نے کئی بار ترکون کی
شکایت کی مگر آزاد نے مجھسے اتفاق رائے نہ کیا۔ یہ شخص ترکون
کا عاشق زار اور روم کا جان نثار ہی۔ کمال قلق اور افسوس کا
مقام ہی کہ ایسے جانباز دوست اور خیر طلب کے ساتھ لوگ اسطرح
پیش آیئن حضور ازراہ نوازش وکرم اسی وقت اُس بیگناہ
کی رہائی کا حکم صادر فرمایئن۔ ورنہ وہ کڑھ کڑھ کر مرجائیگا اور
ہماری بڑی بدنامی ہوگی کہ ایسے جوانمرد کو قید کرکے مار ڈالا۔
اور طرہ یہ کہ بیگناہ ہی۔ اور نہایت ذی علم۔

یہ عرضی پڑھکر وزیر جنگ نے حکم دیا کہ تم خود جاکر رہا کردو۔
اور کہو پرسون ہمسے ملاقات کرین۔

یہ صاحب سینیر یعنی اعلیٰ ناظم قید خانۂ سول تھے۔ اور
وزیر جنگ کے حکم کے بموجب میان آزاد کے پاس قیدیون
کی طرح رہے تھے تاکہ اس بہانے سے اُنکے کل حالات دریافت
کرین۔ تھوڑی دیر مین ناظم ممدوح گھوڑے پر سوار ہوکر
قید خانے کے پھاٹک پر پہونچے۔ حکم دیا کہ میان آزاد کو
طلب کرو۔ آزاد آئے تو دیکھا کہ جو صاحب کل شام کو
قیدی تھے وہ اِسوقت حاکم بنے ہوئے گھوڑے پر سوار
سامنے کھڑے ہین۔

آزاد۔ کل تو آپ ہمارے ہمدرد بنے تھے۔ مگر خوب خوب
بھرے ویسے آپ نے فرانسیسی بنے تھے۔ بھلے کو کوئی کلمہ
خلاف روم زبان سے نہ نکلا اور نکلتا کیونکر۔

ناظم۔ اب آپ رخصت ہون۔

آزاد۔ قید خانے کو سلام ہی۔

ناظم۔ ہم بہت خوش ہوئے کہ آپ نے رہائی پائی۔ مگر
افسوس ہی کہ اسقدر عرصے تک آپکو مُفت مین مصیبت

سہنا پڑی۔

میان آزاد ہشاش بشاش قید خانے سے چلے۔
ہُرمزجی پارسی کی کوٹھی پر پہونچے۔ ہُرمزجی نے بڑے تپاک سے
مصافحہ کیا اور کہا میڈا ابھی اسی وقت یہان سے گئین ہین۔
وزیر جنگ نے اُنکو بلایا تھا۔ اگر کوئی اور ہوتا تو سزا سے سخت
پاتا مگر اس پری پیکر کی ادا نے عین غصے کے وقت ایسا مجبور کیا
کہ سزا نہ دی۔ بس اتنا کہا کہ میڈا اس شکل وصورت کے ساتھ
سیرت بھی خدا نے تمکو اچھی دی ہوتی تو سبحان اللہ۔ میڈا
نے گردن نیچی کرلی۔

میان آزاد اور ہُرمزجی نے کھانا کھایا اور آرام کیا۔
شام کو خاتون مہ لقا مس میڈا تشریف لایئن۔ اور بہت جھک کر
میان آزاد کو سلام کیا۔ آزاد نے مسکرا کر جواب دیا۔

میڈا۔ آپ سے قول واقرار ہوگیا ہی کہ گذشتہ را صلواۃ۔
یہ مسکرانا کیا معنی جو کچھ ہُوا ہُوا مین اپنی غلطی اور حماقت پر
خود منفعل ہون۔

آزاد مس میڈا کو لیکر ایک کمرے مین گئے۔ میڈا نے کہا
آزاد مین نے تمکو سخت مصیبت مین مبتلا کیا۔ مجھے کمال افسوس
ہی۔ مگر تم مطمئن رہو کہ مین اسکے عوض مین ایسا سلوک
کرونگی کہ تم عمر بھر یاد کروگے۔ وزیر جنگ نے مجھے کل بلایا تھا۔
مین نے ہاتھ جوڑکر اُنسے کہا کہ میرا قصور معاف کیجیے اور ایک
التماس قبول فرمایئے۔ کہا ہمنے قصور معاف کیا۔ مین نے
التجا کی کہ ایک التماس قبول فرمایئے۔ کہا بسر وچشم منظور ہی۔ مین نے
کہا۔ آزاد کو کوئی معزز جنگی عہدہ دیجیے۔ یہ کہکر مین بے اختیار
رونے لگی۔ میری تشفی کی اور کہا کہ تین چار دن مین ہم اُنکو
ایک معزز کا عہدہ دینگے۔ تم اپنے ساتھ اُنکو لاؤ۔ پرسون کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وعدہ ہی آپ میرے ساتھ چلیے گا۔

آزاد۔ زہے طالع۔

ہینڈا۔ ضرور چلیے گا۔

آزاد۔ بالضرور ایسی بات ہی بھلا۔

ہینڈا اور آزاد باہر آئے۔ ہرمزجی نے پوچھا کیا راز و نیاز کی باتیں ہوتی تھیں۔ آزاد اور ہینڈا دونوں مسکرائے اور ہینڈا رخصت ہوئیں۔

عبرت اور نصیحت

لب چشمہ سار لطافت بار ایک گلشن پربہار روکش گلزار فرخار میں ایک پری تمثال جادو جمال نوجوان عورت ہری ہری دوب پر سفید چاندنی بچھائے بصد انداز دلربائی و شان برنائی متمکن ہی۔ اور سامنے ایک ادھیڑ عورت کھڑی باتیں کرتی ہی۔ نوجوان عورت کی باتون سے معلوم ہوتا ہی کہ کسی بڑی مصیبت سے بچ نکلی ہی اور ہنس ہنس مسکرا اپنی پچھلی مصیبت کی نسبت گفتگو کرتی ہی۔

نوجوان۔ (نو) اُف بڑی مصیبت سے اللہ نے بچایا۔

خادمہ۔ (خ) کیسی کچھ۔

نو۔ مگر سچ کہنا۔ کیا تدبیر سوجھی ہی۔ کیون۔

خ۔ اللہ جانتا ہی اور کوئی نہ سوجھتی۔

نو۔ مگر پتا لگاتے رہیئے کہ اب کیا کیفیت ہی۔

خ۔ مین روز روز کا کچا چٹھا کہہ سناؤنگی۔

نو۔ ہان خوب یاد آیا۔ تم سے کیا واسطہ مرے تو ہم مرے۔

خ۔ اللہ نہ کرے۔

نو۔ اُف۔ اُسوقت تمسے ہنسی کیونکر ضبط ہو سکی۔

خ۔ ہوی مارے ہنسی کے بُرا حال تھا اور اُنکی یہ کیفیت کہ ڈھاڑیں مار مار کر روئیں۔ تو مین سمجھاؤن کہ دیکھو دیکھو ایسا نہو سب پر کھل جائے کہ زہر کھایا ہی۔ بڑی دل لگی ہوئی۔ چہرہ زرد ہوگیا۔ اور ایک دفعہ بڑی زور سے آہ سرد بھر کر نعرہ مارا اور گر پڑے کہا ہائے افسوس اتنے دن تک۔ اِسکے پیچھے اوقات ضائع کی مگر نتیجہ یہ نکلا! بڑی دیر تک لڑتے رہے کہ مین بھی ساتھ جاؤنگا۔ مین نے کہا کچھ خیر ہی میان۔ ہوش کی دوا کرو۔ ہم اپنے اللہ جانے کس تدبیر سے دفنائین۔ کس راہ سے جنازہ لیجائین۔ ہمارا گانون ہمارا محلہ۔ تم لاش لیکر نکلو تو محلے بھر مین ہلچل جائے بہت رونے پیٹنے۔

نو۔ اُنکو اپنے تن بدن کی تو سُدھ ہی نہین۔ مین کھانا نہ دیتی تو دو دن تک فاقہ ہی کرتے جب کہون کھانا کھاؤ کہین خدمتگار کو بلاؤ۔ افضل یفضل۔ فضل۔ یہ۔ وہ۔ خدا جانے کیا کیا بکتے تھے۔ واہی تباہی۔ ایکدن کہہ بیٹھے کہ تم ہوگیا بیچاری۔ مین ایسی پری کے ساتھ نکاح کرون کہ تم بھی شرما جاؤ۔ بس دل پر ملال گذرا۔ دن مین سو سو بار بیہودہ بکین ہاتھی لاؤ۔ گھوڑا کسو۔ بگھی نکالو۔ الٰہی توبہ۔ ناک مین دم کر دیا۔ مارے رنج کے کھانا پینا حرام تھا۔ بارے خدا خدا کر کے مصیبت سے بچی۔

خ۔ ہان ہی تو سچ مگر آپ نے اچھا نہ کیا۔

نو۔ یہ کیون۔

خ۔ ہم ہوتے تو ضرور نکاح کر لیتے۔ آدمی صورت دار۔ ہزارون روپیہ پاس۔ شریف پڑھا لکھا۔ بد نہین۔ مفت ایسے دولہا کو ہاتھ سے کھو دیا۔ کوئی پوچھے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پلا کیا تمکو۔

نوجوان عورت نے اِس فقرے پر آہ سرد کھینچکر کہا تمکو کیا معلوم کہ ہمنے کسکو دل دیا ہی اُسکو دل دیا ہی جو اپنا دل کسی اور ہی کو دے چکا مگر خیر خدا ہمارا بھی مالک ہی یہ ایک راز کی بات ہی۔ ہم کسی پر ظاہر نہ کرینگے۔

ناظرین با تمکین سمجھ ہی گئے ہونگے کہ یہ دونون عورتین کون ہین انہین ایک جوگن ہی دوسری چمپا۔ اب اکثر اصحاب کو حیرت ہوگی کہ جوگن تو مر گئی تھین۔ اُنھون نے زہر کھایا تھا۔ چمپا کا بھائی لاش کو دفنا آیا تھا۔ یہ پیدا کہان سے ہوگئی۔ سبب سُنیئے۔

حقیقت حال یون ہی کہ جوگن نے چمپا کے ذریعے سے ایک شخص کو بُلایا تھا جو موم کے کھلونے بنانے مین طاق تھا اِس شخص نے موم کے ہاتھی اور گھوڑے اور اونٹ بنا کر یورپ کی نمائشگاہون مین بھیجے تھے اور انعام پایا تھا جوگن نے اُسکو بُلا کر کہا کہ ایک عورت بنا لاؤ۔ مگر ہاتھ پاؤن نقشہ چہرہ قد قامت بعینہ ہمارا ہی سا ہو۔ چنانچہ وقت مقررہ پر وہ لے آیا جوگن چلی گئی۔ چمپا نے ایک چادر اُڑھا دی اور چراغ گُل کر دیا باقی حال ناظرین کو خود ہی معلوم ہی۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ چمپا بار بار کہتی جاتی تھی کہ آپ ساتھ نہ چلیے۔ آپ الگ ہی رہیے۔ آپ غل نہ مچایئے بڑی حسن لیاقت سے چمپا نے موم کی عورت کو اُٹھوایا۔ شہسوار کو ذرا بھی نہ معلوم ہوا کہ اُنھون نے کیا کارروائی کی ہی۔

جو۔ مین اپنا حال کیا بتاؤن۔ کہ میری تقدیر نے کس کسقدر پلٹا کھائے افسوس پہلے کیا تھی پھر کیا ہوئی۔ اب کیا ہون اور آیندہ خدا جانے کیا ہو مگر جدائی کی زندگی ہی۔ کاٹے نہین کٹتی۔

سُنو چمپا اللہ جانتا ہی ایک وہ زمانہ تھا کہ ہم فنس پر سوار ہوکر ٹھسّے سے نکلتے تھے۔ بارہ بارہ سولہ سولہ کہار فنس اُٹھاتے تھے۔ اور یا ایک زمانہ اب ہی۔ ایک وہ وقت تھا کہ لونڈیان اور اصیلین خدمت کے لیے تھین یا اب ایسا وقت آن پڑا۔

ہاے یہ سب ہماری حماقت اور آوارگی کا نتیجہ ہی۔ نہین تو یہ دن ہم کیون دیکھتے اور اِنمین ہمارے والدین کا بھی قصور تھا کہ ایک مُسن آدمی سے بیاہ کر دیا۔ جسکے مُنھ مین دانت نہ پیٹ مین آنت۔ ہماری زندگی تلخ کر دی۔ فعل بد کا نتیجہ بھی بد ہی۔ ہاے ستم مین نے کیا کیا۔ اُسوقت اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ میری یہ گت ہوگی تو کیون ایسا کرتی۔

چمپا۔ بیوی جو کچھ آپ نے کیا۔ سو کیا۔ ہمین اُسکا حال نہین معلوم۔ مگر یہ بہت بُرا کیا کہ اِس خوبصورت روپے والے کے ساتھ نکاح نہ پڑھوایا۔ مگر اب بھی سویرا ہی اور وہ آپ پر جان دیتا ہی

جو۔ چمپا تمکو ہمارے بھید سے اطلاع ہوتی تو تم ایسا نہ کہتین۔

چمپا۔ ہان اب یہ مجھے کیا معلوم۔

جو۔ ہاے افسوس مین نے کیا کیا۔ بڑی بُری گھڑی تھی۔ یا خدا جو گت میری ہوئی کسی شریف زادی کی نہو۔

یہ کہکر جوگن بہت روئی۔ چمپا نے لاکھ لاکھ سمجھایا مگر آنسو نہ رُکے اور کیونکر رُکتے خدا جانے کیا یاد آیا تھا۔ ع

تھمتے تھمتے تھمینگے آنسو
رونا ہی یہ کچھ ہنسی نہین ہی

جوگن نے چمپا سے کہا تم مجھے سمجھاتی کیا ہو۔ میری تو قسمت ہی یہ لکھا ہی کہ عمر بھر رویا کرون۔ مین اپنی حماقت اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بیوقوفی اور غلطی پر روتی ہوں۔ یا خدا کبھی کوئی شہزادی ایسی مصیبت مین نہ مبتلا ہو چمپا متحیر تھی۔ اُسکو جوگن کے دردِ دل کی خبر نہ تھی۔ بہ اصرار کہا کہ ہوی اب کسی اور بات کا ذکر چھیڑو۔ اللہ جانے آپ کو اسوقت کیا یاد ہی میری عقل ہی نہین کام کرتی۔

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ کسی شخص نے یہ شعر پڑھا۔ ؎

نہ داغ یاس سے گھبرا بر آئیگی امید گلون کے بعد ہوا کرتے ہین ثمر پیدا

جوگن نے جو یہ شعر سُنا تو ذرا ڈھارس ہوئی۔ اِدھر اُدھر دیکھنے لگی کہ یہ آواز کہان سے آئی۔ آخرکار ایک پیرمرد نظر آیا۔ جوگن اور پیرمرد کی آنکھین چار ہوئین تو پیرمرد نے جوگن سے کہا اگر مضائقہ نہو تو مین تیرے قریب آن کر بیٹھون ورنہ خیر۔

جو۔ زہے نصیب آئیے۔

پیرمرد۔ مین بڑی دیر سے دیکھ رہا ہون کہ تو اپنا حال تباہ کرتی ہی۔ دو گھنٹے سے زار زار روتے دیکھا۔ اِسکے دو ہی سبب ہین یا فراق و درد اشتیاق یا افعال پر نفس کو لعنت ملامت کرتی ہی۔

جو۔ ہان کچھ ایسا ہی ہی۔

جوگن نے کہا جب مین نے آپکو دیکھا تب بھی ڈر گئی تھی۔ وجہ یہ کہ آپ کے نہ داڑھی ہی نہ مونچھ اور پوشاک بھی دُنیا سے نرالی ہی۔ پیرمرد نے مسکرا کر کہا ہان ہی تو ایسا ہی۔ مگر میری شکل اور وضع کا خیال نہ کرو۔ میری نصیحت پر دھیان رکھو۔

یہ کہکر پیرمرد نے جوگن سے التجا کی کہ اگر جی چاہے اور عیب نہ سمجھو تو میرے ساتھ میرے گھر چلو۔

جو۔ کوئی عذر نہین۔

پیرمرد۔ جھٹپٹے وقت چلو۔

جو۔ جب حکم ہو۔

جب آفتاب لب بام آیا تو پیرمرد جوگن کو لیکر اپنے گھر کی طرف چلے۔ چمپا ساتھ ساتھ تھی۔

چمپا۔ کیا آپ کا مکان یہان سے دور ہی۔

پیرمرد۔ نہین پاس ہی ہی۔

چمپا۔ پیسا ڈولی ٹکا ڈولی ؟

پیرمرد۔ دو قدم ہی۔

جو۔ اِسقدر بتا دیجیے کہ وہان کون کون ہوگا۔

پیرمرد۔ مین اور ایک خادمہ۔

جو۔ بس تو پھر کیا حرج ہی۔

تھوڑی دیر مین پیرمرد نے کہا لو یہ مکان ہی۔ جوگن اور چمپا کو لیکر پیرمرد اپنے مکان مین داخل ہوئے۔ اور کہا کہ تم دونون یہان صحن مین مونڈھون پر بیٹھو مین آتا ہون۔ ابھی ابھی آیا۔ یہ کہکر پیرمرد دالان کے اندر گئے۔ چراغ روشن ہوا۔ اور خادمہ نے آن کر کہا چلیے آپ کو بلاتے ہین اور چمپا سے کہا تم یہین بیٹھی رہو۔ جوگن جانے لگی تو چمپا نے کان مین کہا کہ ہین کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہی۔ اکیلا مکان تیرہ و تار ایک چراغ اب روشن ہوا۔ کبھی کی جان نہ پہچان آپ نہ جایئے تو اچھا۔

جو۔ گھبراؤ نہین۔ خدا مالک ہی۔

چمپا۔ جیسی خوشی ہو۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جوگن بے جھجک کمرے کے اندر چلی گئی۔ دیکھا کہ صاف ستھرے کمرے میں فرش مکلّف بچھا ہی۔ چراغ روشن ہی مگر مکین ندارد۔ خادمہ سے پوچھا پیر مرد کہان گئے۔

خادمہ۔ (مسکرا کر) آتے ہین۔

اتنے مین جوگن کیا دیکھتی ہی کہ ایک بوڑھی عورت کوٹھری مین سے برآمد ہوئی۔ اور جوگن کے پاس آنکر بیٹھی۔ جوگن نے کہا آئیے۔ کیا آپ بھی ——— اسی مکان ——— مین رہتی ہین۔

ضعیفہ۔ پہچانا۔

جو۔ کبھی دیکھا ہو تو پہچانون۔ بن دیکھے کوئی کسی کو کیا پہچانے۔

ضعیفہ۔ مجھکو دیکھا ہی آپ نے۔

جو۔ دیکھا ہوگا۔ یاد نہین آتا۔

ضعیفہ۔ سوچیے۔ غور کیجیے۔

جو۔ (خادمہ سے) پیر مرد کو بلاؤ کہو صاحب اب آیئے۔

خادمہ۔ (ہنسکر) بہت خوب بلاتی ہون۔

جو۔ اہین ہنسی کی کون بات تھی۔ مین سمجھی نہین۔

خادمہ۔ حضور کسکو بلواتی ہین۔

جو۔ وہ جو پیر مرد ہمارے ساتھ آئے تھے۔ ہم کو ساتھ لائے تھے۔

خادمہ۔ وہ یہ کیا بیٹھے ہین۔ (مسکرا کر) ہین کہ نہین۔

ضعیفہ۔ مین نے تو عمداً پوچھا کہ پہچانا۔ مین پیر مرد نہین عورت ہون۔

جو۔ مین نے تو پہلے ہی کہا تھا آپ سے کہ داڑھی مونچھ

اور مردانہ وضع بھی عجیب و غریب مگر یہ نہین سمجھی تھی کہ مرد نہین ہین۔ اچھا دھوکا ہوا۔ آپ عورت ہین۔

ضعیفہ۔ اب تم چین سے یہان رہو اور جو کہنا سُننا پوچھنا مشورہ لینا ہو مین حاضر ہون۔

اُستانی جی۔ اب مین تمسے اپنا حال صاف بیان کر دون۔ میرا خاص پیشہ یہ ہی کہ شریفون کی بہو بیٹیون کو امور نیک کی تعلیم دون اور سیدھے ڈھرے پر لگاؤن تم دس پندرہ ہی دن اگر میرے ساتھ رہو گی تو سب حال تم پر کھل جائیگا کہ مین کیا کارروائی کرتی ہون۔ اور کن کن شریف خاندانون مین میرا گذر ہی۔

منجملہ اور خاندانون کے اُستانی جی نے حسن آرا اور سپہر آرا کا بھی ذکر کیا کہ اُنکے ہان بھی جاتی آتی ہون۔ جوگن اِن دونون کا نام سُنکر چونک پڑی اور متحیر ہوکر پوچھا کہ آپ اُنکو جانتی ہین یا

اُستانی۔ بخوبی۔ دونون بہنون کو مثل اپنی خاص لڑکیون کے سمجھتی ہون۔

امیرون کا کھلونا
چھوٹا موٹا ٹما بونا

میان آزاد فرخ نہاد ہُرمزجی بھائی کی کوٹھی مین بآرام تمام بیٹھے ناول پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے دفعۃً غل مچا کر کہا۔ (اوگیدی سنوئی قرولی) آزاد کے کان کھڑے ہوئے این! یہ کسکی آواز آئی بھئی۔ قرولی اور گیدی میان آزاد سخت متحیر ہوئے اُٹھنے کو تھے کہ (پھر آواز آئی) (قسم خدا کی کتارا کھینچ کر مارون گا) او گیدی

آزاد۔ کوئی ہے۔

چپراسی۔ حکم حاضر ہوں۔

آزاد۔ یہ باہر کیا غل مچ رہا ہے۔

چپراسی۔ ایک پستہ قد سا آدمی ہے کہتا ہے کوٹھی کے اندر جانے دو۔

آزاد۔ آنے دو۔

چپراسی نے اُس آدمی سے جا کر کہا۔ اچھا چلیے اندر چلیے۔ اندر تشریف لائیے تو آزاد نے ہنسکر کہا۔ اخاہ خوجی ہیں آؤ بھئی خوب آئیے۔

خو۔ شکر ہے کہ تمکو صحیح و تندرست پایا۔

آزاد۔ سخت مصیبت میں مبتلا ہوئے تھے۔

آزاد نے مختصر طور پر حال بیان کیا کہ اتنے عرصے تک قید خانے میں رہے۔ چھ چھ دفعہ تحقیقات ہوئی جرم کبھی ثابت نہ ہوا مگر اتفاق وقت۔ اور شامت اعمال قید سے رہائی نہوئی۔ آخر کار وزیر جنگ کی خدمت میں عرضی بھیجی۔ خدا خدا کرکے اب رہائی پائی۔

خوجی نے باستقلال پر ساری داستان سُنی اور کہا سچ کہنا اِسوقت ہوش ٹھکانے ہیں یا نہیں۔ آزاد نے قسم کھائی تو خوجی کا چہرہ مارے غصّہ کے سُرخ ہو گیا۔ پوچھا صاف صاف بتاؤ کس جُرم میں ماخوذ ہوے تھے بتاؤ ٹھیک ٹھیک کل حال مجھ سے کہنا۔ آزاد نے کہا ایک عورت کے پھیر میں۔

خوجی بہت ہی محظوظ ہوے اور بھانپ گئے کہ اُسی نوجوان جمیلہ کو حضرت عقد نکاح میں لائینگے تھوڑی دیر غور کرکے میاں آزاد سے پوچھا ہاں یہ بتاؤ کہ قید کیونکر ہوے

یہ تو کوئی جُرم نہیں کہ آپ نے شادی کرنا قبول نکیا۔ آزاد نے ساری داستان بیان کی تو خوجی نیلے پیلے ہوے۔

خو۔ سُنا میاں۔ ہم تمھارا بدلا لینگے۔ کل اُسوقت اور اُمور کی تہ سمجھ گئے ہیں۔ یہ اُس مہوش کا کام نہیں یہ کسی نے ورغلا دیا ہے۔ مطلب یہ کہ کسی کی سکھائی پڑھائی تھی مگر اُسی مردود سے انشاء اللہ ہم کھڑے کھڑے بدلا لیں۔ اُخوہ اتنے دن قید خانے میں بھی رہے۔ افسوس صد افسوس بڑا رنج ہوا اسوقت واللہ کمال افسوس ہوا۔

آزاد۔ چلیے اب افسوس نہ کیجیے۔ مضیٰ ما مضیٰ۔

خوجی نے کہا کہ ہم خوب بن ٹھن کے بیٹھتے ہیں شام کو ہمیں اُنکے پاس لیچلیے دیکھتے ہی عاشق نہو جائے تو سہی۔ مگر اُستاد شرط یہ ہے کہ قرولی ہمارے پاس ضرور رہو۔ ورنہ بے قرولی کے ہمسے کچھ نہو سکیگا۔ آزاد نے کہا کیا لڑیے گا بولے نہیں صاحب لڑنا کیسا۔ بے قرولی کے جوبن نہیں۔ ہم تو اوچھی بن کے جانا چاہتے ہیں نہ۔ آپ یہ باتیں کیا جانیں۔ ؎

تمھاری تیغ کا منھ چڑھ کے نے لیا بوسہ
کبھی نہ آپ سے ہم و سنگے بانکپن میں رہے

آزاد۔ خوب۔ کیا برجستہ شعر فرمایا ہے اور حسب حال۔

خو۔ اور نہیں کیا۔ یہاں تو بس یہ جانتے ہیں کہ ؎

الٰہی یہ کسکو لکھا خط شوق
اکہ دل کی تڑپ نامہ بر ہو گئی

آزاد۔ یہ شعر اور بھی حسب حال ہے۔

اتفاق سے میڈا بھی انا البرق گنتی ہوئی تشریف لائیں۔

آزاد۔ لو وہ خود آگئیں۔

خو۔ ارے غضب ہو گیا۔

آزاد۔ یہ کیوں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خو- اجی بنے ٹھنے ہوتے تو دیکھتی-

حضرت نے وحشت مین آنکر ہوٹل کے ایک میز کا کپڑا اوڑھ لیا اور تولیا سر مین باندھا اور ایک چھری (فورک) ہاتھ مین لیکر اکڑ فون بن کے کھڑے ہوے-

آزاد نے استادہ ہو کر میڈا سے مصافحہ کیا میڈا کا جوبن دیکھکر خوجی ہزار جان سے عاشق ہو گئے- اور بڑے غور سے گھورا کیے- آزاد سے کہنے لگے قسم خدا کی وہ جھمکڑا ہی کہ دیدہ نہ شنیدہ- ص۵-

بصورت تو بتے کفر آفرید خدا	ترا کشیدہ دو دست از قلم کشید خدا
چو کرد وصف تو بر صفحۂ وجود رقم	صد آفرین ز زبان قلم شنید خدا

میڈا نے جوا نپر نظر ڈالی تو عجیب الخلقت آدمی دیکھکر مسکرا دی-

خوجی از بس محظوظ ہوے-

خو- کیون میان آزاد سچ کہنا- اینجانب کے دیکھتے ہی کھل گئین نہ واہ رے ہم- جو عورت دیکھتی ہی گھنٹون گھورا کرتی ہی- جوانی کی امنگ اور حسن گلوسوز بھی کیا چیز ہی-

من نگویم کہ یار گشت مرا — دل بے اختیار گشت مرا

میڈا نے آزاد سے پوچھا یہ کون شخص ہی- آزاد نے کہا یہ ایک پاگل ہی- اسکو یہ خبط ہی کہ جو عورت مجھے دیکھتی ہی ریجھ جاتی ہی- تم ذرا اسکو بناؤ اسوقت- میڈا شوخ تو تھی ہی اتنی سی بات سنتے ہی خوجی کو خوب بنایا اشارے سے اپنے قریب بلایا- حضرت ریشہ خطمی ہو گئے- مسکراتے ہوے گئے- اور قریب جاکر کرسی پر ڈٹے-

میڈا- (ہاتھ مین ہاتھ دے کر) آپ کا نام کیا ہی-

خو- (آزاد سے) سمجھاتے جاؤ جی-

آزاد نے سمجھانا شروع کیا- یہ جو کہتی تھی- انکو سمجھاتے تھے اور وہ جو کچھ کہتے تھے انکو سمجھاتے تھے-

خو- آپ کی ملاقات سے بہت خوش ہوا-

میڈا- (مسکرا کر) کل آپ کی دعوت ہی-

خو- (توند پر ہاتھ رکھکر) منظور-

میڈا- آپ شراب پیتے ہین-

خو- ہان- نہین- مگر- اچھا- نہین نہین-

آزاد- مرد آدمی ایک بات کہو تو مین سمجھاؤن ہین نہین اور ہان اور مگر اور اچھا کیا معنی-

خو- کہو افیم پیتا ہون-

میڈا- یہ آپ کا گلاب سا چہرہ کمھلا جائیگا- افیم نہ پینا چاہیے شراب پیو گے-

میڈا نے خوجی کا ہاتھ چوم لیا- اللہ اللہ اب کیا پوچھنا ہی- اب تو دماغ عرش بریں پر ہی- مزاج ہی نہین ملتا- بے کھلے جاتے ہین- اکڑتے اور آزاد کی طرف گھور کر دیکھا- اور کہا کیون استاد- سچ کہنا ہم کیسے جوان رعنا ہین اور تسپر ابھی بنے ٹھنے نہین- ورنہ سیکڑون بار ہاتھ چوم لیتی- واہ رے ہم-

آزاد- چین لکھتا ہی-

خو- چلو- چلو- نظر نہ دو- واہ-

میڈا- آپ کا نام کیا ہی- نام بتائیے-

آزاد- (اردو مین) انکا نام خوجی-

خو- (بگڑ کر) کس مردود کا نام خوجی ہی- حضور مجھے لوگ جناب خواجہ بدیع صاحب کہتے ہین-

میڈا- آہا ہو کیا پیارا نام ہی-

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خو۔ زمین دوز ہو کر سلام کیا۔ کیون کتنی تعریف کی
ہر نام کی۔ نہ کھو گئے۔ اور جو خوجی کہتے تو نظرون سے
گر جاتے۔

میڈا۔ آپ کچھ تھوڑا تھوڑا گانا بھی جانتے ہین۔

آزاد۔ اِنکار نہ کرنا۔ کہو ہان جانتا ہون ضرور۔

خو۔ ہان اور ناچنا بھی جانتا ہون۔

میڈا۔ اُہو ہو ہو۔ تو پھر ناچو۔

خوجی نے ناچنا شروع کیا۔ میڈا اور آزاد کی یہ کیفیت
کہ مارے ہنسی کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔

میڈا۔ اُف۔ بس اب ختم کرو۔

میڈا تھوڑی دیر مین ہوٹل سے گیئن۔ تو میان
خوجی کے دماغ عرش برین پر تھے۔ زمین پر قدم ہی نہین
رکھتے تھے۔ میان آزاد نے کہا خواجہ صاحب ذرا اِدھر
تشریف لائیے۔ فرمایا ہشت۔ پھر آزاد نے کہا قبلہ ذرا
اِس طرف مخاطب ہو جیے۔ آپ نے کہا دُھشت۔

آزاد۔ اب ایک کام کیجیے کہ خوب بن ٹھن کے جائیے۔ خوب
نکھر کر۔ جبمین وہ بھی کھلجائین کہ ہان ایسا جوان دیکھا۔

خو۔ ہونہہ۔ شانِ خدا۔ آپ اور ہمکو سکھائین۔

آزاد۔ سُنا نہین پیر شو بیاموز۔

خو۔ افسوس ہی کہ تمنے ہمین ابھی پہچانا ہی نہین کمال افسوس
کا مقام ہی۔

آزاد۔ اجی ہمنے آپ کی ذات تک پہچان لی۔

خو۔ کوسو کوسو۔ گالیان دو۔ جسکا خدا بُرا کرے۔

آزاد۔ اُفوہ مین تمکو ایسا نہین جانتا تھا۔

خوجی اپنے دل مین نہایت ہی خوش تھے جامے مین
پھولے نہین سماتے تھے اور میان آزاد دل ہی دل مین
سوچتے تھے کہ اچھا اُلّو پھنسا۔ یہ معلوم ہی نہین کہ میڈا اِسے
بنا رہی ہی۔

تھوڑی دیر مین میڈا کا خط آیا۔ آدمی نے آن کر خوجی
کو دیا اور کہا آپ کے نام ہی۔ آزاد بولے جناب خواجہ صاحب
ہمکو تو ذرا خط دکھائیے۔

خو۔ بس بس چلیے الگ ہٹیے۔

آزاد۔ لاؤ ہم پڑھ دین تُمسے بھلا کیا پڑھا جائیگا۔

خو۔ (حامل خط سے) تُم باہر ٹھہرو۔

حامل خط۔ بہت اچھا۔

خو۔ (آزاد سے) عجب آدمی ہین آپ۔ مین نے تو ایسا
آدمی ہی نہین دیکھا۔ صریح دیکھتے ہین کہ میڈا کا نوکر جو خط
لایا ہی وہ کھڑا سُن رہا ہی اور کہنے لگے تمسے بھلا کیا پڑھا
جائیگا۔ بڑے عالم کے وہ بن کے آئے ہین وہان سے۔
لاحول ولاقوۃ۔

آزاد۔ اچھا اب تو دکھا دو۔

خوجی نے خط کو تین بار چوما اور میان آزاد کو دے دیا۔
آزاد نے پڑھا تو یون لکھا تھا۔ میرے پیارے جوان تمھاری
ایک ایک ادا نے میرے دل مین جگہ کر لی ہی۔ تمھارا سرو سا
قد اور تمھاری سارس کی سی گردن اور بیل کے سے گول گول
دیدے اور بندر کی سی حرکتین جب یاد آتی ہین تو مین اُچھل
اُچھل پڑتی ہون۔ اب یہ بتاؤ کہ آج کس وقت آؤ گے۔ ایسا
نہو کہ نہ آؤ۔ یہ خط اپنے دوست آزاد کو نہ دکھانا۔ مگر تمھین اُسی
کی قسم جسکو سب سے زیادہ چاہتے ہو کہ اِس خط کو گن کر سو بار چوم
لینا اور وعدے پر آنا ضرور آنا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میان آزاد نے یہ خط پڑھ کر خواجہ بدیع صاحب کو سُنایا تو از بس مسرور ہوے -

خو- افسوس ہو کہ تمکو کُل حالات معلوم ہو گئے - مگر اُس پری چہرہ سے نہ کہہ دیناکہین -

آزاد- ضرور کہون اور بالفرور کہون -

خو- (ہاتھ مل کر) ارے غضب بڑی بُری ہوئی -

آزاد- مین تو جا کر شکایت کرونگا کہ ہمسے کیون مخفی رکھا- واہ کیا دل لگی ہی -

خو- (سر پیٹ کر) لاحول - لاحول - لعنت بکا شیطان -

آزاد- مین ابھی ابھی ایک چھٹی بھیجتا ہون - آپ گھبراتے نہین -

خو- ارے ہاے افسوس اور مجھ سے کہتے ہو کہ آپ گھبرائیے نہین -

آزاد- بھائی سُنو - ہمکو تو حسد ہوتا ہی -

خو- پھر چاہے جو ہو لے جائیے کہہ دیجیے - وہ ہم پر عاشق ہم اُسکے عاشق زار تم ایسے ہزار لگی لپٹی باتین کرین - ہو گا کیا ای توبہ آپ کی حقیقت ہی کیا ہی - لاحول ولا قوۃ -

آزاد اپنے دل مین خوب ہی ہنسے - مگر خواجہ بدیع صاحب کو شک کی جگہ یقین بلکہ یہی ایمان و دین تھا کہ میڈا کی ہم پر جان جاتی ہی - آزاد اور بھی پُر چک دیتے جاتے تھے -

آزاد- یار اب تمھارے ساتھ نہ رہینگے -

خو- وجہ -

آزاد- بس سمجھ گئے ہم اب ساتھ نہوگا -

خو- آخر وجہ بتائیے -

آزاد- غضب خدا کا میڈا سی ماہرو اور ہمارے سامنے تمھارا عشق ظاہر کرے -

خو- (کھلکھلا کر ہنس پڑے) ہا ہا ہا - اب سمجھے ہم -

جوان ہی ایسے ہین اُسکو کوئی کیا کرے لیکن تم اگر خلاف ہو گئے تو واللہ ہین میڈا سے بات تک نکرون - مجھکو جان تلک سے زیادہ تم عزیز ہو - قسم خدا کی اب دنیا مین تمھارے سوا اور کوئی میرا مُربی اور سرپرست نہین ہی - باپ دادا مُربی آقا جو کچھ ہو تم ہو - بس فقط تم اور کوئی نہین - اور ہم تو اب بوڑھے ہوے - یہ بھی اُس پری چہرہ کی عنایت ہی کہ ہم پر اور یہ کرم - مگر ہان اسمین شک نہین کہ ہم کلے ٹھلے کے گبھر و جوان ہین -

آزاد- یہ تو مین خود جانتا ہون -

خو- ہان بس اسمین جو شک کرے وہ کافر -

آزاد- ہر کہ شک آرد -

خو- سگ ست -

آزاد- مگر ایسا یہ بھی کہ ہاتھ تک چوم لیا - واہ وا -

خو- (اکڑ کر) اجی اسکندریہ مین تم نہ تھے - وہان بھی ایک گران ڈیل اور خوبرو عورت ہم پر عاشق ہو گئی تھی - مگر خرابی کیا تھی - نہ ہم اُسکی بات سُنین نہ وہ ہماری سُن سکے - اشارون سے البتہ خوب باتین ہوئین -

خوجی نے میان آزاد سے پوچھا کیون میان بھلا فارسی مین خط لکھین تو کیسا - آزاد نے کہا فارسی یہان کوئی کیا جانے بھلا - اُردو مین لکھو تو سب سمجھ جائین - خوجی نے میڈا کے نام خط کا جواب اس طرح بھیجا -

عزیز از جان، سعادت نشان نور چشمی روشن لقا میڈا کو بعد سلام و نیاز کے گلدستون کے یہ واضح ہو جاے کہ تمھارا نیاز نامہ مورخہ تاریخ آج کا واسطے اسکے مین آؤنگا یا نہین بیان کردون مین نے پایا - فرد و پیغام لایا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ترے گدا کے مشام جان مین طمع کی بو بھی نہین گئی ہر
بری ہر تو میہمان سے دامن یہ گرد چھو بھی نہین گئی ہر

خط مین نے بغور پڑھا - فائدہ بخشا - اچھا لکھا ہے - بقول صفدر ۔ ع -

ستم سہتے ہین نیمجان کیسے کیسے
وہ لیتے ہین روز امتحان کیسے کیسے

مین وقت مقررہ کے پہلے ہی اونگا تیر جان دیتا ہون
ہر روز اٹھکر صبح کو نام لیتا ہون برسون کا عاشق ہون -

خو - کیون بھئی گلدستہ کی فارسی کیا ہر -

آزاد - پھلتی -

خو - یہ تو آگرے کے ایک محلّے کا نام ہر -

آزاد - اجی گل - پھول - دستا - ہتی -

خو - ہم پھلتا لکھینگے - دستی تھوڑا ہی ہی کچھ -

آزاد - ہان ہان ہم ہی بھولے تھے -

خو - اہو ہو ہو - خوب یاد آیا - خدا گواہ ہر کا لسل کے نام وہ خط لکھا کہ باید و شاید - اور سرخی یہ تھی پھڑکتی ہوئی - ع

اے قبای بادشاہی راست بربالاے تو
مصرعہ ثانی حذف شد یادنیست والاے تو

آزاد - این! سچ مچ لکھ ہی دیا -

خو - ذہن سے ایک غضب دماغ ہی تو دی -

میان خوجی دو سطرین لکھتے تھے اور دس منٹ تک ٹہلتے تھے دو سطرین لکھین اور اٹھکر اکڑنے لگے - آدمی نے دیکھا کہ حضرت کے مزاج کا تھلبیڑا ہی نہین بڑھ کر کہا صاحب جواب لکھدیجیے گا یا جاؤن - خوجی نے کہا ہون ہون جانا کیسا - بیٹھ - پھر یون لکھنا شروع کیا -

مد نہین ہو گئین کہ غم سے دوچار ہی - تیر پار ہی - آرزو دار اور تمنا مند ہون کہ از راہ کرم مہربانی کرکے اجازت دیجاے کہ آج ہی سانچق وہ لیکر آؤن - ڈھول اور نقارہ اور گڑگڑ جھیڑ جھیڑ کی صدا بلند ہو - پھر کیا پوچھنا ہی - بڑی دل لگی ہو واللہ اگر اجازت دو تو دولھا بن کر آؤن اور تمکو بیاہ لیجاؤن - مگر شرط یہ کہ بعد خرچ کرنے کے اسقدر رقم مین مطلب کو میرے پہونچون - آگے جو راے ہو - بندہ راے کا ہون - بندہ صلاح کا ہون اور باقی کچھ نہین - ع -

لیا جو ایک دل اسنے تو دو دیے بوسے
ہزار شکر یہ سودا بہت گران نہ رہا

خواجہ صاحب نے خط لکھکر مس میڈا کے آدمی کو دیا اور اکڑکر آزاد سے کہا - کیون قبلہ کہیے - اب بولیے - ہونہہ - سمجھے تھے کہ بس ایک ہم ہی بڑے خوبرو جوان ہین - اجی فضلنا بعضکم علی بعض - اسنے بھی دیکھا کہ سرخ و سفید اور رنگین مزاج اور شگفتہ جبین آدمی ہر - بشرے سے بانکپن برستا ہر اب اسکو چھوڑکے اور کسکے ساتھ شادی کرون - چلیے تڑسے خط لکھ بھیجا - آزاد نے کہا - اسمین کیا فرق ہی - آپ ایک جوان رعنا اور زیبا اندام ہین - بھلا آپ پر نہ کیونکر پھبتی - اور آپ پر نہ پھبتی تو پھر کس پر پھبتی مگر خط تو گھٹوا لو میان خلیفہ کو بلاؤ - خوجی نے فوراً حکم دیا کہ جاؤ ایک آدمی حجام کو بلا لاؤ - حجام آیا خط بننے لگا -

خو - (گال پر ہاتھ پھیر کر) گھوٹو - گھوٹو - ابھی گھونٹے جاو - ابھی کھونٹی باقی ہی - خوب گھوٹو -

حجام نے پھر استرا پھیرا - خوجی نے پھر ٹٹول کر کہا - ابے گھوٹ ابھی کھونٹی ہی - خلیفہ نے پھر استرا پھیرا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خواجہ صاحب نے جھلا کر کہا تم کچھ بھی نہین جانتے گھونٹی کیون رہ گئی چلو گھوٹو۔

آزاد۔ گھوٹو نہ بھئی۔

حجام۔ تو حضور کب تک گھوٹا کرون۔

خو۔ دونی مزدوری دینگے ہم۔

حجام۔ مانا مگر کوئی حد بھی ہی۔

خو۔ تمکو اس سے کیا مطلب۔

حجام۔ پیر و مرشد خون نکلنے لگیگا۔

آزاد۔ اور اچھا ہی۔ لوگ کہینگے نوشہ کے چہرے سے خون برستا ہی۔

خو۔ ہان واللہ خوب سوجھی۔ گھوٹو۔

حجام۔ اکسبت سنبھالکر، اب کسی اور نائی سے گھٹوا لیجئے۔

آزاد۔ اچھا اچھا پٹھے تو کترتے جاؤ۔

خو۔ پر قینچ کر دو۔

حجام نے جھلا کر آدھے بال کتر ڈالے ایکطرف کی آدھی مونچھ اُڑا دی داڑھی کے سفید سفید بال بدستور رہنے دیے۔ الغرض چار ابرو کا صفایا کر دیا۔ خوجی ایک تو یون ہی بڑے حسین تھے۔ حجام نے کترا کترا کے اور بھی ٹھیک بنایا۔

آزاد۔ خواجہ صاحب کے اور تو کل عضو بدن سانچے کے ڈھلے ہین مگر ناک ذرا بیڈول ہی۔ ہی کہ نہین۔

خو۔ چلیے بس رہنے دیجیے۔

حجام۔ ہان ہی تو بیڈول کہیے کتر لون ذرا سی ناک بھی۔

خوجی نے جو آئینے مین اپنی صورت دیکھی تو مونچھ نہین لنڈورے بنے ہوے جھلا کر کہا او گیدی یہ کیا کیا۔ میان خلیفہ ہوا ہو گئے کہ کہین خواجہ صاحب مار نہ بیٹھین۔ جھکلے آدمی تو ہین ہی۔

آزاد۔ کیون کیون۔ خفا کیون ہو بھئی۔

خو۔ دیکھتے ہین آپ کیا قطع بنائی ہی۔ منوئی قزولی۔ واللہ آنتون کا ڈھیر ہوتا سامنے۔ اور آپ نے بھی نہ روکا۔

آزاد۔ آپ کو تو ہی خبط۔ بندہ خبطی نہین ہی۔

خو۔ کیون خبط کیسا۔ پٹھے اول جلول کترے اور آپ نے ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم پر عمل کیا۔ واہ سبحان اللہ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ۔

آزاد نے کہا مین سچ کہتا ہون آپ اِسوقت انتہا کے حسین معلوم ہوتے ہین اور وہم کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہ تھی۔

خو۔ کیون صاحب سہرے کی فکر تو کیجیے۔

آزاد۔ ہان ہان گھبراتے کیون ہو۔

خو۔ ہمکو یاد آتا ہی کہ نوشہ کے سامنے چھوٹے چھوٹے لڑکے غزلین پڑھتے ہین دو ایک لونڈے کرایہ پر منگوا لیجیے تو اُنکو غزلین رٹا دین۔

آزاد۔ بہت خوب یہ تو عمدہ تجویز ہی واللہ۔

دو لونڈے بارہ بارہ برس کے کرایہ پر منگوائے گئے اور میان خوجی اُنکو غزلین بزبان یاد کرانے لگے۔ ایک غزل تو میان آزاد نے یہ بتائی۔ ــہ ۔

لاحول ولا قوۃ یہ کون بشر ہی
سب صورت لنگور فقط دم کی کسر ہی

خو۔ چلیے بس اب دل لگی رہنے دیجیے۔ ہونہہ اچھے ملے۔

آزاد۔ اچھا اور غزل لکھوائے دیتے ہین۔ ــہ ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

فغان ہر آہ ہی نالہ ہی بیقراری ہی
فراقِ یار مین حالت عجب ہماری ہی

خو- واہ- شادی کو اس شعر سے کیا واسطہ-

آزاد- اچھا صاحب یہ غزل یاد کرا دیجیے- ع

کہا تھا بلبل سے حال مین نے ترے ستم کا بہت چھپا کر
یہ گُل نے انکو خبر سُنا دی کہ ہنس پڑے پھول کھلکھلا کر
مرے جنازے کو اُنکے کوچے مین ناحق احباب لیکے آئے
نگاہ حسرت سے دیکھتے ہین وہ رُخ سے پردہ اُٹھا اُٹھا کر

خو- واہ جنازے کو شادی سے کیا تعلق ہی بھلا-

آزاد- ادبرد الاشعر پسند ہی- مطلع-

خو- ہان ہنسنا اور کھلکھلانا- ایسے لفظ ہون تو کیا پوچھنا-

آزاد- اچھا سُنیے اور سُنیے-

پری رو آدمی کا دل نہو کس طرح دیوانہ
تری بھکی ہین باتین اور تری چالین ہین مستانہ
سرِ مو فرق کچھ اسمین نہین تشبیہ کامل ہی
کسی زلفِ پریشان کا دلِ صد چاک ہی شانہ
بدلتا ہی مرا دل رنگ کیا کیا عشقبازی مین
کبھی بُلبُل ہی گلشن مین کبھی محفل مین پروانہ

اور کسی قسم کے شعر مطلوب ہون تو کوئی لالہ ڈھونڈھیے مگر یہان کہان-

خوجی نے یہ غزل لکھ لی اور دونون لونڈون کو رٹانے لگے- دو گھنٹے کے بعد پوچھا کہو کیا یاد کیا- پہلا شعر توڑ کر ہو- ایک نے یون پڑھا- ع

پری رو ہو نہو طرح ادانہ | ترا بھک چاہین استانہ

خو- (جھلا کر) لاحول- لاحول- دوسرے سے تُم پڑھو-

دوسرا- بہت اکڑ کر- ع

پری رو ماہ و ماہ پوشانہ | بھک بات اور مست مردانہ

خو- واہ من چہ فش ام برادر فلان من بسیار فش است-

آزاد- یار یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہی-

خو- کچھ پوچھو نہ بھئی- لاحول ولاقوۃ- رٹاتے رٹاتے ناک مین دم آگیا- مگر کُتے کی دُم بارہ برس زمین مین گاڑی ٹیڑھی ہی نکلی-

آزاد- توبہ توبہ-

خو- ہان خوب یاد آیا آپ ذرا باجے والون کی تو فکر کیجیے- ہاتھی گھوڑا ہوادار فنس پالکی جھنڈی بردار چوبدار نوبت والے- شہنائی والے کے بغیر شادی کیسی- مگر ہمارے لیے جو گھوڑا منگوائیے گا ذرا شایستہ ہو- گو رسالداری اور کمیدانی کی حالت مین برسون گھوڑے پر سوار ہوے ہین مگر اب ربط نہین ہی-

آزاد- دیکھیے سب فکر ہوئی جاتی ہی- بھلا گھوڑا نہ ملے خچر ہو تو کیسا-

خو- واہ آپ نے مجھے بھی کوئی گدھا مقرر کیا ہی-

آزاد- تو حضرت دریافت کر لینے مین کیا حرج ہی-

میان آزاد نے ہرمزجی سے کہا کہ یہ شخص مسخرہ ہی- مگر سمجھتا ہی کہ مجھسے بڑھکر حسین اور وجیہ کوئی دنیا مین نہین پیدا ہوا- مِس میڈا کے بیاہنے کا شوق چرایا ہی- مین نے میڈا سے کہہ دیا تھا کہ انکو ذرا بناو- وہ تو آپ جانیے ایک ہی شوخ طبع ہی انکا ہاتھ چوم لیا- بس پھر کیا تھا تب سے اینڈتے پھرتے ہین اب سُنیے کہ میڈا نے گھر سے آپ کے نام ایک خط بھیجا کہ میرے ساتھ شادی منظور ہو تو آج شام کو آؤ-

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نائی کو بلا کر خط بنوایا - ذرا قطع چیل کر دیکھ لیجیے اب کہتے
ہین جس طرح ہندوستان مین برات نکلتی ہی اُسی طرح یہان
بھی ہاتھی اور گھوڑے اور باجے لیکر بُڈھا کو بیاہنے جائینگے -
ہرمز - آپ کہ دیجیے کہ یہان بالکل شرع کے مطابق شادی
ہوتی ہی -
آزاد - چلیے آپ بھی چلیے -
ہرمز - اچھا - مگر مجھسے ہنسی نہ ضبط ہوسکیگی -
میان آزاد نے جا کر کہا کہ ہرمزجی صاحب کہتے ہین
یہان شرع کے مطابق شادی ہوتی ہی - باجا لیکے نہین جاتے
ہرمزجی نے کہا مبارک بُڈھا اسی حسین عورت واقعی آپ ہی
کے قابل ہی - جیسی وہ خوش رو ہی - ویسے ہی خوش قطع
آپ بھی ہین - مگر باجا لیکر جائیے گا - تو لوگ یہان ہنسینگے -
ہان ایک بات ہوسکتی ہی کہ پھول کے برتن دس پانچ
آدمیون کو دے دیجیے بانس کی کھپاچ سے وہ بجاتے جائین
آواز کی آواز باجے کا باجا -
خوجی نے اس راے کو بہت پسند کیا -
خو - میان آزاد کی راے لیجیے -
آزاد - بجا ہی -
خو - بندوبست کیجیے پھر اب وقت تھوڑا ہی - اور سواری
کی کیا فکر کیجیے گا -
ہرمز - ہمارے نزدیک یا تو پیدل جائیے - یا جس طرح
یہان کے اُمرا جاتے ہین اُسی طرح جائیے - مگر آپ شاید
پسند نہ کرین - آدمی کی گود مین -
خو - منظور - مگر ہمکو اُٹھا سکیگا کوئی -
آزاد - یہی تو بڑی ٹیڑھی کھیر ہی -

ہرمز - ہم اسکا بندوبست کر دینگے - آپ گھبرائیے نہین -
خو - اجی تو پھر اب کب بندوبست کیجیے گا - ایسا نہو وقت پر
پھر جگت ہنسائی ہو مفت مین -
ہرمز - کوئی جنازہ اُٹھانے والون مین سے دو ایک
ہٹے کٹے آدمیونکو لے آؤ مگر خوب مضبوط ہون -
بڑی دیر تک یہی گفتگو رہی دو گھڑی دن رہے
ہوٹل سے خوجی کی برات چلی - تین مزدور پھول کے برتن کو
لکڑی سے بجاتے جاتے ہین - دو لونڈے آگے پیچھے ساتھ
خوجی ایک مزدور کی گود مین - گیروے کپڑے پہنے ہوئے سر
پر سیاہ پگڑی اور سہرا لٹکا ہوا - راہ مین جسطرف نکل جاتے ہین
لوگ اُنگلیان اُٹھاتے ہین قہقہے پر قہقہہ پڑتا ہی - خوجی اکڑے
بیٹھے ہین اور دل ہی دل مین سوچتے ہین کہ لوگ ہمین دیکھکر
خوش ہوتے ہین ایسا وجیہ جوان کبھی کسی نے کاہیکو دیکھا
تھا - لونڈون سے پوچھا - کہو غزل یاد ہی - ہان کہو پیرو
آدمی - بولو - اب وہ بولین تو کیا بولین - بولین تو تب
جب کچھ سمجھین - میان خوجی نے اُنکو خوب للکارا - مگر
اُنکے کان پر جون بھی نہ رینگی -
خو - اہاہا - ارے رے رے - لاحول ولا قوۃ -
روک لو - روک لو - برات روک لو - نشانچے والے کہان
ہین - ہائین! کوئی بولتا ہی نہین - پردیس مین بھی انسان
پر کیا مصیبت پڑتی ہی - افسوس صد افسوس اب مین دولھا
بن کر رہون یا انتظام کرون یا جلوس کا بندوبست کرون
کرون تو کیا کرون - یہ دونون گیدی نرے جانگلو نکلے -
توبہ ہی بھلی -
پھر یاد آیا کہ نشان کا ہاتھی تو ہی ہی نہین - اتنے مین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایک جمائی آئی - پھر ایک جمائی آئی - ارے! اُہو ہو ہو افیم پینا بھول گئے - مارے خوشی کے یاد ہی نہ رہا - کہ افیم ابھی نہین کھائی ہی - اب کیا کیا جاے -

پھر یاد آیا کہ قرولی تو پاس ہی نہین - اُف غضب ہو گیا حکم دیا کہ لوٹا دو برات - چلو ہرمزجی کی کوٹھی مین چلیے برات ہرمزجی کی کوٹھی مین داخل ہوئی -

آزاد - یہ کیون واپس کیون آئے - بولو بھائی

خو - کیا بولین میان - ٥ -

قیس و فرہاد جو اس عہد مین زندہ ہوتے
پیتے دھو دھو کے مرے سنگ لحد کا تعویذ

آزاد - سبحان اللہ شعر تو ایسے حسب حال پڑھ دیتے ہو کہ جی خوش ہو جاتا ہی مگر بے نیل مرام واپس آنیکی وجہ تو بتاؤ - آخر یہ ہوا کیا -

خو - نشان کا ہاتھی تو تھا ہی نہین -

آزاد - بس اسیوجہ سے واپس آئے -

خو - قرولی تو پاس تھی ہی نہین -

آزاد - عجب آدمی ہو بھئی - آپ جنگ کے میدان مین جاتے ہین یا شادی کرنے - پھر قرولی سے کیا واسطہ -

خو - جسمین بانکے معلوم ہون -

آزاد - واہ کہنے لگے بانکے معلوم ہون -

خو - ہاتھی منگوایئے -

آزاد - بھائی یہان ہاتھی کہان - یہ بھی ہندوستان ہی کچھ ہان ایک بات ہو سکتی ہی کہ خچر پر ایک جھنڈی رکھوا دین - یا تم خود ہی ایک جھنڈی ہاتھ مین لے لو -

خو - کیا مصیبت ہی بھئی - نوشہ بھی ہمین بنین - جھنڈی بردار بھی ہمین بنین - انتظام بھی ہمین کرین - لاحول ولا قوة -

اِتنے مین مس میڈا بھی آ گئین - آزاد نے کہا لو وہ تو خود یہان ہی آ پہنچین میڈا نے ہنستے ہوے کہا ہمنے اِنکو بازار مین دیکھا تھا ایک مزدور کی گود مین بہت اکڑے ہوے بیٹھے تھے اور خدا جانے کون چیز دو ایک آدمی بجاتے جاتے تھے - خوجی نے جھک کر میڈا کو سلام کیا - اور مسکرائے میڈا نے سلام کا جواب دیا اور کہا واہ آپ خوب آئے - آزاد نے خوجی کو میڈا کا مطلب سمجھا دیا -

خو - کمال خفیف ہوا انتہا کی خفت ہی اسوقت - وجہ یہ ہوئی کہ جب برات آدھی دور نکل گئی تو یاد آیا کہ ہاتھی نہین ہے - پھر دس قدم پر جمائی آئی - یاد آیا کہ افیم نہین کھائی ہے اور تھوڑی دور چلا تھا کہ قرولی یاد آئی - لہذا اثناے راہ سے واپس آیا - اب آپ فرمایئے کیا راے ہی آپ کی -

میڈا - اب اسوقت تو جانے دیجیے کل سمجھا جائیگا -

میڈا نے کہا چلیے اِس کمرے مین ہمین کچھ کہنا ہے - خوجی کی باچھین کھل گئین - میان آزاد کیطرف بڑے غرور سے دیکھا اور میڈا کے ساتھ کمرے مین گئے میڈا نے کمرے مین داخل ہوتے ہی تڑ سے ایک چپت دی اور پھرتی کے ساتھ کمرے کے باہر تھی - خوجی نے ٹوپی اُٹھائی اور سوچے کہ بیڈھب سا منا ہی - اچھے گھر بیعانہ دیا - ابھی سے کھوپڑی سہلانے لگین - مگر کچھ مضائقہ نہین سمجھا جائیگا - باہر تشریف لایئے -

آزاد - کہو کیا کہا -

خو - ایک بوسہ لیا اور طرارہ بھرا تو کمرے کے باہر تھی -

آزاد - بڑے خوش قسمت ہو -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خو۔ (ایک مونچھ پر تاؤ دے کر) ہین ہی۔ یہن نہین تو یون ہی۔

آزاد۔ تمنے بھی لیا بوسہ۔

خو۔ لینے کو تھا مگر وہ شوخی کے ساتھ چل دی۔

آزاد۔ اسمین شک نہین کہ یہ عورت پری ہی۔ حور جنت۔ واللہ حور بہشتی مگر مین نے تو پہلے ہی شادی سے انکار کیا تھا۔

خو۔ اگر آپ نے یہ کلمہ اَب دوہرایا تو قرولی بھونک کر خود مرجاؤنگا۔ اتفاق سے ایک بیجا بات زبان سے نکل گئی۔

چیست ہندو یا مسلمان کوزۂ یک کوزہ گر
گرچہ کوزہ دو شمار آید ولیکن گِل یکیست

آزاد۔ لے بس اَب تمھارا قصور معاف کر دیا۔ ایسا برجستہ شعر تمنے پڑھ دیا حسب حال کہ جی خوش ہوگیا۔ جاؤ قصور معاف کیا۔ سلام کرو۔

میڈا نے خوجی سے کہا چلو باہر چاندنی مین سیر کرین خوجی نے کہا چلیے میان آزاد کو بھی ساتھ لیا اور تینون سیر چمن کرنے لگے۔ میڈا نے کہا آپ کا نام ہم بھول گئے۔ خوجی بولے کہ خواجہ بدیع صاحب میرا نام ہی۔

میڈا۔ یہان ایک فرانسیسی افسر ہی (روشفا) وہ مجھے عرصے سے چاہتا ہی۔ پہلے تم اُس سے لڑو۔ پھر ہمارے ساتھ شادی ہو۔

ایک مرتبہ میان آزاد نے عمداً اور قصداً کہا۔ ارے میان خوجی ذرا ایک بات تو سنو۔ خوجی کے غصّے کا پارہ ایک سو بیس درجے پر تھا۔

خو۔ خوجی پر خدا کرے آسمان پھٹ پڑے۔ خوجی مردک ہی کون مرے خوجی۔ اسی دم خوجی گدھے سور کا جنازہ نکلے۔ خوجی مردود کی ایسی تیسی۔ اَب خوش ہوے معشوق کے سامنے رنگ پھیکا کرتے ہو۔ خوجی خوجی۔ مان باپ نے خواجہ بدیع نام رکھا۔ یارون دوستون نے خواجہ صاحب خواجہ صاحب کہا آپ خوجی بناے دیتے ہین۔

آزاد۔ معاف کیجیے۔

خو۔ پھُنک گیا۔ پھُنک گیا۔ از سر تا پا پھونک دیا۔ خوجی کہکر معافی کے خواہان ہونا جلے کو اور جلانا۔

آزاد۔ اچھا پھر اَب تو معاف کرو۔

خو۔ اور کرونگا کیا آخر معاف کرنے کے سوا اور کیا ہی۔ رنگ پھیکا کر دیا۔

میڈا نے کہا کہیے پھر اُس افسر سے کس دن لڑائی ہوگی خوجی نے کہا ہم حاضر ہین پچاس افسرون سے جنگ کرنے پر آمادہ ہین۔ ہم کمیدانی کر چکے ہین۔ رسالداری کر چکے ہین دگلے والی پلٹن نے وہ نام کیا کہ باید و شاید الیا لڑی الیا لڑی کہ واہ ہی اور ہمنے دگلے والی پلٹن کی وہ رسالداری کی کہ دھوم ہی کوئی پلٹن ایسی نہ تھی۔ اختری۔ نہ نادری۔ جنگی افسر جیسے وہ تھے ویسے ہم تھے۔ دونون فوجی افسر جب لڑین گے تو خوب لڑینگے۔ مگر شرط یہ ہی کہ میان آزاد ہمکو ایک قرولی خرید دین۔

میان آزاد اور مس میڈا اور ہُرمزجی نے باہم مشورہ کیا اور مشورہ کرکے خوجی سے کہا کہ کل صبح کو آپ تیار ہو رہیے گا۔ خواجہ صاحب نے کہا اجی ہم اَب تیار ہین۔ سویرے منھ اندھیرے میان خوجی اُٹھے منھ ہاتھ دھویا۔ جوڑی کے گئی ہاتھ ہلائے کوئی تین چار۔ جی اور نہین تو کیا۔ سینکیا پہلوان تین کہ اتین کپڑے پہن کر لیس ہو رہے۔ تھوڑی دیر مین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میڈا ناز و انداز کے ساتھ اٹھلاتی ہوئی آئین - اور خوجی کی طرف دیکھکر مسکرائین -

خو- واہ رے ہین - معشوق نے دیکھا اور باچھین کھل گئین -

آزاد نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ عبید اللہ اُس کمرے مین بیٹھے ہین ذرا اُنکو بلاؤ - عبید اللہ ایک مشہور و معروف تُرکی پہلوان تھے - جیسے ہی وہ سامنے آئے اور میان آزاد نے کہا کہ لیجیے آپ کے رقیب یہی ہین - خوجی کے ہوش اُڑ گئے یا الٰہی یہ ڈوہ کا ڈوہ - دُنیا بھر کے آدمیون سے دو مٹھی اونچا - اِس سے عہدہ برآ ہونا محال ہی - آج ذلیل ہوے مگر خیر - شاید ڈپٹ مین آ جائے - تُرکی پہلوان نے جو سکھایا پڑھایا تھا قہر آلود نظر ڈالی تو خوجی کے رہے سہے حواس اور بھی غائب ہو گئے - دل ہی دل مین سوچنے لگے کہ آج ہڈی پسلی ٹوٹی - یہ تو کچا ہی کھا جائیگا ایک چپت دے تو ہم زمین مین دھنس جائین - مقابلہ اس سے کون کریگا بھلا - ترکی پہلوان نے پھر انکی طرف قہر کی نظر سے دیکھا خوجی مارے ڈر کے ذرا تھوڑی دور ہٹ بیٹھے - میڈا نے کہا آپ تو ابھی سے ڈرنے لگے - خوجی نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ایک دفعہ بیٹھ گئے اور کہا یار ذرا ڈاکٹر کو بلاؤ - اِس طرح کا درد ہو رہا ہی کہ کچھ نہ پوچھو - ایکدفعہ جب ہم دگلے والی پلٹن مین نوکر تھے تب بھی ہوا تھا اور اب بھی ہو رہا ہی اگر مر گئے تو چلیے - ع -

ہماری جان گئی آپ کی ادا ٹھہری

افسوس یہ ہی کہ ہم اِسوقت اپنی پھکیتی اور پہلوانی کے جوہر نہ دکھا سکے - واللہ ہی اُٹھا کے پٹخنی دیتا تو تو یہ ہی بھلی -

اتنے مین تُرکی پہلوان نے ہاتھ پکڑ کر ایک جھٹکا دیا تو خوجی کُرسی پر سے دس قدم کے فاصلے پر جا گرے اور بیتہ سے بدلگی

کہا او گیدی - نہوئی قرولی ورنہ ڈھیر کر دیتا -

آخر کار اس بات پر فیصلہ ہوا کہ خوجی کا درد رفع ہو جاے تو پھر کسی روز زور آزمائی ہو گی -

کُہرام ! کہرام !! کہرام !!!

ناظرین با تمکین کو یاد ہو گا کہ نواب نامدار نے جب حسن آرا بیگم کی حالت زار دیکھی تو ڈاکٹر صاحب کے پاس دوڑے گئے - صاحب سول سرجن فوراً ساتھ آئے - ادھر میرزا ہمایون فر بہادر صاحب انسپکٹر جنرل اسپتال کو بلا لاے - حسن آرا کی اس کیفیت سے محلے بھر مین کہرام مچ گیا جسے دیکھو کھڑا ماتم کر رہا ہی سپہر آرا بُت بنی ہوئی کھڑی ہی بڑی بیگم کے سر سے خون کے تراٹے جاری تھی - بہار النسا سر بالین بُکا و بین کرتی تھین روح افزا سکتے کے عالم مین تھی - الغرض اندر باہر کُہرام مچا ہوا تھا -

بڑی بیگم نے رو رو کر کہا - ہاے میرے دل کی چین کلیجہ کی ٹھنڈک - ارے لوگو مین لُٹ گئی - ہاے مجھ نصیبون جلی کو موت نہ آئی - ہاے یہ روز بد مین نے دیکھا حسن آرا اپنے ابّا کے پاس چلین - ہاے کل بھائی کو روتی تھین آج خود ہی اُٹھ گئین - سپہر آرا دوڑ کر بڑی بہن کی لاش سے چمٹ گئی - اور چھاتی سے لگا کر کہا - ہاے باجی جان - عدم کے جانے کی تیاریان کر دین ہمین ساتھ نہ لیا اب ہم کُڑھ کُڑھ کر مرینگے - باجی جان دغا دے چلین - اُف اُف - اے مرے اللہ - (زور سے) ہاے - ہاے - ہاے ہاے - ہاے ہاے - باجی جان کچھ قول بھی یاد ہی کہ ——— ارے! ہاے - ہاے کہکر حسن آرا کے تکیے پر سر رکھ دیا -

مغلانی اور ایک ماما نے سپہر آرا کو زبردستی وہان سے ہٹا لیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کراہتے ہین بہار النسا نے دولائی جو منھ پر سے اُٹھا دی اور حسن آرا کا زرد زرد چہرہ نظر سے گذرا تو خوب زور سے سر پٹیا ہی ہی یہ وہی حسن آرا ہین - ہاے لوگو دھوکا ہوا ہی یہ حسن آرا نہین ہی - (شانہ ہلا کر) بہن کب تک سویا کرو گی - نماز کا وقت آگیا بہن اُٹھو - وضو تو کر لو - کیا اَب نہ جاگو گی - ہاے (کان کے پاس منھ لیجا کر) بہن کیا اب سچ مچ نہ جاگو گی - ہے (سر پیٹ کر) یہ دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہوا -

مُغ - ابھی ابھی باتین کرتی تھین -

ماما - ایک ہی ہچکی مین کام تمام ہوگیا -

پیاری کی مان - نصیبون کی گردش - ہاے نصیبون کی گردش -

مُغ - (چھاتی پیٹ کر) اللہ اِس آفت مین ساتوین دشمن کو بھی نہ ڈالے -

پروس کی ایک بوڑھی عورت نے سینے پر ہاتھ رکھا -

بوڑھی - (سر پیٹ کر) ہی ہی بالکل سرد ہی -

سپہر آرا اُٹھی کہ بہن کی لاش کو پھر گلے لگائے مگر لڑکھڑا کر گر پڑی پھر اُٹھی تو مغلانی نے آہستہ سے ہاتھ پکڑ لیا - اُدھر نہ جائیے از برائے خدا اُدھر نہ جائیے -

سپہر - ہی ہی اَب ہم آنکھ بھر کر دیکھین بھی نہین - دو گھڑی اور صورت دیکھنے دو - ارے لِلّٰہ مجھے نہ روکو -

اِس فقرے پر کُل عورتین انتہا سے زیادہ اشکبار ہوئین - اور ماتم کی آواز ایسی بلند ہوئی کہ الامان الحذر -

سپہر - ہاے مدتون کی آس توڑی - مین ابھی ابھی باتین کر کے نیچے گئی کہ بس چٹ پٹ ہو گئی -

یہ کہکر تین بار پٹی پر سر ٹکرایا - تو مغلانی نے کہا ہائین! ہائین! ابھی خون جاری ہی - یہ کیا کرتی ہین حضور آپ یہ کرینگی تو سپہر آرا بیگم کو کون سمجھائیگا -

ب - مجھ فلک ستائی کو کیا معلوم تھا کہ یہ یون دیکھتے دیکھتے میری کمر توڑ جائینگی - ہاے برسون آمین اللہ کر کے پالا اَب سیانی ہوئین تو دغا دے چلین حسن آرا تم سے - ہاے (ہاتھ ملکر) لوگو مین کیا کرون -

بہار النسا کا یہ حال تھا کہ کبھی سرھانے پر جاکر سر پٹیتی کبھی پائینتی -

سپہر - (منھ سے دولائی ہٹا کر) بہن کسکے سپرد کیے جاتی ہو باجی جان ہاے اِتنا تو بتا دو - اماجان تو بیچاری بوڑھی ہین اور تُم اور بھی اُنکی کمر توڑ چلین باجی ہاے باجی - ہم روئین پٹین اور تُم ذرا خبر نہو -

بڑی بیگم سپہر آرا کو گلے سے لگا کر خوب روئین -

شہر بھر مین خبر ہوگئی جسنے سُنا کفِ افسوس ملا ڈولیون پر ڈولیان اور فنسون پر فنسین آنے لگین - باہر صدہا آدمیونکا جماو ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے - آپسمین یہ باتین کرتے تھے -

ایک - اُٹھتی جوانی تھی ابھی -

دوسرا - ہاے ہاے -

تیسرا - بڑی بیگم کی کمر توڑ چلین -

چوتھا - اجی یہ تو یہان تھوڑے ہی دنون سے رہتی ہین - مگر ہمارے مکان سے اُنکا مکان آمنے سامنے ہی - جھٹپٹے مین شام کے وقت بجرون پر دریا کی سیر کو جاتی تھین - مگر ہے نام اللہ کا -

پانچوان - یہی بات ہی بھائی -

چھٹا - سُنا بس دم کے دم مین جان نکل گئی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ساتوان - ایک ہچکی آئی - کچھ بھی نہ تھا -

آٹھوان - وہ ہچکی نہ تھی ملک الموت تھا -

نوان - اِسی جگہ انسان بے بس ہی -

دسوان - ہائے ذرا بس نہین چلتا -

گیارھوان - ای توبہ -

بارھوان - اور سنا بڑی پڑھی لکھی لڑکی تھی - ہائے -

تیرھوان - یہی کارخانے ہین دنیا کے -

اتنے مین ایک مرد معمر سیاہ پوش نے تھوڑی دور جاکر کل جماعت کو مخاطب کر کے یون تقریر کی - ع

ہشیار باش خواجہ کہ از مرگ چارہ نیست در زندگی بکوش کہ فرصت ہمین دمست	غافل مشو کہ عمر عزیزت دوبارہ نیست زیرا کہ روز مرگ بہ کس آشکارہ نیست

بھائیو - اِس وقت تم جس قدر آدمی یہان کھڑے ہو سب کا دل بھر آیا ہی - اور وجہ یہ کہ ایک نوجوان کی وفات کی خبر نے تمکو انتہا کا مغموم و ملول کر دیا ہی - یہ وہ حادثہ حسرت انگیز اور سانحہ عبرت خیز ہی کہ جس قدر زیادہ افسوس کرین کم ہی - یہ لڑکی جسنے اپنی جان شیرین جان آفرین کے سپرد کر دی ابھی بہت ہی کم سن تھی - اُٹھتی جوانی اور اِسقدر حسین مہ جبین نازک اندام و نازنین کہ لاکھون مین لاجواب کرورون مین انتخاب اگر ایک دفعہ بھی کوئی اُسکو دیکھتا تو ہزار جان سے عاشق ہو جاتا - اور اُس نازنین کی پاک محبت کا دم بھرتا - صورت مین جادو - سیرت مین جادو - چال ڈھال مین جادو - بال بال مین جادو - پور پور مین جادو کوٹ کوٹ کر بھرا تھا - اور عفیفہ اِس درجہ کہ اُسکی پاکدامنی کی قسم کھانی چاہیے - صورت اور سیرت دونون باتین اللہ نے عطا کی تھین - مگر جس خدا نے اُسکو پیدا کیا تھا - اُسنے واپس لے لیا - امانت تھی بس لی تھوڑی ہی دیر

ہوئی کہ اگر اِس مجمع کثیر مین سے کسی شخص کی اِس دخت شکر لب پر نظر پڑتی تو کہہ اُٹھتا کہ خدا کی قدرت کاملہ کا بہترین نمونہ ہی - اُس صناع کی صناعی کے صدقے جسنے یہ پیاری صورت بنائی - ع

بصورت تو بتے کمتر آفرید خدا	ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

ابرو شمشیر بُران - بلکہ تیغ اصفہان - چشم جادو انہ چال مستانہ - ایک ایک اشارے مین لاکھ لاکھ انداز - مجسم خوبی سراپا ناز - پیشانی نورانی چین جبین رگ برگ گل - یا موج جام مُل - مژگان سحر ساز - جادو طراز - زلف نکہت بار سیہ بہار - دم تقریر یہ معلوم ہوتا تھا کہ پھول جھڑ رہے ہین - ع

سرتا قدمش کرشمہ و ناز افگندہ بدوش زلف چون شست معجون لبش بدر فشانے	ہم سرکش عشق و ہم سرانداز او بیخبر و نظارہ گرمست پروردہ بہ آب زندگانی

اب جاکر دیکھو تو وہی صورت جسکو دیکھکر کل خدا کی قدرت مجسم نظر آتی تھی بھیانک اور ڈراونی معلوم ہو - وہ آنکھین جو کل سحر سامری کو سبق دینے کا دم بھرتی تھین اب بند ہین - وہ دہن جو بقول شعرا رمز حدیث لن ترانی تھا اب حشر تک نہ کھلیگا - وہ گورا گورا مکھڑا جوبن گیسے چاند کو شرماتا تھا اب خود گہن مین آگیا اور اِس طرح گہن مین آیا کہ قیامت تک نہ چھوٹیگا - وہ لب لعل شکر خا اب سیاہ ہو گئے - ابھی ابھی لبون سے قند گھولتی تھی ہنستی بولتی تھی - اب لب ہلانے کی قسم کھا بیٹھی - ع

صد حیف کہ گلرخان کفن پوش شدند آنانکہ بصد زبان سخن میگفتند	وز خاطر یکدگر فراموش شدند آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند

الملک للہ الباقی ہو بس -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اعضا وہی ہین جسم وہی ہی - ہاتھ وہی پانون وہی منھ وہی - زبان وہی - مگر سب بیکار - آمین اللہ کرکے اسکی مان نے پالا ہوگا - اسیکی لڑکی تھی - ناز و نعم پروردہ - مگر گھوڑی دیر مین بخوشی تمام خاص اسی کے اعزہ و اقربا اسکو گورستان لیجائینگے اور دفنائینگے - وہ گسیم بدن جو دھوپ مین شہ نشین سے باہر نہین نکلتی تھی اب خاک کے سپرد کیجائیگی - ع -

این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد

اٹھتی جوانی تھی - عین عالم شباب اور وہ آب و تاب کہ زاہد صد سالہ تک دیکھتا تو اسی کا کلمہ پڑھتا - ؎

حسن یوسف بھی اسکے آگے ماند	چہرہ زلفون مین جیسے ابر مین چاند
جلوۂ حسن رشک شعلۂ طور	چشم بد دور آنکھین موتی چور
رخ پہ وہ بکھرے بکھرے زلف کے بال	رگ گل سے وہ ہونٹھ پان سے لال
رگ گل سے کمر لچکتی ہوئی	چوٹی ایڑی تک لٹکتی ہوئی

وہی چوٹی اب بھی ہی مگر بیکار - ؎

در دست اجل کہ نیست رمان را	ہر شاہ و گدا ست حکم و فرمان او را
شاہے کہ بحکم دوش کرمان میخورد	امروز ہمی خورند کرمان او را

اس سے یہ نتیجہ نکالنا چاہیے - کہ انسان کو دو روزہ زندگی کے لیے بغض اور تعصب سے کنارہ کش ہونا لازم ہی - عداوت کس زندگی کے لیے افسوس صد افسوس ایک ایک دیوار کے جھگڑے پر لوگون نے اپنی جان دی ہی یا پڑوسی کی جان لی ہی مر گئے تو نہ ور ساتھ گیا نہ دیوار گئی - جانتے سب ہین کہ موت سے چارہ نہین مگر جو نتیجہ اس امر کے علم کے مستخرج ہونا چاہیے اس سے ذرا سروکار نہین - حیف صد حیف کیا مشکل معاملہ ہی - ؎

بینندہ کہ اصل و فرع خود نیکو یافت	این مستی این سوہمہ زان سو یافت
این بگور دان را کہ جہان میگویند	سرچشمہ نیافت غیر خود ہر کو یافت

لوگون کا قاعدہ ہی کہ کار امروز را بفردا انگذارے کے مفہوم پر مطلق نظر نہین ڈالتے سوچتے ہین کہ رفتہ رفتہ منہیات و معصیات سے اجتناب کرینگے - ساٹھ برس کے ہولین تو توبہ کرین مگر افسوس ہی کہ وہ غافل ذرا عبرت نہین حاصل کرتے - ذرا نہین سوچتے کہ آج مرے کل دوسرا دن زندگی کا بھروسا کیا - یہ کیسی برتے پر کہتے ہین کہ آج نہین کل - کل نہین پرسون - جو کام آج ممکن ہی اسمین دریغ نہ کرو - کل کی کل سمجھی جائیگی -

یہ سمجھنا کہ مرینگے تو خاک مین مل جائینگے - پھر عذاب صواب کون بھگتے گا - بڑی غلطی ہی - جسم چاہے جہان جاے مگر ملک جسم کے شہنشاہ سے اسکا ضرور مواخذہ کیا جائیگا - ؎

صد سال اگر سخن زما خواہد رفت	آخر بہ نفخت فیہ وا خواہد رفت
ہر کس گوید بجا کہ خواہیم رفتن	فکرے نہ کہ اصل من کجا خواہد رفت

اسی دو روزہ زندگانی کے لیے حرص اور طمع اور حسد اور بغض اور تعصب اور نفسانیت اور خودی اور نخوت اور فساد اور عناد اور غضب اور غصہ یہ سب انسان کے روزمرہ کے مہمان ہین - ؎

خواہی کہ دلت صاف شود آئینہ	دہ چیز برون کن ز درون سینہ
حرص و حسد و بخل و حرام و غیبت	بغض و غضب و کبر و ریا و کینہ

بعض آدمی سمجھتے ہین کہ جب ہم توبہ کرینگے تو بمجوا سے التائب من الذنب کمن الذنب لہ - وہ بالکل معصوم ہو جائیگا - یہ سچ - مگر - ع -

نکتہ ہا ہست بسے محرم اسرار کجا

دیکھو یہ نوجوان اور حسین لڑکی ابھی ابھی ہنس رہی تھی اور اب دم کے دم مین یہ کیفیت ہوگئی کہ وہ خود دنیا و مافیہا سے بیخبر ہی - مگر اسکے اعزہ و اقربا ماتم کرتے ہین - بڑا ظاہر ہی کہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہ بات کی بات مین جان نکل گئی اس بے ثبات زندگی پر حسد
اور نفسانیت یعنی چہ - اس دو روزہ زندگانی پر یہ گھمنڈ کہ ہم امیر
کبیر ہین - ہم درویش کامل ہین - ہم حاکم - ہم شاعر ہین ہم شاعر
ہم عالم و فاضل ہین ہمچو من دیگرے نیست - ؎ -

این جہان نقشے بر آبے بیش نیست	موج آبے یا سرابے بیش نیست
پیش نور چشم عبرت بین ما	زوج گردون جز حبابے بیش نیست
اینہمہ جوش و خروشش ہر دو کون	جز خیالاتے و خوابے بیش نیست

اللہ بس باقی ہوس -
مقبول بندے خدا کے وہی ہین جو دنیا سے نفرت
کرتے ہین -
ایک شخص نے اپنے دوست سے پوچھا کیون صاحب یہ
انکی مونچھ نہ داڑھی یہ کوئی خواجہ سرا تو نہین ہے اُسکے دوست
نے کہا - آپکو انکا حال ہی نہین معلوم یہ مرد نہین عورت ہے -
اُستانی جی استانی جی مشہور ہین -
اسکے بعد پھر مرد چلے گئے -
تھوڑی دیر مین اُستانی جی نے گھر پر جا کر کپڑے بدلے
اور ڈولی منگوائی اور آئین تو دیکھا حشر بپا ہے - دور تک
ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوے - ایک پر ایک گرا پڑتا ہے -
اُستانی جی اندر گئین -
اِتنے مین نواب صاحب نے کہا پردہ کرو ڈاکٹر صاحب
آئے ہین پردہ ہو گیا مگر بڑی بیگم حسن آرا کی لاش کے قریب
ہی بیٹھی رہین - وقت ہی ایسا تھا - صاحب انسپکٹر جنرل اور
صاحب سول سرجن تشریف لائے نبض دیکھی - آلات چوبی سے
جگر کا امتحان لیا - انگریزی مین باہم یون گفتگو کرنے لگے -
سول سرجن - زندہ ہے -

انسپکٹر جنرل - ہان ہان -
سول - یہ لوگ ناحق گھبرا گئے -
انسپکٹر - وجہ یہ ہے ایک تو بالکل بیہوش ہے - دوسرے
نبض بڑی دقت سے ملتی ہے - انتہا کا ضعف ہے - کیا کوئی
صدمہ پہونچا تھا -
سول - ہان گھر مین شاید کچھ لڑائی ہوئی تھی -
صاحب انسپکٹر جنرل نے نسخہ لکھا اور سول سرجن کو
بھی دکھا دیا -
ب - کیا حال ہے -
سول - غفلت ہے گھبرائیے نہین آپ لوگ -
ب - کیا زندہ ہے -
سول - ہان بیشک زندہ ہے - بیشک زندہ ہے -
ب - زندہ - زندہ ہے - حسن آرا زندہ ہے - سچ !!!
سول - بیشک ابھی آنکھ کھول دینگی -
ب - اُف فوہ - ارے یہ مین خواب دیکھ رہی ہون
یا سچ مچ -
انسپکٹر - ابھی اچھی ہو جائینگی - آپ گھبرائیے نہین -
اِن دونون نے کچھ چٹکلے کیے تو دوا کے آنے کے
قبل ہی حسن آرا کی نبض گرم ہو گئی -
سول - حضور بیگم صاحب ذرا نبض پہ ہاتھ رکھیے -
بڑی بیگم نے جو نبض پر ہاتھ رکھا تو کہا شکر ہے شکر ہے -
بہار النسا اور روح افزا اور سپہر آرا بڑی غور سے
سُن رہی تھین -
سپہر - شکر ہے شکر ہے - ہزار شکر کا مقام ہے -
بہار - ہم سب جی اُٹھے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

روح - ابھی کیا معلوم -
بہار - بس اب ہمین کچھ فکر نہین -
دوا آئی فوراً پلائی گئی -
انسپکٹر - ہم باہر کوٹھی مین ٹھہرے ہین -
سول - جب یہ آپ سے باتین کرینگی - تب ہم جائینگے -
ب - بندگی -

نوابصاحب ورنڈ عسکری سول سرجن صاحب و انسپکٹر جنرل صاحب کو ساتھ لیکر باہر آئے -

سول سرجن نے ہدایت کی تھی کہ دس دس منٹ کے بعد ایک ایک مارک دوا پلائی جائے - چنانچہ اُسی کے مطابق نوابصاحب دس دس منٹ کے بعد دوا پلاتے جاتے تھے - آدھ گھنٹے کے عرصے مین حسن آرا نے آنکھ کھول دی - سپہر آرا نے کہا باجی - اسکے بعد کچھ کہنے کو تھی کہ بڑی بیگم نے کہا اب اِن کو دق نہ کرو - بہار النسا اور روح افزا اور مغلانیون نے مارے خوشی کے گھیر لیا تھا - نواب صاحب نے سب کو پلنگ کے پاس سے ہٹا دیا -

ب - آج عمر بھر مین انگریز سے بات کی -
ن - ہان وقت ہی ایسا نازک تھا -
روح - چلیے اب اسکے ذکر سے کیا واسطہ -

نواب صاحب نے باہر جا کر کہا - (ابھی آنکھ کھولی) -

سول - دس بارہ منٹ مین ہم بھی دیکھینگے -
ن - بہت خوب -
انسپکٹر - اب آپ دوسری شیشی کی دوا پلا دیجیے -
ن - کس قدر -
سول - جسقدر اُس چھوٹی شیشی مین ہو سب دیجیے -
ن - بہت اچھا -
انسپکٹر - اُنکو تکلیف نہ دیجیے گا - نہ بہت باتین کیجیے گا - آرام اور سکون مقدم ہی -
ن - درست -

نواب صاحب نے اندر آکر چھوٹی شیشی کی دوا حسن آرا کو پلادی -

سپہر آرا - باجی جان -
ن - باتین نہ کرو انکو آرام سے لیٹے رہنے دو -
ب - مین نے تو پہلے ہی کہا تھا -
ن - ڈاکٹر صاحب خود آن کر دیکھینگے -
روح - پردہ کیا جاے -
ن - ابھی نہین -
روح - ڈاکٹر کا آج سے ہمکو عقیدہ ہو گیا -
سپہر - اب بھی نہوگا -
بہار - یہ کسکو امید تھی - اللہ جانتا ہی ہم تو سمجھے تھے کہ -
ب - اونھ تو اس ذکر سے کیا واسطہ -
ن - مین ذرا ڈاکٹر صاحب کے پاس سے ہو آؤن -

نواب صاحب باہر تشریف لائے - ڈاکٹر صاحب سے کہا دوا پلادی -

سول - ہم چلنا چاہتے ہین -
ن - تشریف لائیے -

سول سرجن صاحب چلے - مگر انسپکٹر جنرل بیٹھے ہی رہے - نوابصاحب نے پوچھا کیا آپ نہ تشریف لے چلینگے - صاحب ممدوح نے کہا - نہین - صاحب اچھی طرح دیکھ لینگے - پردہ کیا گیا - سول سرجن نے بعد معائنہ و غور کے کہا - اب آرام ہی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہم ایک نسخہ اور لکھتے ہین- جو دوا ابتک دی تھی اب اُسکی ضرورت نہین پھینک دیجائے- نسخہ لکھکر فرمایا کہ آدھ آدھ گھنٹے مین ایک ایک بار دیجیے شام تک- اور اس دوا کے قبل دو گولیان کھلا دیجیے گا- اُسکا یہ نسخہ ہے- دروازے بند کر دیجیے اور پنکھا جھلوائیے- مگر غل اور شور نہونے پائے لِئلّا یہ دِگر دبھیڑ نہو- اس کمرے مین جو بولے آہستہ سے- بہت جلد آرام ہو جائیگا-

سول سرجن اور انسپکٹر جنرل گاڑی پر سوار ہونے لگے تو نواب صاحب نے کہا ذرا کوٹھی مین تشریف لائیے- کچھ عرض کرنا ہی-

سول- اچھا-

دونون صاحب تشریف لائے بیٹھے- نوابصاحب نے ایک ایک ہار نذر کیا اور سو سو اشرفیان-

سول- ہم بہت مشکور ہوے-

انسپکٹر- ہم بھی شکر ادا کرتے ہین-

ن- جناب یہ تو اسوقت نذر کیا جاتا ہی مگر خفت ہی کہ یہ رقم ہی کیا ہی- جس روز غسل صحت ہوگا اُس روز آپکو تکلیف دیجائیگی-

سول- ایک گھنٹے مین ہمارے پاس حال کہلا بھیجیے گا- شام کو ہم پھر آئینگے-

دونون صاحب سوار ہو گئے-

میرزا ہمایون فر اور نواب صاحب باتین کرنے لگے-

شہر- حضرت بلاتشبیہ مسیحا ہین اپنے وقت کے خدا کی قسم وہ کارنمایان کیا کہ باید و شاید سبحان اللہ سبحان اللہ جسقدر زیادہ تعریف کیجیے کم ہی- مین تو آج سے اور بھی زیادہ معتقد ہو گیا- اور حضرت حق تو یون ہی کہ مُردے کو زندہ کر دیا- واہ ری حکمت-

ن- عرض کرون جو تحقیقات کامل انھون نے کی ہی کبھی کسی نے کاہے کو کی تھی اور جو تحقیقات اب تک کرتے جاتے ہین- اور لاکھون روپیہ صرف کرتے ہین اور ہر قسم کی بوٹی اور دوا اور پھول پھل کو تجربے کی کسوٹی پر کستے ہین- وہ کسیکو نصیب کہان-

مولوی صاحب- ہان پھر اب انکا تو راج ہی ہے- جو چاہیے کہ لیجیے- ورنہ جب ڈاکٹر نہ تھے تو کیا جیتا نہین بچتا تھا آدمی-

ن- یہ اور بات ہی مولوی صاحب- یون تو گانون کے باشندے بخار مین ٹھٹھے کھاتے ہین- اس سے کیا مطلب-

مولوی- خداوند النّاس علےٰ دین ملوکہم-

شہر- نوابصاحب آپ لاکھ ثبوت دیجیے مولوی صاحب نہ مانینگے-

مولوی- یون کیسے مان لون- مگر عقیدے کو کیا کرون-

نوابصاحب محلسرا مین تشریف لیگئے- حسن آرا بیگم نے ہاتھ اُٹھا کر سلام کیا- نواب صاحب نے کہا شکر ہی- شکر ہی- آج تو بس غضب ہی ہو گیا تھا- دو تین گھڑی تک حواس ٹھکانے نہ تھے-

ب- بارے اللہ نے بڑی خیر کی-

سپہر آرا لیٹ رہی اور آنکھ لگ گئی-

حسن آرا ایک گھنٹے تک چپ چاپ لیٹی رہی- ایک گھنٹے کے بعد پانی مانگا پانی پی کر کہا اب ذرا ذرا آرام سا معلوم ہوتا ہی- اُف ہلکان ہو گئی مجھے کچھ خبر ہی نہین کہ کیا ہوا ہوش ہی نہ تھا خبر کیونکر ہوتی- اُف فوہ- اسکے بعد کہا ہمین نیند آتی ہی- بڑی بیگم نے کہا معلوم ہو بتاؤ اِسوقت اچھا یا بُرا-

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ن - ضرور سوئیں صحت کی دلیل ہی - اَب آرام کیجیے - پنکھا برابر جھلا جاے - آدھ آدھ گھنٹے مین بدلی ہو - مگر از براے خدا غُل نہ مچنے پائے -

روح افزا اُستانی جی کے پاس جاکر باتین کرنے لگین -

اُستانی جی - مبارک ہو -

دو گھنٹے کامل حسن آرا بیگم نے آرام کیا - جاگین منھ دھویا اور کہا اماجان اَب طبیعت کُچھ کُچھ بحال ہی - اِس عرصے مین بہار النسا اور محمد عسکری مین باہم جو گفتگو ہوئی سُننے کے قابل ہی

بہار - محمد عسکری غضب ہی ہو گیا تھا - سمجھے کیا تھے ہوا کیا جو اماجان کو یا کسی اور کو معلوم ہو جاے تو ہماری صورت سے بیزار ہو جائین - اُف جان ہی لی تھی خدا نخواستہ بیچاری کی -

ع - ایک بات کہون - بس اَب خاموشی ہی کا موقع ہی - اِسکا ذکر نہ کیجیے مین اپنے دل مین خود خفیف ہون -

بہار - ہم تو اَب حسن آرا کے معاملات مین دخل ہی نہ دینگے -

ع - بالکل نہین کُچھ واسطہ ہی نہ رکھنا چاہیے - ورنہ -

بہار - ورنہ ابکی خدا جانے کیا ہو جاے بیٹھے بٹھائے -

عسکر - اسمین کیا شک ہی خدا نے بڑی خیر کی ورنہ ایسا غضب ہوا تھا کہ شاید خون ہماری ہی گردن پر ہوتا -

حسن آرا نے بڑی بیگم صاحب سے کہا اماجان گلوری کھانے کو جی چاہتا ہی - بڑی بیگم نے کہا بے ڈاکٹر کے پوچھے مین گلوری تو نہ دونگی مگر الایچی چاہیے کھالو -

ایک الایچی حسن آرا بیگم کو دی -

نواب صاحب نے کہا مین ڈاکٹر کے ہان گیا تھا - مین نے کہا سو رہی ہین کہا صحت کی علامت ہی -

ب - شکر ہی شکر ہی - خدا کا شکر ہی -

ن - ذرا یا سونے دو - جگانا نہین - خود ہی جاگین نہ -

ب - دو گھنٹے تو سوئین - اَب اور کیا سوئین -

ن - خود ہی جاگین نہ -

حسن - جی ہان -

ن - یہ دوا لایا ہون - ابھی پلا دیجیے - اِسی وقت -

حسن - کڑوی ہوگی -

ن - اِس درجہ خوشبو ہو کہ عطر کو بھول جاؤ سونگھ کر دیکھ لو چاہے -

ب - نہین - نہین - دوا کو سونگھتے نہین - اثر جاتا رہتا ہی -

حسن - کیون اماجان -

ب - اثر جاتا رہتا ہی -

حسن آرا مسکرانے لگین - بڑی بیگم نے کہا تُم نہ مانو مگر ہم تو سونگھنے نہ دینگے اسپر بہار النسا اور روح افزا اور سپہر آرا کھلکھلا کر ہنس پڑین اُستانی جی بولین شکر ہی پاک پروردگار کا کہ اَب ہم سب ہنس بول رہے ہین - شکر کرو شکر کرو -

الغرض ایک ہفتے کے بعد بڑی بیگم صاحب صاحبزادیونکو لے کر روانہ ہوئین -

آزاد پاشا جونیر افسر افواج ٹرکی

ساقی بنور بادہ برافروز جام ما	مطرب بگو کہ کار جہان شد بکام ما

اللہ اللہ آج کچھ عجب سمان ہی - ہر سمت خوشی کا ڈنکا بج رہا ہی - قلم کی باچھین کھلی جاتی ہین - نو خیز معشوقون کے مزاج کی طرح بل کرتا ہی اور کیون نہو وہ مژدہ طرب انگیز معرض بیان مین آتا ہی کہ -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

برین مژدہ گر جان فشانم رواست	کہ این مژدہ آسایش جان ماست

تورکے تڑکے میان آزاد فرخ نہاد بستر استراحت سے اُٹھے اور ہُرمزجی کے گلگون مرصع تنگ پر سوار ہوکر ساحل بحر کی راہ لی۔ کہ ادھر اُدھر ہوا کھائین۔ دو گھڑی دل بہلائین۔ صبح کا سُہانا سمان۔ بادِ گل بیز و نکہتہ آمیز۔ مرغان خوشنوا اشجار پُربہار پر فرط طرب سے چہکتے تھے۔ انواع اقسام کے خوشنما پھول چوطرفہ مہکتے تھے ؎

عجب ہی نام خدا لطف رنگ خاک چمن	حنائی ہوتے ہین پا پے بتان دم رفتار
نسیم گل مین تاثیر معجز عیسیٰؑ	نہ کوئی دیدۂ نرگس کو اب کہے بیمار

میان آزاد کا دل غنچہ گل کیطرح کھل گیا۔ بہار گلزار کے مزے اُڑاتے نرگس سے آنکھین لڑاتے حضرت ایک فرح بخش باغ مین بڑی دیر تک ٹہلتے رہے جس تختے کو دیکھتے ہین دُلھن ہے۔ سبزان چمن کا جوبن پھٹا پڑتا ہی۔ ؎

سر و بلبا ہی نوائے فاختہ مستانہ ہی	دستِ ساقی شاخ ہی ہر ایک گل پیمانہ ہی
دڈگاتی پھرتی ہی گلشن مین مستانہ نسیم	ساغر گل ساغری ہی چمن میخانہ ہی

قدرت حق مشاہدہ کرکے میان آزاد بادل شاد ہُرمزجی کی کوٹھی پر واپس آئے ہرمزجی کے ساتھ کھانا کھایا۔ بعد فراغ طعام دونون مین باتین ہونے لگین۔

آزاد۔ خدا کرے کہین پروانہ تقرری آئے الانتظار اشد من الموت۔

ہرمز۔ گھبرائیے نہین آتا ہوگا صبح شام آیا داخل ہی۔ دل گواہی دیتا ہی دو ہی دن مین دیکھینگے کہ ہمارے کرمفرما میان آزاد جنگی وردی پہنے مورچے پر جارہے ہین۔

آزاد۔ خدا وہ دن دکھائے۔ ہمکو تو نومیدی ہی ہوگئی ہی۔

ہرمز۔ یہ کیون۔ مایوسی کیسی۔ کل تک ضرور پروانہ آئیگا۔

آزاد۔ سچ کہون۔ یقین نہین آتا۔ خیر۔ دو دن اور سہی دنیا بہ امید قائم۔ مگر اب ایک ایک دن ایک ایک برس کے برابر ہی۔ انتظار تا بکی۔

ہرمز۔ اب آپ تو اپنا ناول مطالعہ فرمائیے۔ اور مین یہ کتاب پڑھتا ہون۔

آزاد۔ یہ کون کتاب ہی حضرت۔ کوئی ناول ہی یا فکشن۔

ہرمز۔ یہ شاہ رسلس کا تذکرہ ہی۔ کیا کتاب ہی۔ سبحان اللہ۔

آزاد۔ مین پڑھ چکا ہون۔ نصف کے قریب ایک مرتبہ ترجمہ بھی ترجمہ کرچکا ہون دو چار شعر سُنیے گا۔ آپ بھی تو فارسی سے واقف ہین۔ ؎

ای مقیمان تہ سقف سپہر غدار	تا بکی در پی اصنام خیال وافکار
کب تلک فکر ہم آغوشی محبوب امید	تا کجا غور غلط از بہر شاہد جاوید
کیا سمجھتے ہو کہ اُمید یہ بر آئیگی	آج یا کل کبھی حسرت یہ نکل جائیگی
کب نکل سکتی ہی پیری مین تمنائے شباب	یہ خیالات تمھارے ہین فقط نقش برآب
پئے تسکین شہ رسلس کا فسانہ دیکھو	آخر فاعتبروا یا اولی الابصار پڑھو

ہرمز۔ بہت خوب اُردو الفاظ دو ایک اچھی طرح نہین سمجھا۔ مگر جہان تک سمجھا مین ایمان سے کہتا ہون کہ ہو بہو ترجمہ ہی اور درد انگیز۔ سبحان اللہ۔

آزاد۔ تسلیم۔ اسی طرح پر کوشش کی تھی مگر عدیم الفرصتی مانع ہوئی۔

ہرمز۔ اگر نصف کے قریب آپ ترجمہ کرچکے ہین تو وقت فرصت ہمکو اسکو پورا کرنا چاہیے۔ خدا کی قسم کیا ترجمہ کیا ہی۔ جی خوش ہوگیا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آزاد - اِن کلمات کو مین آپ کی ذاتی لیاقت اور حُسن اخلاق پر محمول کرتا ہون ورنہ من آنم کہ من دانم - حضرت حقیقت حال یون ہو کہ ترجمہ سخت مشکل کام ہی - جب تک دونون زبانون سے بخوبی واقف نہو ممکن نہین کہ ترجمہ مین لطف آئے یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ ایک آدمی نے پوچھا میان آزاد میان فروکش ہین - ہُرمزجی نے اُس آدمی کو غور سے دیکھا اور کہا - آپ مطلب کہیے - اُسنے کہا اُنکے نام ایک خط لایا ہون ہُرمزجی نے کہا میان آزاد یہ بیٹھے ہین - خط اِنکو دیجیے - آزاد نے خط لیا کھولا - پڑھا تو اُچھل پڑے اور کہا لیجیے - حضرت عہدہ تو فضلِ خدا سے مِل گیا -

ہرمز - ہان اشکر ہی شکر ہی - کیون مین نے کیا کہا تھا کہ صبح شام پروانہ آیا داخل ہی - مبارک ہو - اَب آپ تیاری کیجیے خدا آپ کو اِسی طرح کامیاب کرے -

آزاد - رسالے مین جونیر کمیشن ملی - مگر خوشی یہ ہے کہ رسالے کی افسری عطا ہوئی -

ہرمز - ہان اِسمین کیا شک ہی - ہم بھی رسالے ہی کو پسند کرتے ہین -

آزاد نے خط پڑھ کر سُنایا -

آزاد - حضور وزیر جنگ کے حکم سے آپکو اطلاع دیجاتی ہی کہ آپ عساکر دولت رفیعۂ روم کے جونیر کمشنڈ افسر مقرر ہوے - آپ کو رسالے کی جونیر افسری حضور معزی الیہ نے عطا کی ہی - پارچمنٹ حسب ضابطہ آپکے پاس بھیجا جائیگا -

ہرمز - اِسوقت مین جامے مین پھولے نہین سماتا -

آزاد - امید ہی آپ سے ایسی تھی - آپ میرے سچّے دوست ہین -

ہرمز - اَب دعا یہ ہی کہ آپ کامیاب آئین اور میدان کارزار مین آپکا نام ہو -

آزاد - آمین - انشاء اللہ - یون تو ناکامی اور خوش نصیبی اتفاق پر منحصر ہی مگر مین اپنی طرف سے کوئی دقیقہ نہ اُٹھا رکھونگا - آیندہ اختیار بدست مختار سے -

این بندہ چہ داند کہ چہ می باید خواست
دانندہ توئی ہر انچہ دانی آن دہ

ہرمز - میان خوجی سے تو خوشخبری کہیے - وہ ہین کہان اِسوقت -

آزاد - ہان خوب یاد آیا اُنکو تو بھول ہی گئے تھے ہم - بلوائیے - بلوائیے -

ہرمز - ایک آدمی اِدھر آؤ - اِنکے ساتھ جو صاحب آئے ہین اُنکو بلا لاؤ -

اَب سُنیے کہ خواجہ صاحب کو آدمی نے کوٹھی بھر مین ڈھونڈھ مارا - ہوٹل مین تلاش کیا چوطرفہ دیکھا - مگر اُن کا پتا ہی نہین - جب تھک گیا تو آکر کہا کہ حضور وہ تو کہین ملتے ہی نہین - ہُرمزجی نے کہا اگر کہین میڈا کی تلاش مین تو نہین گئے ہین میان آزاد اُٹھے کہ ہم ڈھونڈھینگے ہُرمزجی اور دو چار آدمی ساتھ چلے - اِس کمرے مین دیکھا - اُس کمرے مین دیکھا - اِدھر ڈھونڈھا اُدھر ڈھونڈھا - کہین پتا ہی نہین -

ہرمز - کہین میڈا کے پھیر مین تو نہین گئے ہین صبح صبح -

آزاد - جناب اُنسے کسی بات کا تعجب نہین - عجب بے تکا آدمی ہی - لاحول ولا قوۃ -

ہرمز - یہ چلے کہان گئے - کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی -

آزاد - خدا جانے لڑ بیٹھا کسی سے یا کسیکو گالی دے بیٹھا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خدا کی مار مردک پر۔

ہرمز۔ یہ آپ انکو ساتھ کیون لائے۔ آپ بھی دل لگی باز آدمی ہین۔

یہ باتین ہوتی تھین کہ ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا مسکرا کر کہا۔ حضور آئیے مین بتا دون کہان ہین۔ مگر جلد آئیے میان آزاد اور ہرمزجی اُسکے ساتھ چلے تو دیکھا کہ ایک کوٹھری مین انگیٹھی کے قریب سرنگون ہین۔ ایک ہاتھ مین دست پناہ دوسرے مین چلم۔ دونون کو بے اختیار ہنسی آئی۔ کھلکھلا کر ہنس پڑے مگر وہ پینک ہی مین ہین۔

میان آزاد نے لکڑی سے سر کو سہلانا شروع کیا۔ تو بولن منمنا کر بولے۔ او گیدی بھونک دون قرولی۔ آزاد جھلائے ہوئے تو تھے ہی۔ ایک چپت جمائی چپت کے کھاتے ہی خوجی آگ بھبوکا ہو گئے۔ آنکھ کھولی تو دیکھا۔ ادھر انگیٹھی اُدھر چلم اور چھتا زمین پر اوندھے پڑے ہین۔ اور میان آزاد سات آٹھ آدمیون کو لے کر گلے پر کھڑے ہین۔ چپ۔ ع۔

کاٹو تو لہو نہین بدن مین۔

نہایت ہی خفیف ہوئے۔

میان آزاد خوجی کو کوٹھی مین لائے۔ ہرمزجی نے کہا خواجہ صاحب مبارک ہو آپ کے میان آزاد نے فوجی عہدہ پایا خوجی کی باچھین کھل گئین اُچھل پڑے۔ ہرمزجی کے قدمون پر ٹوپی رکھدی اور کہا دیکھیے اور جا بے جس امر مین ہنسی مذاق کیجیے۔ مگر اسمین نہین۔ اب سچ سچ بتائیے۔ کیا واقعی حکم آگیا۔ میان آزاد نے وہ پروانہ دکھا دیا خوجی نے چھین لیا اور دس بارہ مرتبے اُس پروانہ کو چوما اور رو رو کر کہا۔ آزاد جس عنایت سے تم ہمارے ساتھ پیش آئے اسکا شکریہ ہم ادا نہین کر سکتے ہین بس اب ہم چاہیے زندہ رہین یا مر جائین کچھ پروا نہین اور تو ہم کسی مصرف کے ہین نہین سائیسی کرینگے۔ اسپر میان آزاد اور ہرمزجی مسکرائے۔ تو خواجہ بدیع صاحب بہت جھلائے۔ کچھ تمیز بھی ہے۔ بس ہنس دیے سائیسی علم دریا ہے دل لگی نہین۔ برسون مین انسان گھر پا لینا سیکھتا ہے جی۔ ہر کسی کا کام نہین۔ ع۔

چہ داند بوزنہ لذاتِ ادرک

آزاد۔ سوچ لون تو جواب دون۔ جلدی کیا ہے۔ کہونگا۔ کہونگا۔

میان آزاد کمرے مین جا کر پلنگ پر لیٹے۔ کمرے کے دروازے سب بند کر دیے اور سوچنے لگے کہ ٹکا تو ہمارے پاس نہین اور ہم کیولری افسر یعنی رسالے کے افسر مقرر ہوے۔ جب دس ہزار روپیہ ہو۔ تو کہین انتظام مناسب عمل مین آئے۔ دس ہزار کے بغیر تیاری محال ہے۔ اور دس ہزار روپیہ ملنا غیر ممکن مُردہ چاہے جی بھی اُٹھے مگر دس ہزار روپیہ ہمکو کوئی نہ دیگا۔ اجنبی آدمی۔ پرایا ملک دس ہزار روپیہ یکمشت مل جانا کچھ خالہ جی کا گھر تھوڑا ہی ہے۔ گورنمنٹ ٹرکی سے پیشگی بطریق قرض مانگنا نامناسب ہے۔ ہرمزجی گو بڑے سچے دوست اور بیحد عنایت فرما ہین مگر انسے اسقدر زر خطیر کیونکر مانگین ممکن نہین کہ دو دن کی ملاقات مین دس ہزار روپیہ کوئی دے نکلے مفت مین بات کھونا محض فضول ہے۔ اب روپیہ آئے تو کہان سے آئے اس خیال نے میان آزاد کو کمال منتشر اور پریشان خاطر کر دیا۔ یہان تک کہ مایوس ہو گئے۔ اور سوچے کہ ہن مدرسی سے جو کچھ ملے اسی پر بسر کرو۔ ہندوستان واپس جانے کا نام زبان پر نہ لاؤ۔ ہر چہ بادا باد حسن آرا بیگم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بیوقا مجبین کی مگر مجبوری ہی - اپنی حالت زار پر میان آزاد نے کمال افسوس کیا - سوچے کہ ہم آئے کس لیے تھے خاص اسی غرض سے کہ جنگی عہدہ پائین اور سرخرو جائین اور حسن آرا بیگم کو بیاہین - مگر افسوس صد افسوس بعد خرابی بصرہ یہان پہونچکر عہدہ بھی پایا لیکن بے سود - بخت برگشتہ یہان بھی ساتھ آیا - میان آزاد کی آنکھون مین آنسو ڈب ڈبا آئے - ع -

داغ دل تازہ ہوا آہِ دلِ ناشاد سے
ہو گیا روشن چراغ اپنا گزار باد سے

بڑی دیر تک میان آزاد اسی خیال مین آہ سرد بھرا کیے - یقین واثق ہو گیا کہ میدانِ کارزار مین جانا نصیب نہوگا - سوچے کہ رنج و غم کرنا فضول ہی راضی بہ رضا مگر ہندوستان نہ واپس جائینگے اِتنے مین ہرمزجی نے پکارا میان آزاد - میان آزاد - آپ بہت سوے آج -

آزاد چپ چاپ سُنا کیے تھوڑی دیر کے بعد دروازہ کھولا - باہر آئے - اور میان آزاد اور ہرمزجی اور خوجی نے چاء پی - ہرمزجی نے کہا اِسوقت میان آزاد کچھ افسردہ پائے جاتے ہین - وہ لطفِ صحبت اور وہ لطیفہ گوئی اور بذلہ سنجی نہین ہی - بلبل کیطرح چہکتے ہوتے اِسوقت مگر خلاف معمول جو اتنی دیر سوے تو طبیعت مضمحل ہو گئی -

آزاد - جی ہان اِسوقت دردِ سر ہی اور طبیعت بھی پریشان ہی -

چار بجکے ہرمزجی اپنے ایک دوست کے ہان گئے - خوجی سے کہا کہ آج محفلِ رقص و سرود مین چلیے آپکو بھی لے چلین اور میان آزاد تو چلین ہی گے -

آزاد نے زبانِ حال سے کہا - ع -

در محفلِ خود راہ مدہ ہمچو منے را
افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

جب ہرمزجی نے اصرار کیا تو آزاد نے کہا - آج معاف فرمائیے - ہرمزجی نے خوجی کو ساتھ لیا اور چلے -

اِتنے مین میڈا آئین - معطر و معنبر - اٹھلاتی ہوئی کمرے مین تشریف لائین آزاد کو دیکھا کہ ایک کرسی پر بیٹھے کچھ سوچ رہے ہین - مُسکرا کر مصافحہ کیا مگر آزاد کی سرد مہری پر بکمال رنج ملول قریب کی ایک کرسی پر بیٹھین - جس تپاک کے ساتھ آزاد پیش آیا کرتے تھے وہ نسترلون کافور تھا - ماتھا ٹھنکا -

میڈا - کیون طبیعت کیسی ہی - اِسوقت چہرہ اُترا ہوا ہی - اور بکمال ملول معلوم ہوتے ہو - کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہے - عہدۂ فوجی ملنے کی ہم خبر پاتے ہی آئے کہ مبارکباد دین - تمکو اِسوقت مسرور ہونا چاہیے یا مغموم - یہ اُلٹی بات کیسی؟ کچھ سمجھ مین نہین آتا -

آزاد - کچھ نہین طبیعت ہی تو ہی - اچھا ہون -

میڈا - کوئی وجہ ضرور ہی - بلا سبب انسان ملول نہین ہوتا - وجہ خاص بیان کیجیے - تعجب یہ ہی کہ عہدۂ افسری پاتے ہی آپ افسردہ اور پژمردہ ہو گئے اِسکا کیا سبب -

آزاد نے مس میڈا کے دستِ سیمین کو اپنے ہاتھ مین لیکر کہا - پیاری میڈا تم صحیح کہتی ہو - مین واقعی ملول ہون - بیشک میرے بشرے سے ملال اور غم اور رنج ظاہر ہوتا ہوگا - اور مجھے اِسقدر رنج ہی کہ عمر بھر کبھی نہین ہوا تھا مگر درد لا دوا ہی علاج ممکن نہین - میڈا نے کہا آخر کچھ تو معلوم ہو - اگر درد لا دوا ہی تو مجبوری کا مقام ہی - مگر سُنین تو سہی - آزاد نے کہا - پیاری میڈا تم سے مین نے کوئی بات مخفی نہین رکھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کُل اُمور صاف صاف بیان کر دیے اب مین کمال انفعال کے
ساتھہ کہتا ہون کہ مجھے جو نیر افسری رسالے کی ملی ہی لیکن ٹکا
پاس نہین اور کم سے کم دس ہزار روپیہ ہو تو کام نکلے۔ یہان
یہ کیفیت ہی کہ دس ہزار روپیہ کیا معنی۔ دو سو کا بھی کہین سہارا
نہین۔ حسن آرا بڑی مالدار ہین۔ اک ذرا سے اشارے مین ہزارہا
روپیہ بھیجدین۔ مگر حسن آرا سے روپیہ منگوایا تو عزت خاک مین ملگئی۔
میڈا۔ ارے آپ اِسکی تم کچھ فکر نہ کرو۔ ہم سمجھ لینگے۔ دس ہزار
روپیہ ہی نا۔ پھر یہ کون بات ہی مین ابھی آتی ہون میڈا اِسکے
رخصت ہوئین اور آن کے میان آزاد کو ایک لفافہ دیا اور کہا اسوقت
جاتی ہون کل آؤنگی اب۔ اِدھر میڈا رخصت ہوئین۔ اُدھر میان
آزاد نے لفافہ کھولا تو اُچھل پڑے استنبول بنک کے نام بیس ہزار
کا چک پایا اور بنک خط جسکا یہ مطلب تھا۔

جان سے زیادہ عزیز آزاد پاشا۔ یہ لفافہ نذر ہی۔ بس اِس
بارے مین اور کچھ لکھونگی۔ اِتنا یاد رہے کہ مین دل و جان سے
تمپر عاشق ہون۔ جانتی ہون کہ جو بات چاہتی ہون وہ غیر ممکن
ہی۔ تم قول کے سچے ہو۔ مگر تاہم پیار کرتی ہون۔ ع۔

نہ تلطف نہ محبت نہ مروت نہ وفا
سادگی دیکھ کہ اسپر بھی مری جاتی ہون

خدا کرے تم نیکنامی حاصل کرو۔ اور منھ مانگی مراد پاؤ۔
تمھاری پیاری میڈا۔

آزاد حضور وزیر جنگ کی ملاقات کو گئے۔ جھک کر آداب
بجالائے اور کہا مین تیار ہون کہ اپنے لشکر مین شامل ہون
جس روز حکم دیجیے۔ حاضر خدمت ہون۔

حضور وزیر جنگ بکمال عنایت و مہربانی پیش آئے۔
فرمایا۔ ہم تمسے نہایت خوش ہین دو تین دن مین تم ہمارا حکم
پاؤ گے یہ کہکر آزاد کو ایک بیش بہا خارا شگاف تیغ آبدار دی
اور کہا خدا کرے اِس شمشیر بُران سے تم بڑے بڑے
کارنمایان کرو۔

وزیر جنگ سے رخصت ہو کر آزاد پاشا بنک گئے۔
چک دیا اور ٹرکی کے چمکتے دمکتے سکّے گنوائے بنک کے ایک
اہلکار سے پوچھا کہ ہندوستان کے سکّے کے مطابق یہ کس قدر
روپیہ ہوا۔ اُسنے کہا بیس ہزار۔ گھوڑے پر سوار ہو کر ہُرمزجی
بھائی کی کوٹھی مین داخل ہوے اور اُسی مالدار و ذی وقار
تاجر کے ذریعے سے اِنتظام خاطر خواہ کر لیا دوسرے دن صبح کو
میڈا آئی اور آزاد کو نہایت ہی مسرور و محظوظ پایا آزاد نے
سرو قد تعظیم کی ادب کے ساتھ ہاتھ ملایا اور میڈا کو قریب کی
کُرسی پر بٹھایا۔

آزاد۔ جان من۔ بس اب ایک بات اور باقی ہی۔ صرف
ایک ہی بات۔

میڈا۔ کہو کہو اسقدر اصرار کیون کرتے ہو۔

آزاد۔ تم خوب جانتی ہو میڈا کہ مین تمھارا کمال مشکور اور
ممنون ہون۔

میڈا۔ ایسی باتین ہم سُننا ہی نہین چاہتے۔
صاف مطلب کہیے۔

آزاد۔ اِسدرجہ احسان کر کے زبان پر نہ لانا بڑے عالی
ظرفونکا کام ہی سچا عشق اِسی کو کہتے ہین حق یون ہی کہ تم
بادۂ عشق کے نشے مین چور ہو۔ ع۔

صوفی از پرتو می راز نہانی دانست	گوہر ہر کس ازین لعل توانی دانست

میڈا۔ اِس سے مغائرت پائی جاتی ہی اب ایسا کلمہ
زبان پر نہ لانا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ باتین ہوتی ہی تھین کہ آزاد کے نام وزیر جنگ کا پروانہ آیا۔ جسکے لفافے پر یہ لکھا تھا۔ (پاس آزاد پاشا جونیر کیولری افسر کے پہونچے)۔

بی شبو جان مرنجان مرنج
اور
میان سلارو خادم بذلہ سنج

جانانہ رنگین ادا نا ظہورۂ ماہ سیما یعنی جوگن بیچاری اس شہسوار سے جان بچا کر تو بھاگی مگر اُستانی جی کے ہان ایک روز بلا مین مبتلا ہو گئی۔ ع

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا
پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی

کچھ دن تو اُستانی جی کے ہان خوش خوش آرام سے ساتھ رہین مگر ایک روز اُستانی جی باہر جو گئین تو پروس کی ایک ماما نے کہ کٹنی بھی تھی اور جوگن کا حسن و جمال دیکھ چکی تھی تھانہ دار سے جا کے کہا کہ حضور آج وہ مال دکھاؤن کہ حضور بھی عش عش کر جائین عمر بھر لونڈی کے احسانمند رہین۔ تھانہ دار کی باچھین کھل گئین۔ کہا از برائے خدا جلد لاؤ اور وہ پری ہمکو دکھاؤ۔ دیکھون تو کون پرکالۂ آتش ہی جسکی تم اسقدر تعریف کرتے ہو۔ ماما نے کہا حضور ہمارے ساتھ چلے چلین۔ وہ گھر گرہست ہین۔ دو پہرون مین راہ پر لے آؤن گی۔ تھانہ دار نے وردی اُتار ڈالی اور معمولی کپڑے پہن کر ماما کٹنی کے ہمراہ چلے۔ ماما پہلے گئی۔ دیکھا تو اُستانی جی کا لونڈا شمو بھی غائب ہی اور اُستانی جی بھی دو دن سے نہین آئی ہین۔ دو چار گھڑی جوگن سے باتین کین ذرا باہر جا کے تھانہ دار کو اشارہ کیا تو دو دن سے مکان کے اندر موجود۔ جوگن سمجھی کوئی اہل غرض اُستانی جی کے پاس آیا ہو گا۔ کہا اُستانی جی نہین ہین۔ تھانہ دار نے جوان کو دیکھا تو ہزار جان سے عاشق ہو گیا۔

تھانہ دار۔ (ت) وہ نہین ہین تو جانِ من تم تو ہو۔ خدا پاک کی قسم کیا حسن ہی۔ ایسی عورت کبھی نہین دیکھی ہی۔

ماما۔ ای تو ذری سنبھل کے بات چیت کیجیے گا میان۔

ت۔ کیون بی صاحب ہم کیا کوئی چمار یا جولاہے ہین۔ جانتی ہو کہ نہین مین شہر کا کوتوال ہون۔

ماما۔ یہ بیچاری کنواری لڑکی ہی اس سے نہ ہنسو بولو۔

ت۔ کنواری ہی تو ہمکو بھی تلاش ہی۔ اگر یون نہ مانین گی تو آج ہی دو چار بدمعاشون کو بھیج کر نکلوا منگواؤن گا۔

اتنے مین شمو آ گیا۔ اور تھانہ دار دوسرے دروازے سے چلے گئے اور تھوڑی دیر مین دو برق انداز لیکر دروازے پر آ گئے اور اندر دھنس پڑے۔

شمو۔ ای میان زنانہ مکان ہی۔ پردے والیان رہتی ہین۔

ت۔ چپ۔ خفیہ خفیہ افیم بیچتے ہو اور پردے والیان بتاتے ہو۔ تلاشی لو جی اور افیم برامد ہو تو ایک سرے سے سب کو باندھ لیچلو۔ کیا دل لگی ہی۔

جوگن کا رنگ فق ہو گیا کہ دھری گئی اور ماما چپ چاپ کھڑی رہی اور شمو کل کا لونڈا ڈپٹ مین آ گیا اور ادھر ایک برق انداز نے کہا حضور افیم برامد ہوئی۔ مخبر نے کتنا ٹھیک بتا دیا تھا۔ تھانہ دار نے کہا اچھا تم دونون کانسٹبل دروازے پر ٹھہرو۔ وہ دونون چلے گئے تو جوگن کے قریب آ کر کہا۔ اگر نہ مانو گی تو سات برس کو بھیجوا دونگا یہ کہکر قریب جا کے لپٹ کے ایک بوسہ لے لیا اور کہا جانِ من ہمارے ساتھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چل کے رہو۔ یہان کہان پڑی ہو۔ شمو نے جان پرکھیل کر کہا۔ صوبے دار صاحب یہ بات اچھی نہین ہی۔ ادھر جوگن نے ہاتھ جوڑے اور عرض کی حضور کل شب کو کسی وقت آئیے گا اِسوقت اُستانی جی آتی ہونگی۔ کوتوال نے کہا اچھا تو پھر ہم افیم کی رپٹ نہ لکھینگے۔ اگر کل وعدہ خلافی ہوئی تو جان ہی لے لونگا۔

کوتوال نے پھر ایک بوسہ لیا اور چل دیا مگر اُستانی جی کا نام سُنکر کسیقدر خائف ہوا کہ عورت بڑی رسا ہی ایسا نہو کہ مخمصے مین پھنس جاؤن۔ جوگن نے اِس ماما کو وہین بٹھایا اور شمو سے کہا ذری مین ایک کام کو جاتی ہون ابھی ابھی آتی ہون۔ یہ کہکر باہر گئی۔ بہت ہی سہمی ہوئی تھی جانا کہین تھا راستہ بھول گئی۔ چلتے چلتے ایک نالا ملا۔ نالے مین دو چور بیٹھے چوری کے مال کے حصّے بخرے کر رہے تھے۔ جوگن کے آنے کی آہٹ پاکر دونون بے تحاشا بھاگے۔ مگر رقم ساتھ لیتے گئے۔ بدحواسی مین کوئی ستّر روپیہ اور کچھ کپڑا وہین چھوٹ گیا۔ جوگن سمجھ گئی کہ چور تھے مگر ایسی گھبرائی کہ قدم کا اُٹھنا محال تھا۔ نالا بھیانک۔ چوطرفہ لمبی لمبی گھانس۔ کہین کُتّے بھونکتے کہین کانٹے چبھتے تھے۔ کہین اونچے نیچے پر پاؤن پڑتا تھا۔ جب اُس مقام پر پہونچی جہان چور بیٹھے تھے تو وہ چار روپیہ پاؤن کے تلے آئے اور کسیقدر کھنکھناہٹ بھی ہوئی جھک کر دیکھا تو روپیہ اور کپڑے جی چاہا کہ روپیہ اُٹھا لے مگر جرأت نہوئی سردی کے سبب سے کانپ اُٹھی تھی کپڑونکو جو دیکھا تو جامہ وار کا تین چار گز کا ٹکڑا نظر آیا۔ فوراً اُٹھا کر اوڑھ لیا اور چلی خدا خدا کرکے وہ کافر نالا طے ہوا تو دیکھا کہ لالٹین لیے ایک آدمی سامنے سے آتا ہی اور اُسکے ساتھ ساتھ ایک سفید پوش ہین۔ سمجھی کہ سفید پوش آقا ہین اور خدمتگار کے ہاتھ مین لالٹین جب وہ قریب آئے تو جوگن نے جامہ وار سے منھ کو چھپا لیا۔ سفید پوش آدمی تھے رنگین مزاج چپکے سے چٹکی لی۔ جوگن شوخی کے ساتھ دب گئی سفید پوش نے چادر کو چہرے سے ہٹایا تو نور کا بُکّا نظر آیا۔ جوگن کی پیشانی نورانی اور چاند سا مکھڑا اور گورے گورے گال اور بیش بہا جامہ وار اُوڑھے جو دیکھا تو سمجھے کہ کوئی رئیس زادی ہی۔ مگر حیرت تھی کہ یہ سن وسال یہ حسن وجمال اور آدمی تک ساتھ نہین۔

سفید پوش۔ حضور کی خدمت مین آداب۔

جو۔ (گردن پھیر کر خاموش)۔

سفید۔ گردن کیا فوارۂ نور ہی۔

جو۔ (آبدیدہ) ہمین نہ چھیڑیے۔

سفید۔ اِس لب ولہجہ کے قربان۔

جو۔ خیر وقت کی بات ہی۔

سفید۔ یا الٰہی یہ کیا اسرار ہی۔ تم۔ اِسقدر طرحدار اور گلعذار۔ یہ تمھاری جوانی یہ بانکی ادا یہ چھب یہ مکھڑا اور اِس شب تیرہ وتار مین یہ بیش بہا لباس زیب تن کرکے تنہا کہان جاتی ہو۔

جو۔ وقت کی بات ہی۔

سفید۔ شہزادی ہو۔ نواب زادی ہو۔ رئیس زادی ہو۔ آخر ہو کون۔

جو۔ غریب زادی ہون۔

سفید۔ غریب زادی ہو مگر شریف زادی ہو۔

جو۔ جیسا آپ سمجھیے۔

سفید۔ لیکن آوارہ۔

جو۔ (آبدیدہ ہوکر) خیر یون ہی سہی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سفید - سہی کیا معنی کچھ جھوٹ بھی ہو - بھلا کوئی شریف زادی بھی اسوقت تین بجے رات کو اس طرح باہر نکلیگی - لاحول ولاقوۃ اور تمھارے سِن کی تو کوئی آوارہ مزاج بھی ایسی جرأت نہ کریگی - تم کُل حال بتاؤ ہماری سمجھ مین آتا ہو کہ تم اپنے میان کی چوری سے نکل آئی ہو - بس یہی بات ہو -- ہمین کامل یقین ہوگیا ہو کہ تم کسیکی بیوی ہو -

جو - آپ آدمی شریف ہین - صورت سے شرافت برستی ہو

سفید - اَب ایک کام کیجیے - ہمارا کنبا یا بیے غریب خانہ قریب ہو وہان تک چلی چلیے - بآرام تمام بیٹھیے اور ہمین اپنا کُل حال بتایئے ہمین وحشت ہوتی ہو کہ آپ اس درجہ حسین اور خوش پوشش ہین اور رات کے وقت اس طرح تنہا نالے کے اندر ———— الامان الامان —

جو - مجھے آپکے دولت خانہ تک جانے مین ذرا بھی تامل نہین مگر شرط یہ ہو کہ میری عزت کے خلاف کوئی بات نہو -

سفید - استغفر اللہ -

جو - پھر قول جان کے ساتھ ہو -

سفید - بیشک -

جو - چلنے کو تو ہم چلتے ہین مگر قول مردان جان دارد -

سفید - انشاء اللہ -

جو - خیر چلیے -

جوگن اپنے دل مین سوچی کہ اگر اِنکا کہنا نہ مانا تو چھٹکارا محال ہو - علاوہ برین یہ بھی خوف تھا کہ مبادا تھانہ دار پکڑ لیجائے ایسا نہ ہو کہ ماما کہین دیکھ پائے - کھٹکا ہوا ہی چاہتا ہو - اَب آخر جاؤنگی کہان - انھین کے گھر کو غنیمت سمجھو -

سفید پوش دیکھنے مین تو شریف معلوم ہوتے تھے مگر دل کے بڑے کھوٹے تھے سوچے کہ یہان سے لیجاکر انکو سبز باغ دکھاؤ اور ایسی جگہ بند کردو جہان سے عمر بھر نکل نہ سکین - عورت تھی خوب صورت حضرت ریجھ گئے - خدمتگار کو حکم دیا کہ لالٹین کو گُل کردے اُسنے بتی بجھادی - تو بالکل تاریکی ہوگئی - جوگن کے ہاتھ مین ہاتھ دیکر چلنے لگے کبھی آہستہ سے چٹکی لیتے تھے - کبھی ہنس ہنس کر باتین کرتے تھے - جوگن سمجھ گئی کہ یہ دق ضرور کرینگے جب اِنکی یہ کیفیت ہو کہ راہ مین میرا ہاتھ پکڑے بے دھڑک چلے آتے ہین اور چھیڑتے جاتے ہین تو خدا ہی حافظ ہو - مگر اسوقت کرتی کیا بیچاری مجبور تھی -

جوگن نے سفید پوش سے کہا کہ میرا ہاتھ آپ چھوڑ دیجیے - ایسا نہ ہو کوئی دیکھ لے تو بدنام ہوجایئے - مگر سفید پوش نے ایک نہ مانی اور طوعاً وکرہاً جوگن کو بمنت وسماجت لے گئے اور کہا ہم بڑے نامی وکیل ہین - جوگن جو اِنکے گھر گئی تو دیکھا کہ ایک کمرے مین ٹاٹ پر دری اور چاندنی بچھی ہو - ایک کونے مین چارپائی پر قالیچہ اور دو تکیے رکھے ہین - میز پر بیس پچیس کتابین اور کاغذ قلم دوات ہو - باقی اللہ اللہ خیر صلاح سوچی کہ یہ وکیل کوئی ٹٹ پونجیے نظر آتے ہین - اِنکے پاس تو کچھ بھی نہین ہو -

وکیل - آیئے بیٹھیے -

جو - آنکھین جھپکی پڑتی ہین -

وکیل - سویئے گا -

جو - جی ہان -

وکیل - تو چارپائی تو ایک ہی ہو -

جو - کچھ مضائقہ نہین - ہم زمین پر سوئینگے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وکیل - اچھا سو رہیے -

جو گن جامہ وار اوڑھکر لیٹی - لیٹتے ہی آنکھ لگ گئی اور خراٹے لینے لگی وکیل نے حقہ پیا اور آدمی کو یون پٹی پڑھائی -

وکیل - سلار بخش تم صبح کو اُنسے کہنا کہ آپ بڑی خوش نصیب ہین وہ پوچھین گی وجہ - کہنا تم سے بڑھ کر کوئی خوش قسمت ہی نہین - بڑی دیر کے بعد وجہ بتانا کہ ان ایسے جوان تم پر عاشق ہوے اور ہماری بڑی تعریف کرنا کہنا یہ رئیس ہین - انکے باپ چکلہ دار اور نانا بخشی الملک تھے اور انکے ہان دو بگھیان ہین اور آدمیون کی تنخواہ مہینے مین تین سو روپیہ دیتے ہین اور کہنا کہ میان بڑے سیدھے آدمی ہین اور نواب صاحب کے ہان سے قیمتی اسباب لے آنا -

سلار بخش - قیمتی اسباب کیا - ؟ زیور کی قسم سے -

وکیل - اُلّو ہی رہے نرے -

سلار بخش - ہان جب سے آپ کے ہان آیا -

وکیل - بکو نہین بس -

سلار بخش - میان آپ تو بوکھلائے ہوئے ہین کچھ - بھلا وہ نہ کہینگی کہ اگر رئیس اور روپیہ والے ہین تو پھٹے حالون کیون رہتے ہین - ایک تو کھٹیا آپ کے پاس اور اُسپر یہ باتین کہ ہم ایسے اور ہم ایسے -

وکیل - آہستہ آہستہ باتین کرو -

سلار بخش - مین اتنا کہدونگا کہ ہمارے حضور دل کے بڑے وہ ہین -

وکیل - وہ کیا معنی -

سلار بخش - اجی چالانک ہین -

وکیل - ہان یہ مانا - کہنا دل کے چالاک ہین - چالانک نہین بولتے -

سلار بخش - تو ہم کیا کچھ منشی ہین -

وکیل - اچھا آج کھانا تو دل لگاکر پکانا -

سلار بخش - تو کسی باورچی کو بلوا لیجیے نہ - وہ خوب پکائیگا - اچھے سے اچھا باورچی لے آؤنگا اور دو روپیہ خرچیے تو عمدہ سے عمدہ کھانا پکوا دون پھر چٹ پٹ بولیے - مگر ایک مین تو نوکر آپ کا - انکے لیے کوئی ماما تو نوکر رکھیے بے اسکے بات نہ بنیگی خداوند - ہان - چاہیے مارڈالیے ہمین ہم جھوٹ نہ بولینگے کبھی -

وکیل - دیکھو رفتہ رفتہ سب فکر ہو جائیگی -

سلار بخش - فکر کیا خاک ہوگی - مقدمے والے تو آتے ہی نہین -

وکیل - آئینگے آئینگے -

سلار بخش نے اپنے آقا کو سمجھایا کہ میان اس پھیر مین نہ پڑو - روٹی کپڑے پر راضی ہو تو خیر اور جو بیگم بن کے رہنا چاہین تو دھتا بتاؤ ورنہ بلٹ جائیگا -

وکیل - اجی ایک مقدمے مین عمر بھر کی کسر نکلجائیگی -

سلار بخش - تو جب آپ کو بتیائیے بھی کوئی -

وکیل - کہتے ہین - تمھین یقین ہی نہین آتا -

سلار بخش - تو کیا ملیگا ایک مقدمے مین - کون سی ایسی رقم ملجائیگی -

وکیل - اجی ملنے کی نہ کہو ملے تو دو لاکھ ملجاے -

سلار بخش - این اتنا جھوٹ - میان مین نوکری نہ کرونگا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دیکھیے چھت نہ گر پڑے کہین۔ لوگ کہتے ہین کال پڑتا ہی۔ ہیضے کا زور ہوتا ہی۔ مینھ نہین برستا۔ برسے کیا خاک۔ اس جھوٹ کو تو دیکھیے کچھ ٹھکانا ہی دو لاکھ ایک مقدمے مین آپ پائینگے۔ کبھی بابا راج دو ہزار کی بھی صورت دیکھی تھی ہمنے تو آپ کے بوا کو بھی جوتیان ہی چٹخاتے دیکھا۔ دو لاکھ پائینگے ہو نھ۔ پا چکے۔ وہ تو کہیے فقیر کی دعا سے روٹیان چلی جاتی ہین۔ یہی غنیمت سمجھو۔

وکیل۔ تم بڑے گستاخ ہو۔

سلار بخش۔ مین تو کھری کھری کہتا ہون۔

وکیل۔ ایسی کھری کھری کیون کہو کہ کسی کا دل دُکھے۔

سلار بخش۔ تو لگی لپٹی ہمین نہین آتی۔

وکیل۔ اچھا ایک کام تو کرنا۔ ذرا دو ایک آدمیونکو لگا لانا۔

سلار بخش۔ کیا کرنا؟

وکیل۔ دو چار آدمیونکو اہل مقدمہ بنا کر لے آنا۔

سلار بخش۔ یہ کیون۔

وکیل۔ ہی ایک مصلحت۔

سلار بخش۔ یہ تو خبط کھلاتا ہی۔

وکیل۔ تم تو ہونا معقول سمجھتے نہین اور ہر بات مین شاخین نکالتے ہو تم نوکر ہو یا آقا۔ کہدیا کہ دو چار آدمیونکو مقدمہ والا بنا کر کے لاؤ جسمین یہ سمجھین کہ اِنکے پاس مقدمے بہت آتے ہین ہم تو رنگ جاتے ہین نہ اپنا۔ یہ بات سمجھے۔ وہ ہمکو بہت اچھا سمجھنے لگینگی اور ہمارا دم بھرینگی ہمکو اس بکھیڑے سے کیا واسطہ۔

سلار بخش۔ وہ بیکار باتین ہین آپ کی جنکا سر نہ پیر۔ اگر دو ایک کو پھانس پھوس کے لائیے بھی تو فائدہ کیا۔ ٹکا تو وصول نہو گا۔

وکیل۔ وہ سمجھین گی تو کہ یہ بہت بڑے وکیل ہین۔

سلار بخش۔ اجی چاہیے صبح سے شام تک دو دو سو مقدمے والے آپ کے ہان آئین چاہے دن بھر سناٹا رہے اُنکو اپنے ریوڑ ماما چھچھوندری الم غلم سے واسطہ ہی اور جو آپ کے ہان صبح سے شام تک پانچ ہزار آدمی بھی آئے اور اُنکو ایک چھلا بھی آپ نے نہ بنوا دیا تو کیا۔

وکیل۔ دیکھو فکر مین ہین ہم۔ کوئی نہ کوئی تدبیر نکالینگے انشاء اللہ۔

سلار بخش۔ آپ ایک کام تو کیجیے۔

وکیل۔ وہ کیا۔

سلار بخش۔ وہ بڑا ضروری کام ہی۔

وکیل۔ تو کچھ کہو گے بھی۔

سلار بخش۔ وہ ضروری کام یہ ہی کہ خود بھی سو رہین حضور اور غلام کو بھی آزاد کرین۔

وکیل۔ خاصی بات ہی۔

سلار بخش۔ سلام۔

وکیل۔ مگر ہمکو اُٹھانا نہین۔ ہم دوپہر تک سونا چاہتے ہین۔

سلار بخش۔ وہ آپ چاہتے کیا ہین۔ ایسا تو ہوتا ہی ہی۔ اب تڑکا تو ہو ہی۔

وکیل اور اُسکے خدمتگار بلکہ مصاحب میان سلار بخش سو رہے۔ سو گئے تو گھوڑے بیچ کر دنیا و ما فیہا کی خبر ہی نہین۔

جوگن نے تمام شب بے دردی کھائی تھی اور رات بھر سونے کی بھی نوبت نہین آئی تھی۔ سوئی تو گیارہ بجے آنکھ کھلی۔ سلار بخش نے پانی دیا منھ ہاتھ دھویا۔ گلوری کھائی اور کہا انکو جگا دو اب۔

سلار بخش۔ حکم ہی کہ ۱۲ بجے جگانا۔

جو۔ کسکا حکم ہی۔

سلار بخش۔ ہمارے مالک کا۔

جو۔ اب ہمارا راج ہی۔

سلار بخش۔ بہت خوب۔

جو۔ انکا نام کیا ہی۔

سلار بخش۔ انکا نام ہی ہینگن۔

جو۔ کیا؟

سلار بخش۔ ہینگن۔

جو۔ اے ہی ہینگن۔ تو تو شریف ضرور ہونگے۔ اور انکے باپ کا نام کیا ہی ہینگن؟

سلار بخش۔ باپ کا نام مداری۔

جو۔ واہ بس معلوم ہوگیا اور پیشہ کیا ہی۔ معلوم شد بافندگی

سلار بخش۔ دلالی کرتے ہین۔

جو۔ اے یہ دلال ہی۔

سلار بخش۔ جی اور کیا۔ باپ دادا کے وقت سے دلالی ہوتی آتی ہی وکیل صاحب لیٹے لیٹے سب سن رہے تھے اور دل ہی دل سلار بخش کو گالیان دیتے جاتے تھے کہ مردود نے جاجایا رنگ لے کے پھیکا کر دیا۔ اور سمجھا دیا تھا کہ خبردار خبردار ایسی باتین نہ کرنا کہ بھڑک اُٹھے۔ مگر ایک ہی مردک ہی۔ ہمارا نام ہینگن بتایا اور ابا کا نام مداری پیشہ دلالی اچھا بچہ۔

اتنے مین بارہ کی توپ دغی۔ اور ساتھ ہی حضرت وکیل بھی اُٹھ بیٹھے۔

وکیل۔ پانی لاؤ۔

سلار بخش۔ حاضر ہوا خداوند۔

وکیل۔ (منھ دھوکر) آج وہ دوسرا خدمتگار کہان ہی۔ الٰہی۔

سلار بخش۔ حضور چھٹی لیگیا ہی۔

وکیل۔ کیسے آپ تو خوب گھوڑے بیچکر سوئین۔

جوگن۔ اے ہی۔ ذری سچ کہیے گا۔ اور آپ اپنی نہ کہینگے۔

وکیل۔ آج مبارک قدم نہ آئی۔

سلار بخش۔ رات اُسکے لڑکا ہوا۔

راوی۔ واہ رے خدمتگار۔ اچھا ٹگ ملانا جاتا ہی۔

وکیل۔ اور کالے خان کہان مرگیا آج۔

سلار بخش۔ لال خان کے پاس بھیجا ہی حضور۔

وکیل۔ اور محرر نہ آیا ہمارا۔

سلار بخش۔ حضور نواب صاحب نے بلوا بھیجا تھا۔

وکیل۔ اہل مقدمہ کوئی آئے تھے۔

سلار بخش۔ حضور سب واپس چلے گئے۔

وکیل۔ کچھ پروا نہین۔ ہم تو مقدمون کی کچھ ایسی پروا نہین کرتے۔

سلار بخش۔ حضور کی گھر کی ریاست کیا کم ہی۔

وکیل نے جوگن سے کہا کہ آج آپ ایسی سبز قدم آئین کہ آج آدمی ہی نظر نہین آتا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جو۔ (تنک کر) جب کوئی ہو بھی۔ (مسکرا کر) بس ایک
سلار بخش ہی سلار بخش نظر آتے ہین۔ ہین۔ اور ہان خوب
یاد آیا۔ ذری آپ کا نام تو سنون۔
وکیل۔ ہمارا نام مولوی مرزا محمد صادق علی بیگ
وکیل عدالت۔
جو۔ گھر کی پٹکلی باسی ساگ۔
وکیل۔ ایں! اور سُنیئے۔
جو۔ تمھارا نام ہینگن ہی اور بینگن کے لڑکے ہو اور
دلالی کرتے ہو۔
وکیل۔ ہینگن کس مردود کا نام ہی۔
جو۔ سلا بخش۔ تمھارے میان کا کیا نام ہی۔
سلار بخش۔ مرزا جی مرزا جی لوگ کہتے ہین۔ کوئی کوئی
مرزا صاحب بھی کہتا ہی۔
جو۔ یہ نہین ہم پوچھتے ہین نام کیا ہی انکا۔
سلار بخش۔ (مسکرا کر) ہمکو نہین یاد۔
وکیل۔ ارے نام کیون نہین بتاتا۔
سلار بخش۔ انہے کسی نے کہدیا کہ (مسکرا کر) ہینگن ہی۔
وکیل۔ (جھلا کر) اور اوپر سے ہنستا ہی۔ پاجی۔ اور کون
کہنے بیٹھا۔ تو ہی نے کہا ہوگا۔
سلار بخش۔ اب آپ کے پاس کیا مین ہی اکیلا نوکر ہون
کچھ۔ رات کو پندرہ بیس آدمی تھے۔ کسی نے بک دیا۔
اسکو ہم کیا کرین لے بھلا۔
وکیل۔ آپ اس پاجی کے کہنے مین نہ آئیے۔ اسی کے
سبب سے ہمارے ہان کوئی آدمی نہین ٹکتا۔ مین سُنتا تھا کہ
چُپکے چُپکے باتین کر رہا ہی۔ ہینگن اور بینگن۔ نمکحرام کہین کا۔
اور ہنستا ہی اوپر سے بے غیرت۔
سلار بخش آڑ مین کھڑا ہوکر خوب ہنسا۔
وکیل۔ ہمسے ایک بہت بڑے درویش نے کہا کہ تم جلد
بادشاہ ہونے والے ہو۔
جو۔ (ہنسکر) ہان پھر اُلو تمھارے سر پر بیٹھا ہی
چاہتا ہی۔
وکیل۔ بڑی حاضر جواب اور زبان دراز ہو۔
جو۔ نہین اللہ جانتا ہی دو ہی طرح سے غریب آدمی بادشاہ
ہو سکتا ہی۔ یا تو ٹانگ توڑ ڈالے۔ اِدھر ٹانگ ٹوٹی اُدھر
تیمور کے طور پر چٹ بادشاہ ہوگیا۔ یا اُلو سر پر بیٹھے تو غریب
آدمی بادشاہ ہو جائے۔
وکیل۔ (متحیر ہوکر) ہان!۔
جو۔ ہمنے تو ایسا ہی سُنا ہی۔ جو کہین اُلو سر پر بیٹھے تو پھر
آپ بھی بادشاہی کرین۔ مگر پھر ہمین کاہیکو پوچھیے گا۔
پھر تو دماغ ہی نہ ملینگے۔
وکیل۔ واہ اب تمھارا ساتھ بھلا چھوٹ سکتا ہی۔
جو۔ آپ کی آمدنی کیا ہی۔
وکیل۔ یہ نہ پوچھو۔ کچھ روپیہ گانون سے آتا ہی کچھ
وثیقہ ہی۔ کچھ وکالت کے ذریعے سے پیدا کرتے ہین۔
اسی طرح بسر ہوئی چلی جاتی ہی۔
جو۔ سواری کیا ہی تمھارے پاس فٹن ہوگی۔
سلار بخش۔ (آہستہ سے) گدھا۔
جوگن مسکرائی۔ وکیل نے کہا آج کل تو بس ایک
پالکی ہی اور دو گھوڑے۔
سلار بخش اس فقرے پر ہنسے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وکیل - یہ کون ہنسا -
سلار بخش - حضور مجھے ہنسی آئی -
وکیل - کیون ہنسی کی اسمین کیا بات تھی -
سلار بخش - حضور نے جو اسوقت کہا کہ دو گھوڑے ہین تو وہ دونون ہنہنائے -
جو - کیا کہین پاس ہی بندھتے ہین -
سلار بخش - جی ہان ادھر ایک اصطبل ہی اور اسکے پاس ہی فیلخانہ ہی -
جو - کیکا فیل خانہ ہی -
سلار بخش - (اشارے سے انکا) -
جو - اوہ! کیا فیل نشین ہین آپ -
وکیل - نہین جی کہنے دو اسے - یہ یون ہی کہا کرتا ہی -
جو - ذری ہمکو دکھا لاؤ -

وکیل کے ہوش پران کہ گھوڑا کیسا میان گدھا تک تو ہی نہین ہم تو ڈینگ ہانکتے تھے کہ دو گھوڑے ہین ایک پالکی اس مردود نے کہان سے سن لیا کہ ہنس دیا اور کہتا ہی کہ ہنہنانے کی آواز آتی ہی -

جو - وکالت مین کیا ملتا ہوگا -
وکیل - اب تو آج کل مقدمے ہی کم ہین -
جو - تو بھی بھلا -
سلار بخش - اسکی نہ پوچھیے کسی مہینے مین دو چار ہاتھی مختانے مین - کبھی کسی مہینے مین دس پانچ اونٹ مل گئے - کبھی دو گدھے آگئے -
وکیل - (خفا ہو کر) تو اٹھ جا یہان سے -
جوگن نے لاکھ چاہا کہ ہنسی منبط کرے مگر ضبط نہ کر سکی -
جو - آدمی شریر معلوم ہوتا ہی یہ سلار بخش ہی کہ صاحب -
وکیل - ہزار بار کہہ دیا کہ مسخرے پن سے ہمکو نفرت ہی نابکار -
جو - اب غصے کو تھوک دو -

جوگن ایک کامنی چھیل چھبیلی عورت اور پالے پڑی ایک انوکھے وکیل کے وکیل نے پہلے ہی دن سے حماقت کا اظہار کرنا شروع کیا - کانا ٹٹو بدھو نفر - ایک آدمی ٹرون ٹون وہ بھی منھ چڑھا - اور اپنے کو ظاہر کیا چاہین رئیس ابن رئیس - مگر واہ رے - سلار بخش - جواب ترکی بہ ترکی دینے مین تم بھی خوب مشاق ہو - وکیل نے پوچھا آج ماما نہین آئی - یہ بولے حضور کل اسکے لڑکا ہوا - وہ عذر بیان کیا کہ ایک مہینے تک کی غیر حاضری کے لیے کافی ہی - حضرت نے پوچھا آج مقدمے والے نہین آئے کہا حضور سب پھر گئے آپ آرام مین تھے -

ان وکیل صاحب کی بڑی لمبی چوڑی کہانی ہی جسکو ہم ضرور بیان کرینگے بالفعل یہ لطیفہ بھی سننے کے قابل ہی کہ وکیل نے سلار بخش کے کان مین جوگن کی چوری سے آہستہ آہستہ یون گفتگو کی -

وکیل - سلار بخش وہ بات بھول گئے - کیون جی ہو بیوقوف کہ نہین -
سلار بخش - کون بات میان - مجھے تو یاد ہی نہین ہی کچھ -
وکیل - گولی مار دے ایسے آدمی کو -
سلار بخش - تو پھانسی بھی پائے -
وکیل - تجھسے کچھ کہا تھا ہمنے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سلار بخش۔ آپ تو جلدی جلدی گھبرا کر بہت کچھ کہہ گئے۔ اب سہی۔

وکیل۔ کمبخت دو چار مقدمے والے بنا لا۔

سلار بخش۔ ہان اچھا۔ مگر میان پہلے اِنکے لیے کھانا تو پکوائو۔

وکیل۔ لاحول ولا قوۃ۔

سلار بخش۔ اچھا آپ تشریف رکھین مین ابھی ابھی حاضر ہوتا ہون۔ دو چار کیا معنی دس پندرہ کو پھانس لاؤن مگر یہ بھی بیٹھی رہین۔ جسمین لوگ سمجھین کہ وکیل کی بڑی آمدنی ہے۔ اور مین کہہ دونگا کہ گانا سُننے کے لیے نوکر رکھا ہے سو روپیہ مہینا دیتے ہین۔

وکیل۔ سو نہین دو سو کہنا۔

سلار بخش۔ وہی بات کہیے گا جو بے تکی ہو۔ بھلا کسی کو بھی دنیا مین یقین آئیگا کہ دو سو روپیہ یہ وکیل خرچ کر سکتا ہے۔

وکیل۔ کیون یہ کیون۔

سلار بخش۔ اجی اب آپ تو ہنڈی کی جنڈی نکالتے ہین۔ دھیلی دھیلی پر تو آپ مقدمے لیتے ہین۔ دو سو کی رقم بھلا گانے کے لیے کون خرچے گا آپ اپنے سوا اور سب کو پاگل سمجھتے ہین۔

وکیل۔ اچھا بک نہ بہت جا پھانس لا دو چار اہل مقدمہ کو۔

سلار بخش۔ بہت اچھا۔

وکیل۔ کہین اس نئے مہمان کے سامنے نہ ایسی ویسی باتین کر بیٹھنا۔

سلار بخش۔ ہم تو کھری کھری کہتے ہین حضور۔

سلار بخش باہر گئے کہ دو چار اہل مقدمہ کو پھانس لائین مطلب یہ کہ کبھی جان پہچان اور وسی پروسی کو سمجھا دین کہ میان ایک عورت کو کہین سے لائے ہین تم لوگ چلکر کہو کہ حضور ہمارا مقدمہ ہے۔ مگر محنتانے کی بڑی لمبی چوڑی رقمین بتانا جسمین وہ عورت بھرے مین آجاے اور میان کا دم بھرنے لگے۔

سلار بخش ایک ہی شریر آدمی۔ دنیا بھر کا نیاریا۔ دس بارہ آدمیون کو پھانس لایا اور کہا کہ باری باری دو دو چار چار آؤ۔ سب ایکدفعہ ہی بھر بھرا کر نہ چلے آنا۔

اندر آئے تو وکیل کو دیکھکر سلار بخش مونچھون پر تاؤ دینے لگے مطلب یہ کہ آج وہ کارگزاری کی کہ انعام کا استحقاق ہو گیا۔ وکیل از بس خوش۔ جامے مین پھولے نہین سماتے۔ کہ آج سونے کی چڑیا ہاتھ آئی چین ہی چین لکھتا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد سلار بخش حقہ بھر لایا۔ حقہ مٹی کا جسمین تین سیر پانی آئے۔ نیچہ بھدا۔ جب تک ایک انچ منھ نہ کھولے پی نہ سکے۔ چلم وہ جسمین آدھ سیر تمباکو بھر لو۔ خدمتگار نے جوگن کے سامنے حقہ رکھا۔

جو۔ کیا ککڑ والے کی دوکان سے لائے ہو۔ نگوڑے ککڑ والے بھی تو ایسا بھدا حقہ نہین رکھتے یا تمباکو والے کی دُکان سے لائے ہو۔ ہٹا لیجاؤ ہٹا لیجاؤ ہم نہ پئین گے۔ تمھین مرریا بھی نہین جُڑتا۔

وکیل۔ ارے سلار بخش۔

سلار بخش۔ خداوند۔

وکیل۔ یہ حقہ کہان سے اُٹھا لایا۔ اتنے چاندی کے جوڑ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وہ حقہ کہان رکھا جو نصیر الدین حیدر کے پینے کا تھا۔
وہ چمبر کہان ہی جو سیٹھ سے لیا تھا۔ جسپر مور بنا تھا اور
پینے کے ساتھ ہی مور کی جھنکار محل بھر کو دنگ کر دیتی ہی۔
وہ گنگا جمنی گڑگڑی کہان ہی جو ہمارے سالے نے
بھیجی تھی۔
سلار بخش۔ وہ جو حضور کے سالے نے بھیجی تھی وہ
تو حضور کے بہنوئی لیگئے۔
وکیل۔ بہنوئی ہمارے کون۔
سلار بخش۔ وہ نہین ہین ٹھنگنے ٹھنگنے۔
وکیل۔ وہ تو ہمارے سالے ہین۔
سلار بخش۔ مگر وہ تو بہنوئی بتاتے تھے۔ چلیے
ہمارے نزدیک جیسے آپ کے سالے ویسے آپ کے
بہنوئی۔ دونون یکسان۔ ہم آپکے بھی تابعدار اُنکے
بھی تابعدار۔
وکیل۔ تو آخر پیچوان اور چاندی کا حُقہ اور زیرانداز
اور چمبر کیون نہین نکالتے جو یہ بھدبیل حقہ اُٹھا لائے
وہان سے۔ جو حرکت ہی آپ کی وہ ایسی ہی ناشایستہ ہی۔
لاؤ جاکے۔
سلار بخش۔ خداوند وہ تو سب بند ہی۔ وہ خدمتگار
آج آیا کہان۔
جو۔ تو چلو ہٹاؤ یہان سے۔
سلار بخش۔ حضور ایک دم لگا لیجیے۔
وکیل۔ بس معاف کیجیے۔ اُٹھا لیجاؤ۔
جو۔ ای تو مدریا ہی منگواؤ۔ یہ سب سامان بند کہان
ہی۔ ذری سارا تو مکان۔ مُرغی کے ٹاپے کے برابر (برابر)
وہ کِن کوٹھون مین بند ہی سب کا سب۔
اِتنے مین کسی شخص نے پُکارا۔ طالب او طالب۔
سلار بخش نے کہا کون ہی اُسنے کہا ہم مقدمے والے۔
وکیل ازبس محظوظ ہوئے کہ سلار بخش پھانس لایا۔ فرمایا
بلا لو۔ سلار بخش نے کہا آؤ جی۔ حضور بلاتے ہین۔
کو ٹھے کا یہ راستہ ہی۔
مقدمے والا آیا سلار بخش نے کہا سامنے جاؤ۔
اَب دل لگی دیکھیے کہ مقدمے والے کے ایک ہاتھ مین
جھاڑو دوسرے مین پنجہ۔ آتے ہی جھاڑو کونے مین
کھڑی کر دی اور پنجہ ٹیک کر بیٹھا۔ وکیل از سرتا پا چھنک
گیا پوچھا تُم کون ہی اُسنے کہا ہم بھنگی ہین صاحب۔
جوگن مسکرائی۔ وکیل نے سلار بخش کی طرف دیکھا۔
سلار بخش سر کھجلانے لگا۔
وکیل۔ تُم کیا کرنے آیا ہی یہان۔ تمھارا کون کام۔
بھنگی۔ حضور کا مہتر ہون۔ میری ٹٹی کا ایک بانس کوئی
نکال لیگیا ایک شخص پر شک ہی۔ تو حضور کو وکیل کرنے
آیا ہون۔ غلام ہون خداوند۔
وکیل۔ کوئی ہی نکال دو اس پاجی کو۔ چل جا یہان سے۔
سلار بخش۔ خداوند امیرون کا مقدمہ تو آپ لین اور
غریبون کا کون لے اُس دن وہ راجہ آئے جنکے ساتھ
بیس سوار تھے حضور نے اپنی جگہ نہ چھوڑی اور وہ ہاتھ ہی
جوڑا کیے۔ وکیل تو درزی کی سوئی ہی۔ کبھی زربفت مین
کبھی لٹھے مین۔ امیرون کا مقدمہ آپ لین اور غریبون کا
کون لے۔
وکیل۔ غریبون کا غریب وکیل لے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

راوی - بجا ارشاد ہوا - حضور تو ایڈ ووکیٹ جنرل ہین - مہاراجہ ملہر راؤ نے سر جنٹ بالنٹاین کو ناحق ہی ولایت سے بلوایا - حضور تو یہان موجود ہی تھے -

سلار بخش - اچھا مہتر و بتاؤ کیا وگے -

مہتر - دٹینٹ سے پیسے نکال کر، ہمارے پاس تو دو موٹے تڑ و سا ہی ہین -

وکیل - (جھلا کر) نکالو نکالو اس کمبخت کو -

وکیل صاحب اسقدر جھلائے کہ جھاڑو لیکر مہتر پر خوب ہاتھ صاف کیا - وہ جھاڑو پنجہ چھوڑ کر بھاگا - تو حضرت جوگن کے قریب جانے لگے -

جو - (بھاگ کر) الگ ہی رہنا میان الگ ہی رہنا -

وکیل - کیون کیون -

جو - ارے مہتر کی جھاڑو چھوئی اور فرش پر چلے آئے -

وکیل - ہاے ہاے بھول گئے -

جو - اوئی اللہ مین کہان پھنسی آن کے -

وکیل - پھر اب کیا کرون -

جو - غسل کرو -

وکیل - ہاے افسوس یہ تو نہو سکیگا - آج بڑی سردی ہے -

جو - پھر اللہ جانتا ہے غسل کرو نہین تو چھونے نگے نہین -

سلار بخش - ہان سچ تو کہتی ہین -

وکیل - تو چپ رہ مردود -

سلار و شریر تو پرلے سرے کا تھا ہی مسکرانے لگا - اسپر وکیل صاحب اور بھی جھلائے اور سلار و کو مارنے دوڑے تو سلار بخش نے کہا دُہائی ہے حضور کی (جوگن کیطرف اشارہ کرکے) جوگن نے کہا - بس خبردار - ہاتھ نہ اُٹھانا - وکیل صاحب خاموش ہو رہے -

جو - اب آپ حمام جایئے -

سلار بخش - اے ہے - کہین یہ صلاح بھی نہ دینا - میان انسیمی آدمی نہانے کے نام سے کانپ اُٹھتے ہین جھوٹ موٹ کہ دینگے کہ حمام خانے گیا تھا اور یون ہی کورے چلے آئینگے -

وکیل - دیکھو اب مین اسکو سپٹ چلونگا -

جو - اے تو آخر نہاؤ گے یا یون ہی بیٹھے رہوگے -

وکیل - اُن - اسوقت تو نہانے کے نام سے روح لرزتی ہے - جگر تک ٹھٹھرا جاتا ہے -

جوگن نے سلار بخش کو حکم دیا کہ تم پانی بھرو - سلار بخش پانی بھر لائے وکیل صاحب نے روتے روتے کپڑے اُتارے لنگی باندھی - سلار بخش نے کہا لیجیے نہایئے - جیسے ہی بدن پر پانی پڑا حضرت غل مچا کر بھاگے اور سلار بخش چمڑے کا ڈول لیے ہوے پیچھے دوڑا - پھر پانی پڑا پھر روئے - جوگن مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئی - الغرض بعد خرابی بصرہ آپ نے غسل سے فراغت پائی تھر تھر کانپتے تھے - سلار بخش نے اسپر طرہ یہ کیا کہ پنکھا جھلنے لگا - تب تو اور بھی جھلائے اور گس کے دو تین لاتین لگائین - مگر سلار و بھاگ کھڑے ہوے - جوگن نے دگلا دیا - سلار بخش انگیٹھی مین آگ لے آیا - تاپنے لگے -

جو - اب یہ چاندنی تو اُٹھواؤ -

وکیل - کیون چاندنی نے کیا قصور کیا ہے بیچاری نے -

سلار بخش - حضور بھنگی اسی پر تو بیٹھا تھا -

وکیل - ارے تو پھر بولا سُنا سلار بخش - مین مارتے مارتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اُدھیڑ کے دھر دونگا۔

سلار بخش۔ خداوند مالک ہین ہمارے۔ مار ڈالیے تو بھی حشر کے دن ہم دامن نہ پکڑینگے۔

سلار بخش ایک لونڈے کو بلالایا۔ اُسنے چاندنی اُٹھائی تو قلعی کھل گئی چاندنی کے نیچے ایک پھٹا پرانا ٹاٹ بچھا تھا۔ بابا آدم کے وقت کا اور دری نہ کوئی فرش۔ وکیل کٹ گئے۔ جوگن نے کہا لے اب کوئی فرش اسپر بچھواؤ۔

وکیل۔ وہ بڑی دری لاؤ جو چھکڑے پر لد کر آئی تھی۔

سلار بخش۔ وہ اُسکو تو ایک لونڈا چورا لیگیا۔

جو۔ اوئی۔ چھکڑے پر لد کے تو موٹی دری آئی اور ذرا سا لونڈا انگوٹھا چورا لیگیا۔

وکیل۔ تو بھنگ تو نہین پی گیا ہے سلارو۔

سلار بخش۔ کون؟ سلارو! سلارو میان مدارو کے ہان رہتے ہونگے۔

وکیل۔ بھلا اتنی بڑی دری چور کیونکر لیجاتا۔ اور پھر لونڈا۔ تمھارے باپ سے تو اُٹھتی نہین۔

سلار بخش۔ بیشک۔ ہمارے باپ کوئی سر بوجھیا مزدور سے تو تھے نہین۔ ہم جانتے ہین لونڈا اپنے ساتھ اونٹ لیکر آیا تھا۔ جب ہی لیگیا۔

وکیل۔ اچھا وہ قالیچہ اُٹھا لاؤ جو جبل خانے سے بنکر آئے ہین۔ بیس بیس روپیہ جوڑی۔

سلار بخش۔ خداوند وہ تو سب بند پڑے ہین۔

وکیل۔ اچھا جاکر دیکھو جو کچھ ملے اُٹھا لاؤ۔

سلار بخش جاکر اپنا کمل اور ایک دسترخوان اُٹھا لائے۔ وکیل تو برآمدے سے بازار کی سیر دیکھتے تھے اُسنے جھپ سے کمل بچھایا اور دسترخوان اُسپر رکھ دیا اور کہا آئیے میان بچھ گیا۔ وکیل صاحب جو آئے تو کمل اور دسترخوان۔ اور جوگن کھلکھلا کر ہنس رہی ہے۔ وکیل نہایت ہی برافروختہ ہوئے۔ سلار بخش ایک کوٹھری مین چھپ رہا تھا۔ وکیل نے ڈھونڈھ نکالا۔ اور دیکھتے ہی دو چار بار دست پناہ سے کھوپڑی سہلائی۔ سلارو ہاتھ باندھے کھڑا رہا۔

وکیل۔ آخر کمبخت تو جو میرا نمک کھاتا ہے تو رنگ کیون پھیکا کرتا ہے مین ایک کہون تو دو کہاکر۔ خیر خواہی کے یہ معنی ہین۔ سکھادیا سمجھا دیا کہ ہم جو کچھ مانگین کہدے بند ہے۔ ہنڈی کی چنڈی نکالتا ہے نامعقول۔ خبردار اب توبہ کر۔

سلار بخش۔ توبہ (کان پکڑ کر) توبہ (پھر کان پکڑ کر) توبہ۔ اتو اُبتک تو ہم یہ سمجھے ہی نہ تھے کہ آپ کیا چاہتے ہین۔ اب آپ ایک کہینگے مین دو کہونگا۔ اور جو کچھ آپ مانگینگے مین کہدونگا بند ہے۔ بس یا کچھ اور بھی۔ جو کچھ سمجھانا ہو سمجھا لیجیے پھر مین نہین جانتا۔ ہان!

وکیل۔ اچھا ہم جاہتے تو اُنکو کہنا قصور معاف کیجیے۔ اور رونا خوب۔

وکیل صاحب یہ ہدایت کرکے چلے گئے۔ جاکر چارپائی پر جوگن کے پاس بیٹھے ہی تھے کہ سلار بخش روتا سر پیٹتا ہوا آیا۔ جوگن دھک سے رہ گئی سمجھی کہ اِنکا کوئی عزیز مر گیا ہے۔ وکیل صاحب کے ہوش پران کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ پوچھا کیا ہوا خیر تو ہے۔ ارے آخر کچھ بتائیگا بھی یا سر ہی پیٹے گا۔ کیا ہوا کیا۔ کیا کوئی مر گیا خدانخواستہ۔ سلارو تھوڑی دیر تک خوب روئے اور وکیل کے قدمون پر گر کر کہا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

(حضور میرا قصور معاف فرمائین)

وکیل - لاحول ولاقوۃ - لاحول ولاقوۃ - نرا گنوار ہی کمبخت - جی چاہتا ہی اپنا منھ پیٹ لون -

جو - اچھا جاؤ معاف کیا - کوئی اس طرح روتا ہی اللہ جانتا ہی ہم سمجھے کہ خدانخواستہ کوئی بیچارہ آپ کے عزیزون مین سے - اب کیا کہون - جان نکل گئی تھی کہ کہین گے اچھی سبز قدم آئی -

اِتنے مین وکیل صاحب کے نام ایک خط آیا - وکیل کمرے کے باہر خط پڑھنے لگے سلارو بھی قریب کھڑے تھے - جوگن نے پوچھا - آپ کے ابّا جان ہین زندہ -

سلار بخش - حضور کے باپ؟ ہان ہین - دو باپ ہین -

وکیل نے تیکھی چتون سے سلارو پر نظر ڈالی معلوم ہوتا تھا کہ پھاڑ کھا ئینگے سلارو نے چپکے سے کہا حضور تو کہہ کر بھول جاتے ہین - آپ ہی نے تو کہا تھا کہ ہم ایک کہین تو تم دو کہنا - قریب تھا کہ وکیل صاحب پیٹ چلین مگر جوگن آگئی تو دانت پیسکر رہ گیے -

جو - یہ کیا پڑھ رہے ہو -

وکیل - صاحب کے پاس سے ایک چٹھی آئی ہی -

جو - کون صاحب - کوئی انگریز ہین -

وکیل - ہان - ضلع کے صاحب ہین - ہمسے یارانہ ہی -

سلار بخش - آپ سے نہ - جی ہان اُنسے اور دوسرے صاحب سے بھی تو ہی جنھون نے جرمانہ ٹھونک دیا تھا -

وکیل - صاحب نے ہمین بلایا ہی -

جو - آخر ش تم کچھ کھاتے پیتے بھی ہو یا یون ہی ہوا پھانک کر جیتے ہو کچھ ٹھکانا ہی دوپہر ہونے کو آئی پیٹ مین کاٹھ کی روٹی باندھے ہو -

سلار بخش - ہونھہ - دوپہر ہونے کو آئی! اب ایک بجا چاہتا ہی - آپ کہتی ہین دوپہر ہونے کو آئی -

جو - کیا ایک ہی وقت کھاتے ہو کیا - تو ہم تو بے موت مرے میان -

وکیل - ارے سلارو - کھانا پکا -

سلار بخش - بند ہی -

وکیل - بند ہی تو بازار سے خرید لا -

سلار بخش - بند ہی -

وکیل - کیا بند ہی -

سلار بخش - بازار -

وکیل - کے بجینگے -

سلار بخش - دو -

جو - این! ابھی ایک کہا اب کہتا ہی دو -

سلار بخش - حکم ہی کہ ایک کے دو کہو -

وکیل - کھانا پکاؤ جھٹ پٹ -

سلار بخش - بند ہی -

جو - اری آگ لگے تیرے اِس مسخرے پن کو - یہان آنتین تک قل ہو اللہ پڑھتی ہین - اِسے دل لگیان سوجھتی ہین -

بڑی دیر کے بعد سلار بخش نے کھانا پکایا - اور انگر دست بستہ کہا خداوند خاصہ تیار ہی - وکیل صاحب نے فرمایا لاؤ - کھانا آیا تو آٹھ موٹی موٹی روٹیان - ایک پیالے مین دال ماش - دوسرے مین آدھ پاؤ گوشت اور آدھ سیر آلو جوگن بھوکی تو تھی ہی اسی کو غنیمت سمجھی اور وکیل کا شکریہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ادا کر کے کھانا کھایا۔

وکیل۔ آج پلاؤ نہین پکا۔

سلار بخش۔ حضور بلّی کھا گئی۔

وکیل۔ اور گوشت بس ایک ہی طرح کا پکایا۔

سلار بخش۔ خداوند اور آدمی تو ہی نہین ہین پانی بھرنے گیا کُتا چکھ گیا۔

جو۔ یہ بلّی اور کُتا یہان بڑے لاگو ہین۔

سلار بخش۔ کچھ پوچھیے نہ بس۔

وکیل نے جوگن سے پوچھا کہ آپکا اِسم شریف کیا ہی۔ جوگن نے کہا ہمارا نام شبّو۔ وکیل نے کہا یہ انوکھا نام ہی۔ شریف زادیون کا نام شبّو تو نہین سُنا آجتک۔ جوگن بولی اپنے اپنے مُلک کی ریت ہی۔ ہماری طرف ایسے ہی نام ہوتے ہین۔

اِتنے مین کسی نے دروازے پر زور سے ہاتھ مارا اور کہا میان سلار وہین سلارو نے جواب دیا کہ آیئے۔ کون صاحب ہین۔ اخاہ آو۔ آؤ۔ کوٹھے پر چڑھ آؤ۔ وہ داہین ہاتھ کی طرف زینے کا راستہ ہی۔

وکیل۔ کون صاحب ہین۔ کون صاحب ہین۔ ایسا نہو ماموں صاحب چلے آئین۔

سلار بخش۔ پھر آنے دیجیے۔ دیکھینگے تو اور خوش ہونگے کہ بھانجا ہونہار نکلا۔

اِتنے مین جسنے پکارا تھا وہ اوپر آن پہونچا۔

وکیل۔ اُدھر ہی رہنا۔ خبردار بے اطلاع کے اِدھر نہ آنا۔

سلار بخش۔ حضور وہ ہی ممن تیلی

وکیل۔ ممن تیلی کون۔ ہم تیل ویل نہ لینگے۔ رات کو لمپ جلتے ہین ہمارے ہان یا موم کی بتی۔ اور کھانے مین تیل آتا نہین۔ پھر تیلی کا یہان کیا کام نکال دو۔ ایسے ویسون کو کمرے پر نہ بُلا لیا کرو۔

سلار بخش۔ مقدمہ لایا ہی حضور۔ سامنے حاضر ہو۔

تیلی جو سامنے آیا تو وکیل آگ ہو گیا۔ تیلی اُسوقت میلے کچیلے پھٹے پُرانے کپڑے پہنے تھا ہاتھون مین ایک ایک کُپّی۔ آن کر ٹاٹ پر بیٹھ گیا۔

وکیل۔ کیا مانگتا ہی۔

تیلی۔ ہم پر نالش کر دی ہی۔

وکیل۔ دو گے کیا۔

سلار بخش۔ (سر پیٹ کر) ہاے ہاے۔ اجی پہلے اُسکی فریاد تو سُنو کہ وہ کہتا کیا ہی بس یہی تو انہین بڑی خرابی ہی کہ مقدمے والا آیا اور انھون نے اُسکا ٹیٹوا لیا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ دیگا کیا تو۔ بس۔ پھر وہ چاہے دوزخ مین جاے چاہے بہشت مین اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہی۔ پہلے سُن لیجیے کہ وہ کہتا کیا ہی۔ کچھ جھوٹ سچ اُسکو سمجھائیے۔ دو چار سوال کیجیے۔ یہ نہین کہ آتے ہی ہاتھ پھیلا دیا۔ اچھا بتاؤ تم ہی بتاؤ کیا دوگے۔

تیلی۔ ایک پلی تیل

وکیل۔ نکال دو اسکو نکال دو ابھی ابھی۔

تیلی۔ اچھا صاحب تین پلی لے لو۔

سلار بخش۔ اچھا آدھی کُپّی تیل دو وکیل اتنا کہنا مانو۔

وکیل۔ ہا ہین! ہا ہین! کیا شرح بگاڑتے ہو۔

تم جب کُپّی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سلار بخش - پہلے دیکھیے آدھی کبھی پر راضی بھی ہوتا ہے وہ -
تیلی چلا گیا اور وکیل نے سلار بخش کو ڈانٹنا شروع کیا -
کہ تو سخت نابکار ہے تجھکو کسنے کہا کہ بیچ مین بول اُٹھا کر تو اپنے
تئین کیا سمجھتا کیا ہے - آخر تو کون ہے - ٹکیے کا خدمتگار اور
باتین بناتا ہے اوپر سے - آخر تو ہے کون -
سلار بخش نے دبے دانتون کہا ہم مصاحب ہین اور
ہین کون - جوگن متحیر تھی کہ یہ کس قطع کے آدمی ہین اور خدمتگار
کو کیون اسقدر سر چڑھا رکھا ہے -
سلار بخش - حضور شام کو کیا پکیگا - ابھی سے تیاری کرون -
وکیل - چولھے مین گیا کھانا -
سلار بخش - تو خداوند آپ کا کھانا چولھا چھوڑ بھاڑ مین
جائے چاہے مگر غلام تو دو روپیہ مہینے اور کھانے پر نوکر ہے -
اگر یون ہی کھانا جائے تو ہم ٹین ہو جائینگے آپ نہ کھائین
ہمارے واسطے تو تجویز لے -
وکیل - تجویز نا کیا معنی - اپنے واسطے چھیچھڑے
لے آ جا کے -
سلار بخش - (دبے دانتون) وہ بھی جب بچنے
پائین آپ سے -
جوگن نے جو یہ فقرہ سُنا تو بے اختیار ہنس پڑی -
وکیل نے متحیر ہو کر پوچھا - کس بات پر ہنسین - آخر
کچھ بتاؤ تو اسوقت تو ہنسی کی کوئی بات نہین ہوئی -
اخّاہ - اب مین سمجھا - یہ جو مین نے چھیچھڑون کا فقرہ کہا
اسپر ہنسین - مین ایسی ہی کہتا ہون - اِسپر جوگن کو اور
بھی ہنسی آئی -
وکیل - اللہ ری شوخی - کچھ ٹھکانا ہے -

خوبرو جتنے ہین دل لیتی ہے سب کی شوخی
ہے مگر آپ کی شوخی تو غضب کی شوخی

جو - آپ نے جو کہا کہ چھیچھڑے پکا کر کھاؤ تو مجھے -
سلار بخش - اور مین نے جو پھبتی اپنے اوپر کہی وہ سُنی ہی
نہین آپ نے -
وکیل - وہ کیا -
سلار بخش - مین نے کہا - کچھ کُتّے نے کاٹا ہے مجھے -
وکیل - خوب چھیچھڑے کے لیے کُتّے کا اچھا لفظ ہے -
مگر پلے کیون پڑتے ہو -
سلار بخش - یہ ڈور پیے کا انگرکھا پہنے ہین نہ آپ -
جو - ای واہ ہے - میان اور خدمتگار مین جگت بازی ہونے
لگی جیسے میان ویسے میان کے آدمی -
اِتنے مین آواز آئی - سلجم - گھیان مولی بگین آلو
لو ترکاری کو - جوگن نے کہا آلو خرید لو اک دو پیسے کے -
شام کو پکینگے - سلار بخش نے مُسکرا کر پکارا - اِدھر آ - اِدھر
او کنجڑن - اِدھر اس پھاٹک مین آ -
وکیل - آلو کتنے سیر ہین - سچ سچ بتانا -
کنجڑن - مول تول کرون یا واجبی کہون -
سلار بخش - پہلے مول تول کرو - پھر واجبی کہو -
کنجڑن - تین پیسے سیر آئینگے - چاہے لو چاہے نہ لو -
وکیل - واہ - کل تو ہمنے ٹکے سیر لیے تھے - کیون
سلار بخش -
سلار بخش - واہ ایک آنے خریدے تھے -
وکیل - عجب نالائق ہے تو -
سلار بخش - ہو شاید ایسا ہی ہو -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وکیل - صریح وہ تو کہتی ہی کہ تین پیسے سیر دو نگی اور تو کہتا ہی ایک آنے سیر لیے تھے - بھاؤ بگاڑتا ہی -

سلار بخش - آپ کا حکم تھا نہ کہ ایک ایک کے دو دو کہا کرو - آپ نے کہا ٹکے سیر ہمنے اسکا دونا کہا - ایک آنے سیر - خود ہی تو ایک بات کہتے ہین آپ اور خود ہی بھول جاتے ہین - کہا نہ تھا کہ مین ایک کہون تو تو دو کہنا - اب کہیے ایک کے عوض چار کہون - کسی طرح آپ خوش تو ہون -

جوگن نے سیر بھر آلو خریدے - اور پیسے اپنے پاس سے دے دیے - کنجڑن چلی گئی - تو جوگن نے کہا یہ آدمی نکال دینے کے قابل ہی کسی مقام پر مسخرے پن سے نہین چوکتا - جب دیکھو بات کاٹ دیتا ہی - یہ بُری بات ہی -

وکیل - بی خُشبو جان صاحب -

سلار بخش - کیا گل شبو ہین آپ -

جو - ہان جیسے گنوار لوگ گلری کا پھول کہتے ہین -

وکیل - واہ - وہ اور یہ اور -

سلار بخش - حضور گل شبو ہین جب ہی کھلی جاتی ہین -

وکیل - اور گلبدن غنچہ دہن ہین -

سلار بخش - آپ بھی تو جامے مین پھولے نہین سماتے -

وکیل - تمکو کیون خار ہوتا ہی -

سلار بخش - تو چمکتے کیون ہین حضور -

وکیل - جہان گل ہی وہان خار ہی -

سلار بخش - واہ - دو دو بار -

جوگن کو اپنی حالت زار پر اسوقت کمال افسوس تھا کسے تو دھری جاے نہ کہے تو دل بیقرار ہو - شہسوار کے خوف سے راتون رات بھاگنا - اور ساری رات جاگنا - اپنا نہ بیگانہ خویش نہ یگانہ - عزیز نہ رشتہ دار بیکس بے بس - پھر اُستانی جی کی مہربانی سے اُسکی پریشانی و حیرانی کا دور ہونا اُستانی جی کی عدم موجودگی مین تھانہ دار کا آنا - اور شادی کا شوق جتانا - جوگن کی تنہائی اور پارسائی - تھانہ دار کی فقرہ بازی - یہ باتین یاد کرکے طبیعت از بس بیقرار تھی - لاکھ ضبط کیا مگر اشک جاری ہی ہو گئے - دل مین درد اُٹھے تو آنکھون مین آنسو کیون نہ بھر آئین -

سلار بخش - میان - میان - بولتے ہی نہین میان -

وکیل - کیا میان اور ٹیان نکالا ہی -

سلار بخش - (اپنے دل مین) گھانس تو نہین کھا گیا ہی - (وکیل سے) آپ تو بات کرتے کاٹے کھاتے ہین - سیدھی طرح بولتے ہی نہین - آخر یہ روتی کیون ہین - بولیے -

وکیل - بولون کیا تراسر - کوئی بات ذہن مین آتی ہی نہین کہ کیا ماجرا ہی - ہمسے تو کوئی قصور نہین ہُوا ہوا تو کس طرح کا قصور ہی - ہمین بتائین نہ چاہین مگر معاف کردین - ابھی تو خاصے طور سے کھلکھلا رہی تھین اور ابھی یہ حال ہی -

سلار بخش - یہ نہ کہیے - یون کہیے کہ چاہے قصور نہ معاف کیجیے مگر بتا تو دیجیے کہ کونسا قصور سرزد ہوا -

وکیل - معاف نہ کرین تو فائدہ -

سلار بخش - فائدہ! فائدہ یہ کتنا بڑا ہی کہ پھر کبھی وہ قصور نہ سرزد ہوگا - بولیے - اور جو قصور معاف کیا اور آپ سے پھر وہی خطا ہوئی پھر روٹھ جائین گی - گُتھی کو سلجھانا آپ نہین جانتے آپ صرف بات بڑھانا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جانتے ہین - باقی اللہ اللہ خیر صلاح -

وکیل - ہان ہے تو بات عمدہ - مگر جو قصور بتا دیا اور معاف نہ کیا تو خالی خولی بتانے سے کیا فائدہ -

سلار بخش - ہاے ہاے - میان تم وکالت کیا خاک کرتے ہو -

اِس فقرے پر جوگن ہنس پڑی -

وکیل - شکر ہے شکر ہے - سلارو بات تو تمنے کسی قدر سخت کہی تھی مگر بی شبّو کو روتے سے ہنسا دیا - اِس سبب سے تمکو ہمنے چھوڑ دیا -

راوی - کسیقدر اس کے لفظ نے بھڑکا دیا - اب اور کیا گالیان دیتا -

وکیل - بی شبّو جان صاحب ذری ادھر دیکھیے -

وکیل نے بڑی منت و سماجت کی اگر ہمسے کوئی قصور سرزد ہوا ہو تو معاف کردو مگر ہمین اسقدر تو بتا دو کہ کون سا ایسا قصور ہوا جسکے سبب سے آپ خفا ہو گئین -

جو - اللہ جانتا ہے اِس بات پر نہین روئی - ہاین خدا جانے اسوقت کیا یاد آیا - دل ہی تو ہے - تم تردد نہ کرو تمنے رات کو سونے کو جگہ دی - کھانا کھلایا - دلجوئی کی - مین تمسے خفا بھلا کیون ہونے لگی کوئی بات بھی ہو جب یا یون ہی آپ ہی آپ خفا ہو جاؤنگی -

وکیل - (ہاتھ جوڑ کر) زر خرید غلام ہون - مگر - ؎

ہر دم آزردگی غیر سبب را چہ علاج
ما گذشتیم ز لطف تو غضب را چہ علاج

جو - ہم نا خواندہ ہین - عورت ذات - فارسی کیا جانین -

وکیل - ایک ایک ادا پر عاشق ہون - بس اتنا سمجھ لیجیے -

سلار بخش - دو دو - حضور ایک ایک نہین بلکہ دو دو -

وکیل - کیا! تو کیا بکتا ہے - دو دو کیا معنی -

سلار بخش - حکم ہے ہمین کہ ہم ایک کہین تو تم دو کہو - ہے کہ نہین ہے -

اتفاق سے اُس روز وکیل کے نام ایک منی آرڈر آیا - بیس روپیہ کا منی آرڈر کے ساتھ ہی ایک خط بھی تھا - جسمین یہ عبارت درج تھی -

لفافہ بعنوانہ الخ -

بشرف ملاحظہ مخدوم و مطاع بندہ میرزا صادق علی صاحب ایجنٹ مال بگذرد -

خط - اجی حضرت - آداب - مزاج مقطع - یار تمھاری دوستی بھی کچّے (سوت) کا ڈورا ہے - میان اور نہین ہماری فرمایشون ہی کی تعمیل کر دیا کرو - بیس روپیہ کا منی آرڈر بھیجتا ہون - چلیے آپ کا قرضہ ادا ہو گیا - اب سُنیے کہ لالہ جگو مل کو ایک بمبو کارٹ چاہیے - اگر پچاس تک ملے تو خرید لو - دام فوراً بھیجدینگے مگر تم سے امید نہین - یہان جو آتا ہے تمھاری شکایت کرتا آتا ہے - کوئی تو کہتا ہے کہ خلل دماغ ہے کوئی کہتا ہے انھین پاگل خانے کبتک بھیجیے گا - یہ تمکو ہو کیا گیا - اور وہ آپ کے سالار بخش تو بے ادبی معاف آپ کے بھی چچا ہین - مصرعہ -

وزیرے چنین شہر یارے چنان

سُنا آج کل آمدنی ٹکا بھی نہین ہے - پھر آخر بسر کیونکر ہوتی ہے ایک شخص نے کہا صاحب جائنٹ مجسٹریٹ سے آپ بھڑ پڑے تھے - یہ تمکو سوجھی کیا آخر کوئی اہلکار رشوت لے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چاہے جبر کرے آپ کوئی خدائی فوجدار ہین - واللہ اُس
محرر نے بڑی انسانیت کی ورنہ آپ دھر لیے جاتے -
رونیو ایجنٹی رکھی رہتی اور ڈبلوما بھی تشریف لیجاتا -
ہان خوب یاد آیا اور یہ آپ نے سررشتہ دار سے
کیون عداوت پیدا کر لی - ای لعنت خدا - یار تمکو جنون ہوگیا ہی
فصد کے بغیر اچھے ہوتے نہین نظر آتے -
منشی نعمت خان صاحب بندگی عرض کرتے ہین اور
آپ کی شان مین یہ شعر لکھتے ہین - ع -

آدمیت اور شی ہی علم ہی کچھ اور چیز لاکھ طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا	فقط

اینہم تو وکیل سمجھے تھے رونیو ایجنٹ نکلے - این
گل دیگر شگفت اب تو آپ کی قلعی کھل گئی بس -
ایجنٹ نے بیس روپیہ کا نوٹ پایا تو جامے مین پھولے
نہین سمائے - سوچے کہ پانچ چھ روز خوب گلچھرے اڑائینگے -
اس خط کا جواب اپنے دوست کو یون لکھا -
" مشفقی - بندگی - بیس روپیہ کا نوٹ مین نے پایا -
شکر ہی کہ تمنے ہمین یاد تو کیا - "
راوی - کیا خوب - اُنکے لیے تو (تمنے) اور اپنے
لیے (ہمین) -
" باقی جو کچھ لکھا ہی جھک مارا ہی - اور آیندہ ایسا لکھو گے
تو نالش داغ دونگا - مجھے کوئی ایسا ویسا وکیل نہ سمجھیے گا -
اور آیندہ خط لکھیے تو ان الفاظ کا استعمال نہو - "
ہان بیشک ہم سررشتہ دار سے لڑ پڑے - ہم کسی کو
سمجھتے کیا ہین - ہم خوشامد نہ کرینگے کسی کی - کیا مجال -
اور ہم صاحب سے بھی لڑ پڑے تھے کبھی اُنکا کہا چلتا ہی

کبھی ہمارا - ہمکو کہا کہ موٹے آدمی ہو اور تمھاری عقل بھی
بھدی ہی - ہمنے فرمایا کہ " ــــ "
راوی - کیا خوب آپ نے فرمایا اور حاکم نے عرض کیا -
" ہمنے فرمایا کہ تم چھوٹے آدمی ہو اور تمھاری عقل بھی
چھوٹی ہی " -
" ہمکو آپ نے کیا سمجھکر ایسا لکھا کہ پاگل ہو اور فصد
لو ــــ لوگ یون کہتے ہین اور دو دن کہتے
ہین ــــ
راوی - حضرات ناظرین اس چیستان کو ابھی نہ سمجھ سکینگے -
مگر ہم بہت جلد کل امور پوست کندہ معرض بیان مین لائینگے -
اور ان حضرت کی ساری داستان کہہ سنائینگے -
" بس آیندہ اگر ایسے خطوط آئے تو بگاڑ ہو جائیگا -
ہماری شان کے خلاف کوئی کلمہ زبان پر نہ آئے آج
سے - ہم کوئی ایسے ویسے وکیل نہین ہین -
راوی - جی آپ کی وکالت کی دھوم ہی -
" اور اگر پھر کبھی ہمکو خبطی بنایا یا کوئی کلمہ ہماری شان
وکالت کے خلاف لکھا تو آیندہ ــ ع -

	الفقط ہی قلم کی دوستداری	

راقم مولوی مرزا صادق علی بیگ وکیل -
راوی - صاحب کا لفظ نہ آگے بڑھا دیا -
جو - یہ دوسرا خط کہان سے آیا ہی -
وکیل - کلکتہ سے ایک مہاجن نے بھیجا ہی -
سلار بخش - قرضے کا تقاضا کیا ہوگا -
وکیل - (برافروختہ ہوکر) کیا -
سلار بخش - کچھ نہین -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وکیل - قرضہ کیسا -

سلار بخش - مہاجن نے آپ سے قرض لیا تھا (مسکرا کر) یاد ہی -

وکیل اپنے دل مین سخت نادم ہوئے کہ مین نے مہاجن کا نام کیون لیا شبو کے دل مین کھپ گئی ہوگی کہ یہ قرضدار ہین - اِس سلار ومردک کو سوجھی کیا کہ واہی تباہی بک دیا - ہم تو کہتے ہین مہاجن کا خط آیا ہی جسمین شبو سمجھین کہ بڑے بڑے مہاجنون سے اُنسے یارانہ ہی اور یہ کہتا ہے میان قرضے کے تقاضے کا خط ہوگا -

وکیل - سلار بخش - نیچے سے چار پائی اُٹھا لاؤ -

سلار بخش - لے آؤنگا - ذرا پیاز کتر لون -

وکیل - پھر کتر لینا -

سلار بخش - نہین میان سب خراب ہو جائیگا -

وکیل - (جھلا کر) آپ کی بلا سے -

وکیل صاحب چاہتے تھے کہ سلار بخش کو نیچے لیجا کر خوب پیٹین - اِسی لیے کہا تھا کہ نیچے سے چار پائی لے آؤ - اور سوچے تھے کہ وہ نیچے گیا اور دُم کے ساتھ ہم بھی پہونچے - مگر وہ کائیان پہلے ہی سمجھ گیا -

وکیل - جاؤ لے آؤ -

سلار بخش - تو لاؤن کیا - بتائیے کیا لاؤن -

وکیل - چار پائی -

سلار بخش - چار پائی تو اوپر بچھی ہی -

وکیل - اچھا جھاڑو لاؤ -

سلار بخش - جھاڑو اب اِسوقت کیا ہوگی -

جو - ایک جھاڑو چھوئی تو سر دی مین ماتا پڑا اب پھر جھاڑو پھر چھوؤ گے -

وکیل - آپ اِس بات مین نہ پڑیئے -

سلار بخش نے کہا بیوی لے دیکھتی جائیے ہتنے کچھ کہا نہ سُنا اور یہ ہمکو لیجا کر پیٹنے پر آمادہ ہین آپ ذری یہان آن کر کھڑی ہو جائین تو جو کچھ کہین مین اُٹھا لاؤن نیچے سے - یا انکو جانے نہ دیجیے - بس وہی باتین - یا یہ آپ کے پاس رہین - یا آپ یہان آکر انکو روکیے -

جو - آخر اُسنے اِسوقت کیا کہا جو دانت پیس رہے ہو کھڑے اِسوقت تو کوئی کام بگاڑا نہین - بیکار بیکار کو آدمی کو چھیڑنا آپ کی بھی کیا حرکتین ہین - کیا مانگتے کیا ہو - بولو - کیا چاہیے کیا - مین لا دون جا کے -

سلار بخش - نہ بیوی - ایسا غضب بھی نہ کرنا کہین - تُم نیچے گئین اور اُنھون نے بخار نکالا مجھپر -

شب کو بھٹیاری کی چار پائی شبو کے لیے منگوائی گئی اور انھون نے آرام کیا جب مرغ نے ککڑون کون کی بانگ دی وکیل صاحب سمجھے کہ تڑکا ہی لحاف ہی کے اندر پڑے پڑے شبو کو آواز دی -

وکیل - (لحاف ہی کے اندر سے) بی شبو جان -

بی شبو جان صاحب (اپنے دل مین) سوتی ہین ابھی - پھر جوانی کی نیند تو مشہور ہی ہی - اچھا سونے دو - اب تو انشاء اللہ ہم اور یہ میان بیوی کہلائینگے - انشاء اللہ سہرا بندھے اِس اٹھوارے مین اور گھوڑے پر سوار ہون ہم اِسی اٹھوارے مین نوشاہ بنین تو سہی - میان سلارو - ارے سلار بخش - کیا سانپ سونگھ گیا - چلو اُٹھو حقہ بھر و - جلد لاؤ حقہ -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سلارو انکی باتین سب سُنتا جاتا تھا مگر عمداً امسٹ مارے پڑا تھا۔ وکیل نے پھر للکارا۔ اُٹھتا ہی یا مین اُٹھون پھر۔ ایسے خدمتگار ہمنے نہین دیکھے کہ جب آقا انکو جگائے تب بیدار ہون۔ خدمتگار کے یہ معنی کہ تڑکے گجردم اُٹھے پانی بھرے۔ حقّہ تازہ کرے۔ نہ کہ میان جگائین اور نوکر کی آواز تک نہ نکلے جواب تک نہ دے۔

مگر ابھی تک لحاف سے منھ نہین نکالتے۔ لحاف ہی مین سے للکار رہے ہین سلارو نے انگڑائی لی تو دوسرے اون اون کی آواز آئی تو انھون نے کہا کیا بڑے رئیس کے بچے بنے ہین۔ ابھی انگڑائی ہی لے رہے ہین۔

سلار بخش۔ کیا بک لگائی ہی میان۔ ابھی تین تو بجے نہین اور آپ غل مچانے لگے۔ واہیات بات!۔

وکیل۔ (جھلاکر) او نابکار۔ اُٹھ تو ذرا۔ ارے تڑکا ہوگیا۔ لُٹ گئے ہم۔

سلارو۔ (گھبراکر) کیون کیون۔ کیا ہوا۔ کیا چوری ہو گئی۔

وکیل۔ اُٹھے گا بھی کہ لیٹے ہی لیٹے باتین بنائیگا۔

سلار۔ تو حضور مین سردی مین اُٹھ کر کیا کرون۔ اگر چوری ہوئی تو میرے اُٹھنے سے چور واپس نہ آئیگا۔ پھر بھلا مجکو سردی مین کیون دق کرتے ہو۔ بھائی جان۔

وکیل آگ ہو گئے۔ ایک تو اُٹھتا نہین دوسرے غراتا ہی۔ اور گفتگو تو سُنیے آقا سے کہتا ہی اتنا کیون بکتے ہو اب اُٹھنے سے کیا فائدہ چور واپس آنے سے رہا۔ آخر مین آقا کے لیے بھائی جان کا لفظ بھی کسقدر موزون ہی۔

وکیل نے اٹھکر ایک لات لگائی تو سلارو اُٹھ بیٹھے

سلار بخش۔ وہ چور لیگیا ہوگا۔ ہی کیا آپ کے پاس جو چور لیجاتا۔

وکیل۔ ارے کمبخت ادھر آ۔ دیکھ یہ جگہ خالی پڑی ہی۔

سلار۔ ارے! شبو جان صاحب۔ اجی شبو جان صاحب ارے بی شبو جان کدھر گئین۔ ذرا دیکھیے تو۔

وکیل۔ ہمارے تو ہاتھ پانون پھول گئے۔

سلار۔ آیئے گھر بھر مین دیکھین۔

وکیل۔ بی شبو جان صاحب۔ بس اب چلی آیئے۔ یہ دل لگی بازی ہمکو پسند نہین۔ بس اب دل لگی ہو چکی۔

وکیل اور سلارو نے گھر بھر مین تلاش کی مگر شبو جان کا پتا ہی نہین۔ وہ بو کے گل کیطرح روان ہو گئی تھین۔ پھر شبو تو تھین ہی۔

وکیل۔ سلارو۔

سلار۔ حکم خداوند۔

وکیل۔ (آبدیدہ ہوکر) ہماری قسمت۔

سلار۔ پھوٹ گئی خداوند۔ آپ کی قسمت پھوٹ گئی۔

وکیل۔ پھر اب۔

سلار۔ کیا عرض کرون حضور۔

وکیل۔ گھر بھر مین تلاش کر چکے نہ تم۔

سلار۔ ہان خداوند۔ اور تو سب دیکھ چکا۔ مگر اب بس ایک بدرو باقی ہی وہان آپ جھانک لین۔

عید اضحی کی تیاریان

عید قربان ہی بھی دن تو ہی قربانی کا
آج تلوار کے مانند گلے مل قاتل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

عید سعید کے ایک دن قبل عروس ماہ سیما حسن آرا اور خاتون رنگین ادا سپہر آرا پردہ کرا کر مصروف گلگشت چمن و تماشائے نسرین و نسترن تھین کہ اتنے مین ایک بان کی مہری کو پکار کر کہا عباسی ذرا پردہ کرا دو سواریان اُترینگی

سپہر - لو باجی گیتی آرا اور جہان آرا بہن آ گئین -

حسن - چلو جلدی سے پردہ ہو جائے -

دونون بہنین طرارہ بھر کے مکان کے اندر ہو رہین ۔ بگھی کھڑکھڑاتی ہوئی احاطے مین آئی اور پھاٹک کے قریب ٹھہری کوچبان اور دربان اور سپاہی الگ ہٹ گئے - پہلے نواب صاحب گاڑی پر سے اُترے اُسکے بعد مہریون نے چارون طرف سے پردہ کر لیا - جہان آرا بیگم اور گیتی آرا بیگم بدن کو چرائے ناز و ادا سے قدم اُٹھائے چھم چھم کرتی ہوئین اندر تشریف لیگئین - حسن آرا اور سپہر آرا سے ملین اور سبکی سب ملکر بڑی بیگم صاحب کے پاس گئین -

گیتی آرا - آداب عرض ہے امی جان -

سپہر - امی جان بندگی -

بڑی - جیتی رہو - ممتاز دولھا نہین آئے کیا -

گیتی - آئے تو ہین -

سپہر - اسباب وساب اُترواتے ہونگے گاڑی پر سے -

بڑی - روح افزا کی آنکھین ڈھونڈھتی تھین تم دونون کو -

جہان آرا - امی جان پارسال حسین کا تیجا کر کے کوئی دوسرے دن ملی تھین ہم سے - مگر ہان اُنسے ملنے کو البتہ کوئی ——— کئی برس ہوے ہونگے - (گیتی آرا کی طرف مخاطب ہو کر) -

گیتی - اے کوئی ڈیڑھ برس ہوا ہوگا -

اتنے مین نواب ممتاز علیخان بہادر جہان آرا بیگم کے شوہر بھی آئے بڑی بیگم صاحب کی خدمت مین باادب آداب بجالائے اُنھون نے دعا دی پاس بٹھایا باتین کین - ایک فراغ کمرا جو فرش و فروش مکلف سے آراستہ تھا اُنکے لیے تجویز کیا گیا دو گھڑی دن رہے حضور بیگم صاحب نے مہری کو حکم دیا کہ مالیون سے کہو مہندی توڑ کر بھیجین مگر پتی پتی الگ ہو سر شام ہی آ جائے - مہری نے تعمیل کی مالی جھٹپٹے وقت جھبوے مین مہندی لیکر ڈیوڑھی پر حاضر ہوا - عباسی مہری باہر آئی مہری لگن لے آئی جب لگن مین مہندی بھر چکی تو مالی نے کہا بڑی بیگم صاحب کو دعائے دولت پہونچا دو کہ حضور گنگا دین مہندی توڑ لایا - عباسی بیگم صاحب کے پاس لگن لیگئی آداب بجالائی اور کہا حضور مہندی حاضر ہے -

بڑی - پتی پتی الگ ہے نہ - ڈنٹھل تو نہین ہے -

مہری - جی نہین حضور -

بڑی - خواصون کو حکم دو کہ اچھی طرح دیکھ لین کوئی کیڑا وڑا نہو اور دھو کر پیش خدمتون کو دین کہ وہ خوب باریک سرمہ سا پیس لائین آج نو بجے لڑکیون کے ہاتھون مین لگائی جائیگی - بی مغلانی زری سوہا ہاتھ باندھنے کے لیے ہمارے توشہ خانے سے نکال لینا - خوش رنگ ہو اور پچکا ٹکا ہو -

سب حکم کے مطابق چلین - اور اپنے اپنے کام مین مصروف ہوئین - بڑی بیگم صاحب نے دونون کو حکم دیا کہ عطر کے کنٹر اور خوشبودار تیل لے آؤ شام کے وقت منشی نثار حسین صاحب کے کارخانے سے عطر کے کنٹر اور تیل لائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بیگم صاحب کی خدمت مین بھیجے۔
مہری۔ روٗ نے یہ کنٹر لائے ہین۔ پسند کر لیجیے۔
بڑی۔ جہان آرا پسند کرو۔
جہان آرا بیگم نے ہرطرح کے عطر کو سونگھ کر کہا امّی جان ہمین تو یہ پسند ہی کیتکی کا عطر۔ کیسی نازک اور بھینی خوشبو ہی حنا کا عطر بھی اچھا ہی مگر بہت تیز ہی۔
بڑی۔ اچھا کیتکی کے عطر کا کنٹر رکھ لو تم بھی پسند کرو گیتی آرا۔
گیتی۔ ہم تو موتیے کا عطر لینگے۔
بڑی۔ دونون کنٹر رکھ لو باقی پھیر دو۔
اِتنے مین آٹھ بجے اور نورن نے آن کر عرض کیا کہ حضور خاصہ تیار ہی۔ حکم ہوا نکالو۔ پیش خدمتین اور خواصین حکم پاتے ہی اُٹھین باورچی خانے گئین۔ خوانون مین رکابیان اور قابین لگانی شروع کر دین۔ ایک خوان مین پیالے لگائے۔ کسی مین شیرمال اور پراٹھے۔ کسی مین ودغ اور کباب و پُلاؤ وغیرہ۔ کسی مین اچار مُربّا۔ خوانون پر کھانچے ڈھکے اور خوان پوش ڈھانپ کر عرض کیا حضور کھانا نکالا گیا۔ خواصین سلفچی آفتابہ لائین ہاتھ دُھلایا۔ ایک خواص نے دسترخوان بچھایا۔ دوسری نے دسترخوان کے چارون طرف اِگّے روشن کیے پیش خدمتون نے دسترخوان پر پیالے چُننے شروع کیے۔ جب چُن چکین تو آداب بجا لائین اور ہٹ گئین۔ آبدار خانے والی صراحی اور گلاس لیکر باادب کھڑی ہوئی۔ سب نے بسم اللہ کہہ کر کھانا تناول فرمانا شروع کیا جہان آرا بیگم اور اُنکے شوہر باوفا علیحدہ کمرے مین کھانا کھاتے تھے قابون مین پلاؤ تھا۔ کسی مین کوکو پلاؤ کسی مین زیر بریانی کسی مین قند کے چانول۔ کندن قلیہ مرغ پلاؤ۔ شامی کباب۔ تلی اروریان۔ بہ مُربّا۔ اچار۔ اچار چاشنی دار پیچ کی سرا کا۔ نورتن چٹنی انواع واقسام کی اغذیہ لذیذ چُنی ہوئی تھین۔
سپہر۔ آج پلاؤ مین نمک ذرا کم کردیا ہی۔
حسن۔ ذری کندن قلیہ چکھیے۔
گیتی۔ زیر بریانی خوب خوش ذائقہ پکّی ہی اسمین سلونا پن ہی۔
سپہر۔ شامی کباب؟
بڑی۔ پلاؤ مین ذری نمک کم ہی اور تو سب ہمین پسند ہی۔
گیتی۔ یہ اچار کہان کا ہی امّی جان۔
بڑی۔ پیچ کی سرا کا۔
گیتی۔ آج کیا جانے کتنے دن بعد امّی جان کے ساتھ کھانا کھایا۔
حسن۔ جی ہان جہان آرا بہن تو کبھی کبھی خط لکھتی بھی تھین مگر آپ نے وہ سون کھینچی کہ توبہ ہی بھلی۔
اب سُنیے کہ اِدھر تو یہ تینون بہنین بڑی بیگم صاحب کے ساتھ کھانا کھاتی تھین اُدھر نواب صاحب اور جہان آرا بیگم مین مزے مزے کی باتین ہوتی جاتی تھین۔
نواب۔ بڑی خوش خور ہین آپ کی امّی جان صاحب۔
جہان۔ ہئی ہین۔
ن۔ درین چہ شک۔
جہان۔ ای آخر یہ کیون۔ یہ کاہے سے کہا آپ نے۔
ن۔ اور تو خیر مگر پلاؤ ماشاء اللہ خوب پکّا ہی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آب و نمک کتنا درست ہے۔

جہان۔ (مسکراکر) یا الٰہی بندہ بشر ہے۔ ذری نمک کم ہوگیا تو طعنے دینے لگے۔ آپ کا باورچی سو بار مر کے بھی زندہ ہو تو ایسا کُندرن قلیہ نہ پکا سکے۔

ن۔ (ہنسکر) ہم تو اس پلاو پر عاشق ہین۔

ن۔ زیر بریانی خوش ذائقہ ہے۔ اور اچار تو ایسا ہمنے کبھی نہین کھایا تھا ایمان کی بات ہے۔

جہان۔ یہ دلی سے آیا ہے حسین بخش کے ہاتھ کا اور یہ آم کا اچار بیچ کی سرا کا ہے۔

ادھر بڑی بیگم صاحب نے حکم دیا کہ کھانا بڑھاؤ۔ مغلانیون نے خوانون مین قاب اور رکابیان لگا کر کھانا بڑھایا۔ ایک پیش خدمت دستر خوان اُٹھا کر لیگئی۔ ایک خواص تسلالائی۔ دوسری بیسن دانی لیے کھڑی تھی پہلے بیگم صاحب نے گرم پانی سے ہاتھ دھویا۔ اُسکے بعد لڑکیون نے۔ خواص نے دست پاک حاضر کیا۔ ہاتھ پونچھے۔ خواصون نے پاندان کھولا اور خاصدان مین گلوریان رکھ کر سامنے حاضر کیا۔ بھنڈی خانے والی پیچوان تیار کرکے لائی۔ بیگم صاحب پلنگڑی پر لیٹ کر مشکبو اور دھوان دھار پیچوان پینے لگین۔

اتنے مین جہان آرا بیگم بھی آئین اور چارون بہنین علحدہ کمرے مین جاکر باتین کرنے لگین۔

بڑی۔ مہندی پس کے تیار ہوئی۔

مغلانی۔ حاضر ہے حضور۔

بڑی۔ لڑکیون کو بلاؤ۔

مغلانی۔ بہت خوب۔

مغلانی نے جاکر کہا۔ بیگم صاحب یاد فرماتی ہین۔

مغلانیون نے دونون ناکتخداؤن کے ہاتھون مین پہلے مہندی لگائی اور ہتیلی پر چھلا رکھ کر ارنڈ کے پتے لپیٹ دیے۔ اُنپر سوہا لپیٹا اور زربفت کا حنا بند باندھا۔ پھر جہان آرا اور گیتی آرا کے ہاتھون مین مہندی لگائی اور اسی طرح ارنڈ کے پتے اور سوہا لپیٹ کر اطلس کا حنا بند باندھا۔

جہان۔ بی مغلانی اچھی جان کے ہاتھون مین تو لگاؤ۔

بڑی۔ نہین بس صرف پورون پر۔

بی مغلانی نے بیگم صاحب کے دسون پورون پر مہندی لگائی۔ حسن آرا سپہر آرا نے ایک ہی پلنگڑی پر آرام کیا پلنگڑی کے نیچے ایک مغلانی لیٹی رہی کہ حنا بند کھل نہ جاے۔

بڑی۔ دیکھو تم دیکھتی رہنا۔ بچپنے کی نیند ہے۔

سپہر۔ نہین اماجان۔ مجال ہے کھل جاے۔

حسن۔ اچھا تو بی مغلانی کو یہان سونے دو نہ۔

گیتی۔ ہماری پلنگڑی بھی پاس ہی لاکے بچھا دو۔

گیتی آرا بھی بہنون کے پاس ہی پلنگڑی پر لیٹین۔

حسن۔ اماجان سے ابکی ہم لڑلڑ کے عیدی لینگے۔

گیتی۔ اور ہم۔ پارسال بھی ہم یہان نہین تھے۔

سپہر۔ آپکو تو کوئی تیسرا برس ہے کہ عید یہان نہین ہوئی۔

گیتی۔ ہان تیسرا سال ہے۔ حسن آرا کہو وہ حال تو کہ چلو۔

حسن۔ کہینگے بہن۔

سپہر۔ عسکری نے انکے ساتھ کیا جانے کب کی عداوت نکالی تھی۔ جھوٹ موٹ لگا دی بس انکی بُری حالت خدا نا کردہ ہوگئی۔ اور اماجان نے ہم دونون سے بولنا تک ترک کر دیا تھا اور اُدھر بہار النسا بہن نے اماجان کو بھرنا شروع کیا کہ حسن آرا اور محمد عسکری کی شادی ٹھہر جاے اور باجی جان کی یہ کیفیت کہ دن کو گریہ و زاری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رات کو اختر شماری۔ ایکباری اخبار مین کیا جانے کیا کیا چھپوادیا۔ سب جھوٹی باتین۔ جنکا سر نہ پیر۔ وہ تو اللہ نے فضل کیا۔ ہی ہی ایک روز تو ایسی بُری گھڑی ——

گیتی۔ ہم سُن چکے ہین۔ اب اِسوقت اُن باتونکا ذکر نکرو۔ اُف بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین سُننے سے۔ ہی ہی۔ اللہ ساتوین دشمن کو بھی ایسی گھڑی نہ دکھائے۔ ہمنے جسوقت سُنا پانون تلے سے مٹی نکل گئی بس دھک سے رہ گئی۔ کہ اللہ یہ کیا ہوا۔

حُسن۔ مین کس سے کہون بہن کہ میرے قلب پر کیسی گذرتی تھی۔

گیتی۔ اور یہ بہار النسا بہن کو کیا سوجھی۔ اُنسے تو ہم کہہ چکے تھے۔

سپہر۔ کہنے لگین ہمنے بھی اُڑتی سی خبر پائی ہے۔

حُسن۔ ہماری زندگی تھی کہ بیحیائی سے بچ گئے۔ ورنہ کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا گیا مگر بہن اِتنا ضرور کہینگے کہ وہ اپنی دانست مین ہمارے بھلے کے لیے کہتی تھین۔

گیتی۔ اور نہین تو کیا کچھ دشمن تھوڑا ہی ہین تمھاری۔

حسن۔ اور نواب دولھا نے جو لکھا تھا کہ ہم آئینگے۔

گیتی۔ اے اِسٹیشن تک تو آئے تھے۔ ہمکو پہونچا کے چلے گئے۔ امّا جان سے تو کہہ دیا تھا ممتاز دولھا نے۔

سپہر۔ تمہین دے کے لے آئی ہوتین۔

گیتی۔ نہین ایک ضروری کام تھا۔

جہان آرا بیگم اپنے کمرے مین حضور نواب صاحب سے مزے مزے کی باتین کرتی تھین۔

ن۔ تمھاری سب بہنون مین حُسن آرا بیگم چشم بد دور بڑی شتعلیق ہین۔

جہان۔ ہئی ہین۔ اور آپکی ہمشیرہ جان۔ بس کی گانٹھ۔ ساس سے دو گھڑی بھی نہین بنتی۔ شادی کے دوسرے ہی مہینے ماں بیٹیون مین پچخ چلوا دی۔

ن۔ بجا ہے۔ اُنھون نے لڑوا دیا یا وہ خود کٹ مری۔ لڑکے سے اُنسے بنتی ہی کب تھی۔ اور تم اپنی بہار النسا کو بھول بھول جاتی ہو۔ خدا کی قسم اُنکے میان ہمسے کہتے تھے کہ بھائی بعض اوقات ناک مین دم آجاتا ہے ایکدفعہ کہہ بیٹھین کہ تم ساس کا ہے کو ہو تم تو میری سوت ہو۔ بھلا یہ باتین کہین شریفون کی بہو بیٹیون مین جائز ہین۔ مگر ہم خدا کا شکر کرتے ہین کہ ہمکو فہمیدہ بیوی ملی۔ اللہ جانتا ہے جو بہار النسا کی سی بیوی ملتی نہ تو ——

جہان۔ اے کیا باتین کرتے ہو۔ یہ ملتی وہ ملتی۔ اب سونے دو۔ تڑکے اُٹھنا ہے۔ ذرا سی منھدی تم بھی لگالو۔

ن۔ اجی ہٹاؤ بھی۔

جہان۔ ہماری خاطر سے۔

ن۔ مین اِس عورتون کے جھگڑے مین نہین پڑتا۔

جہان۔ نہین خدا کی قسم تمکو لگانا پڑے گی۔ مین نہ مانونگی کسی صورت۔

ن۔ تم بھی ایک نیا رنگ لاتی ہو ناحق قسم کھا بیٹھی ہو بے سمجھے بوجھے۔

جہان۔ پھر لگاؤ۔ اِتنا ہمارا ہی کہنا کرو۔

ن۔ تمھاری بھی عجب ضد ہے۔ باہر جاؤنگا تو لوگ ہنسینگے یہ سنگار عورتون کو زیبا ہے یا ہمکو۔ مُفت مین نکّو بنواؤگی۔

جہان۔ اے واہ آج شب عید ہے۔ سب ہی لگاتے ہین۔ ہان جو آدمیت سے خارج ہین اُنکی اور بات ہے۔ (مسکرا کر)۔

ن۔ چلیے ہم آدمیت سے خارج ہی سہی۔

جہان۔ واہ تو ہم کیونکر مانین۔ لے لگاؤ ہمارے سر کی قسم۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ن - اچھا صاحب لاؤ تمھاری خاطر منظور ہی - تم ضد ہی کرتی ہو تو ہم مجبور ہین -

جہان - تو آدمی تو سب ہی لگاتے ہین جانور کا ذکر نہین -

ن - تو یہ کچھ فرض ہی کہ جو نہ لگائے وہ جانور ہی بن جائے -

نوابصاحب نے ایک ہاتھ مین تھوڑی سی مہندی ملی اور کہا گرم پانی منگواؤ ہم ہاتھ دھوئینگے -

جہان - واہ وا - چہ خوش ابھی لگائی کیا تمنے - ملو تو اچھی طرح ورنہ نہ لگاؤ -

ن - لو لگا کے شہیدون مین داخل ہو گئے - گرم پانی سے تسلے مین ہاتھ دھوکر نوابصاحب نے گلوریان چکھین -

بیگم صاحب نے حکم دیا تھا کہ چار بجے ہمین جگا دینا پیش خدمتین اور بی مغلانی ٹھیک چار بجے اٹھین -

مغلانی - آہستہ سے پاؤن دبائے -

بیگم - (بیدار ہو کر) کے بجے -

مغ - حضور چار بج گئے -

بڑی - حسن آرا اور سپہر آرا اور گیتی آرا کو جگا دو اور اُن کو بھی اُٹھاؤ - (جہان آرا کو) -

مغ - شمع لاؤ - تسلا لاؤ -

حسن آرا بیگم اور سپہر آرا کو جگایا - گیتی آرا ابھی اُٹھین - مگر جہان آرا بیگم ابھی خواب ناز مین ہین - خیر لگن مین ہاتھ کھولے گئے - پیش خدمتون نے مہندی چھوڑائی -

حسن - بس اب چھوٹ گئی - پانی کا لوٹا لاؤ - گرم کیا ہی یا نہین -

پیش خدمت - جی ہان -

سپہر - افوہ مثال آگ گرم ہی - ذری ٹھنڈا پانی ملا لو -

جب سب لڑکیان ہاتھ دھو چکین تو بڑی بیگم صاحب نے حکم دیا کہ عطر کے کنٹر لاؤ - مغلانی دو شیشیون مین عطر لائی لڑکیان شمع کے سامنے ہاتھ لیگئین - مغلانیون نے عطر ملا -

بڑی - ای شمع کے سامنے نہ ہاتھ لیجاؤ - رنگ شرماجاتا ہی -

حسن - بہت خوب (نزاکت سے ہاتھ ہٹا کر) -

سپہر - اس بات کے تو ہم بھی قائل ہین -

گیتی - یہ تو ہی ہی - رنگ بیشک شرما جاتا ہی -

حسن - جی ہان کیون نہین -

بڑی - حسن آرا کا ہیکو ماننے لگین بھلا -

گیتی - یہ نہ مانین اتی جان انکے نہ ماننے سے کیا ہوتا ہی -

ایک مغلانی نے جا کر خواص سے کہا کہ جہان آرا بیگم کو جگا دو - بیگم صاحب فرماتی ہین کہ بیدار کردو - جہان آرا بیگم جوانی کی نیند کے نشے مین متوالی ہو رہی تھین - لاکھ لاکھ جگایا مگر انگڑائیان لے لیکر کروٹین بدلا کین - بارے خدا خدا کر کے پانچ بجے آنکھ کھلی -

خواص - حضور صبح ہو گئی -

جہان - اُوئی سونے دو ذری -

خواص - بیگم صاحب نے بھیجا ہی کہ اُٹھیے ہاتھ دھوئیے -

جہان - لوٹا اور تسلا منگواؤ -

خواص - سب حاضر ہی -

خواص نے حنا بند کھولا پتون کو الگ کیا مہندی لگن مین چھوڑائی - ہاتھ پر پانی ڈالا - پیش خدمت نے دست پاک پیش کیا -

جہان - ہمارا صندوقچہ لاؤ - اور عطر نکالو -

عطر ہاتھون مین ملکر نوابصاحب کو جگایا اور کہا دیکھو ہمارے ہاتھ مین مہندی کیسی رچی ہی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ن - دست نگارین کو چوم کر - ع -

منہدی ملکر ہو چوٹ مرجان پر
ہاتھ لانا نگار کیا کہنا

جہان - گھوڑے بیچ کے سوئے تھے - دیکھو خاصہ تڑکا ہی -

ن - تڑکا نہین بلکہ اور دھوپ نکل آئی ابھی خدا جھوٹ نہ بلائے چار تو بجے ہونگے - ذرا حقہ منگواؤ -

جہان - اُٹھ کے بیٹھو - عید ہی آج - لیٹے کیا ہو -

ن - ہماری عید تو شب کو ہو گی جلسے دیکھینگے -

جہان آرا بیگم منھ تو دھو ہی چکی تھین - دوپٹا سنبھالکر ادب کے ساتھ بڑی بیگم صاحب کی خدمت مین حاضر ہوئین اور آداب بجالا کر بیٹھین -

بڑی - منہدی - اچھی طرح لگائی تھی رات ؟

جہان - جی ہان امی جان - مگر چھلّا رکھنا بھول گئی -

بڑی - بی مغلانی - ممتاز دولھا کو بھی جگا دو -

مغ - حضور اُٹھے ہین -

عید کے بیش بہا جوڑے پہلے ہی سے تیار ہو گئے تھے - امیر کا گھر - کسی چیز کی کمی نہین - لاکھون روپیہ کا اسباب اور جواہرات کپڑا پوشاکین سب ہی کچھ تھا - مغلانیون اور خواصون اور نوکرون چاکرون کے لیے بھی اُنکی حیثیت کے موافق جوڑے بنے تھے بی مغلانی کی لڑکی پیاری کی آنکھ جو کھُلی تو لحاف ہی کے اندر سے پکارا کہ حضور ہمارا جوڑا اب نکلوا دیجیے تو ہم پہن لین -

مغ - این! ای واہ ہی - ابھی لحاف ہی کے اندر پڑی ہی اور جوڑے کی فرمایشین ہونے لگین - اُٹھو بیٹا - بڑی حضور کو آداب بجالاؤ - اور سب کو بندگی کرو منھ ہاتھ دھوؤ - تو پہنو یہ گھبراہٹ! کچھ ٹھکانا ہی -

سپہر - پیاری کے لیے کچھ بنا ہی نہین ابکی -

پیاری - واہ ہمسے بڑی بیگم صاحب نے فرما دیا ہی - آپ ہمکو جھٹلاتی ہین ہمین سب معلوم ہی -

گیتی - (آہستہ سے) پہلے میان تو کوئی تجویز و پھر جوڑا پھڑکانا -

پیاری - حضور بہو تیرے ہو جائینگے -

اس بھولے پن کے ساتھ پیاری نے یہ فقرہ کہا کہ چارون بہنین کھلکھلا کر ہنس پڑین - بڑی بیگم صاحب نے پوچھا کیا ہی بہنین سپہر آرا بولین کچھ نہین اماجان اس پیاری کی باتو نپر ہنسی آئی ہزار داستان کی طرح چہکتی ہی -

حسن - اب اُٹھتی ہی لحاف سے کہ نہین -

پیاری - حضور نہین تو سردی معلوم ہوتی ہی -

سپہر - ہان! اچھا تو ٹھنڈا ٹھنڈا پانی ڈالین تب اُٹھے گی -

پیاری - نہین بیوی - لو مین اُٹھ بیٹھی - اب جوڑا لائیے -

سپہر - اچھا گاؤ تو جوڑا دین -

پیاری - پہلے لائیے یا مقبولہ کیجیے -

سپہر - بڑی ایک ہی -

مغ - ای تو گھبراہٹ ایسی کیا ہی بیٹی - حضور حکم دیتی ہین گاؤ گاتی کیون نہین -

جہان - مگری ہوتی جاتی ہی دن بدن -

پیاری - آج عید کی صبح ہی آج نہ کچھ کہیے -

اِن فقرے پر بھی ایک فرمایشی قہقہہ پڑا - مگر بڑی بیگم صاحب کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خبر ہی نہین کہ کیا باتین ہو رہی ہین - وہ اِسی بکھیڑ مین تھین کہ آج کس کس قسم کا پلاؤ پکے - کباب کس طرح کے ہون تنکی کس سے بچوائین - لڑکیون کو عیدی کیا دین ممتاز دولھا برسون کے بعد آتے ہین اور عید پڑی - کبھی یہان تھے نہین اِنکو عیدی کی کتنی اشرفیان دین - نوکرون اور رونون اور مالیون اور چاکرون اور اصیلون مغلانیون پیشخدمتون خواصون مہریون کو کیا انعام دیا جائے الغرض انواع و اقسام کے خیالات اُنکے دل مین جاگزین تھے -

لڑکیون کو اِس سے کوئی واسطہ نہ تھا کہ کسکو کیا دین صبح عید کی خوشی تھی - جہان آرا اور گیتی آرا حسن آرا اور سپہر آرا برسون کے بعد مِلی تھین اور بشاش تھین کہ سب ہنس ہنسکر خوش روزہ کرینگے -

حسن - اَب ذری اور دن چڑھے تو مہتابی پر چلکر دریا کی سیر دیکھین - چلوگی بہن -

جہان - ضرور ہزار کام چھوڑکے -

گیتی - مگر بے پردگی تو ہوگی - ممتاز دولھا کو اسکی بڑی چڑھ ہی - ریل پر لائے تو اِس طرح کہ بس اللہ جانتا ہی دم گھُٹ گھُٹ جاتا تھا - اور مجال کیا کہ بچہ تک بول سکے -

جہان - مجھے تو وہان پر غصہ آیا جہان ریل ٹھہری تھی - دو چچکیون کے بعد کہتی ہون کہ پیاس لگی ہی صراحی مین پانی نہین ہی - کہتے ہین یہان نہ بولو - ایک ملاقاتی کھڑا ہی - آگے چل کے پانی مل جائیگا -

گیتی - ہان وہان دونون مین خوب ہوئی -

حسن - اَب دیکھیے ہم بھی ایک دن لڑوا دینگے -

جہان - شاباش - چھوٹی بہنین ایسا ہی کرتی ہین

حسن - ہان خوب یاد آیا - یہ تو کہنا بھول ہی گئے تھے جب بہار النسا بہن یہان آئین تو خورشید دولھا بھی آئے تھے - یہان کوئی مہینا بھر رہے - تو پہلے دن بڑی دل لگی ہوئی - مگر کہین کسی سے ذکر نکرنا - اُن - چاہیے تو نہین تھا ہمکو مگر روح افزا بہن نے مجبور کیا - ہم چھپکے چھپکے بہار النسا بہن اور دولھا بھائی کی باتین سُننے لگے - اُسوقت دونون آہستہ آہستہ باتین کر رہے تھے - دروازے سب بند تھے - مگر آواز آتی تھی -

جہان - اچھا! یہ کہو - اَب ہمارے بھی کان ہوے -

سپہر - نہین باجی - اَب کیا روز روز - ایکدفعہ کہین بچپنے کی حرکت ہوگئی -

بیگم صاحب صفائی اور فرش فروش اور تنکی اور پلاو اور انعام اور جوڑون کی فکر مین غلطان پیچان تھین - حکم تھا کہ آج کوئی تیل یا مُردے یا جنازے یا تابوت کا لفظ زبان پر نہ لائے - کوئی چھینکنے نہ پائے - یا الٰہی ضعیف الاعتقادی بھی تو کتنی - بات کرتے زبان اور چھینکتے ناک کٹتی ہی - خدا خیر کرے مُغلانیان اور پیشخدمتین ادب کے ساتھ حکم کی تعمیل مین مصروف تھین - خواصین بھی ڈر رہی تھین کہ کہین ناک سے چھینک یا زبان سے کوئی کلمۂ بد نہ نکل جائے تو بڑی بیگم صاحب بد دماغ ہو جائین -

بڑی - کل شام کو جو باتین ہمنے سکھائی تھین یاد ہین -

مغلانیان - ہان حضور -

خواصین - کیا مجال جو اُن باتون کے خلاف کرین -

پیشخدمتین - سب یاد ہین حضور -

عباسی مہری - حضور برسون سے ہین اِس سرکار مین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کیا اتنا بھی نہین جانتے ۔

حسن - اماجان بیا بابانی کی ڈومنیون کو بلایا ہی ۔

بڑی - ڈومنیان حاضر ہونگی فوراً - آج انھین کی تو عید ہی انعام لینے نہ آئینگی کیا - اب ذری دھوپ نکلے تو نہاؤ - حمام کرو - کپڑے پہنو - ڈومنیان و ومنیان سب آپ ہی حاضر ہونگی ۔

اتنے مین روٗنے نے عباسی مہری کو پکارا اور وہ چمکتی ہوئی باہر گئی ۔

روٗنا - وہ کنٹر جو ہم کل لائے تھے انمین سے جو پسند ہو وہ رکھ لو اور جو پسند نہو وہ واپس کر دو ۔

مہری - ہم لائے تھے! مین لایا تھا نہین کہتا - آج عید ہوتی تو نکلوا دیتی کھرے کھرے ۔

بڑی بیگم صاحب کے ہان چھ مہینے ادھر کل مغلانیان اور مہریان اور خواصین بوڑھی عورتین تھین مگر یہ عباسی مہری جو کوئی ایک مہینے سے نوکر ہوئی تھی نوجوان اور بلا کی سینہ تھی جوانی اور جوبن پھٹا پڑتا تھا اور شوخی ایسا ایک رگ مین کوٹ کوٹ کر بھری تھی حسن آرا بیگم اور سپہر آرا دونون اسکے ساتھ عنایت سے پیش آتی تھین - گو عباسی نوکر تھی مگر ہجولی تھی - عباسی نے جو روٗنے کو للکارا تو وہ خاموش ہو رہا - اتنے مین نوابصاحب کی جو اس طرار اور گلعذار مہری پر نظر پڑی تو میٹھی میٹھی باتین کرنے لگے ۔

ن - کیا ہی بی مہری صاحب ۔

عباسی - (انگلیان مٹکاکر) ای حضور ہی کیا یہ ٹکے کا آدمی اور ہمسے جب بات کرتا ہی تو اپنے کو ہم کہتا ہی موا گنوار -

ن - اچھا جانے دو - اب تم اپنی طرف دیکھو -

عباسی - ای حضور مین کچھ کہتی تھوڑا ہی ہون مگر یہ بدتمیز آدمی ہی محلات کی ڈیوڑھی پر آج سے نہ آنے پائے جو بیگم صاحب سے یا صاحبزادیون سے جاکے کہدون - موا ہوا خبطہ -

روٗنا - حضور یہ تو اندر کی جانیوالی ہی - جو چاہے وہان جاکے کہدے مگر مین سچ کہتا ہون کہ فقط عطر کے کنٹر مانگے تھے - بس ہزارون صلواتین سنائین -

ن - اچھا چپ رہو بدتمیز - کنٹر آجائینگے -

عباسی ایک طرار عورت سمجھ گئی کہ میان ریجھے ہین منہ کو اس زور سے جھٹکا دیا کہ دوپٹہ کھسک گیا اور گوری گوری گردن صاف نظر آئی نواب صاحب اور بھی ہزار جان سے عاشق زار ہوگئے - اور گھورنا شروع کیا - روٗنا بوڑھا خرانٹ اور تجربہ کار آدمی تھا - چتونون سے تاڑ گیا کہ نواب صاحب کا اس نوخیز مہری پر دل آیا ہی - عباسی کے ہاتھ جوڑ کر کہا اب خطا معاف کرو - اور کنٹر ذرا لا دو -

ن - جو عطر پسند آیا ہو وہ رکھ لو - باقی پھیر دو -

عباسی - (جھپک کر) حضور کل ہی شب کو پھیر دیے تھے یہ تو موا سودائی ہی سنہری بی بی کر ڈیوڑھی پر آتا ہی ٹھہر جا عید ہو لے تو نکلوا دون اللہ جانتا ہی کھرے کھرے نکلوا دون - اس دوسرے روٗنے سے تو پوچھ جاکے ۔

عباسی دل مین کھلی جاتی تھی کہ نواب کی نظر پڑی - اب چاندی ہی پانچون گھی مین ہین - اور رونا جلا مرتا تھا - ٹھان لی کہ چاہے نوکری جاے مگر کسی نہ کسی کے ذریعے سے بیگم صاحب کو ضرور اس بات کی اطلاع دونگا کہ نواب صاحب عباسی مہری پر ریجھ گئے اور کہلا بھیجونگا کہ بے طور دل آیا ہی جاتے کہان ہین - میری نوکری جائے تو پروا نہین مگر عباسی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نہ رہنے پائے جس دن نوابصاحب کے گھر مین معلوم ہوگیا اُسی دن نکالی جاے تو سہی۔ ریّونا اِدھر اُدھر ہٹ گیا نوابصاحب نے دربان کو حکم دیا کہ جا کر دیکھو عیدگاہ مین لوگ جمع ہوے یا نہین۔ وہ سپاہی کو حکم دینے گیا۔ اِدھر نواب صاحب نے میدان خالی پاکر عباسی سے اشارت آمیز گفتگو شروع کی۔

ن۔ بی عباسی صاحب مزاج اچھے۔

عباسی۔ (لجاکر) دعا کرتی ہون۔

ن۔ خدا کرے ہماری دعا بھی قبول ہو۔

عباسی۔ آمین۔

ن۔ (مسکرا کر) پوچھو تو کہ دُعا کیا مانگتے ہین ہم۔

عباسی۔ اللہ جانے۔

ن۔ بھلا کیا جانتی ہو۔

اِتنے مین عباسی اندر چلی گئی۔

بڑی بیگم صاحب نے محلدار سے کہا کہ چوبدار کو باغ بھیجو اور کہو دیکھ آئے حمام تیار ہی۔ کہو دوڑ جاے۔ چوبدار فوراً روانہ ہوا اور آن کر مہری کو پُکارا عباسی باہر آئی۔ چوبدار نے کہا کہ دو حمام تیار ہی۔

بڑی بیگم نے جہان آرا سے کہا ممتاز دولہا سے کہدو کہ پہلے وہ حمام کر آئین پھر سواریان جائینگی۔ جہان آرا نواب صاحب کے پاس گئین۔

جہان۔ (اندر بلوا کر) امّی جان کہتی ہین تم جا کے حمام کر آؤ تو پھر ہم سب جائینگے۔

ن۔ سردی مین تو ہم ابھی نہ جائینگے۔

جہان۔ اے واہ اچھی سردی ہی۔ جاؤ ہمارے سر کی قسم امّی جان کی خوشی کرو۔

نوابصاحب دوشالہ اوڑھ کر اُٹھے۔ ساس کی خدمت مین آداب عرض کیا۔ بڑی بیگم نے کہا جیتے رہو۔ جاؤ پہلے تم حمام کر آؤ تو پھر سواریان جائین ہم عورتون کے نہانے مین بڑا بکھیڑا ہوتا ہی۔

اُدھر محلدار نے ڈیوڑھی پر حکم دیا کہ ممتاز دولہا بر آمد ہوتے ہین چوبدار اور خدمتگار تیار رہین۔ اور بگھی بھی تیار ہو رہے۔ حمام خانے جائینگے۔ سب نے تعمیل حکم کی۔

اِتنے مین نوابصاحب بر آمد ہوے اور سوار ہو کر چلے۔ ہرکارہ پہلے ہی سے دوڑ گیا تھا حمامی سے کہا نواب صاحب آتے ہین تیار رہو۔ جب سواری داخل ہوئی تو حمامی آداب بجا لائے چوبدار نے پردہ اُٹھایا حمام کا دروازہ کھولا۔ تشریف لیگئے۔ پانچ منٹ تک توقف کر کے کپڑے اُتارے لُنگی باندھی۔ حمامی نے بھی کپڑے اُتارے اور کھڑاؤن سامنے رکھی۔ ایک حمامی نے کھیسا اُٹھایا۔ دوسرے نے دروازہ کھولا۔ حمام کے اندر داخل ہو کر حوض پر متمکن ہوئے۔ اور نہا کر گھر گئے۔

محلدار۔ (بڑی بیگم سے) حضور تشریف لے آئے۔

بیگم۔ حکم دو کہ فنسین نکالی جائین۔ سواریان جائین گی۔ مہریان تیار رہون۔

فنسین لگائی گئین قنات گھر گئی۔ چار فنسون پر چاروں سوار ہوئین مہریان بصد شان دلربائی فنس کا کونا دبائے ناز سے قدم بڑھائے ساتھ ساتھ جاتی تھین اور اپنی ادا سے رنگین تماشائیون کو لُبھاتی تھین سپاہی اور چوبدار بھی ہمراہ تھے۔ بڑے ٹھسّے سے سواریان حمام مین داخل ہوئین۔ حمامی فنس کے قریب آن کر آداب بجا لائے۔ الغرض حمام کر کے اپنے دولتخانے پر

پہنچین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تشریف لائین۔ میان بڑی بیگم صاحب نے محلدار سے کہا۔
جاؤ چوبدار کو حکم دو کہ امیرن چوڑی والی کو بلا لائے۔
چوڑی والی آئی۔ پہلے حسن آرا اور سپہر آرا کو چوڑیان پہنائین
اُسکے بعد بڑی بیگم صاحب نے جہان آرا اور گیتی آرا سے کہا
ذری آگے بڑھ بیٹھو۔ چوڑی والی نے اِنکے ہاتھ کی چوڑیان
الگ کین جہان آرا بیگم نے ایک سلیٹے کا جوڑا پسند کیا جس کے
بندون پر موتی جڑے ہوئے تھے۔ اور سبز بانک تھی چوڑی
والی نے جوڑا لگایا۔

اتفاق سے جہان آرا کے سر سے دوپٹا کھسک گیا تھا۔
بڑی بیگم صاحب ضعیف الاعتقاد تو تھین ہی کسیقدر ترش ہوکر
کہا۔ بیٹا سر پر دوپٹا ڈال لو ننگے سر چوڑی نہ پہنو۔ جب چوڑیان
پہن چکین تو دونون نے چوڑی والی کو سلام کیا۔ اُسنے دعا دی
کہ وارث زندہ رہے۔ کوکھ مانگ سے ٹھنڈی رہو۔

جہان۔ (اُٹھکر) اماجان بندگی۔
گیتی۔ اماجان تسلیمات عرض ہی۔
بڑی۔ پھلو پھولو۔ پوتا کھلاؤ۔

بڑی بیگم نے حکم دیا کہ دیوان خانے مین دُنبے اور
مینڈھے اور بکرے ذبح کراؤ۔ پھر کیا تھا اُن بیزبانون پر
چھُری تیز ہونے لگی۔

عباسی۔ دیکھتے رہنا یہ لوگ بوٹیان نہ اُڑا دین۔
چوبدار۔ بہت خوب۔
عباسی۔ کہین بھیڑ ویڑ تو نہین ہو کوئی۔
چوبدار۔ کیا مجال۔ حلال کرکے دھر دون بوچڑ کو۔
عباسی۔ کام تو یہ لوگ ایسا ہی کرتے ہین۔
بوچڑ۔ ہان مگر کھانے کے وقت بھی یاد رہتا ہی۔

چوبدار۔ اِسوقت تو مزے سے ہتھے لگاتے ہین۔
بوچڑ۔ اور کیا۔

لگنون اور کٹھرون مین پارچے الگ الگ کیے گئے۔
اُدھر بڑی بیگم صاحب نے دوسرا اہتمام شروع کیا۔

بڑی۔ مُغلانی۔ جہان آرا اور گیتی آرا کی چوٹی گوندھو۔
پیش خدمت نے آئینہ سامنے رکھا۔ خواص نے چنبیلی کا تیل
سر مین ڈالا۔ کنگھی سے بال صاف کیے چوٹی گوندھی۔ جوبن اور
بھی دوبالا ہوگیا۔ دونون بہنون کی چوٹی گندھ گئی۔

بڑی۔ پوشاک بدلو۔

جہان آرا اور گیتی آرا نے لباس پیش بہا زیب تن کیا۔
سبز گرنٹ کا پاجامہ۔ اُسپر کارچوبی آڑی بیل کا کام موتیون
کی بنت ٹکی ہوئی۔ سُنہری کرن لگی ہوئی۔ لوزات کی گوٹ دوپٹہ
جامدانی کا اُسپر کام کامدانی کا۔
دوسری کا دوپٹا ململ کا پیازی رنگا ہوا ہلکا۔ اُتو کی ہوئی
اودی گوٹ۔ شلوکا پھنسا ہوا آستینون دار کامدانی کا خوشرنگ
گلنار۔ ایک کی جامہ وار کی رزائی۔ دوسری کی فوق البھڑک
دُلائی۔ موتیون کا چھپکا زیب سر۔ ماتھے پر جڑاؤ چاند ٹیکی۔
چوٹی پر سیس پھول۔ کانون مین پتے جھمکے انتیان۔ بجلیان۔
کرن پھول۔ گلے مین دُھکدھکی چنپاکلی۔ موتیون کا ہار۔
ڈنڈ پر نورتن جوشن۔ دست سیمین مین ہیرے کے کڑے۔
موتیون کی پچھیان۔ چوہے دنتیان۔ پانوٗن مین چھڑے
کڑے چھاگل۔ جہان آرا بیگم ہر ہفت آرایش سے مُزین اور
گیتی آرا حلی پیرایش سے مشین ہوئین تو یہی معلوم ہوتا تھا کہ
کوہ قاف کی پریان آئی ہین۔ ایک تو یون ہی کمسن اور نوخیز
تھین اِس آرایش اور نکھار نے جوبن کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

زاہد صد سالہ کی بھی نظر پڑتی تو انکا کلمہ پڑھنے لگتا۔ ع

ملایک دوش بر رخسار خوبت آیت الکرسی
ہمی خوانند ومیگفتند رخسار اینچنین باید

گو گیتی آرا بھی آفت کا پرکالہ تھی اور ابھی نام خدا شانزدہ سالہ تھی مگر جہان آرا پر عالم ہی اور تھا۔ رخسار تابان گل تر بلکہ رشک قمر۔ ع

نگارخانۂ صبح ست این نہ رخسار ست
نگاہ کن ورق سادہ چہ پرکار ست

بڑی۔ (خواص سے) پوشاک بدلی۔

خواص۔ ہان حضور۔

بڑی۔ زیور پہنا دیا گیا۔

خواص۔ ہان حضور۔

بڑی۔ حسن آرا اور سپہر آرا بھی پہن چکین۔

خواص۔ اب پہنتی ہین حضور۔

بڑی۔ جہان آرا۔ اپنے میان سے کہو عیدگاہ جائین اور نماز دوگانہ پڑھ آئین۔ اب وقت بہت تنگ رہ گیا ہی۔

جہان آرا بیگم بصد ناز و ادا اے دلربا اُٹھین اور چھم چھم کرتی ہوئی چلین۔ ع

نہ آہے حلقہ زد نی نالہ من رفت دنبالش
خبر از رفتن دل میدہد آواز خلخالش

نوابصاحب نے جو اپنی چاہیتی و رنگین ادا بیوی کے جمال کا نظارہ کیا تو نور کا عالم نظر آیا۔ مسکرائے۔

جہان۔ امّی جان کہتی ہین کہ عیدگاہ ہو آؤ۔

ن۔ یہ تمھاری چوٹی کسنے گوندھی ہی۔

جہان۔ کیون آخر پوچھنے کی وجہ

ن۔ قسم خدا کی ہم اُسکو انعام دینگے۔

جہان۔ آپ اپنا انعام رہنے دین۔ ای چلو اُٹھو اب۔

ن۔ خدا کی قسم آج تو وہ نور برس ---

جہان۔ چلو چلو۔ آخر بڑی بوڑھی کا کہنا بھی نہ مانو گے گیا۔

نواب صاحب نے کپڑے پہنے۔ دوشالہ اوڑھا اور بڑی بیگم صاحب کے پاس گئے۔

ن۔ آداب عرض ہی۔

بڑی۔ اللہ زندگی دے۔

ن۔ (نذر دکھاکر) قبول کیجیے۔

بڑی بیگم صاحب نے ممتاز دولھا کو چھاتی سے لگایا بلائین لین دعا دی۔ جوانی کا سُکھ دیکھو۔ خوش رہو۔ اِسکے بعد خاصدان مین دس اشرفیان رکھکر خاصدان سامنے بڑھایا۔

بڑی۔ لو یہ عیدگاہ کا خرچ ہی۔

نواب نے آداب عرض کرکے اشرفیان اُٹھالین۔ جب چلنے لگے تو سالیون نے کہا ہمارے واسطے کیا لاؤگے دولھا بھائی۔

ن۔ جو کہو۔

حسن۔ جو آپ کا جی چاہے۔

سپہر۔ جو شی آپ کو پسند ہو۔

ن۔ نہین جو کہو۔

حسن۔ آپ ہی کی راے پر چھوڑا۔

بڑی۔ ای تو کس سواری پر جاؤگے بیٹا۔

ن۔ جی بگھی پر۔

بڑی۔ نہین نہین بھیڑ بھڑکے مین کہین گھوڑے نہ بھڑکین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہوادار نکلواؤ۔ یا فنس پر جاؤ۔ نہیں ہے مجھے خفقان رہیگا۔
ن۔ ہوادار پر تو آج تک کبھی سوار ہی نہیں ہوا۔
حسن۔ اے تو آج ہوادار پر سوار ہو جایئے نہ۔
ن۔ اچھا اب تو باہر جاتا ہون پھر سمجھا جائیگا۔

نوابصاحب باہر تشریف لیگئے عباسی عمداً اور قصداً خوب بن ٹھن کر دروازے کے پاس کھڑی تھی۔ سُرمئی گرنٹ کا لنگا۔ پڑاتے کی ہاتھ بھر چوڑی گوٹ گوٹ پر آٹھ آٹھ بلیٹین۔ اُسپر تاج بنے ہوئے سُرخ گرنٹ کا نیفہ جو یاقوت احمر کو خون رُلائے۔ اُسمین لاہور کا ریشمی اودا ازار بند پڑا ہوا گپھے دار کرن ٹکی ہوئی۔ پور پور چھلے۔ کانون مین انتیان۔

ن۔ اوہو۔ اوہو۔ اسوقت تو بڑے ٹھسے سے کھڑی ہو۔
عباسی۔ (گلوری چبا کر) جی ہان حضور سب حضور ہی کی جوتیون کا صدقہ ہی۔
ن۔ چلو تمکو عیدگاہ لیچلین۔
عباسی۔ (مسکرا کر) بندگی۔
ن۔ کیون کیا کچھ ہرج ہی۔ بگھی پر بیٹھ لینا۔
عباسی۔ کیا نکلوایئے گا گھر سے۔
ن۔ اب ہمکو دو چار روز اور ٹکنا پڑا یہان۔
عباسی۔ (دوپٹے کو سنبھال کر) یہ کاہے سے۔
ن۔ تمھین جانو۔
عباسی۔ حضور کوئی آنہ جائے۔ اب سوار ہو جایئے۔
ن۔ بہت اچھا مگر ——

مگر کہہ ہی چکے تھے کہ محلدار آپڑی۔ نوابصاحب نے پردہ اُٹھایا اور تڑ سے باہر ہو رہے۔

چوبدار نے کہا بسم اللہ۔ حضرت فٹن پر سوار ہو کر عیدگاہ گئے۔ اُدھر بڑی بیگم صاحب نے دریافت کیا کہ حسن آرا اور سپہر آرا نے پوشاک بدلی مغلانی نے کہا حضور پہن رہی ہین۔

انکی پوشاک کا حال سُنیئے۔ دونون بہنون کے سیے ایک ہی قسم کا جوڑا بنا تھا سبز اطلس کا پاجامہ۔ چھڑیاں ٹکی ہوئین۔ گوٹ کے اوپر تمل۔ کریپ کا بہاردار دوپٹا بانکڑی ٹکی ہوئی۔ کانون مین کرن پھول اور بجلیان گلے مین آڑی ہیکل۔ جگنو۔ دُھگدھگی۔ ہاتھون مین ہیرے کے کڑے اور جڑاؤ کنگن۔ بازوون پر نورتن۔ پاؤن مین پازیب اور چھڑے۔

حسن آرا اور سپہر آرا کی پوشاک اور زیور مین فرق صرف اسقدر تھا کہ حسن آرا کریپ کا دوپٹا اوڑھے تھین اور سپہر آرا کا کامدانی کا گلابی تھا گیتی آرا کا دوپٹا آبی تھا۔

ان دونون بہنون کی اُٹھتی جوانی اور رخسار تابان اور پیشانی نورانی دست حنائی۔ شان برنائی و دلربائی اُسوقت عجب لطف بہار دکھاتی تھی جہان آرا نے مسکرا کر کہا۔ چشم بددور ہماری دونون بہنین چندے آفتاب چندے مہتاب ہین۔

حسن۔ (لجا کر) بنایئے۔ بنایئے۔
سپہر۔ اللہ جانتا ہی جہان آرا بہن کی سی شاید ہزار دو ہزار مین کوئی اکا دُکا نکلے۔ حسن اسے کہتے ہین۔
جہان۔ لے بس اب بہت تعریفین نہ کیجیے۔
گیتی۔ بہار النسا بہن سے کہین تو وہ اترا جائین۔
حسن۔ اے واہ یون کیا کم اتراتی ہین۔
گیتی۔ اب بھی وہ خبط ہی کہ دن رات مانگ چوٹی مین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گرفتار رہتی ہین -

حسن - اے ہے کیسا کچھ - دو گھنٹے تک ایکدن چھپکا ہی نہین درست ہوا -

سپہر آرا - اور روح افزا بہن ہنستی ہین اُنکو -

حسن - ہنسا ہی چاہین -

سپہر - گھنٹون آئینہ سامنے رہتا ہی -

جہان - بی مغلانی - ذری سُننا - یہان آؤ - دکان مین، کس سواری پر گئے ہین - ہوادار پر تو نہین گئے ہونگے -

مغ - بھلا ہوادار پر کیا جاتے - دو ایک صاحب اور آگئے تھے سبکے سب گاڑی پر سوار ہوکر گئے ہین - اسمین خوف ہی کیا ہی مگر بڑی حضور سے کون کہے اب -

حسن - ہم تو پہلے ہی سمجھے تھے کہ گھوڑے پر یا بگھی پر جائینگے - اب پالکی یا ہوادار پر سوار کون ہوتا ہی - ہی کس رئیس کے ہان -

اِتنے مین بڑی بیگم نے پوچھا اے مغلانی ممتاز دولھا کس سواری پر عیدگاہ گئے - مغلانی نے کہا حضور کچھ معلوم نہین - دریافت کرلون -

بڑی - ذری باہر پوچھو تو -

مغلانی بہت خوب حضور کہکر باہر گئی - ڈیوڑھی مین کھڑی رہی - پوچھے کس سے جانتی تو تھی کہ فٹن پر گئے ہین تھوڑی دیر کے بعد یون عرض کیا -

مغ - حضور ہوادار بھی نکلوایا تھا اور گاڑی بھی - مگر سوار نہین ہوے تھے دو چار نواب زادون سے باتین کرتے ہوے حاطے کے باہر آہستہ آہستہ جاتے تھے -

بڑی - تو شاید ہوادار ہی پر گئے ہون -

گیتی - ہان امی جان ہوادار ہی پر گئے ہونگے (ہنسکر) آپ اِتنا گھبراتی کیون ہین امی جان - گاڑی بگھی گھوڑے پر سب ہی جایا کرتے ہین - کیا آج ہی انوکھی عید ہوئی ہی - ہوادار پر بھلا کیا جاتے -

بڑی - جب ہماری برابر ہوگی تب معلوم ہوگا حال -

سپہر - ابھی ہمنے کوٹھے پر سے دیکھا پچاسون بگھیان اور گھوڑے اور ہاتھی جاتے تھے -

گیتی - اِدھر کیون آتے ہین لوگ شہر چھوڑکر اِس طرف کیا کرنے آتے ہین -

حسن - اے عیدگاہ اِس طرف تو ہی -

سپہر - اماجان ڈومنیان کب تک آئینگی -

بڑی - آتی ہونگی گھبراتی کیون ہو -

گیتی - عید کی صبح کو بھی کیا سمان ہوتا ہی -

حسن - ہماری تو عید کل ہی تھی کہ آپ آئین سے -

بخانہ آمدنت عید عشرت افروز ست
مبارک ست کہ امروز روز نوروز ست

سپہر - ہمین بھی عیدگاہ کا ایک شعر یاد ہی -

جہان - چلو اوپر چلین -

حسن - ذری ٹھہر جاؤ ابھی چلتے ہین -

سپہر - اوپر والے کمرے مین چل کر بیٹھیے -

چارون بہنین کمرے مین گئین -

بچھڑے ہوے بعد مدت ملے

معشوقی وکیل کا حال تو یہان چھوڑا - انکو سر پٹکنے دیجیے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اب سنئیے کہ صباحت و وجاہت کی کان بی شبو جان صاحب شب کو کمال سرآسیمگی و پریشانی مین مصنوعی وکیل کے گھر سے میان سلارو کی صلاح سے بھاگین - اثنائے راہ مین ایک کانسٹبل نے للکارا - کون - کون جاتا ہی یہ کون کترایا ہوا چلا جاتا ہی صدائے برنخاست - جواب ندارد - جوگن طرارے بھرتی ہوئی گلیون گلیون بھاگی - کانسٹبل اپنے دل مین سوچا کہ بھاگتے کا پیچھا کرنا فضول ہی شاید پھرتی اور تیزی کے ساتھ نکل جائے اور ادھر یہ حضرت بھی چنپت ہون - جوگن تو بے تحاشا بھاگ کر نکلگئی - مگر جوگن بیچاری مصیبت مین پڑی - یکہ و تنہا اپنا نہ بیگانہ - خویش نہ یگانہ شب تیرہ و تار - جوان عورت - تھانہ دار دشمن - گلیون گلیون سراسیمگی کے ساتھ جاتی تھی - ذرا کھٹ ہوا اور کانپ اٹھی - کسی نے آواز دی اور دبک رہی کوئی بولا اسکے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے چلتے چلتے ایک میدان مین پہونچی - ہو کا عالم آدھی رات کا وقت جانور تک گھونسلون مین دبکے دبکائے پڑے تھے - جوگن جو دیکھتی ہی تو چوطرفہ سناٹا اوپر آسمان نیچے زمین اور چوطرفہ تاریکی - اس مقام پر جوگن ڈاڑھین مار مار کر زار زار روئی سوچی کہ جاؤن تو کدھر جاؤن - اور کرون تو کیا کرون - گو اسوقت مصیبت کے سبب سے اسکو معلوم نہین ہوا مگر وہ دو کوس زمین طے کرائی تھی تھوڑی دیر تک اسی لق و دق میدان مین جو ایک ایک چپے سے صدہا مہیب صورتین دکھاتا تھا کھڑی سوچا کی کہ کیا کرے - آخر کار ایک سمت کو چلی - قدم قدم پر خوف معلوم ہوتا تھا کہ مبادا کوئی درندہ آن کر مار ڈالے یا کھا جائے زخمی

کرے - کوئی بھوت پریت ستائے - چلتے چلتے ایک مقام پر اسکے کان مین آواز آئی (غرغرا ہا ہا ہا) اس آواز اور انوکھی بولی کے سنتے ہی جوگن کے ہوش اڑ گئے - ع -

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

اس درجہ خائف ہوئی کہ بدن تھر تھر کانپنے لگا اور قدم اٹھانے کی طاقت تک باقی نہین رہی - آٹھ آٹھ آنسو روئی اور خدا سے دعا مانگی کہ بار خدایا مجھے اس مصیبت سے بچا - اور آگے بڑھی تو ایک ندی پر پہونچی - لب جو بیٹھکر جوگن نے رونا شروع کیا - اتنے مین کسی شخص نے آواز دی (ای نیکمرد یا نیک عورت یا جو کوئی ہو - تو کون ہی اور بستی سے اسقدر فاصلے پر آدھی رات کو کیا کام ہی اور اسقدر زار زار رونے کا کیا سبب خاص ہی) جوگن نے جو ہمجنس کی آواز سنی تو جان مین جان آئی کسیقدر تسکین ہوئی - ادھر ادھر دیکھنے لگی مگر آدمی نہ آدم زاد متحیر کہ یہ آواز کدھر سے آئی - پھر اسی شخص نے یون مخاطب کیا (ای نیک بندے خدا کے مجھے اپنے درد دل سے اطلاع دے شاید کچھ علاج کرسکون - ورنہ تن بہ تقدیر) جوگن کھڑی ہوکر ادھر ادھر بغور دیکھنے لگی - تو پورب کے سمت آن روے چشمہ سار تھوڑی روشنی نظر آئی پہلے تو ڈری کہ شاید اگیا بیتال ہو لڑکپن مین ایسی کہانیان اپنے والدین سے سنی تھین اور وہی خیالات دل مین جمے ہوے تھے - مگر تھوڑی ہی دیر مین یہ خیالات دور ہوگئے - وہ روشنی چراغ کی تھی - دیکھا کہ ایک جھونپڑے سے ایک پیر مرد چراغ ہاتھ مین لیکر دریا کی طرف آتا ہی - جب قریب آیا تو جوگن نے اسکو بغور دیکھا - پشت پیرانہ سالی کے سبب سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ختم ہو گئی تھی - آنکھوں کی روشنی بھی یون ہی سی باقی
تھی کیونکہ گو چراغ ہاتھ مین تھا مگر ٹٹول ٹٹول کر قدم
رکھتا تھا - لب جو آتے ہی ہوا نے وہ زور باندھا کہ چراغ
گُل اور پیر مرد (ہاے) کہکر خاموش ہو گیا -

جوگن - ابّا جان ہمین اس مصیبت سے بچاؤ - ہاے
اسوقت ہمارا یہان کوئی نہین ہی -

پیر مرد - بیٹا - ہوا کو بھی تیرے ساتھ عداوت ہی -
چراغ کو گل کر دیا -

جوگن - مجھے اب کسی طرح اپنے پاس بلاؤ - مین یہان
کُڑھ کُڑھ کے مر جاؤنگی -

پیر مرد نے کپڑے اُتارے لنگی باندھی اور فوراً
ندی مین داخل ہوے - ندی پایاب تھی - اِس کنارے
پر آئے تو شل - سو برس کا سِن - کمر خم - لٹھیا ٹیک کے
دس بارہ قدم چلنا بھی دوبھر تھا - سردی کی راتین میدان
فراخ - ندی کا واسطہ کانپ اُٹھے - جوگن بیچاری کے
پاس وہ جامہ وار کا ٹکڑا ابھی نہ تھا - معاً دوپٹہ اُڑھا دیا
تھوڑی دیر کے بعد پیر مرد نے آنکھ کھولی اور کہا اب
تاب و طاقت نہین کہ پار جاؤن اور اگر تمام شب یہان
پڑا رہا تو اور بھی ستم کا سامنا ہی صبح کو بالکل کھنکر بنا ہوا
نظر آؤنگا - اگر جرأت کرکے پار جاتا ہون تو خوف ہی کہ
مبادا جاتے ہی جاتے تحلیل ہو جاؤن - مگر تم اس جھوپڑے
سے کمل نکالکر مجھے اُڑھا دینا -

جوگن - ابّا جان یہ تو ہم سب کچھ کرین مگر دریا مین قدم
رکھتے ہوئے جان نکلتی ہی ہم تو پیرنا جانتے ہی نہین - ذرا
پانون ڈگمگایا اور گئے گذرے -

پیر مرد - پانی بہت کم ہے دریا پایاب ہی - خدا کا نام لیکر
چلو بیٹیا -

جوگن کی آنکھون مین آنسو بھر آئے - مگر کرتی تو کیا
کرتی - ناچار پیر مرد کا ہاتھ پکڑ کر چلی - اور تھوڑی ہی دیر مین
اُس پار پہونچی -

پیر مرد - اس مرتبہ ویسی سردی نہین معلوم ہوئی -

جوگن - شکر ہی شکر ہی - اب چلیے سائے مین چلین -

پیر مرد جوگن کو لیکر اپنے کلبۂ احزان مین گئے -

پیر مرد - بابا ہم ایک مصیبت زدہ اور ستم رسیدہ آدمی ہین -
دنیا و مافیہا سے سروکار نہین اپنی بیتی تھوڑی دیر مین سُناؤنگا
پہلے تو اپنا حال کہ سُنا -

جوگن - ابّا جان ہم اسوقت شل ہین اور مارے بھوک کے
کلیجا منھ کو آتا ہی - پیر مرد نے کہا جو کچھ حاضر ہی مین سامنے
لاتا ہون کھاؤ یہ کہکر پیر مرد ایک رکابی مین دو روٹیان
اور ایک پیالے مین ساگ لائے - جوگن نے اندھیرے ہی مین
بیٹھکر روٹیان کھائین - اُن موٹی موٹی روٹیون اور ساگ
کی ترکاری مین وہ لطف آیا کہ کبھی کسی قسم کی غذا مین نہین
آیا تھا -

پیر مرد - بابا ہم اسی کو ہزار غنیمت سمجھکر کھاتے ہین -

جوگن - اِس جو لطف کھانا کھانے مین آیا وہ تمام عمر
نہین آیا تھا -

پیر مرد - کھانا کھاکر لیٹو اور لیٹے لیٹے اپنا حال بیان کرو -

جوگن - غم کی داستان کیا سُناؤن -

پیر مرد - ہماری داستان سے بڑھکر نہو گی -

جوگن - مین نے کھانے سے فراغت پائی اب آپ تکلیف نکرین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آپ مجھے بتا دین کہ پانی کہان رکھا ہی ۔ بس مین اُٹھکے پی لون ۔

پیر مرد ۔ مجھے اب اُٹھنے کی طاقت نہین رہی ۔ مین مارے سردی کے مر رہا ہون اور ٹھٹھر ا جاتا ہون ۔ اُس طرف کونے مین مٹلیا رکھی ہی ۔

جوگن ۔ جوگن نے مُنھ دھویا پانی پیا ۔ پوچھا مین کہان لیسٹون ۔

پیر مرد ۔ اُس کونے مین دو کمّل ہین ۔ سفید کو اوڑھو اور سیاہ کو بچھاؤ ۔ بڑے گرم ہین ۔

جوگن نے ہزار دقّت کونے سے دونون کمّل نکالے ۔ اب اندھیرے مین سفید اور سیاہ کی کیونکر تمیز ہو ۔ ایک بچھا کر بیٹی اور دوسرا اوڑھا ۔

جوگن ۔ کیا اس جنگل مین بھوت پریت بھی ہین ۔

پیر مرد ۔ مجھے اِسمین رہتے ہوئے عرصہ ہوا مگر مین نے بھوت پریت کی شکل تک نہین دیکھی اور نہ مجھے کبھی کسی نے ستایا ۔

جوگن ۔ راہ مین ندی کے اُس طرف عجب طرح کی آواز کان مین آئی ۔ میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے ۔ تھر تھر کانپنے لگی ۔

پیر مرد ۔ اس جنگل مین طرح طرح کے پیڑ ہین ۔ اور اُنکے پتّون سے طرح طرح کی آوازین نکلتی ہین ۔ تُم شہر کی رہنے والی ہو ۔ یہ باتین کیا جانو ۔ کسی درخت کے پتّون کی آواز ہوگی ۔

جوگن ۔ شیر تو اس جنگل مین نہین ہین ۔ ؟

پیر مرد ۔ بستی سے اِسقدر فاصلہ دور پر جنگل نہین ہی کہ یہان شیر رہ سکے ۔

جوگن ۔ آپ کب سے یہان رہتے ہین ۔

پیر مرد ۔ (ٹھنڈی سانس بھر کے) کیا بتاؤن ۔ ناگفتہ بہ ۔

ہین ایک روز اپنی چاہیتی بیوی کو لیکر سرا مین فروکش ہوا ۔ باہر مین سویا ۔ اندر کی کوٹھری مین اپنے ڈیڑھ مہینے کے ایک معصوم بچّے کو لیکر وہ سوئی شب کو ڈاکوؤن نے بھاپا اور دوسری کوٹھری سے سیند دیکر چاہا کہ زیور نکال لین ۔ سوچے ہونگے کہ شاید زیور نکالنے مین جاگ اُٹھے ۔ مع زیور اُسکو غائب کر دیا ۔ صبح کو دیکھا کہ وہ تو غائب ہین مگر ڈیڑھ مہینے کا معصوم بچّہ چارپائی پر پڑا بلک رہا ہی ۔ اُدھر وہ بیچاری تڑپتی ہوگی اِدھر مین ماہی بے آب کی طرح اُسکی جُدائی مین تڑپا کیا ۔ بچہ مان سے چُھٹکر ایکدن جیا دوسرے روز اُسنے بھی آنکھین پھیر لین اور چل بسا ۔ مین نے اُس معصوم بچّے کو مسافرت کے عالم مین ایک مقام پر زمین کے سپرد کر دیا ۔ ع ۔

ای خاک تیرہ خاطرِ مہمان نگاہ دار
کین نورِ چشم ماست کہ دربر گرفتہ

ہاے اِسوقت دل بھر آیا ۔ وہ بیچاری لڑکے کی جُدائی سے کسقدر بیقرار ہوئی ہوگی ۔ اور شیشۂ ناموس جو چکنا چور ہوا وہ اِس سے بڑھکر ستم ہی ۔ میرے بڑھ بھس پر خدا کی مار کہ پیرانہ سالی مین مین نے پھر شادی کی اور نتیجہ یہ ہوا کہ بیوی کا پتہ نہین ملتا ۔ اُنسے جاکر کسی نے کہدیا کہ تمھارے میان مر گئے ۔ حالانکہ مین بدبخت ابھی تک زندہ ہون ۔ جوگن نے جو یہ فقرے سُنے تو دریاے حیرت مین غوطہ کھانے لگی ۔

شاید یہ بھید اکثر حضرات ناظرین کی سمجھ مین نہ آیا ہو ۔ یہ پیر مرد وہی حضرت ہین جنکے نام اُنکی بیوی نے ایک مذاق کا خط بھیجا تھا ۔ اور میان آزاد نے اُس خط کا جواب لکھا تھا ۔ جوگن انھین کی بیوی ہین جب اِنکے مرنے کی خبر مشہور ہوئی تو اُنکا نام بھی اور طرح مشہور ہوا ۔ اور اب یہ جوگن ہوگئی ہین ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جو خط انھون نے اُس زمانے مین اس پیر مرد (اپنے شوہر) کے نام لکھا تھا اُسکو ہم ذیل مین نقل کرتے ہین تاکہ ناظرین کی سمجھ مین سلسلہ سخن آجائے۔

وہو ہذا

میرے کھوسٹ شوہر خدا تمسے سمجھے۔ سکندر ظلمات سے پیاسا آیا مگر تمنے آبحیات کے دو چار قطرے ضرور پی لیے ہین جب ہی مرنے کا نام نہین لیتے کچھ اوپر سَو برس کا تو سِن ہوا اب کیا عاقبت کے بورئے سمیٹو گے ہزارون نوخیز کفن پوش ہوتے جاتے ہین مگر تم ٹتّان سے موجود ر ڈنکو بھی آیا مگر تم جیسے کے تیسے ہیضے کے باپ کو چپٹ کر جاؤ اور ڈکار تک نہ لو۔ ہای ہای مین کس ساعت تمھارے پالے پڑی۔ ہاتھون مین رعشہ۔ منھ مین دانت نہ پیٹ مین آنٹ۔ کمر کمان کی طرح خم۔ مگر بیاہ کرنے کا شوق چرایا اور مجھے کہین کا نہ رکھا۔ الخ۔

اسکا جواب یون لکھا گیا تھا۔

وہو ہذا

میری البیلی چھبیل چھبیلی نازک بدن غنچہ دہن بیوی کو اُسکے سِن رسیدہ گرگ باران دیدہ شوہر کی اُٹھتی جوانی دیکھنا نہ نصیب ہو۔ اٹھارہ لڑکے ہون اور چھتیس لڑکیان۔ جب مین دہلیز مین قدم رکھون۔ سب بچے کہین۔ ابّا آئے ابّا آئے۔ مٹھائی لائے۔ مگر خدا کے لیے کہین اُنکے دیکھا دیکھی تم نہ کہنے لگنا مجھے تمھاری دادی کی خالہ کا گوڑیان کھیلنا اس طرح یاد ہے جیسے کسی کو صبح کا کھانا یاد ہو مین بوڑھا تو ہون مگر دل جوان ہے۔ ناکہ آنکھون مین نور نہین مگر چشمم نگران است۔ قوت سامعہ سے بے بہرہ ہی سہی مگر گوش بر آواز زن جوان است تُم عصائے پیری کی ہو تمھارا پیارا اُکھڑا۔ وہ خندہ [illegible]

وہ خال مشکین۔ وہ لعل نگارین۔ صحن سے جو طرارہ بھرا تو تڑسے بام پر۔ یہ چلبلا پن۔ اور وہانسے ایک ذقن مین حسابی پر ہو رہین۔

تمھارا نابالغ شوہر۔

جوگن نے اُنکی آواز پہچانی تو بے اختیار آنسو بھر آئے۔ عجب اتفاق ہے عام مین خبر مشہور ہوگئی تھی کہ پیر مرد چل بسے اور یہ جیتے جاگتے موجود ہین۔ سوچی کہ اِنسے اپنا حال بیان کرون یا نہ کرون۔

اِتنے مین پیر مرد نے کہا ہماری پہلی بیوی کا تو پتا ہی نہین مگر ڈاکوؤن نے اُسکو قتل کر ڈالا ہوگا۔ دوسری بیوی کا حال سُنکر ہمکو کمال قلق ہوا۔ مگر ہمسے ایسی ہی حماقت سرزد ہوئی تھی خود کردہ را چہ علاج مقام مجبوری ہے۔ ہماری سسرال کی مہری جمنا نے شادی کے قبل ہمکو بہت کچھ سمجھایا تھا کہ میان لڑکی ابھی تیرھوین سال مین ہے۔ اور تم سَو برس کے ہو شادی نکرو مگر ہم نے ایک نہ سُنی اب پچھتاتے ہین تُم خاموش کیون ہوگئین۔

جوگن۔ (دبے دانتون) یون ہی۔

پیر مرد۔ نہین کوئی وجہ ضرور ہے۔

راوی۔ اس لفظ پر جوگن کو اور بھی رنج ہوا۔ بوڑھے میان نے تو انکو پہچانا نہ تھا مگر یہ اُنکو خوب پہچان گئی تھی۔

جوگن۔ بھلا دوسری بیوی کا نام کیا تھا۔

راوی۔ پیر مرد کو سخت حیرت ہوئی کہ یہ کل کی لڑکی اور مجھ بوڑھے کو آپ کی عوض تُم کہتی ہے۔ یہ معلوم ہی نہ تھا کہ اسکا درجہ مساوی تھا تُم ہی کہنا جائز تھا۔ آپ کا لفظ اسکی زبان سے نہ نکلا۔

پیر مرد۔ ہماری دوسری بیوی کا نام ثریا بیگم تھا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جوگن کو اور بھی یقین کامل ہو گیا۔ اپنا نام بعد مدت سُنکر آہستہ آہستہ رونے لگی۔ مدت مدید کے بعد یہ نام سُنا تھا کوئی شبّو جان کہتا تھا کوئی جوگن کوئی کچھ کوئی کچھ۔

پیر مرد۔ کیا تم جانتی ہو اُنکو۔

جوگن۔ نہین۔ مین کیا جانون۔

پیر مرد۔ ہمنے اُسکی زندگی خراب کی۔

جوگن۔ (اپنے دل مین) ہی تو سچ اسمین شک نہین۔

پیر مرد نے کہا اب آرام کرو تھکی ہوئی ہو اور مین بھی اسوقت مارے سردی کے کانپ رہا ہون صبح کو بات چیت ہوگی مگر اپنا حال صاف صاف کہہ سُناؤ۔

جوگن۔ بہت اچھا اب آرام کیجیے۔

سویرے جوگن کی آنکھ کھُلی تو دیکھا کہ مرد پیر اینٹھے پڑے ہین۔ چہرے پر ہاتھ رکھا تو سرد۔ نبض دیکھی تو ساقط۔

اِتنے مین ایک عورت نے آواز دی بابا ہم اندر آئین۔

جوگن نے کہا آؤ آؤ۔ خیر اللہ نے صورت تو آدمی کی دکھائی۔ یہ جن کو تم بابا کہہ کے پکارتی ہو وہ چل بسے۔

عورت نے کہا ارے! ہائے ہائے۔ دیکھون۔ چہرے پر ہاتھ لگایا تو برف۔ ہاتھ بالکل سرد۔ پانون بے حس و حرکت۔ اور اوپر کی سانس لیتے جاتے ہین۔

عورت۔ گذر گئے اب ختم ہو گئے یہ تو اچھے گئے۔ مگر ہم اب جنگل مین اکیلے رہ گئے۔ ہائے اب ہم کس سے بولینگے۔ ہمارے درد دُکھ مین کون شریک ہوگا۔ ہائے بابا۔ دغا دے گئے۔ اِس جنگل مین بس اُنھین کے سبب سے جیتے تھے۔ اب کڑھ کڑھ کے مرینگے۔ مگر خیر کہانتک روؤن۔

اِتنے مین بادل گرجے اور ننھی ننھی بوندین پڑنے لگین۔

عورت۔ لو اب اور بھی مصیبت ہوئی۔ اور یہان جب اِس فصل مین مینھ برستا ہی تو دو دو دن برابر برسا ہی کرتا ہی۔ بڑی بدھب بات ہوئی۔

جوگن۔ (پیر مرد کے کان مین) کیا داغ دے چلے۔ اُف اُف۔ ای ذری دیکھو تو۔ ہائے مین اسوقت بیوہ ہوئی جاتی ہون ہائے میرے اللہ۔ ارے لوگو۔ مین ابتک سہاگن تھی۔

عورت۔ (متحیر ہوکر) کیا کیا کہا؟ ہم سمجھے نہین کچھ۔

جوگن۔ ہائے کس سے کہون۔

عورت۔ آپ ذرا اِسوقت رونا موقوف کرو۔ مُردے پر عذاب ہوتا ہی۔

جوگن۔ (آنسو پونچھکر) اچھا۔

جوگن کو وہ وقت یاد آیا جب ایک شخص نے آن کر جھوٹ موٹ کہہ دیا تھا کہ اُنکے میان مر گئے اور جوگن کی مان اور خود جوگن نے شادیانے بجائے تھے کہ چلو مُوا بوڑھا کھوسٹ چل بسا اچھا ہوا۔ کُجا وہ وقت تھا اور کُجا یہ وقت ہی کہ زانو پر پیر مرد کا سر ہی اور یہ بیٹھی رو رہی ہین۔ جوگن کا دل اور بھی بھر آیا۔ اِسے خوب یاد تھا جب مہری ہنستی ہنستی باہر سے آئی تھی۔ (لو مبارک بڈھو ڈھلک گئے) اسپر جوگن اُچھل پڑی اور کہا موے درگور پیچھا چھوٹا جائے جہنم مین۔ جوگن کی مان لڑکی سے ملکر بولین کہ لو دیکھا ہم تو کہتے ہی تھے کہ بوڑھا کھوسٹ دو دن کا مہمان ہی۔ آج مُوا کل دوسرا دن آخر شش وہی ہوا نہ۔ اِن باتون کی جوگن کے سامنے تصویر کھنچی ہوئی تھی۔

عورت۔ اُف تم آخر انکی کون ہو جو اسقدر رو رہی ہو۔

جوگن۔ کیا بتائین بہن۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

عورت - نہین ہو کچھ بھید اسمین - اپنی ایک رشتہ دار کا
نام اکثر زبان پر لاتے تھے - تمھارا کیا نام ہو - سچ سچ بتانا -

جوگن - ثریا بیگم -

عورت - (متحیر ہوکر) ارے - ہاے ہاے - ملین بھی تو
ایسے وقت مین -

عورت نے باوازِ بلند پکار کر کہا - بابا لو - ثریا بیگم
آگئین - اری ذری آنکھ کھولکر دیکھو تو - ثریا بیگم آگئین -

جوگن - کس سے کہتی ہو بہن -

عورت - (ہاتھ مل کر) ہاے ہاے - اسوقت دنیا سے
اور بھی جی ہٹ گیا - ہاے اسوقت ایک گھڑی کے لیے
ہوش آجاے تو اونسے کہدین کہ ثریا بیگم آئی ہین - آنکھ بھرکر
دیکھ تو لین کہ جسکا نام روز زبان پر لاتے تھے اوسی کے زانو
پر سر رکھکر جان دی -

پیرمرد پر کملون کے اوپر ایک دری بھی ڈالدی تھی
کہ سردی کم اثر کرے گو دونون کو شک کے عوض یقین ہوگیا
تھا کہ اب اونکا بچنا دشوار ہی نہین بلکہ غیر ممکن ہو مگر اس
لحاظ سے گرمی پہونچاتی تھین کہ نزع کے وقت آرام سے
جان دے سردی سے نہ ٹھٹھرے کہ بے موت ہی مرجاے -
عورت بولی ابھی جان باقی ہو - جوگن نے کہا اسوقت کو تو
دیکھو کچھ ٹھکانا ہو مینہ کہتا ہو کہ مین آج ہی برسونگا - ہوا کہتی
ہو کہ مین آج ہی چلونگی - درخت کہتے ہین کہ ہم آج ہی گرینگے -
دریا کہتا ہو کہ آج ہی طوفان آئیگا - بادل کہتا ہو کہ آج ہی گرجیگا -
بجلی کہتی ہو کہ آج ہی کوندونگی - اور یہ کہتے ہین کہ ہم اسیوقت
دم توڑینگے - اور تاریکی کہتی ہو کہ مین مرتے دم اونکی صورت
نہ دیکھنے دونگی یہ کہکر جوگن خوب روئی یہانتک کہ گلا کا
ایک کونا تر ہوگیا اور آنسو نہ تھمے - عورت نے آنسو پونچھے
اور کہا آنسو اونکے مرنے پر رونا تو بیوقوفی ہو اونکا مرنا ہی بہتر ہی
یہ مرتے نہین ہین اونکا مرنا گویا جی اوٹھنا ہو - ہان اگلی پچھلی
باتین یاد کرکے اگر روتی ہو تو وہ اور بات ہو مگر مین جو اپنی
مصیبت بیان کرنے پر آؤن تو تم اپنی مصیبت بالکل بھول جاؤ -

ایک مقام پر اون لوگون نے گڑھا کھودا اور لاش کو
دفنایا -

جوگن جھونپڑے مین واپس آئی وہ تینون آدمی رخصت
ہوے - جب جھونپڑے مین پہونچی تو جوگن نے عورت سے
ساری داستان بیان کی -

عورت - اب ہمکو یہ تو معلوم ہوگیا کہ ثریا بیگم آپ ہی ہین -

جوگن - ہان تم نے اس طرح پر پوچھا کہ مجبور ہو کر مجھے
کہنا ہی پڑا -

عورت - تم کس محلے مین رہتی تھین -

جوگن - نیب ٹولے مین -

عورت - ٹھیک ہی بڑے میان کو کبھی تمنے خط بھیجا تھا -

جوگن - ہان عمر بھر مین ایکدفعہ -

عورت - اوسمین کیا لکھا تھا -

جوگن - اوسمین مین نے یہی لکھا تھا کہ تم مرو تمکو موت بھی
نہین آتی - جوان جوان آدمی مرتے جاتے ہین - تم ٹیلان
سے موجود ہو - ہیضے سے بھی تمکو خوف نہین - بڑے
بیحیا ہو - تمنے میری زندگی تلخ کردی - یا تمکو موت آئے
یا ہمکو - تو چھٹکارا ہو -

عورت - بیشک تمھین ہو اسمین شک نہین -

عورت نے بکمال ایمانداری کہا کہ پیرمرد کے پاس

ایک ڈبیا ہی - خدا جانے اسمین کیا ہی مگر کم سے کم پچاس ہزار روپیہ کے جواہرات ہونگے - یہ کہکر ڈبیہ زمین سے کھودی اور جوگن لکھ پتی بن گئی -

ثریا بیگم نے ڈبے کو جو کھولا تو جواہرات اور اشرفیان خوش تو بہت ہوئی کہ خدا نے چھپر پھاڑ کر دولت دی مگر سوچی کہ اس دولت کو صرف مین کیونکر لا سکونگی اوّل تو اس جنگل سے چھٹکارا ہی آسان نہین جس طرف نکل جاؤنگی لوگون کی نظر پڑیگی - اور اس دشت بلا خیز مین اگر کوئی قتل بھی کرڈالے تو کسی کو کانون کان خبر نہو - پھر اپنے حسن گلو سوز اور نور عالم افروز اور اُٹھتی جوانی سے بھی واقف تھی - سوچی کہ مبادا کوئی بدآدمی زبردستی پکڑ لیجائے اور پھر گھر سے نکلنے نہ دے تو اور بھی مصیبت پڑے - دوسرا خیال یہ تھا کہ جواہرات اور اشرفیان بیچون کسکے ہاتھ - اور اگر بیچون بھی تو لوگ کہینگے کہ یہ لائی کہان سے - کئی گھنٹے تک تدبیرین سوچا کی مگر عقل نے کام نہ کیا - آخر کار اس عورت سے کہا کہ بہن اسمین تم بھی تو کچھ لو - اسقدر جواہرات لیکر ہم کیا کرینگے - اکیلا دم کھانے بھر کو اللہ بہت کچھ دیتا جائیگا پھر ہم جو جواہرات اور اشرفیون سے تمکو محروم کرین تو فائدہ کیا - کس دُنیا کے لیے - عورت نے کہا مین اس مین سے کچھ نہ لونگی مین تو اس جنگل مین دُنیا سے الگ تھلگ رہتی ہون - اشرفیان میرے کس کام کی یہ تمھارے شوہر کی جائداد ہی اور اسپر تمھارا ہی حق پہونچتا ہی - اگر میرے کام کی ہوتین تو مین ضرور لیتی بلکہ تمسے مانگتی اور کہتی کہ میرے گاڑھے وقت کام آؤ - ان باتون سے جوگن کا دل بھر آیا - سوچی کہ ایک مین جوگن ہوگئی تھی اور اب روپیہ دیکھ کر پھسل پڑی - دو تین گھنٹے کے بعد اسی عورت کو ہمراہ لیکر ثریا بیگم اُستانی جی کے ہان گئین اور ساری داستان کہہ سُنائی اور جواہرات کا ڈبا انکے حوالی کر دیا کہ آپ جانین آپ کا کام -

شب عید اور چہل پہل

نواب گردون مدار مع یاران موافق و احباب صادق عیدگاہ تشریف لیگئے دیکھا کہ ساقنین بناؤ چناؤ کرکے ٹھسّے کے ساتھ بیٹھی ہین تختون پر سفید سفید چاندنیان بچھی ہین سامنے پاندان رکھا ہی - برنجی حُقّے لگے ہوئے ہین داہین باہین ایک ایک لگن نیچے آگ روشن - چلمین بھرنے کے لیے دو آدمی حاضر ہین یاران سرپل کا جھمگھٹ ہی - پالون اور چھولداریون مین گھُس گھُس کے دَم لگاتے ہین - آسمان تک تو پہونچاتے ہین کسی کی چھولداری مین دائرہ بج رہا ہی کہین ساقن کے سامنے نٹنی ڈھولکی پر گاتی ہی اور چابک دست تماشائیون کو لُبھاتی ہی ساتھی چکارہ بجاتے ہین بیفکرے پھبتیان سُناتے ہین حلوائیون کی دُکان پر دھوم ہی افیمیون اور چنڈوریون کا ہجوم ہی کھلونے والے بھولے بھالے کھلونے رکھے دُکان جمائے دونون ہاتھون سے لوٹتے ہین - ننھے ننھے بچے مچل رہے ہین کہ ہم تو مٹّی کا بوا لینگے - دو پیسے دینگے - عیدگاہ کے پھاٹک پر پہونچے تو ہوادار اور گاڑی اور فٹن اور گھوڑون کا تانتا لگا ہوا - حوض پر بیٹھے - مُنھ ہاتھ دھویا دست پاک سے ہاتھ پوچھا - اتنے مین آواز آئی (الصلواۃ الصلواۃ) نمازی جھک پڑے صفین بندھین پیش نماز آگے کھڑے ہوئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نواب صاحب بھی ایک صف مین داخل ہو گئے نماز پڑھکر احباب سے بغلگیر ہوئے۔

نواب - بھائی نثار علی صاحب ہین - آج شب کو ضرور آئیگا -

نثار علی - بہت خوب - جلسہ ولسہ دکھائیے گا -

نواب - ضرور بالضرور -

سبحان علی خان - حضرت اب اس شہر مین کوئی اس قابل ہی نہین کہ گانا سُنئے اور دو ایک ہین بھی تو صورت حرام -

نواب - خیر - دو گھڑی کا لطف ہی سہی - آپ بھی ضرور آئیے گا -

سبحان علی خان - انشاء اللہ -

نواب - انشاء اللہ نہین کیسے ضرور آؤ نگا -

نثار علی - اجی ہم پہلے آئینگے - اِنکو اور محلّے بھر کو -

چوبداروں کو نواب صاحب نے حکم دیا کہ پیڑی اور جوزی خرید لو اور کھلونے والون سے کھلونے لو اور رنگسازون مین جاکر کاٹھ کی فنسین اور گوٹرن کے پلنگ اور رنگے ہوئے صندوق اور کشتیان لے آؤ خدام باادب نے کل سودا خرید کر دوسری گھی مین رکھدیا اور حضور نواب صاحب روانہ ہوئے چٹکیون مین گھر پہونچے - باہر کمرے مین بیٹھے - رُفقانے نذر دکھائی اسکے بعد اندر تشریف لیگئے محلدار نے پردہ اُٹھایا - خدمتگارون اور چوبدارون نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا -

بڑی بیگم - آگئے - کہو عیدگاہ مین کچھ مجمع (وو مجمع) تھا -

نواب - جی ہان - تھا تو - مگر آگے کا سا بھیڑ بھڑکا کہان -

بڑی بیگم - میلا اچھا تھا -

نواب - جی ہان ساقنون کی دُکانین کثرت سے تھین -

بڑی بیگم - نماز کے تو قبل پہونچ گئے ہو گے -

نواب - آدھ گھنٹے کی دیر تھی -

حسن آرا - دولھا بھائی ہماری عیدی لائیے -

سپہر آرا - اماجان نے پانچ پانچ اشرفیان دی ہین -

نواب صاحب نے جیب مین ہاتھ ڈالکر اشرفیان نکالین اور دو دو اشرفیان دونون چھوٹی سالیون کو دین بیگم صاحب کو آداب عرض کرکے کمرے کیطرف چلے - کمرے مین پلنگ پر لیٹے - پان کھایا - جہان آرا بیگم بھی اُٹھکر گئین اور اُنکے پیچھے پیچھے گیتی آرا -

گیتی آرا - دولھا بھائی - ہماری عیدی -

نواب - شام کو دینگے -

گیتی آرا - واہ - اچھی ہنسی ہنسی مین عیدی اُڑا دی - لائیے لائیے -

نواب - (مسکراکر) کہہ تو دیا -

گیتی آرا - اللہ جانتا ہی ہم آپ کا بڑا لحاظ کرتے ہین اور آپ ہمسے ہنستے ہین -

جہان آرا - ای ہان وہ لحاظ کرتی ہی اور تم ہنستے ہو پھر وہ بھی کچھ کہے تو شکایت نکرنا ہمسے -

نواب - تو مین ہنسا کیا -

گیتی آرا - (مسکراکر) ای لو کچھ ہنسے ہی نہین -

اِتنے مین رکابدار نے محلدار کو پکارا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

محلدار - کہو کیا کام ہی -

رکابدار - یہ ڈالی پہونچا دو -

دو قابون مین نان خطائی - ایک قاب مین جوزی کسی مین نہایت خستہ پڑے - سیر بھر نمک مین آٹھ سیر گھی کھپایا ہوا - اچاری مین پیٹھے کی سرخ سرخ مچھلیان معلوم ہوتا تھا کہ سچ مچ مچھلیان ہی تیر رہی ہین قوام آبدار اور برف سا سفید - اچاری پر سرخ اطلس اور کلابتون کی ڈوری بندھی ہوئی - اِدھر اُدھر مُقیش کے پھندنے لٹکتے ہوئے - بیگم صاحب کے سامنے ڈالی لگائی گئی - اِسکے بعد رحیم بخش باورچی آیا - ایک قاب مین شامی کباب ایک مین پراٹھے بلدار مغلی خستہ کسی مین پرسندے کباب - کسی مین کوفتے کباب سرخ عمدہ باقرخانی - ایک قاب مین ہوائی روٹی - ایک مین نان لشیر - کوری کاغذی ہنڈیا مین شکر قند کی گلتھی - برابر کی بالائی دی ہوئی کیوڑا پڑا ہوا - یہ ڈالی بھی بیگم صاحب کے سامنے پیش ہوئی - اِسکے بعد خوشلیا کبڑن آئی اسکی بیٹی شہزادیا بھی اِسکے ساتھ تھی - گلبدن کا لہنگا پھڑکتا ہوا گلشن لوٹ کا دوپٹا اودی گوٹ لہنگے کے سامنے ایک بٹوا لٹک رہا ہی - دونون نے آداب عرض کرکے ڈالیان پیش کین - ڈالی مین کیلے کے ہرے ہرے بڑے بڑے پتّے بچھے ہوئے - رنگترے کولے امرود کیلے گنڈیریان - چکوترے مہتابی - کل فواکہ قرینے کے ساتھ رکھے ہوے تھے - محبوبن کسگرن ایک خوان مین کاغذی آبخورے صراحیان - تھوتھیان جھجھریان - مٹی کے کبوتر - توتے - مور - لگا کر لائی اور ڈالی پیش کی - بڑی بیگم صاحب نے کہا ممتاز دولھا کے سامنے لیجاؤ - کہو جو شے پسند ہو رکھ لین -

پیش خدمتین اور مُغلانیان ادب کے ساتھ لیگئین -

نواب - افوہ یہ سب کاہے کو اُٹھالائین -

پیش خدمت - حضور حکم دیا ہی بیگم صاحب نے -

نواب - تو اِسقدر قابین اور خوان کیون اُٹھالائین - اچھا خیر - جوزی اور یہ اچاری سرخ مچھلیون کی اور شامی کباب یہان رکھ دو - باقی سب اُٹھا لیجاؤ -

پیش خدمت - حضور یہ چکوترے رکھ لیجیے -

نواب - اچھا رکھ دو -

پیش خدمت - اور اِسمین سے نہ کچھ پسند فرمائیگا محبوبن جولائی ہی -

نواب - اچھا لاؤ رکھتی جاؤ -

پھر اُٹھا کر بیگم صاحب کے پاس لیگئین - لڑکیون نے اپنی اپنی پسند کے موافق چُن لین - مغلانی کی لڑکی پیاری کو کھلونے دیے -

بیگم صاحب نے صندوقچہ کھولا - اور انعام تقسیم کیا - باورچی کو ایک اشرفی رکابدار کو دو اشرفیان - محبوبن کو دس روپیہ کبڑن کو دس روپیہ -

بڑی بیگم - (محلدار سے) رگّونے کو حکم دو کہ بیا بانی کی ڈومنیون کو تاکید کر آئے پانچ بجے یہان حاضر ہو جائین -

محلدار - بہت خوب -

محلدار نے رگّونے کو حکم سُنایا -

رگّونا - وہان تو کئی گھر ہین - بیا بانی کے تکیے پر تو کئی ڈومنیان رہتی ہین پوچھ آؤ کسکے ہان جاؤن -

محلدار - ننگ کرتا تو ہنڈی کی چندی نکالتا ہی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

روشنا۔ واہ بے سمجھے بوجھے کیونکر جاؤں۔

محلدار۔ (بیگم صاحب سے) ای حضور روشنا پوچھتا ہی۔ بیابانی کے تکیے پر کس ڈومنی کے پاس جاؤں۔

بڑی بیگم۔ سب گھر آئین۔

حسن آرا۔ کل تو آدمی کہہ آیا تھا۔

بڑی بیگم۔ ہان۔ بس اُسی کو بھیجدو۔

سپہر آرا۔ امّا جان سب تو نہ آسکین گی۔

حسن آرا۔ ہان اور جگہ سے بھی بلوا آیا ہوگا۔

بڑی بیگم۔ دیکھو ممتاز دولہا سے جاکر کہدو کہ اگر جلسہ دیکھین تو چوبدار کو حکم دے دین۔ ابھی سے بندوبست ہو جائے۔

محلدار۔ (نواب صاحب سے) حضور بیگم صاحب فرماتی ہین کہ جو جلسہ دیکھیے تو چوبدار کو ابھی سے بھیجدیجیے۔

اِتنے مین عباسی مہری بھی آئی۔

نواب۔ خدا جانے آج میان کون کون ہی۔ تمھین معلوم ہی بی عباسی۔

عبّاسی۔ حضور فجیا ڈومنی کو بلوائیے۔

نواب۔ اہین! معقول۔ فجیا ڈومنی کی ایک ہی کہی۔ بھلا تمھارا نقشہ ہی سچ کہنا۔

عبّاسی۔ (شرماکر) حضور تو دل لگی کرتے ہین۔

نواب۔ (محلدار سے) جاکے کہدو کہ ہم سب بندوبست کیے لیتے ہین۔

نواب صاحب نے حکم دیا چوبدار فلان فلان زنانے طائفے اور ایک مردانے طائفے کو کھڑی دے آئے۔ اور ہمین اطلاع دے۔ محلدار نے بیگم صاحب سے جاکر کہا۔ بیگم صاحب نے کہا تین زنانے طائفے ہون اور ایک مردانہ۔ صندوقچہ کھول کر چار روپیہ محلدار کو دیے اور کہا چوبدار کو حکم دو کہ فوراً جائے اور کھڑی دے آئے۔ وقت ممتاز دولہا سے دریافت کر لو۔

محلدار۔ حضور طائفے کس وقت تک آجائین۔

نواب۔ یہی کوئی نو بجے تک۔

عباسی۔ تو آٹھ بجے بلوائیے۔ سازندے آئینگے پہلے نشے جائینگے۔ یہ چنڈو پیے ہوئے آچکے۔ اِس موئے چنڈو نے شہر کو اور بھی غارت کر دیا۔

نواب۔ تمھارے میان تو نہین پیتے۔

عباسی۔ (تنک کر) اوئی اللہ نہ کرے۔

محلدار نے چوبدار کو چار روپیہ دیے اور حکم سُنایا۔ کہا ابھی ابھی جاؤ اور جلد آؤ۔ تاکید کردی ہی۔

چوبدار۔ ابھی لو۔

چوبدار روانہ ہوا۔ ادھر بیگم صاحب نے محلدار کو حکم دیا کہ ممتاز دولہا سے پوچھو آپکے یارون دوستون کیواسطے کیا کیا پکیگا فوراً داروغہ کو حکم دو کہ باہر ہی پکوائین۔ محلدار نے دریافت کیا تو نواب صاحب نے یہ فرمائش کی۔ پلاؤ۔ شیرمال۔ باقرخانی۔ تلی ہوئی اروبان تلے ہوئے آلو۔ قورمہ۔ دو قسم کے کباب۔ فیرنی۔ زردہ بس یہی سب پکواؤ۔ کوئی چالیس آدمی ہونگے۔ محلدار نے داروغہ صاحب سے کہا کہ بیگم صاحب نے حکم دیا ہی۔ آٹھ بجے کھانا تیار ملے۔ داروغہ نے کہا یہ کون بڑی بات ہی۔

نواب۔ ہان خوب یاد آیا عبّاسی۔

مغلانی۔ آئی حضور۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نواب - ذرا مہری کو بھیج دینا۔

حسن آرا - (سپہر آرا کے کان مین) مہری کو دولھا بھائی بے طور گھڑی گھڑی بلاتے ہین۔

سپہر آرا - (مسکرا کر) ہان۔

عباسی مہری ٹمکتی ہوئی چلین۔

نواب - داروغہ سے جاکر کہہ دو کہ شام کو برف کی قفلیان بھی تیار رہین -

عباسی - بہت خوب۔

اِتنے مین حسن آرا کی خالہ زاد بہنین آئین - پردہ کرایا گیا فنسون پر سے اُترین - سب بہنون سے بغلگیر ہوئین

نظیر بیگم - جہان آرا کب آئین۔

حسن آرا - کل کہلا نہین بھیجا تھا۔

نظیر بیگم - ہمسے تو مہری نے نہین کہا۔

سپہر آرا - عباسی تمنے اِنکے ہان جاکے یہ نہین کہا کہ جہان آرا بیگم اور گیتی آرا بیگم آئی ہین - واہ واہ پوری بات تو سُن لیا کرو۔

زیب النسا - اور ہمنے پوچھا بھی - مگر یہ اما جان سے باتین کرتی تھین انھون نے سُنا نہین - کیا ممتاز دولھا بھی آئے ہین۔

جہان آرا - ہان -

زیب النسا - دیکھو تو سہی آج ہم کیسا آڑے ہاتھون لیتے ہین اللہ جانتا ہی ہمکو بڑا رنج ہی اُنسے۔

نظیر بیگم - (جہان آرا کے کان مین) آج تو بڑا جوبن ہی بہن اور کیون نہو ممتاز دولھا بھی تو یہین ہین -

جہان آرا - (مسکرا کر) آپ سے کم ہی کم

اِسکے بعد اور سواریان آئین اور تھوڑی ہی دیر مین غنچہ کھلا ہوا نظر آنے لگا۔

نواب صاحب نے خبر پائی کہ نظیر بیگم اور زیب النسا بیگم آئی ہین محلدار سے کہا کہ زیب النسا بیگم سے ہمارا سلام کہہ دو جاکے۔

محلدار - (زیب النسا سے) نواب صاحب نے کہا ہمارا سلام کہہ دو۔

زیب النسا - کہو آپ اپنا سلام رہنے دین -

محلدار نے جاکر کہا حضور وہ کہتی ہین کہ آپ اپنا سلام رہنے دین - نوابصاحب ہنسے - کہا جاکر پوچھ آؤ کہ آپ خفا کیون ہین یہ کون سی انسانیت ہی کہ ہم آداب عرض کرتے ہین اور آپ کہتی ہین کہ اپنا سلام رہنے دو - محلدار نے نوابصاحب کا پیغام کہا - نظیر بیگم اور گیتی آرا کھلکھلا کر ہنس پڑین -

زیب النسا - کہیے - اچھا ہم انسان نہین حیوان ہی سہی مگر حیوان اور انسان فعلون سے پہچانا جاتا ہی - ہم آپ سے بولتے ہی نہین - آپ کیون ہمین چھیڑتے ہین -

محلدار نے کہا مجھے اچھی سزا ملی - اِدھر آؤن پھر اُدھر جاؤن - جاکر کہا - خداوند وہ تو خفا ہوتی ہین - کہتی ہین ہم آپ سے نہین بولتے - پھر آپ کیون بار بار چھیڑ خانی کرتے ہین -

نواب - (مسکرا کر) نظیر بیگم سے کہو کہ دیکھیے آپ کی بہن سلام کا جواب تک نہین دیتین -

محلدار نے نظیر بیگم سے کہا۔

نظیر بیگم - کہو آپ جانین وہ جانین ہمسے کیا واسطہ -

محلدار - حضور وہ کہتی ہین وہ جانین آپ جانین -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نواب - زیب النسا بیگم سے کہو آپ کے میان آج کل کہان ہین۔

معلدار نے یہ فقرہ کہا تو زیب النسا اور بھی تیکھی ہوئین کہا جا کے کہ دو یہ سب کانٹے تمھارے ہی بوئے ہوئے ہین مین خوب جانتی ہون بس اب بہت بڑھ بڑھ کر باتین نہ بنائین۔ میری زبان نہ کھلوائین۔

ان فقرون پر نواب صاحب بہت ہنسے ۔ مگر حسن آرا اور سپہر آرا اور گیتی آرا دنگ تھین کہ ان دونون مین کیون پخ چلی۔

اب سُنیے کہ زیب النسا بیگم کے شوہر اور نواب ممتاز علیخان بہادر مین رشتہ کے علاوہ دلی دوستی تھی۔ انھون نے ایکدن کہا ہم چاہتے ہین کہ ایک شادی اور کرین مگر بیوی حسین اور تربیت یافتہ ہو۔ نوابصاحب نے کہا بہتر ہے۔ تین چار دن کے بعد رقعہ لکھا کہ ایک رئیس سے جنکی صاحبزادی تربیت یافتہ اور خوبرو و قوس ابرو ہین ہمنے آپ کی نسبت کا ذکر کیا ہے۔ دیکھین خوش قسمت ہو یا بدنصیب ایسی جمیلہ بڑے خوش قسمتون کو ملتی ہین۔ زیب النسا کے چھوٹے دیور نے یہ خط اتفاق سے پڑا پایا اور بھاوج کو حرف بحرف سُنا دیا سوتیا ڈاہ۔ سُنتے ہی آگ ہو گئین۔ خط پھر پڑھوایا۔

دیور - اپنے بہنوئی کی باتین دیکھین آپ نے۔

زیب النسا - مین تو سر سے پانٔون تک پھنک رہی ہون اسوقت۔

دیور - مگر بھائی صاحب سے ہمارا نام نہ لے دیجیے گا۔

زیب النسا - اُف فوہ - کچھ ٹھکانا ہے - یہ اندر ہی اندر رہنڈیا پک رہی ہے حسین اور پڑھی لکھی ڈھونڈھی جاتی ہے - ایڑی چوٹی پیر

قربان گردون۔

اب سالی اور بہنوئی کا جھگڑا ناظرین کی سمجھ مین آگیا ہوگا

امشب این محفل رنگین زحنا بندان ست
نتوان گفت بہشت ست کہ صد چندان ست

اللہ اللہ آج تو بڑی بیگم صاحب کے ہان واقعی غنچہ ہی کھلا ہے- جو ہے رنگین ادا اور ماہ سیما ہے- ہمجولیان مل کے باہم عید سعید کی خوشی مناتی ہین - چہل اور دل لگیان ہوتی جاتی ہین جو ہے نوعمر و نوخیز - حاضر جواب و تیز - زبان دراز و طنّار -

اِدھر نواب نامدار کے رفقاے سلیقہ شعار نے کمرہ کو دُلہن کیطرح سجا تھا - اور کمرے کے سامنے ایک شامیانہ عیش کا شانہ نصب کیا تھا -

چھ بجے بیابانی کی پری چہرہ اور شیرین حرکات ڈومنیان ڈولیون سے اُترنے لگین - اندر جا کر بہ ادب آداب بجا لائین اور قرینے اور تمیز کے ساتھ فرش پر متمکن ہوئین -

سات بجے سے ڈومنیون نے گانا شروع کیا - اور وہ رنگ جما کہ تڑکے تک دھما چوکڑی مچی رہی - ع

مبارک شب قدر سے بھی وہ شب تھی
سحر تک مہ و مشتری کا قران تھا
وہ شب تھی کہ تھی روشنی جسمین دنکی
زمین پر سے اک نور تا آسمان تھا
عروسی کی شب کی علامت تھی ظاہر
فرحناک تھی روح دل شادمان تھا
مشاہد جمال پری کی تھین آنکھین
مکان محفل کا اک طلسمی مکان تھا

یون تو سب ڈومنیان بلا کی شوخ و طرار پریرو اور گلعذار تھین مگر منّی ڈومنی پر جوبن کم سن تھی ستم کا جوبن تھا - اُسکے بناؤ چناؤ پر سب کی نظر پڑتی تھی - کسی مشاطہ چابکدست نے گیسو ایسے سنوارے تھے کہ غضب ڈھایا تھا اِسکی نوک جھونک اور بھولی تقریر نے حسن آرا اور اُنکی ہمجولیون پر بڑا اثر کیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گانا جو شروع کیا تو فرمایشین ہونے لگین - وہ فرط مستی سے جھوم جھوم کر گاتی تھین اور محفل بھر کو لبھاتی تھین -

زیب النسا - کیون بہن مُنّی کی شادی ہوئی ہی یا نہین -

حسن آرا - اچھا پوچھو -

نظیر بیگم - اوئی - کیا کچھ چیستان ہی -

حسن آرا - اچھا تمھاری سمجھ مین کیا آتا ہی بیاہی ہی کہ بن بیاہی -

نظیر بیگم - چتونون سے کنوارپن پایا جاتا ہی -

زیب النسا - ہان بیشک ابھی شادی نہین ہوئی -

سپہر آرا - ای باجی جان - کیا سچ مچ ڈومنیون کی بھی شادی ہوا کرتی ہی -

اس فقرے پر حسن آرا اور زیب النسا کو ہنسی آئی تو سپہر آرا نے کہا بھلا اسمین ہنسی کی کون سی بات ہی جو آپ ہنس دین ایک شے نہین معلوم ہی ہمکو تو پوچھ لین -

آٹھ بجے کے وقت سے ارباب نشاط کی آمد آمد شروع ہوئی نو بجے تک سب آگئے - اور کوئی آدھ گھنٹے مین ناچ شروع ہوا - ہر سمت سے صدائے تحسین بلند تھی واقف کار آدمی علم موسیقی کے جاننے والے گردن ہلاتے تھے داد دیتے جاتے تھے اِدھر اُدھر ارباب نشاط کا جھمگڑا - جسے دیکھو صندلی رنگ شوخ و شنگ بیباک چست و چالاک -

بارہ بجے کے وقت نواب صاحب نے کہا حضرت ہم تو ذرا جاکر سوئینگے آپ سب صاحب ناچ دیکھیے -

ظریف - چہ خوش چرا نباشد - ع -

طاقت مہان نداشت خانہ بمہان گذشت

نواب - جی نہین - ایک سبب

ظریف - بس ایک سبب ہی فرمایئے کیا سبب ہی -

نواب - درد سر - واللہ سر پھٹا پڑتا ہی -

ظریف - جی ہان کیون نہین - ع -

صندلی رنگون سے مانا دل ملا -
دردِ سر کی کسکے ماتھے جائیگی -

احباب نے اصرار کیا کہ آپ اندر نہ جایئے - درد سر ہی تو یہان ہی پلنگ پر آرام فرمایئے - مگر نواب صاحب نے خوشامد کی کہ جانے دیجیے - طبیعت کسیقدر بے لطف ہی یہان نیند نہ آئیگی یہ کہکر حسب اجازت احباب زنان خانے مین تشریف لے گئے - وہان ڈومنیان گاتی تھین - اور ہمجولیان فرط طرب سے قہقہے لگاتی تھین - یہ چپکے سے اپنے کمرے مین تشریف لیگئے - پیش خدمت سے کہا حُقّہ بھر لاؤ - وہ حقہ بھر لیگئی - تو بڑی بیگم صاحب نے دریافت کیا کہ حقہ کون مانگتا ہی - عرض کیا حضور نواب صاحب تشریف لائے ہین -

بڑی بیگم - کیون یہان کیون حقہ بھروانے بھیجا طبیعت تو اچھی ہی ذرا تمھی جاکے پوچھ تو آؤ -

خواص - (نواب صاحب سے) حضور بیگم صاحب پوچھتی ہین کہ مزاج تو اچھا ہی -

نواب - ہان ہان فضل الٰہی ہی کہہ دو دن کو سونے کا عادی ہون - آج لیٹا تک نہین - مین نے کہا ذرا کمر سیدھی کر لون گھبرایئے نہین اچھا ہون -

خواص نے جا کر عرض کیا کہ دن کو سوئے نہین تھے اس سے چلے آئے طبیعت اللہ کے فضل سے اچھی ہی -

نظیر بیگم - (جہان آرا کے کان مین) ہم سمجھ گئے -

گیتی آرا - (آہستہ سے) آپ کی سمجھ کے قربان -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حسن آرا۔ جہان آرا بہن شرماتی کیون ہو۔
جہان آرا۔ اخاہ تمکو بھی ہمارے لیے زبان آئی۔
سپہر آرا۔ ای بہن دولھا بھائی جلسہ چھوڑکے کیون چلے آئے۔
حسن آرا۔ (مسکراکر) اُنکو کیا معلوم۔ یہ دولھا بھائی جانین۔
جہان آرا۔ چھوٹی ہو۔ اَب کیا کہون۔

اِتنے مین بڑی بیگم صاحب نے کہا۔ جہان آرا جاؤ دو گھڑی تم بھی سو رہو تم بھی آج دن بھر نہین سوئین۔ کہین خدانخواستہ طبیعت مین کج ہو جاے بہنون نے مسکرانا شروع کیا۔ جہان آرا بیٹھی رہین تو بڑی بیگم نے پھر کہا۔ ای جاکے لیٹ رہو دم بھر۔ چلو اُٹھو۔ ہائین! جہان آرا اُٹھین تو ہمجولیون نے آنکھ سے اشارہ بازی شروع کی۔
ایک۔ ای ذری بیٹھو بہن جلدی کیا ہی جانا۔
دوسری۔ اونہہ اونہہ۔ اللہ ری شتابی۔ اُف ری عجلت جائیے جائیے۔
تیسری۔ اِس بیتابی کو تو دیکھیے۔ اللہ اللہ۔
چوتھی۔ ای تو ہٹے پر نہ ٹوکو بہن۔ کس شوق سے جاتی تھین بیچاری۔

جہان آرا کچھ جھیپ کر بیٹھ گیئین تو سب بہنین مسکرانے لگین اور عباسی بھی ایک اداے دلربا کے ساتھ زیر لب مسکرائین۔ یہ اور بھی شرمائین۔
بڑی بیگم۔ ای جانے دو۔ کیون دق کرتی ہو سب کی سب مل کر۔
زیب النسا۔ ہم کیا کچھ روکتے ہین خالہ جان۔

نظیر بیگم۔ ای جاؤ نہ۔ ہمارے ہی کہنے سے تو بیٹھ گئی ہین نہ۔ ہو نہہ۔
حسن آرا۔ جائیے جائیے۔ دیکھیے اماجان کا حکم ہی۔
بڑی بیگم۔ جاؤ بیٹی ایک دم کے لیے لیٹ رہو۔ دن بھر کی تھکی ہو۔
زیب النسا۔ (مسکراکر آہستہ سے) افوہ بہت تھک گئی ہین۔

جہان آرا جھیپ کر پا نیچے اُٹھاتی ناز و ادا سے قدم رکھتی چلین کمرے مین پہونچین تو نواب صاحب نے کہا اخاہ۔ بہت جلد آئین آپ۔ دروازہ تاکتے تاکتے آنکھین تھک گیئین۔ بارے اِتنی دیر کے بعد کہین چھم چھم کی آواز کان مین آئی۔
جہان آرا۔ (تنک کر) ای آج تُم کہان گھر مین گھسے آن کے۔ آج باہر کی سیر ہی یا یہان کی۔ ہم گانا سُن رہے تھے کہ آپ داخل ہوے۔ یہ سوجھی کیا۔ خالہ جان نے بار بار کہا جاؤ جاؤ تو اُٹھنا پڑا۔ ورنہ اللہ جانتا ہی۔ ہم تو ہرگز نہ اُٹھتے۔ ہمجولیان اشارے کرنے لگین۔ تمھارے سبب سے آج ہمین جھینپنا پڑا۔
نواب۔ چلو خیر۔ عید کے دن سَب معاف ہی۔

پردے پڑگئے خواص باہر چلی آئی۔
اِدھر ڈومنیان کسی کا آنچل پکڑتی ہین۔ کسی کا دوپٹہ نہین چھوڑتین۔ روپیہ دو روپیہ اٹھنّی چوّنی جسنے دیا لے لیا اور پھر ستانا شروع کیا۔
چار بجے جہان آرا کی آنکھ کھلی چپکے سے اُٹھین اور دُلائی اوڑھ کر دبے پاؤن جانے ہی کو تھین کہ نواب صاحب بھی جاگ اُٹھے۔
نواب۔ کہان جاتی ہو سردی مین نا۔
جہان آرا۔ ای واہ۔ چہ خوش۔ ای لو۔ اور سُنو۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سمروی کی اچھی کہی -
نواب - ٹھہرو - ٹھہرو - منھ دھوؤ - پان کھاؤ - جانا
جلد ہی کیا ہے -
جہان آرا - ای واہ -
(ای واہ) کہکر جانے ہی کو تھین کہ نوابصاحب نے
دُلائی پکڑ لی - تو جہان آرا بیگم نے دلربائی کے ساتھ جھٹکا کر
کہا چلو - چھوڑ دو بس ہمین یہ ہنسی نہین بھاتی - وہان سب
ہمین ہنسینگی تمنے تو بیحیائی کا جامہ پہن لیا یار دوست ہنسینگے
ہنسین - تمھین پروا کیا ہی اسکی - اُٹھو باہر جاؤ -
نوابصاحب آنکھ ملتے ہوے اُٹھے - اُفوہ - ابھی تو تین
بھی نہین بجے جہان آرا تو چار کا گجر اپنے کانون سُن چکی تھین -
کہا کچھ تمکو خبر بھی ہی آؤ کچھ کچھ بدتے ہو - تین بج گئے - نواب
صاحب نے کہا آؤ بدتے ہین -
جہان آرا - کیا کیا بدتے ہو -
نواب - ایک ایک اشرفی لاؤ ہاتھ پر ہاتھ مارو -
جہان آرا - ہم لے لینگے - اللہ جانتا ہی - تم بد بد کے
مُکر جاتے ہو ہم نہین بدتے -
نواب - نکل گئین نہ - ہم نہین جانتے - ہم ایک
اشرفی لینگے -
جہان آرا - اور جو ہار گئے تم -
نواب - تو ایک اشرفی دینگے - قرآن کی قسم -
جہان آرا نے کہا دیکھو شرعی قسم کھائی ہی یاد رکھنا -
عباسی کے بجے ہونگے - عباسی نے کہا حضور اب پانچ بجینگے
چار بج گئے دیر ہوئی -
جہان آرا - لایئے اشرفی ہوئی -

نواب صاحب نے کہا - ارے! پانچ کا عمل ہی -؟
لاحول ولا قوۃ -
نوابصاحب باہر تشریف لیگئے تو یارون نے بنانا
شروع کیا - اب تو دردسر نہین ہی حضرت - فرمایئے - یقین ہی
اب سر کا درد جاتا رہا ہوگا -
اِدھر جہان آرا جو کمرے مین پہونچین تو اُنکی بہنون نے
اُنکو ہنسنا شروع کیا -
زیب النسا - آپ تشریف لائین -
حُسن آرا - باجی جان بندگی - (مسکراکر) ای لو ہم تو
ادب سے بندگی کرتے ہین اور آپ تیکھی ہو کر گھورتی ہین -
واہ بہن واہ -
نظیر بیگم - اب تو آنکھین نہین جھکی پڑتین -
جہان آرا - تو تمکو شاید سو رہنے مین بیچینی ہوتی ہے -
(جھینپ کر) چھیڑ خانی سے باز نہین آتین -
ڈومنیون نے جہان آرا بیگم کا آنچل پکڑا - اور کہا
لایئے - جہان آرا نے دو روپیہ دیئے -
ڈومنی - ای واہ سُبحان اللہ - آپ سے اور
دو روپیہ لین -
جہان آرا - (دو اور ملاکر) اچھا لو -
ڈومنی - خیر اسوقت تو لے لیتے ہین - مگر پھر دینا ہوگا
آپ کو آپ تو جاکر سو رہین - اور یہان مین نے ان سب سے
دس دس دفعہ بیل لی - آپ اب آئی ہین - مگر بے لیے
ہم نہ مانینگے -
جہان آرا - (مسکراکر) اچھا یہ تو لو -
ڈومنی - خیر جو حکم - مگر اسکی سند نہین -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جہان آرا - اُنھون نے وتش دفعہ بیل دی تو کیا کمال کیا
گانا بھی تو سُنا ہنسے کچھ گانا سُنا تھا -

ڈومنی - (مسکرا کر) اے حضور آپ نہ سُنین تو ہم کیا کرین -
آپ ہی سب کا دیا کھاتے ہین - اللہ کرے نواب صاحب
تا دورِ قیامت زندہ رہین آپ کو کہ مانگ سے -

حسن آرا - اے اب سویرا ہوا جاتا ہی - ایک آدھ چیز اور کہو -

ڈومنی - بہت خوب جو حکم ہو -

سپہر آرا - ساس بہو کی لڑائی کی نقل کرو -

زیب النسا - اسوقت بہار النسا بہن نہوئین - کیا کہیے -

ایک بوڑھی ڈومنی ساس اور بی منّی بہو بنین کیفیت
قابل دید تھی - بوڑھی زمانہ دیکھے ہوے - خرانٹ پوپلے
منھ سے نئے نئے محاورے ادا کرتی تھی اور منّی اُنگلیان
مٹکا مٹکا کر ہاتھ پھیلا پھیلا کر جواب تُرکی بہ ترکی دیتی تھی -
بڑی بیگم تاک ہنس پڑتی تھین بس نقل کی انتہا سے تعریف
یہ ہو کہ بڑی بیگم کو ہنستے کسی نے کم دیکھا ہوگا حسن آرا اور
سپہر آرا اور اُنکی خالہ زاد بہنون اور ہمجولیون کی یہ کیفیت تھی
کہ مارے ہنسی کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے -

نظیر بیگم - منّی سے اور اُنکی ساس سے ضرور بنیگی -

حسن آرا - لڑنے بھڑنے کی تو اسی سن سے تعلیم پا چکی ہین -

زیب النسا - کیسی کچھ ناک مین دم آجائیگا اُنکی
ساس کا -

صبح کو جلسہ برخاست ہوا -

اُدھر نواب صاحب محفل مین گئے تو کہروے کی
فرمایش کی تین پریون نے بعد شان دلربائی کہروا ناچنا
شروع کیا - دو کی زلفین پریشان ستم ڈھاتی تھین اور ایک
کہروا ناچتے ناچتے شرما جاتی تھی -

نواب - این! واہ یہ کیا بات آدھے چکّر کی سند نہین
پورا ہو -

سازندہ - حضور لجاتی ہین -

نواب - واہ وا -

ظریف - تم طریقہ بتا دو بڑے میان -

سازندہ - (دانت کھول کر) خداوند یہ ہمکو سکھائینگی
یا ہم انکو -

ظریف - اب یہ ناچا ہی کرینگی - یا مُنھ سے بھی کچھ کہینگی -
سر سے تو کھیل چکین اب مُنھ سے بھی بولین -

گوری دھیرے چلو گگری چھلک نا جاے - کی آواز
دلربا بلند ہوئی - محفل عشرت کی رونق دہ چند ہوئی -

سویرے جلسہ برخاست - دو ایک صاحبون نے کہا
حضرت ہم بھیرو ین سُنے بغیر نہ جائینگے - مگر سب رات کے
تھکے تھے گھر ہو گئے -

نواب صاحب حمام کر کے اندر تشریف لے گئے -
نظیر بیگم سے نوک جھونک ہونے لگی -

فوج ظفر موج

میان آزاد ہرمزجی بھائی کی کوٹھی سے رخصت ہو کر اپنے
رجمنٹ مین شریک ہونے گئے تھے تھوڑی دیر مین گھڑگھڑاہٹ
کی آواز آئی خوجی نے (چونک کر) کہا یہ کیا ہے یہ آواز کیسی آئی
اُفوہ کسقدر گھڑ گھڑاہٹ ہی کہ خدا کی پناہ - اخاہ - اب ہم
اسکے لم سمجھ گئے - زلزلہ آنے والا ہی - ہرمزجی زلزلہ کے معنی
نہ سمجھے گر خوجی کو شک کے عوض یقین کامل تھا کہ ضرور

CC-0 Kashmir Research Institute, Digitized by eGangotri

زلزلہ آنے والا ہی ایک مرتبہ میان آزاد سے سُن چکے تھے کہ جب زلزلہ آتا ہی تو اکثر مقامات پر قبل زلزلہ زمین کے اندر سے ایک قسم کی آواز آنے لگتی ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ جیسے کوئی شخص زمین کے اندر بندوقین داغ رہا ہی - یا چاندماری ہوتی ہی -

اِتنے مین ہرمزجی کے آدمی نے کہا حضور فوج جاتی ہی ہرمزجی اور میڈا اور میان خواجہ بدیع صاحب کوٹھے پر گئے - دیکھا فوج سامنے سے آ رہی ہی پہلے تو بیچارہ دیکھا یہ اسی کی گھڑگھڑاہٹ تھی - اِسکے بعد پایہ بہ پایہ قرینہ بقرینہ فوج آتی ہی دیکھتے دیکھتے مِس میڈا کی نظر میان آزاد پر پڑی - بائین ہاتھ سے گھوڑے کی باگ اُٹھائے عظمت وصولت کے ساتھ بیٹھے ران پٹری جمائے یہ جا وہ جا - خوجی کی سُنیے کوٹھے پر سے پکارتے ہین - میان آزاد - میان آزاد ہوت - ارے میان اِدھر ادھر -

ہُرمز - ہائین! خاموش رہو جی - بھلا یہ کوئی موقع ہی کسیکے پکارنے کا -

خوجی - واہ - خدا جانے کیا گالیان دے رہے ہین سُنتا اور سمجھتا کون ہی -

ہُرمزجی نے ایک اُردودان کو بُلوایا اور کہا اُنکو سمجھادو کہ جب فوج جاتی ہو تو اِس طرح بیدھڑک نہ پکارا کرین اسوقت غُل مچاکر میان آزاد پکارا کیے - عجب وحشی ہی - اور ہم سمجھاتے ہین تو جواب ہی نہین دیتے اُردودان ہندی آدمی تھے - خانساماں - خوجی سے کہتے ہوے کسیقدر ڈرے کیونکہ انکے مزاج سے سب واقف تھے - ہُرمزجی نے یہ اصرار کہا کہ جو ہم کہتے ہین وہ انکو سمجھادو مگر ذرا ملائم الفاظ ہین اِنکو بات کی تاب نہین ہی -

خانساماں - حضور کہتے ہین کہ فوج کا واسطہ بیڈھب ہی اب آپ کبھی اس طور پر نہ پکاریے گا - آپ نے شاید یہین سے آزاد آزاد کہہ کر پکارا تھا -

خوجی - واہ ہی - عجب ڈرپوک آدمی ہین - کیا کوئی گولی مارتا - یا توپ کھینچ مارتا ہم بھی تو پلٹنون مین رہ چکے ہین بھائی - رسالداریان کین - کمیدانیان کین - سپاہی پر سپاہی کا ہاتھ ہرگز نہ اُٹھے گا -

خانساماں نے ہُرمزجی کو سمجھادیا -

ہُرمز - پوچھو تمھارے غُل مچانے سے وہ چلے آئے ؟ بس اِتنا پوچھ لو کہ تم جو چلائے وحشت مین آنکر تو اس سے تمھین یہ امید تھی کہ وہ چلے ہی آئینگے -

خوجی - (خانساماں سے) پوچھو یہ جھگڑا کیا ہی - آپکو ان باتون سے کیا مطلب ہی - میان آزاد نے اِسطرف دیکھا تھا - ہماری اُنکی چار آنکھین بھی ہوئین -

ہُرمز - (میڈا سے) کیا میان آزاد نے اس طرف نظر کی تھی ہمنے نہین دیکھا -

میڈا - وہ اِسوقت زمین چلے جاتے تھے اُنکو تو شاید یہ بھی نہ معلوم ہوا ہو گا کہ مسٹر ہُرمزجی کی کوٹھی ہی یا کوئی اور مقام ہی -

اَب سُنیے جسوقت شہر سے فوج ظفر موج جنگی سامان اور آن بان کے ساتھ معرکہ رستخیز کے لیے چلی - تمام شہر مین دھوم مچ گئی کہ لشکر فیروزی اثر مورچے پر جاتا ہی گو افسران فوجی اور ٹُرکی سپاہی سب خوبرو اور کڑیل جوان تھے مگر بسالت کے نہنگ بحر آشام مشہور خاص و عام حمیت اسلام کے عاشق دل دادہ میان آزاد آزادہ پر اور ہی عالم تھا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گلگون باد رفتار و آہو شکار زمین پر قدم نہین رکھتا تھا۔ میان آزاد کے چہرے سے شان سپہ سالاری عیان تھی معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شہزادہ بلند ارادہ یا کوئی جنرل جلیل القدر ہے۔ ع۔

بالاے سرش ز ہوشمندی
میتافت ستارۂ بلندی

از سرتا پا زرق و برق۔ بحر نور مین غرق۔ خلق خدا دعائین دیتی تھی۔ جرأت بلائین لیتی تھی۔ گھوڑے کا ناز معشوقانہ لطف دکھاتا تھا تیزی اور شوخی سے اٹھکھیلیان کرتا جاتا تھا۔ زن و مرد پیران کہن سال اور جوان نوعمر عوام اور عمائد اور رؤساے شہر اور خاتونان ملقبس مرتبت مکانون اور دکانون اور کوٹھیون اور چھتون اور بازارون مین بصد جوش و خروش اظہار مسرت کرتے تھے۔ کسی نے لشکر فیروزی اثر کو دیکھکر رومال ہلایا۔ کسی نے مرحبا مرحبا کا شور مچایا۔ کسی نے دعا مانگی کہ بار خدایا ان ملک کے خیرخواہون کو شاد و بامراد رکھ۔ سرخرو واپس آئین۔ خوشی کے ڈنکے بجائین۔ غنیم شکست فاش پائے۔ ترکی رنگ رلیان منائین۔ سلطنت عثمانیہ کی سطوت و عظمت کا علم بلند ہو۔ اقبال و جلال کی ترقی دہ چند ہو۔ ترک دوست مسجدون مین گھی کے چراغ جلائین۔ حساد بدنہاد نیچا دیکھین۔ اعدا منہ کی کھائین۔ کوئی جزاک اللہ کا نعرہ بلند کرتا تھا کوئی سپاہیونکی منچلائی کا دم بھرتا تھا۔ لڑکے تالیان بجاتے تھے۔ بوڑھے دل ہی دل مین دعاے خیر دیتے جاتے تھے۔ شہر مین اسقدر جوش تھا کہ ہر فرد بشر نشۂ بادۂ حمیت سے بیہوش تھا۔ میان آزاد زبان حال و قال سے

آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من
آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

ترکون کی فوج جرار دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ جو سپاہی ہے خوبروئی کی جان۔ جو افسر ہے بسالت کی کان۔ جوان طناز کشیدہ قامت خوش انداز خوبرو خوشخو۔ بہار طبع رنگین مزاج۔ بڑے کس بل کے لوگ ہین اور جیوٹ۔ جیالے۔ میدان کارزار مین پہونچے اور شیر ژیان بنگئے اور ملک کے نام پر جان دیتے ہین۔ چاہے دو دو دن تک کھانا نہ ملے مگر غنیم کو پشت نہ دکھائینگے۔ قتل کرینگے اور مرجائینگے۔ لون کی شدت آفتاب کی حدت۔ سردی کی کثرت ایک کو نہ مانین چاہے برف گرے چاہے کہرا پڑے یا ہوا سے جگر تک ٹھٹھر جائے مگر ترکی سپاہی کا قدم پیچھے نہ ہٹے گا۔ اسمین ہر چہ بادا باد۔ اور یون تو شکست کھانے سے کوئی قوم روے زمین پر نہین بچی ہے یہ دنیا کے کارخانے ہین جسمین انسان کو دخل نہین ہے۔

شکست و فتح نصیبون سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا

ترکون کے حسن گلوسوز کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ جن ترکون کو قید کر کے روسی لیگئے تھے جب انکو رہا کیا اور وہ ترکی کیطرف واپس آنے لگے تو روسی لیڈیون نے رونا شروع کیا اور مچل گئین۔ کہ انکے ساتھ ہم جائینگے۔ اکثر لیڈیون کو بڑی دقت سے روسیون نے باز رکھا۔ ورنہ ان خوشرو جوانون سے وہ اسدرجہ مفتتن ہو گئی تھین کہ گھر سے نکلی جاتی تھین۔ سچ ہے۔ ع۔

سعدیا روز ازل حسن بہ ترکان دادند

یہ پیشتر کی ایام جنگ کا حال ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

روسی اُسوقت بہت ہی جھیپے - جب ریل کے اسٹیشن پر سترا سّی جوان اور نو خیز لیڈیان نکھر نکھر کر ٹوٹ گئین اور کہا کہ ان تُرکون کے ساتھ ہمین بھی جانے دو - ہمارا انکی ادا پر دل آیا ہی بعض بعض ڈاڑھین مار مار کر روئین اور اکثر آبدیدہ ہوگئین - اِن تُرکون کے دل کی اسوقت عجب کیفیت ہوگی - اِنکے جمال مبین کا ادنیٰ ثبوت یہ تھا -

جسوقت فوج شہر سے باہر جاتی تھی ایک میلا سا جما ہوا تھا کوٹھے پٹے پڑتے تھے تماشائی زمین کے ایک ایک چپے کے لیے لڑتے تھے - ایک نوجوان خاتون تُرکی لیڈی جھروکے سے فوج پر نظر ڈال رہی تھی کہ اپنے پیارے اور مہ جبین شوہر کو شہر کے باہر جانے سے قبل آنکھ بھر کر دیکھ لے اور بصد حسرت دل مین سوچتی تھی کہ خدا جانے یہ آخری دیدار ہی یا پھر بھی اپنے جری شوہر سے ملونگی - مگر افسوس کہ اسکی آرزو پوری نہوئی اور اسکے شوہر کا گھوڑا اسکو نظر نہ آیا - ایک بوڑھا سوا سو برس کا آدمی عصا کے سہارے سے کھڑا دیکھتا ہی کہ اُسکا نور بصر لخت جگر پیش نظر آئے تو اُسکے آنکھ نور معمور پائے - یہ لڑکا اپنے باپ سے لڑکر گیا تھا - بوڑھے کی یہی ایک اولاد اور ساری خدائی مین یہی ایک عزیز تھا اسنے باپ سے آنکر جو گفتگو کی اُس سے تُرکی سپاہیون کی جرأت اور جان نثاری صاف ظاہر ہی -

بیٹا - ابا - اب ہمین رخصت کرو - ہم فوج کے ساتھ ضرور جائینگے -

بوڑھا - جان بابا - ع -

اک ذرا ہوش سنبھالو ابھی دنیا دیکھو

جمعہ جمعہ آٹھ دن کی پیدایش - میدان جنگ مین بڑے بہادرون کے چھکے چھوٹ جاتے ہین -

بیٹا - اباجان چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہوجائے مین نہ مانونگا -

بوڑھا - بیٹا تم ناکردہ کار ہو وہان جاکے کیا بناؤ گے -

بیٹا - ابا ہم زخمیون کو پانی پلائینگے -

بوڑھا - بیٹا اس خیال سے درگذرو - یہان ہم اکیلے مرنہ جائینگے تمھارے بغیر -

بیٹا - (زار زار روکر) ابا جان تم مرجاؤ تو خیر - مگر زخمیون کی خبر گیری مقدم ہی - میرا قصور اسوقت معاف کرنا - ایک تمھاری جان جانے سے اگر سو کا بھلا ہو تو بابا تم اپنی جان کا خیال نکرو

باپ نے بیٹے کو گلے لگایا اور یواقیت سرشک سے اُسکا دامن تر کر دیا اور کہا جان بابا تمکو ہم اب نہ روکین گے تمھاری بس اتنی ہی زندگی تھی مگر خیر - بیٹے نے کہا ابا ہماری جان کی کوئی بنیاد نہین - جو جوانمرد ہمارے مُلک اور ہمارے ظل سبحانی اور خلیفۃ الرحمانی کے لیے جان دینے جائین اُن کی جان ہماری جان سے زیادہ قیمتی ہی - یہ کہکر لڑکا اُٹھ کھڑا ہوا بوڑھے نے کہا فی امان اللہ - آداب بجالایا اور چلا - بوڑھا بیچارہ مصیبت کا مارا کھڑا تاک رہا تھا کہ ایک نظر بھر دیکھ لون جب لڑکا فوج کے ساتھ اُس مقام پر پہونچا جہان بوڑھا کھڑا تھا تو دونون کی چار آنکھین ہوئین -

اِدھر اُدھر کچھ خواتین ناز و ادا کے ساتھ اِن جوانون پر گُل افشانی کرتی تھین انھین ایک بیوہ زن بھی تھی - صندلی رنگ - شوخ و شنگ - آگ بھبوکا - اِس پری نے بصد شان دلبری ایک مرتبہ میان آزاد پرتاک کر پھول پھینکا تو آزاد نے ہاتھ سے روک کر پھول کو چوم لیا اور آنکھون سے لگا کر بٹن مین لگالیا - اس بُت رنگین ادا اور ناظورہ ماہ سیما نے پھر ان پر نظر ڈالی اور زبان حال و قال سے یہ اشعار آبدار پڑھنے لگی ؎ -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سرو از سرِ ناز جلوہ گر کن	بر ما لعبت طلبے نظر کن
ای خسرو من گل چو می خرامی	بر سوختۂ خرمنے نظر کن

رسالہ آگے بڑھا۔ تو ایک مقام پر مکتب کے چند لڑکون نے نعرہ مارا اور ترکی زبان مین دعا مانگی کہ خداوندا ان نوجوانون کو نیکنام اور فائز بمرام کر۔

الغرض تمام شہر مین دھوم مچی تھی اور خلق خدا دست بدعا تھی کہ غنیم ایک ہی حملے مین بول جائے۔ چھوٹے بڑے امیر فقیر آیند و روند سب یہی دعا مانگتے تھے۔ سچ ہے ؎

حب الوطن از ملکِ سلیمان خوشتر	خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بملکِ مصر شاہی میکرد	می گفت گدا بودن کنعان خوشتر

جسمین حب وطن نہین وہ آدمی ہی نہین۔

جب فوج شہر سے باہر پہونچی تو آزاد پاشا اور ایک افسر علیقو پاشا نامے سے باتین ہونے لگین۔

علیقو۔ آپ نے ملاحظہ کیا کسقدر جوش ہے۔

آزاد۔ بیشک۔ اور یہ جوش قابل قدر ہے۔

علیقو پاشا سے میان آزاد نے پوچھا۔ کہ غنیم اب کس مقام پر ہے۔ اتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ شہر کیطرف سے گرد نمودار ہوئی۔ اور رفتہ رفتہ بلند ہونے لگی۔ لشکریون نے بھانپ لیا کہ وزیر جنگ نے کچھ ہدایت کی ہے۔ کئی سوار گٹبٹ اور سرپٹ گھوڑے دوڑاتے آتے ہین ورنہ اسقدر گرد بلند ہوتی شہر مین تو خیر سب کے سب یون ہی کسیقدر قرینے کے ساتھ آتے تھے مگر شہر پناہ کے باہر پہونچکر پورے جنگی قاعدے سے جاتے تھے۔ جسوقت گھوڑون کی ٹاپون کی آواز آئی۔ افسر کمانیر نے حکم دیا کہ فوج آگے نہ بڑھے۔ سب رُک گئے مگر کچھ دیر تک بجز گرد کے اور کچھ نظر نہ آیا اور بجز ٹاپون کے اور کوئی آواز نہ سُنی جب پاس آگئے تو دیکھا کہ دس سوار مارا مار چلے آتے ہین۔ سوارون نے آن کر کہا وزیر جنگ کا حکم لائے ہین۔ افسر کمانیر نے وزیر جنگ کا خط لیا اور پڑھ کر لشکریون کو سُنایا۔ اسکے بعد آزاد پاشا کو حکم دیا کہ کُل سوارون اور جوانون اور توپخانہ والون کو سُناو۔ آزاد پاشا نے گھوڑا اپنی صف سے نکالا اور وہ کاغذ لیکر گھوڑا بڑھایا اور سبکو اُسکا مطلب سُنا دیا۔ اسکے بعد افسر کمانیر نے سب کو مخاطب کرکے یون کہا۔

اے میرے پیارے جوانو۔ تمکو حضور وزیر جنگ کی ہدایت سے معلوم ہوا ہوگا کہ روسیہ لشکر کے نوے ہزار آدمی دریائے ڈینوب کے اس پار عبور کر آئے انکے روکنے کا کامل بندوبست کیا گیا تھا۔ مگر واللہ اعلم کس راہ سے چلے آئے۔ جب ہماری فوج اُنکے مقابلے کے لیے گئی تو کوئی پچیس ہزار روسی اُتر آئے تھے اس جماعت نے ہماری فوج سے جو تعداد مین غنیم سے کم تھی مقابلہ کیا۔ گو ہماری جماعت کم تھی مگر عرصۂ دراز تک دشمن سے ہمت مردانہ اور جرأت کے ساتھ مقابلہ کرتی رہی اور باوجود حملہ ہاے متواتر اپنی جگہہ سے نہ ہٹی اس جنگ سے روسیون کو ایسا موقع ملا کہ باقیماندہ فوج بھی اُتر آئی تھی اب یہ وہ وقت ہے کہ ایک ایک ترک اپنے عدو کے خون کا پیاسا ہو۔ اور غنیم کو نیچا دکھائے۔

ایک افسر۔ (جوش کے ساتھ) السعی منی والاتمام من اللہ۔

دوسرا افسر۔ اب تو یہ شمشیر آبدار ہے اور میدان کارزار ہے۔

تیسرا افسر۔ یہ خنجر بُرّان ہے اور ہماری جان ناتوان ہے۔

چوتھا افسر۔ (آواز بلند) ؎

معرکہ پڑتے ہی اُٹھ جائینگے غیرون کے قدم
جب سمجھا ہو سمجھ لین سر میدان ہمسے

افسر کمانیر۔ آج حمیت قومی جوش مین آ۔ اے ہمدردی مدد فرما۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

لشکری۔ آمین آمین ثم آمین۔

افسر کمانیر۔ کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھنا۔

لشکری۔ کیا مجال۔ کیا طاقت۔ ہم لوگ اُنمین نہین ہین جو بھاگ جایا کرتے ہین۔

علیقو پاشا۔ شاباش ہی جوانان روئین تن۔

افسر کمانیر۔ حضور وزیر جنگ فرماتے ہین کہ آزاد پاشا اور اُس کم سن لڑکے کو جو اپنے باپ سے لڑ لڑکے فوج کے ساتھ گیا ہی بہت عزیز رکھنا۔

لشکری۔ دل وجان سے زیادہ۔ دونون عزیز ہین۔

آزاد۔ آزاد خادم نام اسلام ہی۔ آزاد خادم اہل روم وشام ہی میدان جنگ مین جان بکف جاتا ہی۔ آزاد زندہ والپس نہ آئیگا اور اگر آئیگا تو پہلے روسیہ کو نیچا دکھائیگا۔ ع

تیرے گلشن کو فقط اک تپِ دل کافی ہے	راگ لانا نہ کہین بلبل نالان ہمسے

لشکریون نے نعرہ مارا اور فوج آگے بڑھی۔ سوار رخصت ہوے۔

علیقو پاشا نے میان آزاد سے پھر گفتگو شروع کی۔

علیقو۔ جس دوشیزہ پری چہرہ کی ہدایت کے بموجب آپ یہان آئے اُسکا نام کیا ہی۔

آزاد۔ (فخر کے ساتھ) حسن آرا بیگم۔

علیقو۔ اگر کامیاب آئے تو ہو المراد۔ ورنہ بیچاری سمجھیگی کہ اُسنے تمکو قتل کیا۔

آزاد۔ نہین قضا سے کسی حالت مین انسان کو مفر نہین ہی ع

خونریز ہوا ہی وہ ستمگر حکم قضا سے	جلاد کبھی موردِ الزام نہین ہی

اور مجھے جان کی تو فکر ہی نہین۔ فکر ہی تو اسقدر کہ اُس بُت عربدہ جو کی آرزو بر آئے۔

الغرض علیقو پاشا اور میان آزاد سے عرصہ دراز تک گفتگو رہی۔ قریب شام ایک گانون کے متصل باغ مین فوج نے پڑاو ڈالا۔ اور سپاہی رنگ رلیان منانے لگے۔ کوئی گاتا ہی۔ کوئی شادیانے بجاتا ہی۔

ناشاد دولھا

اخاہ۔ میان خواجہ بدیع الزمان ہین۔ آیئے حضرت۔ مزاج مقطع ماشاء اللہ۔ کیا طرّخ طرّخ نور برس رہا ہی ع

سب صورت لنگور فقط دُم کی کسر ہی

قد وقامت پر نظر ڈالیے تو یون انچ مگر سمجھتے یہی ہین کہ ہم گرانڈیل جوان ہین ع باہیکل قوی چون تناور درخت + کوئی عضو بدن عنایت ایزدی سے سڈول نہین۔ کوئی کل درست نہین۔ آنکھین بڑی گاؤدیدہ۔ ایک ابرو صفاچٹ۔

میان خوجی ہر فرجی بھائی کی گاڑی پر سوار ہو کر مس روز کیطرف گئے۔ گیل باغ پُر فضا مین ٹہل رہی تھی۔ اِن سب پریزادون سے ہر فرجی نے انکو ملا دیا تھا اور یہ سب انکو بناتی تھین۔ خوجی گاڑی سے اُترے اور گیل کو بندگی عرض کر کے یون ہمکلام ہوے۔

خوجی۔ مس روز کجاست۔ کجا رفت۔ کجا بود۔

گیل۔ (مسکرا کر) ہم نہین سمجھتے۔

خوجی۔ من بدیع برمیگویدا ما بعد ارشدک اللہ۔

گیل۔ (اشارے سے) بیٹھو۔

خوجی۔ من بدیع می رود۔ برائے ملاقات معشوقہ خود

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہ پری پیکرے است۔

گیل نے ایک ترکی باغبان سے کہا کہ انکو سمجھا دو کہو مس روز اور مس میڈا ہوا کھانے گئی ہین۔ آپ بیٹھیے آتی ہونگی۔ باغبان نے کہا بیٹھو۔ آوین۔ دو نون گیا باہر۔

خوجی۔ تم ہندوستان ہو آئے ہو۔

باغبان۔ آن۔ وہان کلکتہ گیا۔ دو برس۔ بس چلے۔

خوجی۔ اِنسے کہدو ہم جاتے ہین ہمارے مکان پر خط لکھوا کے بھیجدین۔

باغبان۔ کہ دین۔ ہم کیون۔ اچا۔ (اچھا)

خوجی نے مس گیل سے ہاتھ ملایا اور گاڑی پر سوار ہو کر روانہ ہوے اِدھر ہرمزجی کو جو دل لگی سوجھی تو انھون نے مس گیل اور مس میڈا سے کہا کہ کل ہم خوجی کی برات نکلوائینگے تینون مین باہم خوب مشورہ ہوا۔ اِتنے مین خوجی آن پہونچے۔ ہرمزجی نے کہا لو تمھاری شادی کی فکر ہو گئی۔ مس روز راضی ہین کل برات لیکر آؤ۔ چاندی ہی۔ چین کرو۔ خانساماں بلوایا گیا۔ تاکہ خواجہ صاحب گفتگو سمجھتے جائین۔

خوجی۔ خدا کرے وزیر جنگ وغیرہ بھی خود برات مین رونق افروز ہون۔

ہرمزجی۔ کل امرائے عظام اس نادر روزگار برات کو آکر بچشم خود ملاحظہ فرمائینگے۔

خوجی۔ واللہ۔ تو پھر بندوبست کر لیجیے۔

میڈا۔ ہاتھی کا ملنا محال۔ اور اونٹ خواجہ صاحب کو ناپسند کا واک اور گیڈر جانور ہی نہ۔

ہرمزجی۔ یہ کیون۔

خوجی۔ اجی ایک روز مین چلا جاتا تھا۔ سامنے سے ایک شتربان آتا تھا باتون باتون مین بگڑ گیا۔ مین نے کہا مارے قرولیون کے چوندھیا دونگا اُسنے ہنسکر کہا بیدھا تو نہین ہی بس مین لیگا۔ اب لاکھ لاکھ تدبیر کرتا ہون اُس تک ہاتھ نہین پہونچتا۔ تب سے مین نے اِس جانور پر لاحول بھیجا۔

ہرمزجی۔ گھوڑا شریر ہوتا ہی۔ بیل اور گدھا واہیات جانور ہین۔ خچر کی راے بہتر ہی۔

خوجی۔ خوب سوجھی اُستاد۔ خچر تو امیرون کی سواری مین رہتا ہی۔ عمدہ خچر کی جوڑی ہزار سے تو کم کو نہ آئیگی۔ مگر یار طبلے پر تھاپ ضرور ہو۔

ہرمز۔ یہان شادی بیاہ مین آدمی کا ناچ بالکل ممنوع ہی۔ اور جو کہین کوئی عورت ناچے تو ستم ہی ہو جائے۔

خوجی۔ اچھا پھر کسی سبیل سے ناچ کا نام تو ہو جائے۔

ہرمز۔ اِسکی تدبیر یون کیجیے کہ کسی ریچھ یا بندر نچانے والے کو بلا لیجیے کم خرچ اور لطف کا لطف تین بندر والے کافی ہین۔

خوجی۔ حضرت تین چار نہین۔ پانچ فال مبارک ہی۔

ہرمز۔ خیر وہ پانچ سہی۔

خوجی۔ مگر وہ ہر شخص سے کہ دیا کرین کہ صرف راہ گیرون کے خوش کرنے کو تماشا دکھاتے ہین تا کہ دولھا انعام دین اور برات کیطرف سے رقص و سرود کا سامان علحدہ ہوا ہی۔ اور عروس کے گھر انواع واقسام کا ناچ رنگ ہوتا رہیگا۔ جب لوگ یا ہر سُن چکینگے کہ یہ منجانب دولھا ہی تو اندر کون تحقیقات کرنے بیٹھے گا۔ کہ کسکی طرف سے ناچ ہی خرچین وہ اور نام یارون کا۔ کہین یار لوگ چوکنے والے ہین بھلا۔

ہرمز۔ اُہو ہو بھئی واللہ کیا سوجھی ہی۔ باقی رہی روشنی۔ مشعل لیجانا باعث الزام۔ شمعدان و لمپ دھکے مین ٹوٹ جائیگا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پھر دس پانچ آدمی بڑے بڑے چراغون مین تیل بھر کر ماش کے پلیتے جلاتے لیے چلین تو کیسا۔

خوجی۔ ابھی یہان ایسا سمجھنے والا کون ہوگا۔ لوگ غور کرینگے تو سمجھ جاینگے کہ ریچھ اور بندر والے رات کو تماشا دکھانے کے لیے روشنی ساتھ لیے پھرتے ہین۔

دوسرے دن قریب شام سب سامان فراہم ہوا۔ خوجی سج سجا کر سوار ہونے لگے۔

ہرمز۔ اس قرولی نے تو اور بھی آپ کو اوپچی بنا دیا۔

خوجی۔ (خوشی مین آن کر یہ شعر پڑھنے لگے)۔

گر بُلند کنم گنبدِ گردون لرزد	
ور اُٹھا بیٹھ کنم تختِ فریدون لرزد	

ہرمز۔ (مسکراکر) شادی مبارک ہو۔

خوجی۔ ؎

براتِ عاشقان بر شاخِ آہو اسکو مت سمجھو	
چلے ہین بیاہنے سسرال کو اب تک کنوارے ہم	

بدیع الزمان کی جورو کی شادی ہی۔

ہرمزجی جوڑی پر سوار ہوکر میڈا کے ہان پہونچے۔

میڈا۔ (ہنسکر) اور برات۔

ہرمز۔ چل چکی ہی۔ ذرا آج قطع مبارک دیکھیے گا۔

میڈا۔ تو چلیے ہم سب ملکر لب سڑک بارہ دری مین بیٹھین۔

ہرمزجی اور میڈا اور میس روز سب ملکر بارہ دری مین بیٹھے اور چار ملازم دروازے پر کھڑے ہو گئے۔

برات چلی۔ آگے نشان کا خچر۔ پیچھے ریچھ اور بندر۔ اسکے بعد دس پانچ آدمی روشنی لیے ہوے۔ کہین لڑکے تالیان بجاتے ہین۔ بنگڑے منھ آتے ہین۔

ہرمزجی اور خوجی مین پہلے سے مشورہ ہو چکا تھا کہ برات مین باجے کے عوض تالیان بجین اور خچر پر برات کا نشان ہو اور طالب العلم بھی ساتھ ہون۔ پانچ سات طلبہ جنکو فارسی اُردو کے اشعار کئی دن سے رٹا دیے تھے اور دس بارہ نوکر اغل بغل چلے جاتے تھے بیچ مین خوجی ٹٹو پر سوار اکڑے ہوے بیٹھے ہین۔ چوبی قرولی سنبھالتے گیروے رنگ کی پوشاک۔ سیاہ پگڑی۔ اوپر پھولون کا سہرا۔ افیون کی ڈبیا کمر مین۔ بار بار ٹٹولتے جاتے تھے۔ ٹٹو کی دُم اور پیشانی سرخ اور تمام بدن پر نیلے نیلے رنگ کے گول گول داغ۔ خاصے ہولی کے سوانگ بنے تھے۔ رات بھی چاندنی خوجی کی صورت دیکھ دیکھکر لڑکے بے اختیار ہنستے تھے جدھر سواری جاتی تھی اس طوفان بے تمیزی کو دیکھکر لوگ قہقہے لگاتے تھے۔ خوجی نے چونک کر کہا کیا ہی بھئی۔

لڑکے۔ جس گلی زمین سے آپکی سواری مثل بادِ بہاری گذرتی ہی جس محلے سے آپ کی ٹٹو نکلتی ہی وہ زعفران زار ہو جاتا ہی۔

خوجی۔ یہ تو مین پہلے ہی سمجھا تھا۔ ایسی مہذب برات یہان والون نے کہان دیکھی ہوگی۔

ایک تماشائی۔ (ہرمزجی کے ملازم) کیون بھئی یہ کیا رنگ ہی۔

ملازم۔ یہ بونا مسخرہ بہروپیا ہی۔

تماشائی ہندی۔ واہ رے بہروپیے۔

خوجی۔ او ملعون بہروپیے۔ خبردار۔ اسوقت میرے ہاتھ مین قرولی ہی۔ (ملازم سے) بھئی ہوشیار ہو رہنا بہروپیا آ پہونچا۔

سواری کا ٹٹو نہایت سست اور مریل تھا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بغیر مار کھائے نو دن چلے اڑھائی کوس - خوجی اُس کی پیٹھ پر اُچھل اُچھل کر ایڑ لگاتے جاتے تھے - اور لوگ پھبتیون پر پھبتیان سُناتے جاتے تھے - لڑکون سے کہتے جاتے تھے کہ خبردار غزل بھونے نہ پائے - اور باجے والے زور سے بجا - مشعلچی مِل کے قدم بقدم چلو - بھائی دیکھو نامعقول نشان کا خچر بہت بڑھ گیا - برات چوک مین داخل ہوئی -

ہرمزجی - (میڈا سے) لیجیے برات آ پہونچی - یہ نشان کا خچر سامنے آ رہا ہی -

مِس روز ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ گئین -

گیبل - یہ ریچھ اور بندر کیسے -

ہرمز - یہ ناچنے کے لیے آئے ہین -

مِس روز - ابن - ناچنے کا بھی سامان ہی -

ہرمز - کیسا کچھ - کمیدان صاحب ہین کہ باتین -

اِتنے مین خوجی نمودار ہوے - ملازمون نے بھیڑ کو اغل بغل ہٹا دیا - خوجی کی صورت نظر آتے ہی مِس روز اور مِس میڈا اور مِس گیبل اور ہرمزجی ہنستے ہنستے بیتاب ہو گئے -

میڈا - ٹٹو کو تو آپ نے خوب ہی رنگ دیا ہی -

ہرمز - ایسے رنگیلے بھبیلے جوان سفید ٹٹو پر سوار ہون بھلا -

مِس روز - اور انکی کمر مین یہ کیا ہی -

ہرمز - کمر سے لکڑی کی قرولی لگی ہی - دیا سلائی والی ٹین کی ڈبیا بجاے جیب گھڑی کے ہی -

مِس روز - اور یہ لڑکے تماشائی ہین نہ -

ہرمزجی - جی نہین - مدرسہ کے طلبہ ہین - غزل خوانی ہوگی - فوج طفلان مفت -

اِسپر ایک قرابیشی قہقہہ پڑا - اِس مقام پر جو لوگون نے گھیرا اور تالیان بجا بجا کر اِس زور سے قہقہے لگائے تو خوجی کا ٹٹو بیٹھ گیا -

خوجی - او جانگلو - او مسخرے ہنستے کیا ہو - جلد کوئی تدبیر بتاؤ - ورنہ مارے قرولیون کے بولا دونگا - اِسوقت تمام زمانے کی نظر مجھ دولھا پر پڑتی ہوگی -

ملازم - مین اِس گھوڑے کی عادت خوب جانتا ہون - بغیر چابک کھائے اُٹھنے والا نہین -

خوجی - یہان مصلحت کرتے ہو یا کبھی تدبیر سے ٹٹو کو مناتے ہو -

ایک دل لگی باز نے سڑاپ سڑاپ چابک جمانے شروع کیے - اتفاق سے خوجی پر بھی ایک چابک پڑ گیا -

خوجی - اوہ ؟ اوہ - او نامعقول یہ کیا کیا تو نے -

دل لگی باز - تعمیل حکم -

خوجی - تو گھوڑے کو مارتا تھا - یا مجھکو خیر اب بھی کوئی تدبیر کروگے کم بختو -

ملازم - تدبیر یہی ہی کہ آپ اُتر پڑیے -

ملازم نے ٹٹو کو مار کر اُٹھایا - خوجی سوار ہونے چلے - ایک پاؤن رکاب پر رکھکر دوسرا اُٹھایا ہی تھا کہ ٹٹو چلنے لگا - خوجی ارارا کر دھم سے زمین پر آ رہے پگڑی یہ گری قرولی وہ گری ڈبیا ایک طرف ٹٹو ایک طرف -

خوجی - او گیدی او نامعقول - بہروپیے - اچھا دیدہ خواہد شد - اِسوقت ذرا عجلت مین ہون -

دل لگی باز - اُٹھیے اور پھرتی سے سوار ہو لیجیے - گھوڑے پر سے گرنا شہسوارون کا کام ہی جیسے گھوڑا نصیب نہین وہ کیا گریگا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خوجی - یہ تو بات ہی ہے مگر بڑی خیریت گذری کہ مین گھوڑے پر نہ گرا ورنہ میرے بوجھ سے تو اُسکا کام ہی تمام ہوجاتا۔

تماشائی - بجا ارشاد ہوا۔

خوجی نے پھر سر پر پگڑی رکھی قرولی کمر سے لگائی اور ایک لڑکے سے پوچھا آئینہ تو یہان نہوگا تمھارے پاس -

لڑکا - ضرورت -

خوجی - پھر سے پوشاک سجی ہے - ذرا آئینہ تو دیکھ لیتے -

لڑکا - نہ آئینہ ملے تو پانی مین منھ دیکھ لیجیے -

خوجی نے کہا ہان ہان - (ایک ملازم سے) ایک گلاس پانی تو جلد کہین سے مانگ لینا - ایک ٹھٹھول آدمی نے گلاس دیا مگر پانی ندارد - خوجی افیم کی پینک مین تو تھے ہی دیکھکر کہا بس بس ہے معاملہ - دو چار قدم چل کر خوجی کو یاد آیا کہ دولہن کی سکونت دریافت ہی نہین کی چلا اُٹھے یارو غضب ہو گیا - تھم جاؤ - جلوس روک لو -

ملازم - خیریت تو ہے -

خوجی - ہرمزجی بڑے خراب آدمی ہین - مجکو مکان کا پتا تک نہین بتایا مگر تم تو جانتے ہوگے -

ملازم - کون مکان - کیسا مکان -

خوجی - وہی جی جہان چلنا ہے -

ملازم - مجکو کیا معلوم جدھر کہیے چلون -

خوجی - مجھے تو کثرت کار سے فرصت نہ ملی - مگر تم لوگ عجیب شخص ہو - برات چلی اور عروس کے مکان کا پتا تک نہ دریافت کیا غضب ہی کر دیا -

ملازم - خیر تو نام بتایئے دریافت کر لیا جایئے -

خوجی - ارے بھئی دولھا کو دلھن کا نام نہ لینا چاہیے اٹکل سے چلے چلو اُسی طرف تو پھر میری سسرال کیون نہین چلے چلتے -

ملازم - یا الٰہی تو کچھ نام تو بتایئے -

خوجی - گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل - اچھا پھر دریافت ہی کر لو - پری سبز کوہ کی قاف - پورا نام ہم نہ لینگے -

ملازم - (ایک آدمی سے) اجی سبز پری کہان رہتی ہین -

آدمی - پرستان مین -

خوجی - درین چہ شک - آج وہان وہ تیاریان ہوئی ہین کہ پرستان بھی مات ہے مگر پوچھ لو کس طرف سے جائین -

ایک طرف چار سُنار دُکان پر بیٹھے ہوے تھے - ملازم نے پوچھا کہ کوئی پری یہان رہتی ہے - ایک سُنار نے کہا مجھے اور تو معلوم نہین مگر شہر باہر پورب کی طرف جو ایک تالاب اور بڑا سا درخت ہے وہان پر سال ایک درویش ٹکے تھے اُسکے پاس ایک پری تھی -

ملازم - لیجیے پتا مل گیا چلیے -

خوجی دس بیس قدم چلے ہونگے کہ میڈا کی کوٹھی کا تالاب یاد آیا - چلا اُٹھے - اخاہ یارو اُس تالاب کی سجاوٹ آج قابل دید ہوگی طلسمات کا نقشہ نمایان ہوگا - طلسمات کا -

ملازم - پھر چلیے کدھر -

خوجی - اب خواہ مخواہ کہلایا ہی چاہتے ہو تو سُنو - ہم اپنی عروس چاردہ سالہ کو ہمیشہ میڈا کی کوٹھی مین دیکھا کیے ہین - وہین برات چلے -

ملازم - تو آپ نے پہلے ہی کیون نہ بتا دیا - اب تک برات پہونچ گئی ہوتی - میڈا صاحب تو نہایت مشہور آدمی ہین جوک کے متصل کوٹھی ہے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خوجی - پھر اور نہین کیا - کچھ ایسے ویسے کے گھر ہم شادی کرنے جاتے ہین بھلا - وڈ صاحب نامے ملک اسپین کے ایک ملک التجار کی کوٹھی قسطنطنیہ مین تھی - بڑے مالدار آدمی تھے - ایک مرتبہ کسی انگریز دوست سے اُنھون نے اسپین کے آرمیڈا نامے مشہور جہاز کے بیڑے کی بہت تعریف کی - دوست نے ہنسکر جواب دیا کہ ہان میڈ صاحب کو مگر بھاگتے راہ نہ ملی تب سے احباب ازراہِ مذاق اُنکو میڈ صاحب کہتے تھے - بعد چندے وہ کوٹھی عوام مین میڈ صاحب کی کوٹھی کے نام سے مشہور ہوگئی - میڈ صاحب نہایت تُرش اور سرکش بین آدمی تھے - آدمی کے دو جوان لڑکے تھے - دونون کا بیاہ ٹھہرا ہوا تھا - مہینون سے تیاریان ہوتی تھین - احباب دور دور سے بلائے گئے تھے - اتفاقاً اُنکی میم علیل ہو کر تین چار دن مین چل بسین تیسرے دن ایک لڑکا علیل ہوا - لاکھ لاکھ تدبیر کی مگر بے سود تین ہی دن مین یکے بعد دیگرے دونون چلبسے میڈ صاحب کے نام سے برات اُنھین کی کوٹھی پر چلی - مس روز کا ملازم سب حال سُن رہا تھا اُسنے آنکر اُنسے کُل کیفیت بیان کر دی -

مس روز - این گُل دیگر شگفت -

ہرمزجی - پھر آپ کیون گمیدان صاحب کو دق کرتی ہین کہلا بھیجیے کہ برات لوٹ آئے -

گیبل - غضب ہوگیا - وہان اس ہفتے مین کئی حادثے ہوے ہین -

ہرمزجی - (نوکر سے) ذرا ہرمزجی کے آدمی کو سمجھا دو - وہ کہدیگا کہ یہ بہروپیا بیاہ کی خبر سُنکر آیا ہی - حادثے کا حال اسکو معلوم نہین - ورنہ بچہ کی جان پر بن آئیگی -

برات کوٹھی کے پھاٹک پر پہونچکر ذرا اڑ گئی -

حادثے کے دوسرے روز آٹھ بجے شب کو صاحب نہایت ملول ہو رہے تھے کہ کان مین شور اور غل کی آواز آئی - نیند اُچٹ گئی - پوچھا یہ کیسا غل ہی - آدمی نے باہر نکلکر سپاہیون سے کہا - دیکھو کون غل مچاتا ہی - خوب پیٹو بدمعاش کو - دو تین آدمی پھاٹک سے برآمد ہوے -

خوجی - واہ وا رے آپ کے یہان کی امارت و انتظام - کب سے برات کھڑی ہی دروازے پر روشنی تک ندارد - وہ لوگ بہت بگڑے - ایک نے کہا اجی گردن ناپو اس مردک کی اور خوب پیٹو مردود کو -

خوجی - (سمجھ گئے کہ گالیان دین) او گیدی یہ گالیان کیسی -

صاحب کے آدمی نے غصہ مین آکر سائیس کو ایک ٹھوکر ماری وہ گر پڑا - خوجی کے سر پر ایک چپت رسید کی تو پگڑی وہ جا کر گری دوسرے نے ایک ڈنڈا لگایا - ٹٹو کے پائون مین لگا - وہ بیٹھ گیا - اب لگی خوجی کے سر پر چپت بازی ہونے -

خوجی - نہ بھائی - ایسی دل لگی نہ کرو - (بھر بگڑ کر) کچھ کمبختی تو نہین آئی تم سب کی - دیر ہوتی جاتی ہی - اور اندر خبر نہین کرتے - مالک سُنینگے تو نکال ہی کے چھوڑینگے تم سب کو - دس پانچ آدمی اور کھڑبڑ کرتے اندر سے نکل آئے - ریچھ اور بندر نچانے والون پر بے بھاؤ کی پڑین - چراغ والے چراغ پھینک کر بھاگنے لگے اور لڑکے منتشر ہو گئے -

اتنے مین ہرمزجی کے نوکر نے کہدیا کہ یہ بہروپیا بیاہ کی خبر سُنکر انعام کے لالچ سے آیا تھا حادثے کا حال اسکو نہین معلوم معاف کرو -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آدمی - تجھکو معلوم نہین کہ صاحب آج بدحواس ہین اور مارے رنج کے اُنکی جنون کی سی کیفیت ہو رہی ہے -

خانساماں نے اسکا مطلب سمجھایا -

آدمی - آج تمھا خون ہو گا یہان -

خوجی - زہے نصیب جو معشوق کے کوچے مین جان جائے -

ایک آدمی نے خوجی پر بھی دو ایک لگا دین -

دوسرے نے دس پانچ لٹھ ٹٹو پر جڑے - ٹٹو ہنہناتا ہوا بھاگا اور خوجی اپنا سا منھ لیکر ہرمزجی کی کوٹھی کو واپس آئے -

میدان کارزار

بیا ساقی بیا ای دلنوازم | کہ بے تو ہمچو شمع اندر گدازم
ولے دارم بغیر از مے درین باغ | برنگ لالۂ فانوس صد داغ
بمن یک جام وہ زان راحت جان | کہ بے او خاطری دارم پریشان
وے باہم اگر باشی ہم آہنگ | نوائے برکشم در پردۂ چنگ
صدائے دلکشے برخیزد از من | کہ مقصد از سماعش روح در تن
ز بزم آن دم بسوئے رزم آیم | بہ روم و روس پیکار آزمایم

رستم سیستان شجاعت پہلوان ہفتخوان منازل بسالت میان آزاد فرخ نہاد رجمنٹ کے ساتھ کئی دن تک مختلف مقامات مین پڑاؤ ڈالتے ایکدن ایک دلکش مقام پر پہونچے - درخت پھلے پھولے - شاخین ہری بھری - گلبن غالیہ بار چپہ چپہ روش فرخار - میان آزاد پشت توسن سے اُتر کر لب چشمہ سار علیقو پاشا کے ساتھ ٹہلنے لگے -

علیقو - ہماری سپاہ جرار اور افسران آزمودہ کار کا جوش وخروش روز بروز بڑھتا ہی جاتا ہو دولت جنگ پڑ رہی ہے

ایک یہان دوسری ایشیا مین - احمد مختار پاشا افواج متعینۂ ایشیائے کوچک کے سپہ سالار مقرر ہوئے ہین - دیکھیے کیا نتیجہ نکلتا ہے - جنگ دو سردار دو -

آزاد - احمد مختار پاشا جری اور جنگ آزما ہین یا ایسے ویسے -

علیقو - ایسے ویسے نہین - بڑے تجربہ کار آدمی ہین اور پابند صوم وصلوٰۃ -

ادھر یہ باتین ہوتی تھین اُدھر لشکری سفر کے تھکے ہوے کمر کھول رہے تھے - کوئی گھوڑے سے اُتر کر ستانے لگا کسی نے سبزہ زار پر فرس باد رفتار کو چھوڑ دیا کہ آزادی کے ساتھ چرے - کوئی تُرکی چرٹ پیتا ہے کوئی دریا کی موج زنی دیکھتا ہے - الغرض سب اپنے اپنے کام مین تھے کہ دفعتہً گرد نمودار ہوئی - سب کی نظر گرد ہی کی طرف تھی - یا الٰہی یہ گرد کیسی - میان آزاد بھی حیرت سے دیکھنے لگے کہ دفعتہً کسی شخص نے انکو مخاطب کر کے یہ شعر سُنایا -

خاکساران جہان را بہ حقارت منگر
تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

میان آزاد نے اُنپر نظر ڈالی تو دیکھا کہ ایک شکیل آدمی ہے سرخ وسفید و متین یہ شخص رجمنٹ کے ساتھ تھا - میان آزاد کچھ پوچھنے ہی کو تھے کہ سامنے سے کئی سوار نظر آئے - افسر کمانیر اپنے خیمے سے بدحواس ہو کر نکلے اور فرط اشتیاق سے کوئی دس بارہ قدم بڑھکر سوارون کا استقبال کیا ایک نوجوان سوار نے لفافہ دیکر کہا - وزیر جنگ نے دیا ہے -

افسر کمانیر نے لفافہ پڑھا - تو خاص وزیر جنگ کے ہاتھ کا لکھا ہوا - کھولا - خط پڑھا -

افسر کمانیر - کوچ - کوچ کا حکم ہے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اُنکے ماتحت افسرون نے کہا کوچ مین کوئی عذر نہین مگر ابھی ابھی فوج تھکی ماندی چلی آتی ہی- اگر اسی دم کوچ کر دیا تو بڑی خرابی واقع ہوگی- افسر کمانیر نے وزیر جنگ کا حکم سنا کر کہا کہ اب ہم ایک دم نہین رُک سکتے- حکم ہی یہ ہی-

وزیر جنگ نے لکھا تھا کہ اگر ذرا بھی توقف ہوا تو تمھاری سپاہ کو روسی بالکل بھون ڈالینگے- تھوڑی دیر تک افسرون مین سرگوشی ہوئی-

علیقو پاشا- اور جو ایک فلانیگ کالم بھیجدین تو کیسا ہو-

افسر کمانیر- کُل رجمنٹ کو حکم ہی کہ فوراً کوچ کرے اور آگے بڑھے-

آزاد پاشا- آج راہ ذرا خراب تھی- پڑاؤ کا مقام تو صاف ہی مگر راستے مین بڑی بڑی مصیبتین پڑین- اگر ایسی ہی راہ اب بھی ملیگی تو تیس تڑکا ہی ہو جائیگا اور رات کے وقت اور بھی وقت ہی-

احمد مختار پاشا- اب وقت ضائع ہوتا ہی-

افسر کمانیر- کوچ کا حکم دو-

قاعدے کے موافق کوچ کا حکم دیا گیا تو لشکری سخت متحیر ہوے کہ یا الٰہی کون آفت آنے والی ہی کہ پہونچتے دیر نہین اور کوچ کا حکم ہو گیا مگر بندگی بیچارگی- طرّہ اُسپر یہ کہ پاس حمیت- جوش خروش کی یہ کیفیت کہ سپاہی زمین پر قدم ہی نہین رکھتے- دل سے لگی ہی کہ فوج روسیہ کو نیچا دکھائین وہ وہ تدبیرین عمل مین لائین کہ دشمن مُنھ کی کھائین اور پھر حشر تک مقابلے پر نہ آئین حکم پانے کی دیر تھی دم کے دم مین سب لیس- قرینے کے ساتھ کوچ ہوا شام تک فوج نے باسانی و آرام راستہ طے کیا- مگر آفتاب کے غروب ہوتے ہی وہ تاریکی چھائی کہ الامان- افسر کمانیر نے پہلے ہی سے روشنی کا انتظام مناسب کر دیا تھا- القصہ بعد خرابی بصرہ ایک مقام پر پہونچے جہان چوطرفہ جھاڑیان تھین- افسر کمانیر نے دو چار واقفکار آدمیون سے پوچھا کہ پہلے پڑاؤ سے یہ مقام کسقدر فاصلے پر ہی- معلوم ہو کہ پہلے پڑاؤ سے گیارہ کوس زمین طے کر آئے-

اب سُنیے کہ وہان خیمہ نہ خرگاہ- نہ کوئی عالیشان محل جس مین لشکری رہین رات کا وقت- گانوُن اُجاڑ- رہین تو کہان رہین-

علیقو پاشا- یہان تو بڑی دقت ہوگی- سوئینگے کہان-

آزاد پاشا- ع- شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن-

احمد مختار پاشا- خدا جانے وزیر جنگ کو کیا سوجھی- گرد آوری کے لیے کسیکو ضرور بھیجنا چاہیے- معلوم تو ہو کہ غنیم ہی کہان-

آزاد- تیس سوار اور ایک جونیر افسر کو تو وزیر جنگ نے روانہ کر دیا ہی مگر ابھی تک- وہ واپس نہین آئے-

سپاہیون نے اِدھر اُدھر دیکھا کہ شاید کوئی عمدہ مقام ہاتھ آئے مگر بجز ایک- قبرستان کے اور کچھ نہ دیکھا سب کی صلاح ہوئی کہ قبرستان ہی مین پڑاؤ ڈالین- افسر اور سپاہی اور سوار اور کندر سب قبرستان مین داخل ہوئے-

افسر کمانیر- (ایک افسر سے) اتنا سا گانوُن اور اتنا بڑا قبرستان- اسکی وجہ سمجھے- یہان ایک جنگ عظیم ہوئی تھی- والد بزرگوار اُسی جنگ مین جان بحق تسلیم ہوئے تھے-

افسر- تو اُنکی قبر بھی شاید اسی تکیے مین ہوگی-

افسر کمانیر- ہان وہ سامنے والی اونچی قبر ہی- (آبدیدہ ہوکر)-

زمین پہ سوئے ہین چھوڑا ہی شہ نشینون کو
اجل کہانسے کہان لائی ہی مکینون کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سوارون نے گھوڑے باندھے اور قبرون پر لیٹنا شروع کیا۔ دن بھر کے سفر اور کوچ در کوچ نے ازبس مضمحل اور شل کر دیا تھا۔ گو قبرون اور پتھرون پر لیٹنے مین کوئی آرام نہ تھا لیکن اُسوقت قبرین ہوا کے تکیے اور پتھر فرش گل سے بھی زیادہ آرام دیتے تھے۔ نصف سے زیادہ لشکری قبرون پر لیٹے تھے۔ بعض بعض نے ہتھیار بھی اُتار رکھے تھے بعض بعض مُسلح ہی سو رہے کہ جبتک کوئی اور بندوبست ہو تب تک ذرا آرام تو کرین۔

علیقو پاشا اور آزاد پاشا مین بڑا یارانہ تھا۔ ایک ہی قبر پر لیٹ کر باتین کرنے لگے۔ علیقو پاشا نے کہا آدمیون اور گھوڑون کی جسقدر قلت ہوگی اُسی قدر آسانی سے فوج کوچ کریگی۔ اگر کالم بڑا ہوا تو سڑک پر کوچ کے وقت سخت دقت پڑتی ہی۔ جتنے افسر کسی کالم کے کمان کرتے ہون اُنکو دائین بائین کے کالمون کا حال معلوم رہنا چاہیے۔ آج اس مرتبہ کے کوچ مین ذرا گڑبڑ ہو گیا تھا۔ چار میل انسان ایک گھنٹے مین چل سکتا ہی لیکن سپاہی فوج کے ساتھ ایک گھنٹے مین چار میل نہین جا سکتا۔ اور اسقدر بار لیکر اسکے علاوہ جب کوچ کر کے منزل مقصود پر پہونچا تو آرام نہین ملتا۔ نہ گدگدا بچھونا پاتا ہی نہ عمدہ غذا۔ زمین پر سونا نصیب ہوتا ہی ادھر پڑاؤ پر پہونچتے ہی حکم ہوتا ہی کہ فلان ڈیوٹی (کام) پر جاؤ اور کھانا اکثر خراب ملتا ہی۔

آزاد پاشا۔ یورپ کے ملکون مین اوسط وقت کوچ کرنے کا کیا ہی۔

علیقو پاشا۔ فوج پیادہ کے لیے تین میل فی گھنٹہ۔ رسالے کے لیے پانچ میل اور توپخانے کے لیے بھی پانچ میل۔ اگر کالم بڑے بڑے ہوے اور فوج زیادہ ہوئی تو اس سے بھی کم زمین طی کرے گی۔ فوج پیادہ انتہا ڈھائی میل فی گھنٹہ جائیگی اور سڑک خراب ہوئی تو ڈیڑھ میل سے زیادہ گھنٹے مین فوج نہین جا سکتی۔

اکثر بڑی بڑی لڑائیون کی کوچ کی حالتون اور اور امور پر ہمنے غور کیا ہی۔ ایک مقام ہی منگھا۔ وہان نو میل زمین فوج نے پانچ گھنٹے مین طی کی حالانکہ بڑی عجلت تھی اور افسر کمانیر نے نادری حکم دیا تھا کہ بہت جلد جاؤ۔ ۱۸۶۶ء مین آسٹریا کا ایک لشکر چودہ گھنٹون مین صرف بارہ میل جا سکا۔

آزاد پاشا۔ ہراول کی فوج کے ساتھ ہم کئی بار مصنوعی جنگ مین گئے تھے۔

علیقو پاشا۔ ہمکو بکٹ کی فوج کے ساتھ رہنا بہت پسند ہی۔

اسپر ایک لفٹنٹ نے مسکرا کر کہا ہمکو تو دن رات سونا اور آرام کرنا پسند ہی بکٹ اور طلایہ اور ہراول سے طبیعت نفور ہی۔

اتنے مین آواز آئی دھنننا۔ این! یہ توپ کیسی دغی۔ سب کے کان کھڑے ہوے۔ افسر کمانیر سخت متحیر تھے۔ کہ یہ آواز کہان سے آئی۔ اور واقعی حیرت اور پریشانی کی بات ہی تھی۔ اتنے مین پھر آواز آئی دھنننا۔ جو لوگ غافل سو رہے تھے وہ تک جاگ اُٹھے۔ اب تمام لشکر مین کھلبلی پڑ گئی۔ این کیا روسی آ گئے۔ یہ توپ کہان دغی۔ فوراً حکم ہوا کہ جو کمر کسے ہوے مُسلح ہین وہ گھوڑون پر کاٹھیان اور جو مُسلح نہین ہین وہ کمر کسین اور معاً تیار ہو جائین۔ دو منٹ کے عرصے مین ہراول کے سوار گھوڑے سے اڑاتے ہوے آن پہونچے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آتے ہی غل مچا کر ایک ایک نے کچا چٹھا کہ سُنا۔

ایک سوار۔ فوراً پُشت توسن پر آؤ۔

دوسرا سوار۔ اب وقت بہت تنگ ہی۔ غنیم سر پر آن پہونچا۔

تیسرا سوار۔ اُٹھو اُٹھو۔ آرام اب منزلون دور ہی۔

افسر کمانیر نے حال دریافت کیا تو سوارون نے کہا کہ یہانسے آدھ میل کے فاصلے پر ایک قلعہ ہی اُسمین تُرکی فوج کے چند سپاہی تھے۔ چھ ہزار روسیون نے اُنکو گھیر لیا ترکون کی قلت اور روسیون کی کثرت سے یہ نتیجہ ہوا کہ قلعہ کی ایک دیوار توڑ کر تُرکی نکل گئے قلعہ خالی پا کر روسی اپنے قبضے مین لے آئے اب اُنکو گوئندون نے خبر دی کہ تُرکی فوج آن پہونچی۔

افسر کمانیر نے کہا ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ گولے کیون چلانے شروع کیے معلوم ہوتا ہی کہ روسیون کی جماعت ہماری جماعت سے کم ہی۔ خوف دلانے کے لیے گولہ اندازی شروع کردی۔ ورنہ اگر روسی سپاہ کافی ہوتی تو اسوقت وہ دو چار کالمون سے ہمین گھیر لیتے۔ کُل افسرون اور جونیر افسرون کو بُلا کر مشورہ کیا اور مشورے کے بعد انواع و اقسام کے احکام مناسب جاری کرنے لگے۔ تاکہ فوج قرینے سے آراستہ ہو جائے۔

افسر کمانیر۔ رن مہتابین روشن کرو۔

آزاد پاشا۔ اب آخری راے کیا قرار پائی۔ گڑھی پر حملہ ہوگا یا ملتوی رہیگا۔

علیقو پاشا۔ حملہ ہو نہو۔ توپ کا جواب ضرور دینا چاہیے۔

احمد مختار پاشا۔ پہلے اس قبرستان سے تھوڑی دور میدان مین نکل کر کُل کالمون کو درستی کے ساتھ آراستہ کیجیے پھر تو پخانے سے کام لیجیے۔ راستے مین پھر توپ دغی اور اِدھر سے اُسکا جواب دیا گیا۔

اب سُنیے کہ یہ قلعہ دریاے ڈینیوب سے کئی کوس کے فاصلے پر واقع تھا بیچ مین قلعہ خاص۔ نہایت مستحکم اور عظیم الشان اِرد گرد چوطرفہ چھوٹے چھوٹے قلعے۔ چارون کونون پر ایک ایک۔ یہ قلعے گو وسعت مین چھوٹے تھے مگر سر بفلک کشیدہ۔ اور بس مضبوط اور سب مین توپین چڑھی ہوئین اِس قلعے مین ایک بہت بڑی توپ تھی تُرکی اپنی زبان مین اُسکو صف شکن کہتے تھے اُسکی عظمت کی ادنی تعریف یہ ہی کہ درزی اُسمین بیٹھکر سی سکتے تھے اِس صف شکن کی پیشانی پر یہ مصرعہ کندہ تھا ع۔

بترس اے مدعی از من کہ آتش در دہن دارم

اِس توپ پر روسیون کو بڑا ناز تھا جب تُرکون نے قلعے کو خالی کیا تو صف شکن مین کیل ٹھوک دی تھی۔ قاعدہ ہی کہ جب کبھی میدان مین لڑائی ہوتی ہی تو بھاگنے کے وقت اکثر توپ مین کیل ٹھوک دیتے ہین اگر غنیم آئے تو دفعتہً توپ کو کام مین نہ لا سکے۔ قلعہ خاص کا بہت بڑا رقبہ تھا قلعہ کیا گویا ایک شہر آباد تھا۔ زراعت بھی اُسمین ہوتی تھی دریا سے کاٹ کر ایک نہر لائے تھے جو قلعہ کے چارون طرف جاری تھی۔ نہر کے اِرد گرد کُچھ فاصلے پر نبسواڑی تھی۔ اِسدرجہ گھنی کہ گولہ دقت سے اُس پار جائے۔ نبسواڑی کے بعد ببول کے درخت یہ بھی گھنے تھے۔ اِنکے بعد ایک اور نہر تھی۔ نہایت عمیق۔ نہر کے بعد گہری گہری کھائیان۔ اُنکے بعد اونچی نیچی زمین اور پھر ریت اور بالو۔ اِن سب کے بعد پھر نبسواڑی اور چارون کونون کے اِرد گرد نہرین اور کھائیان اور جنگل۔ تُرکی اِس قلعے کو نہ چھوڑتے۔ مگر خرابی یہ ہوئی کہ جب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نوے ہزار روسیون کے دریاے ڈینوب کے اُس پار آجانے کی خبر آئی تو اُس قلعے کی فوج کو حکم ہوا کہ فوراً اُس لشکر کی مدد کو جائے جو فوج روس سے لڑنے کے لیے بھیجا گیا ہی بس قلعے مین معدودے چند ہی سپاہی رہ گئے اور رسد بھی مکتفی نہ تھی لہٰذا قلعے کی دیوار توڑ کر وہ بھاگ گئے۔ روسی سمجھتے تھے کہ اِس قلعے کے قبضے سے مُلک کا ایک حصہ گویا اُنکے زیر نگین ہی اور تھا بھی ایسا ہی مگر جب اُنھین نے یہ خبر دہشت اثر سُنی کہ ترکی فوج ظفر موج آن پہونچی اور سامان جنگ سب لیس ہی تو پانوٴن تلے سے مٹی نکل گئی۔ روسیون کے صرف ڈیڑھ ہزار آدمی اِس قلعے مین تھے۔ قریب تھا کہ رسد کا سامان بہم پہونچائین مگر تُرکون نے اِسقدر مُہلت نہ دی۔

حضرت وزیر جنگ کی طبیعت داری کے صدقے کہ دار السلطنت ہی مین بیٹھے بیٹھے اِس قلعے کی فکر کی ورنہ روسی اِسمین جم جاتے تو نکالنا مشکل تھا روسیون نے ترکی فوج کے آنے کی خبر پاکر توپین داغنا شروع کین دونون طرف رن جھتا بین روشن ہوئین اور توپون پر بتیان پڑنے لگین اور دھنتا دھنن کی آوازین آنے لگین۔

افسر کمانیر نے دو چار سوارون سے جو اِس قلعے کے حالات سے خوب واقف تھے طرح طرح کے سوال کیے اور جوابون پر خوب غور کیا۔

کمانیر۔ اِس قلعے کے اِردگرد تو چار بُرج ہین نہ۔

سوار۔ ہان۔ اور چارون مضبوط۔

کمانیر۔ اور توپین چڑھی ہین۔

سوار۔ جی ہان۔ ایک بُرج مین جو پورب کے رُخ ہی پنجی توپین ہین۔

کمانیر۔ خوب معلوم ہی۔؟

سوار۔ حضور مین اِس قلعے مین چھ مہینے رہ گیا ہون۔

کمانیر۔ بھلا کسی ایسے گانوٴن والے سے پوچھو جو تمھارا دوست ہو۔

سوار۔ آپ کو جو کچھ دریافت کرنا ہو کر لیجیے تو پھر مین گانوٴن والون سے اَور خبرین لاوٴن۔

کمانیر۔ فصیل و اٹریان جو اِسمین تھین وہ ہین یا نہین۔

سوار۔ اب ایسی بودی بھی نہین ہی کہ گری ہی پڑتی ہو۔

کمانیر۔ ہان ہم سمجھے۔ خیر۔

سوار سے اور بھی بہت سے سوال کرکے کمانیر نے حکم دیا کہ توپخانہ تھوڑی دور اور بڑھاوٴ۔ اور اِسکے بعد طلایہ کے سوارون سے پوچھا کہ قلعہ یہان سے کسقدر فاصلے پر ہی سوارون نے کہا آدھ کوس مگر اُس سوار نے جو چھ مہینے تک قلعے مین رہ چکا تھا اُسکی تردید کی اور کہا آدھ کوس سے زیادہ ہی کمانیر نے کہا گانوٴن کے لوگون سے دریافت کرو کہ ٹھیک فاصلہ کسقدر ہی۔

چھ سوار گانوٴن مین پہونچے۔ دیہاتی بیچارے مارے خوف کے لرز رہے تھے کہ خدا خیر کرے۔ جنگ کے نام سے رعایا منہ لون بھاگتی ہی۔ قاعدہ ہی۔ لوگ خوب جانتے ہین کہ تجارت پر اوس پڑ جائیگی۔ خون کی ندیان بہینگی ملک تباہ ہوگا۔ گانوٴن جلا دیے جائینگے۔ رعایا صید الم ہوگی۔ انواع و اقسام کی مصیبتین پڑینگی۔

طرفین سے لوگون کی بوچھار ہونے لگی اور ایک گولہ عین فوج مین آن کر پھٹا تو ایک ٹکڑا علیقو پاشا کے گھوڑے کے پُٹھے پر پڑا۔ اور میان آزاد کا سمند وغا پسند بھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کسی قدر چمکا۔ علیقو پاشا کا گھوڑا اگرا۔ مگر وہ پھرتی کے ساتھ اُچک گئے۔

آزاد۔ شاباش۔ بچے؟۔

بچے کہا ہی تھا کہ ایک سوار کا گھوڑا دوسرے گولے کے ٹکڑے سے دھم سے زمین پر آرہا۔ اور میان آزاد کے کان کے پاس سے بھی ایک گولی سنسناتی ہوئی نکل گئی۔

آزاد پاشا۔ اَیْن! یہ گولی کہان سے آئی۔

ایک افسر۔ (غل مچا کر) اَیْن! اگر قلعہ دو میل ہی تو گولی کہان سے اتنی دور آئی۔

دوسرا افسر۔ بیشک دو میل ہی۔

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ پُشت پر سے روسیون نے باڑھ ماری۔ دائین۔ دائین۔ دائین۔ دائین۔ تمام فوج مین کھلبلی مچ گئی۔

طرفین سے گولہ اندازون نے گولے اُتارے۔ توپون کے دغنے کی آواز سُنکر گانوُن والون کا زہرہ آب آب ہوا جاتا تھا۔ اور آواز بازگشت اور بھی ستم ڈھاتی تھی۔ ترکی گولہ اندازون نے چار گولے ایسے اُتارے کہ ایک قلعے کے برج کو ڈھایا۔ اتنے مین گھنگھور گھٹا چھائی اور بجلی اس زور سے کوندنے لگی کہ گھوڑے بیقرار ہوگئے ترکون نے باانیہمہ گولہ اندازی موقوف نہ کی مگر روسیون نے جواب دینا بند کر دیا۔ گو روسی محفوظ مقام مین تھے قلعہ ازبس مستحکم تھا۔ صف شکن توپ ستم کا توڑ کرتی تھی اور تُرک اسکے برعکس کھلے ہوئے میدان مین تھے۔ لیکن رسد کی قلت کے سبب سے روسی مایوس ہو رہے تھے۔ ترکون نے بھی حسب مقتضائے مصلحت سکوت اختیار کیا افسر کمانیر نے ایک کالم کو پُشت کیطرف قاعدہ سے بھیج دیا تھا۔ تاکہ جو روسی کالم اُس طرف سے جنگ کرنے آتا ہی اسکا جواب دینے جائیے مگر آخر کو معلوم ہوا کہ وہ تھوڑے ہی سے آدمی تھے گھٹا چھاتے ہی قلعے مین ہو رہے۔ ترکی فوج کانپ رہی تھی کہ مبادا مینہہ برسے تو بڑی ابتری اور خرابی واقع ہو۔ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ مفر کا کوئی مقام ہی نہین۔ بارے خدا خدا کرکے مینہہ نہین برسا مگر تمام رات بجلی چمکتی رہی اور کالے کالے بادل آسمان پر نظر آتے تھے۔

اتنے مین ایک شخص نے آنکر بیان کیا کہ یہان سے آدھ کوس کے فاصلے پر ایک جنگل ہی۔ اُسمین پہلے درند جانور کثرت سے رہتے رہتے تھے مگر فوج نے شکار کرکے جنگل کو خالی کر دیا۔ اگر شب کو فوج وہان ہی رہے تو مفر کی صورت ہو۔

افسر کمانیر۔ ایک جونیر افسر اور بیس سوار جاکر موقع دیکھ آئین اور فوراً رپورٹ کرین۔

آزاد نے کہا مین جاتا ہون۔ بیس سوار لیکر گئے اور فوراً واپس آئے۔

افسر کمانیر۔ دیکھ آئے۔ ہی اچھا مقام۔

آزاد۔ بڑا گھنا جنگل ہی مگر فوج بآرام رات کو رہ سکتی ہی۔

ایک سوار۔ اس میدان سے کہین بہتر ہی۔

دوسرا سوار۔ جب ہم اس قلعہ مین تھے تو اس جنگل مین خوب شکار کھیلتے تھے مگر سلطان کا حکم آگیا تھا کہ شکار محفوظ رہے اب تو جانور کا وہان نام ہی نہین ہی۔

تیسرا سوار۔ نہین۔ ہی تو اکّا دُکّا ضرور مگر بہت کم۔

چوتھا سوار۔ اور بھی گھوڑون کی ٹاپون کی آواز سُنکر بھاگ جائینگے۔

افسر کمانیر نے حکم دیا کہ جنگل کے قریب چل کر ٹھہرو۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

فوج روانہ ہوئی - روسیون کو بھی گوسیندون نے خبر دی کہ ترکی اُس جنگل کیطرف گئے افسر کمانیر نے حکم دیا کہ دوسو سوار مسلح اِردگرد پہرا دین اور بکٹ کے لیے چار سو آدمی مقرر ہون اِسکے بعد کچھ لوگ نہایت بے چینی کے ساتھ سوئے اور اکثر بیٹھے ہی بیٹھے اونگھنے لگے -

خاکی شادی کا خاکہ

خورشید وحشت وجہالت کے مشرقستان میان بدیع الزمان (ناشاد دولھا) کی خاکی شادی کا حال نذر ناظرین خجستہ خصال ہوچکا ہے - چاند سی بیوی کی تمنائے ہم آغوشی اور عین گرمجوشی مین چاند گہنی ہوگئی اوس ہی پڑگئی - مس روز تو ہنسنے نہ پہنچے مگر غم والم کے تیر جگر دوز نے سینہ چاک کردیا خوب بے بھاؤ کی پڑین - ٹٹو پر سے زمین پر لڑھکنی کھائی اور جگت ہنسائی جو ہوئی وہ گھاتے مین - دوبارہ دولھا بنے پُرانے سر پر نئی دستار جائی مگر آرزو نہ برآئی سیکڑون ارمانون کا خون ہوا - خوجی کے دل مین کھُب گئی کہ لڑکون کی شرارت سے اُنپر اوس پڑی نہ وہ منحوس اشعار زبان پر لاتے - نہ یہ جوتیان کھاتے - اپنے حافظے پر بھی دانت کنکناکے رہ جاتے تھے کہ مس ون کا نام کیون نہ یاد آیا بڑا غبا کھایا - سرد ھنتے تھے تنکے چنتے تھے - ہر فرچی کا ہنسنا اور بنانا مس مینڈا کا زیر لب مسکرانا مس گیل کا انگلیون پر نچانا اور بھی ستم تھا خون پی کے رہ جاتے تھے اُف تک زبان پر نہین لاتے تھے - اِس استقلال کے قربان - اس تحمل کے صدقے -

ایک شاعر غرا نے معاً ناشاد دولھا کی خاکی شادی کا خاکہ اُڑادیا اور تاریخ شادی خاکی بطریق نذر پیشکش کی -

وہو ہٰذا

بیا اے خامۂ نیرنگ پرداز
نوائے میکشم در نشۂ مے
بیا سازم دمے جشنِ دل افروز
زمن بشنو کنون تفصیل روداد
ہوس در خاطر خواجہ پُرافشرد
زبعد شورۂ چندے ظریفان
ہجوم کودکان از ہر کنارہ
غزلخوانان شدہ ہمراہ بادے
دہل از یک طرف اندر صدا بود
زطرف شعلہ آواز گل کرد
زطفلان حلقۂ دروف نوازی
بنا گہ زاختلاف چار ناچار
بسوی خواجہ طفلے زان میان تاخت
یکے درگوشمالی ہچو استاد
مدار آتش نمودہ شد چو بیار
اگر تاریخ این خاکہ شماری
چو سال ہجریش پرسی محاسب
زجیم خواجہ مجذور مکرر

سرود شادیانہ ساز کن ساز
باہنگ حجاز ونالۂ نے
کہ عقد خواجہ بار و زست امروز
کہ چون برجنگ یکہ تاخت آزاد
ہوائے وصل روز او راز جا برد
روان شد بہر دامادی بدخشان
ہمانا شانزدہ اندر شمارہ
وے ہر یک سوار توسن نے
نوائے تہنیت گوش آشنا بود
صدا از تار ہائے ساز گل کرد
گروہے زان میان در نغمہ سازی
جدل مابین طفلان شد بیازار
زپشت توسنش بر خاک انداخت
باد درس ضرب ضربۃ داد
بسکن راہ داوند آخر کار
سہ بار اعداد خاکہ جمع آری
زمن بشنو اگر دانی مناسب
بضرب شانزدہ تاریخ بنگر

سبحان اللہ کیا تاریخ بدیع ہے - پہلے جیم خواجہ لیجیے - ج کے تین عدد - ۳ تین کا مجذور ۹ - اور مجذور مکرر یعنے مجذور کا مجذور کو کیا ہوا - ۸۱ - ۹×۹ = ۸۱ اب شاعر کہتا ہے کہ اِس مجذور کے مجذور یعنے اکاسی کو سولہ سے ضرب دو بضرب شانزدہ کہا ہو نہ توحساب یون ہوا -

ہجری ۱۲۹۶ - ۱۶×۸۱

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خوب تاریخ موزون فرمائی ہی۔ ایک زندہ دل ظریف طبع نے خوجی کے نام خط لکھا اور خط ہی مین تاریخ بھی لکھدی۔ خط کی عبارت سُننے کے قابل ہی۔

اسیا الخوجی۔ والسلام۔ کیسے مزاج مقطع۔ کھوپڑی کا حال تو کہیے کہ پلپلی ہو گئی یا نہین۔ بھلا کیون صاحب۔ ایک پانون تو آپ قبر مین لٹکائے بیٹھے ہین یہ شادی کا شوق کیسا چرّایا۔ وس بڑھ بھس کے صدقے۔ ای لاحول۔ ای پھٹکار۔ اس عقل پر خدا کی مار۔ ع

پیرے کہ دم زعشق زند بس غنیمت ست
وز شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت ست

منھ مین دانت نہ پیٹ مین آنت اور چلے دولھا بنکے پری کو بیاہنے تم اور اس گلبدن کا رخسار۔ نازک اندام طرحدار۔ پریکھو۔ ای تیری قدرت۔ پہلے منھ تو بنواؤ۔ ع

غالب ان سیمین تنون کے واسطے
چاہنے والا بھی اچھا چاہیے

یہ کوہ قاف کی پریان وجیہ اور خوشرو جوانون کے لیے ہین یا تم ایسے بوبون کے لیے۔ ع

بُت کرین آرزو خدائی کی	شان ہی تیری کبریائی کی

میان اس خیال خام سے درگذرو۔ ورنہ مفت مین اور پٹوگے۔ اپنی خاکی شادی کا خاکہ پڑھو خبردار اب ادھر رُخ نکرنا۔ مین بھی ہندی ہون لہذا دیکھہ نہ سکا کہ اس ملک کے باشندے تمکو بنائین اور ہم منھ دیکھکر رہ جائین۔ ہمنے سمجھا دیا اب تمھین اختیار ہی۔ ع

سمجھانے سے تھا ہمین سروکار	اب مان نہ مان تو ہی مختار

اس خط اور خاکی شادی کے خاکے کو پڑھ کر میان خواجہ بدیع الزمان صاحب نے اپنا سر پیٹ لیا۔ کئی بار اشعار پڑھے اور بہت ہی جھلائے۔ ٹھان لی کہ اس شاعر کی کسی وقت جب ذرا طبیعت ٹھکانے ہوگی خوب دل کھول کر ہجو کرینگے۔ ٹھہر تو سہی تو خواجہ بدیع جو اس سے بڑھکر ہجو کرون۔ ہم شاید شعر ہی کہنا نہین جانتے تھوڑی دیر کے بعد ہرمزجی کے ایک آدمی نے دوسرا رقعہ دیا۔ سمجھے مس روز کا محبت نامہ ہی۔ لیا۔ چوما۔ سر پر رکھا۔ پھر بوسے لیے۔ کھولا۔ تو یہ قطعہ خواجہ صاحب کی نظر فیض اثر سے گذرا۔ قطعہ تاریخ شادی ناشاد دولھا۔

جگت آشنا خواجۂ نامدار	چلے بیاہ کرنے کو بنوا کے خط
سر راہ جیتین سر پاک پر	فقط دو سو سولہ پڑین بے نقط

اب اور بھی جھلائے۔ مارے غصے کے منھ تمتمانے لگا۔ این! اور سُنیے یک نشد دو شد بے نقط سُناتا ہی۔ اچھا سمجھا جائیگا۔ اور دو سو سولہ کا یہ کون حساب ہی پڑین تو صفر ورنہ دو سو سولہ کس بھکوے کے سر پر پڑین۔ سر بنوا طبلہ ہوا کہ جب دیکھیے ہاتھ پڑ رہا ہی اور سر راہ کس پر پڑین دروازہ پر سسرال والون نے دل لگی دل لگی مین ہاتھ گرمایا تھا۔ سڑک تھی وہ اور پڑین کس پر ہمین ہی نہین یاد ہی۔ وہ تو سر سہلانے تھے۔

خوجی۔ (ہرمزجی کے آدمی سے) یہ خط کون لایا تھا بے۔

آدمی۔ ہمکو نہین معلوم۔ ہم نہین جانتے۔

احمد نے سامنے آن کر کہا یہ خط ایک شخص دے گئے تھے کشیدہ قامت ہین چھوٹی چھوٹی داڑھی۔ گاؤ دیدہ۔ رنگ کھلتا ہی۔ ایک ایک موچھ ایک ایک چھپّر کے برابر۔ خانساماں نے اسکا مطلب سمجھایا تو خواجہ صاحب نے جھلاکر کہا اسکا نام بھی کچھ ہی یا گمنام تھا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خوجی - اچھا ہم بھی ہجو کرینگے - دیکھیے تو سہی -

شاعرے آمدہ ز ہندستان	در فنونِ نظم و شعرا بجد خوان
خط ہنداد و شد ہ ز ہو طل گم	دل خواجہ نشست گفتم قسم
قم جا اذن بدیع معنی رس	پندرہ ہیں شعر کہدے بس
ہجو کہنا ہی اب شعار مرا	ہو نہ کم روم ہین وقار مرا
کام میرا ہی ڈھال اور تلوار	شاعری سے نہین مجھے سروکار
کئی پشتون سے ہون سپاہی اد	ہمدم و مونس میان آزاد
گرز و خنجر ہین مثل جان و روح	جنگ میدان کیمیاے فتوح
ایسے شاعر سے مین سمجھ لونگا	کیا کوئی ایسا ویسا ہین ہونگا

راوی - اے سبحان اللہ - ہونگا کتنا پیارا محاورہ ہی -
خوجی کیا عمرو عیار کی زنبیل ہین - رسالدار گیدان بلم بردار -
شہسوار کُشتی گیر شاعر - کوئی فن خیر سے چھوٹا نہین - اور
طبیعت کسقدر حاضر ہی - اللہم زد فزد -

تھوڑی دیر کے بعد خوجی سوچے کہ دیکھین مادۂ تاریخ
صحیح ہی یا نہین - پہلے اِس تاریخ پر غور کرنے لگے گویا سمجھ
ہی تو جائینگے -

مہر را ہ بینین سر پاک پر	فقط دو سو سولہ پڑین بے نقط

اپنے دل مین سوچے کہ دو سو سولہ کی قید کیون لگائی -
اِس سے نہ سمت نہ عیسوی نہ ہجری سال نکلتا ہی - تاریخ کیا
چیستان ہی اور چیستان کا حل کرنا سیکھا ہی نہین سوچتے
سوچتے رقعہ کی پُشت پر نظر پڑی تو حل معما لکھا پایا -
اسکی عبارت درج ذیل ہی -
خوجی صاحب کہو کبھی پہیلی بھی بوجھی ہی - آپ کا سرخ
خوجی سرخ ہی نہ - اچھا خ کے کتنے عدد ہوے ۶۰۰ ٹھیک
دو سولہ سے ضرب دو - تو کتنے ہوے ۱۲۹۶۰۰ -

مگر مطلوب ۱۲۹۶ ہی - یہ دو نقطے کہان جائین -
شاعر کہتا ہی بے نقط دونون نقطے اُڑا دیجیے - تو باقی کیا
رہا - ۱۲۹۶ - وہو المطلوب -

خوجی نے کئی بار اُسپر غور کیا اور جب سمجھے تو دل ہی
دل مین شاعر کی بڑی تعریف کی - گو ہمارا دشمن اور پاجی
ہی مگر بے نقط کی اچھی کہی - اب دو سو سولہ کا مطلب اتنی دیر
مین معلوم ہوا - اچھا تو خواجہ بدیع الزمان بدیع جو مین بھی
تاریخ کہون اور اِس سے بڑھکر - انشاء اللہ کون بات
ہے - ۵ -

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد	اگر خارے بود گلدستہ گردد

شبخون

بیا ساقیا جان مستان بیا	بیار احت مے پرستان بیا
بیا ساقی گلبدن لالہ رنگ	بدہ جام اکشامرا بیدرنگ
بہارست اے ساقی گلعذار	خدارا بر آنگ مے و سوڈا بیار

بمن دہ یکے جام خورشید رنگ
کہ بار و سپاہان دارم آہنگ جنگ

صف شکنون کی جان و روح معزز و ممدوح میان آزاد فرخ
نہاد نے اِس دشت بلاخیز مین لشکریون کے ساتھ شب کو قیام
کیا - سپاہیون اور سوارون نے اشجار سر فلک کشیدہ کے سایہ
مین آگ روشن کی تاکہ زمستان کی سرد مہری پر اس پڑ جائی
اور فوج ظفر موج باد خنک کے جھونکون سے نجات پائے ادھر آگ کے
شعلے بھڑکے اُدھر مرغان خوش الحان نشیمن و آشیان سے
زمین پر گرنے لگے - جن لوگون کے دل چوٹ کھائے ہوئے
تھی اُنکو ان بے زبانون کی حالت زار پر رحم آیا جھپٹ کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

طیور زدی شعور کو اٹھایا مگر اُن مین طاقت پرواز کہان تھی۔ بیڑے مین ہر قسم کے آدمی ہوتے ہین۔ بعض بعض شکم بندہ گرسنہ چشمون نے چڑیون کو بھون بھون کھایا۔ جو گھونسلے نیچے کی شاخون پر تھے وہ شعلون کی گرمی سے جل بھن کے خاک سیاہ ہو گئے۔ ع۔ وائے بیدردی کوئی تاپے کسیکا گھر جلے اکثر آشیانون کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی کباب ہو گئے ؎

آشیانہ نہ قفس مین نہ چمن یاد آیا
آنکھ کھلنے بھی نہ پائی تھی کہ صیاد آیا

اپنے آرام اور اپنے ذائقے کے لیے حضرت انسان ان بیزبانون پر کیا کیا ستم ڈھاتے ہین اور بااین ہمہ اشرف المخلوقات ہونے کا دم بھرتے ہین اپنے منھ میان مٹھو بنتے طوطون کو ذرا ذرا سے پنجرون مین بند کر کے تیتر بٹیر اور ریت گوردت پڑھاتے ہین۔ یہ کچھ اس خیال سے نہین کہ طوطے بھی بہشت یا سرگ کی ہوا کھائین بلکہ صرف اپنا دل بہلانے کو لیتے تاکہ انکے ہرے ہرے پر و بال اور انکی لال لال چونچ اور پیاری پیاری بولی سے دو گھڑی اپنا غم غلط کرین۔

میان آزاد کا دل بھر آیا پہلے تو خون پی کے رہگئے۔ مگر ضبط نہ کر سکے اور بیڑے کے جوانون کی طرف مخاطب ہو کر یون کہنے لگے۔

ای پیاری بھائیو تم سب جان بکف میدان کارزار مین آئے ہو۔ یکو پوری پوری امید نہین کہ مورچے سے زندہ واپس جائے۔ ایک چنگی کے برابر گولی ہماری خرمن زندگی کے جھلسا دینے کو کافی ہے اتنے آدمیون مین شاید ایک بھی ایسا نہوگا جسکا کوئی عزیز نہو رشتہ دار نہو۔ دوست نہو غمگسار نہو کسی کی پیاری چاہتی بیوی راتون کو خواب ناز سے چونک پڑتی ہوگی کہ ہائے میرے پیارے شوہر کا کیا جانے کیا حال ہوگا۔ کسی کی بوڑھی مان کا دل روتا ہوگا کہ خدا جانے اب اپنے نور بصر لخت جگر کے دیدار سے شاد ہون یا نہون۔ کسی کا بھائی دن رات دست بدعا ہوگا کہ بار خدایا میرے قوت بازو کو میدان جنگ سے صحیح و سلامت لا۔ کسی کا دلی دوست اخبارون مین بڑے شوق سے دیکھتا ہوگا کہ فلان رجمنٹ کہان ہے۔ ہمارا یار وفادار تو بخیریت ہے کوئی اپنے پیارے لڑکے اپنے دل کی راحت اور زندگی کے چین کو یاد کر کے آشفتہ حال ہوتا ہوگا کہ خدا کرے ہم اس جنگ مین بچ جائین۔ مگر اسوقت ان بیچارے بیگناہ جانوران صحرائی کی حالت زار پر کسی نے رحم نہ کھایا۔ ہائے یہ بیچارے اپنی عقل یا شعور کے موافق کس کس ناز و نعم سے اپنے بچون کی پرورش کرتے ہونگے ہمیشہ یہی کوشش رہتی ہوگی کہ چاہے وہ خود مر جائین مگر انکے بچون پر آنچ نہ آنے پائے۔ ہائے یہ خبر ہی نہ تھی کہ گھونسلون ہی مین وہ بیگناہ جل جل کے کباب ہو جائینگے اور آنکھ بھی اچھی طرح نہ کھولنے پائینگے ؎

تو ای کبوتر بام حرم چہ میدانی
طپیدن دل مرغان رشتہ بر پارا

تم لوگون نے انواع اقسام کی بدعتون سے انکی جان لی۔ یہ میان سوار جو میرے سامنے بیٹھے ہین انھون نے جانور کی ایک ٹانگ لی اور شعلے کے قریب لے گئے۔ وہ بیچارہ پھڑ پھڑانے لگا تو حضرت کو یہ دل لگی سوجھی کہ چونچ پکڑ کر جیتے جی آگ مین ڈال دیا۔ اتفاق سے وہ ایسے مقام پر گرا جہان آگ بہت کم تھی اور کئی منٹ مین تڑپ تڑپ کر اسکی جان نکلی۔ ایک سائیس نے ٹانگ ہاتھ مین پھڑ پھڑاتے ہوے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جانور بھونا - اُف ری بیرحمی -

حسنِ اتفاق سے حضرت کمانیر بھی چپکے چپکے میان آزاد کی تقریر سُنتے جاتے تھے جب میان آزاد کہ چکے تو دس بارہ آدمیون نے بھُونے ہوے جانورون کو اُٹھا کر پھینک دیا اور سخت خفیف ہوئے اُنکی تقریر سحر تخمیر نے بڑا اثر کیا - اِسکے بعد آزاد نے اُنکی بڑی تعریف کی - شاباش جوانو - بہادری کے یہی معنی ہین ع - این کار از تو آید و مردان چنین کنند - شجاعت اِسی کو کہتے ہین جو رحم دل نہین وہ شجاع نہین - وقت رستخیز یہی کوشش کرنا چاہیے کہ غنیم کو بیدریغ تہ تیغ کرین گولہ ایسا اُتارین کہ کالم کے کالم ڈھیر ہو جائین گولی ایسی چلائین کہ ایک بھی زندہ نہ باقی رہے مگر جب دشمن کو عاجز کر دیا تو اُسپر ستم روا نہین ہے -

مردی نبود فتادہ را پاے زدن
گر دست فتادۂ بگیری مردی

افسر کمانیر - کوئی ہے -

پہرے والا - حاضر - حکم - سب لیس ہے حضور -

افسر کمانیر - یہ کون بول رہا تھا ابھی ابھی کون باتین کر رہا تھا

پہرے والا - خداوند ایک جونیر افسر رسالہ ہین - میان آزاد پاشا -

افسر کمانیر - اچھا آزاد پاشا کو کہو کہ اگر تکلیف نہو تو ذرا یہانتک آئین - پھر چاہے جلد چلے جائین - اور اگر تکلیف ہو تو خیر - کل کہدینگے -

آزاد - مین خود حاضر ہوتا ہون - (قریب جا کر) - ارشاد فرمائیے -

افسر کمانیر - ہم آپ کی تقریر سے کمال محظوظ ہوے اور ہم بہت جلد آپ کے لیے کوئی عمدہ عہدہ تجویز کرینگے - آپکی تقریر ترجمان دل ہے - آپ بڑے جری اور مستقل مزاج اور شجاع افسر ہین -

آزاد - (آداب عرض کر کے) مین حضور کی نوازش کا کمال مشکور ہون - مین کچھ عہدے پانے یا دولت حاصل کرنے کے لیے نہین آیا ہون - غرض صرف یہ ہے کہ لڑکی کے نام پر جان دون -

افسر کمانیر - شاباش - ع - آفرین باد برین ہمت مردانۂ تو -

حماک اللہ عن شر النوائب	جزاک اللہ فی الدارین خیرا

اب آپ جا کے آرام کرین صبح کو پھر غنیم سے مقابلہ ہے -

میان آزاد آداب عرض کر کے اپنی جگہ پر واپس آئے - اور ایک درخت کے سایے مین لیٹتے ہی آنکھ لگ گئی - فوج دن بھر کی تھکی تو تھی ہی جو لیٹا اُسکو فوراً نیند آ گئی - اب کوئی پانچ چھ گھڑی رات باقی رہی ہوگی کہ ایک نیا گل کھِلا - بہت قریب سے گھوڑون کی ٹاپون کی آواز آئی تو سب کے سب بدحواس ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے - خیریت ہے خیریت ہے خیریت ہے - یا الٰہی خیر کیجیو - یا خدا مدد دے - اللھم احفظنا من کل البلیات - افسر اور سوار سب حیران و پریشان - سمجھ گئے کہ روسیون کی فوج آ گئی - ہاتھ پاؤن پھول گئے اور بات ہی ایسی تھی خوب جانتے تھے کہ غنیم سر پر آن موجود ہوا - اب کوچہ گریز بھی بند ہین - اِس عجلت مین بھلا کیا ہو سکیگا تن بتقدیر جلدی جلدی مسلح ہونے لگے - افسر کمانیر طلائے کی فوج کی غفلت پر دانت پیس پیسکر رہ جاتے تھے - مگر فوج کو با آواز بلند ڈھارس دیتے جاتے تھے کہ گھبرانے کی بات نہین ہے - اطمینان کے ساتھ کمر کسو اور پُشت توسن پر آ کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

غنیم سے مقابلہ کرو اور مردانہ وار لڑو۔
اتنے مین سوار قلعے پر آ گئے۔ ارے! لاحول ولا قوۃ۔ بڑا دھوکا ہوا یہ تو ہماری ہی فوج کے سوار ہین دیکھا کہ پچاس سوار طلائے کے آتے ہین۔
افسر کمانیر۔ (استقلال کے ساتھ) کیون کیا خبر لائے ہو۔ خیریت ہی؟۔
سوار۔ خیریت اسی مین ہی کہ جسقدر جلد ممکن ہو تیار ہو جایئے۔ روسی آن پہونچے۔ بس اب چھاپہ مارا ہی چاہتے ہین آئے داخل ہین۔ اب دیر نہین ہی۔
افسر کمانیر۔ سنبلیں ہو جاؤ۔ کچھ پروا نہین۔ آنے دو۔ آئین آئین۔ شوق سے آئین۔ ہم بھی مستعد ہین۔
اس استقلال کے قربان۔ جنرل ہو تو ایسا۔ کس مستقل مزاجی کے ساتھ فرماتے ہین کہ کچھ مضائقہ نہین آنے دو۔ فوراً حکم دیا کہ یہ سوار معاً بکٹ کے سوارون سے جا ملین اور کہین کہ وہ روس کے لشکر سے تب تک مقابلہ کرین ہم بھی کمک کو پہونچتے ہین مگر دو سوار یہان رہین۔ دو سوار حسب الحکم افسر کے پاس رہے باقی گھوڑے کڑکڑاتے ہوئے بکٹ کی فوج سے جا ملے اور حکم سنا دیا۔
ادھر کمانیر نے ان دونون سوارون سے سوال کیے۔
افسر کمانیر۔ روسی فوج کس طرف سے آتی ہی۔
سوار۔ حضور سامنے سے۔
افسر کمانیر۔ کیا قلعے کے دروازے سے آتی ہی۔
سوار۔ نہین حضور وہ جو پورب کے رخ برج ہی اسکے نیچے ایک تہ خانہ ہی اس تہ خانہ مین سے زینہ لگا کر آئے اور میدان مین قلعے کی دیوار کی آڑ مین ٹھہرے اور گھوڑے کے اس رخ سے باہر نکالے۔
افسر کمانیر۔ یہ کسی معتبر آدمی نے بیان کیا ہی۔
سوار۔ ایک سوار گانون کے ایک جولاہے کے ساتھ خبر لانے گیا تھا اسی نے بیان کیا۔ خبر بہت صحیح ہی۔ اس مین کسی طرح کا فرق نہین ہی۔
افسر کمانیر۔ کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ تہ خانہ اور برج اور یہ سب الم غلم بکتے ہو۔ تم کتنے روز سے فوج مین نوکر ہو۔ ہوے کوئی دو چار مہینے۔
ایک سوار۔ پس جنگ سرویہ سے ہم فوج مین بھرتی ہوئے ہین۔
دوسرا سوار۔ خداوند مین چار برس سے نوکر ہون مگر میرا پکٹ اس طرف نہ تھا۔ ذرا فاصلے پر تھا۔ مین نے فقط اتنا سنا کہ روسی میدان مین جمع ہوے اور قلعے سے نکل آئے۔ مگر واللہ اعلم بھاگنے کی نیت سے نکلے ہین یا شبخون کی نیت سے۔
احمد پاشا۔ ساٹھ ستر سوارون کو بھیجنے ہی کی کیا ضرورت تھی بھلا۔
افسر کمانیر۔ نہین یہ تو دانائی کی تاکہ ٹاپون کی آواز دور ہی سے بیدار کر دے یہ تو اچھی بات کی۔ فوراً کوچ ہو۔ سب کالم آراستہ ہو گئے۔
کمانیر نے ادھر ادھر گھوڑا پھیر کر فوج کو ایک نظر دیکھا۔ اور کہا صرف دو توپین ساتھ چلین اور باقی کی حفاظت کے لیے دو سو سوار یہان ہی رہین کافی ہین۔
یہ حکم دیکر فوج کو کوچ کی اجازت دی۔
ادھر کوس پہ فوج گئی ہو گی کہ ایک گوئندے نے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آنکر بکٹ کی فوج کا خط علیقو پاشا کو دیا اُنھون نے پڑھا اور کمانیر کے حوالے کیا۔ مضمون یہ تھا۔

روسی ہمسے لڑنے پر آمادہ ہین۔ اب اُنکی طرف سے توپ دغا ہی چاہتی ہے آپ کی فوج دو طرف سے گھر گئی ہے۔ روسی فوج کا کالم اُس جنگل کی پُشت پر بھی ہے۔ وہ اِدھر سے حملہ آور ہوگا اور قلعے کی فوج جو باہر تھی وہ پھر اندر چلی گئی یا شاید وہی فوج اِس طرف چلی گئی ہو۔ بہرکیف اِدھر تو قلعے سے توپ دغے گی اور اُدھر پُشت پر سے باڑھ چلیگی۔

کمانیر نے کُل فوج کو یہ مضمون سُنایا اور کہا جنگل مین تو ہمارے سوار موجود ہی ہین روسی فوج کے کالم کو بخوبی روکینگے اور توپین بھی ہین بکٹ کی فوج کو اپنے پاس بلا لینا چاہیے تاکہ قلعے سے جو گولہ آئے اُس سے ہمین ضرر نہ پہونچے۔ یہ کہکر فوراً بکٹ کی فوج کے پاس حکم بھیجا کہ تُم معاً ہمارے کالم سے ملو۔ اگر روسی فوج میدان مین ہو تو باڑھ چلاؤ۔ ہم سمجھ جائینگے قلعے مین ہو تو مقابلہ فضول ہے فوراً ہمسے ملجاؤ اور باہر ہو تو بندوقین سَر کرو خبردار ہٹنا نہین۔

تھوڑی دیر مین بکٹ کی فوج اپنے جنرل کے کالم سے ملگئی مگر قلعے سے توپ کی آواز نہ آئی۔ کمانیر نے اپنے اسٹنٹون سے مشورہ کیا۔ اور بہت جلد یہ رائے قرار پائی کہ جو سوار جنگل مین ہین اُنکی کمک اِسوقت ضرور ہے۔ جنرل نے نصف فوج تو اُسی میدان مین چھوڑی۔ اُس حصّہ فوج کے پاس صرف دو توپین تھین۔ باقیماندہ فوج لیکر چلے ہی تھے کہ جنگل کی طرف سے دائین دائین کی آوازین آنے لگین۔ لو جنگ شروع ہوگئی۔ کمانیر نے ایک فلانیک کالم سردگی آزاد پاشا جونیر افسر رسالہ روانہ کیا۔ فلانیگ کالم فوج سے تیز جاتا ہے۔ عجلت یہ تھی کہ سوارون کو ڈھارس ہو اور کمک وقت سے پہلے ہی پہونچ جائے۔ آپ سُنیے کہ دو سو سوارون مین سے صرف اِسیقدر عرصے مین بیس زخمی اور دس ضائع ہو چکے تھے اور چھ گھوڑون پر گولیان پڑی تھین یہ لوگ اپنی جگہ سے نہین ہٹے۔ مگر روسی فوج بہت بڑھ آئی تھی روسیون کی طرف صرف دس سوار زخمی ہوئے اور دو مرے جسمین ایک افسر تھا۔ آزاد پاشا کے کالم نے سوارون کو مدد دی۔ اور طرفین سے بندوقین دغنے لگین۔ فیر پر فیر اُڑتی تھی روسیون کے دو سو سوار جنگل کے ایک اور سمت پر سے آکر اِس کالم پر گرے اور اب مصیبت یہ پڑی کہ اِدھر تو باڑھ پر باڑھ پڑتی تھی اور اُدھر تلوار کی لڑائی دست بدست شروع ہوگئی۔ جب تک جنرل کا کالم کمک کو آئے روسیون نے کسیقدر غلبہ حاصل کرلیا اور اِن سوارون مین چند ہی باقی رہگئے تھے کہ جنرل فوج تُرکی بھی دھم سے آکودی۔ پھر کیا تھا۔ روسی فوج کا جو کالم آگے بڑھا تھا اور جس سے دست بدست جنگ ہوتی تھی اُسکو تُرکون نے کاٹ کر پھینک دیا اور اِدھر آزاد پاشا کا کالم بڑھا تو روسی فوج نے اُس سے مقابلہ کیا۔ تھوڑی دیر تک روسی غالب رہے مگر آزاد پاشا بکمال بسالت بڑھتے ہی گئے اِنکا فرس وغا لیند سب سے دس قدم آگے جاتا تھا جب روسیون نے دیکھا کہ تُرکی فوج آن ہی پہونچی تو دریا مین گھوڑے ڈال دیئے۔

یہ وہ دریا تھا جس سے نہرین کٹکر قلعہ معلّے کے اردگرد جاری تھین اِدھر روسیون نے دریا مین گھوڑے ڈالے اُدھر تُرکون نے باڑھ ماری روسی پلٹ پڑے اور بکمال شجاعت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ترکون کی فوج تک آ گئے۔ لیکن نصف سے زیادہ کو آزاد پاشا کے کالم نے فی النار کر دیا۔ اِس مقام روسیون نے بڑی چالاکی کی تھی وہ خوب جانتے تھے کہ اگر دریا سے باہر نہین آتے ہین تو ترکی رسالہ ہمارے ایک سوار کو بھی نہ چھوڑیگا۔ اور سب اِسی دریا مین لقمۂ نہنگ اجل ہونگے۔ لہذا دریا سے گھوڑے نکالے اور برسر مقابلہ آئے۔ جب روسیون نے دیکھا کہ نصف سے زیادہ مردان کاری کام آئے تو تلوارین سوت سوت کر چڑھ دوڑے۔ ترکون نے اب بھی بندوق ہی سے کام لیا اور نصف کے قریب باقیماندہ روسیون کا بھی وہین ڈھیر ہو گیا۔ ترکی فوج اِس مقام پر نہایت استقلال کے ساتھ لڑی۔ اب روسیون کے کوئی سوا سو آدمی باقی رہ گئے وہ بھی جان بکف ترکون پر آ گرے۔ تلوار کی لڑائی شروع ہوئی۔ تین روسیون نے آزاد پاشا کے گھوڑے کو زخمی کیا مگر واہ رے آزاد۔ ایک روسی نے گھوڑے کے پٹھے پر تلوار لگائی ہی تھی کہ آزاد نے تلا ہوا ہاتھ لگایا تو بھنڈارا تک کھل گیا۔ دوسرا جھپٹا اُسنے ناک کے سر اڑانا چاہا تھا مگر ایک ترکی سوار نے خود روسی کا سر بھٹا سا اُڑا دیا تیسرے روسی نے بڑھکر آزاد کے گھوڑے کی ٹانگ پر ہاتھ لگایا اور گھوڑا تڑپ کر دس پانچ قدم پیچھے ہٹا مگر ایک ترک نے روسی کی دونون ٹانگین ایک ضرب شمشیر مین اُڑا دین۔

الغرض تھوڑے ہی عرصے مین ترکی فوج نے غنیم کو کاٹ کے پھینک دیا اور جنرل کے کام سے جا ملی۔ تین سو بندوقین دو سو تلوارین اور پچپن گھوڑے ترکون کے ہاتھ آئے قلعہ کے لشکر روسیہ نے جو اس شکست کی خبر سنی تو ہاتھ پانون پھول گئے سٹی پٹی سب بھول گئے چال تو اچھی چلے تھے مگر سپہ سالار افواج ترک نے اُنکی سیکڑون آرزون کا خون کیا بکبٹ کی فوج قلعہ کے پاس چھوڑ کر خود جنگل کیطرف چڑھ دوڑے اور ایک فلانک کالم فورًا روانہ کر دیا جب آزاد پاشا واپس آئے تو سپہ سالار نے اُنکی تعریف کی اور کہا کہ سینیر افسر رسالہ کی علالت کے سبب سے مناسب معلوم ہوا کہ آزاد پاشا ہی بھیجے جائین۔ اِسکے بعد حکم دیا کہ بکبٹ کے سوارون سے قلعے کی فوج روس کا حال دریافت کرنے کے لیے سوار بھیجے جائین فورًا تعمیل حکم ہوئی اور سوارون نے آن کر کہا کہ قلعے سے تمام شب ایک توپ بھی نہین دغی۔ مگر ارد گرد کے قلعون مین کئی بار رُن ہتابین روشن ہوئی تھین۔ معلوم ہوتا ہے۔ افسران فوج دوربین کے ذریعے سے جنگ کی کیفیت دیکھتے ہونگے۔ ایکبار کوئی چالیس سوار دریا کے اس پار نظر آئے تھے۔ شاید وہ کمک کو جاتے ہون اور شاید اور سوار بھی اُنکے پیچھے ہون مگر بکبٹ کی فوج نے اُنپر گولیان چلائین تو وہ بھاگ کے قلعے مین ہو رہے اور جنگل کی فوج کو روسی مدد نہ پہونچا سکے۔ میان آزاد کا سینہ فرط طرب سے باغ باغ تھا۔ عرش برین پر دماغ تھا۔ جامے مین پھولے نہین سماتے تھے۔ کھلے جاتے تھے کہ آج پہلی فتح پائی۔ اور ہمت مردانہ اور یاوری طالع سے روسیون نے شکست کھائی اب کچھ کچھ آثار سحر نمودار ہوئے۔ کمانیر نے قلعے کے حالات کی تحقیقات کے لیے طرح طرح کی تدبیرین کین۔ فوج ایسے مقام پر کھڑی تھی کہ حتی الوسع روسی گولے وہانتک نہ پہونچنے پائین۔

علیقلو پاشا۔ کل شام تک انشاءاللہ قلعہ بھی خالی کرا لینگے بڑا مضبوط قلعہ ہے۔

احمد پاشا۔ کیا تمنے کبھی اس قلعہ کی سیر نہین کی۔ ہم تو کئی بار جا چکے ہین۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آزاد پاشا۔ آپ شام تک انشاء اللہ اس قلعے کی سیر کر رہے ہونگے۔

اسکی عظمت کے تو ابھی سے ہم قائل ہوگئے اور سُنا ہمین ایک بہت بڑی توپ ہی جسکی پیشانی پر لکھا ہی ع۔ تبرس ای مدعی از من کہ آتش در دہن دارم۔

احمد پاشا۔ مگر ایک بات یاد رکھیے گا جب کبھی غنیم سے میدان مین مقابلہ ہو تو اُسکو یہ موقع نہ دیجیے گا کہ ایک حصّہ فوج لیکر کسی جانب سے آپکے بقیہ فوج پر جا گرے جیسا کہ آج ہوا۔ یہ عیب ہی۔

آزاد پاشا۔ سُنیے تو کہ خاص باعث کیا ہوا۔ ہم نشیب مین تھے۔ غنیم بلندی پر وہ ہمکو بخوبی دق کر سکتا تھا۔ مگر ہم کچھ نہین کر سکتے وہ تو جان پر کھیل کر بڑھتا گیا ورنہ سب کے سب خاک و خون مین لوٹتے ہوتے۔

احمد مختار پاشا۔ تو صحیح ہی۔ ہمکو یہ نہین معلوم تھا۔

علیقو پاشا۔ تو دیکھتے جاتے تھے۔ مگر کچھ کچھ کارروائی نظر آتی تھی اتنے مین تڑکا ہوگیا۔

کیونکر نہ ہنسین سُنکر حال دلِ عاشق کو
کم سن ہین وہ کیا جانین ارمان کسے کہتے ہین

الٰہی خیر کیجیو۔ آج بڑی بیگم صاحب کے ایوان فلک توامان کی مہتابی پر پریون کا جمگھٹا بے طور نظر آتا ہی۔ الٰہی یہ اندر کا اکھاڑا ہی یا حوران بہشتی زمین پر اُتر آئین۔ جہان آرا جادو جمال۔ گیتی آرا مشتری خصال۔ حُسن آرا عالم نور از پا تا فرق۔ سپہر آرا زرق برق۔ چارون نوعمر۔ چارون نوخیز نگاہین اشارت آشنا ادائین دلاویز۔ وہ جامہ دار کی رضائیان اوڑھے نکھری ہوئی شان

وہ نستعلیق چال وہ گورے گورے گال کہ عابد شب زندہ دار کی بھی قلیا تمام ہو جائے۔ آہو چشمون کی چھل بل دیکھ کر رام ہو جائے اور یہ شعر زبان پر لائے۔ ع

بعشقم مبتلا کردی چہ کردی	دلم در دآشنا کردی چہ کردی

اتنے مین شہزادہ عالی گہر مرزا ہمایون فر کے ایک مصاحب خاص نے اپنے آقائے نامدار سے جاکر کہا حضور ذرا کوٹھے پر تو تشریف لائین۔ سامنے والے محلسرا پر پریون کا تختہ اُترا آیا ہی۔ ایسی پیاری پیاری صورتین خیال نے کبھی خواب مین بھی نہ دیکھی ہونگی خصوصاً ایک تو بس چھلاوا ہی۔ ع

اُٹھے رنگین ادائے سرو قدے یاسمن بوے
چو لالہ آتشین رُوے چو سنبل ہو پریشانے

ہمایون فر کی باچھین کھل گئین۔ بُت ماہ سیما سپہر آرا کے دردِ فراق مین شب و روز سر دُھنتے تھے یہ نوید بہجت خیز اور مژدہ طرب انگیز سُنکر جان مین جان آئی۔ وفور مسرت سے آنکھون مین آنسو بھر آئے دوڑتے ہوئے کوٹھے پر آئے۔ اور آتے ہی یہ شعر حسرت بار زبان پر لائے۔ ع

بدام زلف دلم را شکار خود کردی
ترحمے بکن اکنون کہ کار خود کردی

چارون بہنین دریا کی موج زنی اور روانی کے مزے لوٹ رہی تھین اور یہ خبر ہی نہین کہ عاشق زار مصروف نظارہ بازی ہی۔ شہزادہ دلدادہ نے باواز بلند عین حالت بیتابی مین اس بیت کو جسکے ایک ایک لفظ سے حسرت ٹپکتی ہی ترجمان دل کیا۔ ع

یا بمن رہ دہ دل غمین مرا	یا بشنو نالۂ حسرتین مرا

یہ شعر سُنتے ہی وہ چارون طرارے بھر کر نظر سے اوجھل ہوگئین۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہمایون فر - ہاے اس زبان کو کمان بند کرون - حرف عشق زبان پر آتے ہی آنکھین انکو ڈھونڈھنے لگین - اے کاش چپ ہی رہتا تو شاید کچھ دیر اور رو برو رہتے آنکھین سکنے مین آتین - دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہوگئین ہا اگر دیکھا ہی پردہ تھا تو آنا ہی کیا ضرور تھا - ع -

اس ہجر مین ہین ہم تو نہ دار دکوئی دم مین
اللہ سلامت رکھے انکو وہ جہان ہون

رفیق - خداوند یہ بھی ایک شوخی تھی - ع -

معشوق پن نہین اگر اتنی کجی نہو

ہمایون فر - ہمارے درد دل کا کچھ تو علاج کرین - کیا عشق بھی چھپائے سے چھپتا ہی -

رفیق - یہ سچ ہی -

سادگی سے سخن عشق درگوش نہین
ابھی کم سن ہین کسی بات کا کچھ ہوش نہین

اتنے مین شہزادہ خون در جگر بیقرار و مضطر کے ایک دلی دوست آئے مرزا ہمایون فر نے با دل سرد و آہ پر درد اپنے عشق اور انکے استغنا کا حال کہ سنایا - اور پھر ٹھنڈی سانسین بھرنے لگے دوست نے مسکرا کر کہا آپ عاشق تو ہوئے مگر ذرا صبر و تحمل نہین ہمایون فر نے اسکے جواب مین یہ شعر پڑھ دیا -

عاشق سے بھی ہوتا ہی کہین صبر و تحمل
اس بات کو کہتا ہی جو آتی نہین مجھکو

ہمارا عشق ہی ہماری جان کا گاہک ہی یہ دل کا سودا ہی دل لگی نہین ہی انکے دوست نے کہا صحیح ہی مگر عشق اور ضبط لازم و ملزوم ہی -

دعوی جو عشق کا ہی تو فریاد کس لیے
یہ ہاے ہاے اے دل ناشاد کس لیے

ع - عشق کے صدمے اٹھانے کو جگر بھی چاہیے -

عاشق تو ہوئے پر مرزائی نہ گئی
بس ایک کڑی میان اٹھائی نہ گئی

میرزا ہمایون فر چھت ہی پر دوزانو بیٹھ گئے انکے دوست نواب احمد مرزا صاحب نے سمجھایا کہ اٹھکر کمرے مین بیٹھیے - وہان سے بھی تو نظارہ جمال ممکن ہی -

ہمایون فر - یہ سچ ہی مگر بندہ نواز -

آئین رضوان بھی جو لینے تو نجاؤن سوے خلد
ٹھن گیا کوچہ جانان کا ارادہ دل مین

سمجھا بجھا کر کمرے مین لیگئے - شہزادہ بلند ارادہ نے کہا آپ مجھے کوئی پاگل نہ سمجھ لیجیے گا مگر کیا کرون دل ہاتھ سے جاتا رہا - سیکڑون ہی تدبیرین کین مگر ہمت نہ بڑھین - نواب صاحب نے کہا بھائی کچھ خیر ہے بھلا وہان کسی کا گذر کیونکر ممکن ہی - اس خیال سے درگذرو - ورنہ مفت مین جگت ہنسائی ہوگی -

ع - چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی -

شہزادہ - بھائی مین تو نکاح کرنا چاہتا ہون - یہ بھی کوئی گناہ ہی -

نواب - واللہ! تو پھر یہ ہاے ہاے کاہے کی ہی یہ کون مشکل بات ہی -

شہزادہ - ہاے مشکل تو یہی ہی کہ آسان نہین - آپ ہی ہماری مشکل آسان کیجیے تو جانین -

نواب - مین بیڑا اٹھاتا ہون - اٹھوارے کی مہلت دیجیے بس زیادہ نہین -

شہزادہ - ارے یار تم جھٹلاتے ہو -

نواب - کیا خوب - اس وحشت کے صدقے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آپ ذرا صبر تو کیجیے۔

شہزادہ۔ واہ بس یہی تو مشکل ہے سُننا نہین۔ ؎

بکوے صبر عاشق رہ نیابد	رہِ عشق و صبوری مُشترک نیست

نواب۔ حضرت سُنیے وہ جو آپ سُنتے اور پُرانی کتابون مین پڑھتے آئے ہین کہ عاشقون کا حال ابتر ہوتا ہے اور شہزادون نے تاج و تخت پر پا مردی سے لات ماری اور توتے کی زبانی کسی شہزادی کے حُسن گلوسوز کی گرماگرمی سُنکر جنگل اور کوہ و ہامون کی راہ لی اور وہان ساحر ملا اُسنے کہا آنکھ بند کر آنکھ بند کی اور منزلِ مقصود پر دَن سے داخل ہو گئے اور وہان ایک دیو سے مقابلہ کیا اور اُسکو نیچا دکھایا اور بادشاہ نے پوچھا بول کیا مانگتا ہے کہا ہم صرف یہ چاہتے ہین کہ شہزادی کے ساتھ عقد ہو یہ تو سب ڈھکوسلا ہے حسبِ عقل و حسبِ عادت دونون طرح محال ہے۔ لیکن اگر ایسے ہی آپ از خود رفتہ ہین تو مین فکر کرونگا۔ آپ مطمئن رہیے۔ آپ بادشاہ کی نسل سے ہین اور ماشاء اللہ حسین خوبرو کمسِن تربیت یافتہ ہونہار خوش سلیقہ متمول وجہ کیا کہ شادی نہو اور محبوب مطلوب نہ ملے۔

شہزادہ۔ آپ کی تقریر وہ چھّے دار ہوتی ہے کہ جادو بھی اُسکے مقابل مین گرد ہے۔

نواب۔ کیا! چھّے دار تقریر کیا معنی۔ ابھی مین کل ہی تو فکر کرتا ہون۔

شہزادہ۔ کچھ ہمنے اِتنے دنون خاک چھان کر پایا کچھ آپ اب تدبیر کرینگے۔

نواب۔ گستاخی معاف آپ کی تدبیر تو خالی از جنون نہ تھی اور ہم ایک قرینے سے چلینگے۔ تدبیر تدبیر مین بھی زمین آسمان کا فرق ہے۔

شہزادہ۔ ہمنے تو وہ فکر کی کہ آپکے بھی وہم و گمان مین بھی نہوگی۔ عورت کا بھیس بدلکر اُنسے ملے اور پھر اپنے کو ظاہر کر دیا کہ ہمایون فر ہمین ہین۔ ؎

اُن مقامون پہ مقدّر نے مجھے پہونچایا
منزلون مجھسے مرے وہم و گمان دور رہے

نواب۔ لاحول ولا قوۃ یہی تو پاگل پن ہے آپ کا۔ بھلا کیسکے یہان اسطرح چلا جانا کونسی دانائی ہے جب ہی آپ سے وہ کھنچی ہوئی ہین سمجھی ہونگی آدمی خبطی ہے۔

شہزادہ۔ ارے یار جو چاہو کہو۔ مگر دُکان حُسن چمکی ہوئی دیکھین تو ہزار جان سے گاہک کیون نہون۔ اُسکو جنون کہو یا فطرت یا سودا۔ ہم تو یہ سودا ضرور خریدینگے۔ ؎

وہ گیسوے مشکین مری آنکھون سے نہان ہے
سودے کا سا عالم ہے نہایت خفقان ہے

والله آنکھ بھر دیکھا بھی نہ تھا کہ نظر سے نہان ہوگئین۔

ادھر تو یہ باتین ہوتی تھین اب اُدھر کا حال سُنیے کہ نامحرم کو دیکھکر چارون پریان شوخی اور ادا کے ساتھ طرارہ بھرکے نظر سے غائب ہوگئین۔

حسن آرا اور سپہر آرا تو ہمایون فر سے خوب واقف تھین مگر جہان آرا اور گیتی آرا نے دانتون کے تلے اُنگلی دبائی اور متحیر ہو کر یون باتین کرنے لگین۔

جہان آرا۔ اے کون تھا۔ شکل صورت سے تو کوئی رئیس معلوم ہوتا ہے۔

حسن آرا۔ (دبے دانتون) ہین ایک۔ اِسی مکان مین رہتے ہین۔

سپہر آرا۔ کبھی باہر رہتے ہین کبھی سامنے والی کوٹھی مین۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گیتی آرا - یہ دبے دانتوں کیوں کہتی ہو - بتاؤ تو - آخر ماجرا کیا ہی -

جہان آرا - ہان ہو کچھ دال مین کالا کالا ضرور جبتک آگ نہین ہوتی دُھوان نہین اُٹھتا -

حسن آرا - اوہ واہ ہو - اور سُنیے گا - اَب رنگ لائی گلہری -

جہان آرا - بہن ہین یہ گٹھلک کی باتین اچھی نہین معلوم ہوتین -

حسن آرا - (مسکرا کر) اوہ تو اچھی آتین -

گیتی آرا - یہ ہے کون - بے جان پہچان کے اِتنا ڈھیٹ نہ ہوتا -

سپہر آرا - ای خیر ہو کہان اسوقت -

گیتی آرا - مین تو وہین جہان تم ہو - مگر -

سپہر آرا - ہان مگر — کیا - بس مگر ہی مگر -

حسن آرا - مگر دریا مین -

سپہر آرا - یہان مگر کا کیا کام -

گیتی آرا - تو اب اِس کھیڑے سے کیا واسطہ - صاف صاف بتا دو نہ -

حسن آرا - بہن ایک شہزادے ہین - بڑے امیر آدمی ہین - اِسوقت ہم سبکو یہان بیحجاب کھڑے دیکھ لیا ہین کیا معلوم تھا کہ اِتنے وقت یہ بھی کوٹھے پر برآمد ہونگے ورنہ نہ آتے -

سپہر آرا - تو آخر آپ دونون بہنون کی سمجھ مین کیا آتا ہے -

گیتی آرا - اب مین کیا کہون (مسکرا کر) بڑا ٹیڑھا سوال ہی -

سپہر آرا (تنک کر) اوہ واہ ہی - خوب - یک نشد دو شد -

یہ باتین ہوتی ہی تھین کہ عباسی مہری ولایتی انار اور سیب لائی جہان آرا بیگم نے کہا عباسی یہ سامنے والی کوٹھی مین کون رہتا ہی - عباسی مسکرا کر بولی حضور یہ حال ہمسے نہ پوچھیے یہ بڑی کہانی ہی - کبھی دن فرصت کے وقت عرض کرونگی -

جہان آرا اور گیتی آرا کا ماتھا ٹھنکا اب یقین واثق ہو گیا کہ اُنکا گمان بے اصل نہ تھا - کہا - نہین اِسی دم بتاؤ اور ضرور بتاؤ -

عباسی - حضور اِسمین شہزادے رہتے ہین - ہمایون فر ابھی اُٹھتی جوانی ہی - کوئی بیس بائیس برس کا سن ہوگا - بڑے قبول صورت اور کلّے ٹھلّے کے گبھرو ہین - سپہر آرا بیگم کے ساتھ نکاح پڑھوانا چاہتے ہین مین جب نادر مرزا کے ہان نوکر تھی تو اُنکی سالی نے آن کر کُل باتین کہی تھین - اور ہمایون فر کے حُسن کی بڑی تعریف کرتی تھین -

گیتی آرا - کِن کی سالی نے کہا ؟ ہمایون فر کی ؟ -

جہان آرا - کیا شادی ہو گئی -

عباسی - حضور نادر مرزا صاحب کی سالی کی زبانی مین نے سُنا تھا - ہمایون فر کی شادی ابھی نہین ہوئی - وہ کہتے ہین کہ شادی ہو تو سپہر آرا ہی کے ساتھ ہو - اور نہین تو پھر نہو -

سپہر آرا - (ہنسکر) ای چپ بھی رہ واہ بڑی وہ بنکے آئی ہو وہان سے -

عباسی - تو اِسمین چوری کیا ہی - کیا بیاہ کسی کا ہوتا نہین ؟ -

سپہر آرا - (ہنسکر) اللہ جانتا ہی ہمین ہنسی آتی ہی -

راوی - کیون نہین - ہنسی ضرور آتی ہوگی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کیونکر نہ ہمنشین سُنکر حالِ دلِ عاشق کو کم سِن ہین وہ کیا جانین ارمان کسے کہتے ہین

اتنے مین کسی نے ہمایون فر کے محل سے یہ شعر گانا شروع کیا ۔

تُم ذرا پہلو سے اُٹھے ہم تڑپ کر رہ گئے یون بھی دیکھا تھا کسیکا دم نکلتے ہوئے

عباسی ۔ یہ حضور اُنھین کی آواز ہی ۔ اللہ جانتا ہی ۔ وہی ہین ۔۔

سپہر آرا ۔ (ہنسکر) ای کیون جھوٹ موٹ قسم کھاتی ہو عباسی ۔

حُسن آرا ۔ انکو ہمایون فر نے کچھ رشوت دی ہی جبہی اُنکی سی کہہ رہی ہین ۔

گیتی آرا ۔ جو یہ بات ہی تو ہم خالہ جان سے کہینگے ۔ کیا برا کیا ہی ۔ ابھی نو عمر ہین بیس اکیس برس کا سن اور شہزادے حسین ۔ روپیہ والے ۔ کیا برائی کیا ہی ۔ ہم خالہ سے ضرور کہینگے ۔

جہان آرا ۔ مگر پہلے انکی ۔ (حسن آرا) تو فکر کرو ۔

گیتی آرا ۔ اس بکھیڑے مین ہم نہ پڑینگے مگر سپہر آرا کے لیے تو خالہ جان سے ضرور کہینگے چاہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جائے ۔ ہمایون فر کو ہمنے اسوقت آنکھ بھر کے دیکھ لیا ہی ۔ بڑے خوبصورت ہین اور ابھی چشمِ بددور کل کے لڑکے ہین ۔

سپہر آرا ۔ (ہنسکر) وہ خوبصورت کیا معنی بلا تشبیہ یوسفِ ثانی سہی مگر اپنی اپنی پسند ہی ۔ شادی بیاہ مین کسی کا کیا اجارہ ۔ اور کل کے لڑکے کیا معنی ۔ کیا ننھے ہین کچھ ؟ ۔

جہان آرا ۔ بہن سُنو ۔ تم چاہے لاکھ بنو ۔ دل کی بات کہین چھپی رہتی ہی ۔ آنکھین کہے دیتی ہین ۔ انداز چھپانے سے نہین چھپتے ۔ کوئی لاکھ پوشیدہ رکھے تو کیا ہوتا ہی ۔

عباسی ۔ حضور شہزادے بہادر کا خدانخواستہ بُرا حال ہے ۔ دن رات یہی کہتے ہین کہ کسی طرح سپہر آرا کے ساتھ نکاح ہو ۔

سپہر آرا ۔ (تنک کر) سُنا عباسی تم ان باتون مین نہ بہت دخل در معقولات دیا کرو ۔ تم نہ جا کے نکاح پڑھوا لو تم بھی تو جوان جہان ہو ۔

عباسی ۔ ای حضور مجھ غریبنی کے ساتھ کون شادی کریگا ۔ بھلا ۔ اور نہ کہ شہزادے بادشاہ کی اولا ۔ وہ تو نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھین ۔

سپہر آرا ۔ (ہنسکر) ہان ! سچ کہنا جا کے دیکھ لو ۔ دیکھو نظر اُٹھاتے ہین کہ نہین ۔

گیتی آرا ۔ باتین بناتی ہی لڑکی ۔ ہم ابتک بولتے نہ تھے کہ چھوٹی بہن ہی کون کہے ۔ شادی نہ کروگی تو کیا بن بیاہی ہی رہوگی ۔ آخر برائی کیا ہی اللہ کا دیا سب کچھ ہے ۔ بزرگون کا نام ۔ باپ دادا شاہی کرتے تھے ہمہ شما ہزارون خدمت کو ۔

اِسپر حُسن آرا ہنس دی اور بہن کو گلے لگا کر بولی ۔ گیتی آرا بہن ذرا سمجھ بوجھ کے بات کیا کرو ۔ کہنے کو تو کہہ جاتی ہو مگر خیال نہین رہتا کہ مین کیا کہتی ہون ۔ یہ ابھی کونسا کلمہ کہا تھا ۔ گیتی آرا نے کہا تم تو سیدھی بات کبھی سمجھتین ہی نہین بہن سیدھی باتین کرو جو سب کی سمجھ مین آئین ۔ یہ تم ہنسین کس بات پر اسوقت تو ہنسی کی کوئی بات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جو ڈی نہین۔

سپہر آرا۔ ہم سمجھ گئے۔ آپ نے کہا نہ تھا ہم شرارت کے لیے رہتے تھے۔

سپہر آرا بہت ہی ہنسی گیتی آرا نے کہا کھلی ہی جاتی ہین کہ ہماری سفارش کرنے بن جاتی ہو۔ دل مین پیار اور ظاہر مین انکار۔ مگر ہمسے کبتک اُڑوگی بھلا۔

جہان آرا اور گیتی آرا دونون بہنین ملکر بڑی بیگم کے پاس پہونچین۔ جہان آرا نے بڑی بیگم سے یون گفتگو کی۔

جہان آرا۔ خالہ جان اَب دعوتین نہ کھلوا ئیے گا کیا منظور کیا ہو۔

بڑی بیگم۔ کیسی دعوتین بیٹی۔ جوجی چاہے پکواؤ کھاؤ منع کسنے کیا ہو۔

جہان آرا۔ ای یہ دعوتین نہین خالہ جان۔ بڑی دعوت جس مین آپ کے ہزار دن روپیہ صرف ہون اور ہفتون تک ناچ رنگ رہے۔

بڑی بیگم۔ کیا کہا۔ ہم سمجھے نہین۔ ناچ رنگ کیسا۔ ابھی تو ڈومنیون کا گانا سُن چکی ہوا ئیں روز جی چاہے تو پھر بلوا بھیجنا۔

گیتی آرا۔ نہین خالہ جان۔ یہ نہین۔ اِنکا مطلب یہ ہی کہ اَب ہماری بہنون کی شادی کی فکر نہ کیجیے گا۔ اَب اللہ کی عنایت سے سیانی ہوئی ہین۔ اَب کچھ فکر تو ضرور کیجیے۔

بڑی بیگم۔ اَب کسیدن فرصت کے وقت کہونگی۔ وہ جانین تم جانو۔

گیتی آرا۔ خالہ جان یہ جو سامنے رہتے ہین شہزادے یہ کیا بُرے ہین کچھ۔

بڑی بیگم۔ سچ تو کہتی ہو مین اَبتک خیال ہی نہ تھا انکا۔

گیتی آرا۔ کوئی ایسے ویسے ہین کیا۔

بڑی بیگم۔ اچھا دیکھو۔ فکر کرونگی۔ سپہر آرا کے لیے اچھے ہین۔ ابھی لڑکا ہی تو ہی۔

بڑی بیگم سے پکّی پوڑھی کرکے جہان آرا اور گیتی آرا پھر چھت پر آئین حُسن آرا بیگم مینا بازار پڑھ رہی تھین۔ دُکان جوہری کجکلاہ کہ درۃ التاج سربلندی و قرۃ العین عزیزی و جگر گوشۂ ارجمندی ست مملو بدر یا در یا قرۃ العین صدف و مالامال بجدن معدن جگر گوشۂ کان است۔

گیتی آرا۔ چلو اسے رکھو مطلب کی بات سُنو ہمنے خالہ جان سے جاکر کہا اُنھون نے منظور کرلیا۔ ہمنے کہا کہ یہ شہزادے جو سامنے رہتے ہین کیا بُرے ہین۔ بڑی تعریف کی خالہ جان نے کہا ہمکو بھی پسند ہی یہ کرینگی کیا بیچاری اماں جان کا کہنا ٹال دینگی اور وجہ کیا کوئی کالا کلوٹا ہوتا تو ہم خود نہ کہتے۔

سپہر آرا مہتابی پر ہمایون فر کی چاہ مین گئین۔ لگی بُری ہوتی ہی کنکھیون سے چپکے چپکے شہزادے پر نظر ڈالی۔ اُسوقت مرزا ہمایون فر دوشالہ اوڑھے ہوئے کمرے مین بیٹھے حُقّہ پی رہے تھے۔ سپہر آرا نے آہستہ سے کنکری پھینکی۔ شہزادے نے جو گردن پھیری تو سپہر آرا کا چاند سا مکھڑا نظر آیا۔ مگر سپہر آرا جھپ دکھا کر فوراً ہٹ گئی۔

ہمایون فر۔ واہ۔ بھلا ایسی ستم ظریفی سے کیا ملتا ہے۔ خدا کے لیے ایک نظر دیکھ لو۔

س۔ آرا مین کھڑی بھی صورت تو نہین دکھائی مگر ڈوپٹے کے آنچل کو ہوا کے رُخ چھوڑ دیا۔

ایک خدمتگار نے جو اُنکی تقریر سُنی تو اوپر آیا۔ دیکھا اکیلے کھڑے ہوئے ہین گھبرایا کہ یہ ماجرا کیا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ڈرتے ڈرتے یون کہا۔

خدمتگار۔ حضور کس سے باتین کرتے تھے۔

ہ۔ دیوار و در سے۔

خ۔ یہان تو کوئی آدم زاد اسوقت نہین ہی۔

ہ۔ اچھا تم جاؤ حقہ بھر لاؤ۔

خ۔ حضور حقہ بھر ا رکھا ہی۔ ابھی سُلگا بھی نہین خداوند۔

ہ۔ اچھا جاؤ پان بنا لاؤ۔

خ۔ گلوریان بھی خاصدان مین بنی رکھی ہین۔

ہ۔ اچھا کچھ اوڑھنے کے لیے لاؤ جا کے۔

خ۔ خداوند۔ وہ کیا دوشالہ رکھا ہی۔

ہ۔ (جھلا کر) پھر جہنم مین جا کمبخت۔

خ۔ فوراً نیچے چلا گیا۔

وہان اکر آدمیون سے کہا کہ آج حضور کا مزاج کچھ بگڑا ہوا پایا۔ پان مانگے۔ مین نے کہا سامنے رکھے ہین خداوند۔ کہا حقہ بھر لاؤ۔ عرض کیا بھرا ہوا ہی۔ پھر اوڑھنے کو مانگا عرض کیا کہ دوشالہ حاضر ہی بس اسپر جھلا اُٹھے۔

مصاحب۔ سزا تمھاری۔

دوسرا ہم۔ تم اسی لائق ہو۔ جانگلو بیوقوف۔

سپاہی۔ خدمتگاری کرنے چلے ہین۔ کبھی کسی رئیس کے ہان رہے ہو۔

رفیق۔ مطلب سرکار کا یہ تھا کہ اسوقت ٹل جاؤ۔

خدمتگار۔ یہ کیون۔

رفیق۔ تمھارا سسر اور کیون۔ پاگل کہین کا۔

خ۔ ہم تو کچھ سمجھے وجھے نہین۔

سپاہی۔ اجی وہ سامنے والی چھوکریان جانتے ہو کہ نہین جانتے۔

خ۔ ہان ہان بیگمین۔

س۔ بس اُنھین پر سرکار ریجھے ہوئے ہین۔

خ۔ بس جاؤ بھی۔ سٹری مر گئے اولاد چھوڑ گئے کہان وہ کہان ہمارا کوٹھا۔ عجب آدمی ہو تم۔

س۔ اب تم کسی کی مانو گے تھوڑا ہی۔

ر۔ اچھا اس بکھیڑے سے کیا مطلب۔ تم ایسے وقت وہانسے ٹل جایا کرو۔

شہزادے نے یہ شعر باواز بلند پڑھا۔

جنگجو کجکلہان صلح وصفا نیز کنند
غنچہ سازند دل وکار صبا نیز کنند

واسطے خدا کے ایک نظر ادھر دیکھو صورت تو دکھا دو۔

سپہر آرا نے ہاتھ دکھایا۔

ہ۔ اس دستِ حنائی کے قربان۔ مگر۔

قانع بہ تجلی نشود شائق دیدار
پروانہ بہ مہتاب تسلی نتوان کرد

مین تو صورت کے نظارے کا طالب ہون۔

طالب نظارہ ام پردہ برافگن زرخ
پیش صف راستان شعبدہ بازی مکن

جب سپہر آرا بیگم کو معلوم ہوا کہ گیتی آرا اور جہان آرا آگئین تو دل مین سوچی کہ بیڈھب ہوئی اب یہ دونون تاڑ جائینگی۔ ناچار مہتابی سے اُتری۔ جہان آرا نے کمرے مین حسن آرا سے پوچھا کہ سپہر آرا کہان ہی۔

حسن آرا۔ ابھی ابھی یہان تھین۔ کیا جانے کہان چلی گئین۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مغلانی - وہ کیا اُتر رہی ہین مہتابی پر سے -

جہان آرا - (گردن پھیر کر) این! ایلو وہ تو مہتابی کی ہوا کھا رہی تھین -

گیتی آرا - (مسکرا کر) چہ خوش - یہ کہیے -

سپہر آرا بہت ہی شرمائی مگر مجبوری کا مقام تھا - کرتی کیا مہتابی سے اُترتے ہوے مغلانی اور تینون بہنون نے دیکھ لیا تھا - اب جہان آرا نے بنانا شروع کیا -

جہان آرا - کہان گئی تھین آپ -

سپہر آرا - (لجا کر) واہ مین دیکھتی تھی کہ وہ ہین یا چلے گئے -

ج - ای تو منھ کیون لال ہوا جاتا ہی -

گ - آخر شرماتی کیون ہو -

س - ای واہ - دونون بہنین ملکر ہمین بناتی ہو -

گ - بتاؤ تو آخر شب مہتابی پر کسکو دیکھنے گئی تھین -

س - بس اب چھیڑ خانی نہ کرو باجی -

گ - ای لو پھر شرما گئین -

ج - نہین اب شادی ہونا مشکل نہین ہی -

گ - سپہر آرا کی چتونون سے ہم پہلے ہی تاڑ گئے تھے -

س - جی ہان - آپ کا کیا کہنا - آپ یون ہی تاڑ لیا کرتی ہین -

ج - وہ تو بہت گرویدہ ہین مگر ڈھیل ہماری ہی طرف سے ہوئی -

گ - ڈھیل نہین اسے بیوقوفی کہتے ہین - ہم پوچھتے ہین آخر ان مین عیب کیا ہی - بولو - نک سک سے درست ہین گورے چٹّے ہین - روپیہ والے ہین - ابھی ماشاء اللہ کم سن ہین - خاندان کیسا کہ لاکھون کرورون مین ایک - پھر برائی کیا ہی -

جہان آرا - بہن تو ناحق منھ تھکاتی ہو - یہ شادی ٹل نہین سکتی -

سپہر آرا - ای اللہ اللہ کرو بہن -

ج - چلو بس خاموش رہو - آپ ہین کیا اُنکے مقابل مین -

سپہر آرا - ایڑی چوٹی پر ایسے باون ہزار کو قربان کر دون -

گیتی آرا - او ہو - او ہو - اپنے حسن کا بڑا غرّہ ہی آپ کو -

ج - تو جو کوئی کسی کا دل یون بیدردی سے دُکھائے -

حسن آرا - آپ اماجان سے کہیے اور ہمارے سامنے کہلا دیجیے تو بس پھر چٹ پٹ فکر ہو جائے -

س - چٹ مری منگنی اور پٹ مرا بیاہ - (مسکرا کر) یہی مثل یاد آئی ہوگی - اچھا صاحب یون ہی سہی -

گ - جو وہ سُن لین - کہ گیتی آرا بیگم ہماری سفارش کرتی ہین تو ہمارے بڑے احسانمند ہون -

س - آپ ہین کس خیال مین -

گ - اس خیال مین کہ تمھارا اور ہمایون فر کا عقد ہو -

س - ہو چکا ہمین پسند ہی نہین -

ج - کیا نہین پسند ہی -

س - نکاح کرنا - ہم بن بیاہے ہی رہینگے - ہم شادی کرنا چاہتے ہی نہین - اسمین کسی کا کیا اجارہ ہی -

گ - دنیا جہان مین ایسی کوئی بھی عورت تھی جنے شادی نہ کی ہو -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سپہر آرا۔ ایک زیب النسا ہی تھی۔

گیتی آرا۔ کون زیب النسا۔ ای یہ نادر مرزا والی زیب النسا۔ دو لڑکے آگے کھیلتے ہین تمھارے نزدیک اُسکا بیاہ ہی نہین ہوا۔ واہ۔

سپہر آرا۔ خوب سمجھین (مسکرا کر) خوب سمجھ گئین۔

گ۔ چلو بیٹھی رہو بس۔

سپہر آرا۔ اُس زیب النسا کا ذکر کرتی ہون جو عالمگیر بادشاہ کی بیٹی تھی۔

گیتی آرا۔ تو بادشاہ کی بیٹی اور بن بیاہی رہی۔

سپہر آرا۔ خاتون جنت کی قسم بن بیاہی تھی۔

گ۔ ای ہی۔ چلو بس جھوٹی قسمین نہ کھلاؤ۔

سپہر آرا دل ہی دل مین کھلی جاتی تھی کہ اب ہمایون فر کے ساتھ شادی ہوگی اور برسون کی تمنائین پوری ہونگی۔ مگر ظاہر مین گویا دل لگی ہو رہی تھی اسطرح پیش آتی تھین بات ہوئی اور مسکرا دیا بات ہوئی اور قہقہہ لگایا۔ حسن آرا نے بھاپ لیا کہ سپہر آرا کا عشق روز بروز بڑھتا جاتا ہی لہذا اِنکو جرأت ہوئی کہ اس معاملے مین بات چیت کرین بڑی بیگم کے پاس جا کر کہا کیون اماجان گیتی آرا بہن کہتی تو ٹھیک ہین۔ پھر اب کچھ فکر ہونی چاہیے۔

بڑی بیگم۔ ہان ہان۔ مین غافل نہین ہون۔

ج۔ تو پھر اب کب۔

ب۔ دیکھو کسی سے کہون سنون۔

گ۔ اُنکے کوئی عزیز رشتہ دار ہین ہے ضرور ہونگے۔

ب۔ ہان ہان۔ نواب جعفر کے ہان اُنکی پھوپی کی بیٹی بیاہی ہی اور مرزا اسکندر بخت اُنکے حقیقی چچا ہین۔ اُنکی بیوی ہم مین سے بھی دور دراز کا رشتہ ہی۔

حسن آرا۔ بس اُنھین کو بلا لیئے۔

ب۔ آج بھبھون گی مہری کو۔

عباسی۔ حضور ان دونون خاندانون کو مین جانتی ہون جب کہیے جاؤن۔

ح۔ ذرا بناؤ چناؤ کرکے جانا۔

راوی۔ وہ یون ہی بناؤ چناؤ کیے رہتی ہین آپ کی تعلیم کی کیا ضرورت ہی۔ اور لاکھ بناؤ کا ایک بناؤ بی عباسی کی جوانی ہی۔

ح۔ سمجھی کہ نہین۔

ع۔ حضور یہ تو آپ تب کہین جب کبھی پولی حیران دیکھا ہو۔ ٹنڈ منڈ رہنے سے ہمین آپ نفرت ہی۔ اِس ٹھسے سے جاؤن کہ ہمایون فر بہادر کی لونڈی پر بھی نگاہ پڑے۔

ج۔ کیسا دیدہ دلیل ہی۔ بڑی زبان دراز عورت ہی۔

گ۔ یہ چھوکری تو گھوڑے پر سے شہسوار کو اُتار لے وہ بلا کی عورت ہی یہ۔

ح۔ جی اور کیا بوٹی بوٹی مین شوخی بھری ہی۔

ج۔ لے خالہ جان پھر عباسی کو بھیجو۔

ب۔ ذرا تامل کرو بیٹی۔ دو ایک سے پوچھ لین۔ سوچ سمجھ لین۔ کسی سے پوچھین کسی سے کچھین تب تو کہین۔ یا یون ہی اٹکل پچو۔

ج۔ ہان اچھا یہانتک تو مضائقہ نہین ہی۔

ح۔ اِسمین ہم خوش ہمارا خدا خوش۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بڑی بیگم - ذری سپہر آرا سے تو پوچھ لو - دیکھو منظور ہی یا نہین -

حسن آرا - ہمسے پوچھ لیجیے اماجان -

گیتی آرا - (ہنسکر) این! اسکے کیا معنی -

جہان آرا اور گیتی آرا نے ملکر حسن آرا کو خوب بنایا اور حسن آرا بیچاری اسوقت بن گئی بڑی بیگم نے کہا تھا کہ سپہر آرا سے پہلے دریافت کر لو - اسپر حسن آرا بولین کہ ہمسے پوچھ لیجیے - مطلب یہ تھا کہ ہم سپہر آرا کے دل کی باتین خوب جانتے ہین ہم سے دریافت فرمایئے - ہم اُنکی ٹھیک ٹھیک راے سے اطلاع دینگے - مگر ان دونون نے حسن آرا کے چھیڑنے اور دو گھڑی کی دل لگی کے لیے یہ معنی لگائے کہ حسن آرا اپنی شادی چاہتی ہین - جبھی کہتی ہین کہ ہمسے پوچھ لیجیے - مطلب یہ کہ پہلے ہمسے دریافت فرمایئے پھر سپہر آرا سے پوچھیے گا - حالانکہ حسن آرا کا مطلب یہ نہ تھا -

جہان آرا - ہان تو پہلے تم سے پوچھین - اچھا پوچھا جواب دو -

گ - تو پوچھنے کے طریق سے پوچھو یہ کیونکر پوچھتی ہو -

ج - اچھا حسن آرا بہن اگر مرزا ہمایون فر کے ساتھ تمھاری شادی ہو تو تمکو پسند ہی یا نہین -

حسن آرا - تو ہمنے یہ کہا تھا کہ ہمسے پوچھو ہمنے تو یہ کہا تھا کہ سپہر آرا سے کیا پوچھتی ہو -

گیتی آرا اور جہان آرا حسن آرا کو لیکے ہنستی ہوئی اوپر گئین - دیکھا سپہر آرا بڑے ٹھسے سے ٹہل رہی ہین -

جہان آرا - لو بس بات ٹھیک ہو گئی - اب ذرا سی بھی کسر نہین ہی -

گ - اللہ جانتا ہی - ہنستے نہین خالہ جان نے منظور کر لیا اور کہا سپہر آرا سے بھی ذکر کر دو -

سپہر آرا - ذکر کیسا - واہ - ایک عورت شادی ہی نہین کرتی آپ کی کچھ زبردستی ہی یا اماجان کی زبردستی ہی - اللہ جانتا ہی ہم نہ مانینگے - نہ مانینگے اپنے اپنے اوپر سب کو اختیار ہی اسمین کسی کا اجارہ تھوڑا ہی ہی کچھ

ج - اور حسن آرا بیگم تو کچھ اور ہی کہ آئین -

س - کیا کہ آئین باجی جان - کہین ایسا غضب نکردینا ہم نہ مانینگے -

ج - یہ تو خود ہی کودی پڑتی ہین - وہان کہ آئین کہ پہلے ہمارے لیے پیغام ہو - پھر سپہر آرا کے لیے - اب تم جانو یہ جانین ہم نہین جانتے -

گ - ہان بس ہم سے کیا واسطہ مگر خالہ جان نے بھیجا ہی کہ جاکے پوچھو جو کہو وہ ہم اُنسے کہدین - ہمکو کیا -

ج - ہمکو تو سمجھانے سے کام تھا - بیاہ تمھارا ہوگا چین تم کروگی شہر بھر کی شہزادیون اور شہزادون سے رشتہ ہوگا پادشاہزادی بنکے رہوگی لاکھون کے جواہرات پاس ہین زیور کی انتہا ہی نہین - نقد روپیہ الگ نوٹ الگ اور ساڑھے تین ہزار کا وثیقہ مہینے کے مہینے ملتا ہی پھر بھلا کس بات کی کمی ہی -

سپہر آرا - وثیقہ کہین بھی مہینے بھر مین ملجاتا ہی -

گ - اے وہ دس برس مین ملا سہی حساب تو ماہواری ہی اور خوبصورت ابھی مسین بھیگتی ہین -

حسن آرا - تو تم اُنسے اسقدر اصرار کیون کرتی ہو ہمنے تو یہ دیا کہ منظور ہی - منظور منظور - منظور -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جہان آرا- تمکو تو اپنے لیے منظور ہی اور ہمکو اُنکے لیے منظور ہو سکے-

حسن آرا- آپ تو بات بات مین مذاق کرتی ہین اور ہم معاملے کی بات کہتے ہین- سپہر آرا کہہ دو منظور ہی-

سپہر آرا- باجی جان آج رات کو غور کرلین تو پھر عرض کرین-

جہان آرا اور گیتی آرا دونون ہنس پڑین اور کہا لو مبارک-

حسن آرا بولین ہم تو پہلے ہی سے جانتے تھے مگر کبھی موقع نہ ملا-

اور پھر یہ بات بھی تھی کہ اماجان سے ہمنے دیدہ و دانستہ ان باتون کا تذکرہ نہ کیا- اسکی ایک خاص وجہ تھی اب آپ دونون نے کہا تو ہمنے بھی ساتھ دیا- مگر اب ہمکو یقین ہی کہ شبھ گھڑی شادی ہوجائیگی- اب بیاہ رک نہین سکتا کسی طرح سے رکتا نظر نہین آتا اللہ کرے شبھ گھڑی نکاح ہو- دونون دولھا دلھن ہنسی خوشی رہین- جہان آرا بولی ابھی سے دولھا دلھن نہ بناؤ- شاید وہ نہ منظور کرین حسن آرا نے کہا- واہ- وہ اور نہ منظور کرین ابھی ایسا ہو سکتا ہی-

ج- کیا جی خوش ہی اسوقت کہ بس کچھ نہ پوچھو اللہ جانتا ہے-

گ- اللہ کرے جلد دروازے پر شہنائی کی آواز آئے-

اسکے بعد حسن آرا اور سپہر آرا تخلیے مین باتین کرنے لگین

قلعے کا محاصرہ

دوسرے روز سے ترکون نے قلعہ کا محاصرہ شروع کردیا تین جانب سے قلعے کو محصور کرلیا- مگر چوتھی طرف دقت تھی- اوّل تو وہان تک جانے کے لیے ایک دریا حائل تھا- ترکی انجنیر دریا عبور کرنے کی آسانی سے فکر کرسکتے تھے مگر دریا قلعے کی دیوار سے ملحق تھا اور اُسی مقام پر روسیون کی توپین چڑھی ہوئی تھین روسی گولہ انداز خدا سے دعا مانگتے تھے کہ کہ ترکی اِس طرف آئین تو ہم پرے کے پرے توپ کے مُھرے اُڑا دین-

ترکی کالم اُس طرف بڑھا تو روسیون نے قلعے سے توپین چلائین- گیارہ ترکی زخمی ہوے اور دو پیادے اُسی مقام پر لوٹ گئے- روسیون نے بہت عجلت کی ورنہ اگر ذرا اور ٹھہر جاتے تو پھر پورے کالم کی خیر نہ تھی افسر کمانیر نے اُسوقت کسیقدر گھبرا کر کہا شکر ہی کہ وہ ہی کے ماتھے گئی ورنہ بڑی بیڈھب ہوتی- اب ترکون نے چوتھی جانب سے قلعے کے گھیرنے کا عزم فسخ کردیا اور روسی قلعے مین چپ چاپ بیٹھے تھے- اُنکو خوب معلوم تھا کہ ترکی فوج قلعہ خالی کرائیگی لہذا بھاگ جانے کی ایک راہ تجویز کرچکے تھے اور سوچتے تھے کہ اگر ترکون نے گولہ اندازی شروع کردی تو جب تک ہمارے پاس گولہ بارود ہی تب تک جواب دین گے اور جب سامان ختم ہوجائیگا تب چپکے سے قلعہ چھوڑ کر نکل بھاگینگے- دونون اپنے اپنے گھات مین تھے- افسر کمانیر نے کہا کہ کانون سے دو کوس پورب کے رخ روسیون کا ایک رسالہ آپہونچا ہی- دس سوار خبر لانے جائین- ورنہ پھر ذرا ٹیڑھی کھیر ہی-

ایک پاشا- آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ روسیون کا رسالہ آگیا ہی-

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کمانیر ـ ابھی ایک شخص نے آن کر بیان کیا ـ خبر معتبر معلوم ہوتی ہی ـ

دوسرا پاشا ـ ایک رسالہ آن پہونچا ـ فوراً خبر لانی چاہیے ـ

تیسرا پاشا ـ قلعے کی تو قلعی کھل گئی ـ یہان تو بالکل سناٹا ہی ـ

علیقو پاشا ـ ہان نہین تو اب تک گولہ نہ چلتا ہوتا ـ

آزاد ـ تو اگر اُدھر سے نہ چلے تو کیا کچھ فرض ہی کہ ہم بھی خاموش ہی رہین ہم تو گولے اُتارین ـ اُنکا مصالح تو خالی ہو گیا نہین دَم نہ لینے دیتے ـ

کمانیر ـ ہمنے سُنا ہی کہ اس گانون کے پورب کے رُخ روسیون کا رسالہ قلعے والون کی کمک کے لیے آن پہونچا ہی جب تک اس خبر کی تصدیق یا تکذیب نہو گی ہم کوئی کارروائی نہ کرینگے ـ

آزاد پاشا نے اجازت لیکر گھوڑے کی باگ اُٹھائی دس سوار ساتھ لیے اور چلے کوئی کوس بھر کے فاصلے پر گئے ہونگے کہ روسیون کا رسالہ سامنے سے نظر آیا جو سوار گرد آوری کر رہے تھے اُنمین سے کوئی چالیس پنیتالیس اُنکی طرف جھپٹے اِدھر آزاد پاشا نے گھوڑا بھگایا اُدھر اُنھون نے اُنکا پیچھا کیا گو آزاد کا گھوڑا بڑا تیز اور سُبک خیز تھا مگر روس کے دو افسر اور تین سوارون نے اُنکے گھوڑے کے قریب آن کر للکارا ـ اب آزاد پاشا کے ساتھ نو سوار رہگئے تھے ایک سوار کو روسیون نے اثنا ے راہ مین قتل کر ڈالا تھا آزاد پاشا نے دیکھا کہ چاہے جسقدر تیز گھوڑا جائے اِسنے آگے نہ بڑھنے پائیگا ناچار مع نو سوارون اُنھون نے گھوڑے کی باگ پھیر دی ـ اب اِنسے اور ایک روسی افسر سے مقابلہ ہونے لگا ـ اُسنے بندوق سر کی ـ داہین ـ یہ گھوڑا پھیر کر الگ ہو رہے اور فوراً لبلبی پر ہاتھ تھا داہین نشانہ خالی گیا ـ دونون نے تلوارین سوتین ـ اُسنے ایک ہاتھ لگایا ـ تلوار آزاد پاشا کے فرس تند خو کے کان تک آئی تھی کہ آزاد نے روسی افسر کا ہاتھ اُڑا دیا ـ ہتکٹی اِسے کہتے ہین ـ اِتنے مین طرفین سے سوار آگئے ـ تُرکی سوارون نے بندوقین چلائین تو روسیون کے دو گھوڑے زخمی ہو کر گر پڑے اور تین آدمی لوٹنے لگے ـ اِدھر آزاد پاشا کے گھوڑے کے پُٹھے کے پاس زخم لگا اور خون جاری ہو گیا الغرض اِدھر یہ اور اُدھر وہ دونون اپنے اپنے پڑاو کی طرف چلے ـ وہ اپنے بیڑے مین پہونچے تو ایک افسر کا ہاتھ ندارد ـ تین سوار غائب ـ ایک گھوڑے کی پُشت پر سوار ندارد ـ دو گھورونکا پتا نہین ـ آزاد پاشا اپنے رجمنٹ مین آئے تو گھوڑا زخمی ـ ایک سوار کا پتا نہین ـ ایک گھوڑا نہین نظر آتا ـ دس بھیجے تھے نو ہی واپس آئے ـ دو سوار سخت زخمی ہو گئے تھے مگر ایک گھوڑے پر دو آدمی ایک تُرکی وردی پہنے دوسرا روسی ـ اِسپر لشکریون نے خوشی کا نعرہ مارا کہ ایک روسی کو قید کر کے لے آئے ـ

کمانیر ـ یہ مڈبھیر کس مقام پر ہوئی ـ

آزاد ـ یہان سے کوئی سوا کوس کے فاصلے پر ـ

کمانیر ـ کیا روسی سوا کوس پر ہین ـ ؟ ـ

آزاد ـ نہین کوئی دو کوس پر ـ مگر گرد آوری کے سوارون سے ہمسے مقابلہ ہو گیا ـ ہم تو دیکھ بھال کر واپس آتے تھے مگر اُنھون نے پیچھا کیا ـ ہمنے گھوڑے بھگائے کہ آپکو اطلاع دین لیکن جب وہ گلے ہی پر آگئے تو مجبور ہو کر خوب دل کھول کے مقابلہ کیا ـ اِتنے مین سوارون نے آزاد کی تعریف کی ـ نو سوارون

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میں ست اُنکے کمال مداح تھے اور نوین سوار کو زخم کی
تکلیف اور پیاس کی شدت کے سبب سے بولنے کی طاقت نہ تھی -

ایک سوار - آزاد پاشا نے گھوڑا پھیر کر روسی افسر کا
مقابلہ کیا - اور اس خوبصورتی کے ساتھ کہ ایک ہی وار مین
اسکا ہاتھ کاٹ کے پھینک دیا -

دوسرا سوار - پہلے دونون کی بندوقون کا نشانہ خالی
گیا مگر آزاد پاشا بڑی جوانمردی سے لڑے -

تیسرا سوار - ایسے مقام پر گھوڑا پھیرنا اور بچانا ذرا
دل لگی نہین ہی -

چوتھا سوار - جبتک ہم لوگ پہونچین یہ روسی افسر کا
ہاتھ کاٹ چکے تھے بالکل بے بس کر دیا تھا - افسر سو تو ایسا -
پہلے تو باگین اُٹھا کر ہم سب واپس آتے تھے مگر جب وہ لوگ
کلّے پر آگئے تو بجز مقابلے کے چارہ نہ رہا - آزاد پاشا پلٹ
پڑے اور ہم سب بھی ساتھ ہی پلٹے - تلوار چلنے لگی -
ہم غالب رہے -

پانچوان سوار - ہمنے دور سے دیکھا کہ روسی سوار پرے
جمائے آمادۂ کوچ کھڑے تھے -

کمانیر - ہون! (ذرا غور کر کے) تو اب قلعے کا خالی کرانا
ایک کام ہی اور اُس رسالے سے مقابلہ کر کے اُسکو ہٹانا
دوسرا کام ہی اگر ہم اُدھر جاتے ہین تو اِدھر یہ لوگ قلعہ
چھوڑ کر ناوہ نکل جاتے ہین یا شاید ادھر سے یہ مقابلہ کرین
اُدھر سے وہ - اگر ہم نہین بڑھتے تو وہ رسالہ بڑھتا ہے -
اس صورت مین ہم دو جانب سے گھر جائینگے - غور طلب بات
ہی - اچھا جبتک وہ رسالہ آئے - قلعے پر تو گولہ اندازی
شروع کر دو - مگر ذرا اور غور کرنے دو - عجب تعجیل کا ہے

شیاطین موجود کی پاشا شورے کے لیے آئے اور آخر کار
یہ رائے قرار پائی کہ پھر سوار بھیجے جائین اور وہ جا کر بغور دیکھین
کہ روسی رسالہ کس طرف جانے کا قصد رکھتا ہی -

آزاد پاشا نے کہا مین جاتا ہون - مگر کمانیر نے کہا نہین
تم ابھی کسیقدر تھکے ہوئے چلے آتے ہو - ریاض پاشا مین
سوار لے کر جائین اور دو گوئیدے بھیجے ایک سوار نے جو اس
قلعے مین عرصہ تک رہ چکا تھا کہا مین جا کے دو آدمیونکو گانون
سے بھیجتا ہون - دودھ بیچنے کے بہانے سے وہ جائینگے - کمانیر
نے کہا بہتر ہی - سوار گانون گیا اور ایک بوڑھے آدمی کو
بلایا کان مین کہا کہ یہان سے کوئی ڈیڑھ دو کوس کے فاصلے
پر روسیون کی فوج آگئی ہی جا کر تو دیکھو کہ کدھر جاتے ہین
اور کتنے آدمی اُنکے ساتھ ہین بوڑھا ایک اور آدمی کو لیکر
چلا تو اِدھر روسی قیدی اور ترکون مین باتین ہونے لگین -

روسی - (آزاد سے) ہمسے بڑی کڑی قواعد لیجاتی ہی
ذرا چوک ہوئی اور کوڑے پڑنے لگے پچاس کوڑے تک سزا
جائز ہی - چاہے کیسا ہی سخت جرم ہو پچاس کوڑون سے
زیادہ سزا نہین دی جا سکتی سب سے سخت سزا یہ ہی کہ آٹھ دن
تک ایک تیرہ و تار کوٹھری مین تنہا قید کر دیتے ہین - اور
کوٹھری قبر سے زیادہ تنگ ہوتی ہی - ہم روسی سپاہی اپنے
افسر کے حکم کی تعمیل کو تمغائے بسالت سمجھتے ہین - اب وس
مین، بارہ مدارس حرب ہین - ہمارے ہان کے افسر بڑے
عیاش اوباش اور بدمعاش ہوتے ہین اور اکثر ناخواندہ
و جاہل ہم روسیون کو اسپر البتہ ناز ہی کہ سپاہی اور افسر نہایت
جری جیوٹ مستقل مزاج اور کرارے ہوتے ہین - آج ہم نے
[illegible] ایک قلعہ [illegible] پایا ہی - اسوقت جاسوسون کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ڈاک بیٹھی ہوئی ہی - ہم لوگ شراب کے عاشق ہین - کوئی روسی سپاہی ایسا نہین جو شراب پیکے غین نہو جاتا ہو ہم لوگ اسقدر آوارہ ہین کہ ہمارے اسپتالون کو کبھی خالی نہ پائیگا مگر مصیبت کو جسقدر ہم برداشت کرینگے ممکن کیا کوئی اور سپاہی مقابلہ کرسکے -

آزاد - تمھارے ملک مین ایک بڑی خرابی ہی کہ سوارون اور سپاہیون کی بھرمار کردیتے ہین مگر افسر معدودے چند ہی ہوتے ہین اور افسرون کی تنخواہین بھی صرف برائے نام ہوتی ہین - پورے جنرل کی تنخواہ تین سو پونڈ یعنی تین ہزار روپیہ سالانہ سے زیادہ نہین ہوتی ہی - ہمنے سنا ہی کہ روسی افسر اکثر بے ایمانی بھی کرتے ہین -

روسی - مگر وقت جنگ پچاس فی صدی کے حساب سے تنخواہ بڑھا دیجا سکتی ہی -

علیقو - یہ کوئی بڑی تعریف کی بات نہین ہی - کیونکہ وہ بڑے بڑے کارنمایان کرتے ہین -

روسی - ہمارے جنرل بڑی شیرین زبانی سے پیش آتے ہین - کاسک سپاہی ہمارے لشکر کے جزو اعظم ہین - یہ لوگ بالکل وحوش ہوتے ہین مگر بڑے جری اور شہسواری مین طاق -

علیقو - بھلا ترکون کو تم کیسا سپاہی سمجھتے ہو -

روسی - بس ہمارا ہی دل جانتا ہی - خوش رو جوان شیر کی سی کلائی چیتے کی سی کمر سینے چوڑے شانے بھرے ہوے اور گول گردنین تیار - جسے دیکھیے گلے ٹھلّے کا جوان مگر کاسک بھی اُنسے دب کے چلنے والے نہین -

علیقو - (مسکراکر) اور ہمارے یہان کے باشی بزوق تو بھول گئے -

روسی - ہان اچھی جوڑ ہی -

روسی قیدی نہایت جوش وخروش مین کھڑا ہوکر بڑی ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ ٹہلنے لگا - منھ سے شعلے نکلتے تھے روسی زبان مین کئی بار کہا کہ ہائے اسوقت میرے پاس تلوار نہین ورنہ کل ترکون کا سر بھٹا سا اڑا دیتا - ایک ایک ترکی سپاہی کو جوش آگیا آنکھون مین خون اُتر آیا - ڈپٹ کے کہا سنو بھئی تم بھی سپاہی اور ہم بھی سپاہی ہین ہمارا تمھارا ایک پیشہ ہی مگر اسوقت فرق یہ ہی کہ تم قیدی ہو اور مین آزاد ہون - مین اسوقت تمھاری بات کا جواب نہین دینا چاہتا - بس اور کچھ نہ کہونگا - روسی قیدی نے ایک آہ سرد کھینچی اور اس شعر کو ترجمان دل کیا -

بلبلو کسکو دکھاتی ہو عروج پرواز
ہم بھی اس باغ مین تھے قید سے آزاد کبھی

علیقو پاشا یہ کلمہ سنکر روسی قیدی کے پاس گئے اور یون گفتگو کی - تمھارے قلعہ مین ایک اژدر دہان توپ تھی جسکی پیشانی پر یہ مصرع کندہ ہی -

بترس ای مدعی از من کہ آتش در دہن دارم

ہمنے اپنی بسالت اور جوانمردی سے اس مصرع کا جواب یون دیا - ع -

بکف جان عزیز خود ببر خونین کفن دارم

روسی قیدی نے کہا ہم فارسی زبان سے واقف نہین ہین ۔ ایک ترکی افسر نے اسکا ترجمہ کیا تو روسی قیدی پھڑک گیا - کہا ہم تو اسوقت قیدی ہین جو چاہو سو کہو جسطرح چاہو مشق کرو چاہے قتل کرو چاہے گردن مارو تمھارے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بس ہین ہین - اسپر کئی ترکون نے نہایت جوش وخروش
سے کہا ہم سپاہی ہین جو شخص ہمارے بس مین آیا اسکا قتل
کرنا ہماری وضع کے خلاف ہی ہمارے امکان مین ہی کہ اسوقت
تمھین قتل کرڈالین یا چورنگ کرین یا کھڑا چنوا دین سنگسار
کرین جو چاہین کرین مگر سہ

مردی نبود فتادہ را پای زدن	گر دست فتادۂ بگیری مردی

ہم اس مسلک کے سالک ہین -

روسی - ہم مرد میدان ہین - ہم جوانمرد ہین مگر اسوقت قیدی
ہین اگر تم سپاہی اور بہادر ہو تو ہمکو پلاؤ -

علیقو پاشا اس فقرے پر بہت ہنسے - روسی قیدی نے
جھلا کر کہا - آپ ہنسے لیکن اگر آپ پکے سپاہی ہین تو برانڈی
کا ایک جام پلایئے - ورنہ ہم تو قیدی ہین -

ترکی سپاہی - ہم تمکو مثل اپنے بھائیون کے سمجھتے ہین
تم اسوقت ہرگز یہ خیال نکرو کہ ہم تمکو قیدی سمجھکر ستانا
چاہتے ہین ہرگز نہین ہم خوب جانتے ہین کہ ہمارے سپاہی
اور سوار بھی اسیوقت مین قیدی ہو جائینگے جنگ دو سر دارد
خدا جانے اس جنگ عظیم کا نتیجہ کیا ہو لیکن یہ ہمکو خوب یقین
ہی کہ ترکی اور روسی دونون سپاہی ہین اگر ترکونکو روسی
قید کرلین تو مثل اپنے بھائیون کے سمجھین گے و قس علیٰ ہذا
اگر ترکی روسیونکو قید کرلے گئے تو وہ بھی اپنے قیدیون پر ستم
روا نرکھینگے -

جو سوار ریاض پاشا کے ساتھ روسیون کے رسالے
کی خبر لانے کے لیے گئے تھے وہ اتنے مین واپس آئے انھون
نے کہا روسیونکا رسالہ خاص قلعے والون کی کمک کو آیا ہی -
بیرونی مدد دیکر وہ قلعے کی فوج کو اپنے ساتھ لیجائینگے یا اگر موقع
ملا تو - ہمکو یہان سے ہٹا دینگے - مگر رسالے کے گھوڑے اور
سوار سب جوان اور خوبصورت ہین - اور جوش خروش سے
آتے ہین - قلعے سے اُنکے پاس لوگ گئے تھے - کل شب کی
شکست کا حال سُنکر روسی بہت ہی جھلائے ہوئے ہین اور ٹلے
ہوئے ہین کہ بدلا لین -

اتنے مین وہ دونون جاسوس بھی آئے جس طرف
مین دودھ بیچنے لے گئے تھے وہ سامنے پھینک دیے گئے سوارون
نے بڑھ کر پوچھا کہو کچھ پتا لگا یا - کوئی امر دریافت ہوا -

بوڑھا - بڑی فوج ہی - اور وردیان ایسی چمکتی ہین جیسے
شیشہ -

سوار - کبھی پہلے بھی فوج دیکھی تھی -

بوڑھا - ہو نہ - عمر گذر گئی - بیسون لڑائیان دیکھ ڈالین
یہ ایک دو لیے پھرتے ہین -

سوار - دودھ بکا یا نہین بکا -

بوڑھا - فوج مین دودھ لے کر گئے ہم - پہلے تو دو ایک
افسرون نے پوچھا تم کون ہو ہمنے کہا دودھ بیچنے آئے ہین
کہا دودھ مین سنکھیا تو نہین ہی - ہمنے کہا چکھ کے دیکھ لو -
اسپر وہ لوگ ہنسے اور کہا چکھتے ہی لوٹ جائین - مین نے
تھوڑا سا دودھ خود کھایا - تب دودھ لیا اور دام دیے -

پاشا - ہم لوگونکا حال کچھ پوچھتے تھے -

ب - بہت کچھ - پوچھا رات کو جو لڑائی ہوئی اُسکا حال
ہمنے کہا دونون طرف سے باڑھ چلتی تھی - ہم دبے دبکائے
اپنے جھونپڑون مین بیٹھے تھے صبح کو معلوم ہوا کہ روسی
ہار گئے اور ترکون نے فتح پائی لاشین تو ہمنے بھی
دیکھی تھین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پاشا۔ کچھ سُنا کہ کس طرف جانے والے ہین۔

بوڑھا۔ ہان ہان۔ اِسی طرف آتے ہین۔

سوار۔ خوب معلوم ہی کہ اِس طرف آئینگے۔

ب۔ ہان بس کوئی دو گھنٹے مین اس طرف بڑھینگے۔

کمانیر۔ (سواروں سے) تمکو دیکھکر روسیون نے پیچھا نہین کیا۔

سوار۔ نہین۔ ہم آڑ مین تھے۔ جھاڑی کی آڑ مین کھڑے تھے ہم جب ہمنے دیکھا کہ گرد آوری کے ساتھ آتے ہین تو آہستہ آہستہ چل کھڑے ہوے مگر ہمنے کئی بار دیکھا۔ فوج مین بڑا جوش و خروش تھا۔ تین توپین ہمکو نظر آئین۔ ایک کوئی چودہ پنی تھی۔

پاشا۔ توپخانہ بھی ساتھ ہی۔

کمانیر۔ ہماری راے یہ ہی کہ نصف فوج یہان مورچہ بندی کرے اور قلعے پر گولے چلائے تین طرف سے قلعے کو ہمنے محصور کرلیا۔ نصف نصف فوج ہر سمت رہے۔ اور باقیماندہ فوج روسی رسالے کیطرف بڑھ رہے تاکہ اُسکو راستے ہی مین روک دے آگے نہ بڑھنے پائے اور ہم صرف دو سو سوار لیکر وسط مین ٹھہرین تاکہ طرفین کا حال ہمین معلوم رہے اس راے سے کُل افسرون نے اتفاق کرلیا۔ فوج ترتیب کے ساتھ آراستہ ہوئی اور چلی آزاد پاشا اُس کالم کے ہمراہ تھے جو پچھم کے رُخ پر قلعے کا محاصرہ کیے ہوئے تھا۔

علیقو پاشا۔ اُس کالم کے ہمراہ گئے جو فوج روسیہ سے مقابلہ کرنے گیا تھا۔

اب سُنیے کہ ایک کوس کے فاصلے پر تُرکی رسالہ رُک گیا اور جنگ شروع ہوگئی کمانیر کے کان مین توپون کی آواز آنا شروع ہوئی۔ سوارون نے غُل مچایا کہ وہ جنگ شروع ہوگئی۔ جو کالم قلعے کو گھیرے ہوئے تھے اُنھون نے اُنھون نے بھی آواز سُنی اور دفعتاً قلعے سے بھی گولہ چلنے لگا۔ دھننا اور تین طرف سے گولے برسانے لگے کمانیر جنرل افواج دونون طرفون کی جنگ کا حال دیکھ رہے تھے۔

تُرکون کے ایک گولے نے پچھم رُخ کے بیرونی قلعے کے بُرج کو ڈھایا۔ اور کئی توپین مع چالیس روسیون اور گولہ اندازون کے اراراکر کے گر پڑین اور اُس بُرج نے تیس گھوڑون اور گیارہ سائیسون کی بھی جان لی اس بُرج کے نیچے ہی گھوڑے بندھے تھے۔ تُرکون نے خوشی کا نعرہ بلند کیا۔ اُسپر روسی اور بھی جھلائے جھلا کر گولے اُتارنے لگے کہ اِتنے مین ترکون کا ایک گولہ قلعۂ معلیٰ کی ایک کوٹھے پر پھٹا۔ جسکے ٹکڑون سے تین روسی افسر دو گولہ انداز دو سپاہی اُسی دم ٹھنڈے ہوگئے۔

روسی افسرون نے دیکھا کہ معاملہ نازک ہوتا جاتا ہی بڑی تشویش ہوئی تسکین فقط یہ تھی کہ بیرونی کمک آیا چاہتی ہی مگر یہ خیال خام تھا۔ پانچ چھ افسر ایک بلند مقام سے دوربین لگا کر میدان کی طرف دیکھنے لگے۔ دیکھا کہ افسر کمانیر کچھ سوارون کو لیکر وسط مین ہی اور روسی اور ترکون سے برابر گولی چل رہی ہی۔ اُنھون نے نعرۂ خوشی مارا کہ ہمارے سوار لڑ بھڑ کر ہماری مدد کو ضرور آئینگے۔ مگر عین دفور خوشی کی حالت مین تُرکی گولہ اُس بلند مقام پر پھٹا جہان یہ روسی افسر دوربین سے دیکھ رہے تھے اور اسی دم وہ سب افسر دُنیا سے کوچ کر گئے اپنے رسالے کو دوربین کے ذریعے سے دیکھکر بہت خوش ہوتے تھے مگر یہ آخری خوشی تھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اسکے بعد انکو فوج اور جنگ سے مطلق سروکار نہ رہا-

ترکون نے تھوڑی دیر مین قلعے کی مغربی دیوار کو جو از بس مستحکم تھی مارے گولون اور گولیون کے چھلنی بنا دیا اور مغرب کے علاوہ اور دو جانب سے بھی آگ برسا رہے تھے روسیون کے پاس قلعے مین اسقدر سامان نہ تھا کہ تین طرف سے غنیم کا مقابلہ کرتے-

الغرض جب ترکون نے تین جانب سے قلعے کو گھیر لیا اور تینون طرف سے گولی اور گولے برسانے لگے روسیونکو قلعے کے اندر سخت عاجز کیا قلعہ کا ایک برج گولون سے اڑا دیا کئی روسی افسرون کو جو دوربین سے اس فوج کو دیکھتے تھے جو بیرونی مدد دینے کو آئی تھی ایک ہی گولے مین ٹھنڈا کیا- ترکون کا دل اور بھی بڑھا-

مگر روسی اپنی تشویش ناک حالت پر افسوس کرتے تھے خصوصاً جب انھون نے دیکھا کہ جو فوج انکی کمک کے لیے آئی تھی وہ روک دی گئی اور ترکون کے ایک کالم نے بڑھکر انکا مقابلہ کیا اور تین جانب سے دوسرے کالم نے قلعے کو گھیر لیا تو رہی سہی امید بھی جاتی رہی اور افسران روس قلعے مین باہم مشورہ کرنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے-

ایک افسر- بات بیڈھب ہوئی- اب کچھ نہ کچھ فکر کرنا چاہیے-

دوسرا افسر- بجز اسکے اور کوئی تدبیر نہین ہو کہ قلعہ چھوڑ دین اور چپکے سے نکل جائین-

تیسرا افسر- ہان صحیح ہو مگر قلعہ چھوڑا اور دریا کیطرف کے کالم نے ہمارا تعاقب کیا بس پھر جان بری محال ہو جائیگی اور کتے کی موت جان جائیگی پھر کرتے دھرتے کچھ نہ بن پڑے گی-

چوتھے افسر نے جو سب سے زیادہ تجربہ کار تھے کہا کہ کچھ گولہ انداز دریا کیطرف والے برج مین رہین- جب ہم لوگ نکل جائین تب وہ بھی بھاگ کھڑے ہون اس عرصے مین اگر ترکون کے کالم متعینہ نے دریا کی طرف جانیکی کوشش کی تو گولہ انداز اوپر سے آگ برسائین- ہمکو موقع ملیگا کہ ہوشیاری کے ساتھ نکل جائین-

یہ گفتگو قلعے کے اندر خاص خاص افسرون مین ہو رہی رہی تھی کہ ترکون کا ایک گولہ دوسرے برج پر گرا اور دیوار سے ٹکرایا برج کو گراتا ہوا صحن قلعہ مین پھٹا تو چونتیس آدمیونکو زخمی کیا- دو سپاہیون اور ایک لفٹنٹ کی جان لی اب اور بھی کھلبلی مچی- یہ گولہ ہنوز سرد نہوا تھا کہ ایک گولہ آیا جس سے برج رہا سہا اور بھی خاک مین ملگیا اور روسیون کے جان و مال کا نقصان ہوا- ہنوز یہ گولا ٹھنڈا نہ ہوا تھا کہ ایک اور گولا آیا اور پھٹتے ہی تین آدمیون کو ٹھنڈا کر دیا اسکے بعد ترکون نے گولون کی بھرمار کر دی- اور تمام میدان مین دھننا دھننا کی آواز گونجنے لگی روسی جنرل نے اپنے گولہ اندازون کو حکم دیا کہ جتنی توپین ہین سب پر تتی پڑے اور صف شکن بھی گولے برسائے گولہ انداز کو پوری پوری خوراک دیجائیگی تو تھوڑی ہی دیر مین سناٹا ہو جائیگا- خالی توپین پھینکنے سے رہے ہم گولے تو اتارتے ہین مگر سامان کہانسے لائین-

ادھر یہ گفتگو ہوتی تھی ادھر میدان مین ایک اور گل کھلا- روسیونکا کالم اسقدر قریب آگیا کہ گولے کی لڑائی بیکار ہو گئی گو ترکون نے برابر باڑھ پر باڑھ ماری مگر روسی گرتے پڑتے ذرا تے ہوئے فوج کو لیے ہی آئے تاکہ اس کالم کو شکست دیکر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

قلعے والون کی مدد کو پہونچین اگر یہ کام شکست پاتا بھی تو روسیون کی تمنا نہ بر آتی - تین طرف سے فوج قلعے کا محاصرہ کیے ہوے تھی اور قلعے کی فوج روسیہ کے پاس سامان بھی نہ تھا کہ دو گھنٹے مقابلہ کرتی روسیون نے تلوار لی اور جھپٹے تُرکون نے بھی دست بدست جنگ کی مگر دفعتہً ایسی گھنگھور گھٹا چھائی کہ کُل میدان اور دشت نبرد تیرہ و تار ہو گیا - وہ گھٹا ٹوپ اندھیرا کہ کُچھ نظر ہی نہین آتا تھا - جو جس مقام پر کھڑا تھا مثل پیکر تصویر خاموش کھڑا رہا - قلعے کی فوج روس نے چاہا کہ نکل بھاگے مگر راستہ ہی نہین سوجھتا تھا بڑے بوڑھے آدمیون کا قول ہی کہ ایسی تاریکی اور ایسے کالے کالے بادل کبھی نہین دیکھے تھے -

آزاد پاشا اور علیقو پاشا اور احمد پاشا اپنے اپنے کالمون کو چھوڑ کر ادھر اُدھر ٹٹول ٹٹول کر گشت کرنے لگے - اور بگل بجنا شروع ہوا کہ سب اپنی اپنی جگہ پر رہو جب کُچھ یونہی سی تاریکی کم ہوئی یہ تینون دوست ایک مقام پر باہم گفتگو کرنے لگے - مگر ایک کی بھی شکل نہین نظر آتی تھی -

سرویا کی تو کیا اصل وحقیقت تھی کہ ٹرکی کا مقابلہ کرتا مگر روسیون نے بھرّے دے دیکر جنگ پر چڑھایا - سرویا کو شک کی جگہ یقین تھا بلکہ یہی ایمان و دین تھا کہ اگر تُرک ذرا بھی غالب آئے تو روسی ہمارا ہاتھ بٹائینگے اور ہم تُرکون کو نیچا دکھائینگے مگر جب مقابلہ ہوا تو سرویا کے چھکّے چھوٹ گئے اُسنے کھلم کھلّا تیاری کی تھی کہ ٹرکی سے نبرد آزما ہو روس اور فرانس اور اسطریا کے سفیرون نے سرویہ کو سمجھایا کہ خبردار جنگ کا قصد نکرنا لیکن روس کا سمجھانا صرف برائے نام تھا - در پردہ شہ دیتا جاتا تھا - جون کے مہینے مین سرویا کی فوج جنگ کے قصد سے سرحد کیطرف بڑھی - اور کوئی چھبّیس ستائیس دن کے بعد اعلان جنگ دیا تو گورنمنٹ سرویا نے اپنے مُلک مین مشتہر کیا کہ سرکار اہل سرویا کو اغیار کی اطاعت اور ماتحتی اور عملداری سے آزاد کرنے کے لیے جنگ کرتی ہی اور جو عملداری اس ملک مین پیشتر تھی اُسی کو از سر نو قائم کرنا چاہتی ہی وائنا کے ایک اخبار سے معلوم ہوا کہ سرویا نے پوری پوری تیاری جنگ کی ہی -

سرویا کے وزیر جنگ نے حکم دیا کہ جہان جہان مدارس ہین سب بند کر دیے جائین اور فوج کے زخمیون کے لیے وہ بطریق اسپتال بنائے جائین - سرکاری عمارتون مین کہین کہین رسد اور کہین میگزین کا سامان رکھا گیا -

شہزادہ ملن سے جب سلطنت عثمانیہ نے دریافت کیا کہ یہ جنگی تیاریان کس مقصد سے ہو رہی ہین تو شہزادے نے این و آن اور چنین و چنان کے بعد کچھ آئین بائین شائین گپ اوڑا دی کہا کہ حاشا ہم سلطنت روم سے مقابلہ نہین کرنا چاہتے اسکے بعد ایک سفیر بحضور سلطان اعظم بھیجا اور اُسکو تاکید کی کہ حضرت سلطان کی خدمت مین شہزادہ ملن کیطرف سے کہے کہ سرویا دل وجان سے مطیع و منقاد گورنمنٹ ٹرکی ہی - مگر ٹرکی سمجھ گئی کہ دال مین کچھ کالا کالا ضرور ہی گورنمنٹ ٹرکی نے سرویا سے خراج طلب کیا - اور لکھا کہ سرحد سے فوراً اپنی فوج واپس بلاؤ اور یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ مراد پنجم تخت نشین ہون اور ایک سو اکیس ضرب توپ کی سلامی اُتارے اسکے جواب مین سرویا نے اپنی اور فوج بھی سرحد پر روانہ کی -

اس عرصے مین مانٹی نیگرو کے تیور بھی بگڑ جب بڑنے لگے - سرویا کی دیکھا دیکھی اُسنے بھی پر و بال نکالے - مانٹی نیگرو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کے اخبار مین چھپا کہ وہ لوگ بھی اہل سرویا کا ساتھ دینگے۔ اور سب ملکر ترکون سے نبرد آزما ہونگے۔ اب سُنیے کہ بوسینیا اور ہرزیگونیا بھی بگڑ گئے اور اسی عرصے مین بلغارستان بھی بگڑ کھڑا ہوا۔

ادھر تو یہ ہو رہا تھا اُدھر سرویا کے شہزادے نے وزیر جنگ کے نام خط بھیجا کہ جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ ہم اعلان جنگ کرتے ہین۔

تار برقی نے ساری خدائی مین گھر گھر یہ خبر پہونچائی۔

سرویا کی فوج کے سپہ سالار روسی جنرل سرنیاف تھے اُنھون نے سرویا کو کسیقدر روپیہ بھی دیا کہ سامان جنگ بہم پہونچاؤ۔ اسوقت شہزادہ ملن کا صرف اکیس برس کا سن تھا۔ سرویا کے پاس کوئی باون ہزار آدمی تھے مگر اُن مین قواعد دان اور آزمودہ کار شاید پانچ ہزار ہون باقی ناواقف محض۔ الغرض ۱۸۷۶ء مین جنگ روم و سرویا شروع ہوئی۔

روسی جنرل کی رائے کے مطابق سرویا کی فوج کارروائی کرتی تھی۔

آزاد۔ رومیون کو تو ابتدا ہی سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ سب روسیون کی سازش سے ہوا۔

علیقو۔ بخوبی۔ پیشتر ہی سے معلوم تھا۔

احمد پاشا۔ وہ تو تیور چھپے ہی نہین رہے۔

آزاد۔ مگر اہل سرویا تو بڑے بودے نکلے۔

احمد۔ بالکل کچھ جانتے ہی نہین۔ کسی میدان مین سرسبز نہ ہوسکے ہر مقام پر شکست پائی جو جنگ ہوئی بھاگتے راہ نہ ملی۔

آزاد۔ ہان صاحب پھر کسی جنگ کا تو حال بیان کیجیے۔

رومی تو مقام نس مین تھے اور سرویا کی فوج مقام الکسینٹز مین نس بہت ہی عمدہ مقام تھا۔ سرویا اور بلغارستان دونون کے قبضے کے لیے اس سے زیادہ مقام نہ تھا۔

سرویا نے اپنی فوج کے دو کالم بنائے۔ اور روسی جنرل کی چالاکی سے دونون کالم یکے بعد دیگرے نس کے پہاڑون پر چڑھ گئے اور وہان سے اُترے تو دونون کالم دو مختلف راستون سے چلے۔ ترکون کے پاس پینتیس ہزار آدمی تھے۔

آزاد۔ کیون صاحب یہ فوج پہاڑ پر چڑھ کیونکر گئی۔

علیقو۔ غفلت کے سبب سے۔

آزاد۔ اُفوہ اتنی غفلت۔

علیقو۔ حضرت سلطان تک خبر پہونچی۔ جواب طلب کیا گیا۔ عبد الکریم پاشا سپہ سالار افواج بھیجے گئے کہ اس کمانیر سے باز پرس کرین۔

آزاد۔ ضرور چاہیے تھا۔

علیقو۔ بس پھر تو ترکون نے چھکے چھوڑا دیے۔

آزاد۔ اخبارون مین پڑھا تھا۔

علیقو۔ مار کے اُڑا دیا۔ شکست پر شکست دی۔ بھاگتے راہ نہ ملی۔

آزاد۔ سرویا تک داخل ہو گئے تھے۔

علیقو۔ جی ہان۔ ۳۱۔ جولائی کو سرویا کی سلطنت مین ترک داخل ہوئے مگر بڑی جنگ کے بعد سرویا مین جانے پائے۔

آزاد۔ اور وہ روسی جنرل کیا ہوئے۔

علیقو۔ روسی جنرل اور کئی افسر سرویا کی مدد کو آئے تھے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گورنمنٹ روس نے اُنکو در پردہ بھیجا تھا کہ مدد دین مگر اہل سرویا کی جنبیت نے اُنکو بھی کہین کا نہ رکھا۔ کئی سوار ہمسے کہتے تھے کہ جب سرویا کے سپاہی ایک جنگ مین بھاگنے لگے تو روسی افسرون نے بندوق کے کُندون سے مارنا شروع کیا اور للکار للکار کر کہا کہ ای بزدلو آگے بڑھو۔ مگر وہ جو بھاگے تو پیچھے پھر کر دیکھنا محال تھا۔ بھاگے سو بھاگے۔

آزاد۔ لاحول ولا قوۃ۔

احمد پاشا۔ (ہنسکر) واللہ اِسطرح بھاگے کہ کچھ پوچھیے نہ بس بڑے بودے۔ اور بودے نہ بھی ہوتے تو ہمارا مقابلہ کیا خاک کرتے۔ ای لاحول۔

علیقو۔ پھر تو حضرت سلامت سرویا مین چوطرفہ ہمارا ڈنکا بجنے لگا اور غنیم بھاگ کر اور بھی دور ہو رہا۔

آزاد۔ اِسکے کیا معنی دور ہو رہا کیا معنی۔

علیقو۔ مطلب یہ کہ مُلک کے اندرونی حصے مین چلا گیا۔

احمد۔ ہمارے دوست بھی سرویا کی کئی لڑائیو مین شریک تھے۔

آزاد۔ کون دوست۔

احمد۔ حسن پاشا۔

علیقو۔ شہزادہ ملن چکرائے۔ ہاتھ پانون پھول گئے سوچے کہ بڑی غلطی ہوئی۔ ۱۸۔ اگست کو وزرا کو بلوایا ایک مجلس شوری منعقد کی بعض وزرا نے کہا کہ صلاح کر لیجیے۔ ورنہ اِس سے زیادہ تباہی پڑیگی۔ اب بھی سویرا ہی مگر اکثرون کی یہی راے ہوئی کہ چاہے انجام جو کچھ ہو صلح کی درخواست کرنا فضول ہے۔ ہرچہ باداباد۔

ترک تو بڑھتے آتے ہی تھے سرویا کی فوج کو اُنھون نے پھر شکست دی چند ہی روز مین ترکون نے ایسا نیچا دکھایا کہ سرویا کے صدر مقام الکز نیڈر تک دراتے ہوئے چلے گئے۔

آزاد۔ (خوش ہوکر) ہان یہ تو ہمنے اخبار مین پڑھا تھا۔

علیقو۔ اب شہزادہ ملن گھبرائے۔ اور دول خارجہ کے سفیرون کو محل شاہی مین طلب کرکے کہا کہ اب ہم صلح کے خواستگار ہین۔ آپ لوگ صلح کرا دیجیے۔

آزاد۔ (خوش ہوکر) بات تیرے کی۔

علیقو۔ یکم ستمبر کو سرویا نے ایسی شکست فاش پائی کہ تمام عمر نہ بھولینگے ترکی سپاہیون نے جوش مین آکر ایسا نیچا دکھایا کہ تلملانے لگے مجبور ہوکر بھاگنا پڑا۔ اس جنگ مین مین بھی شریک تھا۔ یہ اُنکے صدر مقام کے پاس ہوئی تھی سرویا کے سپاہی جنگ کے قابل نہین ہین۔ مگر اس جنگ مین اُنکے گولہ اندازون نے بڑا کار نمایان کیا۔

احمد۔ بس اُنب شکست کے بعد ہی تو روس کے والنٹیر آئے تھے۔

علیقو۔ روسی جنرل افسر سپاہی والنٹیر سب آئے تھے اِسی سبب سے تو جنگ نے طول کھینچا ورنہ سرویا والے تو کب کے بول گئے ہوتے۔ اب دل لگی دیکھیے کہ پہلے تو روس نے تھوڑے ہی سے آدمی بھیجے مگر جب ترکون نے سرویا کی فوج کے ہر جنگ اور ہر مقام پر دانت کھٹے کر دیے تو روس نے جھلا کر بہت سے سپاہی اور والنٹیر بھیج دیے روسیون کو سرویا کی فوج سے نفرت ہو گئی اور سرویا کے سپاہی روسیون سے حسد کرنے لگے سوچے کہ یہ ظاہر تو ہمارے ساتھ ہمدردی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم تمھاری کمک کو آئے ہین مگر باطن مین ہمارا مُلک چھینتے اور ہمارے غلام بنانے کی فکر مین ہین جلیے دونون قومون مین ایک قسم کی

ناچاقی ہوگئی۔

آزاد۔ اچھی دل لگی ہی۔

احمد۔ ایک افسر فوج سرویا مجھ سے کہتا تھا کہ روسی جنرل سرویا کے سپاہیوں کی جنبیت پر دانت پیس پیسکر رہ جاتے تھے اور ہماری فوج کا دل بڑھتا جاتا تھا۔ سرویا کو اچھی سزا ملی بہت چل نکلا تھا۔

علیقو۔ یہانتک نوبت آئی کہ ادھر ترکوں نے مقابلہ کیا اُدھر بندوقیں اور توپیں چھوڑ چھوڑ کر بھاگے۔ افسر بیچارے کئی مقام پر اکیلے رہ گئے سپاہی اور سواروں کا پتا ہی نہیں۔ افسر ٹرون ٹون کھڑے ہوئے ہیں آخرکار سلاطین یورپ نے یہ فیصلہ کیا کہ دو ہفتے تک جنگ ملتوی رہے۔ ترک فتح پاکر شیر ہوگئے تھے اُنکو مُہلت منظور نہ تھی مگر جب اُنھوں نے دیکھا کہ کُل سلطنتیں متفق الرائے ہیں تو بدرجۂ مجبوری منظور کرلیا۔ مگر ہم تو اہل مانٹی نیگرو کی تعریف کرینگے واللہ سپاہی ہوں تو ایسے ہوں۔

احمد۔ اور شہزادہ ملن کی حماقت دیکھیے۔ اِنکو روسیوں نے یہ پٹی پڑھائی کہ تم بوسینا اور سرویا کے بادشاہ ہونے کا اعلان کردو۔ اُنھوں نے اپنے ملک میں چوطرفہ مشہور کردیا کہ ہم بادشاہ ہیں لڑائی پھر [illegible] ترکوں نے پھر سرویا کو دبایا۔

آزاد۔ ہم نے بڑی کوشش کی تھی کہ اس جنگ میں شریک ہوں مگر بوجوہ چند در چند آرزو نہ برآئی۔ خیر۔ ترکوں نے سرویا کو نیچا تو دکھایا بس یہی خوشی کا باعث ہی۔

احمد۔ ایک مرتبہ البتہ سرویا نے بڑا سخت حملہ کیا تھا۔ ۲۸۔ ستمبر کو۔

علیقو۔ واہ۔ کیا خالی سرویا نے حملہ کیا تھا؟ اہل سرویا اور روسی اور مانٹی نیگرو کی فوج نے مل کر چڑھائی کی۔ مگر تعریف نہ کیجیے گا کہ کس بسالت سے ہٹا دیا۔

احمد۔ تو کیا آپ افسر تھے۔

علیقو۔ اجی وہ ہم نہیں ہمارے بھائی سہی۔ سرنیاف تو اُس دن فتح ضرور حاصل کرتے مگر اُنکے پاس اسقدر فوج نہ تھی۔ اور ترکوں کا جوش و خروش درجۂ اعتدال سے بڑھا ہوا تھا۔ بڑی دیر تک جنگ رہی۔ سرویا کو یقین ہوگیا تھا کہ ترکوں پر غالب آجائیگا مگر آخرکار ترکوں نے مار کے ہٹا دیا۔ اس جنگ میں طرفین نے بڑا نقصان اُٹھایا اور روسیوں کے کوئی ستر افسر اُنکی لاشیں میدان میں ملیں۔ اب تو اور ترکوں کی بن آئی۔ سرویا نے شکست پر شکست پائی۔ اور روسیوں کو بخوبی معلوم ہوگیا کہ ترکی اہل سرویا سے بدرجہا بڑھ چڑھ کر ہیں۔ سمجھ گئے کہ اسطرح کی مدد سے خاک فائدہ نہ نکلیگا اور آخر اکتوبر تک سرویا کی طاقت خاک میں ملگئی۔ نومبر کی پہلی تاریخ کو صدر مقام پر ترکوں کا قبضہ ہوگیا۔

آزاد۔ سلطان مراد آفندی کی جگہ پر تو عبد الحمید خان اواخر اگست میں تخت نشین ہوئے تھے نہ؟

علیقو۔ ہاں۔ ۳۱۔ اگست کو۔ سلطان مراد بیچارے کی حالت سخت افسوسناک تھی۔ ابھی نام خدا چونتیسواں سال ہی۔

آزاد۔ خدا خضر والیاس کی عمر عطا کرے۔

علیقو۔ آمین آمین ثم آمین۔ ہیں تو ہونہار۔

آزاد۔ مگر اُنکے اس جوش و خروش کو دیکھیے گا اسوقت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بھی جنگ کا ذکر ہو رہا ہی۔

علیقو۔ سپاہی جہان میدان مین گیا بس پھر اُسکو جان کا مطلق خیال نہین رہتا۔

اِتنے مین بادل چھنٹنے لگے اور کچھ کچھ روشنی نمودار ہوئی۔ روسی سمجھے تھے کہ ترک ابھی کچھ دیر تک خاموش رہینگے اور ہمکو موقع ملیگا کہ دریا کیطرف بھاگ جائین لیکن یہ سوچ ہی رہے تھے کہ ترکون نے توپ پر بتی دی اور دھنّا کرتا ہوا گولا آیا۔ ارے! اُفوہ۔ ہم سمجھتے تھے کہ ترک غافل ہوگئے ہونگے مگر وہ کب چوکنے والے ہین۔ ابھی تک بادل منتشر نہین ہوئے۔ تاریکی موجود ہی مگر اُنھون نے گولا چلا ہی دیا۔ دوسرا آیا۔ تیسرا آیا۔ مجبور ہو کر روسیون نے چند جری گولا اندازون کو قلعے کے ایک بُرج مین چھوڑا اور تیار ہوگئے کہ نکل بھاگین مگر چند آدمیون نے صلاح دی کہ وحشت اور عجلت کی کارروائی فضول اور فنون سپہ گری کے خلاف ہی پہلے دیکھ لو کہ ترک کیا کارروائی کر رہے ہین۔ تخمینہ کر لو کہ اُنکے کسقدر آدمی ہین۔ پھر البتہ قلعہ چھوڑنے کا قصد کرو تو مضائقہ نہین۔ اِس پر سب متفق الرائے تھے قلعے والون نے رخنون سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ دریا کی طرف جماعت کثیر ہی چند گولا انداز اُنکو کسی طرح نہین روک سکتے اب بڑی پریشانی ہی۔ بھاگین تو قتل ہون اور قلعے مین رہین تو گولون سے کھوپڑی پھٹتی ہی۔

یون تو فوج ترک کا ہر ایک سپاہی شیر دل جوانمرد اور انتہا کا جری تھا لیکن آزاد پاشا سب سے دس ہاتھ بڑھ چڑھ کے تھے اُنکے دل سے لگی تھی کہ غنیم روسیہ کو بھگا کر روس شمالی سرحد تک پہونچا آئین۔

اب سُنیے کہ آزاد پاشا چھ جری اور دلاور ترکون کو لے کر قلعے کی طرف چلے۔ دو زینے ساتھ تھے چار مزدور لیٹے کر اُن چوبی زینون کو آہستہ آہستہ لیے جاتے تھے۔ آزاد پاشا کے ساتھ وہ سوار بھی تھا جو قلعے مین عرصۂ دراز تک رہ چُکا تھا۔ قلعے کی ایک کھائی اور دو بنسواڑیون اور کئی جھاڑیون کو طے کر کے آزاد پاشا بڑی دیر مین ایک ایسے مقام پر پہونچے جہان میدان ہی میدان تھا۔ آڑ مین کھڑے رہے چپ چپ مزدور زینے لیکر آئے تو سوار سے اُنھون نے انواع و اقسام کے سوالات کرنا شروع کیے۔

آزاد۔ قلعے مین تو بالکل سناٹا ہی۔

سوار۔ آدمی کم ہین۔ سب کے سب قلعہ خاص مین جمع ہوگئے۔

آزاد۔ پھر ہمارا کالم کیون نہین آتا روکنے والا کون ہی۔

س۔ یہ فقط ہمارا خیال ہی خام تھا کہ یہ مقام خالی ہوگا۔ اگر فوج آتی اور اوپر سے روسی گولہ اندازی کرتے تو کالم کا کالم اُڑ جاتا یا نہین اِسی سبب سے تو پانچ چھ آدمی آئے کہ اگر مار بھی ڈالے گئے تو کیا۔ وطن مالوف کے نام پر جان گئی۔ گئی۔

آزاد۔ [illegible] ہم کو بلوا لین

س۔ ہان اِسکا مضائقہ نہین۔

آزاد۔ اب یہانتک آئے ہین تو قلعے کی سیر بھی کر لین۔

تھوڑی دیر کے بعد آزاد پاشا ایسے مقام پر پہونچے جہان سے قلعہ خاص کی دیوار بہت قریب تھی ترکی گولہ انداز اب بچا بچا کر گولے اُتارنے لگے تا کہ آزاد پاشا پر کوئی گولا نہ پڑ جائے کُل فوج دست بدعا تھی کہ خداوندا آزاد کو بچانا۔ اور زندہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri.

وصحیح وسلامت لانا - آزاد پاشا جان بکف تو گئے تھے - دڑاتے ہوئے قلعے کی دیوار کے نیچے جا کھڑے ہوے -

آزاد - زینہ لگا کر اندر کی کیفیت تو دیکھین -

سوار - دیوار اسقدر بلند ہی کہ الامان - زینے اِسقدر بلند کہان ہین کہ قلعے کا حال معلوم ہو جائے -

آزاد - اہا ہا ہا - وہ دیکھو دیوار گری ہوئی ہی - ہمارے گولے نے ایک حصۂ دیوار کو خاک مین ملا دیا - وہانسے زینہ لگا کر دیکھین -

سوار - بڑا نازک معاملہ ہی - معلوم ہوتا ہی آپکو کوئی رونے والا نہین ہی - اِس فقرے پر آزاد کو حُسن آرا اور سپہر آرا اور اللہ رکھی اور اختر النسا اور زینت النسا اور ونیشیا اور مِس میڈا یاد آئین - لیکن زینہ لگا کر بآواز بلند بسم اللہ کہکر کھٹ کھٹ کرتے ہوے چڑھ گئے -

دوسرا زینہ بھی لگایا گیا چھ سپاہی اور سوار جو ساتھ تھے وہ پڑھنے لگے - جب آخری سیڑھی پر پہونچے تو پھر بسم اللہ کہکر میان آزاد نے اُسپر پانْون رکھا اور دونون زینون سے لا الہ الا اللہ کی آواز بلند کی اور قلعے کیطرف جھانکا اور سپاہی ملکر تالیان بجادین روسیون نے جو یہ آواز سُنی اور آ[illegible] آدمیوں [illegible] قلعے کے اوپر آگئے تو سمجھے فوج کی فوج مثل بحر مواج اُمنڈ آئی - ایک پر ایک گرنے لگا بلا مشورہ و اجازت سپاہی اور سوار اور افسر اور جتنے تھے سب کے سب دریا والے راستے سے بھاگے - گولہ انداز بھی غائب اور افسر بھی ندارد آزاد نے اور اُنکے ساتھیون نے پھر نعرہ بلند کیا - اِس نعرے کی آواز ترکی فوج تک پہنچی مگر جب تُرکون کے ایک کالم نے دیکھا کہ روسی فوج دریا کی جانب سے نکلی جاتی ہی تو دو طرف سے اُسپر حملہ کیا - اور ایک کالم قلعے کے اندر داخل ہو گیا اُن دونون کالمون نے فوج روس کو گھیر لیا - روسی اُسوقت بےبس تھے - جب دیکھا کہ دو طرف سے مجبور ہو گئے اور اب کوچۂ گریز بند ہی تو سخت متوحش ہوے -

اِتنے مین قلعے مین سے آزاد پاشا نے بندوق سر کی مگر تُرکون نے اشارے سے منع کیا کہ گولی ابھی نہ چلنے پائے اور ایک سوار روسیون کے پاس بھیجا گیا اُسکو ہدایت ہوئی کہ اِسطرح پر امور متنازعہ فیہ کا تصفیہ کرے -

سوار نے فوراً جا کر اُن لوگون سے یون گفتگو کی -

سوار - افسر فوج ترک نے ہمین بھیجا ہی اور کہا ہی کہ دریافت کرو یہ لوگ جان دینا چاہتے ہین یا نہین -

ایک افسر - ہم دونون طرف سے محصور ہین - یہ ہمین خوب معلوم ہی -

سوار - دو ہی طرف سے نہین اِدھر قلعے کی جانب بھی نظر ڈالو -

روسیون نے قلعے کیطرف دیکھا تو تُرک ڈٹے ہوے - ہوش اُڑ گئے -

دوسرا افسر - ہم اِسوقت بالکل بےبس ہین -

سوار - پھر کیا منظور ہی کہ خواہ مخواہ جان دیجیے -

افسر - ہم اب لڑنا نہین چاہتے -

سوار - تو ہتھیار رکھ دو -

راوی - مثل مشہور ہی کہ دبی بلی چوہے سے کان کترواتی ہی باہم مشورہ کرنے لگے -

کرنل - ہتھیار رکھنا تو بڑی شرم کی بات ہی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

لفٹننٹ - مگر اب اور تو چارہ بھی نہین -

جنرل - وہ ہتھیار ہی کتنے ہین ذرا گنو تو -

ل - ہان سچ تو ہی - شاید دس پانچ تلوارین ہون اور پندرہ بیس بندوقین -

ک - اچھا ہم ہتھیار رکھے دیتے ہین -

س - ہان بس رکھ دو -

روسیون نے ہتھیار رکھدیے اور ترکون نے انکو چارون طرف سے گھیر کر قید کر لیا - اور قلعے مین لے گئے - اسوقت ایک روسی افسر کی آنکھ سے اشک جاری ہوگئے دل ہی دل مین سوچنے لگا کہ ابتک اس قلعے پر قبضہ کیے ہوے غنیم سے لڑ رہے تھے اور اب قید مین ہین -

یہ افسر جنگ کریمیا مین کارنمایان کر چکا تھا اور کئی لڑائیون مین اسنے تمغے پائے تھے - آجتک کسی جنگ مین اسنے شکست نہین پائی تھی - مگر اس قلعے مین آنکر ایسے پھنسے کہ قید ہوگئے - اس افسر نے علیقو پاشا کو غور سے دیکھا اور اور علیقو پاشا نے اسپر غور سے نظر ڈالی -

علیقو - کیا ہوا انقلاب زمانہ تو مشہور ہی ہی - کبھی ہم غالب کبھی تم غالب -

افسر - (خونخوار ہوکر) اتفاق -

ع - ایسا ہی اتفاق سب کو ہوتا ہی -

افسر - (چین بجبین ہوکر) کیا بزدلون کی سی باتین کرتا ہی -

ع - اب قید مین ہو اس سے چھوڑے دیتا ہون ورنہ -

ایک پاشا - اس بحث سے کیا واسطہ -

دوسرا - قیدی سے کیا جھگڑتے ہو -

تیسرا - بیکار انکے منھ لگتے ہو -

چوتھا - جانتے ہو یہ ہین کون - یہ بڑے نامی گرامی افسر ہین -

علیقو - ہو شہ - مجھسے کتنے ہین - جنگ کریمیا مین میرا انکا مقابلہ ہوچکا ہی جبھی تو جھلا رہا ہی دھوکے مین مین گرفتار ہوگیا تھا اور یہی افسر مجھے گرفتار کر لے گیا تھا -

آزاد - اخاہ جبھی یہ باتین رمز وکنایہ کی ہو رہی ہین -

علیقو - اور کیا -

روس کے ایک افسر نے آزاد پاشا کی طرف اشارہ کرکے پوچھا یہ بھی ترکی جنٹلمین ہین - ترکون نے کہا ہان ٹھیٹھ ترک - کیون کیا کسی اور ملک کے باشندے معلوم ہوتے ہین روسی نے کہا نہین - ہین تو سرخ وسفید اور خاص یوروپین پر بھی مگر انکا لب ولہجہ بعض اوقات ترکون کا سا نہین پایا جاتا لوگون نے کہدیا کہ یہ ہندی ہین -

ترک قلعے کی سیر کرنے لگے - جو سوار اور افسر اس قلعے مین رہ چکے تھے - وہ پرانی باتون کو یاد کرتے اور پرانے مقامون کو دیکھتے تھے اور جو لوگ نہین آئے تھے وہ اورون سے کل حال پوچھتے جاتے تھے - الغرض ترک فاتح مزے سے قلعے مین دندناتے تھے -

آزاد - آج بہت تھکے -

سوار - کارنما[illegible] - آفرین - آفرین [illegible]

دوسرا سوار - ہم ڈرتے تھے کہ نہین کوئی روسی دیکھ نہ لے -

اب ادھر کا حال سنیے - روسی اور ترکی دونون دست بدست جنگ پر آمادہ ہوگئے تھے مگر تاریکی کے سبب سے دونون کچھ کچھ پیچھے ہٹتے گئے تھے کہ فاصلہ زیادہ ہوگیا - کمانیر نے ٹیلے پر سے دیکھ ہی لیا تھا کہ انکی فوج نے قلعہ خالی کرالیا - فوراً اپنے دو سو سوارون کو حکم دیا کہ اس کالم سے جاکر ملجاو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جو میدان مین پڑے جاڑے کھڑا ہی۔ سوار روانہ ہوئے اور ادھر قلعے سے سوار طلب کیے۔ میان آزاد نے چاہا کہ سوارون کے ساتھ خود بھی جائین مگر اسقدر شل ہو گئے کہ اُٹھنا محال تھا۔

علیقلی۔ تم نہ جاؤ۔ ہم جاتے ہین۔

احمد۔ ہمکو نہ جانے دو؟

ع۔ نہین ہم خود جائینگے۔

راوی۔ سپاہی ایسے ہوتے ہین۔ نہ کہ سرویہ کے بُزدلون کے سے۔

آزاد۔ قسطنطنیہ مین اکثر آدمیون کی راے ہی کہ افواج ٹرک کے افسر جری تو ہوتے ہین مگر اصول جنگ سے کماحقہ واقفیت نہین رکھتے۔

افسر۔ یہ سچ ہی۔ یہ کوئی قاعدہ عام نہین ہی۔ اکثر افسر بڑے جنگ آزما اور تجربہ کار ہین۔ مگر ٹرکی فوج کے افسرون کی ہم اسقدر تعریف نہین کر سکتے جسقدر ٹرکی سپاہیون کی تعریف کر سکتے ہین۔ ترک طاقتور مضبوط مستقل مزاج اشجع سپاہی ہین۔ جنگ کے وقت جان بکف رہتے ہین مگر افسر اچھے نہین اور وجہ یہ کہ افسر اکثر سفارشی مقرر ہو جاتے ہین اگر استحقاق اور لیاقت سے [illegible] کوئی ترکونکا مقابلہ کر سکے۔ لاحول ولا قوۃ۔

آزاد۔ وقت صلح کوئی نوّے ہزار کے قریب سپاہ رہتی ہی۔

افسر۔ ہان اسکے قریب ہی قریب۔ کوئی ایک لاکھ آدمی۔

آزاد۔ اور وقت جنگ۔

افسر۔ پونے دو لاکھ تک۔ مگر جنگ کے وقت مصر پر بھی فرض ہی کہ فوج سے مدد دے۔

آزاد۔ اب احمد مختار پاشا تو ایشیا کی افواج ترک کے سپہ سالار ہین اور عبدالکریم پاشا یورپ کی فوج کے۔ اور ہوبرٹ پاشا انسپکٹر جنرل افواج بحری ہین۔

افسر۔ ان سے آپ واقف ہین۔

آزاد۔ صرف اسقدر سُنا ہی کہ انگریز ہین۔ کپتان ہوبرٹ۔ مگر انکی لیاقت کی بڑی تعریف ہی سُنا بڑے آزمودہ کار افسر ہین۔ اُنکے پدر بزرگوار کوئی بڑے امیر آدمی تھے۔

افسر۔ ارل آف بکنگھم کے لڑکے ہین ۱۸۲۲ع مین پیدا ہوے تھے۔ اب ۵۴ برس کا سن ہی۔ چھ برس سے ترکون کی فوج بحری مین نوکر ہین برٹش گورنمنٹ نے اُنکا نام کاٹ دیا۔ انھون نے بہت کچھ منت و سماجت کی کہ میرا نام افسران فوج بحری انگلستان کے زمرے مین شامل رہے لارڈ ڈربی نے منظور کر لیا۔ مگر جنگ روم و روس شروع ہوئی تو اُنسے کہا گیا کہ یا آپ انگلستان کے افسر فوج بحری رہین یا ٹرکی کے۔ انھون نے لکھا کہ مجھے ٹرکی کی افسری پسند ہی مین واپس نہین آنا چاہتا لہذا اُنکا نام بھی خارج کیا گیا۔

آزاد۔ کارنمایان کر رہا ہی۔

افسر۔ اِسمین کیا شک ہی۔

آزاد۔ روسیون کا جواب دینے والا وہی تو ہی ایک۔

اِسکے بعد ایک روسی افسر نے جو قید ہو گیا تھا کہا کہ تم لاکھ لن ترانی کی لو مگر دیکھو ہم کس جوانمردی اور استقلال کے ساتھ دریاے ڈینیوب عبور کر آئے۔

آزاد۔ دریاے ڈینیوب پر تو کئی قلعے ہین۔

روسی۔ گنتے جائیے۔ رشچک۔ تلتسا۔ سیمن۔ اسکا کچا۔ نکوولس۔ وودن۔

آزاد۔ پرسوڈا۔ سلسٹریا۔ ترنکائی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

روسی۔ وُہ قلعوں میں سلسٹریا سب سے مضبوط قلعہ ہی۔

اِتنے مین دس پندرہ آدمیون نے قلعے کے بُرج سے کہا کہ وہ بھاگے۔ وہ بھاگے جاتے ہین۔ ہان سوارو شاباش جانے نہ پائین۔ جانے نہ پائین۔ آزاد پاشا اور کُل افسرون وسوارون وسپاہ تُرک اور روسی قیدیون کے کان کھڑے ہوے کہ یہ کیا کہہ رہے ہین۔ کون بھاگا۔ سمجھ گئے کہ روسی بھاگے ہونگے۔

بُرج پر جاکر دیکھا تو تُرک تعاقب کر رہے ہین اور روسی سوار بگٹٹ بھاگے جاتے ہین۔ سب نے ملکر نعرۂ خوشی بلند کیا اور جو لوگ قلعے مین تھے اُنھون نے بھی بُرج والون کی دیکھا دیکھی نعرہ مارا۔

آزاد۔ پالا ہمارے ہاتھ ہی (خوش ہوکر) ؎

ساقی کو پڑا ہی ہمسے اچھّا پالا | میخانے مین جب گئے تو جیتا پالا۔
جب دیکھیے ہاتھ مین ہی مے کی بوتل
ای قدر یہ تمنے خوب طوطا پالا

تُرک اِسکا مطلب نہ سمجھے مگر آزاد اُسوقت وفور طرب سے جامے مین پھولے نہین سماتے تھے۔

ایک افسر نے دوربین کے ذریعے سے دیکھکر کہا پالا تو ہم جیت گئے مگر ایک خرابی ہی۔ خدا جانے اگر روسی رسالہ اِس ٹیلے پر پہونچ گیا تو ہم دب جائینگے۔

آزاد۔ ہمکو وہ ٹیلا نہین سوجھتا۔

افسر۔ ایک عینک اور چڑھائیے۔

آزاد۔ (مسکرا کر) واللہ ہمین نہین سوجھتا۔

افسر۔ اب بہت قریب ہی۔ خدا نہ کرے کہ ٹیلے پر پہونچ جائین۔

آزاد۔ ہان اب نظر آیا۔ خدا خیر کرے۔

روسی قیدیون مین سے دو افسرون نے درخواست کی کہ اگر تُرک اجازت دین تو وہ بھی بُرجون پر سے دیکھین۔

سوار یہان سے بھی روانہ ہوے اور تھوڑی دیر مین میدان کے کالم سے ملکر گھوڑے کڑکڑا دیے تو روسیونکو بھاگتے راہ نہ ملی۔ ترکون نے انکا تعاقب کیا۔ تُرک فتح حاصل کرکے قلعہ مین شیخی کی لینے لگے جیسا کہ ہر ایک فاتح فوج کا قاعدہ ہی۔

ایک سپاہی۔ ہماری قوم تو جنگی قوم ہی۔ سلف سے آجتک سپہ گری تُرکون کا پیشہ ہی۔ یہی ہمارے آبا و اجداد کا پیشہ تھا۔ ممکن نہین کہ رگ تاتار جوش زن نہو ترکون کو کوئی میدان کارزار سے بھاگتے نہ دیکھیگا۔ تُرک گھِر جائین یا شکست پائین یہ ممکن ہی۔ مگر روز جنگ غنیم کو پُشت نہ دکھائینگے۔

افسر۔ محمود ثانی کے وقت سے ہماری قوم نے یورپ کے فنون حرب مین واقفیت حاصل کی ورنہ گو پہلے بھی ترک جنگ مین بسالت اور جوانمردی ظاہر کرتے تھے لیکن طرز حرب سے چندان واقف نہ تھے صرف اپنے ہاتھ پانون اور اپنی جرأت وشجاعت کے زعم پر انکو ناز تھا اور انکا ناز بیجا نہ تھا جب یونان نے سلطان مح[illegible] عہد مین علم بغاوت [illegible]یا تھا تو محمود نے یوروپین قواعد جنگی کے مطابق فوج کو [illegible]ایا۔ روس اُسوقت بھی چڑھائی کی تیاریان کر رہا تھا۔ اور بعض بعض صوبے بھی باغی ہو گئے تھے۔ ایسے وقت نازک مین نئے قاعدے سے فوج کو میدان جنگ مین لڑوانا آسان امر نہ تھا۔ تُرکی سپاہی مدت العمر سے ایک خاص قاعدے کے مطابق لڑتے آئے تھے۔ نئے قاعدے سے اُنکو کمال دقت ہوئی۔ نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ تُرکون کی ناتجربہ کاری سے روسیون نے فائدہ اُٹھایا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور غالب آگئے لیکن چونکہ ٹرک سنٹیفک اصول کے مطابق
لڑتے تھے لہذا روسیون کے بھی چھکے چھوٹ گئے۔

آزاد۔ آگے عیسائیون کو بھی تو فوج مین بھرتی کرتے تھے۔

افسر۔ ہان کچھ دن تک عیسائی بھی فوج مین بھرتی کیے گئے
مگر بعض بعض شرطین سخت تھین۔

آزاد۔ اب اسوقت قلعے مین جو فوج ہی اسمین یوروپین
ٹرکی کے لوگ زیادہ ہین یا ایشیا کے۔

افسر۔ ایشیائی ٹرکی کے لوگ زیادہ ہین۔

آزاد۔ مدرسۂ حرب صرف قسطنطنیہ مین ہی یا کہین اور بھی۔

افسر۔ کئی مدرسے ہین ان مدرسون مین فنون حرب وانجنیری
کے علاوہ فرانسیسی اور عربی اور ٹرکی زبان کی بھی تعلیم ہوتی
ہی اور تاریخ اور جغرافیہ اور ریاضی اور علم ہیئت بھی سکھایا
جاتا ہی۔

آزاد۔ ہان یہ تو ہم اِس مدرسے مین دیکھ چکے ہین جو قسطنطنیہ
کے قریب ہی۔ روسیون نے بڑی کوشش کی کہ ٹیلے پر چڑھ جائین۔
مگر ٹرکی سوارون نے دَم نہ لینے دیا۔ کئی سو سواران روس ٹیلے
پر چڑھ گئے۔ مگر باقیماندہ ایسے بدحواس بھاگے کہ پیچھے پھر کر
دیکھا [illegible] جب سوار ٹیلے [illegible] نے باڑھ مارنا
شروع کی جس سے ترکون کا کسیقدر نقصان ہوا۔ ایک افسر
نے فوراً فوج کے دو کالم کردیے۔ ایک کالم نے ٹیلے کی سپاہ
روس سے مقابلہ کیا اور دوسرا کالم ان سواران روس کا
تعاقب کرتا گیا جو بھاگے جاتے تھے آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ وہ
سوار تو بھاگ نکلے مگر ٹیلے کے سوارون نے ترکون کو بہت
نقصان پہونچایا اگر تعداد مین کافی ہوتے تو ترکون کو
وہانسے ہٹ جانا پڑتا مگر ترکون کی جماعت کثیر نے انکے رخ
پھیر دیے اور تھوڑی دیر مین نصف سے زیادہ کو اجل کے سپرد
کردیا باقیماندہ بھاگ کھڑے ہوے شام تک کل فوج ٹرک
قلعے کے اندر روندتی تھی۔ شب کو ٹرکی فوج نے انواع و
اقسام کی دل لگیون سے خوشیان منائین فتح پاکر سپاہی کا
دل ہاتھون بلکہ بانسون بڑھ جاتا ہی دو سوار جاکر ایک چہاردہ
سالہ چھوکری کو لے آئے۔ اور وہ ناچنے لگی۔ میان آزاد سب سے
زیادہ تھکے ہوے تھے اور میٹھی نیند سو رہے تھے کہ ایک افسر
نے جاکر انکو جگایا۔

افسر۔ آزاد۔ آزاد۔ آزاد پاشا۔

آزاد۔ (انگڑائی لیکر) کہو بھئی۔

افسر۔ ذرا آنکھ تو کھولو۔

آزاد۔ آپ ہین۔ حضرت ذرا سونے دیجیے۔

افسر۔ واللہ ہم نہ مانینگے۔

اتنے مین علیقو پاشا آئے۔ اُنھون نے آزاد کو جگایا۔
اور کہا چلو یہان کا ناچ دکھائین۔

آزاد۔ یہ کون ہی۔ ہی تو حسین۔

علیقو۔ پرکالۂ آتش ہی۔ کافر بد اندیش ہی۔ چھلاوا ہی۔

آزاد۔ یہ ٹرکی ہی۔

علیقو۔ بلگیریا کی ہی۔ جسکو بلغارستان کہتے ہین۔

آزاد۔ اِسکی وضع تو مردانی ہی۔

افسر۔ یہان عورتین بھی پہنتی ہین۔

آزاد۔ چغہ بھی ہی اور اچکن بھی ہی اور مندیل بھی ہی۔

افسر۔ اور کمر بند مرصع بھی ہی۔

آزاد۔ مگر کیا ادا ہی۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ۔

افسر۔ ہم تو اس کمر بند پر جان دیتے ہین۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

راوی - حضرات ناظرین اس بیان کو یاد رکھیے گا -

آزاد - قسم خدا کی آسنے دارد -

افسر - بلغارستان مین دو لیڈیان مشہور ہین حسن اور جمال مین بے نظیر ادا پسند و دلپذیر -

آزاد - پھر ہم کیونکر دیکھینگے -

افسر - اگر زندگی ہی تو دکھا دینگے ورنہ مجبوری ہی -

آزاد - انشاء اللہ - یار زندہ و صحبت باقی -

اُس بُت جادو جمال نے ترکی غزلین گائین مگر میان آزاد کو پسند نہ آئین ہان اُسکے حُسن گلو سوز پر البتہ فریفتہ ہو گئے اور اُسکی ادا نے انکے دل پر اثر کیا -

آزاد - کوئی فارسی غزل بھی یاد ہی -

افسر - فارسی غزلین کیا جانین - فارس جانے کا کبھی کاہیکو اتفاق ہوا ہو گا -

یہ فقرہ سُنکر وہ مسکرانے لگی - آزاد پاشا نے کہا یہ فارس ضرور گئی ہین اسمین ذرا شک نہین وہ اور بھی مسکرائی - تب اُس افسر کو بھی یقین ہو گیا فارسی غزل گانے کی فرمایش کی تو اُسنے لسان الغیب حافظ شیرازی کے یہ اشعار گائے - ؎

نواے مدح کہ بسنجی دلا مبارکباد	تہور نفس نغمہ را مبارکباد
ہمیشہ نغمہ شنو عرش بود لیک امروز	بلند نغمہ تری این نوا مبارکباد

بڑی دیر تک دھما چوکڑی مچی رہی اسکے بعد آزاد اور دو ترکی افسر اپنی اپنی جگہ پر لیٹ کر یون ہمکلام ہوے -

آزاد - جرمنی در پردہ روس کے معین ہین -

محمود پاشا - اِسمین کیا شک ہی - دونون مین دانت کاٹی روٹی ہی -

حامد پاشا - بس یہی تو ہمین خوف ہی کہ کئی سلطنتین باہم ملی ہوئی ہین -

محمود - وزرا کی تو راے ہی کہ جرمنی ضرور مدد دیگی فرانس سے اور روس سے جانی دشمنی ہی - وہ روس کو اپنا دوست بنائیگی اور اطالیہ صوبجات سیواے اور نائس پر قبضہ کر لے گا اور آسٹریا کو بوسینا اور ہرزیگوونا دے دینگے - اور انگلستان مصر اور کینڈیا پائیگا -

آزاد - یہ غلط ہی انگلستان مصر نہ لے گا - اور مصر ایسا ملک ہی نہین جسپر کسی خاص یورپ کی سلطنت کا قبضہ ہو جاوے -

حامد - وجہ - یہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا -

آزاد - نہر سویز کا جھگڑا یاد ہی - بس سمجھ جائیے -

حامد - گر انگلستان ہمکو ضرور مدد دیگا -

آزاد - انگلستان نے صاف کہدیا ہی کہ ہم کسی طرف نہونگے مگر ہان ایک بات ہی کہ قسطنطنیہ پر کسیکو قابض نہونے دینگے - اِسکو یاد رکھیے گا اِسکے خلاف نہو گا -

حامد - اچھا اطالیہ کو تو حصے بخرے کرنے کی خواہش ہی -

آزاد - اچھا [illegible] ہان [illegible] اطالیہ اور آسٹریہ دونون اگر ملجائین تو ترکی کا مقابلہ نہین کر سکتے - ہان روس اور جرمنی کی سازش بُری ہی دونون طاقتور سلطنتین ہین -

محمود - روس کی خواہش نہین ہی کہ قسطنطنیہ پر قابض ہو مگر روسی بس اِسقدر چاہتے ہین کہ اور ترکی کے معاملات مین کوئی دخل نہ دے -

آزاد - اور کوئی دخل نہ دیگا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

محمود - نہین انگلستان ضرور دخل دیگا -

آزاد - ہان انگلستان دخل دیگا مگر فوجی مدد نہ دیگا -

حامد - ہندوستان مین ہمارے لشکر کے زخمیون کے لیے چندہ جمع ہو رہا ہی -

محمود - فرانس اب کسی مین نہین ہی -

آزاد - ۱۸۷۰ء کی لڑائی نے رہی سہی طاقت اور بھی توڑ دی -

محمود - اور اصل تو یہ ہی کہ سلطنت جمہوری نے اور بھی مٹی خراب کی -

آزاد - اِس راے سے ہمین اتفاق ہی -

محمود - یہ عزل و نصب تو دنیا کا کارخانہ ہی -

آزاد - مسٹر ڈزرئیلی کی حکمت عملی دور اندیشی سے خالی نہین ہی -

محمود - ہان کیسی کچھ - اور پرنس بسمارک کی حکمت عملی کیا کم ہی -

حامد - جتنے ہین سب فہمیدہ ہین - کونٹ اینڈریسی کیا کچھ کم ہین -

آزاد - [illegible] بسمارک ہون یا کونٹ اینڈریسی - جبتک ہماری سلطنت [illegible] وزرا لیاقت [illegible] ہمکو خوف نہین ہی - بال تک بیکا نہین ہوسکتا -

حامد - خدا مالک ہی -

محمود - مگر آزاد پاشا آدمی لائق ہین -

بڑی دیر تک اِن معاملات کی نسبت گفتگو رہی اِسکے بعد احمد پاشا نے کہا کہ ہمارے مُلک کو نا چاقی اور نا اتفاقی نے غارت کر دیا - ورنہ ع

دو دل یک شود بشکند کوہ را	پراگندگی آرد انبوہ را

اگر ہم لوگ متفق ہو کر رہین تو کیا بات ہی -

آزاد - مگر سپاہیون کا اتحاد دیکھکر تو ہم عش عش کرنے لگے -

احمد - ہان پھر اتنا بھی نہو - ایک دن مدحت پاشا کے محل مین مجلس شوریٰ منعقد ہوئی - بڑی سرگرمی سے بحث ہو رہی تھی کہ ایک افسر سرکیشیا نے آنکر حسن اوفی وزیر جنگ پر گولی چلائی - بندوق کے دغتے ہی کُل وزرا بھاگ کر اندر کے کمرے مین چلے گئے - مگر رشید پاشا وزیر صیغۂ دول خارجہ اور احمد پاشا وزیر صیغۂ بحری بیٹھے رہے - رشید پاشا تو سکتے کے عالم مین تھے مگر احمد پاشا اُس شقی کے گلّے پر پہونچ گئے - اُس سے اُنسے گتھم گتھا ہوا مگر اُسنے اپنا ہاتھ چھوڑا لیا - اور اِنکو کئی مقام پر زخمی کیا - مجبور ہو کر اُنھون نے چھوڑ دیا - حسن اوفی کو زخم تو کاری لگا تھا مگر جان باقی تھی - اِس شقی القلب نے چلتے چلتے ایک اور ہاتھ لگایا اور وزیر مجروح کا کام تمام ہو گیا ع -

سانس دیکھی تنِ بسمل مین جو آتے جاتے	اور چرکا دیا جلّاد نے جاتے جاتے

اَب سُنیے کہ رشید پاشا ابتک اپنی جگہ پر بیٹھے رہے اور کچھ ایسا اتفاق ہوا کہ بیٹھے ہی بیٹھے مر گئے اِسکے بعد اُس کمرے کی طرف جہان اور وزرا تھے اور دروازہ ہلا کر کہا - وزیر اعظم دروازہ کھولدو مین تمپر گولی نہ چلاؤنگا - خاطر جمع رکھو - مدحت پاشا نے جواب دیا کہ اِسوقت مین نہ کھولونگا - تم دیوانے ہو - اُسنے دروازے مین گولی ماری لیکن کمرے مین کسی پر پڑی نہین دو وزرا کمرے مین اُسکے گرفتار کرنے کو گئے - مگر اُسنے گولی چلائی - جب پولیس والے آئے تو دیکھا کہ وہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شخص کھڑا ہی اور اِدھر اُدھر لاشین پڑی ہین - ایک پولیس
افسر مقتول ہوا - چھ سپاہی اور کانسٹبل مجروح ہوے تب کہین
اُس دیوانے کو گرفتار کیا -

آزاد - آخر پھر کچھ سزا بھی ہوئی - نلوہ بچ نکلا -

احمد - خون نے - خون - قصاص - حکم ہوا کہ کل زندہ
نہ رہنے پائے -

حامد - ہمنے اُسکو دیکھا تھا - ہر عضو بدن مین زخم تھا -

آزاد - ہان - خود بھی زخمی ہُوا -

حامد - اور جراحون کو قریب نہین جانے دیتا تھا -

آزاد - کوئی وجہ بھی دریافت ہوئی یا نہین -

حامد - قاتل نے تو کچھ بتایا نہین مگر لوگونکا قیاس ہی کہ
سلطان عبدالعزیز کے تخت سے اُترنے پر وہ جھلا اُٹھا اور
از خود رفتہ ہوگیا لہذا وزرا سے بدلا لینے گیا -

آزاد - اور وزرا مین سے کسی نے گرفتار نہ کیا -

حامد - وزرا اُسوقت مسلح تو تھے نہین کچھ - وہ تو باہم
مشورہ کر رہے تھے -

احمد - وہ مسلح طیار - آمادہ ہوکر لڑنے کو آیا تھا - اُسکا مقابلہ
اُسوقت آسان نہ تھا اور تین وزیرون نے مقابلہ کیا بھی مگر
مسلح اور نہتے مین بڑا فرق ہوتا ہی -

آزاد - شناکاسک کے سپاہی بڑا ظلم کر رہے ہین -

حامد - میرے سامنے نام نہ لیجیے - وہ سپاہی نہین
لوٹیرے ہین -

احمد - اسمین کیا شک ہی - ظلم اور تعدی سپاہی کا کام
نہین ہی -

آزاد - صلح اور جنگ دونون وقت ان لوگون کی بہ نسبت
رہتی ہی کہ کسی نہ کسی طرح لوٹ مار کرین - پرایا مال ہاتھ آئے -
سپاہی کو اِس سے کیا کام ہی -

احمد - بس انکا مقابلہ ہمارے باشی بزوق ہی کر سکتے ہین -

آزاد - دونون کرارے اور کس بل کے جوان ہین - کیون
صاحب سلطان عبدالعزیز نے جسوقت یہ حال سُنا ہوگا کہ وہ تخت
سے اُتارے جائینگے - اُنکے دل کی کیا کیفیت ہوئی ہوگی - خدا
یہ وقت کسیکو نہ دکھائے اور سلطان مراد کے طرفدارون نے
گھی کے چراغ جلائے ہونگے -

احمد - سلطان کو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ یہان کیا ہنڈیا
پک رہی ہی -

اِنسے حافظ پاشا نے جو مُقرب تھے کہا کہ حضور کی نسبت
یہ تجویز ہوئی ہی - اُسپر اُنھون نے وزیر جنگ کو طلب کیا اور
وزیر جنگ نے صاف انکار کیا کہا ہم نہ آئینگے - جسوقت سلطان
عبدالعزیز کا آدمی پہونچا وزیر جنگ کمیٹی مین تھے -

آزاد - اور کون کون تھا -

حامد - اور کئی وزیر تھے - اور مُلا بھی تھے -

آزاد - سلطان کو کسقدر رنج ہوا ہوگا کہ ہم وزیر کو بُلاتے
ہین اور وہ نہین آتا -

احمد - بس کہہ گئے کہ اب ہم سلطان نہین ہین -

آزاد - افسوس صد افسوس -

حامد - شیخ الاسلام نے بھی رائے دے دی کہ سلطان
اُتارے جاین -

آزاد - محمد مراد افندی بھی تو شیخ الاسلام کی رائے سے
جانشین قرار پائے تھے -

حامد - جی ہان کونسل مین جسوقت شیخ الاسلام کی تحریر آئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور پڑھی گئی مین بھی وہان موجود تھا۔ کسی نے اس رائے سے اختلاف نہ کیا۔

محمود۔ سلطان نے کچھ بندوبست نہ کیا۔

آزاد۔ بندوبست کرتے تو کیا کرتے۔

محمود۔ کل وزرا اور رعایا اور قضات ایک طرف تھے۔

احمد۔ محل معلی کو چوطرفہ سے گھیر لیا تھا۔

محمود۔ لیکن خرابی یہ ہوئی کہ شہزادہ مراد سلطان ہی کے پاس تھے۔

احمد۔ ہان جب ہی تو قہر ہوا۔

احمد۔ جی ہان۔ سلطان نے اُنکی دعوت کی تھی۔ وہ مدعو تھے۔

محمود۔ چار سلاطین روم کا مراد نام تھا۔ یہ مراد پنجم ہین۔

احمد۔ اِنکو ایک ضرب توپ کی سلک سے کل رعایا کو معلوم ہوگیا کہ اب نئے سلطان تخت نشین ہوئے۔ مختلف صوبون کے گورنرون کے پاس تار بھیجا گیا کہ سلطان مراد کی عملداری ہی ردلیف پاشا اُسی صبح کو سلطان عبد العزیز کے پاس گئے۔ سلطان محلسرا مین تھے اطلاع کرائی۔ چند خواجہ سراؤن نے خوب [illegible] اور ردلیف پاشا کو [illegible] لنے دیا مگر سپاہیون نے اُن خواجہ سراؤن کو گرفتار کرلیا۔ سلطان عبد العزیز نے کہلا بھیجا کہ ہم ملاقات نہ کرینگے۔ اِسپر ردلیف پاشا نے کہا کہ اگر آپ تشریف نہین لائینگے تو مین مع سپاہیون کے زنانے مین چلا آؤنگا۔

آزاد۔ افسوس کا مقام ہی۔

محمود۔ پھر سلطان کو مجبور ہو کر واپس آنا پڑا۔

احمد۔ ہاے اُسوقت مین بھی تھا۔

آزاد۔ اُنکے دل کا حال اُنکے بشرے سے ظاہر ہوتا ہوگا۔

احمد۔ اسمین کیا شک ہی۔ اور اُنکی والدہ بیچاری باہر تک ساتھ آئی تھین اسپر میان آزاد کی آنکھ سے آنسو نکل پڑے۔

احمد۔ بال بکھرے ہوے تھے اور روتی جاتی تھین۔

آزاد۔ پھر اُنسے کیا کہا گیا۔

احمد۔ کہا کہ اب آپ سلطان نہین ہین۔ حکمرانی کا اب خاتمہ ہی۔

آزاد۔ توبہ۔ توبہ۔ کیا انقلاب زمانہ ہی۔

احمد۔ اور سُنیے۔ اُنسے کہا گیا کہ محل بھی خالی کردیجیے۔

آزاد۔ افسوس صد افسوس۔

احمد۔ سلطان عبد العزیز نے جھلّا کر کہا تُم جھوٹ بولتے ہو۔ ردلیف پاشا نے کہا ذرا کھڑکی سے جھانک کر باہر دیکھیے۔ دیکھا کہ فوج پرے جماے ہوے باہر کھڑی ہی۔ ہوش اُڑ گئے۔ اِتنے مین کہا گیا کہ اگر جان عزیز ہی تو فوراً محل چھوڑ دیجیے۔

محمود۔ جب جہاز پر سوار ہو کر جانے لگے تو کہا اگر مین جانتا کہ میرا بھتیجا ایسا پودھا ہی تو اس پودھے کو مین زہر سے سینچتا)۔

آزاد۔ اگر ایک مکان کسی سے قبضے سے نکل جائے تو عمر بھر رنج رہے نہ کہ مُلک۔

احمد۔ تو قبلہ سلطان عبد العزیز کو وزرا اور شیخ الاسلام نے بیوجہ تخت سے نہین اُتارا۔ اگر وہ تخت نشین رہتے تو سلطنت کے حق مین اچھا نہوتا۔

آزاد۔ ہان ہی تو ایسا ہی۔

محمود۔ سلطان مراد تو اُنسے زیادہ ناواقف ہین۔

آزاد۔ لیکن حق تو مراد ہی کا ہی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

محمود - بلاشبہ جب ہی تو سلطان روم ہوے -

احمد - ۴ جون کو یہ خبر آئی کہ سلطان عبد العزیز مردہ پڑے ملے -

آزاد - کیا کسی نے قتل کر ڈالا - یا واقعی خودکشی کی -

احمد - خودکشی کی -

محمود - مراد کو مبارکبادی کا خط بھی لکھا تھا -

آزاد - ہان! کیا لکھا تھا -

محمود - لکھا تھا کہ مین مبارکباد دیتا ہون - خدا کرے تم کامیاب ہو - مگر اس مقام پر مین نہین رہنا چاہتا دوسری جگہ بھیجدو -

احمد - دماغ مین کسی قدر خلل ہو گیا تھا -

محمود - ہوا ہی چاہے -

آزاد - ہتھیار تو اُنکے پاس نہین تھے -

محمود - بڑی حفاظت کی گئی تھی مگر ایکدن دیکھا کہ مسہری پر پڑے ہین اور ایک ٹانگ نیچے لٹکی ہوئی ہی - خون کے فراٹے جاری ہین -

احمد - ۱۹ ڈاکٹر گئے جسمین برٹش سفارش کے ڈاکٹر بھی تھے اور خدا جانے کس کس ملک کے اطبا تھے مگر جان ہی باقی نہین تھی کرتے کیا -

محمود - قینچی سے اُنھون نے رگین کاٹ ڈالین تھین -

احمد - بڑا افسوس ہوا - خدا جانتا ہی جسنے سُنا افسوس کیا - مگر مجبوری کا مقام تھا -

آزاد - مراد تو خوش ہوے ہونگے کہ اب کوئی اندیشہ نہین رہا -

احمد - اسمین کیا شک ہی -

محمود - مگر سلطان مراد نے عبد العزیز کی قید کی حالت مین خاطر بہت کی ہی -

احمد - بیشک - اور چاہیے بھی ایسا ہی -

آزاد نے کہا مانٹی نیگرو کے آدمیون کو ہمنے اب تک نہین دیکھا ہی - اتنے دن تک قسطنطنیہ مین رہے ہر ملک کا آدمی دیکھا - مگر نہین دیکھا تو مانٹی نیگرو کا آدمی -

احمد - ترکون سے اور اُنسے اکثر جھگڑا رہا ہی -

محمود - بڑے بہادر ہین -

آزاد - بڑی تعریف سُنی ہی -

محمود - مورچے سے بھاگنا تو جانتے ہی نہین -

آزاد - ہم جانتے ہین ایسے جری سپاہی تمام عالم مین نہ ہونگے -

محمود - آدمی کاہے کو دیو ہین -

آزاد - اگر مانٹی نیگرو کے سپاہی اسوقت ہمکو مدد دین تو کاسک سے اور اُنسے خوب ہو -

محمود - کاسک کی کیا اصل وحقیقت ہی -

آزاد - اللہ اللہ اتنے بڑھے ہوے ہین -

احمد - ایک ایک بچہ سپاہی ہی اور ایسا سپاہی جس سے کوئی مقابلہ نہ کر سکیگا -

آزاد - اگر زندہ بچے اور قسطنطنیہ کو دیکھنا نصیب ہوا تو مانٹی نیگرو بھی جائینگے - قابل دید مقام ہی -

احمد - آپ بشرط خیریت کل یورپ کی سیر کیجیے -

آزاد - آپ کس کس ملک گئے ہین -

احمد - سرویہ - بلگیریا - مانٹی نیگرو - سرکیشیا - فرانس - جرمنی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آزاد - (محمود پاشا سے) اور آپ ؟ -

محمود - یورپ کا تو کوئی ملک ہمسے بچنے نہین پایا ہی اور ایشیا مین عرب اور فارس اور آرمینیا اور سرکیشیا دیکھا ہی - اور ادھر مصر تک ہو آئے ہین -

آزاد - ہان! تو آپ دونون صاحب سیاح ہین اور زبان کون کون بول سکتے ہین آپ -

احمد - فارسی عربی ترکی فرانسیسی -

محمود - ہم فارسی عربی فرانسیسی اور انگریزی - بول سکتے ہین -

آزاد - (ہنسکر) اور ترکی ؟ -

محمود - (مسکراکر) کیا خوب - آپ ترکی بھی نہ بول سکینگے بھلا -

آزاد - ترکی شعر تو پڑھیے کوئی -

محمود نے شعر پڑھا جسکا مطلب یہ تھا کہ سیف اور خنجر ہمارا ہتھیار ہی گھر میدان کارزار ہی - قبر سے ہمین خوف نہین اگر مورچے پر مارے جائین تو ہمسے زیادہ خوش نصیب کوئی نہین -

آزاد - [illegible] یہ اشعار ہمکو لکھ دیجیے گا -

[illegible] افسران فوج سے جنگ کی نسبت باتین کرنے لگے - ایک افسر نے کہا ہم لوگ پہلے ہی سے جانتے تھے کہ ادھر جنگ سرویہ ختم ہوئی ادھر روس خود میدان مین آئیگا - وُہی ہوا - اور سرویہ کی جنگ مین تو وہ شریک ہی تھا - بلگیریا اور سرویہ اور بوسینا اور ہرزیگونیا کو روس نے ورغلانا شروع کیا تھا کہ ترکون کے خلاف ہتھیار اُٹھاؤ - جب سرویہ نے شکست پائی تو روس اور بھی جھلایا مگر اس جھلانے سے ہوتا کیا ہی لاحول ولا قوۃ - مطلب اُسکا یہ تھا کہ سلطان کی عملداری مین کئی صوبون مین علیحدہ علیحدہ گورنمنٹ قائم ہو جائے اور ٹرکی سلطنت کو ضعف آئے اور پھر رفتہ رفتہ اُن صوبون کو اپنے زیر نگین کرے - اِس اُستادی کو دیکھیے گا - بے ایمانی تو کوئی روس سے سیکھے -

آزاد - اگر سرویہ فتحیاب ہوتی اور بلگیریا اور بوسینا وغیرہ مقامات مین غدر ہو جاتا تو روس خاموش رہتا - خوش ہوتا کہ ٹرکی کی مختلف ریاستون اور صوبون مین غدر ہو گیا اور لطف یہ کہ روس سے کوئی سلطنت باز پُرس نہ کرسکتی - روسی صاف کہ دیتے کہ ہمسے کچھ واسطہ نہین ہم نہین جانتے کہ ٹرکی کے صوبے ٹرکی کے جبر سے تنگ آکر آزاد ہونے کے لیے کوشش کرتے ہین ہمسے کیا واسطہ :-

افسر - روس کا ہر طرح فائدہ تھا -

آزاد - اگر سرویہ اور بلغارستان ٹرکی سے شکست بھی پاتے تو روس کا کیا نقصان ہی -

افسر - ہی تو - مگر کم -

آزاد - مطلب یہ کہ اُسکا کوئی صوبہ تو نکلجانے والا نہین اگر کوئی نکلجائیگا تو ٹرکی گا -

افسر - ہان یہی تو ہم بھی سوچے ہین -

دوسرا افسر - ۲۶ - ستمبر کو کونٹ شوئلاف نے وزیر صیغۂ خارجہ کے نام ایک مراسلہ بھیجا تھا -

آزاد - لارڈ ڈربی کے نام -

افسر - ہان لکھا تھا کہ سرویہ کی جنگ اَب ختم ہونی چاہیے اور اگر ٹرکی صلح نکرے تو سب سلطنتین ملکر کارروائی کرین بلگیریا روس کو دیا جاوے اور بوسینا اسٹریا کو -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آزاد - اپنا حصہ ضرور لگا ئینگے -

افسر - شہنشاہ روس نے بھی شہنشاہ آسٹریا کے نام ایسا ہی خط بھیجا تھا -

آزاد - کیا لکھا تھا -

افسر - لکھا تھا کہ ٹرکی مین کمال بدنظمی ہی - لہٰذا ہم سب پر فرض ہی کہ حصے بخرے کرلین -

آزاد - اور اپنے ہان کے نہلسٹ کی خبر ہی نہین -

افسر - جی ہان -

آزاد - انگلستان ایسی تجویز سے ہرگز اتفاق نہ کریگا -

افسر - اور نہ آسٹریا نے پسند کیا - زار روس اپنا مُنھ لیکر رہ گئے -

آزاد - انگلستان نے اسقدر البتہ منظور کیا تھا کہ جنگ مین ایک مہینے کی مہلت ملے اور وہ بھی روس کی استدعا کے موافق - روس کی دلی خواہش تھی کہ سرویہ اور ٹرکی کی جنگ ملتوی ہو جاے -

سر ہنری ایسٹ کو گورنمنٹ انگلستان نے حکم دیا کہ اگر ٹرکی التواے جنگ پر راضی نہو تو فوراً قسطنطنیہ سے واپس آؤ - اور کہو کہ انگلستان کی دلی خواہش ہی کہ ٹرکی کی بہبودی ہو - لیکن اگر سلطنت عثمانیہ التواے جنگ پر راضی نہین ہوتی تو آج سے انگلستان اُسکے معاملات مین دخل نہ دیگا -

آزاد - جب ہی تو جنگ ملتوی ہو گئی -

افسر - اور کیا - جب کُل سلطنتون کا اتفاق ہی تو ایک سلطنت کو بدرجۂ مجبوری تعمیل کرنی ہی پڑتی ہی -

آزاد - ظاہر ہی مگر سرویہ عمر بھر ٹرکی سپاہیون کی طاقت نہ بھولے گا -

افسر - اہل سرویہ تو بالکل بودے نکلے -

آزاد - سرویہ تو شہزادہ مِلَن کے قبضے مین ہی اور رومینیا ؟ -

افسر - رومینیا کے حکمران شہزادہ چارلس ہین -

آزاد - کیا یہ بھی روس کے بس مین ہین - ؟ -

افسر - کیسے کچھ -

آزاد - تو روس نے ٹرکی کے کسی صوبے کو بغیر سازش اور اغوا کے نہین چھوڑا - کوئی مقام باقی ہی نہین رکھا عجب سلطنت ہی - بڑے ایماندار لوگ ہین چشم بد دور -

افسر - روس کے قول و فعل کا کوئی ذی عقل ہرگز اعتبار نکرے گا -

آزاد - ٹرکی نے تو ایک یادداشت مین لکھا تھا کہ روسی سرویہ کی مدد کرتے ہین روس کے افسر اور سپاہی سرویہ مین کثرت سے ہین - روس کی مدد کے سبب سے سرویہ اترا رہا ہی اور صلح پر آسانی کے ساتھ راضی نہو گا - سرویہ کی گورنمنٹ کو شک کے عوض یقین ہی کہ روس آخر دم تک اُسکو ٹرکی سے بچائیگا ورنہ کبھی جنگ پر راضی نہوتے -

افسر - ایک اخبار مین مین نے پڑھا تھا کہ جنگ سرویہ کی نسبت روس کے ہر شہر اور قصبہ بلکہ گانٔون تک مین چندہ جمع ہو رہا ہے [illegible] غریب بھی خوشی [illegible] چندہ دیتے ہین - اکثر آدمیون نے قرض لیکر سرویہ کی مدد کے لیے چندہ دیا - والنٹیر جب سرویہ کی مدد کو چلی تو پادریون نے اُنکو دعائین دین اور جب سرویہ سے بعد التواے جنگ از سرِ نو لڑائی شروع ہوئی تو جوش و خروش کی کچھ انتہا ہی نہ تھی اور اِدھر تُرکون کا بحر خروش موج زن تھا - تُرکون نے مارے غصے کے جا بجا اشتہار چپکا دیے کہ اگر وزرا مین سے کوئی شخص ایسی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کارروائی کریگا جو ٹرکی کی عظمت اور جبروت کے خلاف ہی تو رعایا اُسکو گولی مار دے گی۔

آزاد۔ اللہ اللہ۔

افسر۔ آپ تو یہان تھے نہین۔ ہمسے اسکا حال پوچھیے۔

آزاد۔ صحیح ہی۔

افسر۔ اب سُنیے کہ روس نے خواہش کی کہ چھ ہفتے کی مُہلت ملے مگر ٹرکی کو منظور نہ تھا۔

آزاد۔ ہان اسمین ٹرکی کا نقصان ہی کیا تھا۔

افسر۔ ٹرکی نے کہا کہ چھ ہفتے کی مُہلت مین ہمارا نقصان ہی۔ اگر مہلت ہو تو کم سے کم چھ مہینے کی۔ روس نے منظور نہ کیا۔ اور کہا چھ مہینے تک سرویہ اپنی فوج کا بار نہ اُٹھا سکے گا۔ اطالیہ نے بھی روس کی سی کہی تب برٹش گورنمنٹ نے پرنس بسمارک لکھا کہ آپ بھی اس بارے مین ہماری مدد کرین اور سرویہ کو سمجھائین کہ چھ مہینے کی مہلت منظور کرے پرنس بسمارک نے کہا چھ مہینے کی مہلت ہمارے نزدیک کچھ مضائقہ نہین ہی مگر ہم یہ نہین چاہتے کہ کسی سلطنت پر زور ڈالین۔ اگر سرویہ مان لے تو خیر ورنہ ہم روس یا سرویہ یا [illegible] پر زور نہین ڈالنا چاہتے۔

آ[illegible]

افسر۔ چھ مہینے کی مہلت مین روس کا نقصان ہوتا۔

آزاد۔ جب تو منظور نہ کیا۔ ایک ہی کائیان ہی۔

افسر۔ روس اور جرمنی اور اطالیہ تو متفق الرائے تھے مگر فرانس نے مخالفت کی۔

آزاد۔ (مُسکراکر) وہ تو جس طرف جرمنی ہی اُسکے خلاف فرانس ضرور ہوگا۔

افسر۔ آسٹریا نے فرانس کا ساتھ دیا۔

آزاد۔ دو ایک طرف ہو گئے۔

افسر۔ اس تھوڑے ہی عرصے مین روس خدا جانے کتنے مرتبہ جھوٹ بولا۔

آزاد۔ یہ تو پُرانی بات ہی۔

افسر۔ زار روس نے سفیر برٹش سے خود کہا تھا کہ میرا انشا قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے کا نہین ہی اگر اشد ضرورت ہوئی تو شاید بلگیریا کے ایک حصے پر قابض ہو جاؤن۔

آزاد۔ کیا خوب۔ اشد ضرورت کے یہ معنی کہ بلگیریا کو اب ہم نچھوڑینگے۔

افسر۔ جی ہان۔

آزاد۔ ہندوستان کے قبضہ کی نسبت بھی تو کہا تھا کہ لوگون نے مفت مین ہماری سلطنت پر تہمت تراشی ہی کہ ہندوستان کو روسی فتح کرنا چاہتے ہین یہ محض غلط ہی مگر کوئی پوچھے کہ آپکی بات کا یقین کس مردود کو ہی۔

افسر۔ ۱۸۷۳ء مین روس نے صاف کہدیا کہ ہم خیوا کو شامل سلطنت روس نکرینگے۔ جب اعتراض کیا گیا تو کہا کہ ہمنے ضلع خیوا پر قبضہ کیا ہی کچھ شہر خیوا پر قابض نہین ہوے اور نہ خان خیوا کو تخت سے اُتارا۔

آزاد۔ اس بے ایمانی کو دیکھیے گا۔

افسر۔ لاحول ولا قوۃ۔

آزاد۔ اتنی بڑی سلطنت اور یہ کیفیت۔ افسوس۔

افسر۔ کئی بار روسیون نے برٹش گورنمنٹ کو منت وسماجت کے ساتھ لکھا کہ آپ ہماری طرف سے بدظن نہون ہم صلح کے خواہان ہین صلح کُل ہمارا خاص مسلک ہی۔ مگر جب دیکھا کہ اپنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مطلب ہی فوراً عہد شکنی کی۔

آزاد۔ ظاہر ہی۔

افسر۔ جب ٹرکی نے مہلت جنگ منظور کرلی تو زار روس نے شہر ماسکو کی کونسل کے ممبرون کے سامنے ایک اسپیچ دی اور کہا کہ آپ لوگون کو بخوبی معلوم ہی کہ ہماری خواہش کے بموجب ٹرکی نے مہلت منظور کرلی۔ اس مہلت سے سرویہ اور مانٹی نیگرو مین کشت وخون ہونے پائیگا اس موقع پر اہل مانٹی نیگرو نے ثابت کردیا کہ وہ واقعی بڑے بہادر اور بڑے جوانمرد سپاہی ہین اور یہ ذرا سا صوبہ ہمیشہ اپنے باشندون کی جرائت اور شجاعت کے لیے مشہور رہا ہی۔ افسوس ہی کہ سرویہ کی نسبت ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ اُس مُلک کے باشندے جری ہین۔ گو ہمارے مُلک کے والنٹیر بھی اُنکی فوج مین شریک تھے مگر اہل سرویہ میدان سے بھاگ ہی کھڑے ہوے اُنسے کسی طرح کی امید نہین ہوسکتی ہم یہ نہین جانتے کہ ہماری رعایا کا ہمارے سبب سے خون بہے ہمکو اُسکا سچا فائدہ دل وجان سے عزیز ہی۔

آزاد۔ کیا بڑے رحمدل بنتے ہین۔

افسر۔ جی ہان۔ دلی خواہش ہی کہ صلح ہو۔

آزاد۔ بہشتی آدمی ہین بیچارے۔

افسر۔ کہیے کچھ۔

آزاد۔ اس اسپیچ کے جواب مین کونسل نے کیا کہا۔

افسر۔ کونسل کے ممبر نے کہا اے شہنشاہ روس ہملوگ حضور کے کمال شکر گزار ہین۔

آزاد۔ اِدھر تو صلح صلح پکارتے تھے اُدھر جنگ کی تیاریان کرتے تھے۔

افسر۔ اجی بڑی وعدہ خلاف سلطنت ہی۔

آزاد۔ زار روس کی شکل سے شان خسروی تو ظاہر ہی اور شہنشاہ جرمنی کی صورت سے بھی۔

افسر۔ آسٹریا جرمنی اور روس تینون سلطنتون کے شہنشاہون کا چہرہ رُعب دار ہی۔

آزاد۔ آپ نے اسمٰعیل پاشا کو دیکھا ہوگا۔

افسر۔ استغفراﷲ کیا خوب۔ مین مصر مین برسون رہا ہون۔

آزاد۔ لارڈ سالسبری ہی تو قسطنطنیہ کی کانفرس مین منجانب برٹش گورنمنٹ گئے تھے۔

افسر۔ ہان لارڈ سالسبری آئے تھے۔

اِتنے مین اس افسر کے پاس ایک خط آیا۔ خط کھولا اور میان آزاد کو مخاطب کرکے یون گفتگو کی۔

افسر۔ یہ ایشیائی ٹرکی سے خط آیا ہی۔

آزاد۔ ہان! کسی دوست نے بھیجا ہی۔

افسر۔ ہمارے چچا کے لڑکے کا خط ہی۔ وہ لفٹننٹ ہین۔

آزاد۔ وہان کی جنگ کا کیا حال لکھتے ہین۔

افسر۔ لکھا ہی کہ سردی کی گرم بازاری ہی۔ اور برف کثرت سے گرتی ہی روسی آہستہ آہستہ بڑھتے آتے ہین مگر راستے مین بڑا ظلم کرتے ہین۔ ایک دل لگی یاد رکھنے کے قابل ہی [illegible] نے سرکیشیا والون کو [illegible] روس کی عملداری [illegible] کرادیا کوہ قاف لی لبنی قوم مین روس سے باغی ہوگئی ہین۔

آزاد۔ اخوش ہو کر) خوب ہوا۔ مین بہت خوش ہوا۔

افسر۔ سُنیے کہ روسی جابر تو ہین ہی اُنکے ظلم سے اہل سرکیشیا کی ناک مین دم آگیا تھا۔ دیوانہ را ہوئے بس ست ترکون کی شہ پاتے ہی بگڑ کھڑے ہوے۔ ابتدا ابتدا مین روسیون نے کسقدر کامیابی حاصل کی تھی۔ آرمینیا مین دو چار فتوحات پائین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک شخص نے آنکر کہا کچھ اور بھی سُنا روسی آگئے - اتنا سُننا تھا کہ لوگ گھبرا گئے -

آزاد - کون آئے ہین ؟ روسی - کہان سے آئے -

صفوت پاشا - خدا جانے یہ کہتے کیا ہین -

آزاد - کچھ گھبرائے ہوے سے ہین -

اُس شخص نے کہا یہ خط پڑھ لیجیے - خط پڑھا تو یہ مضمون نظر سے گذرا - جنرل کمینڈر - روسی اُس قلعے سے جسمین تم آجکل ہو سات میل کے فاصلے پر آگئے ہین اُن کے پاس سات ہزار فوج پیادہ اور چار ہزار سوار اور دس توپین ہین خاص اس نیت سے آتے ہین کہ قلعہ پر قبضہ کرین - کل تک قلعے کے قریب پہونچ جائینگے دو روز تک ہم مدد نہین پہونچا سکتے اگر پرسون تک تُم اُنکا مقابلہ کرو تو ہم ایک کالم بھیجین ہماری فوج کا ایک راستہ بند کیا گیا ہی ایشیا مین روسی بڑھتے آتے ہین -

شادی کی چھیڑ چھاڑ

ناظرین کو یاد ہو گا کہ میرزا ہمایون فر بہادر مدت کے بعد اپنے گلبدن غنچہ دہن معشوق کا جمال باکمال مشاہدہ کر کے ازخود رفتہ ہو گئے تھے اور ادھر جہان آرا اور گیتی آرا بیگم نے اپنی خالہ سے کہنا شروع کیا کہ شہزادے کے ساتھ سپہر آرا بیگم کی شادی قرار پائے تو بڑی خوشی کی بات ہی - سپہر آرا بیگم دل مین تو خوش ہوئین کہ اگر شہزادہ ہمایون فر سے شادی ہو تو مدت کی آرزو بر آئے مگر ظاہر مین منظور نہین کرتی تھین -

جہان آرا - میرزا ہمایون فر مین آپ نے عیب کیا دیکھا -

گیتی آرا - ای بہن - وہ بھید سیل مثل نہین سُنی - مُن بھائے مونڈیا ہلائے -

سپہر آرا - ہم ایسی باتین سُنتے ہی نہین -

حُسن آرا - تو بولتی کیون ہو پھر -

سپہر - کیا باتین کرنے مین کسی کا اجارہ ہی کچھ - واہ اب کوئی بولے بھی نہین -

جہان - اللہ جانتا ہی دل مین کھلی جاتی ہین -

گیتی - خالہ جان کی منظوری کا ہمین انتظار تھا - اُنھون نے منظور کر لیا - اب کیا ہوتا ہی - شادی ہوئی داخل ہی -

سپہر - تو آپ گھڑی گھڑی چھیڑ خانی کیون کرتی ہین -

جہان - اب شادی نہین رُکتی - جوڑی اچھی ہی - دونون گورے چٹے -

حسن - یہ آپ نے اتنی جلدی دیکھا کیونکر -

جہان - اور سنو - کیا خدانخواستہ کوئی آنکھون کا اندھا ہی -

گیتی - ایک ہفتے تک ہم ڈومنیون کا ناچ دیکھینگے -

حسن - آپ کے طفیل مین ہم بھی دیکھ لینگے -

عباسی - ای حضور کیا سچ مچ نکاح ٹھہری گیا ہی مبارک مبارک -

سپہر - سُنا عباسی تم نہ بیچ مین ب[illegible] لا کرو - ہمار[illegible]ون مین تُم کون [illegible]

حسن - اب مبارکباد بھی نہ دے -

عباسی - حضور آپ کہنے دیجیے - اللہ وہ دن جلد دکھائے تو لونڈی جُھک کر سلام کریگی -

سپہر - اور تمھارے میان کہان ہین عباسی -

عباسی - (مُسکرا کر) خدا گنج پہونچے موا دوانہ سا تھا -

سپہر - تُم تو خوش ہو گی -

عباسی - بی مجھے نہ خوشی - اپنا مزاج ہی اور طرح کا ہی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جہان - اب یہ تو بتاؤ کہ ہمایون فر کا نام کیا رکھا جائیگا -

حسن - ہمایون دولھا -

جہان - اے نہین - بڈھا نام - کوئی اور اچھا سا نام تجویز دو - ہمایون دولھا بھی کوئی نامون مین نام ہی -

گیتی - پھر تم کوئی جوان خطاب تجویز دو نہ -

حسن - شہزادے دولھا -

جہان - یہ بھی نہین - دیکھو ہم ہی تجویز ینگے اور تم سب سُنکے خوش ہو جاؤ گی -

حسن - (مسکرا کر) مبارک دولھا -

سپہر - نہین مبارک قدم دولھا (شرما کر) ہی نہ اچھا خطاب -

جہان - تو دولھا کیا آپ کے ہان کی لونڈی ہین یہ اچھا خطاب تجویز ا - کیا کہنا -

جہان (حسن آرا سے کہو - جو ساری کتابین چاٹے بیٹھی ہین -

حسن - ہم تو فرخ دولھا کہا کرینگے - بس اس سے اچھا خطاب نہ ملیگا - جب [illegible] پا ہے جو کسے ہکو یہی نام پسند ہی - فرخ دولھا - دیکھو اما جا[illegible]ے پوچھین - دیکھین وہ کیا کہتی ہین -

حسن [illegible] بیگم [illegible] بڑی بیگم کے پاس گئین اور بھولے پن سے پوچھا کیون اماجان سپہر آرا کے دولھا کا خطاب کیا تجویز ا ہی - بڑی بیگم نے حسن آرا کو سر سے پانون تک دیکھا مگر جواب نہین دیا - تو انھون نے پھر پوچھا اماجان بتایئے مرزا ہمایون فر کا خطاب کیا ہوگا -

بڑی بیگم - کچھ خیر ہی - ہا - ابھی بات نہ چیت خطاب کی فکر پڑ گئی -

حسن - فرخ دولھا خطاب رکھیے گا -

بڑی بیگم - تو بیٹیا ابھی زبان سے نہ نکالو - جب سب باتین ٹھیک ہو جائین تب خطاب سوچ لینا -

مغلانی اور محلدار مسکرائین اور حسن آرا کے شوق اور بھولے پن کا عرصے تک ذکر رہا -

حسن آرا نے آکر جہان آرا سے کہا اماجان کہتی ہین کہ ابھی کسی سے ذکر نہ کرین - جہان آرا نے مسکرا کر کہا ذکر کرنا کیسا - کیا کوئی ڈھنڈھورا پٹوا تا ہی - اپنی جگہ آپسمین باتین کرتے ہین - کیا تمنے سچ مچ اُنسے پوچھا ہی جا کر - حسن آرا بولی ہان - مین نے پوچھا کہ مرزا ہمایون فر کا خطاب کیا تجویز ا ہی تو میری طرف سر سے پانون تک دیکھا اور چپکی ہو رہین مین کچھ سمجھی نہین - مین نے کہا فرخ دولھا ہو تو کیسا - اسپر کسیقدر ناراض سی ہوئین اور سمجھانے لگین کہ ابھی اس بات کا کسی سے ذکر نہ کرنا - جب نکاح ہوگا تو خطاب تجویز ا جائیگا - ابھی سے کیا جلدی ہی -

اتنے مین پیاری چھوکری نے آن کہا کہ بڑی بیگم صاحب پوچھتی ہین کچھ مٹھائی کھایئے گا - ابھی تازی تازی شیرینی آئی ہی - حکم ہو تو لاؤن -

حسن - کہانسے آئی ہی -

سپہر - اماجان نے مول منگائی ہوگی -

پیاری - جی نہین حضور وہ جو سامنے شہزادے رہتے ہین اُنکے ہان سے آئی ہی -

سپہر آرا نے جو شہزادے کا نام سُنا تو جھینپنے لگی -

حسن آرا نے مسکرا کر کہا فرخ دولھا نے ہمارے واسطے مٹھائی بھیجی ہوگی - جہان آرا نے ہنسکر کہا مبارک قدم دولھا کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہان سے آئی ہی۔

گیتی۔ جاؤ پیاری لے آؤ۔ کہو مانگتی ہین۔

جہان۔ اب یہ نہین معلوم ہوا کسکے واسطے بھیجی۔

پیاری مٹھائی لائی۔ سپہر آرا کے سوا اور سب بہنون نے کھائی۔

جہان۔ ای اب بہت شرماؤ نہین۔ کھاتی کیون نہین ہو۔

سپہر۔ جی کی خوشی ہم نہین کھاتے۔

گیتی۔ جیسین معلوم ہو کہ انکے میان کے ہان سے آئی ہی۔

جہان۔ ای ہی تو ابھی سے انکے میان کیون کہتی ہو۔

سپہر۔ دیکھتی جاؤ جہان آرا بہن۔ ہمکو چھیڑتی جاتی ہین۔ پھر ہم کچھ کہینگے تو برا مانینگی۔

گیتی۔ (ہنسکر) ای تو ہمنے کہا کیا بہن۔ خواہی نخواہی برا مانتی ہو۔

سپہر۔ میان میان تمنے نہین کہا۔

اسپر قہقہہ پڑا اور سپہر آرا بیگم اٹھ کے چلدین۔ جاتے ہی بڑی بیگم سے جڑ دی دیکھیے اماجان ہمین سب ملکے دق کرتی ہین۔ بڑی بیگم نے کہا تم روز بروز بچہ ہی بنی جاتی ہو۔ دق کیا کرتی ہین۔ چٹکیان لیتی ہین کاٹے کھاتی ہین آخر دق کیا کرتی ہین۔ سپہر آرا نے کہا واہیات باتین کرتی ہین۔ بڑی بیگم مسکرائین خدا جانے کتنے سال کے بعد آج ذرا مسکرا دین۔ پوچھا کیا واہیات باتین کچھ کہو گی بھی۔

سپہر۔ میان ٹیان کرتی ہین۔

بڑی بیگم۔ واہ واہ واہ۔ چلو تم اپنا کام کرو۔ بہنین ہین۔ ہنستی ہین دو گھڑی۔

سپہر۔ تو ہمین ایسی ہنسی گوارا نہین ہی۔

بڑی بیگم۔ تمنے مٹھائی کھائی۔

سپہر۔ نہین اماجان ہمنے تو چھوئی تک نہین۔

بڑی بیگم۔ یہ کیون۔

سپہر۔ اسوقت خواہش نہ تھی۔

بڑی بیگم نے سپہر آرا کو مٹھائی کھلائی اور سمجھایا کہ اب تم سیانی ہوئین بہنون سے ذرا ذرا سی بات پر بگڑنا انکرو کوئی بچہ تو ہو نہین۔ بڑی بہنین ہین اگر ایک بات بیجا بھی کہی تو اسکا برا ماننا کیا۔

سپہر۔ اور تو کوئی کچھ نہین کہتا تھا مگر گیتی آرا بہن بڑھ بڑھ کے باتین بناتی ہین۔

اتنے مین بڑی بیگم کوٹھے پر پہونچ گیئن۔

عباسی۔ حضور ادھر دیکھیے۔

گیتی آرا نے پوچھا خالہ جان خیر تو ہی۔ اس وقت آپ کہان آئین۔ بڑی بیگم نے کہا تم سب ملکے ہماری لڑکی کو دق کرتی ہو اسکی کیا وجہ وہ بیچاری ہمارے پاس دوڑی آئی۔

گیتی۔ خالہ جان یہ بنتی ہین۔

حسن۔ پوچھیے [illegible] کیا تھا۔

بڑی بیگم۔ اب کیا جانین ہمسے تو آنکر کہا کہ گیتی آرا بہن ہمسے واہیات باتین کرتی ہین۔ مین نے کہا کچھ خیر ہے لڑکی واہیات بات کیا گالیان دیتی ہین۔

جہان۔ خالہ جان ہوا یہ کہ انھون نے کہا تم مٹھائی نہ چھوؤ یہ ہمارے واسطے سامنے والے محل سے آئی ہی۔

اسپر قہقہہ پڑا۔ بڑی بیگم نے کہا تم برابر والیان آپہین ہنسو۔ ہم جاتے ہین۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سپہر - جسنے کہا ہو اُسکے دیدے پٹم ہو جائین -

حسن - ای کوستی کیون ہو -

سپہر - ہمنے کہا تھا کہ ہمارے واسطے مٹھائی آئی ہے -

جہان - نہین کہا تھا؟ بھلا قسم تو کھاؤ -

عباسی - حضور جو بُرا نہ مانئین تو عرض کرون -

سپہر - کیا کہتی کیا ہو -

عباسی - حضور نے اِسقدر تو ضرور کہا تھا کہ ہمارے واسطے آئی ہے -

سپہر آرا نے کہا سُنا عبّاسی تُم بہت چل نکلی ہو تُم سے بیس بار کہہ دیا سمجھا دیا اور تُم نہین مانتین اِسکے کیا معنے - تُم کوئی برابر والی ہو جو ہمارے بیچ مین بولتی ہو - عباسی کے مزاج مین مسخرہ پن بہت تھا اور پھر مُنھ لگی تھی - مُنھ لگائی ڈومنی گاوے تال بے تال - اِدھر تو سپہر آرا بیگم جھلّا کر للکارتی تھین اُدھر عباسی نے یہ شعر پڑھنا شروع کیا - ؎

پھر بہار آئی کف ہر شاخ پر پیمانہ ہے
ہر روش مین جلوۂ بادِ صبا مستانہ ہے

سپہر - [illegible] نکالی جاؤ گی - بس اتنا ہمین معلوم ہو گیا ہے - ہم تو غ[illegible] تے ہین اور تُم شعر پڑھ رہی ہو -

عباسی نے ہاتھ جوڑ کر [illegible] سے کہا - لونڈی ہون جو حکم دیجیے -

عبّاسی مہری نے مرزا ہمایون فر کے ایک خدمتگار سے باتون باتون مین کہا کہ تمھارے شہزادے کا نکاح ہونیوالا ہے - وہ متحیر ہوا کہ نکاح کیسا - کہا ہمنے تو آبھی تک نہین سُنا - شاید ہو - کہان کس گھر مین -

عباسی - ہماری سرکار مین -

خدمتگار - ہان واہ تو پھر کیا ہے -

عباسی - پروس ہی ہین دولھا دولھن دونون -

خدمتگار - کیسی ہین - ہین کچھ قبول صورت -

عباسی - چاند سا مکھڑا ہے -

خدمتگار - ہمارے شہزادے بھی تو حسین ہین -

عباسی - ای وہ اُنسے کہین حسین ہین بوٹا سا قد - آنکھین بالکل ہرن کی سی -

خدمتگار - بڑی بہن کے ساتھ یا چھوٹی بہن کے ساتھ -

عباسی - چھوٹی بہن کے ساتھ -

خدمتگار - اُنکا نام کیا ہے -

عباسی - سپہر آرا بیگم دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے -

خدمتگار - تو مین جا کے سرکار سے کہون - مگر کیا اُن کو اطلاع ہی نہوئی ہو گی -

عباسی - اطلاع تیرا سر ہوئی ہو گی - ابھی ابھی کی تو بات ہے اطلاع کیونکر ہوتی بھلا -

خدمتگار - دیکھو جا کے انعام مانگونگا -

عباسی - تو میرا نام لے دینا -

خدمتگار - مین کہونگا خداوند میرے آقا کی شادی تو بیگم صاحب کے ساتھ ہوتی ہے اور میری شادی بی عباسی کے ساتھ قرار پائی ہے -

عباسی - ای دُر موئے درگور اِٹری چوٹی پر قربان کرون -

خدمتگار - ایسی تو صورت دار بھی نہین ہو -

عباسی - ای واہ صورت دار نہین ہم بد صورت ہی سہی - بس -

خدمتگار - تو آخر ہمارے ساتھ بیاہ کرنے مین عذر کیا ہے -

عباسی - اللہ جانتا ہے مین ہزارون گالیان دونگی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خدمتگار - پھر ہو گا کیا - ہزاروں نہیں لاکھون گالیان دو تو
کیا پروا ہی تو مین جاکر حضور کو اطلاع دون -
عباسی - ہان ہان کہتی تو جاتی ہون اب کیونکر کہون
خدمتگار نے سات بار جھک کر سلام کیا اور کہا خداوند
اسوقت ایک خوشخبری سُنی ہی اور بہت بڑے معتبر آدمی کی
زبانی سُنی ہی حضور سُنینگے تو بہت ہی خوش ہونگے مگر خداوند
بے انعام لیے نہ بتاؤنگا -
شہزادہ - اگر انعام کے قابل بات ہوگی تو دینگے -
خدمتگار - حضور کے نکاح کی باتین ہو رہی ہین -
شہزادہ - پاگل ہو گیا ہی ؟ -
خدمتگار - قسم کھا کر عرض کرتا ہون خداوند کہ سامنے والی
بیگم صاحب کی چھوٹی صاحبزادی کے ساتھ نکاح ہونیوالا ہے -
عباسی مہری ملی تھی اُسنے کہا ہماری طرف سے آداب بجالانا
اور کہنا مبارک ہو خداوند بہت پکی خبر ہی -

تماشا

ایک قصر رفیع و عالیشان کے سہ منزلے پر دلکش و دلربا کمرے
مین ایک خاتون آئینہ زانو نوخیز و خوبرو فرش مکلف پر متمکن
تھین اور دریچے کی رنگین چق سے بازار سراپا بہار کی سیر
دیکھ رہی تھین کہ سامنے کے ایک پھاٹک پر نظر پڑی تو دیکھا
کہ گز بھر کے ایک کاغذ پر مختلف الوان کی روشنائی سے
انگریزی مین کچھ عبارت لکھی ہی - حیرت ہوئی کہ یا خدا یہ
کاغذ کیسا ہی - اب تک تو کبھی نہین دیکھا تھا - فوراً مغلانی کو
بلایا اور یون گفتگو کی -
خاتون - بی مغلانی - ذرا ادھر تو آنا - دیکھو یہ کاغذ پھاٹک پر
کیسا چپکا ہی -
مغلانی - ہان حضور چپکا تو ہی - مگر اللہ جانے کسنے
چپکایا -
خاتون - ہمین بھی حیرت ہی کہ یہ کہان سے آیا اور ہم
اسی جھروکے سے بازار کی سیر کرتے تھے - یہ کاغذ کبھی نہین
دیکھا اور رنگ برنگ کے حرف ہین - نیلے بھی ہین پیلے
بھی آبی بھی ہین - گلابی بھی ہین - دھانی بھی ہین ارغوانی
بھی ہین -
مغلانی - جھنڈی تو نہین گڑی ہی - جو جھنڈی گڑی ہو تو
سمجھ جایئے کہ کسی کا (تالبقہ) ہونے والا ہی یہ پھاٹک تو
نور محمد زردوز کے مکان کا ہی -
خاتون - کسی سے دریافت کرلو ذرا کہ یہ ہی کیا بھلا -
بی مغلانی باہر گئین - دربان سے کہا احمد بیگ ذرا
کسی سے پوچھو تو نور محمد زردوز کے مکان پر یہ رنگ برنگی کاغذ
کیسا چپکا ہی - پھاٹک پر ہی دربان نے کہا اسوقت ڈیوڑھی پر
کوئی اور آدمی نہین ہی جو بدار آئے تو جاؤن - مغلانی تنک کر
بولی - ای کچھ سڑی ہی - دروازے پر سے پو[illegible] کہ یہ کاغذ
کیسا ہی - دربان نے باہر جاکر دریافت کیا - ایک [illegible] نے کہا
کسی کے گھر [illegible] (ہونے والی ہ[illegible]) [illegible] سرے
نے کہا - اجی نہین کہین نیلام ہوگا - اسباب کی فہرست ہی -
الغرض جتنی زبانین اُتنی باتین تھوڑی دیر مین نور محمد زردوز
بھی آگیا دربان نے اُس سے دریافت کیا تو اُسنے ٹھیک ٹھیک
حال بتادیا - دربان نے مغلانی سے کہا - مغلانی اوپر گئی اور
یون تقریر کی -
مغلانی - حضور کوئی کچھ کہتا تھا کوئی کچھ - ایک موئے نے کہا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کہ قرقی ہونیوالی ہی دوسرے نے کہا کہین نیلام ہوگا - مگر نور محمد خود آگئے اُنھون نے بتایا کہ تماشہ ہونیوالا ہی -

خاتون - تماشا کیسا - کیا کہین میلا ہی -

مغلانی - وہ تو یہی کہتے تھے کہ انگریزون کی ولایت سے کچھ تماشا کرنے والے آئے ہین - صاحب لوگ ساتھ ہین - میمین ہین - گھوڑے ہاتھی - ہرن بارہ سے اور سنا ہین مانس بھی ہین اور نور محمد کہتے تھے کہ گھوڑمو ہے آدمی بھی اُنکے ساتھ ہین وہ دانتون سے کپڑا سیتے ہین -

خاتون - ای ہی تمھارے اُس جھوٹ کو آگ لگے - کہین دانتون سے کپڑا سی سکتا ہی کوئی - اچھا اُس گھوڑمو ہے کو لاؤ - ہمارے سامنے دانت سے کپڑا سی دے تو ہم ایک ہزار دین - چاہے سو روپیہ پیشگی لے لو -

مغلانی - حضور وہ قسمین کھا کر کہتے تھے اور اُنھون نے یہ بھی کہا کہ ایک میم ہی وہ اُلٹی ٹنگ جاتی ہی اور دانت سے توپ اُٹھا کر داغ دیتی ہی -

خاتون - بی مغلانی تم کسی طبیب سے علاج کرواؤ -

مغلانی - بس حضور کو تو یقین ہی نہین آتا - اِسکو ہم کیا کرین -

خاتون - اور جو بات ہی دانتون ہی سے ہوتی ہی -

مغلانی - اب مین کیا جانون نور محمد کہتے تھے -

خاتون - اچھا چوبدار کو حکم دو - کہ وہ بھی جا کے پوچھ آئے -

بی مغلانی نیچے گئین - چوبدار کو حکم دیا کہ جا کے کسی سے پوچھو یہ کاغذ آج کیسا چپکا ہی - پھاٹک پر ایک بڑا سا کاغذ ہی اور اسپر نیلے اور ہرے اور زرد اور لال گوٹے بوٹے حرف ہین - چوبدار گیا اور تھوڑی دیر مین واپس آیا -

چوبدار - ماماجی - ووا جی - ذرا بی بی مغلانی سے کہدیجیے - چوبدار حاضر ہی -

مغلانی - پوچھا لوگون نے کیا کہا -

چوبدار - پرسون تماشا ہوگا - شیر لڑینگے -

مغلانی - اوئی ای شیرون سے لڑیگا کون -

چوبدار - ایک صاحب لڑیگا -

مغلانی - اوئی اللہ - شیر سے آدمی لڑے ؟ اللہ پناہ مین رکھے -

چوبدار - خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ شیر سے آدمی لڑیگا -

مغلانی - حضور سے مین نے جا کر کہا - اُنکو یقین ہی نہین آتا -

چوبدار - اب اِسکو ہم کیا کرین -

مغلانی - مین پردے کے پاس بلا لاؤن -

چوبدار - اب یہ تمکو اختیار ہی -

مغلانی اوپر گئی اور کہا حضور ہم نے جو کہا تھا وہ سب صحیح نکلا - چوبدار کہتا ہی کہ شیر سے آدمی لڑینگے اور شیرون کو تھپیان مارینگے -

خاتون - اُف - اِس جھوٹ سے خدا سمجھے -

مغلانی - ای تو بیوی مجھسے کیا واسطہ -

خاتون - تم کیون قسمین کھاتی ہو -

مغلانی - ہم تو ہزار آدمیون کی زبانی سن چکے ہین حضور -

خاتون - کیا سن چکی ہو - یہ سن چکی ہو کہ شیر انسان سے لڑینگے -

مغلانی - ہان ہان - اللہ جانتا ہی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خاتون۔ قسم خدا کی اگر آدمی شیر سے لڑے نہ تو ہم دو ہزار روپیہ بدتے ہین۔

مغلانی۔ تو حضور مین غریبنی دو ہزار کسکے گھر سے لاؤنگی۔

خاتون۔ اچھا تم ہارو تو دو آنے دو۔ اور ہم ہارین تو دو ہزار روپیہ دین۔

مغلانی۔ حضور قسم خدا کی دربان نے نور محمد زرّروز نے اور چوبدار نے اور کئی اور آدمیون نے کہا کہ شیر سے لڑینگے۔

خاتون۔ ای تو کون لڑیگا۔ آدمی؟

مغلانی۔ جی ہان۔ آدمی۔ آدمی۔

خاتون۔ تم نشے مین تو نہین ہو اُسوقت۔

مُغلانی۔ (دانتون کے تلے اُنگلی دبا کر) ای ہی حضور کیا مجال ہی۔

خاتون۔ اچھا پھر کیا؟

مغلانی۔ مین سمجھی نہین حضور۔ مگر لوگ یہی کہتے ہین کہ تماشے والون کے پاس تین چار شیر ہین اور شیرون سے وہ لوگ لڑتے ہین۔ آدمی برابر قمچیان پر قمچیان جماتا ہی اور شیر بکری کی طرح کان دبا کر کوڑے کھاتے ہین اور چون تک نہین کرتے۔

خاتون۔ چلو بس اب چپ رہو۔

مغلانی۔ بہت خوب۔

خاتون۔ شیر کو انسان جو ایک بُھنگے سے بھی کم ہی مارے۔ کوڑے لگائے۔ قمچیان جمائے اور شیر چون تک نہ کرے قمچیان کھائے اور آدمی کو چیر پھاڑ کے نہ پھینکدے نہ ہمکو تو اسکا یقین نہ آئیگا اگر ہمکو کوئی دکھادے کہ آدمی شیر سے لڑتا ہی اور شیر کو کوڑے لگاتا ہی اور شیر چون تک نہین کرتا تو ہم قائل ہو جائین مگر یہ تو کبھی گمان بھی نہین ہو سکتا کہ انسان کوڑے لگائے اور شیر ذرا نہ بولے۔

مغلانی۔ تو حضور مین اِسکا اقرار نہین کر سکتی۔

خاتون۔ داروغہ کو بلاؤ۔ کہو اوپر چلے آئین۔

مغلانی نے داروغہ صاحب سے کہا چلیے حضور نے یاد کیا ہی۔ نادری حکم ہی کہ ابھی ابھی داروغہ صاحب کو لاؤ داروغہ نے کہا خیر تو ہی۔ داروغہ بیچارے سے کیا قصور ہوا کہ اتنا کڑا حکم دیا گیا۔ اچھا چلیے۔ کہہ بھیجیے داروغہ حاضر ہی داروغہ اوپر گئے وہان سہ منزلے پر زینے پر کھڑے ہوئے کہا اطلاع دو مغلانی نے اطلاع دی حکم ہوا چق کے اُس طرف بُلاؤ۔ داروغہ صاحب پہونچے۔ ارشاد۔

خاتون۔ ای داروغہ صاحب۔

داروغہ۔ آداب عرض ہی حضور۔

خاتون۔ یہ تم کیا واہیات باتین کرتے ہو۔ شیر سے آدمی لڑیگا۔ سب واہیات بات۔ اور ہمکو ان سب باتونکا یقین بھی آگیا۔ ؟

داروغہ۔ حضور لکھا ہی ہی۔ کہیے اشتہار [illegible]ن۔

خاتون۔ یہ بال تمنے دھوپ مین سفید [illegible] کیا؟ بھلا کہین دانتون سے کپڑا بھی سیا گیا ہی [illegible] تو دو ہزار روپیہ دین۔

داروغہ۔ حضور اگر ایسا کمال حاصل ہوتا تو پانچ روپیہ کی نوکری کیون کرتا۔ مین بھی کہین چار پانچ سو روپیہ کا نوکر ہوتا۔

خاتون۔ اچھا اشتہار لے آؤ۔ اور ہمین پڑھ کے سُناؤ۔

داروغہ۔ بہت اچھا۔ ابھی حاضر کرتا ہون۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

داروغہ صاحب ایک اشتہار کو پھاڑنے لگے۔ اتفاق سے تماشے والے صاحب نے دیکھ لیا پوچھا تم کون کہا ہم میر افضل ہین۔ کون میر افضل؟ اجی ہم میر افضل ہین کون کے کیا معنی۔ کون میر افضل کی ایک ہی کہی۔ صاحب نے کہا تم اشتہار کیون اُٹھاتا تھا۔ ہم سے اور اشتہار لے۔ صاحب نے اُردو کا ایک اشتہار دیا۔ داروغہ صاحب اشتہار لیکر دوڑتے ہوئے آئے۔

مغلانی۔ کہو میر صاحب لائے۔

داروغہ۔ اسّی برس کی عمر ہوئی۔ پانچ کی نوکری بھی کی اور پچاس کی بھی کی مگر یہ باتین کسی مردک نے آج تک سُنی بھی ہون جو اب اِس پیرانہ سالی مین سُننا پڑتی ہین پوچھیے مجکو اِن باتون سے کیا مطلب مین تماشے والا نہین بندر والا نہین ریچھ والا نہین مجھے جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ۔ مگر خواہ مخواہ کو بُرا بھلا کہنے لگین۔

مغلانی۔ تو اب اِس تقریر سے کیا فائدہ ہے۔ اشتہار لائے کہ [illegible] لائے۔

دار[illegible] لانا کیا [illegible]ی۔ یہ اشتہار نہین تو اور کیا ہے۔

مغلا[illegible]۔ بس اب بات بن گئی چلیے جھٹ پٹ۔

داروغہ اور مغلانی اوپر پہونچے تو بیگم صاحب نے مہری سے کہا دیکھو آ گئے نہ مہری نے کہا حضور داروغہ جی آئے ہین اتنے مین مغلانی کمرے کے اندر داخل ہوئی۔ اور ہنسکر بولی۔ لیجیے وہ اشتہار تو لائے حکم ہوا کہ چق کے پاس آرام کرسی بچھے اور ایک پٹا بچھا دیا جاے۔

خاتون۔ کہو صاحب اشتہار آ گیا؟

داروغہ۔ ہان حضور حاضر ہے۔

خاتون۔ وہی اشتہار ہے۔

داروغہ۔ وہی خاص وہی اشتہار۔

خاتون۔ بھلا اسکا کیا ثبوت ہے کہ وہی اشتہار ہے۔

داروغہ نے بی مغلانی کی طرف اشارہ کر کے اپنی پیشانی پر زور سے ہاتھ لگایا۔ اِس اشارے کا مطلب یہ تھا کہ قسمت پھوٹ گئی۔ اب ہم ایسے ہو گئے کہ ہماری بات کا انکو یقین ہی نہین آتا۔ کہا اسکا ثبوت یہ ہے کہ اگر غلط ہو تو نیچے کھڑے ہین غلام کو ہاتھ پانون باندھ کر چھوڑ دیجیے۔

خاتون۔ اچھا پڑھ کر سُناؤ تو۔

داروغہ۔ حضور آپ فرمایئے گا کہ اسکا کیا ثبوت ہے کہ جو کچھ پڑھا وہ سب سچ ہے تو اسکا جواب مین کیا دونگا۔

خاتون۔ میرے سوال کا جواب تم دوگے یا مین خود ہی دون گا۔

داروغہ۔ حضور کے سوال کا جواب مین دونگی۔

راوی۔ دونگی کی ایک ہی کہی۔ شبر کا کٹہرا دیکھا ہی نہین اور ابھی سے گھبرا گئے خدا ہی حافظ ہے۔ اگر یہی بدحواسی ہے تو شیر کے کٹہرے مین خود ہی نہ گھس جایئے کہین۔

خاتون۔ آپ جواب دینگی؟ خیر۔ اسوقت آپ ہین کہان۔

مغلانی۔ اے میر صاحب

خاتون۔ شیر کے کٹہرے مین ہین۔

مغلانی۔ نہین اللہ جانتا ہے آج کچھ عجب بہکی بہکی باتین کرتے ہین۔

داروغہ۔ مین تو آدمی ہون۔ اور تم بی مغلانی ——

بس اب کیا کہون۔

خاتون۔ آدمی تو نہین ہین تو بن مانس معلوم ہوتے ہو۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مغلانی - (مسکرا کر) تو حضور دانت سے کپڑا ابھی سی بیتے ہونگے -

اِس فقرے پر مہری اور مغلانی اور بیگم صاحب کھلکھلا کر ہنس پڑین - مگر داروغہ دل ہی دل مین سبکو بُرا بھلا کہتے جاتے تھے -

مغلانی - (مسکرا کر) میر صاحب حکم ہو تو لاؤن -

داروغہ - کیا شی ؟ -

مغلانی - جی سوئی تاگا -

خاتون - ہان ہان لاؤ - ضرور لاؤ -

مغلانی - ابا نو میر صاحب ہمسے خفا ہو جائین - مگر اللہ جانتا ہی بن مانس کا تماشا دیکھنے کو جی چاہتا ہی - کیون میر صاحب سوئی تاگا لاؤن -

داروغہ صاحب نے اشتہار پڑھکر سُنایا -

تماشا! تماشا!! تماشا!!! -

زندگی زندہ دلی کا ہی نام -
مردہ دل خاک جیا کرتے ہین -

خوش مذاقون خوش مزاجون زندہ دلون تماشا بینون رنگین طبعونکو مژدہ ہو کہ ڈیو سیلے صاحب کی کمپنی ۱۲ - ماہ حال سے اس شہر مین طرح طرح کے تماشے دکھائیگی اور تماشائیون کو کرتب اور تماشے سے وجد مین لائیگی ایسے تماشے کسی نے آنکھون دیکھے نہ کانون سُنے جو ہی اپنے فن مین طاق ہی چستی اور پھُرتی مین شہرۂ آفاق ہی باوصف پیرانہ سالی ایسے چابکدست اور کامل فن تماشے والے نہ دیکھے ہونگے جنکی رگ رگ مین خون کے ساتھ کمال بھی کوٹ کوٹ کے بھرا ہی -

ہمارے ساتھ انواع و اقسام کے طیور ذی شعور اور مُرغان خوشنوا اور جانوران صحرائی بھی ہین جو مختلف ملکون سے ہم لاتے ہین زبرا نام کا ایک جانور ہی یہ جانور قریب قریب گورخر کی شکل کا ہوتا ہی قد گدھے سے کچھ بڑا ہی - خچر کے برابر - مگر تمام جسم مین الوان کے خط ہوتے ہین سفید سیاہ اور زرد - تاریخ سے ثابت ہی کہ اِس وحشی جانور کو آجتک کوئی پالو نہین کرسکا اسکی بھڑک مٹ ہی نہین سکتی - رگ رگ مین وحشت بھری ہی -

بائیسن - یہ مہیب جانور جنگل کا دیو ہی - ارنا بھینسے کی قسم مین اسکا درجہ سب سے بڑھا ہوا ہی - ہندوستان کا موٹے سے موٹا بھینسا جسامت اور قد و قامت مین اسکا مقابلہ نہین کرسکتا - اسکی شکل بھیانک اور ڈراونی ہی - بن مانس اسکا نام اور رنیک اٹینک ہی حضرت انسان سے شکل بہت ملتی ہی آدمی کی طرح کھڑا ہو سکتا ہی - دنیا مین انسان کے سوا یہی ایک مخلوق ہی جو لکڑی لے کر لڑتا ہی نر اور مادہ دونون ایک ہی کٹہرے مین بند ہین یہ جانور جسکو [illegible] کہتے ہین قابل دید ہی -

بنگال کے احاطے کے تین شیر ہین - ایک [illegible] بہت بڑا ہی - اِن شیرون سے مسٹر جان لڑینگے اور شیرون کو اُٹھا کے دے دے مارینگے -

خاتون - گھر کی ٹُلکی اور باسی ساگ -

مغلانی - ادئی - اللہ جانتا ہی سُننے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے -

مہری - تم اپنی نہ کہو - تم تو لنگوٹی پہ پھکلی تک سے ڈر جاتی ہو -

مغلانی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مغلانی - اور تم - ابتک تو گھوڑے پر سے سوار کو اُتار لیتی تھین اب شیر سے بھی مقابلہ کرو گی - اللہ جانتا ہی ہماری تو روح لرزتی ہی -

مہری - اخاہ - یہ جبھی کانپ رہی ہو -

مغلانی - ہان خوب بوجھین -

خاتون - یہ اسمین لکھا ہی کہ شیر سے آدمی لڑیگا ؟

داروغہ - حضور مجکو تو نظر آتا ہی شاید نہ لکھا ہو اب آپ ایک کام کیجیے کسی اور سے پڑھوایئے تو آپکو یقین آئے -

خاتون - اینٹ کی عینک لگا کے پڑھو -

داروغہ - مین سو برس کا بوڑھا شاید نظر نہ کام کرتی ہو -

مغلانی - اے میر صاحب ابھی تو آپ اسّی برس کے تھے اور بات کرتے ہی سو برس کے بن بیٹھے تو ایک گھڑی کے آپ کے ہان بیس برس ہوتے ہین -

داروغہ - لاحول ولا قوة -

خاتون - آپ کہین بھاگ نہ جایئے گا -

مغلا [illegible] اچھا آگے بڑھیے -

دار [illegible] - ان شیرون پر مسٹر جان قمچیان لگائینگے -

خا [illegible] - کیا لگائینگے -

مغلانی - قمچیان -

خاتون - (مسکرا کر) اے واہ - تو میان جی ہوئے مکتب خانہ بنایا ہی - قمچیان پڑینگی معلوم ہوتا ہی شیر کھلنڈرے ہین -

داروغہ - جو لکھا ہی وہ مین پڑھتا ہون -

مغلانی - میر صاحب دیکھیے ایک وہ مرد وے ہین کہ شیر سے لڑتے ہین اور ایک آپ ہین کہ اُس دن بلّیان جو لڑین تو آپ نے کوٹھری مین نا چھوڑ دیا -

داروغہ - تو بلّی کیا کچھ کم ہی - بلّی بھی شیر کی خالہ کہلاتی ہی -

خاتون - ایکدن افیم کی پینک مین تم بھی تو کہتے تھے کہ ہم شیر ہین تو تمھاری بھی خالہ جان ہوئین - بُرا نہ مانیے گا - ہمنے ایک بات کہی - اچھا ہان پڑھیے -

داروغہ - شیر کے کان پکڑینگے اور بٹھا دینگے - تین کٹہرے کھود لینگے تاکہ تینون شیرون سے ایک ہی دفعہ مقابلہ کرینگے - کسی پر قمچی جمائینگے کسیکو تھپڑ لگائینگے کسی کو دے مارینگے - اور اُسپر پانون رکھ کر دوسرے شیر سے لڑینگے -

خاتون - یہ آدمی ہین یا دیوزاد -

مغلانی - حضور سب جھوٹ ہی - جو رتی بھر بھی سچ ہو -

داروغہ - اسمین یہی لکھا ہی - جو لکھا ہی وہ پڑھون یا اپنی طرف سے کچھ ملا دون -

مغلانی - تماشا دیکھنے جایئے گا ؟

داروغہ - اگر حضور نے ٹکٹ کے دام دیے تو بیشک جاؤنگا -

خاتون - ہم ایک شرط سے دام دینگے -

داروغہ - وہ کیا -

خاتون - شیر کے کٹہرے مین جاؤ - اور اُس سے لڑو -

داروغہ - حضور غلام کو ٹکٹ کے دام نہین چاہئین - وہ روپیہ کا لالچ کرون اور وہان شیر ایک تھپڑ مین کام تمام کر دے غلام ایسے تماشے سے درگذرا -

مغلانی - تھپڑ کیسا - اے میر صاحب کٹہرے مین جاتے جاتے تو آپ کی روح فنا ہو جائیگی -

داروغہ - ہان یہ بھی سچ ہی -

مغلانی - جسکی خالہ سے آپ ڈرے اُس سے بھلا کیا بچیے گا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خاتون۔ اور پھر ایسی آدمی۔

مغلانی۔ جی اور کیا۔ اُف۔ نواب صاحب کے ہان ایک شیرنی تھی دور سے دیکھ کے آدمی ڈر جاتا تھا۔ نہ کہ کٹہرے مین جا کے لڑنا ذری ایک جھونک مارے تو آدمی کے حواس بیترا ہو جائین۔ یہ سب ڈھکوسلا ہی۔

داروغہ۔ ہان پھر جھوٹ ہی لکھا ہوگا۔

خاتون۔ اے تم اس لکھنے کو اللہ جانے کیا سمجھتے ہو ہماری عقل ہی کام نہین کرتی۔

داروغہ۔ اسکے بعد لکھا ہی کہ طرح طرح کے بندر ہمارے پاس ہین اور جتنے بندر ہین سب شہسوار ہین۔

خاتون۔ شہسوار ہین؟ بھلا کوئی فیلبان بھی ہی۔

داروغہ۔ (جھلا کر) اب یہ اُنسے پوچھا جاے۔

خاتون۔ نہین۔ ایمان کی قسم ہم ہاتھی خریدنے والے ہین۔ ایک فیلبان چاہیے۔

مغلانی۔ ہان بندر تو خوب فیلبانی کرے۔

داروغہ۔ ایک خوبصورت اور نوجوان مس مشکی گھوڑے پر سوار ہو کر طرح طرح کے مشکل اور نازک کرتبین کرینگی اور وہ کرتب دکھائینگی کہ اچھے شہسوار شرما جائینگے۔

شہسوار کے لفظ پر خاتون پریزاد کے کان کھڑے ہوے۔ اسکے بعد داروغہ نے یون پڑھنا شروع کیا۔ یہ مشکی گھوڑا ایسا سدھا ہوا ہی بینڈ باجے کی گت کے موافق میدان مین تھرکے گا۔

ابتدا مین باجا بجیگا اسکے بعد بندرہ بیس گھوڑے آئینگے اور تھوڑی سی جگہہ مین کاوا دیا جائیگا۔ اس کمپنی کے ساتھ چالیس گھوڑے ہین اور بارہ یابو گھوڑے

سب باد رفتار اور صرصر تگ اور بیش بہا اور خوبصورت ہین اور ایسے یابو ہندوستان مین کسی نے نہ دیکھے ہونگے۔ یہ مقام شٹلینڈ سے بصرف زر کثیر منگوائے گئے ہین انکے علاوہ اور بھی کئی قسم کے نایاب جانور ہین۔ بیل اور گائین بکرون کی برابر اور ایک یابو بکرے سے بھی کسیقدر چھوٹا ہی۔

خاتون۔ تمام دنیا کی نایاب چیزین ان کے پاس موجود ہین۔

مغلانی۔ بھلا کوئی گدھا بھی ہی؟۔

داروغہ۔ ابھی تک تو گدھے کا ذکر نہین آیا۔

مغلانی۔ کہین خچر کا ذکر ہی۔؟

داروغہ۔ پڑھنے دیجیے۔ اسکے بعد لکھا ہی کہ کئی کتے طرح طرح کے تماشے کرینگے۔ اور گھوڑے پر سوار ہونگے۔

مغلانی۔ اوئی کتے اور گھوڑے پر سوار ہون؟۔ سب جھونٹھ کتے اور بلیان گدھے اور گھوڑے پر سوار ہون یہ تو آج ہی سُنا۔

داروغہ۔ اچھا پھر دیکھ لیجیے گا۔ اسکے بعد لکھا ہی [illegible] رہا کا ایک سفید ہاتھی بھی اس کمپنی کے ساتھ ہی کہ

مغلانی۔ کیسا ہاتھی؟۔

داروغہ۔ سفید ہاتھی۔

مغلانی۔ کچھ عقل گئی ہی۔

داروغہ۔ قدرت خدا سے کیا کچھ بعید ہی؟ بولیے۔

مغلانی۔ اور لال ہاتھی بھی ہوگا۔

مہری۔ بیگم صاحب ہاتھی ہو تو ہم بھی دیکھنے جائین۔

مغلانی۔ اور جو نہ بھی ہو۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

داروغہ ان فقرہ بازیون پر بہت جھلائے کاغذ پھینک دیا اور کہا بس اب ہم نہ پڑھینگے مفت مین رنج ہوتا ہی - ہم کسی کے نہ لینے مین نہ دینے مین تماشے والے کی صورت بھی دیکھی نہین کہ شاید کسیکو یہ احتمال ہو کہ رشوت لے لی -

مغلانی نے اشتہار اُٹھا کر دیا اور کہا حضور فرماتی ہین کہ کُل پڑھ کر سُنائیے - داروغہ نے کہا غلام کو حکم کی تعمیل مین عذر نہین ہی مگر حضور کو جب یقین ہی نہین آتا تو پھر پڑھنے سے کیا فائدہ اور یون کہیے پڑھ دون لکھا ہی کہ یہ کمپنی مُلک اطالیہ سے آئی ہی اور دنیا کے کُل بڑے بڑے ملکو مین اسکی تعریف ہو رہی ہی - کوئی ملک ایسا نہین جہان کے اخبارون نے تعریف نہ کی ہو -

دو تین مسین ناچینگی اور ایک خوش گلو مس کی نازک آوازی ستم ڈھائیگی یہ نازک اندام گلفام مس ہین - بچپن ہی سے علم موسیقی مین تعلیم پائی ہی - جسنے انکا گانا نہین سُنا وہ علم موسیقی سے واقف ہی نہین ہی -

خاتو[illegible] [illegible]سیس کیا پڑھتے ہو -

دار[illegible] - انگریزی لفظ ہی -

خاتو[illegible] - کچھ معنے بھی ہین یا یون ہی کہ دیا -

داروغہ - کنواری چھوکری کو کہتے ہین -

خاتون - ہونگی کوئی بیس بیس برس کی -

داروغہ - کیسے جھوٹ کہ دون ورنہ اسمین لکھا تو یہی ہی -

اتنے مین پروس کی چوڑی والی آئی اور آتے ہی کہا بیگم صاحب پرسون یہان بڑا تماشا ہوگا - آپ لے چلیے تو ہم بھی آپکے طفیل مین دیکھ لین سُنا بڑا اچھا تماشا ہوگا - داروغہ صاحب کی باچھین کھل گئین کہا کیون حضور مین جھوٹا تو نہین عرض کرتا تھا - چوڑی والی کو اشتہار دکھا کر کہا یہ اسی تماشے کا اشتہار ہی -

چوڑی والی - ہمنے تو سُنا ہی کہ شیرون کا رسالہ اُنکے ساتھ ہی - ایک شیر پر بندر ہوگا دوسرے پر بھینس - تیسرے پر چیتا - چوتھے پر لنگور - بڑی سیر ہوگی -

مغلانی - اے لو اُنھون نے اور بھی اندھیر کر دیا - شیر پر بھینس اور لنگور !!! -

خاتون - اچھا باقی اشتہار تو ختم کرو -

داروغہ - ۸ بجے دروازہ کھُلے گا تا کہ کُل تماشائی رسنے کی سیر کر سکین اور سب جانورون کو بخوبی دیکھین - ۹ بجے سے تماشا شروع ہوگا اور ۱۲ بجے ختم ہو جائیگا -

درجۂ اعلےٰ کا ٹکٹ للعہ درجۂ دوم کا عہ درجۂ سوم کا عصہ اگر کوئی درجۂ اعلےٰ کے بھی آگے بیٹھنا چاہے تو چوبیس روپیہ دے چھ کُرسیان ملینگی - درجۂ دوم مین بنچین ہین مگر خالی اُنپر فرش نہین ہی - اگر رئیس زادیان یا عام ہندوستانی عورتین تماشا دیکھنا چاہین تو اُنکے لیے پردے کا کافی انتظام ہو جائیگا مگر درجۂ اوّل کے پانچ روپیہ اور درجۂ دوم کا ایک روپیہ لیا جائیگا اسمین دو ہی درجے ہین اور دُہری چقین پڑی ہوئی ہین -

مغلانی - حضور کی پرورش ہو تو ہم بھی جائین -

مہری - واہ - تم جاؤ اور ہم نہ جائین -

چوڑی والی - پھر تم دونون کو بیگم صاحب بھیجینگی تو کیا ہمنے کچھ چوری کی ہی -

مغلانی - سب چلینگے دس بارہ روپیہ کی تو بات ہی -

چوڑی والی - اور تماشا کتنے دن ہوگا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مغلانی - ابھی کوئی دو تین روز -

داروغہ - چار روز - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - بدھ جمعرات جمعہ ہفتہ - اب تو یقین آگیا حضور یا اب بھی یقین نہین آیا -

مہری - اگر بے پردگی نہو اور دُہری دُہری موٹی موٹی چقین پڑی ہون تو بیگم صاحب بھی چلی چلین - آپ داروغہ صاحب کو ایک دن بھیجدین تو وہ دیکھ آئین اگر بے پردگی نہو تو کیا ہرج ہی -

داروغہ - جی ہان مین جا کر سب دیکھہ لونگا -

مہری - ہزارون ہی آدمی ٹوٹ پڑینگے -

داروغہ - ہزارون - اجی سیکڑون آدمی آئینگے - بڑا بھاری تماشا ہی -

مغلانی - (ہنسکر) اِس وحشت کے صدقے میان -

خاتون - اُنکے حواس آج برجا نہین ہین - جب سے شیرون کا حال سُنا بدحواس ہو گئے -

مہری - ہزارون نہین ہزارون سے بڑھ کر سیکڑون آئین گے !!!-

چوڑی والی - گنتی ہی نہین آتی -

داروغہ - ایک ایک بات زبان سے نکل گئی -

مہری - ہان چمڑے کی زبان ہی پھسل گئی -

داروغہ - یا الٰہی ایک بات کے پیچھے اُڑا دیتی ہین -

خاتون - پرسون ضرور جا کے دریافت کرنا اور اچھی طرح پوچھ آنا - جو جانے کے قابل ہو تو ہم جائین - ورنہ جا کے نکو بننا اور دس آدمیون مین ذلیل ہونا کون عقلمندی ہی - لیکن عقل سے تو انھین بہرہ ہی نہین - خدا جانے وہان جانے بھی پائین یا نہین -

داروغہ - حضور چار روپیہ عنایت کرین تو رئیس بن کے غلام جائے اور سب باتین دریافت کر آئے -

تیسرے روز شام کے وقت میر افضل صاحب داروغہ پرانے فیشن کے ایک میانے پر سوار ہو کر تماشا دیکھنے تشریف لیگئے اسّی برس کا سن - پوپلا منھہ - ہاتھون مین رعشہ جسم لاغر دراز - کمر خم - سر پر شملہ - شالی چکن پہنے ہوئے خیمے کے دروازے پر کہارون نے میانہ رکھدیا میر افضل صاحب بسم اللہ کہہ کر اُترے تو دیکھا کہ میدان مین طلسمات کا سمان ہی - ہزارون تماشائی ڈٹے ہوئے اور یوروپین لیڈیان اور جنٹلمین ٹھٹ کے ٹھٹ لگائے کھڑے ہین - انگریزون سے جان پہچان تو تھی نہین سوچے کہ اگر آگے بڑھین تو شاید ذلیل ہو جائین اس سے بہتر یہی ہی کہ گھر واپس جائین - کہارون سے باتین کرنے لگے -

داروغہ - یہان تو ہندوستانیون کے دیکھنے کا موقع نہین ہی -

کہار - ہان حضور

داروغہ - مگر لوگ موجود تو ہین -

کہار - ہزارون آدمی آئے ہین -

داروغہ - بھلا اب ٹکٹ یہان کہان خریدین - ؟

کہار - اب کسو سے دریافت کرین تو بات بنے - مگر ایسا نہو کہ صاحب یہان کھڑے ہوے دیکھ لے تو بن ناحق کو پیٹ چلے -

ایک شخص نے کہا ٹکٹ سامنے بٹ رہے ہین وہین جا کے خرید لو - سب مول لے رہے ہین - میر صاحب نے کہار کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حکم دیا کہ چار روپیہ کا ایک ٹکٹ خرید لا۔ کہار نے کہا حضور ہماری پوشاک پہنے ہین حضور ہی جا کے لائین ہم کو دو دھکے دے کے صاحب نکالدینگے۔ داروغہ بولے نہین ہم نہ جائینگے اگر تمپر دو چار چپتین پڑ گئین تو کیا پروا ہی۔ کہار تو ہو ہی اور جو ہمپر ایک آدھ پڑی تو ستم ہی ہو جائیگا۔

داروغہ صاحب تھوڑی دیر کے بعد اُترے۔ میانہ کا ڈنڈا پکڑ کر ٹکٹ بیچنے والے کی طرف دیکھا۔ سیکڑون آدمی ٹکٹ خرید رہے تھے۔ چاہا کہ خود بھی پہونچین مگر انگریزون کو دیکھکر خائف ہوے کہ مبادا کوئی خفا ہو جاے کہ یہان تم کیون آئے۔ کہارون نے سمجھایا کہ حضور اتنے انگریز اور ہندوستانی چلے جاتے ہین کوئی چون بھی نہین کرتا۔ ایک ڈر ہی تو بس آپ ہی کو ہی۔ لائیے ہم ٹکٹ لادین۔ کہار جاکر درجۂ اول کا ٹکٹ خرید لایا۔

اتنے مین تماشا شروع ہو گیا داروغہ نے کئی بار پوچھا کہ کہار آیا۔ کہارون نے کہا حضور آتا تو آپ ہی کے پاس آتا یا کہین [illegible]ا۔ اُسکا کہین پتا ہی نہین ہی داروغہ نے کہا ہان [illegible]نکر ہو۔ وہ [illegible] جعلی ٹکٹ تھا۔ گنوار سمجھکر کوئی کاغذ اُٹھا دیا [illegible]نا۔ اچھا ہوا کہ [illegible]ری پاس نہ تھا نہین تو ہم بھی دھر لیے جاتے۔ اللہ نے بڑا فضل کیا۔ کہار وہان مزے سے تماشا دیکھ رہا ہی۔ یہان یہ خدا کا شکر کرتے ہین کہ ٹکٹ انکے پاس نہ تھا ورنہ حوالات بھیجے جاتے۔ تینون کہار سمجھ گئے کہ وہ ٹکٹ لیکر تماشا دیکھنے چلا گیا اور میان کو خوب اُلّو بنایا آدھ گھنٹے کے بعد داروغہ نے کہا ارے کیا مر گیا۔ کہار بولے یہ اُسکو معلوم ہو گا۔ ہم کیا جانین ہم بھی آپ ہی کے پاس کھڑے ہین۔ کسی کے مرنے جینے کا حال کیا معلوم

داروغہ۔ اچھا میانہ اُٹھا کر درخت کے سایہ مین لے چلو۔

کہار۔ اور اُٹھائے کون۔

داروغہ۔ اسکے کیا معنی۔ تمھارے سوا کوئی اور بھی اُٹھائے گا۔

کہار۔ تو خداوند چوتھے کا تو پتا ہی نہین۔

داروغہ۔ کسی سے کہو کہ ذرا مدد دے دے۔

کہار۔ حضور اور تو کوئی یہان نظر نہین آتا ذری آپ ہی کاندھا لگا دین۔

داروغہ۔ کاندھا لگا دین! اسکے کیا معنی۔

کہار۔ چوتھے کہار کے عوض آپ ہی ایک طرف زور لگائین۔

داروغہ۔ تم لوگ دارو پیکر تو نہین آے ہو۔

کہار۔ خداوند۔ دارو ہندو کہار پیتے ہین۔ یہان دو ہندو ہین دو مسلمان اور ایک ہندو ٹکٹ لیکر غائب ہو گیا۔

داروغہ۔ ذرا اُسکا پتا تو لگاؤ جی۔

اتنے مین دس منٹ کے لیے تماشا ملتوی کیا گیا اور لوگ بھڑ بھڑا کر باہر نکلنے لگے۔ تو کہارون نے میانہ اُٹھا کر درخت کے نیچے رکھا داروغہ نے حکم دیا کہ دو کہار جاکر اُسکو ڈھونڈھ لاؤ دو کہار چلے۔

اتنے مین میان واحد العین سے تین تین آنکھین ہوئین۔ ایک کونا آباد تھا۔

واحد العین۔ کیون کیسا گھر اچکما دیا۔ سچ کہنا۔

ایک کہار۔ اب کیا تماشا نہو گا۔ بس اتنی ہی دیر۔

و۔ ہو گا کیون نہین۔ چھٹی دی ہی کہ جسکا جی چاہے باہر جا کے پانی پی آئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دوسرا کہار- تو اب ٹکٹ ہمکو دے دو-
و- اچھا اب تم دیکھ آؤ-
فقیرے کہار نے ٹکٹ لیا جب گھنٹی بجی اور لوگ جانے لگے تو یہ بھی اندر گیا میاں واحد العین موچھون پر تاؤ دیتے ہوے پہونچے-
داروغہ- ارے تو کہان مر رہا تھا-
و- لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے-
د- تو اب تک کہان رہا-
و- رہے کہان- اِدھر اُدھر-
د- ارے کمبخت اِدھر اُدھر اتنی دیر لگائی-
و- تو مین نے دو چکر لگائے نہ- ایک کونا تو یہان ویران ہی آپکی طرح دو آنکھین تو ہین نہین- بس ایک ہی طرف کے آدمی دیکھ پاتا ہون باقی خیر صلاح-
و- لوگون نے کیا کہا-
و- حضور اِس ٹکٹ کا کچھ ٹھیک نہین ہی-
د- ای لعنت خدا تمپر- چلو میانہ اُٹھاؤ-
کہار- اُٹھائین کیونکر- چوتھا غائب ہی-
د- (جھلاکر) ارے یہ چوتھا پھر غائب ہو گیا-
ک- ہان خداوند-
د- نکالدو- آج سے نہ رہنے پائے- آخر یہ گیا کہان-
و- حضور جب مجھکو پتا نہ مِلا تو فقیرے کو ٹکٹ دیا کہ بھئی تم بھی جاکے لوگون سے دریافت کرلو- شاید کوئی تم ہی کو بتادے- ہمسے تو لوگ دل لگی بازی کرتے تھے- جدھر گئے لوگون نے کہنا شروع کیا- ایک لکڑیا بانسے کی کانی آنکھ تماشے کی- بتاتا و تاتا کوئی نہ تھا سب چٹکیون پر اُڑاتے تھے-

د- بھئی فقیرے کو بلاؤ-
اب سُنیے کہ میان فقیرے سیدھے سادھے آدمی تھے- واحد العین کی طرح شریر تو تھے نہین- صاحب نے جو دیکھا کہ درجۂ اعلیٰ مین بیٹھا ہی تو اِسکے پاس آئے- اور غور کرکے قطع شریف کو دیکھا-
صاحب- تُم کون-
فقیرے- (کھڑے ہوکر) خداوند (کانپ کر) خداوند-
ص- تم کون ہی-
ف- حضور مین کہار ہون-
ص- کیا پیشہ کرتا ہی-
ف- مچھلیان بیچتا ہون اور ڈولی اُٹھاتا ہون-
ایک لیڈی نے جو قریب کی کُرسی پر بیٹھی تھین کہا اسکو اُٹھادو- ہم یہ نہین کہتے کہ تماشا نہ دیکھنے پائے مگر ہمارے پاس نہ بیٹھے- صاحب نے فقیرے کو فوراً اُٹھا دیا اور کہا ہم تمکو پولیس کے سپرد کرتے ہین نہین بتاؤ یہ ٹکٹ کہان سے لائے-
ف- ہم جنکو میانہ پر لائے ہین اُنکا ٹکٹ ہی-
ص- وہ کہان ہی-
ف- باہر ہین-
ص- چلو باہر- ہمکو دکھاؤ وہ کہان ہین-
ف- بہت اچھا- چلیے- میانہ باہر ہی-
صاحب کے ساتھ فقیرے باہر آئے اِدھر اُدھر میانہ ڈھونڈھا صاحب کو لیگئے-
ف- داروغہ صاحب- ذرا میانے سے باہر آیئے-
ص- کدھر ہی- کون ہی- کسکا ٹکٹ ہی-

صاحب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

صاحب نے جو جھلا جھلا کر کئی بار بیڈھب بیڈھب سوال کیے تو داروغہ صاحب کے ہاتھ پانون بھول گئے۔ شک کی جگہ یقین ہوگیا کہ جعلی ٹکٹ تھا۔ اب پھانسی ہوئی۔ کانپتے ہوے میانے سے باہر نکلے اور ہاتھ جوڑ کر کہا حضور غلام ضابطے سے ناواقف ہی۔ صاحب جنکو داروغہ کوئی بڑا جلیل القدر عہدہ دار سمجھتے تھے اطالیہ کے قلی تھے مگر حضرت نے ہاتھ جوڑے اور تھرتھراتے ہوئے اپنی ناواقفیت کا اظہار کیا ای لاحول۔

صاحب- یہ ٹکٹ کسکا ہی آپ کا ہی۔

داروغہ- حضور غلام کی سمجھ مین نہین آتا۔

ص- تمھارا ٹکٹ ہی یا کسی اور کا ہی۔

د- ہم کچھ نہین سمجھے- خداوند ہم ہندوستان کا آدمی ہی۔

اب سُنیے کہ میان فقیرے سے جو اندر صاحب نے گفتگو کی تھی تو ایک انگریز سمجھا جاتا تھا۔ مگر یہان فقط صاحب اور داروغہ اور اردگرد صاحب نے ایک یوروپین کو بلایا اور کہا آپ اِنکو سمجھاتے جائیے اب سوال وجواب شروع ہوئے۔

ص- [illegible] اِس قلی کے پاس کہانسے آیا- اِسکی حیثیت نہین [illegible] ٹکٹ خریدے- یہ چار روپیے کا ٹکٹ ہی۔

د- یہ ٹکٹ؟ یہی نہ-

ص- ہان ہان- یہ اوّل درجہ کا ہی- صاحب پوچھتے ہین کہ اسکے پاس کہان سے آیا- یہ غریب آدمی چار روپیہ کا ٹکٹ کہانسے خرید سکیگا- آپ کا ٹکٹ تو نہین ہی۔

د- حضور بیس روپیہ جرمانہ لے لین۔

ص- آپ گھبراتے کیون ہین۔

د- مجھکو نہین معلوم تھا کہ یہ جعلی ٹکٹ ہی۔

ص- جعلی نہین ہی- درجۂ اول کا ہی۔

داروغہ کی جان مین جان آئی صاحب نے سمجھایا کہ ٹکٹ جعلی نہین ہی مگر تماشے والے پوچھتے ہین کہ اُس قلی کے پاس کہانسے آیا- یہ درجۂ اول مین بیٹھکر تماشا دیکھتا تھا- تب تو داروغہ کہارون پر جھلائے اور کہا نابکار کسی روز آبرو لوگے۔ ہماری- تین گھنٹے تک ہمین یہان ٹھہار رکھا اور خود تماشا دیکھا کیے صاحب سے کہا کہ اجازت ہو تو ذرا ہم بھی دیکھ لون صاحب نے کہا ہان آپ آئیے- داروغہ صاحب تماشا دیکھنے تشریف لیگئے۔

د- اگر عورتین آئین تو کہانسے دیکھین۔

ص- وہ کیا چقین پڑی ہین۔

د- ہان- پردہ تو ہی- صورت نہین دکھائی دیتی۔

ص- صورت دکھائی دے تو کوئی آئے کیون۔

د- ہم بھی بیگم صاحب کو لائینگے۔

ص- ہان آپکو اختیار ہی- پانچ روپیہ دیجیے- اوّل درجے مین بیٹھین- ایک روپیہ دین دوم مین۔

داروغہ صاحب نے صرف آدھ گھنٹے تماشا دیکھا ہوگا کہ جلسہ برخاست ہوگیا- داروغہ گھر آئے- بارہ بجے پہونچے۔ اسوقت بیگم صاحب آرام مین تھین مگر حکم تھا کہ داروغہ جسوقت آئین اُسی دم ہمکو جگادو- دربان نے اطلاع دی کہ داروغہ صاحب آگئے- مغلانی نے بیگم صاحب کو جگایا۔

داروغہ صاحب صحن مین آئے- اوپر سے بیگم صاحب نے باتین کین۔

بیگم- کہو سچ نکلا۔

داروغہ- حضور سچ- بالکل سچ- ہزارون کی بھیڑ تھی۔

ب- [illegible] بھی تھے؟

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

داروغہ - حضور بن مانس تھے مگر دانت سے کپڑا سیتے نہین دیکھا -

بیگم - شیر تھے ؟

د - حضور بس کچھ نہ پوچھیے - شیر کیا بکرے تھے -

ب - ای ہی - پھر یہ کیا تعریف تھین کہ آدمی شیر سے لڑیگا اور کان پکڑ کے بٹھا دیگا سب جھوٹ مرے ہوے شیرون سے لڑنا کون مشکل ہی - دُبلے پتلے ہونگے - کھانا نہ پاتے ہونگے -

د - حضور ایسے بڑے بڑے شیر کہ آدمی صورت دیکھے ڈر جاے -

ب - ہان اور آدمی سے لڑے تھے -

د - قسم خدا کی تسمے پر تسما لگاتا تھا اور شیر چون تک نہین کرتے تھے -

ب - اوئی اللہ جانتا ہی آدمی کیا دیو ہی -

د - اور خداوند - کوئی بیس برس کا سن -

ب - ڈیل ڈول کیسا ہی -

د - میانہ قامت ہی - نہ دُبلا ہی نہ موٹا تازہ ہی -

ب - ایک ایک شیر سے لڑا تھا -

د - تینون شیرون سے لڑا اور اُٹھا اُٹھا کر دے دے مارا - عقل نہین کام کرتی -

ب - اچھا اب یہ بتاؤ کہ ہمارے دیکھنے کا بھی ٹھکانا ہی -

د - جی ہان چقین پڑی ہوئی ہین - بہت سی عورتین کھچا کھچ بھری تھین -

بیگم صاحب نے داروغہ سے کہا دو ٹکٹ پانچ پانچ روپیہ والے اور چار ٹکٹ ایک ایک روپیہ والے آج ہی سے لا رکھو جسمین پھر کل وقت نہ واقع ہو - داروغہ صاحب نے چودہ روپیہ لیے اور میانے پر سوار ہو کر گئے - ٹکٹ خریدے دو تین آدمیون سے پڑھوائے - گھر آئے -

داروغہ - مہری عرض کرو ٹکٹ لے آئے -

مہری - پوچھتی ہین کتنے ٹکٹ ہین -

د - حضور دو تو درجۂ اول کے ہین - پانچ پانچ روپیہ والے اور چار درجۂ دوم کے ایک ایک روپیہ والے کل چھ ٹکٹ ہین - بہ آرام تمام تماشا دیکھیے گا -

ب - اچھا تم اپنے واسطے لائے یا نہین لاے -

د - مجھسے کسی نے کہا نہین تھا -

ب - ای تو اتنا تو سوچیے کہ ہم کسکے ساتھ جائینگے اب منگوا لو -

داروغہ نے اپنے واسطے بھی درجۂ اعلی کا ٹکٹ منگوایا -

تیسرے روز بیگم صاحب مع خواصون کے تشریف لیگئین -

نامۂ آزاد

میان آزاد فتح نہاد [illegible] چند افسر اور کئی ہزار سوار اور پیادے قلعہ کی حفاظت کے لیے مقرر ہوئے اور کچھ فوج روسیون کے مقابلے کے لیے روانہ کی گئی گرد آوری کے لیے جو سوار بھیجے گئے تھے اُنھون نے اطلاع دی کہ پانچ میل کے فاصلے پر روسیون کا لشکر جرار مقیم ہی - لشکر خاص اس غرض سے آتا ہی کہ قلعے کو خالی کرا دے اور اسی قلعہ کو اپنا صدر مقام بنائے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

افسر کمانیر - وزیر جنگ کی تاکید اکید ہی کہ یہ قلعہ ہمارے ہی قبضے مین رہے اگر غنیم اس قلعے پر قابض ہوگیا تو ہمارے حق مین اچھا نہین ہی - یہ قلعہ یورپین ٹرکی کی کنجی ہی - لہذا ہماری سپاہ کو اسکی حفاظت مین مردی کے ساتھ پیش آنا چاہیے -

ایک افسر - وزیر جنگ کے پاس خط کتابت جاری ہی یا نہین -

کمانیر - برابر راستہ جاری ہی -

افسر - تو بیشک ہماری کامیابی مین شک نہین -

کمانیر - مگر ہماری فوج کمکی اگر آجاے تو ہم کو کوئی ہٹا نہ سکے -

افسر - وزیر جنگ کو لکھیے - سپہ سالار کو لکھیے -

کمانیر - لکھ چکا ہون - فوج کمکی بہت جلد آنے والی ہی -

میان آزاد کو جو معلوم ہوا کہ قسطنطنیہ تک خط کتابت اور آمد رفت جاری ہی تو اُنھون نے حسن آرا کے نام خط لکھا -

میدان جنگ - قلعۂ معلی - جولائی - ۲۷ - ۱۸۷۷ع

[illegible] آزاد - اب میدان کارزار ہی اور یلان روم کی [illegible] بدار - اب جنگ اور توپ و تفنگ سے کام ہی جس وقت صف جنگ مین [illegible] کے سامنے جاتا ہون یہ خیال کہ سرخرو ہونے مین تمہارے ساتھ نکاح ہوگا آتش جوانمردی کو اور بھی مشتعل کرتا ہی - خدا کرے میری آرزو بر آئے آمین -

اب یہان کا حال سنو - روس اور روم کے درمیان مین ایک دریاے ذخّار ہی - ڈینوب - یہ دریا دریاے گنگ سے بڑا ہی - اور اسکے کنارون پر بڑے بڑے اور مشہور مشہور شہر واقع ہین - بارش کے سبب سے آجکل یہ دریا بہت بڑھا ہوا ہی - روسیون نے سعی بلیغ کی کہ عبور کرآئین - مگر عرصے تک ناکام رہے -

روس نے صوبۂ رومینیا سے جو روم کا ماتحت ہی سازش کر لی - جب ٹرکون کو یہ خبر معلوم ہوئی تو اُنھون نے قصبۂ بکٹ واقع رومینیا پر قبضہ کر لیا - روسی شمالی کنارہ دریاے کیطرف بڑھتے گئے - یہانتک کہ ۱۸ - مئی تک کوئی پونے دو لاکھ آدمی جمع ہوگئے - ٹرکون نے ایک جہاز جسکے ساتھ کشتیون پر توپین تھین ایک ٹاپو کی طرف بڑھایا اور اُسے مقام پر لنگر انداز ہوئے جنگل کی آڑ کے سبب سے روسیون کو اُنکا جہاز اچھی طرح نظر نہین آتا تھا - مگر تین ستول البتہ درختون سے بھی اونچے تھے - اُنکے سبب سے روسیونکو معلوم ہوگیا - کہ ٹرک کمینگاہ مین ہین - روس کے گولہ اندازون نے چھوٹی چھوٹی توپون سے گولے اُتارنے شروع کیے - مگر ٹرکون کا بال بیکا نہوا - اُسکے بعد دو بڑی بڑی توپون سے گولے اُتارے اُنھون نے چالاکی یہ کی کہ ایک بلند مقام سے گولے مارے آخر کار ایک گولا ہمارے جہاز پر پڑا اور میگزین کو اُڑا دیا - جسوقت روسیون نے دیکھا کہ جہاز سے دھوان اُٹھا تو نعرۂ خوشی بلند کیا -

اِسقدر میان آزاد لکھ چکے تھے کہ ایک افسر نے آن کر پوچھا کیا لکھ رہے ہو -

آزاد - ایک خط لکھتا ہون -

افسر - (مسکرا کر) کسی معشوق کے نام -

آزاد - (ہنسکر) ہان ہی تو معشوق کے نام -

افسر - تو پھر ہم اس وقت باتین نہ کرینگے - دل لگا کر لکھیے -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جب جہاز ڈوبنے لگا تو روسیون نے دو چھوٹی چھوٹی کشتیان بھیجین۔ انھون نے نشان لے لیا۔ ترکون کے جہاز پر کوئی سوا دو سو آدمیون کے قریب تھے جنمین سے پانچ چھ آدمی بچ نکلے۔

ایک اخبار سے معلوم ہوا کہ روسی اِس فتح سے بہت ہی خوش ہوئے۔ ٹوپیان اُچھلنے لگین۔ سپاہی افسرون اور افسر سپاہیون کے گلے ملنے لگے۔ کچھ دن کا عرصہ ہوا کہ روس اور روم کے جہاز ایک دوسرے کے مقابل مین لنگر انداز تھے۔ جب ترکون کو معلوم ہوا کہ شب کو روسیون کا جہاز بھی آگیا ہی اور تاریکی کے سبب سے اُنکو مطلق نظر نہین آیا تو قصد کیا کہ وہان سے چلین۔ پو پھٹتے ہی چلے مگر روسی جہاز نے تعاقب کیا۔ اب سُنیے کہ ایک مقام پر روسیون نے آلہ تارپیڈو چھوڑا۔ تمنے اِسکا نام بھی نہ سُنا ہوگا یہ بڑا مہیب آلہ ہی۔ اِسکے ذریعے سے جہاز فوراً پھٹ کر تہ آب بیٹھ جاتا ہی یہ آلہ پانی کے اندر جا کر جہاز کے نیچے پھٹتا ہی اور نیچے ہی سے جہاز کو اُڑا دیتا ہی۔ ترکون کو معلوم ہوگیا کہ غنیم نے تارپیڈو چھوڑا ہی انھون نے بھی ایک تارپیڈو چھوڑا اور وسط مین دونون باہم ٹکرائے اور سرد ہوگئے۔ جب روسیون کو معلوم ہوا کہ ترکون نے جواب ترکی بہ ترکی دیا تو سخت خفیف ہوئے۔ اب سُنیے کہ ترکون کے جہاز کا کپتان ایک بڑے اونچے مستول پر جا کر کھڑا ہوا۔ روسیون نے اِسکی جرأت دیکھکر گولہ مارا۔ کپتان نے سر کو ذرا ہٹا لیا گولہ دور جا کر دریا مین گرا اور ٹھنڈا ہوگیا۔ روسی گولہ انداز جھلائے۔ پھر تاک کر دوسرا گولہ چلایا ترکی کپتان نے پھر سر ہٹا لیا اور نشانہ خالی گیا۔ اب روسی گولہ انداز سخت نادم ہوئے جو گولہ انداز قادر انداز اور کامل فن تھا اُسنے بیڑا اُٹھا لیا کہ ابکی اگر کپتان اسی مقام پر کھڑا رہا تو اُڑا دونگا۔ یہ کہکر گولہ اُتارا۔ اِس مرتبہ ترکی کپتان نے گولے کے قریب پہونچنے کے وقت تک ذرا بھی جنبش نہ کی اور اُس سے پچاس گز کے فاصلے پر گولہ پھٹا تب تو ترکون نے تالیان بجائین۔ نعرۂ خوشی بلند کیا اور ہمارے کپتان نے ٹوپی اُتار کر روسیون کو ٹوپی سے تین بار سلام کیا اور مستول سے اُترے۔ روسیون نے اِس لائق افسر کی خود تعریف کی اور بہت ہی شرمندہ ہوئے کہ اُنکے گولہ اندازون کے گولے نے تین بار نشانہ خطا کیا۔ روس اور روم اور جرمنی اور اسٹریا اور فرانس اور انگلستان کُل مُلکون کے اخبار ہمارے کپتان کی تعریف مین عذب البیان ہین ہوبرٹ پاشا جو صیغۂ جنگ بحری کے افسر ہین بڑے بڑے کارنمایان کر رہے ہین۔ گو روسیون کے پاس تارپیڈو کثرت سے ہین مگر ہوبرٹ پاشا نے اُنکی دال نہ گلنے دی۔

ترکون کے افسر اچھے نہین ہین میرا دل روتا ہی کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہین ہان ترکی سپاہیون کا س[illegible] کی ہین کوئی مقابلہ نہین کر سکتا جرأت مین [illegible] استقلال مین بے نظیر ہمدردی مین لاجواب مصیبت بر[illegible]ت کرنے مین [illegible] آہیم خوش رو۔ گران ڈیل کرارے جوان جان جائے اور قدم پیچھے نہ ہٹیگا۔ مگر افسوس صد افسوس کہ افسر اچھے نہین ملے دل روتا ہی خدا کی قسم دل روتا ہی۔ اور اگر ترکون نے خدانخواستہ شکست بھی پائی تو مین یہی کہونگا کہ ترکی سپاہی بسالت مین کسی قوم سے کم نہین ہین اسوقت میرا دل بھر آیا مین لکھتا جاتا ہون اور روتا جاتا ہون کیا خدا اگر افسرون کی کارروائی اور بے پروائی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کا بھی حال ہو تو انجام کیا ہونا ہو۔ خدا کے لیے ترکی افسر بھی سپاہیون کی طرح جان لڑا دین۔ آمین آمین ثم آمین۔ ع۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد+ روم کی سپاہ پر روم کو ناز ہی مگر ؎

طاؤس را بنقش و نگاری کہ ہست خلق	
تحسین کنند و او خجل از پای زشت خویش	

جسوقت افسرون کی کارروائی پر نظر ڈالتا ہون بے اختیار رو دیتا ہون اگر ترکی خدا نخواستہ شکست بھی پائین تو ساری خدائی مین کوئی یہ نہ کہہ سکیگا کہ ترک جری نہین ہین۔ کیا مجال ترکون کی جرات کے جھنڈے گڑے ہوے ہین۔ اگر ہم غنیم کے مقابلے مین اب بھی نکلین تو روسی سپاہی کی نظر روسی سپاہی کے سامنے بچی نہو گی کیا طاقت۔ بلکہ ہمارے ملک کے جوانمرد اور شیر دل سپاہی زبان حال سے یہی کہینگے کہ ؎

تمھاری تیغ کا منھ چڑھ کے لیا بوسہ	
[illegible] آپ سے ہم دب کے بانکپن مین رہے	

ماہ [illegible] کے شروع [illegible] مین کرب کی توپین مقام باسفورس پر ہونی [illegible] ہیے تھین مگر [illegible] ہو کہ اسکی کسی نے فکر نہ کی۔ پھر دل جلے یا نہ جلے۔ جہاز اچھی حالت مین نہین۔ مرمت تک نہین ہوئی۔ افسوس صد افسوس۔ اب فرمائیے سپاہ بیچاری کیا کرے۔ ترکون کو یہانتک منظور ہو کہ تنخواہ نہ ملے مگر آلات حرب تو درست ہون۔ ہاے افسر لائق ہوتے تو ترک ابتک روس کے چھکے چھوڑا دیتے۔ مگر افسرونکی لیاقت ظاہر ہو۔ کسی بات کی پروا ہی نہین اور سب سے زیادہ ستم یہ ہو کہ رشوت کی گرم بازاری ہو۔ روسی رشوت دیکر خدا [illegible]

سازش کرنے مین طاق ہین خدا ہی خیر کرے لیکن ع بیدل نیم ہنوز بہ بینیم چہ میشود+ ترکی مین بارہ بارہ برس کے لڑکے ہتھیار اٹھانے کے لیے آمادہ ہین اور ترک کسی بات مین غنیم سے کم نہین مگر افسرون کو کیا کرین۔ سپاہ کے جوش و خروش وفاداری اور جانبازی کا ادنی ثبوت یہ ہو کہ جب کوئی افسر اچھی کارروائی کرتا ہو تو سولجر اور پیادے نماز کے وقت دعا مانگتے ہین کہ بارخدایا اسکی عمر دراز ہو۔ اور اسی کی طرح کُل افسر نیکنام اور فائز بمرام ہون۔ تین مرتبہ دو دو ہزار سپاہیون نے میرے قدم لیے ہین اور کہا ہو کہ آزاد پاشا ہم سب تمھارے درم ناخریدہ غلام ہین کہ تمنے فلان میدان اور فلان جنگ مین روم کی عزت رکھ لی۔ خدا ان جان نثارون کو سرخرو کرے۔ آمین۔ ع۔ آفرین باد برین ہمت مردانہ تو۔

وزیر جنگ پر فرض تھا کہ افواج ترک متعینہ ایشیا کی۔ زیادہ خبرداری کرتے مگر وہ اپنی جگہ سے ہلتے تک نہین اور نہ انھین اچھی طرح معلوم ہو کہ ایشیائی ترکی مین جنگ کی حالت کیا ہو۔ سپاہی ہاتھ جوڑ کر منت و سماجت کرتے ہین کہ ہم جان بکف آئے ہین اب ہم زندہ واپس جانا نہین چاہتے ہماری ولی آرزو یہی ہو کہ ہم لڑین اور کٹ مرین اور غنیم سے میدان جنگ مین دب نہ چلین۔ مگر افسر اور ہی دھُن مین ہین۔ اور ہی اُدھیڑ بن مین ہین۔

افسرون کا یہ حال ہو کہ ایک دوسرے کے دشمن اگر کسی افسر فوج نے اچھی کارروائی کی تو اور افسر جل مرتے ہین۔ ہاے افسوس ہمدردی کا انھین نام تک نہین ہو۔ اُنکے مزاج مین حد سے زیادہ ہی عاقبت اندیشی براے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نام بھی نہیں بعض مراد آفندی کے نزول پر کفِ افسوس ملتے ہین اور بیدلی سے کارروائی کرتے ہین بعض سلطان مبرور کا اب تک جنبہ کرتے ہین - حالانکہ اب وہ وقت ہی کہ چاہے مراد آفندی سلطانِ روم ہون چاہے عبد الحمید خان - فوج کو یکسان کارروائی کرنی چاہیے - اب باہمی رنجش کو بالاے طاق رکھنا لازم ہی - اب وہ وقت ہی کہ کُل ترک ایک جان دو قالب ہوکر غنیم سے لڑین - مگر یہ بات سپاہ مین تو ہے مگر افسرون مین مطلق نہین پائی جاتی - اعلیٰ افسر ادنیٰ افسر کے خلاف - ماتحت افسر کا دشمن پھر بات کیونکر بنے - خدا جانے یہ لوگ اِس پھوٹ اور ناچاقی سے کیا کرینگے - ہاے افسوس واے افسوس -

جرمنی مین بہت سے آدمی متفق ہوکر اس بات پر آمادہ ہوے کہ وزیر جنگ موقوف کردیے جائین اور سلطان المعظم کے ایک رشتہ دار کا نام لیکر کہا کہ وہ بھی موقوفی کے قابل ہین - یہ لوگ یہان کے پارلیمنٹ مین جو اس قسم کے مُلکی مشورون کی اعلیٰ انجمن ہی جمع ہوئے اور کہا کہ اگر ہماری درخواست کے بموجب کارروائی نہ ہوگی تو ہم بغاوت کرینگے سلطان المعظم نے انکی درخواست قبول کی اور انہین سے بعض کو گرفتار کرلیا - وجہ یہ کہ مقربانِ بارگاہ سلطانی نے سچا سچا حال نہین بتایا تھا - حالانکہ یہ درخواست قابل پذیرائی تھی -

روس کی آبادی مین نو کرور ہی - روم کی آبادی تین کرور کے قریب ہی - تگنے کا فرق ہی - دو سلطنتون مین روپیہ نہین ہی - دونون کی اندرونی حالت خراب ہی رشوت کی دونون ملکون مین گرم بازاری ہی مگر ترک راست باز ہین تین پانچ نہین جانتے - روسی وعدہ خلاف اور عہد شکن ہین - ترکون نے جو کہا وہ کیا اور جو کیا وہ وعدے اور عہد کے موافق کیا - ترک ابتک نشے سے نفرت کرتے ہین درجۂ اول کے خوش مزاج اور پاکباز جنٹلمین ہین - اُنکی جرأت کا ایک زمانہ معترف ہی اگر کوئی دق کرے یا چھیڑے تو آگ ہوجائین اور شیر کی طرح پھر پڑین ورنہ اُنکی مہمان نوازی اور انسانیت مین اصلا فرق نہین -

ایک لائق انگریز کی راے ہی کہ تمام عالم مین جانوران باربرداری کے ساتھ انسان اِس رحمدلی اور سلوک کے ساتھ نہین پیش آتے جسقدر رحمدلی اور محبت کے ساتھ تُرک پیش آتے ہین -

ایک عیسائی پادری کے سامنے چند آدمیون نے کہا کہ تُرک بڑے عیاش ہوتے ہین - پادری صاحب نے جواب دیا کہ با این ہمہ حسن نیکیون کا ہمارے مُلک مین زبانی داخلہ ہے اُنکا سچا برتاؤ تُرکی ہی مین ہوتا ہی -

ہان خوب یاد آیا ہی - مین تو روسی[illegible] کے ڈینیوب عبور کرنے کا حال بیان کرتا تھا - جب روسیو[illegible] دیکھا کہ دریا کی طغیانی کم نہین ہوتی ت[illegible] پریشان [illegible] - اِس حالت مین پُلون کا بنانا محال تھا [illegible]الی کنارۂ دریا پر روسی فوج بیکار پڑی تھی مگر اس سے روسیونکا فائدہ بھی ہوا - اُنھون نے اِس عرصے مین خوب تیاری کرلی اور قس علیٰ ہذا تُرکون نے بھی تیاری کی طرفین کا فائدہ ہوا افسوس یہ ہی کہ تُرکون کی کُل کارروائیون سے روسی واقف ہوتے جاتے تھے مگر روسیون کی کارروائیان خفیہ رہتی تھین اس مقام پر [illegible] آتا ہی - یہ افسرونکی غلطی اور سخت بے پروائی کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نتیجہ ہی - سپاہی بیچارون کا کیا قصور - روسیون نے لاکھون آدمی دریا پر جمع کر دیے اور ترکون کو کانون کان خبر ہی نہین اگر رعایا کو خبر ہو جاتی تو وزیر جنگ اور بعض افسرون کو فوراً گرفتار کر لیتے کہ ہمارے ملک کی عزت تمھارے ہاتھ ہی اور تم غافل ہو مگر رعایا کو اسکی خبر ہی نہ تھی کہ روسی کیسے کارروائی کر رہے ہین - سپاہی جان بکف آمادہ تھے کہ ٹرکی کے نام پر اپنا خون بہائین اور غنیم کو نیچا دکھائین مگر جب افسر ہی ویسے ہون - کتنی حسرت کی بات ہی -

اِس غفلت سے خدا سمجھے کہ روسی ڈینوب کے کنارے پر قلعے بنائے جاتے تھے اور ترک ذرا بھی اُسکا دفع دخل نہین کرتے تھے آخر کار اُنکے بوٹ آنا شروع ہوئے - پہلے بوٹ کے آدمی جب اُترے تو ترکون نے اُنکا مقابلہ کیا اِتنے مین اور بوٹ آ گئے -

اس جنگ کی نسبت سرکاری طور پر مشتہر ہوا ہی کہ روسیون کی جماعت کم تھی مگر وہ ایک ایسے مقام پر تھے جہان سے غنیم [illegible] گولے برساتا تھا اور وہ اُس آسانی سے روسیونکو نقص[illegible]ن پہونچا سکتے تھے -

معتبر طور پر [illegible] ہوا ہی کہ ترکون نے اِس جنگ مین روسیون کے لوح دل پر اپنی بسالت کا نقش منقوش کر دیا - روسی افسر خود مُقر ہین کہ اُنھون نے باوصف تجربہ کاری تمام عمر مین ایسے جری لڑنے والے نہین دیکھے تھے - گولی پر گولی کھاتے تھے اور درّاتے ہوے چلے جاتے تھے -

اس جنگ مین ترکون کے ساتھ سرکیشیا کی فوج بھی تھی - اِن سوارون نے اعلیٰ درجے کی شجاعت کے ساتھ جنگ کی - لڑنے کے وقت ایسے خونخوار ہو جاتے تھے کہ الامان جو مشہور ہوا ہی کہ ترکون نے بڑے بڑے جبر کیے اِسکی اصلیت یہ ہی کہ سرکیشیا کے باشندون کو روس سے جانی دشمنی ہی اُنکو خوب یاد ہی کہ روسیون نے اُنپر سخت ظلم کیے تھے لہذا جب کبھی روسی میدان جنگ مین زخمی ہوتے گئے تھے - سرکیشیا کے سوار فوراً گھوڑون سے اُتر کر اُنکی ناک اور کان کاٹ لیتے تھے -

میدان جنگ مین جو کچھ کارروائی مین نے کی اُسکا بیان شاید شیخی پر محمول ہو - مگر اِسقدر مین ضرور لکھونگا کہ جب اس قلعے مین جسمین بیٹھکر مین یہ خط لکھ رہا ہون - روسی فوج مقیم تھی اور جب تین طرف سے ترک اس قلعے کا محاصرہ کیے ہوے تھے اور دونون طرف سے تفنگ آتش فشانی کرتی تھی تو تمھارا پیارا آزاد جان پر کھیل کر صرف پانچ سوارون کو ساتھ لیکر قلعے کے اندر گیا تھا - جب روسیون کا ایک کالم رات کے وقت دفعۃً جنگل کے ایک کونے سے ہماری فوج پر حملہ آور ہوا تھا تو تمھارا پیارا آزاد ہی اُسکے مقابلے کے لیے بھیجا گیا تھا - اور غنیم کو شکست فاش دی تھی - نازک نازک وقتون مین جبکہ غنیم کی خبر لانا اور اُسکی نقل و حرکت کا حال دریافت کرنا نہایت ہی جرأت کا کام تھا - آزاد ہی صرف دس بارہ سوار لیکر جاتا تھا اور خبر لاتا تھا - آزاد نے روسی افسر رسالہ سے دست بدست جنگ کی اور اُسکو زخمی کرکے اپنے سوارون کو بچا لایا اور اپنی فوج کو روسیون کی نقل و حرکت سے اطلاع دی - ع -

آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من
آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

میرے سمند بسالت پر یہ خیال تازیانے کا کام کرتا ہی کہ اگر اسی طرح مین کامیاب اور سرخرو رہا تو ایک حسن آرا بیگم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پیاری حسن آرا آزاد کی چاہیتی بیوی ہونگی جوکسیکو اسوقت
یہ معلوم ہو جائے کہ تمنے اس اقرار سے مجھے ترکی بھیجا کہ سرخرو
آؤن اور ترکون کیطرف سے مورچے پر جاؤن اور پھر تمھارے
ساتھ نکاح ہو تو تمکو ضرور ہنسے کیونکہ ہندوستان کی رسوم
کے خلاف ہی مگر تمنے مجھے جس غرض سے بھیجا ہی وہ تمھاری
حمیت پر دال ہی - کوئی شریف زادہ تمپر حرف نہین رکھ سکتا -
ع ہمہ عالم گواہ عصمت اوست + تمھاری پاکبازی اور
پاکدامنی کا حال خدا خوب جانتا ہی - مجھے ہردم یہی خیال
رہتا ہی کہ خدا جانے میری جدائی سے تمپر کیا گذرتا ہوگا مگر
استقلال کو ہاتھ سے نہ دینا - صبر عجب نعمت ہی - ع - صبر
تلخ است ولیکن بر شیرین دارد + ف

کتنے مزے کا غم ہی امید وصال مین
مل جل کے رہ گئی ہی خوشی بھی ملال مین

خدا چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے مگر وصال ضرور ہو -
اس جان ناتوان پر لاکھون مصیبتین پڑین سب جھیل لون گا
مگر ایک نظر اپنے معشوق پری پیکر کو ضرور دیکھ لون
اور کوئی آرزو بر آئے یا نہین مگر یہ مراد ضرور پوری
ہو - آمین - ف

ایک دنیا ہو نہ ہو پروا نہین مطلق ہمین
مین ہون یا رب اور مرا معشوق رشک ماہ ہو

اب وعدہ وفائی آپ کے ہاتھ ہی - ہم تو صرف
قول کے موافق یہان چلے آئے اور اترا رہے ہین کہ وعدہ
ضرور وفا ہوگا - ف

وعدے پہ کل کے آج قسم کھائے جاتے ہین
ہم ہین کہ اُنکی بات پہ اترائے جاتے ہین

قاصد بشارت رسان اس خط کا جواب لائے تو ہمارے
ہان عید ہو جائے - ہم تو جان کو ہتھیلی پر لیکر آئے ہین اگر
معشوق کی خیر و عافیت کی خبر سنین تو نخل جان کو تازگی پہونچے
ورنہ جان کچھ دن کی مہمان ہی سوچ لیے ہین کہ مرنا برحق ہی - پھر
جوانمردی ہی سے کیون نہ جان دین جسکو دل دیا اُسکے حکم
سے جان دینے بھی آئے دل بھی تمھارا - جان بھی تمھاری ملکیت
ہی - اسکو نادان عزیز رکھتے ہین - ف

ز منجنیق فلک سنگ فتنہ مے بارد
من ابلہانہ گریزم در آبگینہ حصار

اگر گولی لگی تو یہی لباس کفن ہوگا زمین تابوت اور
بسالت نوحہ خوان یہی کافی ہی - ف

منم آن سیر ز جان گشتہ کہ با تیغ و کفن
بدر خانۂ جلاد غزل خوان رفتم

خدا کی خدائی مین بس ایک آرزو ہی تو یہ ہی کہ وصال
جانان ہو کوئی مصر کی شاہی بھی دے تو تمھاری گلی چھوڑ کر
نہ جاؤن ہرگز نہ جاؤن وہان یہ لطف کہان - ف

آئین رضوان بھی جو لینے تو نہ جاؤن سوئے [illegible]
ٹھن گیا کوچۂ جانان کا [illegible] دل مین

خدا نہ کرے کہ میرے دل کی آرزو گشتہ ہو -
پیاری سپہر آرا کو یہ خط حرف بحرف پڑھا دینا - میری روانگی
کے وقت اُس بیچاری کی عجب حالت تھی - ہاے وہ رونا
اور تمکو سمجھانا کہ باجی جان آزاد کو اتنی دور کیون بھیجتی ہو -
جسوقت یاد آتا ہی گھنٹون رویا کرتا ہون عید کا دن بڑی
مصیبت مین گذرا - اب ہماری عید تو اُسی دن ہوگی جسدن
زلف مشکین گیسوے نخلہ بنر کی بوے عنبر نثار سے ہمارا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دماغ رشک طبلۂ عطار ہوگا۔ دست نگارین ہاتھ مین اور روے
تابان مقابل مین بغیر رنج کے خوشی حاصل ہی نہین ہوتی
جبتک درد نہین ہوتا آرام کا مزا انسان نہین جانتا۔ عرفی۔

ای متاع درد در بازار جان انداختہ
گوہر ہر سود در جیب زیان انداختہ

یہان کے افسر مجھسے بہت خوش ہین۔ وزیر جنگ مداح۔
افسر اعلی میرا دم بھرتے ہین۔

خوجی مسخرے کو مین قسطنطنیہ ہی مین چھوڑ آیا ہون۔
لیکن اگر قلعے مین جمنا ہوا تو بلا لونگا۔

عدم رسیِ خط کی شکایت تو ضرور کرتی ہوگی مگر ع

نوا ے کبوتر بام حرم چہ میدانے
طپیدنِ دلِ مرغان رشتہ برپا را

میدان جنگ سے خط کیونکر بھیجون۔ بعض بعض مقامون
پر اب تک راستہ بند تھا۔ آمد و رفت محال تھی۔ یہان سے
یہ خط قسطنطنیہ جائیگا اور وہان سے ہندوستان تمھارے
پاس عرصے مین پہونچیگا۔

[illegible] دل کو دلاسا دیا کرو۔ ع

[illegible] کم سن ہین [illegible] بات کا کچھ ہوش نہین

اس خط کا جواب [illegible] پتے سے بھیجنا۔ قسطنطنیہ۔ روم۔
کوٹھی ہرمزجی بھائی نزد آزاد پاشا برسد۔

نومید مہجور از وطن دور۔ آزاد۔

یہ خط لکھکر میان آزاد قلعے مین ادھر ادھر سیر کرنے لگے
دو چار افسر انکے ہمراہ تھے۔

آزاد۔ خالی خولی بیٹھنا تو اچھا نہین معلوم ہوتا۔
علیقو پاشا۔ ہان بس اب تو جنگ سر پر سوار ہی۔

ریاض پاشا۔ کل افعال قبیحہ سے توبہ کی۔ اب توبہ کرکے
مرنے جاتے ہین مگر ع

توبہ پہ معصیت کے بھروسا نہین ریاض
ہم حوصلہ پہ عفو کے اترائے جاتے ہین

آزاد۔ تو مغفرت تو ہو جائیگی۔
علیقو۔ اس جنگ مین شہید ہون تو بال بال کی مغفرت
ہو جاے۔
آزاد۔ بچنے کی امید تو بہت کم ہی۔
ریاض۔ سپاہی کو ہر دم کفن پوش رہنا چاہیے اور
ہم اللہ سے لو لگائے بیٹھے ہین۔ اب دنیا ہی کو چھوڑ دیا
دنیا کی کوئی بات پسند نہ آئی۔ عاقبت کے لیے توشہ ہمارے
پاس موجود ہی اور اگر جنگ مین جان گئی تو ہمارے
ولی ہونے مین شک نہین۔ برسون سے دنیا چھوڑے
بیٹھے ہین ع

ہم سے ریاض ہونگے ولایت مآب کم
کافر ہو شک جو لائے ہمارے کمال مین

آزاد۔ کمکی فوج آئے تو ہم لوگ یہانسے ٹل نہ سکین۔
محمد پاشا۔ ہمکو تو یہ قلعہ پھاڑے کھاتا ہی۔
علیقو۔ قس علی ہذا۔
آزاد۔ افسوس ہی کہ اُس کالم کے ساتھ ہم نہ بھیجے گئے۔
محمد پاشا۔ چلیے شکار کھیلین۔

تھا اپنے ہی سوچ مین وہ نسیان　　دشمن آگ کی تھی نہ رنگ کا دھیان

بے وقت وہ راگ خوش نہ آیا
بے فصل وہ پھاگ خوش نہ آیا

اٹھے اور دریافت کیا کہ ڈاک لیکر کون لوگ جائینگے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اُنسے جاکر کہا کہ بھائی واسطے خدا کے ذرا حفاظت سے ڈاک لیجانا - ہائے لگی بھی کیا بُری ہوتی ہی -

سوار - بہت حفاظت سے لیجائینگے کیا حضور کا بھی کوئی خط ہی -

آزاد - ہان - بڑا ضروری خط ہی -

سوار - آپ خاطر جمع رکھیے راستہ صاف ہی -

آزاد - ہان راستہ تو صاف ہی -

میان آزاد قلعے کے ایک بُرج پر جاکر دوربین سے جنگل کو دیکھنے لگے دیکھا کہ چوطرفہ میدان ہی اور جانب جنوب تُرکی فوج مقیم ہی - قلعے کے ایک سمت دریا لہرین مارتا ہی سوچے کہ چلکے بوٹ پر سوار ہون اور دو گھڑی دل بہلائین - دو چار آدمیون کو ساتھ لیا اور چلے - ایک بوٹ پر سوار ہوے - دریا کی روانی کے مزے اُڑاتے چلے جاتے تھے کہ دفعتًہ گرد نمودار ہوئی -

آزاد - یہ گرد کیسی ہی -

مانجھی - کیا روسی تو نہین آ گئے -

آزاد - لاحول ولا قوۃ -

مانجھی - مگر گرد زیادہ نہین ہی -

سوار - دس سے زیادہ آدمی نہین ہین -

مانجھی - معلوم ہوا جاتا ہی -

آزاد - ہان ہین تو سوار مگر کم -

سوار - چھ بندوقین ہم لوگون کے پاس ہین اور سب بھری ہین اگر روسی ہوے اور اُنھون نے بندوق سر کی تو ہم بھی گولی چلائینگے - مگر روسیون کو جرأت کیونکر ہوئی کہ بیدھڑک قلعے کے قریب چلے آئے اور پھر گرد آوری کے سوار اُنکو نہ دیکھتے - یہ صرف شک ہی شک ہی - روسی ووسی نہین ہین -

آزاد - روسی گولی چلائین تو جان جانے کی پروا نہین مگر خرابی یہ ہی کہ بلا کارنمایان کیے ہوے جان جائیگی اگر کسی بڑی جنگ مین قتل ہون اور شمشیر جرأت کے کچھ جوہر دکھائین تو مضائقہ نہین - دل کا حوصلہ تو نکلے یہ کیا کہ کشتی پر دس بارہ آدمی سیر دریا کر رہے ہین اور گولی پڑی چلبے لوٹ گئے - خدا کرے روسی نہون - آؤ کنارے پر اُتر رہین -

اتنے مین ترکون نے قلعے کے بُرج سے کہا (فوج آ گئی - فوج آ گئی -) آزاد نے کہا لو فوج کمکی آ گئی - بُرج والے دوربین سے دیکھ رہے ہین معلوم ہوتا ہی ہماری ہی فوج ہی - ورنہ اب تک ہل چل مچ گئی ہوتی -

ایک سوار نے اشارے سے اہل بُرج سے دریافت کیا کہ کیا ہماری فوج کمکی آ گئی اُسنے اشارے سے کہا اور پندرہ بیس آدمیون نے نعرہ خوشی بلند کیا - ادھر بوٹ پر سے لوگون نے مارے خوشی کے غُل مچایا - میان آزاد نے حکم دیا کہ کشتی کنارے لگاؤ مانجھی نے فور[illegible] حکم کی آزاد نے ایک سوار کو بھجوایا [illegible] لاؤ - سوار [illegible] قلعے کے اندر جاکر دیکھا چوبیس سوار [illegible] ہین - کُل حال پوچھا اور کشتی کی طرف واپس چلا - آزاد سے یون حال بیان کیا -

سوار - حضور کمکی فوج یہان سے ایک میل پر آ گئی ہی - آج تھکی ہی کل تک یہان پہونچ جائیگی - گرد آوری کے سوار اطلاع کے لیے آئے ہین افسر کمانیر نے اُسیوقت اُس کالم کو بھی اطلاع دی ہی جو قلعے کے باہر ہی -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آزاد - کتنے آدمی ہین - ہین کوئی پانچ چھ ہزار -
سوار - یہ تو نہین پوچھا - دریافت کر آؤن لپک کے -
آزاد - نہین کُچھ ضرورت نہین - (مانجھی سے) چلو جنگل کے رُخ -
مانجھی - بہت خوب خداوند - اِسوقت جنگل ہی کے چلنے کی بہار ہی - دریا گھوم گھام کر چکّر کھاتا ہوا گیا ہی اور بعض بعض مقامون پر اونچے نیچے درختون کے سایے سے دریا بالکل تیرہ و تار ہی گھنے درختون نے بالکل تاریک کر دیا ہی -
آزاد - بس ایسے مقام سے ہم بہت خوش ہوتے ہین -
مانجھی - حضور ضرور چلیے اور روز چلا کیجیے بس کوئی چار گھڑی دن رہے چلا کیجیے - بڑی سیر ہوتی ہی - بس اودھر اُدھر شکار کیجیے - اور بھون بھون کے گوشت کھائیے - آج کل شکار کی بہار ہی -
آزاد - یہ ندّی کس دریا سے ملی ہی - ؟
مانجھی - دریاے ڈینیوب سے ملی ہی - یہانسے دو کوس کے بعد اِسکا پاٹ اور بھی چوڑا ہی -
آزاد - [illegible] پر تو بالکل ذرا سا پاٹ ہی -
مانجھی - [illegible] ہی سامنے ہی کے جنگل مین شکار کے لیے وزیر [illegible] سلطان آ [illegible] کرتے تھے -

اب اُس مقام پر پہونچے جہان اشجار رفیع دریا کے دو رویہ اسقدر گھنے تھے کہ دریا کا پانی اُنکے سایے کے سبب سے بالکل سیاہ نظر آتا تھا اور جا بجا کنارے کے نشیب و فراز اور دریا کا چکّر کھا کر بہنا اور درختون پر طیور خوشنوا کا جھرمٹ عجب لطف دکھاتا تھا - میان آزاد نے ایک بندوق با دہوائی سَر کی تو آواز تمام جنگل مین گونجنے لگی - ریاض پاشا اور محمد پاشا وغیرہ جو شکار کھیلنے گئے تھے بندوق کی آواز سُنکر متحیر ہوئے اُنکی بندوقون کی آوازیہ لوگ سُنتے تھے مگر اُنکو معلوم تھا کہ شکار کھیلنے گئے ہین -
ریاض - یہ بندوق کیسی وغی - اور آواز دریا کس رُخ سے آئی ہی -
محمد - ہان بیشک آئی تو اِسی طرف سے -
سوار - مین جا کر دیکھتا ہون - شاید کسی گانون والے نے سَر کی ہو -
ریاض - دو تین آدمی ساتھ جا کر دیکھین -
محمد - اجی کوئی ہمارے ہی لشکر کا ہوگا -
ریاض - تو اِس طرف سے آواز کیونکر آئی -
اِتنے مین میان آزاد نے پھر گولی چلائی - اب ریاض پاشا متوحش ہوئے جتنے آدمی اِنکے ساتھ موجود تھے سب سے کہا کہ بندوقین بھر لو اور دو سوارون کو حکم دیا کہ جس طرف سے گولی کی آواز آئی اُدھر جا کر دیکھو کون ہی -
سوار - اگر وہ ہمپر گولی چلائین تو ہم جواب دین یا نہ دین -
ریاض - بیشک جواب دو - مگر ہمکو بھی اطلاع ہونی چاہیے -
سوار - ایک آدمی دوڑا دینگے -
یہ کہکر سوار اُس طرف چلا - میان آزاد نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ جب سے ہمنے گولی چلائی اُدھر سے ایک گولی کی بھی آواز نہ آئی - معلوم ہوتا ہی وہ لوگ خائف ہو گئے شاید سمجھے ہون کہ غنیم کمین گاہ مین تھا ورنہ وجہ کیا کہ بندوق کی آواز نہ آئی اِتنے مین تین تُرکی سوارون نے کشتی دیکھی -
ایک سوار - یہ تو ہمارے ہی لشکر کے ہین -
دوسرا سوار - ہان ہان وہ آزاد پاشا بیٹھے ہین -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

[illegible] سوار - بندوق بھی انکے ہاتھ مین ہی۔

ادھر میان آزاد اور اُنکے ساتھیون نے اِن سوارونکو دیکھا جب کشتی کے قریب آئے تو ایک سوار نے کہا کہ ادھر آپ نے گولیان چلائین اور اُدھر ہم لوگ متحیر ہوے کہ یا الٰہی یہ کون ہی۔

الغرض آزاد پاشا اور ریاض پاشا کشتی پر سوار ہوے اور قلعہ مین داخل ہو کر کمکی فوج سے حالات دریافت کرنے لگے کمکی فوج کے ایک افسر رسالہ نظام پاشا نے یون بیان کیا۔

نظام پاشا - جب دریاے ڈینیوب سے روسی اِس طرف عبور کر آئے تو مقام نکوپولس مین جنگ ہوئی۔ روسی اور اہل رومینیا دونون ملکر ترکون کی فوج پر گولے برساتے تھے۔ ایک مقام سے ترکون کو ہٹ آنا پڑا مگر اس عجلت سے ہی کہ کسیقدر سامان رسد وغیرہ وہین چھوٹ گیا اور روسیون نے اُسپر قبضہ کر لیا۔ بڑی سخت جنگ ہوئی اور عرصۂ دراز تک توپون کی آواز سُنی میدان گونج رہا تھا۔ اِس جنگ مین روسیون اور رومینیا کی فوج کے بہت سے آدمی مقتول ہوئے۔ کئی ہزار آدمی کام آئے وجہ اسکی یہ تھی کہ ترکون نے اِس مقام پر خوب ہی مقابلہ کیا سوار اس بسالت سے لڑے کہ باید و شاید اور فوج پیادہ نے بھی وہ کام کیا کہ روسیون کے چھکّے چھڑا دیے۔

آزاد - الحمد للہ۔ شکر خدا۔

ریاض - جنگ نکوپولس ہمارے اہل وطن کی جرأت کا نمونہ ہی۔

علیقو - ابھی دیکھتے جایئے۔

سوار - خون کی ندیان بہین گی۔

ریاض - پھر جنگ کا تو قاعدہ یہی ہی۔

سوار - جنگ کریمیا کے وقت ہمارا سِن کوئی اُنیس برس کا تھا۔ ہمین طرفین کی کارروائی کا حال بخوبی یاد ہی۔

ریاض - نکوپولس کی جنگ کا انجام اچھا ہوا۔

نظام - کئی گھنٹے تک جنگ رہی۔ دونون طرف سے آگ برستی تھی مگر روسیون کی جماعت زیادہ تھی۔ ترک کم تھے۔ گو مقابلہ تو ایسا کیا کہ روسی رفوج آجتک مدّاح ہین مگر ایک کی دو ادو۔ دس آدمی کہین سَو کا مقابلہ کر سکتے ہین۔

آزاد - فوج مین اِسقدر کمی و زیادتی قیامت ہی۔ ترک کہان تک لڑے۔ ہان اگر بیرونی مدد پہونچتی تو روسی تماشا دیکھ لیتے۔ چھکّے چھوٹ جاتے پھر ایک تدبیر کارگر ہوتی۔

نظام - جب ترکون نے دیکھا کہ فوج روس کی جماعت بہت زیادہ ہی تو قلعے مین چلے گئے مگر ایک کالم نے روس کی اس فوج پر حملہ کیا جو آگے بڑھی ہوئی تھی روسی گھبرا گئے اور قریب تھا کہ بھاگین مگر رومینیا کی فوج س[illegible]مون سے باڑھ ماری۔ اَب فرمایئے ف[illegible] ایک کالم [illegible]یسے یا دو دو کالمون سے اور پھر ال[illegible]ت مین کہ دو[illegible]ونون کالم جماعت مین زیادہ ہون بڑا نازک وقت تھا۔ ترکون نے رات کو قلعہ خالی کر دیا۔ اور مقتضاے مصلحت بھی یہی تھا ورنہ دوسرے روز روسی محاصرہ کر کے داخل ہو جاتے۔

آزاد - قلعے کی رسد تو نہین رہ گئی تھی۔

نظام - نہین ترکون نے قلعہ خالی کرنے کے قبل کُل سامان کو جلا دیا اور خاص خاص عمارتین بھی سوختہ کر دین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایسے کچھ تھوڑا ہی ہین۔ مگر اِن کارروائیون مین صرف سوار اور سپاہی قابل تعریف ہین افسرون نے جنگی امور کی لیاقت مطلق نہین ظاہر کی۔ ایک زمانہ یہی کہتا ہی۔

زیاض۔ کچھ آدمی قید بھی تو ہو گئے۔

نظام۔ ہان۔ مگر ترکون کی جمعیت کے سبب سے قید نہین ہوے سبب صرف یہ تھا کہ افسرون نے عاقبت اندیشی سے کام نہین کیا۔

ریاض۔ افسوس صد افسوس۔

آزاد۔ بس یہی تو رونا ہی۔

نظام۔ قسطنطنیہ مین ایک ایک بچہ جان بکف ہی۔

آزاد۔ یا خدا یہی جوش افسرون مین بھی آجائے۔

نظام۔ اگر افسر لیاقت سے کام کرتے تو انکو پولس اسقدر جلد خالی کرنے پاتا۔ ترک جس جوانمردی سے لڑتے ہین اُسکا حال کوئی غنیم سے پوچھے۔ خود روسیون کی مراسلت سے [illegible] اگر افسران ترک کی رگ حمیت بھی مثل سپاہ جوش [illegible] ہوتی تو انکو پولس اور صوفیا کے درمیان مین آمد و [illegible] بند کر د[illegible] پھر روسیون کے کرتے دھرتے ایک نہ بن پڑتی۔ کوئی ایسی تدبیر کرتے کہ پلی شکست ہو جاتا۔

ریاض۔ ایشیائی ٹرکی مین ابھی اچھی کارروائی ہو رہی ہی۔

نظام۔ وہان ابھی تک ہم کسقدر غالب ہین۔ روسی دور تک بڑھ آئے تھے مگر لیے لنگے پن کے ساتھ۔ اب وہ ہٹا دیے گئے اور خود اُنکے ایک صوبے مین پھوٹ پڑ گئی ہی۔

نظام پاشا نے کل حالات مفصل بیان کیے۔ شب کو کوئی دو بجے کے وقت گرد آوری کے سوارون نے آنکر افسر کمانیر کو اطلاع دی کہ جو کالم باہر بھیجا گیا تھا اُس سے روس کے ایک کالم سے چھڑ گئی اور ہماری فوج کو مدد کی بڑی ضرورت ہی۔ افسر کمانیر نے اُسی وقت حکم دیا کہ فوج فوراً تیار ہو۔ حکم پاتے ہی سوارون اور پیادون اور افسرون نے تیاری کی اِدھر بگل بجا اُدھر فوج جھٹ پٹ تیار ہو گئی اور قاعدے کے موافق پرے جمائے ہوے قلعے سے چلی۔ افسر کمانیر بھی ساتھ ہو لیے۔ آزاد پاشا بھی اس فوج کے ساتھ تھے۔ راستے مین انھین خیال تھا تو صرف اسقدر تھا کہ انکا خط حسن آرا بیگم کے پاس پہونچ جائے مدت سے کوئی خط نہین بھیجا ہی۔ وہ بیچاری خدا جانے اس کوتاہ قلمی کو کس امر پر محمول کرتی ہونگی دل مین طرح طرح کے خیالات بد راہ پاتے ہونگے۔ کبھی کہتی ہونگی کہ آزاد دیکھو بھول گئے کبھی سوچتی ہونگی کہ شاید لڑائی مین قتل کیے گئے ہون کبھی خیال کرتی ہونگی کہ شاید فوج مین کوئی عہدہ نہ ملا ہو یا خدا میرا خط جلد پہونچا دے ایسا نہو کہ راستے مین ڈاک لُٹ جائے یا کوئی اور حادثہ ہو اور خط وہان تک نہ پہونچے ؂

لیے جاتا ہی نامہ بیکس | بال بیکا نہو کبوتر کا

پانچ میل پر فوج نکلی کی اُس کالم سے ملی معلوم ہوا کہ روسیون کا مورچہ سامنے ہی۔ روسیون نے چار گولے چلائے ترکون نے بھی جواب دیا مگر پھر گولہ اندازی موقوف ہو گئی۔ فوج ایک گانون کے قریب ٹھہری تھی میان آزاد نے دیکھا کہ ایک ہندی اس گانون کے ایک درخت کے سایے مین بیٹھا ہوا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حقہ پی رہا ہی - قریب جاکر غور سے دیکھا تو گھٹنا اور کُرتا اور
انگرکھا اور چوگوشیہ ٹوپی اور چڑھوان مخملی جوتا - پوچھا آپ
ہندوستان مین رہتے ہین - اُس شخص نے مسکرا کر کہا
جی ہان -

آزاد - کس شہر مین دولتخانہ ہی خان صاحب -

خان - آپ تو یہ خوب پہچان گئے کہ خان صاحب ہین -
مین رام پور مین رہتا ہون -

آزاد - یہان کس تقریب سے آنا ہوا -

خان - ایک صاحب کو پڑھاتا ہون - اُنھین کے ساتھ
چلا آیا -

آزاد - تو میدان جنگ مین آپ کیونکر آئے -

خان - وہ ایک اخبار کے نامہ نگار ہین -

آزاد - ہندوستان کی کوئی خبر کہیے -

خان - ہندوستان مین آج کل گھر گھر یہی ذکر ہی کہ میان
آزاد نامے ایک صاحب حسب مقتضائے حمیت اسلام ٹرکی
گئے ہین اور وہان شریک جنگ ہوئے ہین - اگر سُرخرو
واپس آئینگے تو ایک نوجوان بیگم اُنکو عقد نکاح مین لائینگی
میان آزاد کی چوطرفہ دھوم ہی چھوٹے بڑے سب مداح ہین
اور واللہ ہم تو اُن بیگم صاحب کی حمیت کے قائل ہین -
آفرین -

آزاد - وہ بیگم کون ہین -

خان - حسن آرا نام ہی -

آزاد - خوبصورت ہونگی -

خان - ہمنے تو اُنکے حسن وجمال کی بڑی تعریف سُنی ہی
اور حسینہ نہوتین تو میان آزاد یہ زحمت کیون اُٹھاتے -
حُسن بھی عجیب نعمت خداداد ہی -

آزاد - ہمنے آزاد کا ذکر یہان نہین سُنا -

خان - ہمنے سُنا کہ کسی شخص نے اُن بیگم صاحب سے جاکر
جڑدی تھی کہ میان آزاد نے ٹرکی مین ایک سائیس کو قتل
کر ڈالا اور سائیس کے ساتھ شادی کر لی - تو بیگم صاحب
کی حالت بکمال ردی ہوگئی اور اسقدر صدمہ قلب پر پہونچا
کہ نبض ساقط ہوگئی - آدھ گھنٹے کامل لوگون کو شک کے
عوض یقین تھا کہ خدانخواستہ چل بسین - اعزا واقربا نے
زار زار رونا شروع کیا شہر بھر مین خبر مشہور ہوگئی کہ حسن آرا
بیگم رہگرائے خلد ہوئین -

گو میان آزاد ضعیف الاعتقاد نہ تھے مگر اس فقرے پر
بے ساختہ اُنکی زبان سے نکلگیا کہ (خدا نہ کرے) اور یہ حال
سُنکر آبدیدہ ہوگئے - خان صاحب نے کہا آپکی آنکھون
سے آنسو کیون نکلے - آزاد نے بات ٹالنے کے لیے کہا -
یون ہی غم کا بیان سُنکر مجھے رونا آتا ہی - اسمین چاہے
جسکا ذکر ہو -

خان - لوگ تجہیز و تکفین کی فکر مین تھے [illegible]

آزاد - (رو کر) افسوس -

خان - اُنکے بہنوئی ایک نواب صاحب ہین وہ فوراً
ڈاکٹر صاحب کو بُلا لائے - ڈاکٹر صاحب نے کہا ابھی
جان باقی ہی معاً دوا پلائی گئی - چند منٹ کے بعد بیگم نے
آنکھین کھول دین تو خوشی کے شادیانے بجنے لگے -

آزاد - شکر ہی - شکر ہی -

خان - سُنا کوئی اُنکے اعزہ مین سے ہین وہ چاہتے ہین
کہ اُنھین کے ساتھ نکاح ہو اور حسن آرا کہتی ہین کہ شادی ہوگی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تو آزاد کے ساتھ یا عمر بھر کنواری ہی رہونگی۔ حشر تک شادی نکرونگی۔

آزاد۔ آفرین صد آفرین۔

خان۔ تو اُس عزیز نے ایک اخبار مین یہ جھوٹی خبر چھپوا دی کہ آزاد نے سائیس کی جورو کو گھر ڈال لیا ہی۔ بس حسن آرا ضبط نہ کر سکین۔

آزاد۔ اُس مردک کا نام بھی معلوم ہی آپ کو؟

خان۔ جی نہین۔ نام تو نہین سُنا۔

آزاد۔ کیسے کیسے بے ایمان دنیا مین ہین۔

خان۔ مگر وہ آزاد ہی کا دم بھرتی ہین۔

آزاد۔ واہ ری بیگم۔ خدا اُسکو فائز بمرام کرے۔

راوی۔ کیا خوب اچھی دعا ہی۔ مگر آمین، ہم بھی کہتے ہین۔ آمین آمین ثم آمین۔

خان۔ سنا کوئی اور نوجوان عورت جوگن ہوگئین۔ وہ کہتی ہین جبتک آزاد نہ آئینگے تب تک جوگن ہی کے بھیس مین ر[illegible]ین گی۔

آزاد۔ (متحیر ہو کر) [illegible] کون ہین۔

خان۔ دیکھیے۔ [illegible] نام —— شاید اللہ رکھی ہی۔

آزاد۔ ہان ہونگی۔

راوی۔ رہونگی، کی ایک ہی کہی ہی۔ کیا بھولے بنے جاتے ہین۔

خان۔ کوئی شہر ایسا نہین جہان آزاد کا چرچا نہ ہو۔

آزاد۔ قابل ملاقات ہین۔

تماشے کی تیاریان

وہی بیگم صاحب جنہون نے تماشے مین جانے کا قصد کیا تھا تماشے کے دن وقت پر سج دھج کے تیار ہوئین کمرے کی سجاوٹ کا حال کچھ نہ پوچھیے دُلھن کی طرح آراستہ تھا۔ عمدہ نین سُکھ کی فیروزی چھت گیری ہر رنگ جھالر لگی ہوئی۔ اور گرد گوٹے کی چیک دی ہوئی۔ کمرا زنگاری خوشنما استر کاری۔ چو طرفہ دیوار گیریان۔ سبز رنگ کنول بیش بہا۔ مومی شمع ندرت انتما۔ بیچون بیچ مین سبز جھاڑ۔ داہین باہین ایک ایک جھابا اُسکا بھی سبز رنگ اور سبز ہی رنگ کی ایک ایک ہنڈیا۔ دری پر چاندنی شفاف اُسپر قالین چین۔ ایک طرف بیگم صاحب کی مسہری تھی۔ گنگا جمنی پائے۔ ململ کی پوشش چھتری مین جھالر لگی ہوئی۔ لیس ٹکی ہوئی۔ ہوائی تکیے ادھر اُدھر رکھے ہوے ہین کمرے کے سامان سبز رنگ سے مسہری کی رنگت بھی دھانی نظر آتی ہی۔ ایک طرف گلدستہ۔ ایک چنگیر مین جوئی کے ہار جنکی بھینی بھینی خوشبو سے تمام کمرہ بسا ہوا تھا دوسری چنگیر مین بیلے چنبیلی کے پھول کرن پھول۔ بدّھیان۔ طوق۔ کنگن۔ بجلی۔ چھپکا۔ کسی طاق پر مُربّے کی اچاری۔ کسی مین سیب اور ولایتی انار کسی مین کنٹر کیوڑا۔ کسی مین گلاب۔

بیگم صاحب نے پانچ بجے سے سنورنا شروع کیا۔ مغلانیان چاندی کی سلفچی اور آفتابہ لائین۔ بیسن سے بیگم صاحب نے منھ ہاتھ دھویا۔ پھولوالی کلی کی خوشبودار مسّی لگائی۔ اُسپر مزے دار گلوری کھائی۔ کتھا کیوڑے کا بسا ہوا۔ چکنی ڈلی الائچی پڑی ہوئی۔ ایک مغلانی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گرنٹ کا پاجامہ اٹھارہ گز کا - اُسپر آٹھ گز سبز گرنٹ کی
گوٹ - گوٹ پر ٹھپکی کا لہریا - بیچ مین تحمل ٹکے ہوے گوٹ
کے آگے بنت لچکا - اور پھنسا ہوا شلوکا آستینون دار -
ڈھاکے کی ململ کا دوپٹا - ہلکا پیازی رنگا ہوا - زرد گرنٹ
سی اُتو کی ہوئی گوٹ - پاؤن مین بلدار بیڑیان اور بانٹے
پڑے ہوے ہاتھون مین کڑے اور چوڑیان گلے مین چمپاکلی
کانون مین انتیان - ناک مین تلکڑی کی کیل اُسپر خوشرنگ
فیروزہ جڑا ہوا جڑاؤ سیس پھول چوٹی پر لگا ہوا پیاری پیاری
اُنگلیون مین ہیرے کی انگوٹھیان -

مغلانی - حضور کے مزاج مین سادگی بہت ہی -

مہری - حضور عقیق یمنی کی انگوٹھیان دو دن پہن لین -

بیگم - اوئی - کیا ضرورت ہی کیا ہی -

مہری - اچھا تو فیروزے ہی کی انگوٹھی پہنیے -

بیگم - نہین بس اب کچھ ضرورت نہین ہی -

مغلانی - ای بیگم صاحب گلے مین تلکڑی کا طوق سہی لیجیے جڑاؤ -

پیش خدمت - اچھا تو جگنو تو پہنیے -

مغلانی - کانون مین خالی خولی انتیان ہین حضور جھمکے تو ہم ضرور پہنائینگے -

بیگم - (مسکرا کر) اچھا خیر لاؤ -

مغلانی نے جھمکے پہنائے اور ساتھ ہی اُسکے پتے بالیان بھی پہنا دین -

بیگم - اے لو اور سُنو -

مغلانی - حضور اللہ کا دیا سب کچھ ہی اور یہی پہننے کے دن ہین -

بیگم - دیکھو ایسا نہو وہان بڑی دیر ہو جائے - اور ہمکو جگہ نہ ملے -

مہری - پالکی نکلواؤ -

داروغہ - ایّن! ابھی سے نکلوا کے کیا کرو گی - تم تو اور بھی ہڑبڑا مچائے دیتی ہو لاڈو -

مہری - لاڈو کیا کرے - بیگم صاحب کا حکم ہی -

داروغہ - ڈیوڑھی پر آن کر حضور ابھی تو سر شام ہی آٹھ بجے کے بعد تماشا شروع ہوتا ہی -

بیگم - اچھا خیر -

داروغہ - اور فنس پر تشریف لیجلیے گا -

بیگم - اچھا - تو پھر ابھی نہ نکلواؤ -

سات بجے کے وقت فنس دروازے پر آئی بارہ کہار باناتی وردیان ڈانٹے - گول پگڑیان اُنپر چاندی کی مچھلیان - وردی پر زردوزی کام کیا ہوا - ہاتھون مین چاندی کے موٹے موٹے کڑے - فنس کے اندر سبز مخملی گبھے اور سبز ہی مخمل کے تکیے چین کی طلس کی چھت گیری - گرنٹ کی محراب - نقش کے پھندنے لٹکے ہوے - زربفت کا چھتکا - ارد گرد سبز فیتہ ٹکا ہوا - بیگم صاحب چھم چھم کرتی ہوئی اُترین - دو مغلانیان آگے ہوئین ایک داہنی ایک بائین - محلدار[illegible] فنس دروازے کے برابر لگاؤ - چہر[illegible] نے چلا کر کہا [illegible]س لاؤ - حضور برآمد ہوتی ہین کہارون [illegible] دون سے فنس اٹھائی اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر دروازے کے پاس لگائی مغلانی نے مقابہ فنس مین رکھا اور ایک طرف صندوقچہ لگا دیا صندوقچے پر زربفت کا غلاف اور مقابے پر گرنٹ کا غلاف - دست پاک صندوقچے پر رکھا ہوا - بیگم صاحب تشریف لائین ہوتے کے عطر مین بسی ہوئی تھین -

بیگم - مغلانیان پیش خدمتین جلد سوار ہون -

مغلانی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مغلانی - بہت خوب حضور -

بیگم - پردہ ہو جائے -

چپراسی - حضور پردہ ہو گیا -

بیگم صاحب فنس مین بصد ناز و دلربائی بیٹھین - مغلانیون نے چھٹکا جھپوڑا اور ریشمی ڈوریان سے گس دیا - دو مہریان فنس کے ادھر ادھر لٹکے لیے ہوئے داہین باہین ساتھ تھین - اور دو مہریان فنس کا کونا دبائے تھین - دو مشعلچی بھی دستی کپی لیے ہوئے آگے آگے جاتے تھے مشعلچیون کے آگے دو چوبدار اور چار خاص بردار - جو پہلے پہ مغلانی اور پیشخدمت سوار - سواری اس ٹھسّے سے چلی - اللہ رے ٹھاٹھ راہ مین فقیر دوڑے اور سوال کرنے لگے -

چنا سائین - خدا بیگم صاحب کو زندہ رکھے - مراتب اعلیٰ ہون دے ڈالیے چنا سائین کو ایک روپیہ پرانا دعاگو ہی -

ضعیفہ - اللہ میری بیگم صاحب کو صد و بیس سال کی عمر عطا کرے یہ بڑھیا سردی کھاتی ہی -

فقیر - حضور یہ محتاج بیکس کئی دن کا بھوکا پیاسا ہی - نظر [illegible] دیجیے -

یہ فقیر دان کو ان[illegible] جاتا تھا -

الغرض تماشہ گاہ کے دروازے پر سواری پہونچی جیسے ہی فنس اندر جانے لگی صاحب (ٹکٹ) مہری نے بیگم صاحب کا ٹکٹ دکھایا اور اپنے ٹکٹ دکھائے فنس دوان سے اندر گئی مگر دیکھتے ہی صاحب نے کہار روک لو - کہارون کا ٹکٹ فورا دکھایا گیا خاص برداروں کے پاس ٹکٹ موجود تھے -

مہری - پہلے تو پانچ ہی ٹکٹ منگوائے تھے -

لاڈو - واہ - سچ ہی کو تو داروغہ صاحب سے لگی تو تک کر سب کے واسطے ٹکٹ لاؤ -

پیش خدمت اور مغلانی کا جو پہلا بھی فنس کے برابر باہین پر لگا یا گیا -

بیگم - اے مغلانی -

مغلانی - حضور ارشاد -

بیگم - تماشا کیا طلسمات ہی - یہ خیمہ کیونکر کھڑا ہوا ہوگا -

مغلانی - بیگم صاحب عقل کام نہین کرتی -

بیگم - اور نہ شمع ہی نہ جھاڑ نہ کنول - بیچ مین ایک ہوا گیند - یہ اتنی روشنی کہان سے آئی -

مغلانی - حضور سب جادو کھیل ہی -

لاڈو - بڑے جادوگر ہین -

بیگم - دیکھو یہ فرنگنین کس طرح ڈٹی بیٹھی ہوئی ہین -

لاڈو - حضور انکے ہان پردہ کہان ہی -

بیگم - یہ لال لال وردی پہنے ہوئے کون ہندوستانی بیٹھے ہین -

مہری - حضور یہ باجا بجائینگے -

بیگم - اے کیا باجا بھی بجیگا - اے لو وہ ہندوستانی رئیس آنے لگے یہ مرزا اسکندر شکوہ ہین - وہ نواب ہمایون سطوت آئے - اوفوہ - جان مین جان آئی - ہم تو سمجھے تھے یہان صاحب لوگ اور گورے ہی ہین بارے ہمارے شہر کے رئیس بھی آنے لگے -

مغلانی - حضور سب آئے ہین - مرزا جعفر بیگ وہ بیٹھے ہین اور یہ دیکھیے اس کونے پر چھوٹے صاحب ہین - ہندوستانی اور فرنگی سب ہی آئے ہین - جلسہ دیکھنے کے

لاڈو - [illegible] روشنی کس چیز کی ہی ہماری سمجھ مین نہین آتا -

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ ہو گیا بھید اور سارے خیمے مین اُجالا ہو گیا۔

مہری - سب جادو کا زور ہی۔

مغلانی - ہان ہی تو ایسا ہی۔

بیگم - اور وہ شیر اور بندر اور بن مانس کہان ہین۔

مغلانی - اللہ جانے کہان ہین۔

مہری - ابھی تماشا تو شروع ہی نہین ہوا۔

بیگم - یا اللہ کب تک تماشا شروع ہو گا۔ بی مغلانی یہ انگریز کا لونڈا کیون سامنے کھڑا ہی۔ کالے کالے کپڑے پہن کے۔

مغلانی - خدا جانے حضور۔

بیگم - اس سے کہدو کہ سامنے سے ہٹ جائے۔ آڑ ہوتی ہی۔

اتنے مین داروغہ صاحب نے چق کے قریب آنکر کہا آداب بجا لاتا ہون۔

بیگم - اِس وحشت کے صدقے۔ آداب عرض کرنے کا کون سا موقع تھا کہو اَب تماشا کب تک شروع ہوگا بڑی دیر ہو گئی۔

داروغہ - تماشا شروع ہوا ہی چاہتا ہی۔

بیگم - مین تو اُکتا گئی۔

داروغہ - بس شروع ہوا ہی چاہتا ہی۔

بیگم - اوئی جب سے یہی کہہ رہے ہین کہ شروع ہوا ہی چاہتا ہی۔ اچھا فنس منگواؤ۔ ہم اَب جائینگے بیٹھے بیٹھے اُکتا گئے۔

داروغہ - نا حضور۔ اَب کوئی دم مین شروع ہوا داخل ہی۔

بیگم - ایسے تماشے سے ہم درگزرے۔

داروغہ - اچھا دس منٹ اور بیٹھیے۔

مغلانی - ہان ہان۔ بیٹھینگی کیون نہین۔

داروغہ - وہ لیجیے تیاریان ہونے لگین۔

تماشا تو ابھی شروع نہین ہوا۔ جب شروع ہوگا تو اُسکا بیان نذر ناظرین کیا جائیگا بالفعل لگے ہاتھون ایک خدمتگار کی حاضر جوابی کا حال سُنیے۔ مگر ذرا غور سے۔

خواجہ اور بندہ۔ آقا اور نوکر تو بہت دیکھے لیکن میان سلارو کے سے شریر اور زبان دراز کم۔ کبھی بات مین چوکتا ہی نہ تھا۔ میان نے کچھ کہا اور سلارو نے بات کاٹ دی۔ آقا نے ایک بات کہی اور سلارو نے ٹلٹیو الیا۔ گالیان دینا بُرا بھلا کہنا بات ہین اُلّو بنانا اِنکے بائین ہاتھہ کا کرتب تھا اور میان بھی ایسے گوکھے ملے کہ خدا کی پناہ۔ —

خواجہ بابندۂ پری رخسار	چون در آید بہ بازی وخندہ
چہ عجب کو چو خواجہ حکم کند	وین کشد بار ناز چون بندہ

یہ البتہ سُنا کرتے تھے مگر [illegible] کہ میان سلارو ساٹھہ برس کا کھوسٹ اور آ[illegible] بات مین ڈانٹ لے۔ اَب سُنیے کہ میان سلارو آدمی تھے چالاک اور شریر۔ آقا ملے بیوقوف اور گوکھے۔ بس اُن کی چاندی تھی۔ پانچون گھی مین اور سر کڑھائی مین اِدھر اُدھر سے مقدمے والون کو پھانس پھونس کے لے آتے تھے اور انھین کی بدولت رد مینو ایجنٹ صاحب کی روٹیان چلتی تھین۔ لہذا خواہ مخواہ دبتے تھے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایک روز رونیو ایجنٹ نے دروازے پر باہر سے لات ماری اور کہا کھولدے دروازہ۔ جبتک سلارو جائے جائے اُنھون نے آسمان سر پر اُٹھایا اور اسقدر غل مچایا کہ الامان۔

آقا۔ کھول۔ کھول۔ جلدی کھول۔

سلارو۔ تو گڑبڑائے کیون جاتے ہو۔

آقا۔ کھولتا ہی یا باتین بناتا ہی۔

سلارو۔ معلوم ہوتا ہی آج بارہ تیرہ گنڈے پیسے کہین سے مل گئے ہین۔

آقا۔ کھول۔

سلارو۔ (دروازہ کھولکر) لو کھولا۔

آقا۔ اتنی دیر لگاتا ہی۔

سلارو۔ کیا ماجرا کیا ہی۔ گھبرائے ہوئے کیون ہو۔

آقا۔ ہم گھبرائے ہوئے ہین۔ کیون صاحب۔

سلارو۔ اجی گھبرائے نہین بوکھلائے سہی۔

راوی۔ سبحان اللہ۔ اچھی تعریف کی۔

آقا۔ سلارو تماشا دیکھنے چلوگے؟

سلارو۔ کسکا تماشا ہی

آقا۔ کسکا تماشا ہی!

سلارو۔ بندر والے کا تماشا۔ ریچھ کا تماشا۔ پتلیون کا تماشا۔ نٹ کا تماشا۔ بھان متی کا تماشا۔ ناچ کھلاڑی دھنتا دھنا۔ ہی کہ نہین۔

آقا۔ ارے نادان صاحب کا تماشا۔

سلارو۔ ہمنے آجتک نام بھی نہین سُنا۔

آقا۔ ایک روپیہ ٹکٹ ہی۔

سلارو۔ اجی ہم روز روز آپکا تماشا دیکھتے ہین اور بن کوڑی بن دام جب تماشا دیکھنا ہوا ایک بات چھیڑ دی آپ پر کوئی پھبتی کہدی۔ کوئی فقرہ چست کیا۔ کوئی آوازہ کسا آپ جھلائے چلیے تماشا ہوگیا۔

آقا۔ کیون پٹوگے۔

سلارو۔ آپ بھی اتنے ہوئے۔

آقا۔ تماشا قابل دید ہی۔

سلارو۔ بھلا ان تماشے والون کو کچھ مل رہیگا۔

آقا۔ خوب پیدا کرتے ہین۔

سلارو۔ تو پھر ہم آپکو بندر بناکے ادھر اُدھر پھیلا کرین۔ وکالت ہین تو آپکو ٹکانہ ملیگا۔ پورے وکیل آپ ہین نہین ایجنٹی ہین آپکو کوئی پوچھتا نہین۔ ہم تو جانتے ہین اور کچھ نہ کیجیے دو بندریان لیجیے اور ایک بکرا۔ ہم اور آپ شہر بھر مین چکر لگایا کرین۔ کھانے بھر کو مل ہی جائیگا۔

آقا۔ بھئی کوئی پیشہ بتاؤ۔

سلارو۔ ایک کام کیجیے۔ دو تین نٹنیان نوکر رکھ لیجیے سارنگی آپ کے ہاتھ مین ہو۔ اور آگے آگے وہ چھم چھم کرتی جاتی ہون بگڑے دل آوازے کسین آپ نہین۔ چھ گنڈے پانچ گنڈے روز پیٹ لیا کیجیے اور دل لگی کی دل لگی۔

آقا۔ روپیہ پیدا کرنے کی کوئی تدبیر سوچو۔

سلارو۔ کیا بتاؤن۔ آپ تو کچھ سمجھتے ہی نہین۔

سلارو نے کہا لے اب بتاؤ کہان تماشا ہی۔

آقا۔ بھئی انگریز آئے ہین۔ اُنکے ساتھ چالیس گھوڑے ہین ایک سے ایک بڑھا ہوا۔ پری کی صورت پیش وپس بھاری۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بھو تھنی چھوٹی ۔ پیشانی چوڑی ۔ عضو عضو سانچے کا ڈھلا ہوا اور
تین شیر ہیں اُنسے ایک آدمی جاکے لڑتا ہی ۔

سلارو ۔ چلو بس گپ نہ اڑاؤ ۔ سوائے ڈینگ کے دوسری بات
ہی نہیں جب دیکھو گپ ہی اُڑاتا ہی ڈینگیا زمانے بھر کا ۔

آقا ۔ (دھول لگاکر) یہ کیا تقریر تھی ۔ کیوں جی یہ کیا
گفتگو تھی ۔ (اور جماکر) ہائیں! بدتمیز ۔ پھر کہیگا ۔

سلارو ۔ قصور ہوا اگر دھوکے دھوکے میں پھنس گیا ۔
سمجھا تھا کچھ اور ہوئی کچھ اور ۔

آقا ۔ سمجھا کیا تھا ۔ آخر یہ تو سمجھا کیا تھا ۔

سلارو ۔ اسوقت کچھ خیال نہ رہا ۔ یہ تو یاد نہ آیا کہ
ہمارے آقا سے اور ہمسے گفتگو ہوتی ہی ۔ سمجھا کہ مڈی
لکڑ ہارے کا لونڈا باتیں کر رہا ہی ۔

آقا ۔ تو غلطی کیا نہ ۔ پھر غلطی کا خمیازہ کھینچو ۔

سلارو ۔ پھر چوں تک بھی تو نہیں کیا ۔ چپ چاپ
پٹا کیا خاموش ہو رہا ۔

آقا ۔ شاباش ۔ مگر کڑی بات ہم نہیں سہ سکتے چاہے
کسکے دیکھ لو ۔ اِدھر کسی نے کڑی بات کہی اور اُدھر ہم سپٹ چلے ۔
اسمیں چاہے کوئی ہو ۔

سلارو ۔ ہاں میاں ہاں ۔ یہی بات ہی ۔

آقا ۔ بس اب توبہ کرو کہ آج سے نہ کہینگے ۔

سلارو ۔ کان پکڑے توبہ کی ۔ آج سے کہیں تو جو چور کی سزا
وہ ہماری ۔

آقا ۔ بس اب ہم تمسے خوش ہو گئے ۔

سلارو ۔ ہو نہہ ہم سے خوش ہو تو بھیک بھی مانگنے لگو ۔

آقا ۔ پھر وہی بات ۔

سلارو ۔ کیا کچھ جھوٹ ہی ۔

آقا ۔ تو ہم تیری بدولت جیتے ہیں ۔ کیوں بے ۔

سلارو ۔ موقوف کرکے دیکھ لو ۔ دوسرے ہی دن چوری کرا دوں ۔
اوّل تو آپکے پلّے کیا ہی مگر موررہ اشیم طوفان ۔ آفتابہ اور
رضائی اور دو جوڑے کپڑے اور دست پناہ اور آبخورہ اور
کٹورہ اور پتیلی اور اُگالدان اور بچھونا ہی اگر کوئی
سمیٹ لیجائے تو رو دو ۔ ہونہہ ۔ ہمسے سیانا سو دوانا ۔

آقا کو جو غصہ آیا تو لکڑی لیکر دوڑے اور سلارو
نے کوٹھری کا دروازہ بند کر لیا ۔

آقا ۔ (دروازے پر لات مار کر) او نابکار اپنے
باپ کی قسم کھا ۔

سلارو ۔ میرا باپ ہی مر جائے تو جھوٹ کہتا ہوں ۔

آقا ۔ تیرا باپ کہاں ہی ۔

سلارو ۔ یہاں سے بڑی دور ہی ۔

آقا ۔ آخر کچھ نام بھی ہی اُس مقام کا کہ نہیں ۔

سلارو ۔ خدا گنج ۔

آقا ۔ تو پھر اُسکے مرنے کی قسم کیسی اپنے لڑکے کی قسم [illegible]

سلارو ۔ واہ ۔ اپنے لڑکے [illegible] نمک کھاتا [illegible] ۔

آقا ۔ کسکا نمک کھاتا [illegible] کھا گیا ۔

سلارو ۔ حضور کا نمک کھاتا ہوں نہ ۔ پھر جب حضور میرے
شاگرد ہوئے تو لڑکے ہوئے یا نہیں ہوئے ۔

آقا ۔ بس بہت بکو نہیں جھک نہ مارو ۔

سلارو ۔ بہت بہتر ۔

آقا ۔ سنو ۔ ہم ایک شرط سے دروازہ نہ کھلوائیں کہ
اِس شعر کے معنی بتا دو ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سلارو- تو مین کچھ پڑھا لکھا ہون بھلا-

آقا- شعر کے معنی بتا دو تو لوگ ہماری تعریف کرین کہ نوکر تک پڑھے لکھے ہین-

سلارو- اچھا فرمائو-

آقا- دُت گدھے- آپ فرمایئے کہا کر- فرمائو نہین کہتے-

سلارو- بہت خوب- اب وہ شعر تو فرمایئے-

آقا- ہان یہ صحیح ہے- سُنو-

چھپا چرا کبھی جو پی لی تو اس سے کیا فائدہ ہے قاضی
نہ میکدے مین جگہ ملیگی نہ میکشون مین شمار ہوگا

سلارو- اسکے معنی یہ کہ مفت کی ... قاضی کو بھی حلال ہے-

آقا- اچھا اور آگے- ...

سلارو- اجی کوئی چھپ ... پڑھو- یہ تو شیطان کی آنت ہے-

آقا- اچھا سُنو- ...

ہوگیا دل بھی انھین کی جا ... کیفیت ہمارا نہوا

سلارو- ہمارا دل بھی ...

آقا- ... بڑا مسخرہ ... مین مسخرہ پن-

سلارو- آپ تو بن ... اردو ... سکتے ہین- بڑے حضور ہین یا مین ہو ...

آقا- ہان اچھی کہی- ... کے قابل کہی- مگر اسوقت سمجھ ہی نہین-

سلارو- ہونہہ- اسوقت کی ... نہی- اور ہوتا کسوقت ہے-

آقا- ہمارے پاس دولت نہین ہے- مگر ایک بہت بڑی دولت ہے وہ کیا؟-

سلارو- اجی ہم جانتے ہین ہمسے کچھ چھپا نہین ہے-

آقا- واہ- اچھا کیا ہے- بتائو تو-

سلارو- وہ دولت میان سلار بخش ہین-

آقا- دُت پاگل ہماری دولت استغنا ہے-

سلارو- واہ جب ملے اور نہ لو تب البتہ کہین کہ پروا ہی نہین اور جو ملے ہی نہین تو کیا عصمت بی بی از بے چادری-

آقا- اگر چاہون تو خدا کی قسم دس ہزار روپیہ دو دن مین جمع کر لون-

سلارو- مگر دس برس کو بیچ بھی جائو کالے پانی- (دروازہ کھول کر)-

آقا- اس سے کیا مطلب-

سلارو- دس ہزار آپ دو دن مین کیونکر جمع کر سکتے ہین- سوائے اسکے کہ چوری کیجیے یا دغا بازی-

آقا- چوٹٹے کوئی اور ہوتے ہونگے-

سلارو- صورت تو ایسی ہی ہوتی ہے-

آقا- (اکڑی تان کر) کسکی-

سلارو- ہماری اور چور کی- اور کسکی-

آقا- ہان یہ مانا-

سلارو- (پیچھے ہٹ کر) تو مین نے فقط اپنی ہی صورت کا ذکر تھوڑا ہی کیا تھا- مین نے تو آپ کو بھی شامل کر لیا تھا- جی حضرت-

آقا- مسخرے ہو پورے-

سلارو- حضور سے کم ہی کم-

آقا- ارے یار شبّو کا پتا لگائو-

راوی- یار کی ایک ہی کہی- نوکر سے اب یار بنے ہوئے-

آقا- اگر کوشش کرو تو پتا لگا ہی چھوڑو- تم بڑے چالاک اور فقرہ باز آدمی ہو- مگر جب کوشش کرو-

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بار ہا اس مطبع مین چھپکر نذر شائقین ہو چکا ہی اس فسانۂ لاجواب کی تعریف جو کچھ لکھئے مختصر ہی خوبی آپ دیکھنے پر
فسانہ مشہور آفاق ہی کل جدید لذیذ کا مصداق ہی الغرض یہ جلد دوم فسانۂ آزاد کی اس سے پہلے چند بار طبع او ر
روزگار شہیرہ امصار و دیار عالیجناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب سی-آئی-ای- دام اقبالہم واقع شہر لکھنؤ مین
ہوئی اور فی الحال کثرت شائقین سی شاخ مطبع موصوف الصدر واقع بلدۂ کانپور صانہ اللہ عن شر الدہور مین باہ
منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع کے اہتمام بلیغ سے تصحیح تمام و تنقیح مالا کلام بصد حسن و خوبی دوسری بار
بندہ نے قلم بر داشتہ تاریخ طبع بطور یادگار رحوالۂ خامۂ حق نگار کی والحمد للہ علی ذلک

تاریخ طبع

سخن سنج شر سار خوش فکر نے	کیا خوب قصہ [illegible] نادر
لکھا طبع حامد نے مصراع طبع	عجب راحت آگین ہی یہ د[illegible]

تاریخ طبع از فکر آسمان پیمائی مؤرخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل
ایجنٹ مطبع ہذا

لکھا ہی یہ وہ قصہ شر سار نکتہ دان نے	جسکا عدیل و ہمتا عنقا ہے
الفاظ خوشنما ہین فقرے ہین خوبصورت	ہر ایک داستان [illegible]
کیسے بیان موزون اخلاق سے ہین مشحون	تہذیب کے ہین [illegible]
کیونکر نہ نقد جان سے مشتاق مشتری ہون	دل کھینچتا ہے
عاقل بیاض دل پر لکھو سن مسیحی	ہے خوب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri